Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

توہی جستجو

حیافاطمہ احمد

کمرے میں ہنوز اندھیرا چھایا ہوا تھا اور وہاں ایک نفوس کرسی کی پشت سے سر ٹکائے اپنے پاؤں بیڈ پر دراز کیے بیٹھا ہوا تھا وہ اپنی ہی سوچوں میں گم کسی اور ہی دنیا میں معلوم ہوتا تھا۔

اسی دوران اس کے پاس پڑے فون نے اس کی سوچوں میں خلل ڈال کر اپنی طرف متوجہ کروایا تھا۔

نگاہیں فون پر مرکوز کرتے ایک دلفریب مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا تھا۔

بے اختیار اس کی نگاہیں گھڑی کی جانب اٹھی تھیں جہاں بارہ بجنے میں کچھ ہی وقت باقی تھا۔

وہ اپنی پشت پر پھیلی کالی گھنی زلفوں کو کیچر میں جکڑتے اور فون کو کان سے لگاتے بیڈ پر جا بیٹھی۔

اس نے اپنی نرم آواز میں سلام کیا تھا۔ www.kitabnagri.com

دوسری جانب سے یک زبان ہو کر اس کے سلام کا جواب دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیسی ہو تم سب۔۔؟

ہم ٹھیک ہیں۔

تم بتاو۔۔؟

اللہ کا شکر ہے پھر وہ چہرے پر خفگی لاتے ہوئے ان کو مخاطب کرتے بولی یہ کون سا وقت ہے کسی شریف انسان کو تنگ کرنے کا۔۔۔!۔

شریف انسان والی بات تم رہنے دو۔۔۔ اب تم سے بات کرنے کے لیے بھی وقت کا خیال رکھنا پڑے گا۔۔۔؟افشاں کی اس بات پر نور اور زہرہ نے بھی اس کی تائید کی۔

یار۔۔!ہم نے تم سے ایک بات کرنی تھی اس بار نور نے اسے مخاطب کیا تھا۔اس کا مقصد بس بات کو بڑھانا تھا۔ www.kitabnagri.com

ہاں بولو اس نے تھوڑی پریشان آواز میں پوچھا تھا نجانے ایسی کیا بات تھی جو انہوں نے اسے اس وقت فون کیا تھا۔ www.kitabnagri.com

اچھا تو سنو۔۔۔!اتنا کہتے ہی دوسری جانب یک دم خاموشی چھا گئی ۔

کیا ہوا۔۔۔؟کیا بات ہے۔۔؟اب اس کو واقعی پریشانی ہو رہی تھی۔تم لوگ جلدی بولو مجھے بہت نیند آ رہی ہے کوئی جواب نہ پا کر وہ خفگی سے بولی تھی جبکہ حقیقت میں اس کی نیند اُڑ چکی تھی۔مگر اس بار بھی ان تینوں کی جانب سے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ کہو گی تم تینوں یاں میں فون بند کر دوں۔

کمرے میں موجود خاموشی کو گھڑی کی بارہ بجاتی سوئیوں نے توڑا۔ بارہ بجتے ہی انہوں نے بھی اپنی خاموشی توڑی اور یک زبان ہو کر حیام کو سالگرہ کی مبارکباد دی اور ساتھ میں اس کے لیے ایک برتھ ڈے سونگ گایا۔www.kitabnagri.com

حیام کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔

تینوں سے مبارک باد موصول کرتے ہوئے اس کے چہرے پر ایک خوشنما سی مسکراہٹ تھی جو کہ اللہ کا شکر ادا کرنے میں مصروف تھی کہ اللہ نے اس کو مخلص دوستوں سے نوازا ہے۔

ان کا شکریہ ادا کر کے ان کو آرام کرنے کی ہدایت دے کر وہ بھی اپنے بستر پر نیم دراز ہو گئ تھی اور بہت ہی جلد نیند کی وادی میں کھو چکی تھی۔ اب کچھ دیر پہلے والی اداسی کی جگہ خوشی نے لے لی تھی۔

حیام احمد اور افشاں ندیم دونوں ہی بچپن کی سہیلیاں تھی جبکہ زہرہ ناصر اور نور العین سے ان کی ملاقات یونیورسٹی میں ہوئ تھی۔ www.kitabnagri.com

وہ چاروں جی سی یو میں بی ایس میتھس کی طالبہ تھی ان کی دوستی مثالی تھی ہر کوئی ان کی دوستی کی داد دیتا تھا اور ان کی سلامتی کی دعا کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہیں ان کی دوستی کچھ حاسدوں کی نظر تھی ان کی دوستی ہی مثالی نہیں تھی بلکہ وہ پڑھائی میں بھی بہت اچھی تھی اور سب پروفیسرز کی آنکھ کا تارا بھی تھی۔

++++++++++++++++++++++++++++

کمرے میں ہنوز اے سی کی خنکی پھیلی ہوئی تھی اور کھڑکیوں سے چھن کر آتی روشنی نے خواب ناک منظر کو منتشر کر دیا تھا اور وہ اپنے سینے تک کمفرٹر اوڑھے سوتے ہوئے ایک خوبصورت اپسرا لگ رہی تھی حیام کی آنکھ فون میں لگے آلارم کی وجہ سے کھلی۔ www.kitabnagri.com

آلارم بند کرتی بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھتی واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔

اس کا ماننا تھا کہ سب سے اچھی نیند ہی فجر کی نماز کے بعد آتی ہے اس لیے وہ فجر کی نماز ادا کر کے سو جایا کرتی تھی۔ ابھی وہ واش روم سے نکل کر ڈریسنگ کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی جب فون کی بیپ کی آواز نے اسے اپنی طرف متوجہ کروایا۔

چمکتی سکرین پر افشاں کا نام جگ مگ کر رہا تھا فون کا پاسورڈ کھولتے ہوئے نور اور زری کے بھی میسج رسیو ہوئے۔ www.kitabnagri.com

ایک دلفریب مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا آحاطہ کیا تھا۔

ان کے میسجز کا جواب دے کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔

کالے رنگ کا گھیر دار فراک پہنے وہ کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی چال میں تیزی لیے وہ دس منٹ میں یونیورسٹی جانے کے لیے تیار کھڑی تھی۔

حیام نے ایک بار پھر شیشے میں جھلملاتا عکس دیکھا اور سر پر حجاب درست کر کے بیگ کندھے پر ڈالے تیز تیز سڑھیاں اتر کر باہر کی جانب بڑھی تا کہ اس کی بس نہ مس ہو جائے۔

حیاااام۔۔۔!اپنے نام کی پکار نے اس کے قدم روکے تھے۔

اب تو میری خیر نہیں وہ بڑبڑائی تھی۔ www.kitabnagri.com

حیام بیٹا۔۔۔!!ناشتہ کر کے جاؤ۔

مما میں یونیورسٹی جا کے کر لوں گی ابھی لیٹ ہو رہی ہوں ساتھ ہی وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اپنی مما کے قریب آئی اور ان کو گلے لگایا۔

اللہ حافظ مما۔

That's not a good habit Hayam!

Insha'Allah Next time Mama.

اور کہتے ساتھ ہی ان کے گال پر بوسا دے کر باہر کی جانب بڑھ گئی ۔

یہ لڑکی کبھی نہیں سدھر سکتی انہوں نے افسوس سے سر جھٹکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام جیسے ہی بس سٹاپ پر پہنچی اور وہاں کھڑی افشاں کو دیکھ کر مسکرائی اور اس کی جانب بڑھ گئی۔

السلام علیکم۔ www.kitabnagri.com

واعلیکم اسلام۔۔!افشاں نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

ماشاءاللہ۔۔۔اللہ بری نظر سے بچائے آمین۔

بہت پیاری لگ رہی ہو حیام ۔

شکریہ۔

اللہ نے بنایا ہی ایسا ہے جو بھی پہنے ہم پر اچھا لگتا ہے۔

اچھاجی ساتھ ہی افشاں نے اس کے سر پر چپت لگائی تھی۔

اوہہ۔۔۔

ظالم عورت۔۔

آج کے دن تو مت مارو۔

ویسے یہ کام تمھارا ہے حیام ہر وقت سب کو مارتی رہتی ہو۔

استغفراللہ ۔

ان کی نوک جھونک ابھی بھی جاری تھی اتنی دیر میں یونیورسٹی بس آگئی تھی تو وہ بس میں سوار ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

دوستی کی ایک عمدہ مثال ان پر آکر رکتی تھی سب نے ستائیش سے دیکھا اور ان کی معصوم شرارتوں اور نوک جھوک کو دیکھ کر ان کی بلائیں لیں۔ www.kitabnagri.com

++++++++++++++++++

آج اس کا یونیورسٹی جلدی جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر عالیان اور زین کی لاتعداد کالز کے بعد اس نے بے دلی سے یونیورسٹی جانے کا ارادہ کیا۔

یونیورسٹی میں داخل ہوتے ہوئے وہ بہت سی نگاہوں کا مرکز تھا۔

ماتھے پر بکھرے بال اور آنکھوں پر گلاسز لگائے مغرور چال چلتے وہ کسی شہزادے کی آن بان والا کسی کو بھی اپنی پر کشش انداز میں جکڑے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ www.kitabnagri.com

اس کا رخ اوول گراونڈ کی جانب تھا کیونکہ کہ وہ جانتا تھا کہ اس کے کمینے دوست وہی ملے گے اور خلافت معمول وہ اس کو وہیں کسی بات پر بحث کرتے ہوئے مل گئے۔

وہ دونوں بحث میں اتنا مشغول تھے کہ ان کو اس کی آمد کا بھی علم نہیں ہوا تھا۔

زین اور عالیان کی بحث پر وہ ان دونوں کو چپت رسید کرتا ان کے ساتھ آبیٹھا تھا۔

کیا مسئلہ سے تم دونوں کیوں بحث کر رہے ہو۔

یہ کل میری اسائنمنٹ لے کر گیا تھا اور آج لانا بھول گیا ہے اور آج آخری تاریخ ہے۔

کتنی دفع تم دونوں کو بول ہے آخری دن پر کم مت چھوڑا کرو مگر تم لوگ بھی ازلی ڈھیٹ ہو۔

Posted On Kitab Nagri

مگراس کی بات کوان سنی کرتے وہ دونوں پھر سے ان کی بحث میں مصروف ہو گئے تھے۔

وہ ان کی اس بحث سے بیزار ہو رہا تھا۔ www.kitabnagri.com

بے غیر توں۔۔! آج لڑ لڑ کر ہی پیٹ بھرنے کا ارادہ ہے تم لوگوں کا۔

ایک تو اس بیچارے نے کچھ کھایا نہیں تھا اوپر سے جب سے وہ آیا تھا عالیان اور زین لڑنے میں مصروف تھے۔ www.kitabnagri.com

ایک تو مغرور انداز اور ساتھ میں غصے سے لال پڑتا چہرہ اس کو اور وجیہہ بنا رہا تھا۔

عارض صاحب۔۔!!اگر آپ اپنی جیب خالی کریں تو۔۔۔

تو کیا۔۔۔؟ عارض نے زین کو گھور کر پوچھا تھا۔

تو۔۔۔ میرا مطلب ارادہ بدل بھی سکتا ہے۔

وہ اپنے شرارتی انداز میں بولا۔

انتہادرجے کے کنجوس انسان ہو تم دونوں۔ چلو۔۔! کیا یاد کرو گے کس سخی سے انسان سے پالا پڑا تھا۔عارض غصے سے بولا تھا جبکہ اس کی بات پر وہ دونوں مسکرا دیے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

یونیورسٹی میں معمول کے مطابق گہما گہمی تھی۔ا

Posted On Kitab Nagri

فشاں اور حیام گروانڈ سے گزرتی اپنی کلاس کی طرف جارہی تھی جب ان کو وہاں نور اور زری بیٹھی نظر آ ئی۔ www.kitabnagri.com

وہ دونوں ان کی جانب بڑھ گئی۔

وہ دونوں ایک درخت کے ساتھ بیٹھی کسی کام میں مصروف نظر آتی تھی۔

اسلام علیکم۔۔۔!نور اور زری نے آنے والے نفوسوں کی جانب دیکھا۔

واعلیکم السلام۔۔۔

کیا کررہی ہو تم دونوں اور آج کلاس میں جانے کا ارادہ نہیں ہے کیا۔

پروفیسر جویریہ کی اسائنمنٹ بنارہے ہیں اس کے بغیر گئے تو انہوں نے دس ٹن عزت افزائی کے بوجھ کے ساتھ کلاس سے باہر نکال دینا ہے۔

ہاہاہاوہ وقت پر کام کرلیا کرو۔

اس سے پہلے حیام کچھ اور بولتی اس کا فون رنگ ہوا۔

جس پر فرح کالنگ لکھا ہوا تھا۔

حیام نے کال ریسیو کرکے فون کان کے ساتھ لگایا تھا۔دوسری طرف سے سلام میں پہل کی گئی تھی۔

واعلیکم آج صبح صبح مجھ غریب پر اتنی عنایت اللہ خیر کرے۔۔۔!یہ طزنہ تھا کہ ان کا مخصوص انداز تھا ایک دوسرے کو چھیڑنے کا جس پر وہ دونوں ہی مسکرادی۔

Posted On Kitab Nagri

بہن۔۔۔!!ان عنایات کو بعد میں دیکھنا میم کے غضب کا شکار ہونے سے پہلے کلاس میں پہنچو سب۔۔۔

آرہے ہیں بس پانچ منٹ۔ www.kitabnagri.com

تھوڑی سے گفتگو کے بعد اس نے کال بند کر دی۔

کلاس میں پہنچ کر پروفیسر کی صلواتیں سننے کے بعد انہوں نے اللہ اللہ کر کے ڈیڑھ گھنٹہ گزارا اور اس دوران بہت سے طالب علم کھلی آنکھوں سے سوئے ہوئے بھی پائے جاتے تھے۔

جن کو ہوش اپنے نام کی غضب ناک آواز سن کر آتا تھا۔

اس میں سب سے اہم کردار اشعر آفندی کا تھا۔ جو دس بار پروفیسر کے غضب کا شکار ہو کر بھی ڈھیٹ تھا۔

لیکچر سے فارغ ہو کر ان سب کا رخ لائبریری کی جانب تھا جہاں سے حیام کو کتابیں چاہیے تھی اور وہ ان تینوں کو بھی اپنے ساتھ گھسیٹ لائی تھی۔

لائبریری سے فارغ ہو کر ان کا ارادہ اپنے بھوکے پیٹ کی تواضع کرنے کا تھا۔

لائبریری کی جانب جاتے ہوئے زری اور نور کسی کام کا بہانہ بنا کر وہاں سے غائب ہو گئیں تھیں۔

ان کے جانے کے بعد افشی اور حیام باتیں کرتی اندر آگئی۔

حیام کو کتابوں کا جائزہ لیتے ابھی دو منٹ ہوئے تھے کہ وہ ایک شناسا سی آواز پر پلٹی اور اس سمت دیکھا جہاں پر افشی اور فائزہ کھڑی باتیں کر رہی تھی۔

مسکرا کر ان کو ایک نظر دیکھتی وہ ایک بار پھر اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

جب چند لمحوں بعد کتابوں کے ڈھیر سے سر نکال کر جب اس نے دربارہ ادھر ادھر دیکھا تو اس کو افشی اور فائزہ کہیں نظر نہیں آئیں۔ www.kitabnagri.com

بے اختیار اس کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے۔

ایک طرف زری اور نور تھی جو اس کو دس منٹ کا کہہ کر گئی تھیں اور ب تک ان کا کوئی نام ونشان نہیں تھا اور اب افشاں بھی غائب تھی۔ www.kitabnagri.com

دل ہی دل میں ان کو کوستی اس نے اپنے فون کی تلاش کے لیے اپنے بیگ کو ٹٹولا تھا مگر وہاں ناں پا کر اس کے ذہن میں ایک دھماکا ہوا کہ اس کا فون افشی کے ہاتھ میں تھا۔ ایک بار پھر ان کو کوستی وہ کتابیں سمیٹ کر وہاں سے اٹھی۔ www.kitabnagri.com

آ جائیں گی چڑیلیں یہیں کہیں بھٹک کر۔

اپنی سوچوں کو جھٹکتی وہ لائبریری سے نکل گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

زین اور عالیان عارض کے پیچھے جانے کے کو لپکے ہی تھے جب ان کو سامنے سے داور آتا دکھائی دیا تھا مگر اپنے دھیان چلتے عارض نے نہیں دیکھا تھا۔

زین کے مطابق اس وقت وہ اپنی دوسری محبوبہ یعنی فون میں گم تھا اور اس کے بقول عارض کی پہلی محبوبہ کسی نے بھی نہیں دیکھی تھی بلکہ یہ کہنا مناسب ہو گا کہ خود اس نے بھی نہیں دیکھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے ہی داور اس کے قریب پہنچا زین نے اس کے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ چین لیا اور اس کے سر پر چپت رسید کرتا آگے بڑھ گیا۔ www.kitabnagri.com

داور تو زین کے اس انداز پر تلملا ہی گیا وہ جانتا تھا کہ زین کو دوسروں سے چیزیں چھین کر اپنے نام کرنے میں بہت لطف آتا ہے اور اگر اس کو کوئی کچھ کہہ دے تو وہ اپنی موت کو خود دعوت دینے کے برابر تھا۔

ابھی کچھ دن پہلے ہی اس نے مقدم کے ہاتھوں سے چپس کا پیکٹ جھپٹ کر کھایا تھا اور جب اس بیچارے نے زین کے خلاف احتجاج کیا تو زین نے اس کی اچھی خاصی درگت بنائی تھی۔

وہ سب اس بات سے بے خبر تھے کہ اس واقعے کے بعد اس کی عارض سے اچھی خاصی ہوتی تھی جس پر وہ منہ بناتا اس کی ہر نصیحت کو سنتا رہا تھا۔ www.kitabnagri.com

مگر رتی بھر بھی اس کو اثر ہو یہ چیز تو زین کے دماغی ڈیٹا میں تھی ہی نہیں اور آخر میں سب اس کی ان حرکتوں پر صبر کا گھونٹ ہی پی کر رہ جاتے۔

کیفے تک جاتے جاتے زین اور عالیان دونوں چپس کا پیکٹ ڈسٹبن کے حوالے کر چکے تھے۔

میز کے گرد بیٹھے وہ تینوں اپنی باتوں میں مصروف تھے جب ان کی نظر سامنے پڑی۔ وہاں کچھ لڑکیاں میز کو سجانے میں مصروف تھیں۔

یوں معلوم ہوتا تھا جیسے کسی دوست کی سالگرہ کی تیاری کر رہی ہوں۔

ان کو دیکھ کر زین کی آنکھوں میں شرارت کی چمک ابھری اور وہ اٹھ کر ان کے سر پر پہنچ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کو یوں جاتا دیکھ کر عارض دل ہی دل میں ان لڑکیوں کی سلامتی کے لیے دعا کر کے رہ گیا کیونکہ کہ وہ اس بات سے بے خبر تھیں کہ کون سا طوفان کی جانب بڑھ رہا ہے۔

May I help you sister!

زین نے بڑے مہذب انداز میں افشاں کو مخاطب کیا اور اس کو اپنی مدد کی پیشکش کی جو غبارے پھولانے میں مصروف تھی۔ www.kitabnagri.com

زین کو وہ لڑکی بہت ہی معصوم اور خوبصورت لگی تھی مگر زین العابدین اس بات سے بے خبر تھا کہ وہ جس معصوم اور خوبصورت شکل والی لڑکی سے مخاطب ہے اس کی شرارت پر اس کا کیا حال کرے گی۔

نو تھینکس۔۔۔! افشاں حتمی انداز میں بولی تھی تاکہ وہ یہاں سے چلا جائے مگر زین العابدین جیسی بلا اس کے گلے پڑ چکی تھی۔ www.kitabnagri.com

افشاں کے دوسری طرف مڑتے ہی زین نے اس کے پھولائے ہوئے غبارے پھاڑ دیے تھے۔

غباروں کے پھٹنے کی آواز سن کر افشاں ایک دم مڑی جب اس کی نظر پھٹے ہوئے غباوں پر گئی تو زین کی اس حرکت پر وہ تنک کر بولی

How dare you?

اور ساتھ ہی اس میز کر پڑی دو موٹی موٹی کتابیں اٹھا کر زین کے سر پر دے ماری جو اپنے اس کارنامے پر دانت نکالنے میں مصروف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین کو اپنی شرارت پر اس طرح کے رد عمل کی توقع نہیں تھی اور وہ افشاں کو بس گھور کر ہی رہ گیا تھا جو پہلے سے ہی اسے گھور رہی تھی جیسے بول رہی ہوں کہ اور لو پنگا۔

وہ اسے منہ میں کوستا ہوا اپنی جگہ آکر بیٹھا۔ www.kitabnagri.com

ذلیل انسان پڑ گئی ٹھنڈ تیرے کلیجے کو۔۔۔؟عارض اس کو گھور کر بولا تھا۔جو اپنا سر مسل رہا تھا۔

شیر کو پڑے سوا سیر۔۔۔!زین کو یوں سر مسلتا دیکھ عالیان بولا تھا۔

عالیان کے اس فقرے پر عارض اور عالیان کا دونوں کا قہقہہ بلند ہوا تھا جبکہ زین ان کو گھور کر ہی رہ گیا۔

اسی لمحے عارض کا فون رنگ ہوا اور وہ وہاں سے نکل گیا۔ www.kitabnagri.com

****

حیام لائبریری سے نکل کر کلاس کی جانب بڑھ گئی تھی اور اب اس کو وہاں بیٹھے آدھا گھنٹا ہو چکا تھا مگر ان تینوں کا تو جیسے کوئی اتا پتا ہی نہیں تھا۔

اس کو یہ لگ رہا تھا جیسے وہ تینوں کسی میلے میں گم ہو گئی ہو اور ان کو واپسی کا راستہ نہیں مل رہا ہو۔

آخر کار بہت ضبط کرتی ہیں لوگوں کا انتظار کرنے لگی گی۔

تب تک وہ اپنی زندگی کے کچھ اوراق پلٹ کر ماضی میں جا چکی تھی۔

ایک انسان جس نے اس کی زندگی کا سکون دو بھر کیا ہوا تھا جو اس کے ساتھ نہ ہو کر بھی ہمیشہ اس کے ساتھ ہوا کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ادنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

اس شخص نے حیام کے دل کے بند دروازے اس وقت کھولے تھے جب اس کو محبت لفظ کا مفہوم تک نہ معلوم تھااور آج جب وہ ان کے مفہوم و معنی کو اچھی طرح جانتی تھی تو وہ انسان اس کے لیے اس کی زندگی کا ایک حصہ بن چکا تھا۔ www.kitabnagri.com

اس کا دل ہمیشہ ہی اس شخص کو دیکھنے کی خواہش کرتا مگر قسمت تو جیسے اس اپسر اپر مہربان نہیں تھی۔

دل نے آج بھی بے اختیار اس شہزادے کو دیکھنے کی خواہش کی تھی جو کہ اس کی سوچوں کا محور تھا۔

نہ تم سے نظر ملی نہ تمہارا دیدار ہوا

بس دل سے دل ملا اور عشق بے شمار ہوا

کتنی ہی دیر وہ یونہی اپنی سوچوں میں گم رہی کل رات والی اداسی ایک بار پھر اس کو پنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔ www.kitabnagri.com

اپنے سامنے کھلی کتابیں اس نے بند کی اس کا دل پوری طرح اداسیوں کی زد میں تھا۔

حیام نے خاموشی سے آنکھیں بند کی اور سر کرسی کی پشت سے ٹکا کر گنگنانے لگی۔

اس کی ہوں اس میں ہوں اس سے ہوں اسی کی رہنے دے

میں تو پیاسی ہوں ہے دریا وہ ذریعہ وہ جینے کا میرے

مجھے گھر دے گلی دے شہر دے اسی کے نام کے

قدم یہ چلے یاں رکے اب اسی کے واسطے

Posted On Kitab Nagri

دل مجھے دے اگر درد دے اس کا پر

اسکی ہو وہ ہسی گونجے جو میرا گھر

اے خدا اے خدا جب بنا اس کا ہی بنا

اے خدا اے خدا جب بنا اس کا ہی بنا

اس کی بند آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھری تھی یہ صرف ایک گانا نہیں تھا شاید اس کے جزبات تھے۔ یاں شاید وہ لکھا ہی حیام کے لیے گیا تھا۔ گنگنانے وقت اس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ آواز میں بھی نمی گھل رہی تھی۔ www.kitabnagri.com

میرے حصے کی ہنسی کو خوشی کو تو چاہے آدھا کر

چاہے لے لے تو میری زندگی پر یہ مجھ سے وعدہ کر

اس کے اشکوں پہ دکھوں پہ غموں پہ ہر اس کے زخم پر

حق میرا ہی رہے ہر جگہ ہر گھڑی ہاں عمر بھر

اب فلک ہو یہی وہ رہے مجھ میں ہی

وہ جدا کہنے کو بچھڑے نہ پر کبھی

اے خدا اے خدا جب بنا اس کا ہی بنا

Posted On Kitab Nagri

اے خدا اے خدا جب بنا اس کا ہی بنا

حیام کی آنکھوں سے لڑی کی مانند آنسو رواں تھے اس نے ان کو بہنے سے نہیں روکا تھا تنہائی یادوں کا سمندر خالی کمرے میں گونجتی اس کی گنگناتی آواز ایک الگ ہی منظر پیش کر رہے تھے۔

میری قسمت کے ہر اک پنے پہ میرے جیتے جی بعد مرنے کے

میرے ہر اک کل ہر اک لمحے میں تو لکھ دے میرا اسے

ہر کہانی میں سارے قصوں میں دل کی دنیا کے سچے رشتوں میں

زندگانی کے سارے حصوں میں تو لکھ دے میرا اسے

اے خدا اے خدا جب بنا اس کا ہی بنا

اے خدا اے خدا جب بنا اس کا ہی بنا

وہ گانا ختم کر چکی تھی اس کی آواز میں ابھی بھی نمی تھی حیام نے سختی سے اپنی آنکھیں رگڑ کر صاف کی تھیں اس کے دل پر اس کا اختیار نہیں تھا اور اس کے دل اور روح تک بس اس ایک شخص کی رسائی تھی جو اس کی سوچوں کا محور تھا۔ www.kitabnagri.com

حیام کی آواز میں اس قدر تڑپ تھی کہ باہر سے گزرتے ایک شخص کے قدم منجمد کر دیئے تھے۔

حیام کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ اس کی اس گنگناتی آواز کے عادی تھے وہ اکثر فری لیکچر میں اپنی دوستوں کے ساتھ مل کر گنگنایا کرتی تھی مگر وہ شخص شاید اس کا پہلی بار اس طرح وہاں سے گزر ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ شخص حیام کی آواز کو سراہے بغیر نہ رہ سکا تھا۔

اس نے حیام کی آواز میں اس نمی کو بھی محسوس کیا تھا جو شاید وہاں سے گزرتے کسی نے محسوس نہیں کیا تھا۔

وہ کتنی دیر وہاں کھڑا اس کی پشت کو دیکھتا رہا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔

مزید کچھ وقت گزر چکا تھا۔ مگر اب بھی ان تینوں کا کوئی پتا نہیں تھا حیام اسی طرح آنکھیں بند کیے بیٹھی ہوئی تھی اس کی آنکھوں میں پہلے جیسی نمی نہیں تھی مگر چہرہ بالکل سنجیدہ تھا۔

اہمم اہمم۔۔۔!نور کے گلا صاف کر کے حیام کو اپنی طرف متوجہ کروایا تھا جو نہ جانے کب وہاں کھڑی تھی اور حیام کو اپنی ہی سوچوں میں غرق پایا تھا۔ www.kitabnagri.com

نور جانتی تھی وہ کیا سوچ رہی ہو گی اس لیے اس کے دل نے بے اختیار حیام کو دعا دی تھی اور پھر چہرے پر شرارت لاتے ہوئے بولی۔۔۔

یاد محبوب ختم محترمہ۔۔!اس کا اندازہ حیام کو چھیڑنے والا تھا اس کی بات سے حیام کے چہرے کا احاطہ نرم مسکراہٹ نے کیا کچھ لمحے پہلی سنجیدگی یکقدم غائب ہوئی تھی۔

بکو مت۔۔!نور ۔

نور نے بے اختیار ایک قہقہہ لگایا تھا اور حیام کے گھورنے کو نظر انداز کر دیا تھا۔

جی تو مس حیام احمد عاا۔۔۔میرا مطلب حیام احمد حیات۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کے گھورنے پر نور جو بولنے والی تھی خاموش ہو گئی۔

نگاہیں کتاب پر

سوچیں جناب پر

اس سے پہلے حیام نور کا اس شعر پر سر پھاڑ دیتی وہ اس سے معذرت کرتی اس کو کرسی سے اٹھانے لگی۔

اٹھو حیام چلو میرے ساتھ۔

نور اس حرکت پر حیام کو نئے سرے سے غصہ آیا تھا۔

کون سا میلا دیکھنے گئی ہوئی ہو تم تینوں۔

تمہیں بھی جانا ہے کیا۔۔۔؟

مجھے بھوک لگی ہے اور میں کب سے تم لوگوں کا انتظار کر رہی تھی حیام اس کے سر پر چپت رسید کرتی بولی۔

آؤ میں اپنی جان کو کچھ کھلاتی ہوں پھر وہ دونوں باتیں کرتی کیفے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یار پھول کہاں ہیں۔۔۔؟

نور وہی پڑے ہیں دھیان سے دیکھو نور کے پوچھتے ہی افشی نے جواب دیا تھا۔

مل گئے۔

زری۔۔۔! کیا کر رہی ہو آ بھی جاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

تم لوگ غبارے لگاؤ میں آ رہی ہوں یہ پھول سیٹ کر کے زری مصروف سے انداز میں بولی تھی۔

زری نے ایک ٹیبل پر پھول سیٹ کر کے باقی پھولوں سے ٹیبل کے ایک کونے پر حیام کے نام کا پہلا حرف لکھا اور اس پر حیام کا تحفہ رکھا دیا تھا۔ www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

کیک کہاں ہے۔۔؟سب تیاریاں دیکھتے ہوئے افشی پوچھ رہی تھی۔

انٹر کیفے میں۔۔۔ میں لاتی ہوں تم لوگ باقی سب دیکھ لو۔زری جانے کے لیے بڑھی ہی تھی جب اس کو افشی نے آواز دی www.kitabnagri.com

زری نے رک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

آتی ہوئی بک شاپ سے سنو سپرے اور پارٹی پوپرز بھی لے آنا۔

اس کی بات سن کر وہ سر ہلاتی وہاں سے چلی گئی جبکہ اس کا ذہن آگے کا لحہ عمل طے کر رہا تھا۔

زری کے جانے کے بعد افشاں اور نور نے باقی کی سجاوٹ کی تھی۔

اب پی جی کیفے کا منظر کچھ یوں تھا کہ دیوار کو غباروں سے سجایا ہوا تھا اور اس پر

Happy Birthday Hayam

لکھا ہوا تھا اور اس کے سامنے پھولوں سے سجی ایک میز تھی اور اس کے ایک کونے پر پھولوں سے ایچ لکھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی حیام کے لیے تحفے رکھے تھے اور ٹیبل کا درمیانی حصہ کیک رکھنے کے لیے خالی تھا۔

میز کے اردگرد غبارے لگائے گ ئے تھے۔وہاں کی سجاوٹ بہت ہی خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی اور ان تینوں کے لئے حیام کی اہمیت کا بھی منہ بولتا ثبوت تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زری کے آتے ہی انہوں نے کیک ٹیبل پر رکھا اور ایک غبارے میں پھول بھر کر رکھ دیے۔

ان کی تیاری دیکھ کر کیفے میں موجود لوگوں کو لگ رہا تھا کہ ان کا آج حیام کو بخشنے کا ارادہ نہیں تھا۔

جیسے ہی نور اور حیام کیفے کے پاس پہنچی نور ان کو میسج کر چکی تھی جبکہ حیام نے اس پر سوالات کی بوچھاڑ کی ہوئی تھی کہ وہ کہاں تھی اتنی دیر سے۔

اس وقت نور کو حیام تفتیش کرتی کسی پولیس انسپکٹر سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

اچھا بتاتی ہوں ابھی تم چلو میرے ساتھ۔

جیسے ہی وہ حیام کو لے کر کیفے میں داخل ہوئی وہاں پر اس کا استقبال ایک خوشگوار حیرت نے کیا۔

زری اور افشی نے حیام کے اوپر سنو سپرے کی برسات کر دی اور نور نے جلدی سے آگے بڑھ کر پارٹی پوپر اس پر پھاڑا اور وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ کے سامنے رکھے ان کو بول رہی تھی کہ بس کر دو بدتمیزوں اور کتنا نہلانے کا ارادہ ہے مجھے۔

حیام کی بات پر وہ تینوں کھکھلا دی جبکہ زری بولی ابھی تو ہم نے کچھ کیا ہی نہیں ہے اور تم ایسے بول رہی ہو۔

زری کی بات پر ان سے بچنے کے لیے حیام نے کیفے کے اندرونی حصے کی جانب دوڑ لگا دی ۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کو بھاگتا دیکھ زری اور افشی اس کے پیچھے لپکی اب کیفے کا منظر کچھ یوں تھا کہ حیام ان دونوں سے بچ بچ کر آگے بھاگ رہی تھی اور وہ دونوں اس کے پیچھے پیچھے اور اسی دوران اس کا سارا وجود سنو سپرے میں نہایا ہوا تھا۔

اس کے بھاگنے سے سنو سپرے ہر ایک پر گر رہا تھا مگر سب اس سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

جب سپرے ختم ہو گیا تو حیام رک کر ان تینوں کو گھورنے لگی جس کا ان پر ہمیشہ کی طرح کوئی اثر نہ ہوا تھا۔

گھورنا بند کرو اور ہمارے ساتھ چلو نور اس کی بازو میں اپنا بازو ڈال کر حیام کو اس ٹیبل کے سامنے لے کر آئی جہاں اس کی پسند کا چاکلیٹ کیک رکھا ہوا تھا اس شاندار سرپرائز پر اس نے پہلے نم آنکھوں سے ان تینوں کے سر پر چپت رسید کی اور پھر اپنی جان سے عزیز دوستوں کو گلے لگا لیا جس پر نہ چاہتے ہوئے بھی ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے رخسار پر بہہ گیا۔

اپنے یہ آنسو اپنی رخصتی تک سنبھال کر رکھو۔۔۔زری حیام کو دیکھتے بولی۔

پاگل۔۔۔!۔

حیام تمہیں بھوک لگی تھی ناں اب جلدی اس کیک کو کاٹو۔۔۔نور کی بات پر حیام نے سر ہلاتے کیک کاٹا اور ان سب کو کھلایا اور ان تینوں نے بھی اس کو کھلایا۔

اس کے بعد انہوں نے حیام کے منہ کو کیک کی کریم لگا کر بھر دیا اور پھر اس کے ساتھ اسی حلیے میں تصاویر لیں۔

Posted On Kitab Nagri

افشی نے ان سب کے بعد حیام کا منہ ٹشو سے صاف کیا اور نور نے اس کے سامنے اس کی سالگرہ کا تحفہ کیا۔

زری ان سب مناظر کو اپنے کیمرے میں محفوظ کر رہی تھی۔

کیا یہ سب کافی نہیں تھا کہ اب تحفہ بھی۔۔۔؟ حیام تحفے کو دیکھ کر بولی۔

اس سے پہلی وہ کچھ اور بولتی افشی نے اس کے سر پر پھولوں سے بھرا غبارہ پھاڑا ایک لمحے کو حیام کو سمجھ نہیں آیا تھا اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔

وہ بس حیرانی سے افشی کی حرکت کو دیکھ رہی تھی۔

پگھلی تحفہ کھولو۔۔۔نور نے اس کے سامنے خوبصورتی سے سجا ڈبہ اس کے سامنے کیا۔

ڈبہ کھولتے ہی حیام کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ آئی مگر اگلے ہی لمحے میں اپنے چہرے کو سپاٹ کرتے ہوئے زری اور افشی کو بولی تم دونوں بھی اس سب میں شامل تھی نا۔۔۔

جبکہ حیام اپنے ہاتھ میں پکڑی چھری ان کی طرف کر چکی تھی۔

جی بالکل اور ہمیں آپ سے کوئی ڈر ور نہیں لگتا۔افشی کی اس پر حیام کا قہقہہ بلند تھا پھر نور نے وہ ڈبہ اس کو تھمایا جس میں ڈھیر ساری چاکلیٹس تھی اور اس ڈبے کی دیواروں پر اس کے لیے پیغامات بھی چسپاں تھے۔

وہ ان کے پیغامات کو پڑھتی ان کو ڈپٹی گلے سے لگا رہی تھی اور ان سب کا اس یادگار دن کے لیے شکریہ ادا کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ لمحہ ان کی دوستی کی سلامتی کی دعاؤں کا تھا ان کے تشکر کا تھا۔ ان کی اس منچلی دوستی کو سامنے میز پر بیٹھے ایک نفس نے مسکرا کر دیکھا اور سر جھکا لیا۔

آج کا یہ دن ان سب کی زندگیوں میں خوشیوں بھرا ایک ورق اور بھر گیا۔

پروفیسر احمد کی کال آتے ہی عارض ان کے ڈیپارٹمنٹ کی جانب بڑھا۔

جب اس نے ایک کلاس میں کسی لڑکی کو گنگناتے سنا۔ کیا نہیں تھا اس کی آواز میں درد شدت تڑپ۔

وہ کافی دیر کلاس کے باہر کھڑا اس کا گانا سنتا رہا آخر میں اس کی آواز میں نمی گھلنے لگی۔

جیسے ہی اس نے اندر جانے کے لیے ایک قدم بڑھایا تھا اس کا فون دوبارہ بجنے لگا۔ کال اٹھاتا وہ سٹاف روم کی جانب بڑھ گیا۔

اپنے مطلوبہ کمرے کے باہر جا کر اس نے دروازہ بجایا اور جیسے ہی اجازت ملی وہ اندر داخل ہو گیا۔

اسلام علیکم سر اس نے پروفیسر سے ہاتھ ملایا تھا۔

نجانے سامنے سے کیا کہا گیا تھا جس پر وہ پہلے خاموش رہا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا سر میں اس بارے میں سوچوں گا اور آخر میں ایک بار پھر ان سے ہاتھ ملا کر باہر آ گیا اس کا رخ ایک بار پھر کیفے کی جانب تھا۔

عارض احمد ، محمد عالیان خالد اور زین العابدین بچپن کے دوست تھے اور زندگی کا بہترین حصہ انہوں نے ایک ساتھ گزارا تھا۔ ہر کوئی ان کی دوستی کی مثال دیتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

یہ تینوں جہاں بھی جاتے تھے دوستی کی ایک نئی مثال قائم کر کے آتے تھے۔

اپنی حرکتوں سے دوسروں کا جینا حرام کرتے اور ان کو ہنسنے پر مجبور کر دیتے۔

شرارت کے ایک شاہکار نمونے کو وہ لوگ زین العابدین کے نام سے جانتے تھے جبکہ اس کے برعکس عالیان کچھ سنجیدہ طبیعت کا مالک تھا مگر زین کی صحبت میں وہ بھی اس مثال پر پورا اترتا تھا کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔۔۔!

جبکہ عارض ان دونوں سے مختلف تھا اور عارض کو اس کا مغرور انداز ہی منفرد بناتا تھا۔

مگر دوستی اور اس کا مغرور انداز دونوں ہی الگ الگ جگہ پر تھے۔

دوستوں کے ساتھ اس کا مغرور انداز پل بھر میں غائب ہوتا تھا۔

ان تینوں نے اپنی دوستی سے بہت سے کارناموں میں تاریخ رقم کی تھی مگر وہ تینوں کبھی اپنی حدود کو نہیں پھلانگے تھے۔

وہ تینوں بی۔بی۔اے کے فائنل ائیر کے اسٹوڈنٹ تھے مگر اپنی حرکتوں سے ٹین ایجرز سے کم نہیں لگتے تھے۔

چند دنوں کو وقت نے کیسے اپنی لپیٹ میں لے لیا ان کو کچھ اندازہ ہی نہ ہوا۔

آج یونیورسٹی میں جس طرف بھی دیکھو ایک سیلاب آیا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہر ایک کی چال میں تیزی تھی سارا سمسٹر نہ نظر آنے والے طالب علموں سے بھی آج یونیورسٹی بھری پڑی تھی۔

ایسے حالات میں کوئی بھی انسان ایک منٹ رک کر سوچنے پر مجبور ہو جائے کہ اب ایسا کیا ہو گیا جو آج ہر کوئی یہاں موجود ہے ایسا حال صرف دو ہی صورتوں میں ہو سکتا ہے اگر ایگزامز ویک ہو یا یونیورسٹی میں کوئی پروگرام ہو ۔

صرف انہی دونوں صورتوں میں سٹوڈنٹس نامی حشرات اپنا بل چھوڑ کر باہر نکل آتی ہے اور وہاں دور دور تک کسی فنکشن کے آثار نظر نہیں آتے تھے۔

جی تو بالکل صحیح سمجھا آپ نے۔۔یونیورسٹی میں اگزیمز سٹارٹ ہونے والا تھا اور ان دنوں میں طلبہ مختلف گروپ کی شکل میں پڑھتے ہوئے پائے جاتے تھے اور کچھ طلبہ کتابوں کے ڈھیر لیے انہیں سوچوں میں ہوتے تھے کہ پڑھنا کہاں سے شروع کیا جائے کیونکہ سارا سمسٹر تو انہوں نے موج مستی میں گزارا ہے۔

ایسے میں وہ چاروں ایک درخت کے پاس بیٹھی امتحانات کی تیاری کر رہی تھی ان کا گروپ بیک بینچرز کے نام سے جانا جاتا تھا۔

ان کی وہاں موجودگی اپنی پڑھائی سے زیادہ دوسروں کو پڑھانے کے لئے تھی کیونکہ ہر کوئی جانتا تھا کسی بھی قسم کا مسئلہ پڑھائی میں درپیش ہو ان کے پاس اس کا حل ہوتا ہے اور سب یہ جانتے تھے کہ کلاس میں اس بار کون سب سے اعلی کامیابی حاصل کرنے والا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ راحت کو سمجھا ہی رہی تھی جب زری کا فون بج اٹھا اس نے اپنا فون حیام کو دیا۔

جس پر عائشہ کالنگ کے الفاظ تھے حیام نے اس سے بات کی اور فون رکھ دیا راحت کے جاتے ہیں انہوں نے سکھ کا سانس لیا۔

وہ چاروں اپنی اس حالت سے عاجز آچکی تھی مگر یہ ان کا معمول بن چکا تھا اور امتحانات تک ان کا یہی حال رہنا تھا۔

امتحانات کا آغاز ہو چکا تھا ہر کسی نے دل لگا کر تیاری کی تھی ۔

وہی کچھ بچے ایسے بھی تھے جو اپنا پیپر اللہ حوالے کر کے آئے تھے۔

چلیں اب کمرہ امتحان کا رخ کرتے ہیں ہر طالب علم اپنی بھرپور کارکردگی کے جوہر دکھانے میں مصروف تھے وہیں کچھ رشید جیسے طالب علم کہیں سے کچھ نہ کچھ دیکھ لینے کی سر توڑ کوشش کر رہے تھے۔

رشید کے آگے زری بیٹھی اپنا سر پیپر میں دیے لکھنے میں مصروف تھی جبکہ وہ رشید کی حرکتوں سے تنگ آچکی تھی جو مسلسل اس کی لکھائی کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر ناکام ہی رہا بیچارا۔۔۔! کہنے کو تو وہ میتھس کی اسٹوڈنٹ تھی مگر اس کی لکھائی کسی ڈاکٹر سے کم نہ تھی۔

ایک ہفتے بعد ایگزامز کے ختم ہونے پر جہاں سب نے سکھ کا سانس لیا وہیں ان سب کو نتیجے کی فکر نے ان گھیر اسب کو یہ معلوم تھا کہ کیا رزلٹ آنے والا ہے۔

دو ہفتے بعد آج کا دن سب پر بہت بھاری تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سب کی سانس رکی ہوئی تھی۔

ایسے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دن سب کے لئے کسی قیامت سے کم نہیں کیوں کہ آج سب کو ان کے اعمال نامے تھمائے جانے تھے۔

جی ہاں بالکل صحیح آج ان سب کا رزلٹ تھا اور وہ چاروں بہت ہی خوشی کیوں کہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی انھوں نے اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی تھی ان کا سارا دن پروفیسرز کی داد وصول کرتے گزر گیا تھا۔

لیکچرز سے فارغ ہو کر وہ چاروں اوول کی گراؤنڈ میں بیٹھی تھی جب نور کسی کام کا کہہ کا وہاں سے جانے لگی۔

نور کہاں جا رہی ہو۔۔؟

حیام بس ابھی آئی۔

نور پانی کی بوتل کا ڈھکن کو بند کر لو مگر نور اس کی سنے بغیر وہاں سے چلی گئی تھی۔

اپنی ہیل سے ٹک ٹک کی آواز پیدا کرتی نور تیزی سے چل رہی تھی۔

اس کی ایک کندھے پر اس کا بیگ تھا اور ایک ہاتھ میں پانی کی بوتل اور دوسرے میں انک کی ڈبی، پین اور مارکرز تھے۔

نور اپنے دھیان میں چلتی جا رہی تھی جب اس کا پاؤں کسی چیز سے ٹکرایا اور اک کا بیلینس آوٹ ہوا۔ اس سے پہلے نور گرتی کسی نے اسے تھام کر گرنے سے بچایا تھا۔

اس کے ہاتھ سے پانی کی بوتل گر چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کسی کا سہارا پا کر نور نے آنکھیں کھولی۔

اس کو گرنے سے بچانے والا کوئی لڑکا تھا۔

مسٹر آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی ۔۔؟

وہ دونوں اسی پوزیشن میں تھے۔

میڈم آپ گرنے والی تھیں میں نے آپ کو گرنے سے بچایا ہے۔

آپ ہوتے کون ہیں مجھے ٹچ کرنے والے اگر میں گرنے والی تھی تو آپ گرنے دیتے۔

ٹھیک ہے آپ کا یہ شوق بھی پورا کر دیتے ہیں کہتے ہی اس لڑکے نے نور کو چھوڑ دیا تھا جس وجہ سے وہ نیچے گری تھی۔

میرے اللہ۔۔نور اپنی کمر تھام کر اٹھتے بولی تھی۔

زرہ تمیز نام کی چیز نہیں ہے آپ میں ایسے کون کرتا ہے۔۔؟

محترمہ کچھ دیر پہلے جب آپ کو گرنے سے بچایا تھا تو آپ کو راس نہیں آیا تھا۔

یو بد تمیز، الو کے پٹھے نور اسے اپنی شہادت کی انگلی دیکھاتے بولی تھی۔

دیکھیں مس اپنی حد میں رہیں۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ورنہ آپ کیا کریں گے نور کب خاموش رہنے والوں میں سے تھی۔

ورنہ جو میں کروں گا آپ یاد رکھیں گی۔

اب جو میں کروں کی مسٹر وہ آپ یاد رکھے گے۔

کیوں آپ کون سا ایسا تیر مارنے والی ہیں جو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے نورالعین نے انک کی ڈبی کھول کر اس کی شرٹ پر پھیک دی تھی۔

نیلی انک کی دھاریں اس کی شرٹ پر بہہ رہ تھی۔

وہ لڑکا پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کو دیکھ رہا تھا۔

یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔؟ا

س لڑکے کی ساری شرٹ خراب ہو چکی تھی۔

نور نے اس لڑکے کو تنظریہ مسکرا کر دیکھا تھا اور انک کی ڈبی دور اچھالتے وہ اپنے ہاتھ جھاڑنے لگی۔

آپ کا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔؟

یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔؟

یہ مجھے نیچے گرانے کی سزا ہے۔

پاگل خانے جا کر اپنے دماغ کا علاج کروائیں

ان دونوں کی بحث جاری تھی جب اس لڑکے کا فون بجا۔

نہیں میں نہیں آرہا کل دیکھتے ہیں۔

شاید اس لڑکے کو کسی کام سے جانا تھا مگر نور نے سب خراب کر دیا تھا۔

نور کو گھورتے وہ وہاں سے جانے لگا تھا جب نور نے اسے آواز دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اوو مسٹر مجھے لگتا ہے اب آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ لڑکیوں سے تمیز سے بات کرتے ہیں ورنہ منہ کی کھانی پڑ سکتی ہے اتنا کہہ کر نور رکی نہیں تھی آگے بڑھ گئی تھی۔

پندرہ منٹ بعد جب وہ ان تینوں کے پاس پہنچی تو ان کو اپنا کارنامہ ایسے بتا رہی تھی جیسے کوئی محاذ فتح کر کے آئی ہو۔

یا اللہ اس لڑکی کا کیا بنے گا حیام فوراً بولی تھی۔

نور اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ ورنہ تم بہت پٹو گی مجھ سے۔

اسی طرح باتیں کرتے ان کے گھر جانے کا وقت ہو گیا تھا اس لیے وہ سب اپنے اپنے گھر کی جانب بڑھ گئی۔

رات کے پہلے پہر وہ اپنے بالکونی میں بیٹھ کر چاند کو تکتے اور ٹھنڈی ہوا سے لطف اٹھاتے کافی پینے میں مصروف تھا جبکہ اس کا ذہن ماضی کے خوبصورت لمحوں کو بن رہا تھا۔

ایک معصوم سا چہرہ اس کے سامنے منظر کشی کرنے لگا۔

چند ہی لمحوں بعد اس کی یادوں کا آدھ بنا جال مسز وحید کی آواز پر ہوا میں تحلیل ہو گیا جو کہ اس کو ہمیشہ کی طرح اس کی اعلی کامیابی پر سراہنے آئی تھی۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ان کو اپنے اس بیٹے پر ہمیشہ فخر رہا تھا جس نے ہر میدان میں کامیابی کا تاج اپنے نام کیا تھا۔

وہ اس کے صدقے وری جا رہی تھی جب ان کو اس کے دوستوں کی آمد کا یاد آیا۔

بیٹا زین اور عالیان آئے ہیں نیچے ان سے مل لو۔

جی مما میں آ رہا ہوں کافی کا کپ ایک طرف رکھتے اس نے اپنے ماں کو ساتھ لگایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے مما میں سوچ رہا ہوں وہ دونوں اتنی شرافت کا مظاہرہ کب سے کرنے لگ گئے ہیں ورنہ تو آتے ہی میرے کمرے کا حال بے حال کر دیتے ہیں جبکہ اصل میں تو وہ دونوں رانم صاحبہ کے عارض کے کمرے میں ہونے کا لحاظ کرتے ہوئے لاونج میں بیٹھ گئے تھے۔

اگر وہ عارض کے کمرے میں ہوتے تو اس کے کمرے میں موجود ہر چیز ابھی ان کی وہاں موجودگی کا احساس دے رہی ہوتی۔

اتنے پیارے بچے تو ہیں دونوں رانم صاحبہ نے لاڈ سے دیکھتے ہوئے اسے بولا تھا۔

استغفر اللہ مما۔۔۔!۔

ہمم۔۔رانم صاحبہ نے اسے گھورا تھا۔

اچھا سوری مما نہیں کچھ کہتا ان کو ویسے مما مجھے کبھی کبھی شک ہوتا ہے میں آپ کی اولاد ہوں یاں وہ دونوں۔

عارض کی اس بات پر رانم صاحبہ نے اس کے سر پر چپت لگائی تھی۔

سچ مچ مما۔۔۔!۔

اچھا چھوڑیں ان کو میں نے ایک بات بتانی تھی آپ کو عارض نے ان کے گرد اپنے بازو پھیلائے تھے۔

جی بولیں بیٹا جی۔

مما آج ہم باہر ڈنر کریں گے کہتے ساتھ ہی عارض ان کو لیے کمرے سے باہر نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

یکم اگست کی صبح ان کے لئے بھی ایک بہت خوشگوار صبح تھی وہ چاروں ایک ہی طرح کے کپڑے پہنے نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی ان کو دیکھ کر کوئی بھی ان پر اپنا دل ہار بیٹھا تھا اور اوپر سے ان کا مغرورانہ انداز ان کو اور پر کشش بناتا تھا۔

اس وقت وہ سب باتوں میں مصروف تھی۔

جب نور کو نجانے کون سی کھجلی ہوئی حیام یار کوئی گانا گاتے ہیں۔

نہیں میں نہیں گانے والی خود ہی گاؤ وہ منہ بنا کر بولی تھی۔

لڑکی ڈرامے مت کیا کرو اور شرافت سے ہمارے ساتھ گاؤ۔

اچھا یار وہ بیزاری سے بولی تھی۔

ایک تو پہلے ہی اس کی صبح صبح ناشتہ نہ کرنے پر ایمان بیگم سے اچھی خاصی کلاس ہوئی تھی اور اب وہ اس کو بار بار گانے کا کہہ رہی تھی۔

کون سا گانا گانا ہے۔

جس پر نور نے ایک گانا بتایا۔

حیام نے اسے گھور کر دیکھا مگر وہ مسکرانے میں مصروف تھی۔

میں یہ گانا بالکل نہیں گاؤں گی اور جو گا رہی ہوں اس کو شرافت سے سن لو کہتے ساتھ ہی وہ گانا شروع ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت وہ کیفے میں بیٹھی اپنی ہی دھن میں مگن گا رہی تھی۔

جب نور زری اور افشی نے بھی اس کا ساتھ دیا۔

ساتھ میرے چلتے ہو آسماں کی طرح

ساتھ میرے چلتے ہو آسماں کی طرح

دل میں مجھ کو رکھتے ہو جان کی طرح

دل میں مجھ کو رکھتے ہو جان کی طرح

تم جیسے عملیوں کا سہارا ہے دوستو

تم جیسے ٹھرکیوں کا سہارا ہے دوستو

یہ دل تمہارے پیار کا مارا ہے دوستو

یہ دل تمہارے پیار کا مارا ہے دوستو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہاں بیٹھا ہر شخص ان کی دوستی کی بلائیں لینے میں مصروف تھا اور ساتھ ساتھ ان کی شرارتوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا جو گانے کے دوران بھی ایک دوسرے سے شرارتیں کرنے میں مصروف تھیں۔

ان کے سامنے بیٹھے لڑکے ان کے گانے کی گیٹار پر دھن بجا رہے تھے ماحول خاصا خوشگوار بنا ہوا تھا۔

انہوں نے گانا ختم کیا تو ایک طلسم ٹوٹا تھا ہر کوئی اس سحر سے باہر آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیفے میں موجود سب لوگوں نے ستائشی انداز میں ان سب کے لیے تالیاں بجائیں تھی۔

جس پر انہوں نے مسکرا کر سب کی داد وصول کی تھی۔

ان کی کلاس شروع ہونے میں کچھ ہی وقت تھا۔

جب اپنا سامان اٹھاتے وہ سب وہاں سے باہر آگئے۔

زین اور عالیان کا بھوک سے برا حال ہو رہا تھا جب وہ عارض کے ساتھ پی جی کیفے میں داخل ہوئے تھے۔

ان کا کچھ کھا پی کر وہی بیٹھنے کا ارادہ تھا کیونکہ وہ چودہ اگست کے فنکشن کے لیے گیٹار کی پریکٹس کرنا چاہتے تھے۔

جب سامنے بیٹھی لڑکیاں اپنی دھن میں گانا گانے لگی ان کی آواز کافی خوشنما تھی ۔

ان میں سے ایک لڑکی نے گانا شروع کیا تو عارض کو ایک بھیگی آواز یاد آئی تھی۔

اس نے چونک کر اس لڑکی کی جانب دیکھا تھا۔

صاف شفاف حجاب میں دھمکتا ہر عارضی چیز سے پاک چہرہ عارض کو یاد آیا اس نے کلاس میں موجود لڑکی نے بھی حجاب لیا ہوا تھا۔

اس کی آواز سن کر اس کے لیے کسی شک کی گنجائش نہیں تھی کہ یہ وہی لڑکی ہے عارض ابھی اس لڑکی کو ہی دیکھ رہا تھا جب زین نے ایک دم اس کے کندھے پر ہاتھ مارا۔

Posted On Kitab Nagri

زین کی اس حرکت پر عارض فوراً اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

کیا خیال ہے بھائیوں ماحول کو مزید خوشگوار بنایا جائے زین کا اشارہ گیٹار کی جانب تھا اس کی بات سمجھتے ہوئے عارض نے گیٹار پر ان کے گانے کی دھن بجانی شروع کی اور خود زین اور عالیان دونوں ٹیبل بجانے میں مصروف تھے ماحول خاصا خوشگوار تھا۔

ان چار لڑکیوں کی سحر انگیز آواز اور گیٹار کی دھن نے سب کو ان کی طرف متوجہ کر دیا تھا اور آخر میں تالیاں بجا کر ان کی حوصلہ افزائی بھی کی۔

اس دوران عالیان اور زین کہیں غائب ہو چکے تھے اور وہ لڑکیاں بھی وہاں سے جا چکی تھی جب عارض کی نظر نے دور تک اس لڑکی کا تعاقب کیا تھا اور پھر اس کے اوجھل ہوتے ہی اس جانب دیکھنے لگا جہاں وہ کچھ دیر پہلے پوری شان سے براجمان تھی۔

کچھ دیر عارض اس کی خالی چھوڑی نشست کو دیکھتا رہا اور پھر جیسے ہی کھڑا ہوا اسے وہاں ایک فائل پڑی ہوئی نظر آئی۔

وہ بے اختیار اس جانب بڑھا اور فائل کھول کر دیکھنے لگا۔

فائل کھولتے ہی عارض ایک لمحے کو ٹھٹکا تھا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے دوبارہ اس جانب متوجہ ہوا۔

فائل کے پہلے ہی صفحے پر بہت ہی خوبصورت انداز میں حیام احمد لکھا ہوا تھا اور اس کے نیچے ڈیپارٹمنٹ لکھا ہوا تھا اور پھر دیگر معلومات تھی۔ وہ حیام کی خوبصورت رائیٹنگ اور اس کے کام کو سراہے بغیر نہ رہ سکا۔

Posted On Kitab Nagri

معمولی سا فائل کا جائزہ لینے کے بعد اس کو بند کرتے عارض یہ فائل خود حیام واپس کرنے کا ارادہ کرتے وہاں سے باہر نکل گیا۔

ان تینوں کی کلاس شروع ہونے میں تقریبا پندرہ منٹ تھے جب وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے باہر پہنچی تھیں۔

وہاں ایک طرف بنے بینچ پر اپنا سامان رکھتے حیام کسی خیال سے اپنا بیگ کھول کر دیکھنے لگی مگر اس کے چہرے کا رنگ ایک دم اڑا تھا اپنی مطلوبہ چیز نہ پا کر۔

نور زری کیا میری فائل تم دونوں میں سے کسی کے پاس ہے؟

نہیں دونوں ایک ساتھ بولی تھیں۔

ایک بار دیکھ تو لو کیا پتا بیگ میں رکھ لی ہو اور یاد نہ ہو حیام پریشانی سے بول رہی تھی۔

نہیں ہے حیام وہ دونوں اپنے اپنے بیگ دیکھنے کے بعد بولی۔

اب صحیح معنوں میں حیام کو اپنی محنت ضائع ہوتی دکھائی دی۔

یا اللہ کہاں گئی اس کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا جبکہ اس کی گہری کالی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگ گئے تھے۔

حیام کی ایسی حالت دیکھ کر وہ تینوں اس کو وہاں ہی رکنے کا کہہ کر اس کی فائل ڈھونڈنے چلی گئی۔

آج پروفیسر حارث کی اسائنمنٹ جمع کروانے کی آخری تاریخ تھی اور وہ جمع کروانا بھی بہت ضروری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کو اسی جگہ چھوڑ کر زری اور نور کا رخ کنٹین جبکہ افشی کا گراؤنڈ کی طرف تھا۔

حیام وہاں کھڑی دل ہی دل میں اپنی فائل کے ملنے کی دعائیں کر رہی تھی پریشانی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔

وہ اپنی ہی دعاؤں کے ورد میں مصروف تھی جب کسی نے دور سے ہی اس کی پریشانی کو بھانپ لیا تھا۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس تک آیا اور اس کو مخاطب کیا

Excuse me?

حیام کی آنکھوں میں ڈھیروں آنسو بہنے کو تیار تھے جن کو وہ بامشکل قابو کیے ہوئے تھی۔ جب اس کو کسی نے پکارا تھا اور حیام اپنے پیچھے سے آتی آواز کی طرف متوجہ ہوئی۔ جیسے ہی حیام مڑی ایک لمحے کو ان دونوں کی آنکھوں کا تصادم ہوا۔

گہری کالی آنسو سے بھری آنکھیں جن میں سے آنسو بہنے کو تیار کھڑے تھے ان آنکھوں کو دیکھ کر عارض دم بخود رہ گیا تھا۔

ایک لمحے کے لئے اس کے ذہن کی دیواروں پر ایک منظر ابھرا تھا مگر وہ اپنی حالت پر جلد ہی قابو پا گیا تھا۔

حیام کی آنکھوں میں دیکھتے اسے یوں لگا جیسے اس نے ان آنکھوں کو پہلے کہیں دیکھا ہے۔ عارض اس کی گہری آنکھوں میں کھو سا گیا تھا بلاشبہ اس لڑکی کی آنکھیں ہر تاثر بیان کرنے کا فن رکھتی تھی۔

جی۔۔؟ اس کی سوچوں کا تسلسل حیام کی بھرائی ہوئی آواز نے توڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی جانب دیکھتا عارض بولا تو کچھ نہیں تھا صرف ہاتھ میں تھامی فائل اس کے سامنے کی تھی۔

فائل کو دیکھتے ہی حیام کی آنکھوں میں بند باندھے آنسو اپنا حصار توڑ کر اس کے گلابی گالوں پر بہہ نکلے تھے۔

حیام نے فوراً فائل تھامی تھی اور اس کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی۔

حیام کی اس حرکت کو دیکھ کر عارض نے خاموشی توڑی یہ آپ وہاں کیفے میں بھول آئی تھیں۔

عارض کے اس جملے پر حیام خاموش کھڑی عارض کو دیکھنے لگی۔

حیام کو خاموش دیکھ کر عارض جانے کے لئے پلٹا ہی تھا جب حیام کی آواز پر دوبارہ اس کی جانب رخ کر کے متوجہ ہوا

Thanks a lot Sir....!

حیام کے ان الفاظ پر وہ پانچ قدم کے فاصلے کو سمیٹ کر تین قدم پر آیا تھا اور پھر مسکراتے ہوئے بولا

Aareez!

یہ نام تھا یاں کیا اسے سن کر حیام کے دل نے بے اختیار ایک بیٹ مس کی تھی اور پھر اپنی حالت کو چھپانے کے لیے اس نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا۔

My name is Aareez Ahmad...! and it's my pleasure to help you

Hayam Ahmad!

Posted On Kitab Nagri

عارض مسلسل اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔ حیام عارض کے منہ سے اپنا نام سن کر چونک گئی اور پھر سمجھتے ہوئے مسکرا دی۔

حیام نے ایک بار پھر اس کا شکریہ ادا کیا۔

ان دونوں کے درمیان کچھ جملوں کا تبادلہ ہوا تھا اس کے بعد حیام اس کا ایک بار پھر شکریہ ادا کر کے جانے کے لئے مڑنے لگی تھی جب عارض نے اس کو آواز دی۔

حیام احمد۔۔! حیام گردن موڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئی اور منہ سے صرف جی۔۔! کا لفظ ادا ہوا تھا۔

Don't let you cry on little things!

نہ جانے کیوں عارض کو اس کی آنکھوں میں آنسو اچھے نہیں لگے تھے اسی وجہ سے وہ حیام کو کہے بغیر نہ رہ سکا اور اپنے دل میں آئی بات کہہ کر وہ رکا نہیں تھا بلکہ وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا جبکہ حیام عارض کی پشت کو دیکھتی کر رہ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ تینوں اس کی فائل ڈھونڈنے کی ناکام کوشش کرنے کے بعد واپس ڈیپارٹمنٹ کی جانب آ رہی تھی جب انہوں نے حیام کو کسی لڑکے سے بات کرتے پایا اور پھر اس کے ہاتھ میں فائل دیکھ کر معاملہ سمجھ گئی۔

ان کے وہاں پہنچنے تک وہ لڑکا وہاں سے جا چکا تھا۔

کون تھا وہ حیام ۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

اس کو فائل کہاں سے ملی تھی۔۔۔؟

اس نے تمھیں کیسے پہچانا۔۔۔؟ وغیرہ وغیرہ۔۔۔! حیام کے پاس پہنچتے ہی ان تینوں نے سوالوں کی ایک قطار لگا دی تھی جس پر وہ چڑ گئی تھی۔

حیام نے ایک گہرا سانس لے کر ان کو چلنے کا اشارہ کیا اور خود ان کے آگے آگے چلنے لگی کیوں کہ ان کی کلاس کا وقت ہو گیا تھا اور وہ کسی صورت لیٹ نہیں ہونا چاہتی تھی۔

کلاسز لینے کے بعد وہ تینوں گراؤنڈ میں آ کر بیٹھ گئی۔

ان کا یہی معمول تھا کلاس لے کر فارغ ہوتی تو گراؤنڈ میں بیٹھ جاتی۔

حیام اپنے فون میں مصروف تھیں جبکہ نور اور زری کسی بات پر بحث کر رہی تھی اور افشی ان دونوں کی لڑائی میں کبھی زری کا تو کبھی نور کا ساتھ دیتی۔

تبھی افشاں نے حیام کی فائل کی طرف دیکھتے ہوئے اس کو مخاطب کیا۔

حیام۔۔!۔

ہمممم بولو۔۔۔اس نے مصروف انداز میں جواب دیا۔

اس کا نام کیا تھا۔۔۔؟

کس کا۔۔۔؟ حیام نے ایک نظر فون سے اٹھا کر افشاں کو دیکھا تھا جبکہ افشی کے سوال پر زری اور نور بھی ان دونوں کی طرف متوجہ ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کا مصروف انداز دیکھ کر زری نے اس کے ہاتھ سے فون کھینچ لیا۔

تمہارے شوہر گمشدہ کا۔۔۔!زری کی بات پر حیام نے خوفناک تیوروں سے اسے گھورا۔

اف ہووو۔۔۔!کیاہو گیاہے تم دونوں بھی ناں حیام کے تاثرات دیکھ کر نور نے بات بدلی۔

اس کانام حیام جس نے تمہیں فائل دی تھی۔

وہ۔۔۔اس وقت تک حیام زری سے اپنا فون دوبارہ لے چکی تھی اور ایک بار پھر اس میں مصروف ہو گئی تھی۔

اچھاااا۔۔۔اس نے اچھا کو تھوڑا لمبا کیا تھا اور پھر ایک گہرا سانس بھرا تھا کیونکہ وہ ان تینوں کاری ایکشن جانتی تھی کیا ہونے والا ہے۔

عارض۔۔!اس لیے اس نے ان کی جانب دیکھے بغیر ہی جواب دیا تھا۔

ع ع عارض وہ تینوں اسے دیکھ نہیں بلکہ آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی تھیں۔

اتفاق۔۔۔!حیام نے کندھے اچکا کر بولی۔

حیام۔۔۔!۔

ہمم۔۔۔!وہ تینوں اپنی حیرت پر قابو پا چکی تھیں۔

کس ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔۔۔؟یہ سوال افشی کی طرف سے آیا تھا۔

بی۔بی۔اے۔یک لفظی جواب انداز ابھی بھی مصروف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کون سا سمسٹر ۔۔؟ نور کی طرف سے سوال آیا تھا۔

سیون ۔۔! اس بار پھر ایک ہی لفظ کا جواب اور انداز مصروف تھا۔

تمھارے کون سے بزنس چل رہے ہیں جو اس میں گم ہو زری نے دوبارہ فون کھینچا تھا جبکہ حیام نے بس ایک گہری سانس ہی لی تھی۔

وہ ان کے سوالوں سے عاجز آچکی تھی۔ اس کے قریب ان سوالات کا کوئی مقصد نہیں تھا۔

سنو حیام ۔۔۔! یار اس کا انٹرویو کرنا ہے تو جا کر اس سے کو مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو تم تینوں حیام ان کو آنکھیں دیکھا کر بولی تھی جس کا ان پر اثر نہیں ہوا تھا۔

یار ویسے بندہ ہینڈسم ہے ۔۔۔ تو تم اس سے شادی کر لو حیام آنکھیں گھوما کر بولی تھی۔

یار ۔۔۔ چھا گئی تم حیام تمھاری ہی شادی کی بات کرتے ہیں اس سے۔

افشی ی ی ۔۔۔! حیام چیخی تھی اس وقت تک افشاں وہاں سے دوڑ لگا چکی تھی۔

حیام کے ہاتھ میں جو آیا وہ اٹھا کر اس کے پیچھے لپکی۔

ان دونوں کی اس حرکت پر نور اور زری کا قہقہہ بلند تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جب سے عارض حیام کو فائل دے کر واپس آیا تھا اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا حیام کی گہری کالی آنکھیں دیکھ کر اس کو لگتا تھا اس نے آنکھوں کو کہیں دیکھا ہے مگر کہاں۔۔؟ یہ اس کو یاد نہیں آرہا تھا۔

ایک لمحے کو وہ ان آنکھوں میں کھو سا گیا تھا۔

شناسائی کی رمق لیے گہری کالی کلام کرتی آنکھیں۔

وہ ہنوز اپنی سوچوں میں گم تھا جب عالیان نے اسے جھنجھوڑا اور اس کے کان میں سرگوشی کی۔

بھائی۔۔۔ !

کہاں گم ہے تو۔۔۔؟ کہیں تمھیں اپنی نامعلوم محبوبہ تو نہیں یاد آرہی جو تو اتنی گہری سوچوں میں گم ہے۔

ن نہیں۔۔! عارض ایک دم بوکھلا کر سیدھا ہوا تھا اور اپنی اس بوکلاہٹ پر قابو پاتے پروفیسر صاحب کی طرف متوجہ ہوا جو زین سے مخاطب تھے۔

زین بیٹا۔۔۔! آج کا لیکچر سمجھ آیا؟

نہیں سر۔۔۔ نہیں آیا۔۔۔! دلیری سے جواب دیا گیا۔

کیوں۔۔۔؟؟؟ کیا کر رہے تھے تم اس دوران جو سمجھ نہیں آیا۔۔۔؟ پروفیسر احمد نے اپنے تنے ہوئے نقوش سے پوچھا تھا۔

جہاز بنا رہا تھا سر۔

جے ایف 19۔۔۔! کمال ڈھیائی سے جواب دیا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جہاز بنا رہے تھے جے ایف 19۔۔۔؟ فرو فیسر کا لہجہ حیران کن تھا۔

جی سر۔۔۔! پاکستان کے لیے نیو اینونشن کر رہا تھا۔ اس بار معصومیت سے بھرپور لہجے میں کہا گیا تھا۔

اس کا مطلب مسٹر زین العابدین کے رہتے پاکستان کا فیوچر کافی بڑائیٹ ہے۔

یس سر انشاء اللہ۔

ذرہ ہمیں بھی اپنی اینونشن دکھائیں بیٹا جی۔

سر یہ جو آپ کے ڈائس کے پاس جہازوں کی کریش لینڈنگ ہے یہ سب میری ہی تخلیق کردہ ہے۔ زین نے اسی معصومیت سے منہ بنا کر جواب دیا تھا۔

اس کی اتنی معصومیت سے کہنے پر پروفیسر کے ساتھ پوری کلاس کا بھی قہقہ بلند تھا بے شک زین شریر تھا مگر اپنی کلاس کی رونق تھا۔

کلاس کو خاموش کرواتے پروفیسر نے آگے ہوتے ڈائس کے سامنے دیکھا اور بولے بغیر نہ رہ سکے۔

ماشاء اللہ اگلی جنریشن کا اللہ ہی مالک ہے پھر۔

کچھ کہا آپ نے سر۔۔۔؟

جی بیٹا اللہ پاکستان کو اس اینونشن پر صبر دے۔

شکریہ سر۔۔۔ پر اسرار مسکراہٹ کے ساتھ جواب آیا تھا۔

بیٹا جی اپنے جے ایف 19 اٹھائیں اور کل اس کی اسائنمنٹ بنا کر لانی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

جے ایف 19 کی سر۔۔؟

نہیں بیٹا برینڈ مینجمنٹ کی۔

او کے سر زین منہ بنا کر بولا تھا۔

یار میرا کیا قصور تھا مفت میں اسائنمنٹ مل گئی ہے۔

پروفیسر کے جاتے ہی زین عالیان اور عارض سے بولا تھا۔

تجھے کس نے کہا تھا کہ اپنی تخلیقات بنانے بیٹھ جا لیکچر کے دوران۔

اب معصوم بچے شرارتیں تو کرتے ہیں اس کا یہ مطلب تو نہیں ان کو اتنی بڑی سزا دے دی جائے۔

بے غیرت انسان تیرے لیے یہ سزا بھی کم ہے۔

باتیں کرتے ان کا رخ گروانڈ کی جانب تھا جہاں انہوں نے چودہ اگست کے فنکشن کی تیاری کرنی تھی۔

افشی تم بچو اب مجھ سے۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے گراؤنڈ کے چکر لگا رہی تھی جب افشی کو سامنے سے زمل آتی دیکھائی دی۔

زمل۔۔۔!بچاؤ مجھے حیام سے کہتے ساتھ ہی وہ زمل کے پیچھے کھڑی ہو گی۔

زمل ان کی سینئر تھی۔

حیام اور افشاں کی اس سے کافی اچھی دوستی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ان کی دوستی کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ تینوں ایک ساتھ ہی یونیورسٹی بس میں آیا جایا کرتی تھی ۔

زمل آپ پیچھے ہو جاؤ آج میں نے اس کا سر پھاڑ دینا ہے۔

نہیں نہیں زمل پیچھے نہیں ہونا ورنہ یہ مجھے چھوڑے گی نہیں افشاں نے اسے شانوں سے تھاما ہوا تھا۔

یہ تم دونوں کا معاملہ ہے خود ہی نمٹو اور وہ شانوں سے افشاں کے ہاتھ اٹھاتی وہاں سے چلی گئی ۔

زمل یہ غلط بات ہے اس کے اس عمل پر افشاں منہ بناتے بولی جبکہ حیام ایک بار پھر افشاں کی جانب لپکی تھی۔

دیکھو حیام۔۔۔!میں نے بس مزاق کیا تھا۔

بہت ہی برا مزاق تھا افشی ساتھ ہی حیام نے اپنے ہاتھ میں پکڑی فائیل افشاں کو دے ماری۔

نجانے کب تمھاری یہ چیزیں پھینکنے والی عادت ختم ہو گی۔

حیام کے فائل پھینکتے ہی افشی نیچے ہوتے ہوئی بولی۔

وہ فائل افشاں کی بجائے اس کے پیچھے سے گزرتے انسان کے منہ پر لگ کر اس کے قدموں میں گری۔

اس انسان کو دیکھ کر حیام سکتے میں چلی گئی۔

نیچے جھکی افشی نے حیام کو ایسے کھڑے بغور دیکھا تھا اور پھر اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھنے لگی۔

بلاشبہ دوسری جانب موجود شخص ایک وجیہہ انسان تھا اور اس کی بھوری آنکھیں کسی کو بھی اپنے حصار میں قید کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سب سے بڑھ کر اس کا مغرورانہ انداز۔

افشی اس انسان کو دیکھ کر فوراسیدھی ہوئی اور معذرت کرنے لگی۔

اس کا خیال تھا کہ وہ اب اس شخص سے ان دونوں کی خیر نہیں کیونکہ ایک تو اس کا مغرور انداز اور دوسرا اس کے چہرے کے تاثرات ۔

ریلی سوری یہ سب بس غلطی سے ۔۔۔افشی کی معذرت نے حیام اور عارض دونوں کی خاموش نگاہوں کا تصادم توڑا تھا۔

سوری سر۔۔۔!حیام کے منہ سے یہ الفاظ سن کر افشی نے حیرت سے پہلے حیام کو اور پھر اس شخص کو دیکھا جو دیکھنے میں کہیں سے بھی ایک ٹیچر نہیں لگ رہا تھا۔

عارض۔۔۔!۔

I already told you my name Is Aareez!

اس وقت تک بھولے بھٹکے زین اور عالیان بھی ان تک پہنچے اور عارض کو دیکھ کر وہ دونوں چونکے تھے جو ایک لڑکی سے بات کر رہا تھا۔

ان کا چونکنا بنتا بھی تھا کیونکہ وہ اس کی لڑکیوں سے دور بھاگنے والی عادت کو اچھے سے جانتے تھے اور یہاں تو وہ اس سے مسکرا کر بات کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ معاملہ سمجھنے کی کوشش کر ہی رہے تھے جب عارض نے فائل اپنے قدموں سے اٹھا کر حیام کو اور پھر فائل کو سنجیدہ نظروں سے دیکھا۔

ایک ہاتھ میں فائل تھامے دوسرا پینٹ کی جیب میں ڈالے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا حیام کے قریب آیا اور فائل اس کے سامنے کی۔

لگتا ہے آپ کا پھر سے اس کو گم کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔؟ اس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔

حیام جو کب سے اس کی نظریں اپنے اوپر محسوس کر رہی تھی اس کے قریب آنے پر دو قدم دور ہوئی تھی۔

ن ن نہیں۔۔۔! افشی نے ہر چیز کو بغور دیکھا تھا اور حیام کا گھبرانا بھی اس سے مخفی نہیں رہا تھا۔

حیام چلیں ہمیں مزدلفہ کے پاس بھی جانا ہے۔

عارض سے فائل تھامتے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کے ساتھ چل دی۔

بہت دور تک عارض کی نظروں نے حیام کا تعاقب کیا تھا۔

نہ جانے کیوں حیام کے آنکھوں کو دیکھ کر ان سے عارض کو شناسائی کی رمق محسوس ہوتی تھی۔

ڈیڑھ گھنٹہ پہلے جب وہ اس سے ملا تھا تب سے اب تک وہ اس کی گہری آنسو سے بھری کالی آنکھوں کے حصار سے نہیں نکل پا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ عجیب سی کیفیت کا شکار تھا یہ احساس اس کے لئے نیا تھا اور اوپر سے اس کی آنکھوں کا شناسا لگنا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مسلسل اس کو خود کی طرف متوجہ کر رہی تھی۔

اووو بھائی۔۔۔!۔

چلی گئی ہے وہ اب کس کو گھور رہا ہے؟ زین اور عالیان دونوں عارض کے اس بدلے انداز پر ہی حیران تھے۔

لگتا ہے آج اس نے کچھ الٹا سیدھا کھالیا ہے جو اس لڑکی کو یوں دیکھ کر مسکرا رہا ہے۔

زین کے بعد عالیان نے بھی اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔

بلکہ اس کے جانے کے بعد بھی اس کو اپنے خیالوں میں دیکھ کر مسکرا رہا ہے۔ زین کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھا۔

ان کی بات پر عارض مسکرا کر بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا کیونکہ وہ دونوں صحیح کہہ رہے تھے۔

وہ لڑکی اس کے دل کو اپنے حصار میں لے رہی تھی۔

اوہو۔۔۔! عارض کے اس انداز پر ان دونوں کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

شٹ اپ۔۔۔! ان کے اونچی آواز میں کہنے پر وہ سنبھلا تھا۔

اور پھر ان پر دھاڑتا آگے بڑھ گیا مگر وہ دونوں بھی شیطان کے چیلے تھے اور اس کو تنگ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑنے والے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہاں سے واپس آتے ہوئے بھی حیام کو اپنی پشت پر اس کی نظریں گڑھی ہوئی محسوس ہو رہی تھی مگر وہ خاموشی سے وہاں سے چلی گئی اور دل ہی دل میں اس سے دوبارہ نہ ملنے کی خواہش کرنے لگی۔

مگر اہہ--- یہ دل کب کسی کے اختیار میں ہوتا ہے اس ملاقات کے بعد حیام کی قسمت میں کیا رنگ لائے گی یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

وہ دونوں ابھی گراؤنڈ میں نور اور زری کے پاس پہنچی ہی تھی کہ زری بولی کہاں رہ گئی تھی۔

تم دونوں کب سے تم دونوں کا انتظار کر رہے ہیں جلدی کرو ابھی ملی نغمے کی بھی تیاری کرنی ہے مگر تم لوگوں کا کوئی ارادہ ہی نہیں لگ رہا۔

اس کے لہجے کو دیکھ کر حیام اس کے پاس جا بیٹھی اور اس کو گلے لگاتے اور اس کی ناک کھینچتے ہوئے بولی تو میری جان--!اب کر لیتے ہیں۔

حیام کے اتنا کہنے پر وہ مسکرادی ان کی دوستی ایسی ہی تھی دو منٹ سے زیادہ ایک دوسرے سے ناراض نہیں رہ سکتی تھی ۔

انکی دوستی ان سب کے لئے ایک ایسی انمول چیز کی طرح تھی جس کو وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہتی تھی اور اس کے بعد ملی نغمے کی تیاری کرنے بیٹھ گئی۔

لیکچرز کے بعد ان کا زیادہ تر وقت چودہ اگست کی پرفارمنس کی تیاری میں ہی گزر جایا کرتا تھا کبھی اوول گراونڈ تو کبھی کیفے میں بیٹھ کر وہ اپنے نغمے کی تیاری کیا کرتی تھیں اور ان سب تیاریوں میں زمل نے ان

Posted On Kitab Nagri

چاروں کا بھرپور ساتھ دیا تھا وہ سب ایک جگہ بیٹھ جاتی اور نغمہ پڑھتی اور زمل ان کی غلطیاں نکالتی اور کبھی ان کو ڈپٹ دیتی، کبھی ان کو چپت رسید کرتی اور جب تک وہ اس کام میں درستگی اختیار نہ کر لیتی ان سے وہ بار بار کرواتی۔

ان کی دوستی اپنی جگہ تھی مگر جب کام کی بات آتی تو وہ اپنی دوستی کو ایک طرف رکھ کر سب کام کرتی اور اس کو سب سے بہترین بنانے کی کوشش کرتی۔

آج بھی جب وہ نغمے کی تیاری کر کے فارغ ہوئی تو وہی کیفے میں بیٹھ گئی اور باتوں میں مشغول ہو گئی۔

یار زمل آپ کو کسی سکول کی استانی ہونا چاہیے تھا جو بچوں کو مار مار کر سیدھا کر دیتی ہے افشی کی اس بات پر اس نے قہقہہ لگایا۔

تم لوگوں کے ساتھ کام کے دوران پیار والی زبان کا استعمال کی تو ہو گئی تم لوگوں کی تیاری۔

مگر یار کم سے کم ہٹلر کی بہن نہ بنا کرو۔

ہم ایک ہی کھڑوس کو جھیل سکتے ہیں اور اس پر پانی پیتی حیام نے گھور کر نور کو دیکھا کیونکہ یہ الفاظ اسی کی شان میں استعمال کیئے گئے تھے اور جناب اعلی زری کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھی وہ بھی حیام کو دیکھتی ہوئی بولی بالکل صحیح کہ رہی ہے نور۔

آپ کو پتہ ہے آج اس میڈیم نے کیا کیا ہے آج میم اقصی کی پریزینٹیشن تھی اور نور کو ریہرسل کے دوران کچھ پوائنٹس بھول گئے اور یہ اس کو ایسے گھور رہی تھی جیسے ابھی کچا چبا جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پوائنٹس میں اس کو کوئی بیس مرتبہ بتا چکی ہوں اور پھر بھی یہ ہر بار غلطی کرتی ہے پتہ نہیں اس کا دھیان کہاں ہوتا ہے۔حیام اپنا دفاع کرتی بولی تھی۔

ایک لیڈر کو کام کے وقت دوستی نہیں دیکھنی چاہیے اور حیام نے کام کو اور دوستی کو الگ الگ رکھ کر کام کیا ہے۔

اس نے کچھ غلط نہیں کیا اگر وہ تم لوگوں کی دوستی کو دیکھتی اور نرمی سے کام لیتی کو اس کے گروپ لیڈر بننے کا فائدہ اور تم لوگ بھی کام کو بہت ہلکا لیتے اور صحیح طرح تیاری نہ کرتے زمل ان کو سمجھانے والے انداز میں بولی۔

زمل آپ دونوں کی یہ عادت بہت ملتی ہے کہ کام کے دوران دوستی کو نہیں دیکھتے۔

اچھا چلو بتاؤ کون کس طرح کے کپڑے پہن رہا ہے اس پر حیام ان باتوں سے بیزار ہوتے ہوئے بولی ۔

اس پر نور بولی میرا چکن کا کرتا ہے اور اس کے ساتھ سفید ٹراوزرز زمل بولی میری لانگ فراک ہے زری بولی میری ٹاپ ہے اس پر وائٹ سٹون ورک ہوا ہے افشی بولی میری سیلف پرنٹ امبریلا فراک ہے اور آخر پر حیام بولی میری گھیر دار فراک ہے اور اس کے بازوؤں پر سٹون ورک ہے۔

اسی کہ ساتھ ان کا ایک اور دن اپنے اختتام کو پہنچا۔

اب اس پروگرام میں دو دن رہ گئے تھے جس کا ان کو بے صبری سے انتظار تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دو دن 14 اگست کی تیاری میں کیسے گزرے معلوم ہی نہ ہوا۔

14

اگست والے دن پوری یونیورسٹی ہرے اور سفید رنگ میں سجی ہوئی تھی۔

ہر طرف معمول سے زیادہ چہل پہل تھی ہر کوئی اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھا۔

اس فنکشن کے لیے ایک مخصوص ڈریس کوڈ تھا لڑکوں کے لئے سفید کرتا شلوار اور سبز رنگ کی واسک کوٹ اور لڑکیوں کے لئے سفید رنگ کی گھیر دار فراک اور سبز رنگ کا دوپٹہ۔

فنکشن کا سارا اتمام بخاری ہال میں تھا اور پورا ہال ایک پری کی طرح سجا ہوا تھا۔

باقاعدہ تقریب کا آغاز ہونے میں ابھی کچھ وقت تھا۔

وہ لوگ بیک سٹیج پر موجود اپنا حلیہ درست کرنے میں مصروف تھے کرتا شلوار نے ان کی شخصیت کو نکھار دیا تھا زین اور عالیان کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہے تھے۔

عارض اپنے ماتھے پر بکھرے بال سیٹ کر رہا تھا کہ زین نے اس کی کمر پر ایک مکا رسید کیا۔

اوے۔۔۔! آج تمھارا ولیمہ ہے کیا جو اتنا تیار ہو کر آیا ہے خلاف معمول عارض نے ان کی بات پر غصہ نہیں کیا تھا۔

وہ بھی ہو جائے گا۔۔۔ انشاء اللہ پہلے بارات تو لے جاؤں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کی اس بات پر زین اور عالیان اس کو پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھ رہے جس کے آج انداز ہی بدلے ہوئے تھے۔

اوے رومیو بھابھی تو دیکھادے۔

ہمم۔۔۔!صبر کر بیٹاوہ بھی دکھادوں گا بلکہ ملوا بھی دوں گا وہ بال سیٹ کرتے بولا۔

عارض کی بات پر جلدی سے زین نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔

بھائی تمھاری طبیعت ٹھیک ہے ناں جبکہ عارض شانے اچکاتے ان کو حیرت میں چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا۔

ابھی عارض ہال کی سیڑھیاں اتر رہا تھا جب کسی سے اس کا زبردست تصادم ہوا اور اس سے پہلے کہ اس کے سامنے موجود وجود نیچے گرتا اس نے بازو سے پکڑ کر اس کو گرنے سے بچایا جس کی وجہ سے وہ صنف مخالف اس کے سینے سے جا ٹکرائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اس تصادم نے اس مضبوط مرد کے دل کو ہلا کر رکھ دیا تھا جبکہ عارض کی آنکھیں اسی لڑکی پر ٹکی ہوئی تھی جس نے نیچے گر جانے کے خوف سے آنکھیں بند کی ہوئیں تھی۔

وہ سفید گیر دار فراک میں ملبوس سفید حجاب لیے ایک کندھے پر سبز رنگ کا دوپٹہ پھیلاے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ناناجان۔۔۔!وہ ایک دم بولی تھی اور ساتھ ہی اس نے اپنی آنکھیں کھول دی۔

اس کے بولتے ہی عارض ایک ٹرانس سے نکلا تھا جبکہ حیام اپنا ہاتھ عارض کی گرفت سے چھڑوانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض پہلے چونکا تھا اور پھر سنبھلتے ہوئے بہت ہی نرمی سے حیام کا ہاتھ اسکی کی جانے والی کوششوں پر چھوڑ دیا تھا۔

حیام احتیاط سے چلا کریں ابھی آپ گر جاتیں تو آپ کو گہری چوٹ بھی سکتی تھی۔

حیام ابھی تک سر جھکائے اس شخص کے وجود سے اٹھتی خوشبو کی وجہ سے ہی الجھن کا شکار تھی ۔

اسی لیے اس کو عارض کیا کہہ رہا تھا اس نے وہ بھی نہیں سنا تھا۔

اپنی آنکھیں بند کیے بھی جب حیام نے اس خوشبو کو سونگھا تھا تو اسے اپنے نانا جان کا ہی احساس ہوا تھا اور اسی بے اختیاری میں وہ انہیں پکار بیٹھی تھی۔

Thank you...!

عارض سوچوں میں گم کھڑی حیام کو دیکھ کر بولا تھا۔

Sorry...!

حیام نے حیرت سے عارض کو دیکھتے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

I think whenever anyone helps you then you, you must have to say thank you to them..!

Ohhhh! Really sorry..! and thank you..!

حیام فوراً حیرت پر قابو پاتے ہوئے اپنی اس لاپرواہی پر بولی تھی جبکہ عارض اس کے انداز پر اپنی ہنسی چھپا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

میں آپ کے سارے

Sorry and thank you’s

تب قبول کروں گا جب آپ مجھے کافی پلائیں گی۔

آفٹر آل آپ کی جان بچائی ہے میں نے۔۔۔عارض کی بات پر حیام کافی شرمندہ ہوئی تھی۔

ٹھیک ہے میں آپ کو پلا دوں گی۔

اپنے ہر انداز سے حیام اس کے دل کے دروازوں کو اپنے لئے کھول رہی تھی اور عارض نہ چاہتے ہوئے بھی ان دروازوں کو کھلنے دے رہا تھا۔

اس سے بات کرنے اور اسے ملنے کے بہانے تلاش کر رہا تھا۔

ان کی یہ سب کاروائی دونوں سے فاصلے پر کھڑے ایک شخص نے بہت غور سے دیکھی تھی۔

عارض حیام کو دوبارہ ملنے کا کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ وہ وہی سر جھکائے کھڑی رہی جیسے کسی گہری سوچ میں ہو۔

اہمم اہمم۔۔۔!اس لہجے میں حد درجہ شرارت تھی ۔

اس آواز نے حیام کی سوچوں کے جال کو منتشر کیا تھا۔

کیا بات ہے محترمہ بات ہے بڑی ملاقاتیں ہو رہی ہیں اور وہ بھی بڑے فلمی انداز میں اس کا اشارہ حیام اور عارض کے کچھ دیر پہلے والے تصادم کی طرف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یار زمل---!افشی کم تھی جواب آپ بھی---

ایسا کچھ نہیں ہے۔

اچھاتو پھر کیسا ہے ذرا مجھے بھی بتاؤ--؟-

زمل کی اس بات پر حیام نے اس کو ایک گھوری سے نوازا اور سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ اس معاملے کے بارے میں اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔

ایک تو معلوم نہیں یہ حیام کہاں غائب ہو جاتی ہے اس کو کسی چھوٹے گمشدہ بچے کی طرح ڈھونڈنا پڑتا ہے۔

زری اپنی دھن میں بولتی جارہی تھی جب کسی کے مڑنے کی وجہ سے وہ اس نفس سے ٹکرائی۔

اس شخص کی وجہ سے نہ صرف زری کے ہاتھ سے اس کا چشمہ نیچے گرا بلکہ ٹوٹ بھی گیا۔

اومیرے خدایا---زری اپنا فون سامنے پڑی میز پر رکھتی اپنے قدموں میں گرا چشمہ اٹھاکر بغور دیکھنے لگی۔

پھر چہرے پر ڈھیروں غصہ جمع کیے اس شخص کی جانب پلٹی اور خطرناک تیوروں سے اس کو دیکھنے لگی۔

زین کو لگا جیسے وہ آج وہ اس لڑکی کے ہاتھوں نہیں بچے گا۔

ہوا بھی کچھ ایسے ہی تھا زری حیام کا سارا غصہ اس پر نکالنے لگ گئی تھی۔

آپ کو نظر نہیں آتا---اندھے ہوگئے ہیں جو لوگوں کا نقصان کرتے پھر رہے ہیں ۔

آپ کو احساس بھی ہے یہ کتنی قیمتی تھیں زری غصے سے پھٹ پڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کسی کی ایک نہ سننے والا زری کی ہر بات خاموشی سے سن گیا تھا۔

اپنا سارا غصہ زین پر نکال کر زری جانے کے لیے مڑ گئی۔

I am really sorry, I will pay for it.

زین کی بات پر آگے جاتی زری کے قدم رکے تھے اور ایک دم پلٹ کر بولی

I don't need it.

اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

زین اس کی پشت کو ہی دیکھتا رہ گیا۔

یہ پہلی بار تھا جب کسی کے اتنی سخت سنانے پر بھی اس نے پلٹ کر ایک جواب بھی نہ دیا تھا۔

وہ تو ہر کسی سے لڑنے کو ہر وقت تیار رہتا تھا مگر لڑکی اس کے ساتھ ایسا نہ ہوا تھا اور زین اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھا۔

زری زین کو خاصی سنا کر ہال سے باہر ہی نکلی تھی جب اس کو سامنے سے حیام اور زمل آتی دکھائی دیں۔

کہاں تھی تم حیام۔۔۔؟

ہمیشہ ایسے لگتا ہے تم گم ہو گئی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

کسی چھوٹے بچوں کی طرح تمہیں ڈھونڈنا پڑتا ہے۔

ایک تو تم حیام اور دوسرا وہ گدھا جس نے میری عینک توڑ دی ہے۔

حیام پر اپنا باقی کا غصہ نکالنے کے بعد جب اس نے اپنے گلاسسز کی بات کی تو حیام اور زمل دونوں نے ایک دوسرے کو چونک کر دیکھا تھا۔

ان کو زہرہ کے غصے کی اصل وجہ سمجھ آگئی۔

وہ اب زین کو ایک بار پھر اچھی خاصی سنا رہی تھی۔

اب بس بھی کرو زری کتنی سناؤ گی اس بیچارے کو جان بوجھ کر تھوڑی کیا ہو گا اس نے۔۔۔زمل اسے دیکھتے بولی تھی۔

اس اندھے کی وجہ سے اب جو میں اندھی بن کر پھروں گی وہ اس کا کیا۔۔۔؟

حیام نے افسوس سے سر جھٹکا تھا۔

زری تم اپنے لنزز بھی تو لائی ہو وہ لگا لینا کیوں غصہ کر رہی ہو۔حیام اس کو سمجھانے والے انداز میں بولی تھی۔

گدھا۔۔۔!زری کو ایک بار پھر زین پر غصہ آیا تھا اسی لیے اسے گدھے کے نام سے نواز دیا۔

میڈم۔۔۔!میری تعریف میں اور کوئی قصیدہ رہ گیا ہے تو وہ بھی پڑھ دیں۔

ابھی زری خاموش ہوئی تھی جب اپنے پیچھے سے آنے والی آواز پر ایک دم پلٹی تھی مگر پلٹتے ہی اسے حیرت ہوئی تھی کیونکہ اس کے پیچھے زین کھڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زین کے لہجے میں شوخ پن نہیں تھا بلکہ اس کی آنکھوں میں نرم تاثر اور چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

زین کی بات سن کر زری اب کی بار تھوڑی شرمندہ ہوئی تھی کیونکہ وہ اپنے غصے میں اسے کچھ زیادہ ہی سنا گئی تھی۔

زین جو زری کا فون اس کو دینے آیا تھا وہاں اپنی تعریف میں استعمال کئے گئے الفاظ سن کر حیران ہو رہ گیا تھا۔

اس لڑکی کے خاموش ہوتے ہی زین نے اس کو مخاطب کیا اور فون پکڑایا جو اب ایک بار پھر سے بج اٹھا تھا۔

آپ۔۔۔!حیام کے ایک دم کہنے پر زری نے حیام کو حیرانی سے دیکھا کہ وہ اس انسان کو کیسے جانتی ہے؟

جی میں۔۔۔!۔

حیام کیا تم اس کو جانتی ہو۔۔۔؟زری کے لہجے میں حیرانی تھی۔

جس پر حیام نے سر ہلانے پر اتفاق کیا۔

میری دوست کا فون واپس کرنے کا شکریہ!اتنا کہتے ہی وہ زری کا ہاتھ تھامے وہاں سے جانے کے لیے بڑھی تو زین نے اسے پیچھے سے پکارا۔

بھابھی۔۔!اس کے بھابھی کہنے پر حیام ایک دم مڑ کر اس کو دیکھا اور ایک گھوری سے نوازا تھا۔

جس پر وہ گڑبڑا کر جلدی سے بولا میرا مطلب سسٹر۔۔۔!۔

کہیں ایسا نہ ہو وہ بھی اپنی دوست کی طرح اس کو اچھی خاصی سنا دے۔

اپنی دوست کو جا کر سب سے پہلے ٹھنڈا پانی پلائیں تاکہ کہیں غصے سے ان کا برین آؤٹ اف آڈر نہ ہو جائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زین کی بات سن کر زری نے اس کو ایک گھوری سے نوازا جبکہ ان دونوں کی حالت دیکھ کر زمل سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

اس سے پہلے کہ زری زین کو کچھ کہتی حیام نے اس کا بازو پکڑ کر اس کو روکا اور وہاں سے چلی گئی۔

دونوں کے دونوں دوست ہی پاگل ہیں۔۔! حیام کچھ دور آ کر بڑبڑائی تھی جبکہ زمل نے ان دونوں کی حالت کو دیکھتے ہوئے ایک جاندار قہقہہ لگایا تھا اور ہنستے ہوئے بولی

ہاں لگتا وہ دونوں ہی تم دونوں کے پیچھے بھی پاگل ہو جائیں گے۔ ھذ

زمل عارض اور زین دونوں کی آنکھوں میں حیام اور زری کے لیے ایک الگ ہی چمک دیکھ چکی تھی۔

زمل کی بات پر ان دونوں نے اس کو گھورا جیسے ابھی کچا کھا جائیں گی ۔

اچھا چھوڑو سب باتوں کو حیام تم یہ بتاؤ اس لڑکے کو کیسے جانتی ہو۔۔۔؟ زری کے سوال کرنے پر حیام نے اس کو اسے ساری کہانی سنا دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یار کہاں تھے۔۔۔؟ تم دونوں کب سے ڈھونڈ رہا ہوں۔

کچھ خاص نہیں بس ایک کام کر رہا تھا اس لیے دیر ہو گئی عارض مسکراتا بولا تھا۔

اور تم زین۔۔؟ تم کہاں تھے۔

Posted On Kitab Nagri

میں بھی یہی تھا بس رستے میں کسی سے ملاقات ہو گئی تھی تو وہاں رک گیا تھا۔

ان کے جوابات پر عالیان نے دونوں کو گھورا۔

اگر اپنے اپنے کاموں سے فرصت مل گئی ہو تو میری بھی بکواس سن لو عالیان کے لہجے سے غصہ صاف ظاہر تھا۔

جی جی۔۔ آپ بھی اپنی بکواس ارشاد فرمادیں زین کو زری کا کچھ دیر پہلے والا رویہ یاد آیا تھا جسے سوچ کر اس نے نفی میں سر ہلاتے اپنے آپ کو عالیان کی جانب متوجہ کیا تھا۔

سر فیاض کہہ رہے تھے جو بھی ٹیم ملی نغمے کا مقابلہ جیتے گی اس کے ساتھ آخر پر ہماری سپیشل پرفارمنس ہو گی۔

ہمیں ان کے نغمے کے مطابق دھن بجانی ہو گی۔

ہمم۔۔ ٹھیک ہے اس میں کون سا بڑا کام ہے کر لے گے یہ الفاظ زین کے تھے جو اپنے بالوں کو سیٹ کر رہا تھا جبکہ عارض عالیان کے ہاتھوں سے لسٹ لے کر دیکھنے لگ گیا کہ کس کس کی پرفارمنز ہیں اور ایک گروپ کے نام پڑھ کر اس کی نظر اسی پر ٹک گئی اور دل نے بے اختیار دعا کی تھی کہ وہ ٹیم جیت جائے اور اسی لمحے ایک خوبصورت مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا اور اس کے ساتھ کھڑا زین بھی کسی بات پر مسکرا رہا تھا عارض کے ہاتھ سے لسٹ لیتے ہوئے عالیان نے پہلے عارض اور پھر زین کو دیکھا اور پھر آنکھیں سکیڑ کر ان سے پوچھنے لگا اب کیا ہوا تم دونوں کو۔۔۔؟

کچھ نہیں یار چل پرفارمس کی تیاری کریں۔ اور تم بے شرم انسان کیوں مسکرا رہے ہو۔

وہ بس ایک حسین اتفاق ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا آپ کے ساتھ بھی حسین اتفاقات ہوتے ہیں۔

کیوں میں انسان نہیں ہو کیا۔۔۔؟

ویسے تم انسان کم اور بندر زیادہ لگتے ہو خیر چھوڑ آجا باقی کے کام دیکھیں۔

اس کے بعد وہ اپنے کاموں میں مصروف ہو گ ۓ۔

بیک سٹیج پر سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔

کوئی اپنا میک اپ ٹھیک کر رہا تھا تو کوئی اپنے بال بنا رہا تھا۔

ایسے میں عالیان پروفیسر احمد کو ڈھونڈ رہا تھا۔

پورے ہال میں ڈھونڈنے کے بعد جب عالیان ہال سے باہر نکلا تو اس کو سامنے کھڑی افشی نظر آئی کچھ سوچ کر عالیان اس کی جانب بڑھا۔

ایکسکیوز می۔

جی۔۔۔؟ افشاں نے عالیان کی جانب مڑتے ہوئے جواب دیا تھا۔

آپ میتھ ڈیپارٹمنٹ کی سٹوڈنٹ ہیں۔۔۔؟

جی۔۔۔ افشاں نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

ایکچولی مجھے پروفیسر احمد کا نمبر چاہیے تھا کیا آپ مجھے دے دیں گی؟

جی۔۔۔ کہتے ساتھ ہی افشی نے لاک کھولنے کے لیے اپنے فون کی سکرین ون کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسی لمحے عالیان کی نظر افشی کے فون کی جانب گئی تھی۔

اس نے حیرت سے پہلے افشاں کو دیکھا تھا اور پھر اس کے فون کو کچھ تھا اس فون میں جس نے عالیان کو چونکایا تھا۔

یہ لیں۔۔۔کیا آپ میری ان سے بات کرواسکتی ہیں۔۔۔؟

شیور۔۔۔!کہتے ساتھ ہی افشاں نے کال ملا کر فون عالیان کو پکڑادیا تھا۔

مگر اس کا دھیان پروفیسر کو جاتی کال پر نہیں تھا۔

وہ پیچھے کہیں بہت پیچھے کچھ الفاظ میں گم ہو گیا تھا۔

عالیان خود بھی کال کر سکتا تھا مگر وہ ایک بات کی تصدیق کرنا چاہتا تھا اور افشاں کا فون تھامتے ہی اس کو کوئی شبہ نہیں رہا تھا۔

اسی دوران میں پروفیسر احمد نے کال اٹھالی تھی۔

عالیان نے ان سے بات کر کے شکریہ کے ساتھ افشان کا فون اس کو واپس کر دیا تھا اور ہال کے اندر کی جانب بڑھ گیا۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا اور اس کے بعد نعت خواں نے اپنی خوبصورت آواز میں سب پر ایک الگ ہی سحر تاری کر دیا اور قومی ترانے کی ادائیگی کے بعد پرفارمنسز کا آغاز ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

سب سے پہلے تقریری مقابلے کا آغاز ہوا اور اس کے دوران مختلف ٹیبلوز ہوئے ابھی سٹیج پر آخری تقرر رد ا کی جاری تھی اس کے بعد ایک ٹیبلو تھا اور پھر ملی نغمے کا مقابلہ تھا۔ بیک سٹیج پر نغمے کے مقابلے والوں کی تیاری عروج پر تھی۔

آئے ایک نظر ان کے حالات پر ڈالتے ہیں جی ان خاتون کو تو آپ سب جانتے ہی ہیں ان کو مت بتایئے گا میں نے ان کو خاتون بولا ہے یہ نہ ہو ناول کے کردار سے باہر نکل کر میرا ہی سر پھاڑ دیں۔

جی تو یہ ہے آپ سب کی پیاری نور العین صاحبہ جو ہمیشہ کی طرح لڑنے میں مصروف ہیں۔

ان کا بس نہیں چل رہا ورنہ یہ اس انسان کا ہی سر پھاڑ دیں جس نے پرفارمنسز کی ترتیب بدل دی ہے دراصل ان کی فرفارمنس تیسرے نمبر پر تھی اور کسی نے اپنی خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی فرفارمنس کو پہلے نمبر پر کر دیا تھا۔

اب ان کو کون سمجھائے یہ ان کے ڈیپارٹمنٹ کے پروفیسر نے ہی کیا ہے اور ساتھ ہی دیکھتے ہیں جی جو میڈیم نور العین صاحبہ کو روکنے کی ناکام کوششیں کر رہی ہیں۔

وہ ہیں افشاں ندیم صاحبہ دیکھنے میں تو معصوم اور سیدھی سی بس ان کو کوئی غصہ نہ دلا دے ورنہ آپ سب تو زین العابدین کے حال سے واقف ہی ہوں گے جب انہوں نے ان کے پھولائے ہوئے غبارے پھاڑے تھے۔

چلیے وقت کم ہے آگے ملتے ہیں اوہو یہ بے چارا کون ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اوہ ہ ہ۔۔۔!سوری بیچاری۔۔!جس کی جوتی ٹوٹ گئی ہے۔

اوہ میرے خدایا یہ تو ہماری زری ہے۔جی۔۔جی۔۔زہرہ ناصر ہی ان کا اصل نام ہے زری تو حیام ان صاحبہ کو پیار سے کہتی ہیں۔

ابھی ان کے نام سے زیادہ بڑا مسئلہ ان کو در پیش ہے۔

ان کی جوتی ٹوٹ گئی ہے اور ان کی پرفارمنس بھی قریب ہے اور یہ زری کے پاس کون کھڑا ہے۔

اووو و۔۔۔! یہ تو زمل نور ہیں اور یہ انہوں نے اپنا سر تقریباً اپنے بیگ میں کیوں دیا ہوا ہے اور یہ کیا۔۔! انہوں نے اپنے بیگ سے کیا بر آمد کیا ہے۔

یہ تو ایلفی ہے۔اس سے یہ کیا کریں گی کہیں یہ نور کے منہ پر تو نہیں لپسٹک کے طور پر لگانے لگی۔۔۔

مگر پھر اس کی پرفارمنس۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔میں بھی کیا سوچ رہی ہوں۔

اوہ۔۔!یہ کیا وہ تو زری کا جوتا جوڑ رہی ہے۔ہاہاہاہا۔۔۔میں بھی نہ کچھ بھی سوچ لیتی ہوں۔

ارے سب نظر آگئے مگر حیام کہاں ہے آیئے ان کو مل کر ڈھونڈتے ہیں۔

آپ کو مل گئی یہ تو بہت اچھا ہوا مجھے محنت نہیں کرنی پڑی مگر حیام احمد کس سے بات کر رہی ہے اللہ اللہ۔۔۔یہ تو میتھ ڈیپارٹمنٹ کے پروفیسر حارث اور پروفیسر وقاص ہیں۔آئے ان کی گفتگو سنتے ہیں۔

سر ہماری پرفارمنس تیسرے نمبر پر تھی حیام کا لہجے میں فکر مندی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام بچے--! یہ ایچ-او-ڈی کا فیصلہ ہے-

حیام آپ لوگوں کی تیاری مکمل نہیں ہے کیا--؟ اب پروفیسر وقاص نے سوال کیا-

نہیں سر ایسی تو کوئی بات نہیں ہے بس---

حیام بیٹے--! آپ کی پرفارمنس ہے جلدی کروا بھی وہ بول ہی رہی تھی جب پروفیسر اقصٰی نے اسے آواز دی اور وہ دونوں پروفیسرز سے اجازت لیتی آگے بڑھ گئی-

سب سے پہلے وہ زری کے پاس آئی اور بولی یار جلدی کرو اور کتنا وقت لگے گا اس کو جوڑنے میں اس کو کہتے ساتھ ہی وہ نور اور افشی کی جانب بڑھی اور ان کو تیار رہنے کا بولا-

ہر گزرتے لمحے کے ساتھ ان سب کے دل کی دھڑکن بڑھ رہی تھی-

اناؤنسمنٹ سے پہلے وہ سب زمل کے پاس آئی اور اس سے گلے ملیں اور اس کو ان کی کامیابی کی دعا کرنے کا کہہ کر سٹیج کی جانب بڑھ گئی جہاں اب ان کا نام پکارا جا رہا تھا-

سب حاضرین نے ان کا پرجوش استقبال کیا تھا اور کچھ نے تو چیخ چیخ کر ان کا نام پکارا تھا-

اپنی اپنی جگہ سنبھالنے کے بعد انہوں نے نغمہ شروع کیا اور اس دوران پورے حال میں ان کی آواز کی گونج تھی جب ان کا نغمہ ختم ہوا تو سب نے ان کے لیے تالیاں بجائی بلکہ کچھ نے تو بہت ہی پرجوش ہوتے ہوئے باقاعدہ کھڑے ہو کر ان کے لیے تالیاں بجائی-

Posted On Kitab Nagri

اب ان چاروں کے چہروں پر صرف مسکراہٹ تھی اور بیک سٹیج پر جا کر وہ چاروں بچوں کی طرح زمل کے گلے لگی تھیں۔

زمل ان کو داد دینے لگ گئی کہ انہوں نے بہت اچھا پرفارم کیا تھا۔

اس پرفارمنس کی تیاری کے پیچھے جتنی ان کی محنت تھی اتنا ہی زمل کا بھی ہاتھ تھا یہ سب اس کی گائیڈینس کا ہی نتیجہ تھا جو انہوں نے اتنا اچھا پرفارم کیا تھا۔

اب باقی سب پرفارمنس ہو رہی تھی اور اب ان کا ارادہ باقی کے فنکشن کو دیکھنے کا تھا اس لیے وہ پانچوں بیک سٹیج اور ہال کے مشترکہ دروازے سے نکل کر ہال میں چلی گئی۔

جتنا جوش حاضرین کا پروگرام کے آغاز میں تھا وہی جوش ان کا آخر تک برقرار تھا اور اب باری تھی پروگرام کے نتیجے کی ججز میں سے ایک جج کو سٹیج پر دعوت دی گئی کہ وہ نتیجہ کا اعلان کریں اور یہ وہ گھڑی تھی جس کا سب کو بے صبری سے انتظار تھا۔

اس سے پہلے کہ جج رزلٹ اناؤنس کرتے انہوں نے اعلان کیا کہ جو بھی ٹیم جیتے گی اس کا نغمہ ہم دوبارہ سنیں گے اور ہال میں موجود حاضرین کو دیکھ کر یہی لگتا تھا کہ ان کے دلوں میں پاکستان کے لیے محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ۔

جج صاحب کی اس بات پر پورا ہال سیٹوں اور تالیوں کے شور سے گونج اٹھا۔

So, ladies and gentlemen are you ready for the results...?

Posted On Kitab Nagri

پوراہال

Yes…….

کی آواز سے گونج اٹھا۔اور مقابلے میں شامل سب طلباء کے دل ایک لمحے کو دھڑکنا بھول گئے تھے۔

So Third prize goes to… Maheen and team

سب نے بڑے جوش وخروش سے ان کی حوصلہ افزائی کی ۔

Now the turn of second prize…!

Second prize goes to Bilal and his team

پوراہال ایک بار پھر تالیوں سے گونج اٹھااور ان کو دعادی گئی اب باری ہے اس کی جس کا سب کو بے صبری سے انتظار ہے۔

تواپنے دل کو تھام لے اور وہاں موجود سب کے دلوں کی دھڑکن تھم گئی تھی۔

So the first prize goes to…..

جج صاحب نے ایک لمحے کاوقفہ ڈالا اور پورے ہال میں نظر گھمائی تھی۔

ان کے روکنے کے ساتھ ہی سب کی سانسیں بھی رکھ رہی تھی

This prize goes to……

Mis Zahra Nasir and her team

Posted On Kitab Nagri

پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا ہے سب حاضرین نے تالیوں کی گونج میں ان کا استقبال کیا تھا۔

ایک لمحے کو ان چاروں کو اپنے کانوں پر یقین نہ ہوا کہ انہوں نے یہ انعام حاصل کیا ہے اور اسی عالم میں انہوں نے سب حاضرین کی داد وصول کی۔

اب ڈراموں اور مختلف دوسرے سیکشن کے رزلٹ بیان کیے جا رہے تھے جب وہ چاروں جب بیک سٹیج گئیں تو ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی خوشی سے جھومتے ایک دوسرے کو گلے لگاتی وہ بہت سی نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی تھیں۔

سب لوگوں کی خوشی دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

ان کے ساتھ کوئی اور بھی ان کی خوشی میں اتنا ہی خوش تھا اور تب ہی سٹیج پر آواز گونجی اور وہ سب مسکراتے ہوئے سٹیج پر جانے کے لیے خود کو تیار کیے کھڑی ہوئی۔

So, ladies and gentlemen in a big hand welcome Miss Zahra and team and also Mr. Zain and team for today's special performance

ایک بار پھر ان کا بڑے جوش سے سٹیج پر استقبال کیا گیا۔

پورے ہال میں ایک دم اندھیرا چھا گیا تھا۔ اسی کے ساتھ وہ چاروں ایک سیدھ میں اپنے مائیک تھامے سٹیج پر چلتی آ رہی تھی۔ جبکہ وہ تینوں ان کے پیچھے اپنے اپنے انسٹرومنٹس تھامے آ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

سب سے پہلے سٹیج پر لائیٹ اون ہوئی اور حیام کا چہرہ نمودار ہوا جو اپنی آواز سے ہی دھن گنگنا رہی تھی ساتھ ہی ایک اور لائیٹ اون ہوئی جس میں عارض چلتا تھوڑا آگے آیا اور وہ گٹار پر دھن بجا رہا تھا۔

یہ وطن تمہارا ہے تم ہو پاسباں اس کے

یہ چمن تمہارا ہے تم ہو نغمہ خواں اس کے

اس چمن کے پھولوں پر رنگ و آب تم سے ہے

اس زمیں کا ہر ذرہ آفتاب تم سے ہے

ایک اور لائیٹ اون ہوئی تو افشاں نور اور عالیان کا چہرہ نمودار ہوا۔

یہ فضا تمہاری ہے بحر و بر تمہارے ہیں

کہکشاں کے یہ جالے رہ گزر تمہارے ہیں

یہ وطن تمہارا ہے تم ہو پاسباں اس کے کے

اس زمیں کی مٹی میں خون ہے شہیدوں کا

ارض پاک مرکز ہے قوم کی امیدوں کا

ایک اور لائیٹ اون ہوئی تھی جس میں زین اور زری کا چہرہ نمودار ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نظم وضبط کو اپنا اپنا میر کارواں جانو

وقت کے اندھیروں میں اپنا آپ پہچانو

یہ وطن تمہارا ہے تم ہو پاسباں اس کے

یہ چمن تمہارا ہے تم ہو نغمہ خواں اس کے

پورے ہال میں ان کی آواز اور دھن گونج رہی تھی۔

ان کی سحر انگیز آواز اور خوبصورت دھن کے ختم ہوتے ہی سب لوگ ٹرانس کی سی کیفیت سے باہر نکلے تھے۔پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔

ان ساتوں کو کھڑے ہو کر سب نے داد پیش کی گئی بیک سٹیج پر آتے ہی ان سب نے اپنے فروفیسرز اور پروگرام کے آرگنائزر سے بھی داد وصول کی تھی۔

پروگرام کے بعد نور زری افشی اور زمل تصاویر لینے میں مصروف تھی جبکہ کی حیام ان سب کا سامان سمیٹ رہی تھی اور ان سب کو اچھی خاصی سنا بھی رہی تھی۔

جب اس کو پیچھے سے کسی نے پکارا۔

حیام احمد۔۔۔!ایک لمحے کو اس کے کام کرتے ہاتھ رکے اور پھر خود پر قابو پاتے پیچھے مڑی اس کو اب کوئی شک نہیں رہا تھا اس کو رکہ یہ آواز اسی انسان نے دی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

آپ۔۔۔!وہ اپنے اوپر قابو پاتی اس سے مخاطب ہوئی۔

جی۔۔۔!میں اس سے پہلے حیام اس کو کچھ کہتی وہ جلدی سے بولا کونگریجو لیشن آج آپ کی ٹیم نے ون کیا اور ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔

حیام نے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو اگنور کیا اور مڑ کر ان سب کے بیگز اٹھانے لگی۔

جزاک اللہ۔۔۔۔ آپ کو بھی مبارک ہو آپ کی ٹیم بھی جیتی ہے اور عارض کے ایک طرف سے ہو کر آگے کی جانب بڑھ گئی جبکہ عارض چہرے پر سنجیدگی لیے اس کو جاتے دیکھ رہا تھا۔

کچھ دور جا کر حیام رکی اور مڑ کر پیچھے دیکھا۔

سنیں۔۔۔!۔

جی۔۔۔عارض نے اپنا رخ اس کی جانب بولا تھا۔

آئندہ اپنے ہاتھوں کو خود تک ہی محدود رکھیے گا کاٹ دار لہجے میں کہتی وہ وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ عارض اس کی پشت کو دیکھتا رہا تھا۔

حیام کے اوجھل ہونے کے بعد ایک گہری مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا۔

وہ زیر لب بڑبڑایا تھا۔

Glowing one in trillions

Posted On Kitab Nagri

وہ واقعی لاکھوں میں ایک تھی سب لڑکیوں سے مختلف اگر عارض نے اس کے لیے ان القابات کا استعمال کیا تھا تو وہ غلط نہیں تھا۔

اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ عالیان اور زین کی جانب بڑھ گیا۔

آج کا دن سب کے لئے بہت ہی تھکا دینے والا ثابت ہوا تھا۔

حیام زمل اور افشاں گھر جانے کے لئے اپنی یونیورسٹی بس میں بیٹھی باتوں میں مصروف تھی جب ایک دم زمل بولی۔

شکر ہے حیام تم سیڑھیوں سے نہیں گری۔

اس لڑکے نے تمہیں بچالیا ورنہ تمہاری ایک آدھ ہڈی ٹوٹ جاتی۔

افشاں نے حیرت سے حیام کو دیکھا اس سے آگے زمل کچھ بولتی حیام جلدی سے بول پڑی ارے یار۔۔۔!

وہی فائنل یہ والا لڑکا مجھ سے ٹکرایا تھا اور میں سیڑھیوں سے گرنے لگی تھی مگر اس کی مہربانی اس نے بچالیا۔

خیر اس کی چھوڑیں زمل یہ تو ویسے بھی گرتی پڑتی رہتی ہے کوئی نئی بات نہیں ہے۔

ہاں مگر اس لڑکے کا پھر اس کی مدد کرنا نئی بات ہے افشی نے ساتھ ہی اپنی بتیسی کی نمائش کی تھی۔

افشی تم جانتی ہو اور کیا ہوا۔۔۔؟ حیام تو بچ گئی مگر زری۔۔۔

زری کو کیا ہوا۔۔؟ افشی فکرمندی بولی۔

اس کو کچھ نہیں ہوا مگر اس کے چکر میں کوئی اور گر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا۔۔۔!کون گر گیا۔۔۔؟اور کیسے گر گیا۔۔۔؟

اس سے زیادہ چوٹ تو نہیں لگی۔۔؟افشی نے ایک ہی سانس میں کتنے ہی سوال کر ڈالے۔

لڑکی سانس تو لے لو اور اس کو ابھی تک کچھ نہیں ہوا مگر عنقریب کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔

زمل یار۔۔۔!کیا کہہ رہی ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا آپ کس کی بات کر رہی ہیں۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی بول رہی ہے کوئی بھی نہیں گرا زری کی وجہ سے اور زمل مجھے کچھ آئڈیا دیں میری ایک دوست کی سالگرہ آرہی ہے اور میں اس کو تحفے میں کیا دوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا حیام نے بات بدلی تھی۔

اب زمل ان کو مختلف مشورہ دے رہی تھی۔

ان کی دوستی ایسی ہی تھی جب بھی بولنا شروع کرتی چپ ہی نہ ہوتی۔

ان کے جاتے ہی ڈرائیور اور باقی سب شکرانے کے دو بول ادا کرتے ہیں کہ اب سکون سے سفر کریں گے۔

اسلام علیکم۔۔۔!ماما کیسی ہیں آپ۔۔۔؟وہ ان کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولی تھی۔

میں بالکل ٹھیک ہوں میری گڑیا کیسی ہے؟

میں بھی بالکل ٹھیک ہوں بس بہت تھک گئی ہوں اور آپ کو پتا ہے ہم پر فرسٹ پرائزون کیا ہے۔

حیام کی اس بات پر وہ اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے بولی ماشاءاللہ۔۔۔!۔

اللہ میرے بچے کو اور کامیابی عطا فرمائے آمین۔

Posted On Kitab Nagri

چائے پیو گی حیام۔۔!۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

جی مما۔۔۔!بلکہ میں ہی چائے بناتی ہوں آپ آرام کریں۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے بیٹا مگر پہلے فریش ہو جاؤ۔

جی مما۔۔! کہتے ساتھ ہی وہ اپنے کمرے کی جانب بھاگی۔

اللہ میری بچی کو بری نظر سے بچائے۔ آمین۔

پندرہ منٹ بعد جب حیام فریش ہو کر اور چائے بنا کر لاونج میں آئی تو اس کی مما کسی سے بات کرنے میں مصروف تھیں جب دوسری طرف سے اچانک فون بند ہو گیا تھا۔

مما کس کا فون تھا۔۔۔حیام نے ان سے سوال کیا تھا۔

حیام تمہاری خالہ کا تھا بیٹا۔۔۔ایمان بیگم نے اسے بتایا تھا۔

کون سی خالہ کا۔۔۔؟ حیام نے ایک بار پھر سوال کیا تھا۔

رانم آپی کا۔ حیام نے سر اٹھا کر ان کو دیکھا تھا آنکھوں میں بہت سے سوال تھے۔

کیا کہہ رہیں تھیں۔۔۔؟ سب ٹھیک ہے ناں۔۔۔؟

ہاں بیٹا سب ٹھیک ہے مگر کچھ کہہ رہی تھی پھر اچانک فون بند گیا۔

میرے فون کی چارجنگ ختم ہو گئی ہے۔

اوہو۔۔۔ آپ میرے فون سے کر لیں اس نے اپنا فون ان کو تھمایا اور ان سے ان کا فون لے کر چارجنگ پر لگایا اور پھر اپنی چائے لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اس کا ارادہ کچھ دیر آرام کرنے کا تھا مگر نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی آج کی عارض سے ہونے والی ملاقات کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

اس کے دل نے بے اختیار عارض سے نہ ملنے کی خواہش کی تھی۔

وہ اس کی نظروں میں چھپی اپنے لئے محبت جانے لگی تھی ۔

یہ آگاہی اس کے لیے موت تھی اور وہ بے خبر ہی رہنا چاہتی تھی وہ عارض کو اس راہ کا مسافر نہیں بنانا چاہتی تھی جس راہ پر وہ خود کسی اور کے لیے چل رہی تھی۔

اپنی سوچوں میں گم وہ کب سو گئی اس کو معلوم ہی نہ ہوا۔

حیام کی یہ دعا اس کی قسمت میں کیا رنگ لائے گی یہ بات خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔

وہ اپنے لئے کافی بنانے کے لیے کچن میں گیا تھا۔

عارض چولھے کے سامنے کھڑا اپنی سوچوں میں گم تھا۔

آگ کی حدت بھی اس پر کچھ اثر نہیں کر رہی تھی وہ اسی طرح وہاں کھڑا تھا ایک آگ اس کے دل کو بھی تو جھلسا رہی تھی۔

اس سے ملنے کی۔۔!۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اس کو دیکھنے کی۔۔!۔

اسے بات کرنے کی۔۔!۔

جو چاہتے ہوئے بھی نہیں بجھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بہت بری طرح الجھا ہوا تھا۔

یہاں کیا کر رہے ہو عارض۔۔۔!اس کو اس طرح اپنی سوچوں میں گم پا کر رانم صاحبہ نے اس کو مخاطب کیا تھا۔اپنی مما کی آواز پر وہ ہوش میں آیا تھا۔

کچھ نہیں مما بس کافی بنانے آیا تھا۔

اچھا تم ایسا کرو اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔میں تمہارے لئے بنا کر لاتی ہوں۔

وہ انکے کہتے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا۔

شام کے وقت حیام آرام کرنے کے بعد اپنے کمرے سے باہر آئی تو لاونج میں بیٹھی اپنی مما کے پاس آگئی۔

مما آپ یہاں کیوں بیٹھی ہیں اور خالہ جان کیا کہہ رہی تھی۔

کچھ نہیں بیٹا بس۔۔وقاص کی شادی ہے تو اسی کا بتا رہی تھی۔

کب ہے۔۔۔ مما وہ بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے بولی تھی۔

دو ماہ بعد۔۔۔اوہ گریٹ موم!وقاص بھائی کی شادی ہے۔

کتنے عرصے بعد کسی کی شادی آئی ہے میں تو خوب انجوائے کروگی۔

اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے میرا بچہ آجاؤ اب رات کے کھانے کی تیاری کرتے ہیں تمہارے بابا اور بھائی بھی آنے والے ہوں گے۔

اوکے۔۔۔ مگر کھانا میں بناؤ گی۔

ٹھیک ہے آجاؤ ۔

اس کے بعد ان کی مدد کروانے کچن میں چلی گئی۔

اس بات سے انجان تھی کہ اس شادی سے پہلے اس کی زندگی میں کیا تبدیلیاں آنے والی ہیں ابھی کئی موڑ آنے والے ہیں۔

حیام کی خوشی اس کی باتوں سے جھلک رہی تھی جب وہ زمل اور افشی کو بتا رہی تھی کہ وہ کتنی خوش ہے اپنے کزن کی شادی پر جانے کے لئے ۔

یہ تو بتاؤ یار شادی کس کی ہے۔۔؟ مزدلفہ اپنے کانوں میں ہینڈ فری لگائیے ان سب سے بے نیاز گانے سننے میں مصروف تھی ۔

اس پر وہ اچھلتی ہوئی بولی خالہ کے بیٹے کی ہے۔

آج یہ اپنے اندر کون سے سپرینگ لگا کر آئی ہے؟ جو یوں اچھلی جا رہی ہے۔۔۔ موزی اسے گھورتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

محترمہ کے کزن کی شادی ہے اور اس پر پھولے نہیں سما رہیں۔۔۔حیام نے افشی کی بات پر اس کو گھورا اور برا سامنہ بنالیا۔

یار۔۔!کزن کی شادی پر اس کا یہ حال ہے پتہ نہیں پھر اپنی پر کیا کرے گی اور اس بات پر حیام کے چہرے کے تاثرات بدلنے کے ساتھ بے شمار رنگ بکھرے تھے۔

اوہو۔۔۔بچی شرما گئی۔

زمل کچھ بھی۔۔حیام اس کو ڈپٹتے ہوئے سیدھی ہوئی اور پھر سے باتوں میں مصروف ہو گئی۔

ان کی دوستی ایسی تھی دو منٹ کی ناراضگی ہوتی تھی اور پھر ویسے ہی ایک دوسرے کے ساتھ ہو جاتی تھی۔

وہ سب یونیورسٹی کے قریب ہی تھیں جب حیام فون بجا اس پر کسی کا میسج آیا تھا۔

میسج پڑھ کر اس نے اوکے کا رپلائی دیا اور پھر سے ان سب کی طرف متوجہ ہو گئی ۔

اس کو خود نہیں معلوم تھا کہ اس کو اصل خوشی کس بات کی تھی کزن کی شادی کی یا اس انسان سے ملنے کی۔۔۔؟

اسلام علیکم بھائیوں۔۔۔!۔

ستمبر کا تیسرا ہفتہ تھا جب وہ تینوں کنٹین میں بیٹھے اپنی باتوں میں مصروف تھے اور آہل کی آواز پر چونکے تھے۔

آہل کے سلام کا جواب دیتے ہوئے زین اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور اسے گلے لگایا۔

Posted On Kitab Nagri

آہل تو اپنے دوست کی شادی پر کراچی گیا تھا یا اپنی پر جو اتنا وقت لگا کر آیا ہے۔

تمھیں پتا ہے مجھے لگ رہا تھا کہ ان دو ہفتوں میں تم نے میری یاد میں کتنے ہی آنسو بہائے ہوں گے۔

میرے بغیر تمھیں میرے نام کے دورے پڑنے لگ گئے ہوں گے۔

زین اپنی دھن میں بولی جا رہا تھا جبکہ عالیان اور عارض دونوں ہی دانت نکالتے ان دونوں کی گفتگو کے مزے لے رہے تھے۔

ایسا کچھ لگ نہیں رہا کہ ان میں سے کچھ بھی ہوا ہوگا بلکہ تم کھا کھا کر موٹا ہو کر آئے ہو۔ پھر اس کے پیٹ میں مکا مارتے ہوئے بولا تھا۔

اوئے۔۔۔! تم نے کہیں نئی بھابھی تو نہیں ڈھونڈ لی پھر ساتھ ہی مصنوعی آنسو صاف کرتے بولا اب میری معصوم بہن کا کیا ہوگا۔

زین کی اوور ایکٹنگ دیکھ کر آہل اس کو مکا مارتا بولا بکواس نہ کیا کر زین۔

ایک تو میں اتنے دنوں بعد آیا ہوں اور آتے ہی تم نے اپنی عدالت سجالی ہے۔

زین کا ڈرامہ ختم ہونے کے بعد عارض اور عالیان دونوں نے اٹھ کر اسے گلے لگایا اور اس کا حال احوال پوچھا۔

وہ سب باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مجھے تم تینوں سے ایک بات کرنی تھی بلکہ اس میں تم سب کی مدد بھی چاہیئے تھی کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد آہل بولا۔

تم حکم کرو۔۔!باقی کام ہم دیکھ لیں گے کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے۔۔؟

عالیان کی بات پر آہل اس کے سر پر چپت رسید کرتا بولا پہلے سن تو لے کمینے۔۔!۔

ہاں ہاں بول اور دیکھ یار زبان سے بات کیا کر ہاتھ نہ استعمال کیا کر۔

اچھا سنو ڈیڑھ ماہ بعد تم سب کی بہن کی سالگرہ ہے اور اس کو شادی کی پیشکش کرنا چاہتا ہے۔

اس بارے میں تم سب اپنی اپنی رائے دو کیا کرنا چاہیے۔

بھائی سب سے پہلے تم ان کے لیے ایک انگوٹھی خرید اور پھر ان کو پیشکش کر۔

امید ہے وہ انکار نہیں کریں گیں یہ مشورہ عالیان کی جانب سے آیا تھا۔

اور ہاں اگر انکار کر دے نہ اس صورت میں ایک گن اپنے پاس رکھ لینا پھر ان سے گن پوائنٹ پر ہاں کروا لیں گے اور اگر پھر بھی چانس ہو کہ وہ نہیں مانے گی تو ایک کلوروفارم لگا رومال پاس رکھ لینا۔

وہ سونگھا دیں گے اور جب تک وہ مان نہیں جائیں گی تب تک انہیں نہیں چھوڑیں گے۔

یہ مشورہ زین کا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور تم دونوں۔۔۔وہ اپنا رخ عالیان اور عارض کی جانب کر کے بولا تم دونوں بھی گن اور رومال لے کر آنا وقت کا کچھ پتا نہیں ہوتا بھابھی کی دوستوں نے راستے میں دیوار بننے کی کوشش کی تو ان مدر ٹریساؤں سے بھی تو دو دو ہاتھ کرنے پڑے گے ناں۔

زین کی ان سب باتوں پر عارض اور عالیان کے ہنسی روکنے کے چکر میں چہرے سرخ ہو گئے تھے جبکہ آہل کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ زین کی کھوپڑی میں ہی وہ گولیاں اتار دے۔

زین تم پہلے یہ بتاو کہ ہم نے بھابھی کو شادی کے لیے راضی کرنا ہے یا ان کو اغواہ کرنا ہے۔۔۔؟

اگر ضرورت پڑی تو وہ بھی کر لیں گے جبکہ اس کی بات پر آہل کا دماغ ہی گھوم گیا۔

زین تم بچو مجھ سے ساتھ ہی آہل نے اپنی شرٹ کے بازو تھوڑے اونچے کئے تھے۔

آہل پہلے اپنے اور اس کے گھر والوں سے بات کر لو یہ نہ ہو کہ بعد میں کوئی مسئلہ ہو۔عارض نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے ایک مشورہ دیا تھا۔

کراچی جانے سے پہلے میں سب سے بات کر کے گیا تھا۔

اب بس تم لوگوں کی بہن پلس ہونے والی بھابھی سے بات کرنا باقی ہے۔

ارے واہ بھائی تم نے تو سارا انتظام کیا ہے یہ آواز زین کی تھی بس میں کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا۔

جب وہ ساری باتیں کر کے فارغ ہوئے تو زین کی زبان میں ایک بار پھر کھجلی ہوئی۔بھائی تیرے لیے ایک سپرائزر بھی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

کیا۔۔؟

زین کی بات پر آہل اس کو بغور دیکھتے ہوئے بولا۔

تم سدھر گئے ویسے تم سدھرنے والی چیز نہیں ہو۔عالیان اور عارض کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

آہل کی بات پر وہ منہ بناتا عارض کی طرف اشارہ کرتا بولا اس کے بارے میں ہے جبکہ پانی پیتے عارض کا ہاتھ رکا۔

ایک لمحے کو اس کا دھیان حیام کی طرف گیا تھا کہ کہیں اس پاگل کو اس کے بارے میں کچھ علم تو نہیں ہو گیا پھر اپنی سوچ کو جھٹکتا پھر سے پانی پینے میں مصروف ہو گیا۔

اس نے تیرے جانے کے بعد ہم سب کے لیے ایک عدد بھابھی ڈھونڈلی ہے۔

اس بات پر عارض کے منہ سے فوارے کی صورت میں پانی نکلااور سامنے بیٹھے زین کی ساری شرٹ کو بھگو گیا جبکہ آہل حیرانی سے کبھی عارض کو تو کبھی زین کو دیکھ رہا تھا۔

کون ہے وہ۔۔۔؟

کوئی نہیں آہل ایسے ہی بکواس کر رہا ہے یہ عارض اپنا منہ صاف کرتے فوراً بولا تھا ساتھ ہی زین کو نظروں سے ہی چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

میں بتاتا ہوں آہل اور عارض زین کو ایسے مت گھورو۔

تمھاری جونیئر ہے وہ۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اتنی بات سن کر آہل تجسس کے مارے آگے ہو کر بیٹھا اور مزید سوالات کرنے لگ گیا۔

نام کیا ہے اس کا۔۔۔؟

حیام۔۔اس ساری گفتگو میں عارض پہلی بار بولا تھا۔

عارض۔۔۔! آہل کو جھٹکا ہی تو لگا تھ وہ بے یقینی سے عارض کو دیکھ رہا تھا۔

اب میری کیا غلطی اگر وہ اچھی لگنے لگ گئی ہے۔

And she is too different from others.

Yes she is...!

عارض کے کہنے پر آہل بولا تھا۔

آہل کچھ تو بات ہو گی اس لڑکی میں جو عارض احمد کو وہ اچھی لگی ہے۔

تم جانتے ہے یہ شخص لڑکیوں سے دور بھاگتا ہے اور اب اگر اسے کوئی لڑکی اچھی لگی ہے تو وہ بھی وہ لڑکی جو اس سے دور بھاگتی ہے ساتھ ہی زین نے ایک قہقہہ لگایا۔

تم لوگ یہ مت بھولو اس وقت جس لڑکی کے بارے میں بات کر رہے ہو وہ میری بہن ہے اور میں تم لوگوں کے دانت بھی تور سکتا ہوں اور تم کمینے انسان تجھے میری معصوم بہن ہی ملی تھی بس۔

اتنی بھی معصوم نہیں ہے۔ یہ الفاظ عارض صرف دل میں ہی بول پایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ساتھ ہی چودہ اگست والا واقعہ یاد کر کے مسکرا دیا جبکہ آہل نے عارض کے مسکرانے پر سامنے میز پر پڑی فائل اٹھا کر اس کو ماری۔

جس پر وہ سر مسلتا اپنا بیگ کندھے پر ڈال کر جانے کے لیے اٹھا۔

عارض اگر تمھاری وجہ سے میری بہن کو کوئی بھی تکلیف پہنچی میں تمہارے ساتھ بہت برا پیش آؤں گا۔

اچھا اپنی بہن کے پیارے بھائی۔۔۔عارض نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو خم کیا تھا۔

وہ ابھی یونیورسٹی میں داخل ہوئی تھی جب حیام کا فون بجا۔

اس نے کال اٹھا کر سلام کیا اور دوسری طرف سے جواب موصول ہوتے ہی بولی۔

جی بھائی۔۔۔!ہم بس آ ہی رہے ہیں۔

اس کے بعد افشی اور حیام وہاں سے غائب ہو گئی۔

بیس منٹ بعد جب وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف جا رہی تھی تو ان کو رستے میں زری ملی۔

یار زری کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟

کہیں نہیں بس تم میرے ساتھ چلو۔

حیام نے اپنی چیزیں افشی کو دی اور زری کے ساتھ چل دی۔

Posted On Kitab Nagri

یار بتادو ہم کہاں جارہے ہیں۔۔۔؟

بزنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف اس نے غصے سے جواب دیا۔

کیا۔۔۔؟زری نے کھاجانے والی نظروں سے حیام کو دیکھا۔

میرامطلب کیوں۔۔۔؟اس نے سنبھلتے ہوئے بولا۔

ایسا کیا ہو گیا ہے جو آج ان لوگوں کی شامت آنے والی ہے۔

تم چلو میں بتاتی ہوں۔۔

نہ جانے کیوں حیام کے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔

وہ تو اس انسان کی صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی اب اس کے بزنس بلاک میں جارہی تھی۔

وہاں پہنچ کر زری نے جونیئرز کی کلاس کا پوچھا اور غصے میں ان کی کلاس کی طرف چل دی۔

دراصل عدیل کے پاس اس کے نوٹس جو کہ ایک ہفتہ پہلے پروفیسر عمر نے اس کو دو دن کے لیے دیے تھے اور واپس کرنے کا کہا تھا مگر اس نے ابھی تک واپس نہیں کیے تھے۔

اس کی کلاس میں پہنچ کر اس نے عدیل کے بارے میں پوچھا اور اس کے اندر غصے کی ایک شدید لہر اٹھی تھی جب اسے پتہ چلا کہ وہ تین دن سے چھٹیوں پر ہے۔

زری غصے سے بھری اس کو صلواتیں سناتی آگے چل رہی تھی جبکہ حیام سر جھکائے اس کے پیچھے پیچھے آرہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت زری کا کسی سے تصادم ہوا جس کی وجہ سے وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی اور اپنا غصہ سامنے والے پر اتارنے لگی۔

زین جو کہ اپنی ہی دھن میں کال پر بات کرتے آرہا تھا ایک دم کسی کے ٹکرانے پر پیچھے ہوا۔

اس کے چہرے پر غصے کے آثار نمایاں ہو جاتے اگر وہ اپنے سامنے موجود انسان کو نہ دیکھتا۔

اب اس کے چہرے پر غصے کی جگہ مسکراہٹ تھی اور وہ اس لڑکی کی ہر بات خاموشی سے سن رہا تھا۔

کسی کی ایک نہ سننے والا ہر وقت لڑنے مرنے کو تیار رہنے والا زری کے معاملے میں بہت ہی عاجز تھا ہمیشہ جھک جایا کرتا تھا۔

وہ سانولی رنگت والی لڑکی اپنے حسن میں کمال تھی اور اپنی سادگی سے زین کے دل میں گھر کر رہی تھی۔

جس گھڑی تم سے بات ہوتی ہے

وہی گھڑی میری کائنات ہوتی ہے

حیام زری کو بار بار وہاں سے چلنے کا کہہ رہی تھی مگر وہ تو جیسے اپنا سارا غصہ اسی شخص پر اتارنے پر بضد تھی۔

کچھ ہی فاصلے پر کھڑا عارض بھی یہ سب دیکھ رہا تھا۔

جو اپنی کتابیں لینے کلاس میں گیا تھا اور اب لے کر ابھی باہر آیا تھا۔

اچھی خاصی باتیں سنانے کے بعد زری جب خاموش ہوئی تو اس کو احساس ہوا کہ اس نے زین کو کچھ زیادہ ہی سنا دی ہے اور آفرین ہے اس پر جو اس نے ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زری کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس سے بات کیسے کرے کیونکہ اس کا ادارہ بالکل بھی باتیں سنانے کا نہیں تھا اس نے صرف غصے میں ہونے کی وجہ سے۔۔۔ ابھی زری الفاظ ڈھونڈ ہی رہی تھی کچھ بولنے کو جب عارض ان کے قریب آیا اور سلام کیا۔

ان سب نے اس کے سلام کا جواب دیا۔

کیا ہوا ہے آپ اس پر اتنا غصہ کیوں کر رہی ہیں۔۔۔؟

زین کیا تم نے ان کے ساتھ کون سی شرارت کی ہے جو یہ تم پر اس طرح غصہ ہو رہی ہیں۔۔۔؟

بھائی میں معصوم کسی کو کچھ کہہ سکتا ہوں کیا۔۔۔؟

اور رہی بات ان کی تو میں نے ان کو کچھ نہیں کہا ان سے ٹکرانا ہی غلطی تھی بس۔

غصہ تو ان کو پہلے ہی کسی پر تھا جو انہوں نے پچھلی بار کی طرح اس بار بھی مجھ پر نکالا ہے۔

اس لیے ان کو کچھ ٹھنڈا کھانے کی ضرورت ہے تا کہ ان کا غصہ کم ہو جائے۔

ویسے مجھے لگتا ہے یہ ہر وقت ہی غصے میں رہتی ہیں۔

زین زری کی جانب رخ کرتے بولا مس غصہ صحت کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے اس لیے کم کیا کریں اور آئیں میں آپ کو کچھ ٹھنڈا کھلاتا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض تو بس اس کی بات پر ہی بے ہوش ہونے کو تھا کہ زین اور اتنے معصوم اور شریفانہ انداز میں ایک لڑکی سے بات کر رہا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنی جیب سے کوئی چیز نہ لینے والا اور دوسروں کی چیزیں چھین کر کھانے والا آج ایک لڑکی کو کچھ ٹھنڈا کھلانے کی بات کر رہا تھا۔

عارض تو حیرت سے اسی کو ہی تکے جا رہا تھا۔

وہ عارض کی حیرت کی وجہ سمجھ گیا تھا۔ اسی لیے اس کے پیٹ میں مکا مارتے ہوئے بولا۔

بس کر یار منہ تو بند کر لے یہ میں ہی ہوں۔ جبکہ اس کا عارض کی حالت پر قہقہہ لگانے کا دل کر رہا تھا۔

آپ میرے ساتھ چلیں میں آپ کو کچھ کھلاتا ہوں اور مس مجھے آپ کا ایک نقصان بھی پورا کرنا ہے۔

ان کے منع کرنے کے باوجود دونوں کو زین کی بات ماننا ہی پڑی کیوں کہ ان کے سامنے بھی دنیا کا سب سے ڈھیٹ انسان زین العابدین موجود تھا۔

چلیں۔۔ زین ان دونوں کو آگے چلنے کا اشارہ کر کے ان کے پیچھے چلنے لگا جبکہ عارض وہیں کھڑا ابھی تک زین کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

عارض کو ساتھ نہ پا کر زین نے مڑ کر دیکھا۔

بھائی تمھارا جانے کا ارادہ نہیں ہے کیا۔۔؟ سوچ لے ایک بار میں ہی جاؤں۔

اس کی آخری بات کا اشارہ حیام کی طرف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین کے اتنا کہنے پر عارض بھاگ کر اس کے سر پر پہنچا اور اس کی کمر پر ایک مکا رسید کیا اور اس حرکت پر وہ دونوں ہی مسکرا دیئے۔

ایک تو پتا نہیں حیام اور زری کہاں رہ گئی ہیں۔

دس منٹ کا کہہ کر گئی تھیں اور اب آدھے گھنٹا ہونے والا ہے ان کا کچھ پتہ نہیں۔

نور کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا اور بول رہی تھی پتہ نہیں یہ دونوں لڑکیاں کیا کرتی رہتی ہیں۔

حد ہو گئی ہے ویسے آنے دو ان دونوں کو اچھی طرح بتاؤں گی۔

اچھا تم میرے ساتھ آؤ ایک کام ہے ان دونوں کو چھوڑ دو جب آئیں گیں تو ہمیں کال کر لیں گی۔

تب تک ہم اپنا کام کر لیں گے اور پھر کچھ کھانے کے لیے چلیں گے۔

نور کے بگڑے ہوئے موڈ کو دیکھ کر افشی نے اس کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی اس کے بعد وہ دونوں ہی اٹھ کر لائبریری کی جانب بڑھ گئیں تھیں۔

لائبریری جا کر نور ایک ٹیبل پر بیٹھ کر ناول پڑھنے میں مصروف ہو گئی جبکہ افشاں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی بکس کی جانب بڑھ گئی۔

افشی ایک ایک کتاب نکال کر اپنا مطلوبہ ٹاپک ڈھونڈ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس دوران افشاں کو محسوس ہو رہا تھا کوئی اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے ہے مگر جب بھی وہ نظر گھوما کر دیکھتی اسے کوئی بھی نظر نہیں آتا تھا ایسا اس کے ساتھ پہلی بار نہیں ہوا تھا۔

کچھ دیر خاموشی سے افشاں کام کرتی رہی مگر جب کسی کی چھپی نگاہیں اپنے اوپر شدت سے محسوس کرنے لگی تو سب کتابیں واپس رکھتی نور کے قریب پہنچی۔

چلو نور گراؤنڈ میں جا کر کچھ دیر بیٹھتے ہیں۔

ٹوپکس مل گئے تمھیں۔۔۔؟ نور نے ناول پڑھتے مصروف سے انداز میں پوچھا تھا۔

نہیں میں کل دیکھ لوں گی۔۔۔ چلو اٹھو چلیں۔

افشی کچھ دیر یہیں بیٹھ جاؤ پھر چلتے ہیں۔

جو مرضی کرو میں جا رہی ہوں کہتے ساتھ ہی افشاں لائبریری سے باہر نکل گئی تھی اور نور العین اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

کیا ہو گیا ہے افشی۔۔۔؟ نور پھولے سانس کے ساتھ اس کے قدم سے قدم ملا کر بولی۔

کچھ نہیں۔۔۔!۔

بتاؤ یار کیا ہوا ہے۔۔۔؟

کچھ نہیں بس وہاں گھبراہٹ ہو رہی تھی۔

اچھا کوئی بات نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دور جا کر نور اور افشی ایک بنچ پر بیٹھ گئی۔

نور زرہ حیام کو کال کرو کتنی دیر میں آ رہی ہیں وہ دونوں۔

اچھا۔۔! کہتے ساتھ ہی نور نے پہلے حیام کو اور پھر زری کو کال ملائی مگر دونوں نے ہی اس کی کال نہیں اٹھائی تھی۔

ان دونوں کی اس حرکت پر افشاں کو الگ غصہ آیا تھا۔

ابھی وہ کیفے کے قریب پہنچے ہی تھے جب زین زری سے بات کرنے لے لیے اس کے ہم قدم ہوا تھا اور ان کو بات کرتا دیکھ حیام نے اپنے قدم آہستہ کر لیے تھے۔

اپنے فون پر مصروف عارض نے جب یہ دیکھا تو وہ اپنا فون بند کرتا دو قدم میں ہی حیام کے قریب پہنچا اور تھوڑا جھک کر حیام کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولا

کیا خیال ہے آج کا دن کافی پینے کے لئے موضوع ہے۔

عارض کی اس قدر قریب سے آواز سن کر حیام نروس ہو گی اور جی بول کر تیز رفتاری سے آگے بڑھ گئی۔

اس کے اس طرح نروس ہو کر کہنے پر عارض مسکرایا تھا۔

وہ سب لوگ ایک ہی ٹیبل کے گرد بیٹھے تھے جب زین بولا زہرہ آپ کے لیے سپیشل آئسکریم تاکہ آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے اور میری بھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

حیام آپ کیالیں گی۔

ہمارے لیے کافی۔۔۔اس سے پہلے کہ حیام کچھ کہتی عارض بول پڑا۔

زین اپنی اور زری کی آئسکریم لے کر دو ہی منٹ میں واپس آیا تھا مگر حیام اور عارض کی کافی آنے میں ابھی وقت تھا۔

وہ سب باتوں میں مصروف تھے ۔

اسی دوران زین اور زری آئسکریم کھا چکے تھے۔

کیا میں آپ کو زہرہ کہہ کر بولا سکتا ہوں؟

جی۔۔!زری نے مختصر جواب دیا۔

زہرہ میں اس دن کے لیے معذرت کرتا ہوں میری وجہ سے آپ کی گلاسز ٹوٹ گئی تھی۔

وہ سب میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔

اِٹس اوکے۔۔۔

کیا آپ نے مجھے معاف کر دیا؟

جی یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے جو میں آپ کو معاف نہ کروں ۔

اچھا اگر آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے تو مجھے آپ کا نقصان پورا کرنے دیں تاکہ مجھے یقین ہو جائے آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

اس کا مطلب آپ نے مجھے اپنی زبان سے تو معاف کر دیا ہے مگر دل سے نہیں کیا۔

ایسی بات نہیں ہے زین۔

تو ٹھیک ہے پھر چلیں۔

اتنا کہہ کر کھڑا ہو گیا اور زری کو نہ چاہتے ہوئے بھی ساتھ جانے کے لیے کھڑا ہونا پڑا۔

عارض اپنی کافی جا کر خود ہی لے آنا اور حیام امید کرتا ہوں میرا دوست آپ کو بور نہیں کرے گا پھر زین حیام اور عارض کو کچھ دیر میں آنے کا کہہ کر وہاں سے زری کو لے کر چلا گیا۔

زین زری کے ساتھ کچھ وقت اکیلے گزارنا چاہتا تھا اور اسی لیے اس نے نقصان پورا کرنے کا بہانہ بنا کر وہاں سے جانا مناسب سمجھا اور عارض وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ اس کو کچھ وقت حیام کے ساتھ مل جائے مگر وہ خاموش رہا کیونکہ ایک طرف دوست تھا اور دوسری طرف وہ لڑکی جو اس کے دل میں گھر کر رہی تھی۔

زین اور زری کے وہاں سے جاتے ہیں اس کو اپنی خواہش پوری ہوتی نظر آئی تو عارض نے بھی زین کو نہ روکا۔

ان دونوں کے جاتے ہی عارض کافی لینے چلا گیا اور پانچ منٹ بعد جب واپس آیا تو ایک کپ حیام کے سامنے رکھا اور ایک خود اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

بلیک جینز کے اوپر مہرون گیر دار فراک پہنے اور ہم رنگ حجاب لیے وہ سادگی میں بھی بہت حسین لگ رہی تھی جبکہ عارض نے بھی بلیک جینز کے اوپر مہرون کلر کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ ایک اتفاق ہی تھا۔

دور سے دیکھنے میں وہ ایک کپل معلوم ہوتے تھے۔

کافی کے دوران عارض حیام سے کچھ سوالات کر رہا تھا جس کا وہ انتہائی مختصر سر جھکائے جوابات دے رہی تھی۔

تمھاری سادگی میں بھی کیا کمال ہے

کھچا چلا آتا ہوں تمھاری اس ادا پر بھی

کافی کب کی ختم ہو چکی تھی۔

ان کو وہاں بیٹھے تقریبا آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا اور حیام دل ہی دل میں زری کے جلدی واپس آجانے کی دعائیں کر رہی تھی اور بار بار اپنے فون کی جانب دیکھتی تو کبھی ادھر ادھر ۔

کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں حیام؟

جی۔

وہ بس زری۔۔۔ آپ فکر مت کریں وہ جلدی آجائے گی۔

مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔ حیام سر جھکائے بول رہی تھی۔

جی بولیں میں سن رہا ہوں عارض ٹیبل پر اپنے دونوں بازو ٹکائے آگے ہو کر بیٹھا تھا۔

وہ۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی بولیں۔

حیام کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنی بات شروع کیسے کرے کیونکہ وہ جتنا اس شخص سے بچنا چاہتی تھی وہ اتنا ہی اس سے جاملتی تھی۔

وہ میں نہیں چاہتی کہ۔۔۔حیام ایک بار پھر خاموش ہوئی تھی۔

کیا ہوا حیام آپ کیا نہیں چاہتی۔۔۔؟

آپ جو بھی کہنا چاہتی ہیں بلا جھجک کہیں۔

عارض۔۔۔!۔

جی۔۔۔ کیا بات ہے حیام ابھی عارض حیام سے یہ پوچھ ہی رہا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔

عارض نے جیسے ہی مڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا وہاں آہل اور زمل کھڑے تھے۔

ان دونوں کو دیکھ کر وہ تھوڑا پیچھے ہو کر بیٹھا اور خاموش ہو گیا۔

اور کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟ یہ آواز سن کر حیام جو کب سے سر جھکا کر بیٹھی تھی چونکی گئی۔

اس وقت حیام نے شرمندگی کے باعث سر اور جھکا لیا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام زری نور اور افشی کہاں ہیں۔۔۔؟رہی سہی ہمت زمل کی آواز پر ختم ہو گئی اور زور سے اپنی آنکھیں بند کر لی۔ مگر دوسرے ہی لمحے حیام نے آنکھیں کھول کر حیرت سے سر اٹھایا اور آہل اور زمل کو دیکھنے لگی کہ وہ عارض کو کیسے جانتے ہیں۔

زمل حیام کی آنکھوں میں گردش کرتا سوال جان گئی تھی۔

ہم نے ایک سمسٹر ساتھ پڑھا ہے اور آہل اور عارض بہت ہی اچھے دوست ہیں ساتھ ہی حیام کے ساتھ موجود خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔

حیام نے اپنی اٹکی ہوئی سانسیں بحال کی۔

عارض آپ یہاں میری دوست کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟

زمل نے آنکھیں چھوٹی کر کے عارض کو دیکھ کر سوال کیا۔

اس سے پہلے عارض کوئی جواب دیتا حیام بولی زمل وہ ہم زین اور زری کا ویٹ کر رہے تھے۔

اس دن زین کی وجہ سے زری کی گلاسز ٹوٹ گئی تھی نہ تو وہ دونوں وہی گئے ہیں۔

ایک سانس میں ہی حیام نے اپنی بات مکمل کر دی۔ جبکہ عارض اس کی تیزی پر مسکرا دیا تھا۔

اوہ اچھا صحیح۔۔۔!۔

عارض ابھی فارغ ہو مطلب اس کے بعد کوئی لیکچر تو نہیں تمھارا۔

نہیں کیوں کیا ہوا۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

چلو پھر کوئی اچھا سا گانا ہی سنا دو ۔

آہل گیٹار نہیں ہے اور تم جانتے ہو کہ میں گیٹار کے بغیر نہیں گاتا۔عارض نے اسے ٹالنا چاہا تھا۔

دو منٹ رکو میں آیا۔

آہل کا انداز ایسا تھا کہ وہ آج اس سے گانا سن کے ہی رہے گا۔

پانچ منٹ بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں گیٹار تھا نہ جانے وہ کہاں سے ڈھونڈ لایا تھا۔

ایک بار نہیں رو کا اس کمینے انسان نے اتنا ترسا ہوا تھا بھابھی سے بات کرنے کے لیے کہ دوست کو بھی بھول گیا۔

اس کو تو میں جا کر پوچھو گا دل ہی دل میں زین عارض کو ڈھیروں سنا رہا تھا۔

زین اور کتنا ٹائم لگے گا زری کی آواز پر وہ واپس ہوش میں آیا تھا۔

کچھ وقت اور بس دس منٹ میں وہ دونوں اپنی مطلوبہ جگہ پہنچ چکے تھے۔

دو کان کا دروازہ دھکیل کر وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو زین نے دکاندار کو فریمز دیکھانے کا بولا۔

زین کی بات پر سر ہلاتے دکاندار ان دونوں کے سامنے مختلف قسم کے فریمز رکھ رہا تھا۔

زہرہ دیکھو کون سا فریم اچھا ہے۔

زری مختلف فریمز اٹھا کر دیکھ رہی تھی کبھی کسی فریم کو لگاتی تو کبھی کسی کو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بعض دفعہ زین کو پکار کر اس کی رائے لیتی کہ کون سا اچھا لگ رہا ہے۔

مگر اس کے سامنے کھڑا زین چہرے کے عجیب زاویے بنا کر کوئی نہ کوئی خرابی نکال کر ان کو رد کر دیتا کیونکہ زین کو اچھا لگ رہا تھا بار بار زری کا اس کو پکار کر اس کی رائے مانگنا مگر زہرہ تو جیسے جلد از جلد وہاں سے جانا چاہتی تھی۔

زری نے کافی سارے فریمز دیکھے تھے وہ سب ایک سے بڑھ کر ایک تھے مگر زین کو کوئی پسند ہی نہیں آ رہا تھا۔

حقیقت اس کے برعکس تھی زین کو وہ ہر فریم میں ہی بہت پیاری اور کیوٹ لگ رہی تھی مگر بات وقت کی تھی۔

وہ زری کے ساتھ کچھ وقت اور گزارنا چاہتا تھا۔

وہ چاہتا تھا کہ وقت رک جائے مگر وقت کو روکنا کس کے بس میں ہے۔

اسی لیے وہ ہر فریم کو ہی رد کئے جا رہا تھا تاکہ وہ زری کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزار سکے۔

زین کے ہر خوبصورت فریم کو رد کرنے کے بعد عاجز آ کر زری بولی مجھے یہ والا اچھا لگا ہے۔

اس سے پہلے زین پھر سے انکار کرتا ہے وہ بولی یہ والا مجھ پر اچھا بھی بہت لگ رہا ہے اس لیے یہ سب سے بیسٹ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

زری کی بات پر کوئی بھی ردعمل ظاہر کیے بغیر وہ اس کو خاموشی سے دیکھتا رہا اور پھر دو قدم اس کے قریب آ کر بولا چیزوں کی اہمیت ان سے نہیں لوگوں سے ہوتی ہے۔

زین کی اس بات پر زہرہ بے یقینی سے اس کو دیکھنے لگی اور پھر نظریں پھیر گئی۔

زین نے اس کی اس حرکت کو غور سے دیکھا تھا۔

بھائی اس کو پیک کر دو زین وہ فریم دکاندار کی جانب بڑا کر بولا۔

پھر پانچ منٹ میں وہ دونوں یونیورسٹی جانے کے لیے گاڑی میں موجود تھے۔

اب یہ بتاؤ کہ گانا کون سا گاؤ---؟ گیٹار تھامتے عارض نے آہل سے پوچھا۔

بھائی آپ کی مرضی ہے جو مرضی گالیں آج کا دن آپ کا ہوا ہماری مرضی کا پھر کبھی۔

زمل کی بات پر عارض مسکرایا اور بولا اچھا تو سنیں پھر---

ویسے گانے سے پہلے آپ کو ایک بات بتا دو

This is the most played song in my playlist nowadays

کہتے ساتھ ہی اس نے گانے کی دھن بجانی شروع کی۔

تو ہی یہ مجھ کو بتا دے چاہوں میں یا نہ

Posted On Kitab Nagri

اپنے تو دل کا بتا دے چاہوں میں یا نہ

اتنا بتا دوں تجھ کو کہ چاہت پہ اپنی مجھ کو

یوں تو نہیں اختیار پھر بھی یہ سوچا دل نے

اب جو لگا ہوں ملنے پوچھو تمھیں ایک بار اووو

عارض نے ایک نظر اٹھا کر حیام کی جانب دیکھا تھا۔ جیسے ہی ان دونوں کی نظریں ٹکرائی تھی۔

حیام نے فوراً اپنی نگاہیں پھیر لی تھی۔

توہی یہ مجھ کو بتا دے چاہوں میں یا نہ

اپنے تو دل کا بتا دے چاہوں میں یا نہ

ایسی کبھی پہلے ہوئی نہ تھی خواہشیں

کسی سے بھی ملنے کی نہ کی تھی کوششیں

گانے کے بولوں سے ایسے لگ رہا تھا کہ وہ حیام کے سامنے صاف صاف اپنی محبت کا اظہار کر رہا ہے۔

کیونکہ جس شدت اور دل سے وہ گا رہا تھا حیام کو یہ گانا نہیں اس کے دل کے الفاظ ہی لگ رہے تھے۔

الجھن میری سلجھا دے چاہوں میں یا نہ

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں آنکھوں میں یہ جتادے چاہوں میں یانہ

تو ہی یہ مجھ کو بتادے چاہوں میں یانہ

اپنے تو دل کا بتادے چاہوں میں یانہ

گانا ختم کر کے گٹار ایک جانب رکھتے ہوئے ایک نظر پھر اس نے حیام کی جانب دیکھا تھا۔

جس کا چہرہ کوئی تاثر نہیں دے رہا تھا مگر آنکھوں میں ایک سرد پن تھا۔

عارض کے دیکھتے ہی اس نے اپنا بیگ اٹھا کر اپنی گود میں رکھا اور کافی کی ادائیگی کے لیے رقم نکالی اور میز پر پٹکنے کے انداز میں رکھی۔

زمل اگر زری آئے تو اس کو بول دینا کہ میں یہاں سے چلی گئی تھی۔

مگر حیام۔۔ مسٹر عارض یہ دو کپ کافی کی ادائیگی ہے۔

حیام زمل کی بات کاٹ کر بولی تھی۔

And now it's on you that you will accept my apology and thank you or not

Allah Hafiz!

ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتی اپنا بیگ کندھے پر ڈالتی حیام وہاں سے چلی گئی تھی۔

حیام میری بات سنو زمل نے اس کو پیچھے سے روکنے کی کوشش کی مگر وہ جانتی تھی کہ وہ نہیں رکے گی۔ جبکہ عارض کو حیران سا حیام کی پشت کو ہی دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زمل وہ ---یہ ---

عارض کو سمجھ ہی نہیں آرہی تھی وہ حیام کے اس رد عمل پر کیا بات کرے وہ ابھی تک بے یقین تھا۔

عارض بھائی کیا ضرورت تھی اس کے سامنے ابھی اتنا صاف اظہار کرنے کی۔

نجانے اب وہ کیا کرے گی زمل نے پریشانی سے اپنا ماتھا مسلا تھا۔

مگر زمل یہ بس ایک گانا تھا۔

عارض بھائی وہ غصے میں یہاں سے گئی ہے آپ میری بات سمجھ رہے ہیں۔

میں جا کر اس سے بات کرتا ہوں کی یہ صرف ایک گانا تھا۔

اب حیام کو کوئی اس وقت تک نہیں ڈھونڈ سکتا جب تک وہ نہیں چاہے گی۔

تو آپ اس کو کال کریں۔

وہ کال بھی نہیں اٹھائے گی۔

بلکہ آپ خود ہی دیکھ لیں ساتھ ہی زمل نے اپنے بیگ سے فون نکال کر حیام کو کال ملائی اور اپنا فون سپیکر پر کر دیا۔

The number you have dialed is not answering at the moment please try later.

زمل نے فون کاٹا تھا دیکھ لیا آپ نے۔

Posted On Kitab Nagri

زمل ایک بار اور کوشش کرلیں۔ آہل تم ملاؤ اس کا نمبر۔

جب آہل نے حیام کو کال کی تو پھر اس نے کال نہیں اٹھائی تھی۔

تم پریشان مت ہو وہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گی تھوڑی جنونی طبیعت کی ہے کسی بھی بات پر باز دفعہ ایسے ہی ری ایکٹ کرتی ہے۔

You know what….? she will not talk to us or even with no one and she will not say anything to you or me or any other. She only hurts herself.

زمل نے ایک ایک لفظ دبے دبے غصے میں کہا تھا۔

عارض ابھی تک حیام کے ردعمل پر ہی حیران تھا کہ اس کے اظہار پر اتنا برا ریکشن دے گی۔

عارض پر دبا دبا غصہ کر کے زمل حیام کے پیچھے گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ کلاس میں نہیں جائے گی اور نہ ہی نور اور افشی کے پاس مگر اس وقت وہ اس کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔

حیام کی چال میں اتنی تیزی تھی کہ وہ زمل کو کہیں نظر نہیں آئی۔

زمل نے ایک بار پھر حیام کو کال کی مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

آہل یہ سب کیا۔۔۔؟

فکر مت کرو عارض کل تک سب ٹھیک ہو جائے گا۔

تمھارا کوئی لیکچر ہے۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔۔۔!۔

پھر تم گھر چلے جاؤ۔

مگر آہل۔

اگر مگر کچھ نہیں یہ لڑکیاں بس تھوڑی جنونی ہے تم ان کی فکر مت کرو۔

ساتھ ہی آہل نے افسوس سے سر ہلایا تھا پھر اٹھ کر اپنے ڈیپارٹمنٹ کی جانب بڑھ گیا تھا جبکہ عارض وہی بیٹھے سب کے بارے سوچنے لگ گیا۔

چند منٹوں بعد زین کو میسج کیا کہ وہ گھر جا رہا ہے اور بیگ اٹھا کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔

زمل نے افشی کو کال کر کے حیام کا پوچھا مگر ان کو بھی معلوم نہیں تھا اور اس کی امید کے مطابق وہ ان کے پاس نہیں گئی تھی۔

افشی کے پوچھنے پر زمل نے اس کو ساری بات بتا دی جس کو سن کر وہ بھی پریشان ہو گئی تھی۔

زمل کی کال بند ہوتے ہی نور اور افشی بھی اس کو کال کی مگر حیام نے ایک کال کا بھی جواب نہیں دیا۔

اس وقت حیام دنیا سے بے نیاز اپنے رب سے مخاطب تھی اور خدا سے اپنے لیے اس شخص کو مانگ رہی تھی جس سے وہ محبت کرتی تھی۔

اس کی چاہت نے حیام کے دل کے دروازے سب کے لئے بند کر دیے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

یا اللہ میں نے ایک جگہ پڑھا تھا تعلق کی کتاب میں اگر وفاداری نہ ہو تو جدائی ہی اس کا آخری ورق ہوتا ہے اور میں نے تو اس سے اتنے سال وفاداری کی ہے۔

اس شخص کے سوا کسی اور کو اپنے دل میں جگہ نہیں دی۔

یا اللہ میری محبت کو ارض والے نہیں سمجھ سکتے مگر تو سمجھ سکتا ہے۔

یا اللہ میری مدد فرما مجھے میری محبت سے نواز دے۔

حیام کو وہاں بیٹھے کتنا ہی وقت گزر گیا تھا مگر اسے اس بات کا اندازہ نہ ہوا۔

وہ روئی نہیں تھی وہ اداس تھی اور خدا سے بات کر رہی تھی ۔

اللہ کی یاد دل کو سکون بخش دیتی ہے اور اب وہ بھی سکون میں تھی۔

خود کے بکھرتے دل کو سمیٹ کر جب حیام جانے کے لیے اٹھی تو اس نے اپنا فون آن کیا۔

جس پر پچاس مسڈ کالز تھی۔

زمل افشاں نور زہرہ اور مزدلفہ سب کی لاتعداد کالز تھی۔

اس نے جیسے ہی ان کو کال کرنا چاہی اسی وقت اسے افشی کی کال موصول ہوئی۔

حیام نے فون ریسیو کر کے جیسے ہی کان سے لگایا تھا دوسری جانب سے افشاں کی غصے بھری آواز ابھری۔

کہاں ہو تم کون سے کونے میں جا کر مری ہوئی ہو کب سے ڈھونڈ رہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارا فون کیوں بند تھا۔۔۔؟ اگر فون کو بند ہی رکھنا ہوتا ہے تو اس کو اپنے پاس رکھنے کی بجائے کسی کچرے میں پھینک دو۔ایک ہی سانس میں افشی نے کتنے ہی سوال کر دیے تھے اور اس کو اچھا خاصی سنا بھی دی تھی۔

تم لوگ کہاں ہو میں آتی ہوں۔حیام کے اس قدر سکون سے پوچھنے پر افشی نے اپنے دانت پیسے تھے۔

افشاں کا جواب سن کر حیام نے فون کاٹ دیا تھا۔

حیام کے انداز میں تھکن واضح تھی اس کو کوئی دیکھتا تو یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ کچھ دیر پہلے والی ہی حیام تھی ۔

بعض دفعہ محبت کا سفر بھی انسان کی تھکان کا باعث بنتا ہے خاص کر جب طرفہ محبت۔۔۔

حیام ایسی ہی تھی کسی بھی بات پر پریشان ہوتی تو خود کو سب سے دور کر لینے والی۔۔۔کسی سے بات نہ کرنے والی۔۔۔

خاموش رہ کر خود کو تکلیف دینے والی۔۔۔

حیام کی اس عادت پر ان سب کو بہت غصہ آتا تھا مگر اس پر کسی بھی بات کا اثر نہ ہوتے دیکھ وہ سب خاموش ہو جاتی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عارض کو حیام کا آج کا رویہ سمجھ نہیں آیا تھا۔اس نے واقعی اس گانے کے ذریعے سے اپنے دل کا حال حیام پر عیاں کیا تھا مگر اس نے حیام کے رد عمل کو اپنے اظہار پر اس کا ری ایکشن سمجھا تھا۔

اسی لئے نظر انداز کر گیا مگر زمل کے الفاظ نے اس کو الجھایا تھا اس کے کانوں میں آواز گونج رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

she will not talk to us or even with no one and she will not say anything to you or me or any other. She only hurts herself.

اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

وہ اس سے محبت کرتا تھا۔اس کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔

وہ حیام سے پاکیزہ محبت کرتا تھا مگر وہ اس کی محبت کو سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔

اس کے دل کی خواہش تھی کہ حیام کے دل میں بھی عارض کے لیے وہی محبت ہو جو وہ اس سے کرتا ہے۔

اس وقت عارض احمد اس بات سے بے خبر تھا کہ اس کی زندگی ابھی اس کو ایک نئے موڑ پر لا کھڑا کرے گی۔

اس کی زندگی میں کچھ پرانے رشتوں نے ابھی شامل ہونا تھا اور کچھ نے اس کا ساتھ چھوڑ دینا تھا۔

اپنی سوچوں کو جھٹکتا وہ واشروم میں چلا گیا اور جب فریش ہو کر نکلا تو اپنے بالوں کو تولیے سے صاف کرتے ہوئے اپنے ہی دھیان میں گانا گاتے حیام کے ساتھ گزرے ہوئے ہر لمحے کو یاد کرنے لگا۔

My heart keep remembering your words,

You don't know how much it torments me

I am about to get mesmerised in your eyes

I am about to get lost in your talks

You are my only life there is a story of US

Posted On Kitab Nagri

My Be Loved this heart and life of mine is yours now

My world is only because of you

You are my only support do a favour for me

Pure happiness in my each and every moment

You are my only life there is a story of US

I won't be able to start talking with your mention

Without your moon my night will be incomplete

Your Lambent fragrance

Now my breaths Searches day and night

I will not be able to live if I lost you

I will surely die without you

You are my life There is a story of us

(Translation of Ik Kahani Song)

وہ اپنی ہی دھن میں گاتا جارہا تھا جب اپنی پشت سے آتی آواز پر چونکا۔

Is everything right tiger?

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بھائی۔۔۔؟وہ فوراًاس جانب کسی چھوٹے بچے کی طرح بھاگا تھااور جا کر اپنے بھائی کے گلے ملا تھا۔

What a pleasant surprise!

آپ کب آئے۔۔۔؟

بس ابھی کچھ دیر پہلے ہی آیا تھا مگر میرے ٹائیگر کے آواز نے اپنے کمرے تک جاتے میرے قدموں کو روک دیا۔

ویسے مما نے بتایا تھا کہ تم یونیورسٹی گئے ہو۔

جی بھائی بس ابھی آیا ہوں۔

گڈ اچھا یہ تو بتاؤ آج اتنا مگن ہو کر کس کے لیے گایا جا رہا تھا کہ بھائی کے آنے کی بھی خبر نہ ہوئی۔

کہیں۔۔۔

Ahhhh.....! For no one bro! I was only testing my voice.

شرارت بھرے لہجے میں جواب دیا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Seriously tiger I smell the fragrance of love from you!

Ooo come on bro!

عارض نے افسوس سے ناں میں سر ہلایا تھا

Posted On Kitab Nagri

I think you are suffering from the flu and it really affects your sense of smell

عارض کی بات پر دونوں نے قہقہہ لگایا تھا۔

But it seems true Tiger!

عارض کے بھائی نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا۔

Then You will be the first man who comes to know about this!

عارض نے فوراً جواب دیا تھا۔

میں انتظار کروں گا کہتے ساتھ ہی وہ جانے کے لیے پلٹا۔

وقاص بھائی۔۔۔!عارض کے پکارتے ہی وقاص نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا۔

آپ کی شادی میں آپی آرہی ہیں ناں۔۔۔؟

عارض کی آنکھوں میں اس وقت ایک چمک تھی اپنی بہن کے لیے۔

جی بالکل عارض کا گال تھپتھپا کر وقاص اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

Hurrah! We will enjoy it a lot bro....! Sure tiger!

جب حیام ان سب کے پاس پہنچی تو وہ بہت ہی تھکی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بس ایک ضروری کام تھا اس میں مصروف تھی اس سے پہلے کہ وہ سب کچھ پوچھتی حیام فوراً بولی۔

ہمم جانتے ہیں کتنا ضروری کام تھا۔

وہ چاروں حیام کے چہرے پر مسکراہٹ کے پیچھے کی تھکن پہچان سکتی تھی تھی۔ ان کے گلے سے لگ کر حیام کمزور پڑ رہی تھی اور وہ جانتی تھی اگر وہ کمزور پڑ جائے گی تو وہ سب اس کو اپنے گھیرے میں لے کر سمیٹ لیں گی۔

بے شک ایک اچھا اور سچا دوست جب آپ کو گلے لگاتا ہے تو آپ کے سب دکھ درد خود میں سمیٹ لیتا ہے۔

حیام ان سب کو خود کی وجہ سے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

زمل ان سب کو پہلے ہی حیام کے ایسا کرنے کی وجہ بتا چکی تھی۔

وہ سب جانتی تھی کہ اب حیام کے دماغ میں اس وقت کیا چل رہا ہو گا وہ کس بارے میں سوچ رہی ہو گی۔

حیام کی حالت دیکھتے ہوئے افشی بولی حیام تم کب تک اپنی بے نام محبت کو نبھاؤ گی؟

میری محبت بے نام نہیں ہے وہ تھکن ذدہ لہجے میں بولی۔

اگر محبت ہو تو کوئی شخص بارہ سال دور نہیں رہتا زمل بولی تھی۔

میں رہ تو ہی ہوں۔۔۔

ختم کر دوں اس بے نام رشتے کو۔۔۔اب کی بار زری بولی تھی۔

آسان نہیں ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم کیوں خود کو اس کے لیے مار رہی ہو جس کو تمھاری پرواہ بھی نہیں ہے نور نرم تاثر لیے اسے دیکھ رہی تھی ۔

تو مرنے دو۔۔۔

اور بھی تو لوگ ہیں اس دنیا میں۔۔۔؟ ایک بار پھر افشاں بولی تھی۔

مگر میری دنیا وہی ہے۔۔۔

لڑکی کیا تم اپنے حواسوں میں تو ہو زری نے فکر مندی سے پوچھا۔

میں اپنے ہوش میں نہیں ہوں وہ ہر وقت میرے حواسوں پر سوار رہتا ہے۔

آج وہ واقعی انہیں حیام نہیں لگ رہی تھی ۔

وہ کوئی چھوٹا سا بچہ لگ رہی تھی جو اپنی ماں سے بچھڑنے کے بعد رو رو کر تھک گیا ہو۔

اس کے بعد ان چاروں نے اس سے کوئی سوال نہیں کیا تھا بلکہ گھر تک کا سفر خاموشی سے طے ہوا تھا ۔

Kitab Nagri

کچھ ہی گھنٹوں نے حیام کی زندگی بدل دی تھی وہ بہت بیمار معلوم ہوتی تھی۔

www.kitabnagri.com

گھر جا کر بھی وہ اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی اور نہ جانے کب نیند نے اس کو اپنی آغوش میں لے لیا تھا۔

عشاء کے وقت جب حیام اٹھی تو اس کا پورا جسم بخار میں جھلس رہا تھا حیام کے لئے اپنے بستر سے اٹھنا بھی مشکل ہو رہا تھا مگر ہمت کر کے وہ اٹھی وضو کیا اور نماز ادا کرنے لگی نماز پڑھنے کے بعد اس کے دل میں ایک سکون سا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نماز کے بعد وہ ایک بار پھر اپنے بیڈ پر جا بیٹھی تھی ۔

اس کے سر میں درد کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔

اسی لمحے دروازہ ناک ہوا حیام نے اسی تھکان زدہ آواز میں اندر آنے کی اجازت دی۔

دروازہ کھلا تو سامنے اس کا چھوٹا بھائی موجود تھا اپنی بہن کی ایسی حالت دیکھ کر ایک منٹ کے لئے رکا پھر گہرا سانس لیتا ہوا اس کے پاس آیا تھا۔

آپی یار کیا حالت بنائی ہوئی ہے اپنی کیا ہوا ہے۔۔۔؟ کسی نے کچھ بولا ہے آپ کو۔۔۔؟

اس کی فکر مندی دیکھ کر حیام سے مسکرائی اور نرمی سے اس کے گال کھینچتے ہوئے بولی نہیں میرے پیارے بھائی مجھے کچھ نہیں ہوا بالکل ٹھیک ہوں۔

وہ اپنے گالوں پر حیام کے ہاتھوں کی گرمائش کو محسوس کر چکا تھا اور اب فکر مندی سے اس کا ماتھا چھو رہا تھا جو کہ بخار کی وجہ سے بہت گرم ہوا تھا۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا دروازہ ایک دم کھلا۔

کسی کی اتنی بے باکی پر ہارون نے مڑ کر دیکھا جبکہ حیام نے کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔

وہ جانتی تھی یہ کام ایک ہی انسان کر سکتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

رانم صاحبہ وحید صاحب عارض اور وقاص اس وقت چائے پی رہے تھے جب وحید صاحب نے اپنی ایک بزنس میٹنگ کے بارے میں بتایا۔

وہ وقاص کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتے تھے مگر یہ میٹنگ بھی بہت اہم تھا جس پر وہ اداس سے نظر آرہے تھے کیونکہ ان کا بیٹا کچھ عرصہ کے لئے بس امریکہ سے آیا تھا۔

بابا آپ اب بوڑھے ہو گئے ہیں میٹنگ میں کچھ بھول گئے تو ہماری کمپنی کا نقصان ہو جائے گا ناں۔

ایسا کرتے ہیں آپ کی جگہ میں اس میٹنگ میں چلا جاؤں گا۔

وہاب اینڈ سنز کو عارض احمد کا کوئی تو فائدہ ہوں۔

وہ ان کی گردن میں اپنا بازو ڈالتے دوستانہ انداز میں بولا تھا۔

وہ پہلے بھی دو تین بار ان کی میٹنگز سنبھال چکا تھا اور وحید صاحب کو اپنے چھوٹے بیٹے پر فخر بھی تھا اور جس کمپنی کو وہ اس وقت سنبھال رہے تھے وہی تو اس کا اکلوتا مالک تھا۔

اس لیے انہوں نے عارض جانے کی اجازت دے دی۔

وہ ان کی جگہ چلا جائے مگر اس بار اس کے جانے کی ایک اور وجہ بھی تھی اور وہ حیام کے سامنے نہیں جانا چاہتا تھا۔

وہ اس کو کچھ وقت دینا چاہتا تھا تاکہ وہ خود کو سنبھال لے۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کی دو دن بعد کی فلائٹ تھی اور وہ ایک ہفتے کے لیے سب سے دور جا رہا تھا مگر اس کی زندگی کا یہ سفر اور اس کے لئے نئے امتحان لانے والا تھا اور اس کی زندگی میں بہت کچھ تبدیل ہونے والا تھا۔

جب وحید صاحب اور رانم صاحبہ کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد اپنے کمرے میں چلے گئے تو عارض اٹھ کر وقاص کے ساتھ جا بیٹھا۔

بھائی آپ بھابھی کے گھر جائیں گے یاں نہیں عارض کے لہجے میں شرارت تھی۔

ویسے تمھاری بھابھی تو کہتی میں اس کے جلاد دیور کو نہیں سنبھال پاتا معلوم نہیں کمپنی کو کیسے سنبھالتا ہوں گا۔

بھائی میرے خیال سے آپ کو مجھے سنبھالنے کی بجائے بھابھی اور کمپنی پر دھیان دینا چاہیے آپ کی شادی بہت قریب ہے۔

مجھے سنبھالنے کے لیے ابھی مما بابا ہیں۔۔۔

تمھیں سنبھالنے والا کوئی اور بھی ہے۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا خیال ہے عارض دونوں بھائی ایک ساتھ ہی مما بابا کا کام ناں آسان کر دیں۔

بھائی۔۔۔! ابھی میں چھوٹا سا ہوں پڑھائی بھی پوری نہیں ہوئی میری۔

جی جی سب جانتا ہوں میں۔

بھائی۔۔۔! اچھا میں جا رہا ہوں میرا یونیورسٹی کا کام بھی بہت ہے۔

پھر مجھے میٹنگ کے لیے بھی جانا ہے۔اس کی تیاری بھی کرنی ہے میں چلتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

سیڑھیاں چڑھتے عارض کچھ سوچ کر رکا اور واپس مڑا۔

بھائی آپی کہاں ہے۔۔۔؟

ابھی تک وہ آئی کیوں نہیں ۔

ہاں وہ ابھی نانا جان کی طرف ہے کل آئیں گئیں وہ۔

Its not fair broo!

بیٹا جی یہ چوز بھی آپ نے ہی کیا ہے۔ چلیں کوئی نہیں عارض منہ بناتا بولا تھا۔

جب سے افشاں یونیورسٹی سے آئی تھی اسے حیام کی فکر ہو رہی تھی وہ جانتی تھی کہ حیام ٹھیک نہیں ہے ۔
اس نے حیام کو لاتعداد کال کی تھی مگر حیام نے ایک بھی رسیو نہیں کی تھی۔ پہلے وہ اس کو حیام کی ناراضگی سمجھتی رہی مگر پھر اسے پریشانی ہونے لگی۔

تقریباً پچاس کے قریب کال کے بعد آخر کار اس نے حیام کے گھر جانے کا ارادہ کیا اور کسی بھی چیز کی پرواہ کیے بغیر اس کے گھر پہنچ گئی۔

لاؤنج میں بیٹھی ایمان بیگم کو سلام کیا اور ان کا حال احوال پوچھنے کے بعد وہ حیام کا پوچھنے لگ گئی۔

جب انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے کمرے میں ہے وہ اس کے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور افشی کبھی بھی حیام کے کمرے میں ناک کر کے نہیں آتی تھی اور یہ حرکت اس کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بیڈ پر اپنے بھائی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جب افشی اس کے کمرے میں پہنچی اور ہارون کا لحاظ کیے بغیر وہ اس کو غصے سے گھورتے ہوئے بولی۔

کہاں تھیں تم۔۔۔؟

اور تمہارا فون کہاں ہے۔

اس وقت حیام کو احساس ہوا کہ نہ جانے اس کا فون کہاں ہے۔

وہ اٹھنے لگی تھی مگر ایک بخار سے کمزوری کے باعث اسے چکر آیا اور وہ واپس بیٹھ گئی جبکہ ہارون نے اس کو تھام کر بیٹھنے میں اس کی مدد کی ۔

دروازے میں کھڑی افشی بھی پریشانی سے اس کی طرف بڑھی اور اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دیکھا حیام کو اس وقت بہت تیز بخار تھا۔

تم اپنا بالکل دھیان نہیں رکھتی ہو اور پھر مصنوعی غصہ دیکھاتے ہوئے اس کو نصیحتیں بھی کرنے لگی۔

حیام بہت ہی بے زاری سے اس کی نصیحتیں سن رہی تھی اور اپنے منہ کے عجیب زاویے بنا رہی تھی۔

جتنی دیر افشاں نے اسے نصیحتیں کی تھی اتنے میں ہارون اس کے لیے دوائیاں اور ساتھ دودھ کا گلاس بھی لے آیا تاکہ وہ دودھ پی کر دوائی لے اور ساتھ ہی ایمان بیگم کو بھی اس کے بخار کے مطلق بتایا تھا۔

ایمان بیگم بھی پریشانی سے حیام کے کمرے میں آئی تھی اور حیام کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا بخار دیکھنے کے بعد انہوں نے حیام کو اپنی نگرانی میں دوائی کھلائی اور پھر اس کو آرام کرنے کا کہہ کر اس کے لیے کچھ بنانے کے لئے کچن میں چلی گئی۔

ان کے جاتے ہی حیام افشی کے ساتھ باتیں کرنے لگ گئی تھی۔

افشاں اپنی باتوں پر حیام کو منہ بناتے دیکھ کبھی اس کو ڈانٹ دیتی اور کبھی اس کو ایک تھپڑ رسید کر دیتی آخر تنگ آکر حیام سے بول پڑی۔

بیمار بندے کا کوئی لحاظ نہیں ہے کیسے ظلم کر رہی ہو مجھ معصوم پر۔

تمھاری معصومیت کو مجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔اس لیے میرے ساتھ اپنی معصومیت کی بات نہ کرو۔

یہ سب اس کو بولا کرو جو تمھیں جانتا نہیں ہے۔

اس کے بعد وہ دونوں کافی دیر تک باتیں کرتی رہی۔

وقت کا علم ہی نہیں ہوا تھا تقریبا دو گھنٹے بعد افشی جانے کے لیے اٹھی یا اللہ حیام اتنا وقت ہو گیا اور تم نے مجھے بتایا ہی نہیں حد ہے یار گھر جا کر مما سے میری ڈانٹ تو پکی ہے ساتھ ہی افشاں نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا پھر اپنا بیگ اٹھاتے حیام کو کہنے لگی۔

اچھا چلتی ہوں دعاؤں میں یاد رکھنا

اس خدمت کو تم میری یاد رکھنا

ادویات اپنی تم وقت پر لینا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ورنہ مار پڑے گی یہ بھی یاد رکھنا

چلو اٹھو اچھے میزبان کی طرح مجھے دروازے تک رخصت کر کے آؤ۔

فری کے مہمان بن کر کچھ لوگ رعب جھاڑتے ہیں۔حیام منہ بناتے ہوئے بولی تھی جبکہ افشی نے حیام کی بات کو سرے سے ہی اگنور کیا تھا۔

چلو اٹھو بھی اب افشاں باقاعدہ اس کا بازو کھینچتے اٹھا رہی تھی۔

ذرہ احساس نہیں ہے میرا۔

اس پر افشی لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی اگر احساس نہ ہوتا تو میں ابھی یہاں نہ ہوتی حیام منہ بناتے افشی کے ساتھ دروازے تک آئی۔

اب دفعہ ہو جاؤ یا گھر تک بھی چھوڑ کر آؤ۔

نہیں نہیں میں اتنی بھی ظالم نہیں ہو کہ بیمار انسان پر ظلم کرو۔

افشاں کی بات پر حیام نے دانت پیسے تھے۔

جب افشی اپنے گھر کی جانب بڑھ گئی۔اس کے جانے کے بعد حیام بھی آرام کرنے کے لئے اپنے کمرے میں چلی آئی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی مگر وہ نہ جانے کن سوچوں میں گم تھی جب نیند اس پر مہربان ہو گئی۔

ایک سنہری صبح کا آغاز ہوا تھا آج اس کی طبیعت کل سے کافی بہتر تھی مگر وہ یونیورسٹی نہیں گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کچھ دیر کے لیے آرام کرنا چاہتی تھی۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ سو کر اٹھی تھی کہ اس کا فون بجنے لگا وہاں نور کی کال تھی حیام نے فون دیکھا اور مسکراتے ہوئے دل میں بولی ان بھوتنیوں کو سکون نہیں ہے۔

اس نے کال اٹھائی اور سلام کیا تو انہوں نے اس کے سلام کا جواب دیا اور اس کی طبیعت کا پوچھنے لگی۔

حیام یونی جانا چاہتی تھیں مگر افشی کے کڑے تیور دیکھ کر خاموش ہو گئی اور نہ جانے کا فیصلہ کیا۔

نور زری اور افشی ایک دوسرے سے فون چھینتی اور ایک دوسرے کو چپت رسید کرتی اس سے بات کر رہی تھی ۔

اس وقت حیام کا موڈ خاصا خوشگوار تھا۔

ان تینوں سے بات کرنے کے بعد حیام نے مزدلفہ سے بات کی جو کہ کسی کام سے کینٹین میں آئی تھی اور افشی نور اور زری کو دیکھ کر ان کے پاس چلی آئی۔

حیام سے ان کو بات کرتا دیکھ وہ بھی حیام کا حال احوال پوچھنے لگ گئی اور اس کو جلد صحت یاب ہونے کا کہہ کر چلی گئی ۔

مزدلفہ کے جاتے ہی وہ تینوں پھر سے شروع ہو گئیں اور اس کو دن بھر کی روداد سنانے لگی۔

ان سب نے ایک گھنٹہ اس کا سر کھایا تھا۔

ابھی ان سے بات کر کے حیام نے فون بیڈ پر رکھا ہی تھا جب وہ ایک بار پھر بجا۔

Posted On Kitab Nagri

اس پر زمل کالنگ کے الفاظ تھے۔

حیام نے فون اٹھایا اور اس سے بات کرنے لگے۔ حیام ابھی زمل سے بات کر ہی رہی تھی جب کسی نے اس کے ہاتھ سے فون چھینا جبکہ زمل نے فون چھیننے والے کو ایک گھوری سے نوازا۔

اسلام علیکم بھائی کیسے ہیں آپ۔۔۔؟

الحمداللہ میں ٹھیک ہوں تم نے اپنا کیا حال کر لیا ہے چھوٹی۔۔۔؟

اتنا بیمار ہو گئی ہو۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

ابھی آہل حیام سے بات کر ہی رہا تھا کہ پیچھے سے آواز آئی۔

اچھا آہل میں چلتا ہوں ایک ہفتے بعد ملاقات ہو گی اب۔

یہ آواز کسی اور کی نہیں بلکہ عارض کی تھی جو شاید کہیں جارہا تھا۔

بے اختیار اس کی نظر آہل کے ہاتھ میں پکڑے فون کی طرف گئی تھی جہاں وہ اپنے چہرے پر بے بی پنک کلر کا سر پر دوپٹہ لیے چہرے سے بیمار معلوم ہوتی تھی۔

آہل نے عارض کی نظروں کی تعاقب میں دیکھا اور بولا میری بہن بیمار ہے اس لیے آج نہیں آئی۔

اس کا حال دریافت کر رہا تھا۔

اللہ صحت دے کہہ کر نہ چاہتے ہوئے بھی عارض زمل اور آہل کو اللہ حافظ کہتا وہاں سے چلا گیا۔

حیام نے زمل اور آہل سے بات کر کے فون رکھا اور دل میں شکر ادا کرنے لگی کہ ایک ہفتہ اس سے سامنا نہیں ہو گا۔

ہارون تم نے میری چاکلیٹ کیوں کھائی۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

یار آپی فریج میں پڑی تھی اتنے دنوں سے میں نے سوچا کسی نے بھی نہیں کھانی میں کھالیتا ہوں۔

ہارون۔۔!

وہ میری چاکلیٹ تھی۔

مجھے نہیں پتا اب مجھے لا کر دو جیسے مرضی اور ایک مت لانا دو تین لانا ورنہ اگلی بار میں تمہارا حصہ بھی کھا جاؤ گی۔

آپی۔۔۔ !

کیا آپی میری چاکلیٹ کھانے سے پہلے سوچتے ہو ۔

اب نہیں کھاؤ گا نا ہارون بے چاری شکل بنا کر بولا اس پر حیام نے کشن اٹھا کر ہارون کے منہ پر مارا ۔

ہر بار ایسے ہی کہتے ہو۔۔۔ جاؤ اب چاکلیٹ لے کر آؤ میرے لیے ۔

اب تو میں بالکل نہیں جاؤ گا۔

اس نے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ لیے اور دونوں ٹانگیں بھی صوفے پر کر کے بیٹھ گیا۔

ہارون جاؤ بھی۔۔۔۔ اس کو ایسا بیٹھے دیکھ حیام دبے دبے غصے میں بولی تھی۔

اب تو بالکل نہیں جانا۔ہارون نے حیام کو زبان دیکھائی اس سے پہلے کہ حیام پیر پٹختی وہاں سے جاتی ایک آواز پر رکی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا بچوں آج پھر لڑے ہو تم دونوں۔۔؟ اس آواز پر حیام اس جانب پلٹی اور ہارون بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

نانا ابو۔۔۔! دونوں کسی چھوٹے بچے کی طرح چیختے ہوئے ان کے گلے آ کر لگے۔

نانا ابو میں نہیں لڑتی ہارون لڑتا ہے مجھ سے ہمیشہ۔

حیام کے کہنے پر ہارون ایک دم معصومیت بھری شکل بنا کر بولا آپی میں لڑتا ہوں۔

حیام نے اس کی اس ایکٹنگ کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا جبکہ مبارک صاحب نے ان دونوں بچوں کے سروں پر ہاتھ رکھا۔

میرے بچوں اب بڑے ہو جاؤ شرارتیں مت کیا کرو اور ساتھ ہی ہارون کے کان کھینچ کر بولے ہارون حیام کی چاکلیٹس مت کھایا کرو ہر بار کا تمھارا یہی کام ہے۔

اس کو چھوڑیں آئے ناں نانا ابو ہم مما کے پاس چلتے ہیں اور ساتھ ہی حیام ان کو ایمان بیگم کے کمرے کی جانب لے جانے لگی مگر جاتے جاتے ہارون کو چڑانا نہیں بھولی۔

نانو آپ دیکھ رہی ہیں ناں آپی کو یونیورسٹی جا کر زیادہ تیز نہیں ہو گئی۔۔۔ ساتھ ہی ہارون ان کو حیام کی شکایتیں لگانے لگا۔ اور وہ مسکراتی اس کی تمام شکایات سننے لگی۔

سب لوگ ایمان بیگم کے کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب حیام کہنے لگی میں کھانے کا انتظام کرتی ہو مما اور اٹھ کر باہر کی جانب بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

بس پھر آج اللہ کھانے پر رحم کرے۔ آپی ایسا بنائے گا جس کو کھا کر ہم زندہ رہے۔

تمھاری پلیٹ میں میں ایک چمچ زہر ضرور ڈالوں گی اور ساتھ ہی اس کو غصے سے گھورتی باہر چلی گئی۔

حیام کے جانے کے بعد نانو نے ہارون کے کان کھینچے۔ اتنا اچھا تو بناتی ہے کھانا مت تنگ کیا کرو اس کو۔

تو پھر میں کس کے ساتھ کیا کروں نانو۔۔۔؟

ہارون بچاروں والی شکل بنا کر بولا جس پر کمرے میں سب کی کھکھلاہٹ گونجی۔ جبکہ ہارون سب کو آنکھیں پٹپٹا کر معصومیت کے تمام رکارڈ توڑ رہا تھا۔

کچن میں جا کر سب سے حیام نے سب سے پہلے چائے بنانے کا سوچا اور پھر دس منٹ میں چائے بنا کر سب کے لیے روم میں لے کر آئی۔

ہارون حیام کے ہاتھ سے بسکٹ اور کیک والی پلیٹس کو لیتے ہوئے بولا آپی یہ سب آپ میرے لیے لائی ہیں۔

ہارون کی یہ حرکت دیکھتے ہوئے حیام نے چائے والی ٹرے میز پر رکھی اور ایک لمحے کی دیر لگائے بغیر ہارون کے سر پر پہنچی اور اس کے سر پر چپت رسید کرتی بولی۔

خبردار بھوکے انسان اگر تم نے اس میں سے کچھ کھایا پھر اس سے پلیٹس پکڑ کر میز پر سیٹ کی۔

حیام سب کو چائے سرو کر کے کچن دوبارہ کچن میں چلی گئی جبکہ جانے سے پہلے ہارون کو تنگ کر کے جانا نہ بھولی۔

ہارون جو پہلے ہی منہ پھولائے بیٹھا تھا حیام کی شرارت پر تلملا ہی اٹھا۔

نانا ابو دیکھ لیں اپنی لاڈلی کے کام۔

Posted On Kitab Nagri

تم کون سا کم کرتے ہو اس کے ساتھ بیٹا۔

مبارک صاحب کی بات سن کر وہ منہ پھولا تا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔

ایک گھنٹے بعد جب کھانا تیار کر کے حیام نے سب کو ڈائنگ میں جانے کا کہا اور خود ہارون کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

ہارون کے دروازے پر دستک دے کر حیام جواب کا انتظار کیے بغیر اندر داخل ہوئی اور اس کے سر پہنچی۔

روٹھی آتما آکر کھانا کھالو۔۔۔

ہارون جو اپنے بیڈ پر بیٹھا اپنا کالج کا کام کرنے میں مصروف تھا اس نے سر اٹھا کر حء ام کی جانب دیکھا تھا۔

مجھے نہیں کھانا کہہ کر وہ دوبارہ پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

حیام نے دو سے تین بار اس کو کھانا کھانے کا کہا مگر اس نے ایک ہی جواب دیا تو حیام نے اس کی کتابیں اس کے سامنے سے اٹھا کر نیچے کی جانب دوڑ لگا دی ۔

حیام کی اس حرکت پر ہارون بھی اس کے پیچھے بھاگا۔

حیام آپی میری کتابیں واپس کریں۔

مگر وہ بہت سی سکون سے اس کی کتابیں اٹھائے سب کے پاس ڈائینگ میں آئی اور اپنی کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھ گئی ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہارون حیام کی چلاکی سمجھ چکا تھا اس لیے تن فن کرتا اپنی کرسی کی جانب بڑھا جو حیام کے بالکل ساتھ والی تھی اور بیٹھ گیا۔

بیٹا ہارون میں بھی تمھاری ہی بہن ہو اس لیے میرے ساتھ ضدمت لگایا کرو۔

حیام اور ہارون کو یوں باتیں کرتے دیکھ ایمان بیگم نے ان دونوں کو جھڑکا کہ سکون سے بیٹھ کر وہ دونوں کھانا کھائیں۔

مگر وہ دونوں کب باز آنے والے تھے اسی طرح لڑتے لڑتے انہوں نے کھانا کھایا۔

کھانے کے بعد حیام کو باتوں میں لگا کر ہارون اپنی کتابیں حیام سے چھین کر اپنے کمرے کی جانب بھاگ گیا جبکہ حیام اس کو بدتمیز کے نام سے نوازتی رہ گئی۔

حیام بیٹا میں اور آپ کی نانو روم میں جارہے ہیں آپ شام کی چائے وہی لے آنا۔

اوکے مما۔۔۔!

مما میرا یونیورسٹی کا تھوڑا کام ہے میں وہ کروں گی اگر آپ کو کوئی کام ہو گا تو مجھے بتا دیجیے گا اس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

ان کے جانے کے بعد حیام مبارک صاحب کے پاس آئی اور بڑے رازدانہ انداز میں کہنے لگی نانا ابو لیڈیز ٹیم تو اندر چلی گئی ہے اب آپ بتائیں آئسکریم کھائیں گے۔۔۔؟ ابھی کوئی نہیں ہے یہاں۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ نانو آ جائیں میں آپ کے اور اپنے لیے آئسکریم لے کر آتی ہو اور ساتھ ہی مبارک صاحب نے حیام کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا جیسے ان کو حیام کی یہ بات بہت پسند آئی ہو۔

کچن میں جانے سے پہلے حیام نے ٹی وی ان کیا اور اس پر پاکستان اور انڈیا کا پرانا میچ لگا دیا۔

حیام۔۔۔!۔

جی نانا ابو حیام تمھارے اور عاض کے ساتھ میری خوب موج ہوتی ہے تم دونوں ہی اپنی نانی سے چھپ کر مجھے کچھ نا کچھ میٹھا کھلاتے ہو۔

جب سے شوگر کا مسئلہ ہوا ہے تمھاری نانی مجھے کوئی میٹھی چیز چھونے بھی نہیں دیتی۔

عاض کے نام پر حیام کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی اور وہ مبارک صاحب کے گال پر چٹکی بھرتی ہوئی کہنے لگی نانا ابو آپ اپنے بچوں کے ساتھ رہیں گے تو خوب موج کریں گے اور اٹھ کر کچن کی جانب بڑھ گئی۔

اچھا چلو تم آؤ پھر میں تمھیں اس کی پکس دیکھاؤ گا۔

کل اپنی یونیورسٹی میں تصویریں بنا کر مجھے بھیج رہا تھا۔

حیام کے قدم تھمے تھے۔

جو وہ سوچ رہی تھی اس کے نانا ابو نے وہی بات کہہ دی تھی۔

وہ جب بھی آتے تھے حیام ہمیشہ ان سے عاض کے بارے میں پوچھتی تھی۔اسی وجہ سے انہوں نے اس سے کہہ کر اس کی تصویریں منگوائی تھی ساتھ ہی اس کو اچھی جھاڑی بھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اتنے سالوں سے حیام کی نگاہیں اس شخص کی ایک جھلک کی تلاش میں تھی۔ جو اس کے دل کے بہت قریب ہو کر بھی دور تھا۔

حیام نے آئسکریم نکالی دو باولز میں ڈالی اور لاونج کی جانب بڑھی جہاں مبارک صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔

لاونج میں پہنچتے ہی وہ ایک دم چیخی۔

نانا جان۔۔۔!

سامنے کا منظر کچھ یوں تھا کی مبارک صاحب اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے بامشکل سانس لے رہے تھے اور ساتھ ساتھ کچھ بولنے کی کوشش بھی کر رہے تھے ان کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا۔

ان کی ایسی حالت دیکھتے ہی اس کے ہاتھ سے آئسکریم والی ٹرے گر گئی تھی اور حیام بھاگ کر مبارک صاحب کے قریب پہنچی اور ان کا گال تھپتھپا کر روتی ہوئی ان کو آوازیں دے رہی تھی۔

مگر ان کی حالت کافی خراب ہو رہی تھی۔

حیام نے بھرائی آواز میں چیختے ہوئے اپنی مما اور نانو کو آواز دی تھی۔

وہ دونوں حیام کی پریشان سی آواز سن کر کمرے سے باہر آئی تھی۔

اس کی آوازیں سن کر ہارون بھی نیچے آ گیا تھا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر سب کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔

سب بھاگتے ہوئے ان کے پاس آئے تھے اور حیام کو پیچھے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام جلدی سے گاڑی نکالو۔۔۔ایمان بیگم چلائی تھی۔

وہ مسلسل رو رہی تھی اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ واضع تھی حیام کے اسی طرح بے سود کھڑے ہونے پر ہارون چیخا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

آپی گاڑی نکالیں میں نانا ابو کو لے کر آ رہا ہوں۔

بند ہوتے ذہن کے ساتھ حیام بھاگتی ہوئی گاڑی کی جانب بڑھی۔

آج اس کو گاڑی چلانا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔

مبارک صاحب کو گاڑی میں لیٹانے کے بعد ہارون نے خود گاڑی ڈرائیو کی اور ان کو قریبی ہسپتال لے گیا۔

مبارک صاحب کا ایمرجنسی میں ٹریٹمنٹ کیا جا رہا تھا اور وہ سب باہر پریشانی سے باہر ٹہل رہے تھے۔ اسی لمحہ حیام نے اپنا فون نکالا اور ایک نمبر پر کال کی۔

کچھ گھنٹوں بعد عارض کی امریکہ کی فلائٹ تھی اور وہ ایک ہفتے کے لیے جا رہا تھا حیام سے دور مگر اس کے سامنے بار بار حیام کی روئی ہوئی آنکھیں آ رہی تھی۔

اس کو اس بات کا شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ وہ اس کی وجہ سے روئی ہو گی مگر ابھی تو اس کی زندگی میں ایک موڑ آنے والا تھا ابھی تو ایک اور امتحان سے گزرنا باقی تھا۔

اسے امریکہ پہنچے ہوئے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب عارض کو عجیب سی کیفیات نے آن گھیرا تھا۔

اس کو ایسا لگ رہا تھا کہ کچھ بہت ہی غلط ہونے والا ہے۔

وہ پہلے ہی حیام کی وجہ سے پریشان تھا اور اب یہ نیا احساس اسے مزید پریشان کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی سوچوں کو جھٹکتا ہوا آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی یہ پریشانی بالکل صحیح تھی۔

واقعی کچھ غلط ہونے والا تھا۔

مسٹر اینڈ رانم صاحبہ لاؤنج میں بیٹھے وقاص سے باتوں میں مصروف تھے جب ان کو عارض کی کال آئی کہ وہ خیریت سے امریکہ پہنچ گیا ہے۔

ان سب کے پاس امریکہ نیشنلٹی بھی تھی۔

وہ کافی عرصہ وہاں رہے تھے مگر عارض کی گریجویشن سے پہلے وہ اپنا سارا بزنس پاکستان منتقل کر کے یہی آ گئے تھے۔

ابھی کچھ ہی گھنٹے گزرے تھے جب رانم صاحبہ کے فون پر کال آنے لگی انہوں نے فون اٹھاتے ہی بہت ہی خوش دلی سے اسے سلام کیا مگر دوسری جانب موجود انسان کی آواز سن کر وہ چونک گئی۔

حیام بیٹا سب خیر ہے نا۔۔۔؟

ان کی بات پر حیام کے رونے میں اور شدت آ گئی تھی اور وہ ٹوٹتے الفاظ کے ساتھ ان کو کہنے لگی۔

خالہ نانا ابو۔۔۔! حیام کا اتنا کہنا ہی تھا کہ وہ ایک دم بولی کیا ہوا ہے مجھے کچھ بتاؤ حیام۔

Posted On Kitab Nagri

مگر حیام نے جو خبر ان کو دی تھی اس نے ان کے ہوش اڑا دیے تھے پھر وہ اس سے مزید سوالات کرنے لگیں۔

اوکے ہم لوگ آرہے ہیں۔۔۔اتنا کہہ کر انہوں نے فون بند کر دیا۔

رانم صاحبہ کی پریشان سی شکل دیکھ کر وقاص اور وحید صاحب ان سے پوچھنے لگے کہ کیا ہوا ہے جو وہ اتنا پریشان ہو گئی ہے۔

ان کے پوچھنے پر جو سب حیام نے انہیں بتایا تھا وہ ان کو بتانے لگی اور پھر اپنا فون کو دیکھتے ہوئے وہ وحید صاحب سے پوچھنے لگی۔

وحید کیا میں عارض۔۔۔اپنی بات انہوں نے آدھی چھوڑ دی تھی۔

وہ سب عارض اور مبارک صاحب کا ایک دوسرے سے لگاؤ جانتے تھے وہ نہیں چاہتے تھے کہ اگر عارض کو بعد میں اس بارے میں پتا چلے تو وہ اس بات پر غصہ ہو اس لیے انہوں نے عارض کو فون کرنے کے لیے اس کا نمبر ملایا۔

عارض تھکاوٹ کے باعث گہری نیند میں سویا ہوا تھا جب اس کا فون مسلسل رنگ ہو رہا تھا۔

اس نے مندی مندی آنکھیں کھول کر فون کو دیکھا۔

وہاں مما کالنگ کے الفاظ تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے بے اختیار اپنے دل پر ہاتھ رکھتا اٹھ بیٹھا تھا اور دعا کی کہ سب ٹھیک ہو کیونکہ ابھی کچھ دیر قبل ہی تو اس کی ان سے بات ہوئی تھی۔

مگر ہونی کو کوئی نہیں ٹال سکتا اس نے کال اٹھاتے ہی نیند زدہ آواز میں سلام کیا مگر اگلے ہی لمحے اس کے نیند اڑھ چکی تھی اور چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں ہوئے اور وہ اپنا بستر چھوڑ کر اٹھ چکا تھا۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ بھی پاکستان چلا جائے مگر وہ بھی وہاں واپس نہیں جا سکتا تھا۔

اس کے نانا جان کی طبعیت خرابی کی خبر نے اس کے وجود کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

وہ فون رکھتا بہت ہی پریشان نظر آرہا تھا اور دعا کر رہا تھا کہ سب ٹھیک ہو جائے۔ اور وہ جلد از جلد وہ پاکستان پہنچ جائے۔

اسی لیے عارض نے اپنی میٹنگ کی ڈیٹ کل کی رکھ دی جو کہ تین دن کے بعد دیں مگر اس کا یہ فیصلہ صحیح تھا یا غلط یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا۔

کچھ لمحوں بعد وہ فریش ہو کر وہ کل کی میٹنگ کے لئے تیاری کرنے لگ گی۔

یہ میٹنگ اس کے لیے بہت اہم تھی۔

وہ اس کو چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتا تھا مگر وہ یہاں رہنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

اس لئے وہ جلد از جلد اپنے کام کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رانم صاحبہ اور وحید صاحب ہاسپٹل پہنچتے ہی آئی سی یو کی جانب بڑھے جہاں پر مبارک صاحب کا علاج کیا جارہا تھا مگر وہاں پہنچ کر ان کو یہ سن کر مایوسی ہوئی تھی۔

ان کی طبیعت بہتر ہونے کی بجائے بگڑ رہی ہے اور علاج بھی ان پر کوئی اثر نہیں کر رہا اور جب ڈاکٹر نے یہ بتایا کہ ان کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے تو گویا ان سر پر آسمان ہی آن گرا تھا۔

پوری رات ان کی پریشانی میں گزری تھی۔

انہوں نے حیام اور ہارون کو بہت سمجھا کر وقاص کے ساتھ گھر بھیجوایا تھا جو وہاں سے ہلنے تک کو بھی تیار نہیں تھے۔

رات کے آٹھ بج رہے تھے حیام نے وضو کر کے عشاء کی نماز پڑھی اور اپنے نانا جان کے لیے دعا کرنے لگی ہاسپٹل میں بس وقاص اور وحید صاحب ہی موجود تھے۔

باقی سب کو بھی انہوں نے زبردستی گھر بھیجوایا دیا تھا کیونکہ کہ اگر وہ سب وہاں رہتے تو مبارک صاحب کی بگڑتی حالت کو برداشت نہ کر پاتے۔

عارض جب اٹھا تو صبح کے سات بج رہے تھے اس کی میٹنگ 10 بجے تھی اور پھر اس کو ایک اہم کام تھا جس کے بعد اس نے پرسوں پاکستان واپس جانا تھا۔

عارض نے بلیک تھری پیس سوٹ پہنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کسی سلطنت کا کوئی مغرور شہزادہ معلوم ہوتا تھا۔

ٹائی کو باندھتے ہوئے اس نے اپنی مما کو کال ملائی جو دوسری بیل پر ہی اٹھالی گئی۔ کال اٹھاتے ہی وہ ان سے باتوں میں مصروف ہو گیا۔

وہ انہیں اپنے پروگرام کے بارے میں بتا رہا تھا ساتھ ساتھ خود کی تیاری کو ایک نظر شیشے میں دیکھ رہا تھا۔

مما نانا ابو کی طبیعت کیسی ہے اب۔

ان کی طبیعت کا جان کر اس کے چہرے پر مایوسی آ گئی کیونکہ کہ رانم صاحبہ نے بتایا تھا کہ ان کی طبیعت ٹھیک ہونے کی بجائے اور بگڑ رہی ہے۔

عارض اپنی دلی کیفیت پر قابو پاتے اپنی مما کو اللہ حافظ کہتا فون بند کر چکا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اپنا کام ختم کر کے جلد از جلد پاکستان چلا جائے گا۔

وہ اپنا لائحہ تیار کرتا خود پر پرفیوم چھڑکتا فائل اٹھا کر میٹنگ کے لیے نکل گیا۔

عارض میٹنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا اور اپنے مغرور انداز میں سب سے میٹنگ میں مصروف تھا اور جب اس کی سیکرٹری نے اس میٹنگ کے پوائنٹس میں کوئی غلطی کی تو اس نے سب کے سامنے اس کو جھڑک دیا۔

وہ عارض کو کھڑوس کے نام سے نوازتی اپنی جگہ پر جا بیٹھی۔

میٹنگ کے بعد کافی دیر وہ میٹنگ روم میں بیٹھا رہا اس وقت اس کے اندر سکون سا تھا کہ میٹنگ کامیاب رہی مگر ایک عجیب سی بے چینی بھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسی لمحے عارض کی آنکھوں کے سامنے حیام کا چہرہ آیا تھا جس کی وجہ سے وہ مبہم سا مسکرایا تھا۔ آنکھوں میں جہاں بھر کی چمک سمٹ آئی تھی۔

ڈاکومنٹس سمیٹتی سیکرٹری کی نظر بے اختیار عارض پر گئی جو کرسی کی پشت سے سر ٹکائے مسکرا رہا تھا بلاشبہ اس وجاہت سے بھرپور شخص کی مسکراہٹ بھی بہت وجیہہ تھی۔

تو یہ مسٹر کھڑوس مسکراتے بھی ہیں۔ وہ بڑبڑائی تھی۔

مگر اس کی آواز اتنی ضرور تھی کہ عارض نے باآسانی سنی تھی۔

اس کی آواز پر عارض کا چہرہ یکدم سنجیدہ ہوا اور وہ غصے بھرے لہجے میں بولا۔

دوسروں کو دیکھنے کی بجائے اپنے کام پر دھیان دیں۔

عارض کی اس بات پر وہ منہ بناتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رات کا ایک بج رہا تھا جب حیام دل کو عجیب سی کیفیت نے آن گھیرا۔

اس کا دل پہلے ہی نانا جان کی وجہ سے بہت پریشان تھا اور اب عجیب سی کیفیت کا ہونا سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

اس نے اپنی کتاب بند کی کیونکہ مبارک صاحب کی صحت کی وجہ سے اس سے پڑھا بھی نہیں جا رہا تھا۔

بار بار اس کا دھیان ان کی جانب جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام اپنی کتابوں کو سمیٹتے ہوئے دعا کرنے لگی کی اللہ نانا جان کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے اور سونے کے لئے لیٹ گئی مگر نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

اپنے نانا جان کے لئے دعا کرتی اسے علم ہی نہیں ہوا وہ کب سو گئی۔

صبح اس کی آنکھ الارم بجنے سے کھلی تھی۔حیام نے جیسے ہی الارم بند کیا تو وہ ایک دم فون پکڑ کر اٹھ بیٹھی۔

حیام کے فون پر رانم خالہ کی مسڈ کالز آئی تھی۔

فون سائیلنٹ ہونے کی وجہ سے اس کو کال کا علم نہیں ہوا تھا۔

آج پہلی بار اس کو اپنا فون سائیلنٹ رکھنے پر غصہ آیا تھا ۔

اس لمحے حیام کے دل نے بے اختیار ایک بیٹ مس کی تھی۔

حیام جلدی سے رانم وحید کا نمبر ملانے لگی جو کہ دوسری ہی بل پر اٹھا لیا گیا تھا۔

اس نے جلدی سے ان کو سلام کیا۔

خالہ جان !سب ٹھیک ہیں ؟

نانا جان۔۔۔؟نانا جان کیسے ہیں۔۔۔؟

اور اس کا نانا جان کا پوچھنا تھا کہ ان کے رکے ہوئے آنسو پھر سے بہنے لگ گئے۔

حیام کے دل کو بے اختیار کچھ ہوا تھا ۔

خالہ جان کیا ہوا ہے۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

آپ کیوں رو رہی ہیں۔۔؟

ناناجان تو ٹھیک ہے نا۔۔؟

حیام بیٹا آپ کے ناناجان چلے گئے ۔

خالہ جان آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں؟ کہاں چلے گئے ہیں وہ اس دوران ایمان بیگم بھی حیام کے کمرے میں آ گئی جو اس کو اٹھانے کے لئے آئی تھی ۔

حیام بیٹا کس سے بات کر رہی ہو۔۔۔؟

مما جان خالہ کی کال ہے اور دیکھیں نہ خالہ کیسی عجیب عجیب باتیں کر رہی ہیں کہہ رہی ہیں کہ ناناجان چلے گئے ہیں۔

حیام ان کی باتوں کو سمجھ رہی تھی مگر اس کا ذہن ان باتوں کو قبول کرنے سے انکاری تھا۔

ایمان بیگم نے حیام کے ہاتھ سے فون لیا اور ان سے بات کرنے لگ گئی۔

کیا ہوا ہے آپی۔۔

انکل۔۔!انہوں نے اپنی بات آدھی چھوڑ دی ایمان بیگم کی آنکھوں سے آنسوں بہے تھے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون ۔

حیام نے حیرت سے سر اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا ٹھیک ہے آپی ہم جلد از جلد وہاں آتے ہیں ۔

حیام ابھی بھی شاکڈ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مما کیا ہوا ہے۔۔۔؟ مما کہہ دیں جو میں سمجھ رہی ہو وہ سب جھوٹ ہے۔

پلیز کہہ دیں کہ نانا جان ٹھیک ہیں۔

حیام بیٹا چینج کر کے نیچے آجاؤ ہمیں خالہ کی طرف جانا ہے۔

یہ سب سچ ہے ان کی آواز میں درد تھا۔

مما۔۔۔!۔

حیام تیار ہو کر آجاؤ بیٹا۔

میں آپ کے بابا کو بھی کال کرتی ہوں۔ ایمان بیگم کے جاتے ہی حیام اپنے گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

عارض میٹنگ روم میں بیٹھا آج کی میٹنگ کی فائل دیکھ رہا تھا جب اس کو گبراہٹ نے آن گھیرا۔

اپنا کوٹ اتار کر کرسی کی پشت پر رکھتے اس نے اپنی ٹائی بھی کھول دی تھی۔

یا اللہ خیر کرنا نجانے کیوں میرا دل گھبرا رہا ہے۔

اپنی گبراہٹ کم کرنے کے لیے اس نے ایک گلاس پانی پیا تھا۔

مگر اس کی حالت ہنوز قائم تھی۔

عارض کا دل عجیب سی کیفیت میں تھا اس نے اپنی مما کو فون کرنے کا سوچا ہی تھا کہ اس کا فون بجنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

اس پر مماکالنگ کے الفاظ تھے۔

عارض نے تیزی سے فون اٹھایا تھا۔

اسلام علیکم مما۔۔۔

کیسی ہیں آپ۔۔۔؟

میں آپ کو ہی فون کرنے لگا تھا۔

ناناجان کیسے ہیں۔۔۔؟

مگر دوسری طرف خاموشی تھی۔

مماسب ٹھیک ہے ناں۔۔؟

آپ کچھ بول کیوں نہیں رہی؟ عارض اب حقیقتاً پریشان ہوا تھا۔

دوسری جانب اس کی ماں رورہی تھی۔

اپنی ماں کو اس طرح روتا دیکھ کر عارض کی روح تڑپ اٹھی تھی۔

عارض بیٹا جلد از جلد پاکستان آجاؤ آخری بار اپنے ناناجان کا چہرہ دیکھ لو۔

ان کی آواز میں کس قدر درد تھا عارض سات سمندر دور بیٹھا تھا بھی سمجھ سکتا تھا۔

اس نے آنکھیں بند کیں تھیں شاید وہ خود پر قابو رکھنا چاہتا تھا۔

ناناجان وہ ایک دم چیچا تھا۔اس کی آنکھوں سے کئی موتی ٹوٹ کر بکھرے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے آنسو صاف کرتا وہ فوراً گاڑی کی چابیاں اٹھاتا باہر کو بھاگا تھا۔

گاڑی میں بیٹھ کر اس نے کسی کو کال ملائی جو دوسری ہی بیل پر اٹھا لیا گیا تھا۔

مطلوبہ معلومات لے کر اس نے فون رکھا اور ایر پورٹ کی جانب گاڑی دوڑائی۔

عارض پاکستان واپس جانے کے لئے اپنی پوری کوشش کر رہا تھا مگر کوئی فلائیٹ نہیں ملی تھی اس نے اگلے دن کی فلائیٹ بک کروانے کی کوشش بھی مگر اس دن کی بھی اس کو کوئی فلائیٹ نہ ملی۔

عارض کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ہر چیز تباہ کر دے۔

وہ بالکل ایک چھوٹے بچے کی طرح ٹوٹ چکا تھا جو بس اپنے نانا جان سے ملنا چاہتا تھا ان کے گلے لگ کر رونا چاہتا تھا۔

مگر قسمت کو یہ منظور ہی نہ تھا کہ وہ آخری بار بھی اپنے نانا جان کا چہرہ دیکھ سکے اور ان کی آخری رسومات ادا کر سکے۔

تھک ہار کر جب عارض ہوٹل واپس آیا تو اس نے رائم صاحبہ کو کال ملائی اور مطلاع کیا کہ وہ فلائیٹ نہ ملنے کی بناہ پر پرسوں آئے گا۔

مزید ان سے کچھ دیر بات کر کے عارض نے فون کر دیا۔

فون بند کرتے ہی عارض بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو یا تھا۔

بے شک ایک مرد ان ہی رشتوں کے لیے روتا جن سے اس کو بہت محبت ہوتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

نجانے کس وقت روتے روتے نیں دنے اس کو اپنی آغوش میں لے لیا۔

صبح پانچ بجے کے قریب وہ بھاری ہوتے سر کے ساتھ اٹھا۔

منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر اس نے ٹاول سے صاف کیا۔

اپنا عکس آئینے میں دیکھتے ہوتے کوئی حیرانی نہیں ہوئی تھی۔

وہ جانتا تھا اس کا چہرہ اور آنکھیں رات بھر رونے کی وجہ سے سوجن کا شکار ہیں۔ کمرے میں واپس آکر اس نے گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر نکل گیا۔

عارض نیویارک کی سڑکوں پر بلا مقصد گاڑی دوڑا رہا تھا۔

اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا عارض کو اپنا دماغ سن ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

سن ہوتے ذہن کے ساتھ عارض نے گاڑی کی بریک لگائی کیونکہ گاڑی کے سامنے چھوٹا بچہ آگیا تھا۔

بچے کو دیکھ کر وہ تیزی سے باہر نکلا۔

بیٹا آپ ٹھیک ہو۔۔؟

آپ کے ممی پاپا کہاں ہے؟

اور اکیلے کیوں سڑک کراس کیوں کر رہے ہو۔

عارض بچے کو اپنی گود میں اٹھا چکا تھا۔

انکل میرے مما پاپا نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

پھر آپ کس کے ساتھ رہتے ہو۔

اس بچے نے دور نظر آتے ایک اوفن ایج ہوم کی جانب اشارہ کیا۔

بیٹا آپ باہر کیوں آئے تھے عارض کے سوال پر وہ خاموش ہی رہا۔

اچھا آپ کا نام کیا ہے۔۔۔؟

ایلبرٹ۔ بچے نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

اچھا پیارے بچے ہوناں آپ بتاؤ باہر کیوں آئے تھے۔

عارض اس کو گاڑی کے بونٹ پر بیٹھا چکا تھا۔

عارض کے پوچھتے ہی اس بچے نے مڑا تڑا ایک ڈالر کا نوٹ نکالا اور عارض کے سامنے کیا۔

اس سے کیا لینا ہے آپ نے عارض نے دوستہ لہجے میں پوچھا۔

مما پاپا۔۔۔! ایلبرٹ کی بات سن کر عارض کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی اور اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔

اللہ آپ کیوں ہمارے پیاروں کو ہم سے دور لے جاتے ہیں۔

عارض نے اس بچے کو اٹھا کر گاڑی میں بیٹھایا اور اوفن ایج کے باہر گاڑی روکی۔

بچے کو باہر نکال کر اس نے گود میں اٹھایا اور اندر جانے لگا۔

اس دوران اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر عارض اپنے نانا جان کی آخری رسومات میں تو شامل نہیں ہو سکتا مگر ان کے لیے یہاں رہ کر بھی کچھ نہ کچھ تو کر سکتا ہے۔

اندر جاتے ہی اس نے وہاں موجود سٹاف کے حوالے وہ بچہ کیا اور پھر ان کو بچوں کے متعلق احتیاط برتنے کی تلقین کی۔

اس کے بعد عارض اس اوفن اسج کے مینجر سے ملا اور اپنے خیالات ان کے سامنے پیش کیئے ۔

وہاں کے مینجر نے اس کو ایک این جی او کے متعلق بتایا۔

ان کا شکریہ ادا کرتے وہ اٹھ کر اپنی گاڑی کی جانب آیا اور اپنی گاڑی بھگاتا اس این جی او کی طرف روانہ ہو گیا۔

وحید پیلس میں ایک کہرام سا مچا ہوا تھا۔سب لوگ مبارک صاحب کی وفات کے بعد ان کے لئے فاتحہ خوانی کر رہے تھے تا کہ ان کی روح کو سکون مل سکے۔

جب حیام کی فیملی وہاں پہنچی تو ان کو معلوم ہوا کہ مبارک صاحب کی وفات رات کو ہی ہو گئی تھی مگر ان کو اس کے بارے میں اطلاع نہیں دی گئی کیونکہ رات بہت زیادہ ہو چکی تھی۔

سب کو صبح سویرے ان کی وفات کی اطلاع دی گئی تھی اور اب دوپہر کے وقت ان کا جنازہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سب سے مل کر حیام نانا جان کی میت کے پاس آکر بیٹھی اور ان کے ساتھ گزارے گئے لمحات کو یاد کرنے لگی۔

کس طرح یہ وقت گزر گیا اس کو معلوم ہی نہ ہوا اور وہ اتنی بڑی ہو گئی۔

ابھی کل ہی کی تو بات ہی وہ اپنی نانا جان سے چاکلیٹ کے لئے لڑا کرتی تھی اور وہ دنوں اپنی نانو سے چوری آئسکریم کھایا کرتے تھے۔

اور آج۔۔۔

آج اس کے نانا جان اس کو اکیلا چھوڑ کر اللہ کے پاس چلے گئے تھے۔

حیام کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر اس کے گالوں کو بھگو رہے تھے۔

وہ کہیں چھپ کر پھوٹ پھوٹ کر رونا چاہتی تھی ۔

حیام چاہتی تھی کہ وہ اتنی دعا کرے کہ اس کے نانا جان واپس آجائے۔

مگر قدرت پر کب کس کو کوئی اختیار ہوا ہے جانے والے کب واپس آتے ہیں وہ تو چلے جاتے ہیں ہمیشہ کے لئے بہت دور سب سے دور۔

حیام اسی طرح ان کی میت کے پاس بیٹھی رہی تھی۔

اس کو وقت گزرنے کا احساس بھی نہیں ہوا تھا۔جنازے کا وقت ہو چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وحید پیلس میں یک دم شور اٹھا تھا ہر طرف رونے کی آواز بلند ہوئی تھی مگر مبارک صاحب کو لے کے جایا جا چکا تھا۔

مبارک صاحب کے جنازے کے بعد سب لوگ بیٹھے ان کے لیے کل خوانی کر رہے تھے۔

حیام وہاں سے اٹھی اور پانی پینے کے لیے کچن کی جانب گئی۔

دیکھو ذرہ چھوٹا نواسا آیا ہی نہیں نانا کے جنازے میں۔

ایسا بھی کیا کام آن پڑا تھا کہ اپنے مرے ہوئے نانا کا منہ دیکھنا بھی گوارا نہ کیا۔

نانا کی میت سے بھی زیادہ کوئی ضروری کوئی کام ہو سکتا ہے دوسری عورت بولی تھی۔

ان کی یہ سب باتیں سن کر حیام کو بہت غصہ آیا تھا۔

آنٹی آپ دوسروں کے معاملات میں دخل دینے کی بجائے اپنے معاملات میں دلچسپی لیں زیادہ بہتر ہو گا یہ کہہ کر حیام وہاں سے چلی گئی تھی۔

آخر وہ اس شخص کے خلاف کب کچھ سن سکتی تھی۔

کم سے کم لوگ آج کے دن تو کسی کی ذات پر باتیں کرنے سے بعض آجائیں مگر ایسا کب ہوتا ہے لوگوں کے منہ کب بند کیے جاسکتے ہیں۔

حیام جانتی تھی کہ وہ کسی میٹنگ کی وجہ سے باہر گیا ہوا ہے اور فلائٹ نہ ملنے کی وجہ سے اس کا آنا ممکن نہیں۔

شمائلہ یہ کون تھی جس کو اتنی باتیں آرہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کے جانے کے بعد ان میں سے ایک عورت بولی تھی۔

اسی کی بیوی ہے جو آیا ہی نہیں۔۔

یعنی اس خاندان کی چھوٹی بہو۔۔۔ان دونوں نے نفرت سے حیام کی پشت کو دیکھا تھا۔

رویہ تو دیکھو کسی کو خاطر میں نہیں لاتی یہ لڑکی۔

بہن بڑے خاندان کی بہو ہے نخرہ تو ہو گا۔

خیر چھوڑو ہمیں کیا جیسی بھی ہو۔

عارض نے گاڑی ایک این جی او کے سامنے روکی اور اپنی حالت درست کرتا این جی او کے اندر بھاگا تھا۔

ایکسکلوزمی مجھے مینیجر سے ملنا ہے۔

اندر جاتے ہی اس نے ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی سے پوچھا۔

جی۔۔۔؟

مجھے آپ کے مینجر سے ملنا ہے۔

اس کمرے میں چلیں جائیں۔

اس لڑکی نے ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا۔

عارض بھاگتا ہوا اس کمرے کی جانب بھاگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کمرے میں جا کر عارض اس این جی او کے مینیجر سے بات کرنے لگا۔

پھر کچھ دیر بعد بولا میں کچھ فنڈز دینا چاہتا ہوں تا کہ آپ اس سے غریب بچوں کے لیے ایک ادارہ کھولیں اور یہ ادارہ میں اپنے نانا جان کے نام سے کھلوانا چاہتا ہے ان کی یاد میں ۔

عارض نے پچاس لاکھ ڈالر کا ایک چک کاٹ کر اس این جی او کے نام کیا تھا۔ اور رسمی گفتگو کے بعد وہ وہاں سے نکل آیا۔

وہاں سے نکل کر عارض کے دل میں ایک سکون سا تھا کہ اس نے اپنے نانا جان کے لیے کچھ کیا ہے ۔

این جی او سے فارغ ہونے کے بعد ہوٹل میں واپس آیا تھا۔

اس لمحے عارض کچھ وقت تنہا گزارنا چاہتا تھا۔

وہ اپنے بستر پر آکر لیٹ گیا مگر ماضی اور یادیں کب کسی کا پیچھا چھوڑتی ہیں وہ اپنی ہی سوچوں کا جال بن رہا تھا کہ اس کے ذہن کے پردوں پر ایک منظر ابھرا۔

ایک معصوم چھوٹی سی بچی اس کے گھر کی چھت پر گرنے کے باعث وہاں بیٹھی رو رہی تھی جب وہ اور اس کے نانا جان چھت پر چہل قدمی کرنے کے لیے گئے تھے۔

اس کے نانا جان روتی ہوئی بچی کے پاس گھٹنے کے بل بیٹھے تھے۔

Oh...! Cute little why are you crying?

Posted On Kitab Nagri

اس بچی نے اپنا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ اٹھایا اور معصومیت سے آنکھیں صاف کرتے بولی نانا ابو میں گر گئی ابھی اور میری ساری چوڑیاں بھی ٹوٹ گئی۔

اس وقت عارض کو لگا تھا کہ بچوں کو اپنی چیزوں سے کتنے الفت ہوتی ہے اور ان ٹوٹ جانے سے بھی روتے ہیں وہ خود اس لڑکی سے صرف دو سال بڑا تھا مگر باتیں وہ ایسے کر رہا تھا جیسے اس سے دس سال بڑا ہو۔

مبارک صاحب نے اس بچی کو اٹھایا اور کہنے لگے میں اپنی بیٹی کو اور چوڑیاں دلوا دوں گا۔

آج اس کو اپنے نانا جان کی بات یاد آئی۔

کسی چیز کے ٹوٹ جانے پر رونا اس سے الفت نہیں بلکہ آپ کی زندگی میں اس کی قدر اور اہمیت کو ظاہر کرتا ہے اور آج وہ خود بھی اس معصوم لڑکی کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رویا تھا۔

مگر فرق یہ تھا کہ وہ لڑکی اپنی چوڑیاں ٹوٹنے پر رو رہی تھی اور وہ ---

وہ اپنا بہت ہی قیمتی رشتہ کھو جانے کے وجہ سے رو رہا تھا۔

اپنی سوچوں کے جال کو بنتا کب سو گیا اس کو معلوم ہی نہ ہوا۔

مبارک صاحب کی وفات کے بعد حیام بہت بیمار ہو گئی تھی۔

اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار اپنے نانا جان کی آخری حالت کا منظر گھوم رہا تھا۔

ان دو دنوں میں ہی شدید بخار اور پریشانی کے باعث اس کے چہرے کی چمک کھو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں کے نیچے کالے ہلکے پڑھ چکے تھے۔پہلے نانا جان اور اب اپنی بیماری کی وجہ سے حیام یونیورسٹی نہیں جا رہی تھی۔

حیام کی سب دوستیں آج اس کے گھر اس سے ملنے آئی تھی۔

حیام تم ٹھیک ہو۔۔؟

ہاں۔۔۔یک لفظی جواب دیا گیا تھا۔

کل یونیورسٹی آنا ہے؟

دیکھوں گی۔

اچھا کھانا کھایا تھا؟

نہیں۔

حیام کیا ہو گیا ہے؟

کچھ نہیں ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کی ایسی حالت دیکھ کر وہ سب بھی پریشان ہو گئ تھی مگر اس وقت وہ سب حیام کو تسلی دینے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی تھی ۔

کل تم نے یونیورسٹی آنا ہے۔م نور دھونس جماتے ہوئے بولی تھی۔

نور چاہتی تھی کہ اس کی ذہنی کیفیت تھوڑی بدلے جس اذیت کا حیام شکار ہے وہ کم ہو جائے۔

Posted On Kitab Nagri

کسی ایسے انسان کا آپ سے دور چلے جانا جس سے آپ بہت محبت کرتے ہو یقیناً انسان کی ذہنی حالت کو بری طرح متاثر کرتا ہے ۔

حیام کے ساتھ بھی اس وقت یہی ہو رہا تھا۔

دو دن بعد آج عارض کی پاکستان کی فلائٹ تھی اور وہ ائیر پورٹ پر بیٹھا اپنا لائحہ عمل تیار کر رہا تھا کہ پاکستان جاتے ہی وہ سب سے پہلے اپنے نانا جان کی قبر پر جائے گا اور پھر گھر۔

اس نے وقاص سے پہلے ہی ان کی قبر کے بارے میں پوچھ لیا تھا۔

چوبیس گھنٹے بعد اس نے اپنی سر زمین پر قدم رکھنا تھا۔

پاکستان پہنچتے ہی عارض مبارک صاحب کی قبر پر گیا تھا۔

اپنے اندر اس نے جتنی بھی ہمت جمع کی تھی وہ سب ختم ہو گئی تھی۔

مبارک صاحب کی قبر کی جانب اٹھتا عارض کا ہر قدم اسے توڑ رہا تھا۔

وہ کمزور ہو رہا تھا۔

بکھر رہا تھا اور وہاں اس وقت کوئی نہیں تھا جو اس کے ٹوٹے بکھرے وجود کو سمیٹتا۔

ان کی قبر کے سامنے پہنچ کر عارض گھٹنوں کے بل اس تازہ مٹی کے ڈھیر کے سامنے بیٹھا تھا اور بچوں کی طرح وہ پھوٹ کر رو دیا۔

Posted On Kitab Nagri

کافی دیر رونے کے بعد جب اس کا دل ہلکا ہوا تو اپنی سرخ آنکھیں صاف کرتے اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے۔

دعا کرنے کے بعد وہ پسمردہ سی آواز میں بولا آپ جانتے ہیں نانا جان آپ کے دور ہونے کی خبر سن کر میں نے خود کو بہت مشکل سے سنبھالا تھا۔

ذہن نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا پھر مجھے ایک بچا ملا ایک یتیم بچا۔

آپ جانتے ہیں اس نے مجھ سے کیا کہا وہ ایک ڈالر سے اپنے لیے والدین کو خریدنا چاہتا ہے۔

نانا جان اس بچے کی اس بات نے مجھے کاٹ کر رکھ دیا تھا۔

وہ بچا اپنے ماں باپ کو خریدنا چاہتا تھا تا کہ وہ ان کا پیار پا سکے۔

اس لمحے خود کو بہت بے بس محسوس کیا تھا میں نے مگر اسی لمحے ایک فیصلہ بھی کیا تھا اور آنے سے پہلے اس کو عملی شکل بھی دے کر آیا ہوں یہ سب کہتے ہوئے عارض کے تھمے آنسو پھر سے بہے تھے۔

وہ مضبوط مرد رو رہا تھا۔

اپنا سب سے قیمتی دوست جیسا رشتہ کھو جانے پر۔

وہ چاہتا تھا بس ایک بار اس کے نانا جان اس کو اپنے سینے سے لگائے۔

وہ ان کا شفقت بھرا لمس محسوس کرنا چاہتا تھا۔

مگر وہ لمس کھو گیا تھا کہیں بہت دور۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اتنا دور کہ وہ چاہ کر بھی اس کو محسوس نہیں کر سکتا تھا۔

اب صرف یادیں رہ گئی تھی۔ایسی خوبصورت یادیں جواب صرف آنکھیں بھگو دیں گی۔

صرف عارض کی آنکھیں نہیں بہت سے وجودوں کی آنکھیں۔

عارض کو پاکستان آئے کافی دن گزر چکے تھے۔

وہ یونیورسٹی نہیں جارہا تھا۔

اس کا غم بہت بڑا تھا وہ ایک مرد تھا بظاہر اپنا درد چھپاتے ہوئے مگر اندر سے ٹوٹا ہوا تھا۔

ان دنوں میں حیام بھی عارض کے ذہن سے فراموش ہو چکی تھی۔

ابھی کچھ دن مزید اس کا یونیورسٹی جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا مگر عالیان اور زین اس کو کال کر کے بار بار یونیورسٹی آنے کا بول رہے تھے۔

ان کے اصرار پر آج اس نے یونیورسٹی جانے کا فیصلہ کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ابھی عارض یونیورسٹی میں داخل ہوا تھا جب اس کو سامنے سے حیام آتی دکھائی دی۔

وہ عارض کو ابھی بھی بیمار ہی لگ رہی تھی۔

حیام کو اس نے تقریباً ڈھائی ہفتے بعد دیکھا تھا اس لمحے وہ پہلے سے زیادہ کمزور لگ رہی تھی۔

اس کے چہرے کی رنگت پھیکی پر چکی تھی۔ہر وقت رہنے والی مسکراہٹ بھی غائب تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض سمجھ نہیں پایا تھا یہ اس کی بیماری تھی یا کچھ اور۔۔۔

حیام کے سامنے وہ اپنی حالت فراموش کر گیا تھا۔

عارض خود بھی بہت عرصے کا بیمار معلوم ہو رہا تھا۔

اس کے چہرے کی رونق اور اس کا مغرورانہ انداز کہیں دور جا پڑا تھا۔

بس ایک چیز جس نے اس کی یہ حالت کر دی تھی وہ تھا غم۔

سب سے پیارے انسان کی موت کا غم۔۔۔

عارض اور حیام دونوں کی دل کی کیفیات ایک ہی تھیں۔

دونوں ایک شخص کی جدائی کا گہرا صدمہ لیے بظاہر خوش دکھنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔

مگر یہ چہرے تو سب بیان کر دیتے ہیں ان کا درد بھی ان کے چہروں پر نمایاں تھا مگر ان کو سمجھنے کی صلاحیت بھی کسی کسی کے پاس ہوتی ہے۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر اس درد کو پہچان سکتے تھے۔

چاہے وہ ایک دوسرے سے اور اپنے رشتے سے انجان تھے مگر دونوں ایک ہی انسان کی جدائی کا غم سہہ رہے تھے۔

ان کی یہ انجانیت ان کی زندگی میں اور کتنی دیر تک رہے گی ابھی یہ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا۔

ابھی کتنے امتحان اور کتنی منزلیں طے کرنا باقی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

عارض حیام کو دیکھتا سر جھکا کر اس کے پاس سے گزر کر اپنی کلاس کی جانب بڑھ گیا۔ کلاس میں جاتے ہی سب سے پہلے عارض عالیان اور زین سے ملا تھا۔

عارض نانا ابو کا بہت افسوس ہوا۔۔ انہوں نے خود کو یہ الفاظ کہنے سے باز رکھا تھا کہ کاش وہ اس پاکستان میں ہوتا مگر تقدیر کے کھیل کو کوئی نہیں بدل سکتا اس لیے وہ خاموش رہے۔

اللہ تعالیٰ نانا ابو کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان پر اپنے فضلوں کے سائے میں رکھے۔

آمین ۔

تینوں کی زبان سے ایک ساتھ نکلا تھا۔

اسی لمحے آہل ان کی کلاس میں عالیان اور زین سے ملنے آیا تھا۔

واٹ آ پلیزینٹ سرپرائز عارض۔۔۔

امریکہ سے آتے ہی بیمار ہو گئے آہل نے خوش دِلی سے عارض کو گلے لگایا۔

عارض نے ایک نظر زین اور عالیان کو دیکھا جنھوں نے نفی میں سر ہلایا اس کا صاف مطلب تھا کہ آہل کو عارض کے نانا کی وفات کا علم نہیں تھا۔

ایکچولی آہل۔۔۔! عارض اس سے دور ہوتے بولا تھا۔

میرے نانا جان کی وفات کی وجہ سے میں یونیورسٹی نہیں آرہا تھا۔

اوہ آئی ایم ریلی سوری مجھے نہیں معلوم تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اٹس او کے آہل۔۔۔عارض نے جبراً مسکرا کر جواب دیا۔

زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے اس پر ہمارا کیا اختیار۔۔۔عارض ابھی بھی سنجیدہ تھا۔

کسی کے چلے جانے سے وقت نہیں تھمتا یا دنیا کے کام نہیں رکتے۔۔۔

انسان کو ان کے ساتھ سمجھوتا کرنا پڑتا ہے اور اپنی زندگی کو جینا پڑتا ہے۔

ہمم۔۔۔آہل کی ان سب باتوں کا عارض نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

آہل تمہاری چھوٹی بہن کی طبیعت ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی کیا۔۔۔؟

وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ کیا حیام ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی۔۔۔؟ مگر اس کی زبان اس کے دل کے الفاظ کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

پچھلے کچھ دنوں سے ہر چیز غیر متوقع ہی ہو رہی تھی۔ خیر یہ زندگی تھی سب نارمل ہونے میں وقت لگنا تھا۔

نہیں یار۔۔۔وہ ٹھیک ہوگئی تھی مگر پچھلے کچھ دنوں سے پھر سے بیمار رہنے لگی ہے۔

کس وجہ سے۔۔۔؟عارض خود کو بولنے سے روک نہیں سکا تھا۔

صدمہ۔۔۔!آہل افسوس سے بولا تھا۔

کس بات کا صدمہ۔۔۔؟ دراصل عارض کچھ دن پہلے اس کے نانا جان کی وفات ہوئی تھی اور ان کی طبیعت اس کے سامنے خراب ہوئی تھی اور وہ ان سے بہت محبت کرتی تھی۔

ایک جیسا دکھ مگر دو الگ وجود۔۔۔عارض نے سوچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں اس کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ اب کافی بہتر ہے۔

وہ ہر چیز کا مقابلہ کرنے والی لڑکی ہے۔

تم دونوں کا دکھ ایک ہی ہے۔

آہل ہمارا دکھ ایک سا نہیں ہے۔

اس کے جواب میں آہل خاموش ہی رہا تھا۔

آہل نے اس کو حیام کے بارے میں ایک اور بات بتانے کا ارادہ کیا تھا مگر وہ حالات کے پیشِ نظر خاموش ہو گیا تھا۔

ان سب باتوں کو چھوڑو اور تم مجھے یہ بتاؤ کہ بھابھی کی سالگرہ کا کیا بنا۔۔۔؟

کچھ نہیں یار دو ماہ باقی ہیں ابھی مگر کچھ بھی اچھا ذہن میں نہیں آرہا کیا اور کس طرح پلین کروں۔۔۔

بلکہ اب تم بھی موجود ہو ہمیں اس بارے میں اپنے رائے بھی دو۔۔۔

ان دونوں سے تو پوچھ چکا ہوں انتہائی بے کار آئیڈیا ہیں ان کے پاس پتا نہیں بزنس کیسے کرے گے یہ دونوں

عارض ہلکا سا مسکرایا تھا۔

آہل اپنے مقصد میں کامیاب ہوا تھا اس نے عارض کا دھیان بھٹکا دیا تھا۔

بعض اوقات وقت اتنی جلدی گزر جاتا ہے کہ کسی کو معلوم ہی نہیں ہوتا اور بعض دفعہ گزرتا ہی نہیں ہے

۔

Posted On Kitab Nagri

یونیورسٹی میں ان کا وقت بہت تیزی سے گزر گیا عارض کو احساس بھی نہ ہوا مگر اصل امتحان اس کی تنہائی تھی جہاں وقت گزارنا دو بھر تھا۔

مبارک صاحب کی وفات کو ایک ماہ گزر چکا تھا۔

آج رانم صاحبہ اور ان کی چھوٹی بہن اور ان کی بیٹی شامہ حیام کے گھر آئیں تھی۔

شامہ حیام سے عمر میں ایک سال چھوٹی تھی مگر دونوں کی خوب بنتی تھی۔

سب لاؤنج میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے ان کو آئے تقریباً ایک گھنٹا ہونے والا تھا مگر اس کو حیام ابھی تک نظر نہیں آئی تھی۔

وہ بڑوں کی باتوں سے بور ہوتی شامہ بولی۔

خالہ جان۔۔

جی بیٹا۔۔۔!

حیام اپنے کمرے میں ہے کیا۔۔۔؟

نہیں شامہ بیٹا وہ یونیورسٹی گئی ہے۔

کب تک آئیں گئیں حیام۔۔۔؟

بیٹا آج اس کی پریزینٹیشن ہے صبح کہہ رہی تھی کہ جلدی آنے کی کوشش کرے گی ۔

Posted On Kitab Nagri

جی خالہ۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ایک بار پھر وہ تینوں اپنی باتوں میں مصروف ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی ہی دیر میں ان سب کی باتوں سے شامہ بور ہونے لگی تو بولی

خالہ جان میں حیام کے کمرے میں چلی جاؤ۔

ہاں بیٹا چلی جاؤ۔۔۔ایمان بیگم مسکرا کر اس کو اجازت دی اگر تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتی ہو تو کر لینا۔

اس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی حیام کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

اس نے جیسے ہی حیام کے کمرے کا دروازہ کھولا تو اس کا نفاست سے سجا کمرہ اس کی نگاہوں کے سامنے تھا۔

دروازے کے بالکل سامنے اس کا بیڈ تھا اور بیڈ کے بائیں جانب ایک کھڑکی تھی اور کھڑکی سے تھوڑا سا آگے دونوں دیواروں کے کونوں کے ساتھ اس کا سٹڈی ٹیبل اور بک ریکس تھے اور تھوڑا سا آگے ایک دروازہ تھا جو بالکونی میں کھلتا تھا جبکہ بیڈ کے دائیں جانب اس کا ڈریسنگ موجود تھا اور ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ہی اندر کی جانب ایک کمرہ بنا ہوا تھا جہاں اس کی وارڈروب اور واشروم تھا اور بیڈ کے سامنے والی دیوار کے ساتھ صوفے لگے ہوئے تھے اور ان کے آگے ایک ٹیبل موجود تھا۔

شامہ چلتی ہوئی اس کے سٹڈی ٹیبل تک آئی اور اس کی کتابیں اٹھا کر دیکھنے لگی۔

حیام کی کتابیں دیکھتی ایک بھولی بسری یاد اس کے ذہن کے پردے پر نمایاں ہوئی۔

حیام اپنے کمرے میں بیٹھی اپنی اسائنمنٹ بنا رہی تھی۔

ان دنوں شامہ ان کے گھر رہنے آئی ہوئی تھی۔

حیام تم میتھس کیسے پڑھ لیتی ہو۔۔۔بیڈ پر بیٹھی شامہ منہ پھولا کر بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے تم بیالوجی پڑھ لیتی ہو۔

چلو مانا ڈاکٹری کا تو پھر بھی ہماری روزمرہ زندگی سے ایک گہرا تعلق ہے مگر میتھ اس کو پڑھ کر کیا کرو گی۔

شامہ کی بات پر حیام اپنا لیپ ٹاپ بند کرتی اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

محترمہ بہت گہرا تعلق ہے آج جتنے بھی سبجکٹس ہیں یہ سب اسی میتھ سے نکلے ہے۔

Maths is the mother of all subjects So don't underestimate a math student

اگر میتھ ناں ہوتا تو انسان اپنی روزمرہ کی زندگی میں کسی بھی قسم کی گنتی نہ کرسکتے۔

اگر میتھ نہ ہوتا تو تمھاری اس ڈاکٹری کا بھی کوئی فاعدہ نہیں ہونا تھا۔

تم سب جو ٹیسٹ رپورٹس میں اعداد و شمار دیکھتے ہو کسی بھی بیماری کے وہ سب میتھ کی ہی مرہون منت ہے ۔

شامہ جانتی تھی وہ حیام کے میتھ نامہ سے نہیں جیت سکتی تھی۔

حیام کی کتاب بند کرتے اس نے بہت سی یادوں کو بھی اپنے ذہن میں بند کر دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حیام افشی زری اور نور لیکچرز سے فراغ ہو کر کلاس سے باہر نکلی تھی۔

ان کا آج کا دن کافی مصروف تھا۔

یار مجھے بھوک لگ رہی ہے پہلے کیفے جا کر کچھ کھا لیتے ہیں پھر تم دونوں گھر چلے جانا حیام نور اور زری کے درمیان میں چلتے ہوئے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تم اور افشاں جا کر کھا لو ہمیں گھر جا رہے ہیں پہلے ہی دیر ہو رہی ہے۔

زری یہ کیا بات ہوئی آدھے گھنٹے کی بات ہے پھر چلی جانا تم دونوں۔

Posted On Kitab Nagri

حیام ہم لیٹ ہو جائیں گے۔

ٹھیک ہے جاؤ تم دونوں اور اب شکل نہ دیکھانا مجھے اپنی۔۔۔

ناراض ہوں میں۔

یار حیام ایسے نہ کرو ہمیں جانا ہے۔

تو جاؤ میں کون سا پکڑا ہے تم دونوں کو حیام منہ بنا کر بولی تھی۔

تم دونوں جاؤ یہ ابھی سب بھول جائے گی جانتی تو ہو تم دونوں افشاں ان کی گفتگو میں پہلی بار بولی تھی۔

بہت ہلکا لے رکھا ہے تم لوگوں نے مجھے۔ دیکھنا ایک دن تم لوگ میری آواز تک سننے کو ترسو گی چڑیلوں۔۔۔

حیام کی بات پر نور کھکھلا دی تھی۔

ایسا وقت کبھی نہیں آئے گا نور کی بات پر حیام اپنا بیگ اٹھا کر کیفے کی جانب بڑھ گئی۔

اف یہ لڑکی بہت ضدی ہے اپنی ہی کرتی ہے ہمیشہ۔

میں نے بولا ہے ناں ابھی ٹھیک ہو جائے گی پریشان نہ ہو اور جاؤ تم دونوں ۔

افشاں سے مل کر وہ دونوں گھر کی جانب بڑھ گئی تھی جبکہ افشی کیفے کی جانب بھاگی تھی۔ جب افشی وہاں پہنچی حیام کسی سے باتوں میں مصروف تھی۔

وہ بھی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کے ساتھ آ بیٹھی۔

اسلام علیکم آہل بھائی۔

Posted On Kitab Nagri

واعلیکم السلام ۔

افشی نے بیٹھتے ہی سلام کیا تھا۔

آہل سے باتیں کرتے حیام کچھ دیر پہلے والی ناراضی والی بات بھول چکی تھی۔

اسی لمحے آہل کا فون بجا اور وہ فون سننے کے لیے ایک طرف چلا گیا۔

چلی گئی وہ دونوں۔

آہل کے جاتے ہی حیام نے افشاں سے پوچھا تھا۔

ہاں چلی گئی ہیں اور تم کب سدھرو گی۔

کبھی بھی نہیں حیام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔

اتنی دیر میں آہل بھی واپس آگیا تھا اور بتاؤ تم دونوں کی سٹڈیز کیسی جا رہی ہیں اپنی کرسی کھینچ کر بیٹھتے آہل بولا تھا۔

الحمدللہ بھائی اچھی جا رہی ہیں۔

گڈ۔۔۔!۔

اچھا زمل تم لوگوں کے ساتھ تھی آج اس نے کوئی بھی لیکچر نہیں لیا۔

نہیں بھائی۔۔اس سے پہلے کہ حیام جواب دیتی افشی بولی کیونکہ وہ آپ سے ناراض ہیں۔

ہیں اب میں نے کیا کر دیا جو وہ مجھ سے ناراض ہے آہل نے حیرانی سے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ بھی نہیں بھائی آج وہ یونیورسٹی ہی نہیں آئی۔

کیوں کیا ہوا اس کو۔۔۔؟

بھائی ویسے ہم سے زیادہ اس بارے میں آپ کو معلوم ہونا چاہیے تھا افشاں شرارت سے بولی تھی۔

جبکہ حیام نے اس کے پاؤں پر اپنا پاؤں مارا تھا۔ یہ اس بات کا اشارہ تھا فضول باتیں مت کرو۔

آہل افشی کی بات پر قہقہہ لگا کے ہنسا تھا ویسے میرے سے زیادہ وہ تم لوگوں کی سنتی ہے تو تم لوگوں کو ہی علم ہونا چاہیے تھا۔

اچھا کیا ہوا ہے اس کو اب کی بار لہجے میں فکر مندی تھی۔

کچھ نہیں وہ بیمار تھی اس لیے نہیں آئی۔

کیا ہوا۔۔؟ کیسے بیمار ہو گی۔۔۔؟ کتنی بار اس کو کہا ہے کہ اپنا خیال رکھا کرے مگر وہ سنتی کب ہے اور اس نے مجھے بتایا بھی نہیں کہ اس کی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔

بھائی جب انسان بیمار ہوتا ہے تو وہ کسی کو بتاتا تھوڑی ہے کہ میں بیمار ہو آ کر میری عیادت کرو۔

حیام۔۔۔! آہل نے حیام کو گھورا جس پر حیام مسکرادی ۔

بہت تیز ہو گئی ہو تم آہل کی اس بات پر حیام اور افشی دونوں ہی کھکھلا دی۔

آہل بھائی ہم نے آپ سے ایک بات کرنی تھی حیام تھوڑا آگے کو ہو کر بیٹھتی بولی تھی۔

ہاں چھوٹی بولو کیا بات ہے۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی وہ زمل کی سالگرہ آرہی ہے تو ہم نے سوچا کہ ہم ان کے لیے کوئی اچھی سی ارینجمنٹ اور سیلیبریشن کریں۔

کیا آپ بھی ہمارے ساتھ شامل ہوگے یاں آپ نے ان کے بارے میں کچھ سوچا ہے۔

میں بھی اس بارے میں سوچ رہا تھا کہ تم دونوں سے بات کرو مگر اچھا ہوا تم نے بات کرلی ورنہ میں ایک دو دن تک تم دونوں سے بات کرنے والا تھا۔

بھائی آپ بتادیں کہ کیا کرنا ہے۔

بھائی میں نے سوچا تھا کہ جو سیکالوجی ڈیپارٹمنٹ والی طرف راہ داری بنی ہوئی ہے وہاں پر ہم ان کے لیے خوبصورت سی ارینجمنٹ کریں گے افشاں کے کہنے کے بعد حیام بولی تھی۔

میرے خیال میں ایسا کرتے ہیں کہ ارینجمنٹ یونیورسٹی میں کرلیتے ہیں اور پھر کھانا کھانے کے لیے باہر کسی ریسٹورنٹ میں چلے جائیں گے۔

ہاں ایسا کرلیتے ہیں اچھا خیال ہے۔

کہاں جانے کی تیاری ہورہی ہے آہل بھابھی کی غیر موجودگی میں حیام کو دیکھتے عارض نے آہل سے سوال کیا تھا جبکہ اس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ تھی۔

وہ میرے دل کی خوبصورت ترین دھڑکن ہے

اس کو دیکھ کر میری روح بھی مسکراتی ہے

Posted On Kitab Nagri

از قلم خود

عارض کے بولتے ہی حیام نے پہلے افشی کو دیکھا اور پھر نظریں پھیر گئ تھی۔

کتنا عرصہ نظر انداز کریں گی مجھے مس حیام۔عارض نے حیام کو دیکھ کر سوچا تھا۔

آؤ بیٹھو تم لوگوں سے ایک بات بھی کرنی تھی میں نے اور سوچا کہ کھانا بھی ساتھ کھالیتے ہیں۔

بہت اچھا کیا آہل ورنہ میں ان دونوں کو کب سے کہہ رہا تھا کہ کچھ کھانے چلتے ہیں مگر یہ دونوں مجھ معصوم کی نہیں سنتے زین بیچاروں والی شکل بناتے ہوئے آہل کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

پورا ڈرامہ کنگ ہو تم زین عارض کہتے ہوئے حیام اور آہل کیے درمیان موجود خالی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ عارض کی اس حرکت پر حیام فوراً کھسک کر افشی کے ساتھ ہوئی۔

آہل تم نے ہم سب سے کیا بات کرنی تھی۔زین کے ساتھ بیٹھتے عالیان نے پوچھا تھا۔اس کا اشارہ حیام اور افشی کی وہاں موجودگی کی جانب تھا اور پھر گہری نظروں سے افشاں کو دیکھا۔

افشاں کو دیکھتے ہوئے عالیان کی آنکھیں چمک رہی تھی اور یہ بات زین نے باخوبی نوٹ کی تھی۔

لگتا ہے شادی کا لڈو کھلانے لگے ہو تم ہمیں مگر یار بھابھی کہاں ہے وہ نظر کیوں نہیں آرہیں۔

زین گردن گھوما کر ادھر ادھر دیکھتے بولا ساتھ ہی عالیان کو کہنی ماری جو ابھی بھی چور نظروں سے افشاں کو دیکھ رہا تھا۔

زین بکواس نہ کیا کرو اور زرہ شرم کرو۔

Posted On Kitab Nagri

آہل میری دلی خواہش ہے کہ یہ شخص شرمیالوجی میں پی ایچ ڈی کرلے عالیان زین کو گھورتے ہوئے بولا تھا

۔

اور میری شدید خواہش ہے کہ تم عقیالوجی میں پی ایچ ڈی کرلو۔

اور مجھے لگتا ہے کہ تم تینوں نے اس وقت یہی بیٹھے بیٹھے مجھ سے بی ایس ان ذلیلیالوجی کرلینی ہے۔

ایک توپتا نہیں کیوں تم سب ہاتھ دھو کر مجھ معصوم کے پیچھے پڑجاتے ہو زین منہ بنا کر بولا۔

دنیا کی ساری معصومیت جناب زین العابدین صاحب پر آکر ہی ختم ہو جاتی ہے عالیان تپ کر بولا تھا۔

ویسے تو تم لوگوں کی عزت نہیں ہے اور اگر کسی کی نظر میں بچی کچی ہے بھی تو اس کی لاج رکھ لیا کرو۔

کسی کی نظر میں ہوگی تو رکھے گے ناں۔ عارض کی بات کے جواب میں آہل بولا تھا۔

حیام اس وقت ایسے ظاہر کررہی تھی جیسے وہاں موجود ہوتے ہوئے بھی موجود نہیں تھی جبکہ افشی ان لوگوں کی یہ باتیں خوب انجوائے کررہی تھی۔

بھائی آپ جو بھی فیصلہ کریئں گے ہمیں بتادیجیے گا پھر ہم لوگ سب انتظامات دیکھ لیں گے اور اگر کھانا کھانے ریسٹورنٹ جانا ہے تو اس دن کیب بک کروالیں گے یاں آپ اپنی گاڑی لے آئے گا۔

میں تم دونوں کو کل تک بتادوں گا کیسے کرنا ہے۔

چلو افشی چلیں آہل سے بات کرکے حیام افشاں سے بولی تھی۔

آپ دونوں بیٹھ جائیں ہمارے ساتھ کھانا کھا کر جایئے گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بہت شکریہ آپ کا مگر ہم کھانا کھا چکے ہیں۔

مگر حیام۔۔ آہل کچھ کہہ رہا تھا جب حیام ایک بار پھر بولی۔

بھائی ہم چلتے ہیں اتنا کہتے ہی حیام اپنا بیگ کندھے پر ڈال کر افشی کا ہاتھ پکڑ کر کیفے سے باہر نکل گئی۔

عارض نے گردن گھوما کر جاتی ہوئی حیام کو دیکھا تھا۔

کیفے سے باہر نکل کر حیام نے افشی کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا اور تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھ گئی۔

افشاں اس کے قدم کے ساتھ قدم ملانے کی کوشش کر رہی تھی۔

کچھ دور جا کر حیام رکی اور افشاں کی جانب مڑی۔

افشاں کیا وہ تینوں بھی زمل کی سالگرہ پر ہوں گے۔۔۔؟

ہاں شاید ہو سکتا ہے کیونکہ وہ آہل بھائی کے اچھے دوست ہیں اور زمل بھی ان کو جانتی ہے۔

وہ لوگ میرے خیال سے تو ہوں گے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اچھا۔۔! حیام نے منہ بگاڑ کر کہا۔

کیا ہوا حیام کوئی مسئلہ ہے کیا؟

نہیں افشی مجھے کیا مسئلہ ہونا ہے سب ٹھیک ہے حیام اس سے نظریں چرا گئی تھی۔

حیام یہی بات میری طرف دیکھ کر بولو میں پھر مانوں گی۔

Afshi I don't feel comfortable with them

Posted On Kitab Nagri

حیام کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار نمایاں تھے ۔

With them or with him?

افشی جانتی تھی اس کا جواب کیا ہو گا۔

With him

Afshi You know very well about me

Yes Hayam I know very well But...

کیا But افشی۔۔!حیام کچھ دیر کی بات ہے کچھ بھی نہیں ہو تا۔

اس لمحے حیام اپنی بھوک بھی بھول چکی تھی اور ان کو کہہ آئی تھی کہ وہ کھانا کھا چکی ہیں۔

آہل اب بتاؤ کیا بات کرنی ہے زین جو کھانے کا آڈر دینے گیا تھا آتے ہی بولا۔

وہ دونوں خیر سے یہاں تھی۔۔۔؟ یہ سوال عارض کی جانب سے آیا تھا۔

ہاں تمھیں پتا تو ہے زمل کی سالگرہ آرہی ہے بس اسی بارے میں وہ مجھ سے بات کر رہی تھیں۔

اتنی دیر میں ان کا آڈر بھی آگیا تھا۔

تم کہہ رہے تھے نا کہ تم نے بھابھی کو شادی کی پیشکش کرنی ہے ان کی سالگرہ پر تو پھر تمھارا کیا ارادہ ہے۔۔۔؟

اب میرا ارادہ بدل گیا ہے عالیان کے سوال کے جواب میں آہل بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا مطلب کیا کرنے والے ہو اب تم عارض نے حیرت سے پوچھا تھا۔

شادی کی پیشکش اب بھی کروں گا میں۔

مگر ابھی تو تم نے بولا ہے میرا ارادہ بدل گیا ہے۔

کیا مطلب ہمیں کھل بتاؤ کیا کرنے والے ہو تم زین کب پیچھے رہنے والوں میں سے تھا۔

اس پر وہ ان سب کو بتانے لگا کہ وہ کیا کرنے کے ارادے رکھتا ہے۔

اف آہل ابھی بھی تم بھابھی کو آزمانا چاہتا ہے۔

ہاں مانا تم دونوں کے درمیان شادی کو لے کر کوئی بات کبھی طہ نہیں ہوئی مگر اس کی دلی کیفیت سے تو تم بہت اچھے سے واقف ہو پھر یہ سب کیوں۔۔۔؟ عارض اس کی بات سن کر پھنکارا تھا۔

تم لوگ صرف یہ بتاؤ میرا ساتھ دو گے کہ نہیں ساری تیاری کرنے میں باقی سب میں دیکھ لوں گا۔

عارض نے دو منٹ آہل کو گھور کر دیکھا اور اس کے بڑھائے ہوئے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا مگر کہا کچھ نہیں اور یہی کام زین اور عالیان نے بھی کیا ان کے اس عمل کا مطلب صاف تھا کہ وہ سب اس کا ساتھ دیں گے۔

آہل سے فارغ ہو کر جب عارض زین اور عالیان باہر نکلے تو عالیان کے فون پر اس کی مما کی کال آنے لگی۔

ایک طرف جا کر اس نے ان کی کال اٹینڈ کی اور پانچ منٹ بعد واپس آیا۔

زین کے ساتھ کھڑا عارض اپنے آفس کے کچھ ڈاکومنٹس دیکھنے میں مصروف تھا۔

جب عالیان واپس آیا تو اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار صاف نمایاں تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کیابات ہے عالیان۔۔۔؟زین نے فکرمندی سے پوچھا تھا۔

کچھ نہیں یار کل کوٹ کی ہرنگ ہے اس ہر بار کی طرح اس وکیل نے بھی کیس لے کر ایک دن پہلے لڑنے سے انکار کر دیا ہے۔

عالیان تمھارے پاس اللہ کا دیا سب کچھ ہے تم اس پراپرٹی کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔

کیسے چھوڑ دوں زین کو میرے باپ کی خون پسینے کی کمائی ہے اور جو سب اب میرے پاس موجود ہے وہ سب میری ماں کا کمایا ہوا ہے۔

میرے باپ کی ہر چیز پر میرا پورا حق ہے۔اور میں اس کو واپس لے کر ہی رہوں گا

اور یاد رکھو ہم مایوس بھی ہو جائیں تو کبھی امید کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔

اس لڑکی کی ایک بات نے آج تک مجھے ہمت دی ہے کہ میں اپنے باپ کی پراپرٹی واپس حاصل کر سکوں۔

اف عالیان یہ کون سی لڑکی ہے جس نے تم سے یہ کہا ہے۔

تم ہمیشہ اس کا ذکر کرتے ہو مگر کبھی بتاتے نہیں ہو وہ لڑکی کون ہے۔

جب صحیح وقت آئے گا بتادوں گا۔

تم فکر مت کرو۔اس کی گردن میں بازو ڈال کر زین کو اپنی جانب کھینچتے عالیان بولا تھا۔

عالیان ایک دن تم اپنا حق ضرور حاصل کر لو گے۔

مما بھی یہی کہتی ہیں عارض اور وہ دن دور نہیں ہے جب سب میرے بابا کی ہر نشانی میرے پاس ہو گی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام وعلیکم مما۔۔۔!حیام نے آتے ہی لاونج کے صوفے پر گرتے ہوئے ایمان بیگم سے سلام کیا۔

وعلیکم السلام ۔

حیام کے سلام کا جواب ایمان بیگم نے نہیں دیا تھا۔

یہ آواز بہت جانی پہچانی تھی حیام نے مڑ کر دیکھا۔

خالہ جان۔۔وہ فوراًاٹھی اور ان کے گلے لگی۔

آپ کب آئیں تھی اسی طرح ان کے گلے لگے حیام نے سوال کیا تھا۔

کافی دیر ہو چکی ہے۔

آپ نے اپنے آنے کا بتایا ہی نہیں ورنہ میں چھٹی کر لیتی حیام منہ بنا کر بولی تھی۔

حیام۔۔۔!

نہیں مطلب جلدی گھر آجاتی ناں ساتھ ہی حیام نے ان کے گال کھینچے تھے۔

اچھا خالہ جان اور کون کون آیا ہے۔۔۔؟حیام نے پورے لونچ میں گردن گھوما کر کچن کی جانب دیکھا تھا۔

رانم آپی کی فیملی بھی آئی تھی مگر وہ لوگ چلے گئے ہیں۔

نادیہ بیگم کی بات سن کر وہ بے دلی سے مسکرا دی۔

حیام کے اندر میں کچھ ٹوٹا تھا ایک لمحے کو اس کے دل میں خواہش جاگی تھی کاش وہ یونیورسٹی ناں جاتی۔

Posted On Kitab Nagri

توشاید۔۔۔

کیاہوا حیام بیٹا۔۔۔؟

کچھ نہیں پیاری خالہ میں زرہ فریش ہو کر آتی ہوں ساتھ ہی کھڑے ہو کر حیام نے اپنا بیگ کندھے پر ڈالا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔

پہلی سیڑھی پر قدم رکھتے ہی حیام مڑی خالہ آپ نے کھانا کھالیا۔۔۔؟جس پر انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

آپ بھی جلدی سے فریش ہو کر آؤ اور کھانا کھالو۔

نہیں خالہ میں یونیورسٹی سے کھا کر آئی ہوں ابھی بالکل بھوک نہیں ہے اتنا کہتے ہی حیام سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

حیام۔۔۔!

اس سے پہلے وہ آخری سیڑھی چڑھتی نادیہ بیگم نے اسے آواز دی۔

جی خالہ۔۔۔حیام نے پیچھے دیکھ کر جواب دیا تھا۔

اپنے کمرے میں جا کر واپسی کا راستہ بھول مت جانا حیام نے الجھ کر نادیہ صاحبہ کو دیکھا۔

کیا مطلب خالہ جان۔۔۔حیام نے اپنی الجھن بھری نظروں سے پوچھا۔

کچھ نہیں جاؤ فریش ہو جاؤ۔۔۔حیام نے شانے اچکا کر اپنے کمرے کا دروازا کھولا۔

دروازہ کھولتے ہی اس کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کے کمرے کی لائٹس اون تھی کھڑکیوں کے پردے ہٹے ہوئے تھے اور اے سی بھی چل رہا تھا۔

یہ منظر دیکھ کر حیام دروازے سے ہی پلٹی اور سیڑھیوں کے قریب آکر ایمان بیگم کو آواز دی۔

مما۔۔۔ !

مما۔۔۔ !

میرے کمرے میں کون گیا تھا سب لائٹس اور اے سی چل رہا ہے۔

آپ کی پیاری کزن گئی تھی حیام۔

اس سے پہلے ایمان بیگم جواب دیتی حیام پیچھے سے آواز آئی۔

شامہ۔۔۔!حیام کی حیرت کی انتہا نہیں تھی۔

اس کو اب نادیہ بیگم کی بات سمجھ آئی تھی وہ کیوں کہہ رہی تھی کہ واپسی کا رستہ بھول مت جانا۔

حیام نے پلٹ کر فوراً شامہ کو گلے لگایا تھا۔

کیا سرپرائز دیا ہے تم نے۔

بس دیکھ لیں حیام آج آپ کا شکوہ دور کرنے آئی ہوں۔

شکوے تو تم سے ہزاروں ہیں۔۔۔وہ بچوں کی طرح خوش ہوتی شامہ کو لیئے اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

یار شامہ تمھیں دیکھ کر تو میری ساری تھکاوٹ دور ہو گئی ہے اب میں خود کو بہت فریش فیل کر رہی ہوں حیام بیڈ پر بیٹھتی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کو بیٹھا دیکھ شامہ نے حیام کو کھینچ کر کھڑا کیا اور واشروم کی جانب دھکیلنے لگی۔ جائیں حیام پہلے فریش ہو کر آئیں۔

ہو تو گئی ہوں تمھیں دیکھ کر ۔

یونیورسٹی جا کر آپ کا انداز لوفرانہ نہیں ہو گیا اپنی بات پر شامہ خود ہی ہنس پڑی۔

باز آجاؤ ورنہ تمھیں سیدھا بھی کر سکتی ہوں آخر کار بڑی ہو تم سے وہ بھی پورا ایک سال حیام شامہ کے سر پر چپت رسید کرتے بولی۔

یار حیام آپ سچ میں بہت کیوٹ ہیں۔

اووو اچھا اب میرا بے بی مجھے مسکے لگا رہا ہے حیام نے شامہ کی ناک کھینچی اور بھاگ واشروم میں بند ہو گئی۔

حیام۔۔۔!۔

چلو تھوڑا سا کام کرو جا کر ویسے بھی بستر توڑتی توڑتی تم موٹی ہو گئی ہو۔

حیام واشروم کا تھوڑا سا دروازہ کھول کر اپنی ہنسی دباتے ہوئے بولی۔

کیا واقعی حیام۔۔۔! شامہ خود کو شیشے میں دیکھتے ہوئے بولی۔

ہاں ناں چلو شاباش جاؤ اپنے اور میرے لیے سنیکس اور چائے لے کر آؤ۔

حیام تھوڑی سی شرم کر لیں گھر آئے مہمان سے خدمتیں کروا رہی ہیں ان کی کرنے کی بجائے۔

یعنی تمھیں پتلا نہیں ہونا حیام ایک بار پھر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ہونا ہے۔۔۔!۔

چلو پھر شاباش جاؤ کہتے ساتھ ہی حیام نے واشروم کا دروازہ بند کر لیا۔

دو منٹ شامہ خود کو شیشے میں دیکھتے سوچنے لگی کیا وہ واقعی موٹی ہو گئی ہے۔۔۔؟ یا حیام ایسے ہی بول رہی ہے۔

اپنی سوچوں کو جھٹکتی وہ نیچے کی جانب بڑھی۔

کچن میں ایمان بیگم اور نادیہ صاحبہ دونوں موجود کام کر رہی تھی۔

مما۔۔۔

آنی۔۔۔

کیا میں موٹی ہو گئی ہوں۔۔۔؟ جاتے ہی اس نے ان دونوں سے سب سے پہلے سوال کیا تھا۔

شامہ کی بات پر دونوں نے اپنی ہنسی دبائی۔

یہ تم سے کس نے کہا ہے شامہ؟

آنی وہ حیام کہہ رہی تھیں میں موٹی ہو رہی ہوں۔

اووووا اچھا۔۔!یعنی یہ ہماری لاڈلی کے کام ہیں۔

جی۔۔۔!شامہ نے معصومیت سے سر ہلایا تھا۔

اور کیا کہا ہے اس نے۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے بولا ہے جاؤ تھوڑا سا کام کرو اور میرے لیے چائے اور سنیکس لے کر آؤ۔ شامہ کی اس بات پر ایمان بیگم اور نادیہ بیگم دونوں ہی کھلکھلا دی۔

شامہ بیٹا تم بالکل بھی موٹی نہیں ہو رہی بس وہ تمھیں تنگ کر رہی تھی اور یہ لو چائے اور سنیکس لے جاؤ اس کے لیے ایمان بیگم نے اس کے ہاتھ میں ٹرے پکڑائی اور پھر اپنا کام کرنے میں مصروف ہو گئی۔

حیام اب تو آپ مجھ سے بچیں۔ ٹرے تھامے شامہ تیز تیز قدم اٹھاتی حیام کے کمرے میں داخل ہوئی۔

حیام جو اپنے بال کنگھی رہی تھی شامہ کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر مسکرائی۔

حیام قسم سے یار اس وقت آپ کی یہ مسکراہٹ مجھے بہت بری لگ رہی ہے۔

کیوں بھئی اب میں نے کیا کر دیا۔

یار بہت غلط بات ہے آپ کو پتا ہے کہ مجھے اپنی صحت کا کتنا خیال ہے پھر بھی آپ۔۔۔؟

حیام کی کھلکھلاہٹ کمرے میں گونجی تھی۔

اوو میلا بے بی۔۔۔ حیام پلٹ کر اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی تھی۔

کافی دیر وہ دونوں یونہی بیٹھی باتیں کرتی رہی ایک دوسرے کو اپنی باتیں بتاتی رہی اور باتیں کرتے کرتے ہی وہ دونوں سو گئی چار بجے جب ایمان بیگم ان کو نیچے بلانے آئی تو ان کو سوتا ہوا پا کر واپس چلی گئی۔

شام کر سات بج رہے تھے جب حیام کی آنکھ کھلی اس نے شامہ کو اپنے دوسری طرف سوتا ہوا پایا۔

حیام نے اپنی بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ شامہ کو آواز دی اور اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کے آواز دینے پر بھی شمامہ نہ اٹھی تو اس نے شمامہ کو ہلایا جو کسمسا کر کروٹ بدل گئی۔

شمامہ یار اٹھ جاؤ ورنہ تمھارے اوپر پانی پھینک دوں گی۔

حیام بستر آپ کا ہی خراب ہو گا میرا کچھ نہیں جائے گا۔

شمامہ کی اس بات پر حیام نے چولو بھر پانی اس کے منہ پھر چھڑکا جس پر وہ ایک دم اٹھ بیٹھی۔

ہاہاہاہا اب آیا مزا۔ چلو اٹھو نیچے چلیں کہتے ساتھ ہی حیام نے شمامہ کو کھینچ کر بستر سے اٹھایا اور اپنا بستر ٹھیک کرنے لگی۔

پانچ منٹ میں وہ دونوں اپنی حالت درست کیے نیچے جانے کے لیے تیار تھی۔

سب لوگ لاونج میں موجود تھے ان دونوں کو دیکھ کر ایمان بیگم بولیں

اٹھ گئی میری دونوں بیٹیاں۔

جی دونوں نے مسکرا کر سر ہلایا اور ایمان بیگم اور نادیہ صاحبہ کے پاس آ بیٹھی۔

مما ہارون اور بابا آ گئے ہیں۔۔۔؟ حیام بیٹھتے ہی ایمان بیگم سے پوچھنے لگی۔

ہاں بیٹا ہارون تو آ گیا ہے آپ کے بابا بھی آنے والے ہیں۔

اوکے۔۔۔! کہتے ہی وہ ایمان بیگم کے کندھے سے اپنا سر ٹکا گئی۔

گل۔۔ !

گل۔۔!

Posted On Kitab Nagri

ایمان بیگم نے اپنی ملازمہ کی بیٹی گل کو آواز دی تھی۔

جی آنٹی۔۔۔ !

گل بیٹا میں چاولوں کے لیے پانی چڑھا کر آئی تھی وہ دیکھ کو اگر ہو گیا ہے تو اس میں چاول ڈال دو.جی آنٹی ایمان بیگم کی بات پر وہ جواب دیتی جانے لگی۔

گلِ رعنا۔۔!حیام نے اس کو پکارا۔

جی آپی۔

رکو میں تمھارے ساتھ چلتی ہوں۔۔۔ساتھ ہی حیام اٹھ کر اس کے ساتھ کچن میں جانے لگی۔

کچن میں جا کر اس نے سب سے پہلے چاولوں کے لیے چڑھائے گئے پانی کو دیکھا۔

پھر گل کو ہدایت دی کہ وہ چاولوں کو نچور کر لائے اور جب وہ لائی تو حیام نے بہت احتیاط سے چاولوں کو ڈالا اور ساتھ ساتھ گلِ رعنا کو سمجھنے لگی کیونکہ کچھ دن پہلے اس نے چاولوں کا پانی نکالے بغیر ہی چاولوں کو دیگچی میں ڈال دیا تھا۔

چاول ڈال کر حیام نے گلِ رعنا کو سالاد کی چیزیں پکڑائی کہ وہ سلاد بنائے۔

حیام چولہے کے پاس کھڑی چاولوں کو دیکھ رہی تھی اور گلِ رعنا کاونٹر پر بیٹھی سلاد بنا رہی تھی۔

حیام ساتھ ساتھ اس کو انسٹرکشنز دے رہی تھی کیونکہ وہ صرف سترہ اٹھارہ سال کی بچی تھی اور اپنی ماں کی وفات کے بعد وہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ ان کے گھر کے کام بھی کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

گل کاونٹر پر پھیلاواڈالے کام کرنے میں مصروف تھی جب شامہ کچن میں داخل ہوئی اور اس نے مسکرا کا حیام کو دیکھا جو اب گل کو اپنے پاس بلا کر چاولوں کے بارے میں بتا رہی تھی ۔

شامہ کی نظر جب کاونٹر پر گئی تو ہر چیز پھیلی ہوئی دیکھ کر اس نے حیام کو دیکھا اور کہنے لگی

Hayam how you bear all this mess

حیام نے شامہ کو غصے سے گھورا اور بولی

Shammah she is a little girl and she takes time to learn everything

حیام اسے کچھ اور بھی کہتی اس سے پہلے گل بولی آپی میں ابھی چیزیں سمیٹ دیتی ہوں ۔

Its ok be relax Gul e Rana

حیام گل کو دیکھتی ہوئی بولی

Apii...!

Do your work

اوکے آپی اور پھر سے اپنا کام کرنے لگی۔

حیام اس نوکرانی کے آگے میری بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

حیام نے اس کو غصے سے دیکھا اور بولی گل میری چھوٹی بہن کی طرح ہے۔

پر ہے تو نہیں---

Posted On Kitab Nagri

شمامہ۔۔!حیام کے انداز میں غصہ تھا۔

فائن۔۔۔!غصے سے کہتی شمامہ پیر پٹکتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔

شمامہ کے جاتے ہی حیام نے ایک نظر گل کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی۔

کچھ نہیں ہوا گل تم اپنا کام کرو انسان کو کوئی بھی کام ایک دو دن میں نہیں آجاتا اس کو سیکھنے میں کچھ وقت لگتا ہے اور پھر اس کے ساتھ آکر کھڑی ہوئی اور مدد کرنے لگی۔

رات کا کھانا بہت ہی خاموشی میں کھایا گیا تھا اور پھر کھانے کے بعد نادیہ صاحبہ اور شمامہ واپس اپنے گھر جانے کے لیے نکل گئی مگر ان کے جانے سے پہلے حیام نے شمامہ کو بہت ہی پیار سے سمجھایا تھا اور وہ اس کی بات مان بھی گئی تھی۔

دن کا آغاز ایک روشن صبح سے ہوا تھا۔ کھڑکیوں سے آتی روشنی نے پورے کمرے کو روشن کر رکھا تھا۔

افشاں ابھی فریش ہو کر باتھ روم سے نکلی تھی جب اس کا فون بجنے لگا۔

وہ ٹاول ایک سائیڈ پر رکھتی ڈریسنگ سے اپنا فون اٹھا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

اسلام علیکم زمل۔

سب خیریت ہے ناں ۔

اچھا چلیں ٹھیک ہے میں پہنچ جاؤں گی ۔

Posted On Kitab Nagri

2 بجے۔

اوکے آجاؤ گی۔

اللہ حافظ۔

فون رکھ کر اپنے بال باندھ کر افشی ناشتہ بنانے کے لیے کچن میں چلی گئی اور اپنا سارا کام پھرتی سے کر رہی تھی کیونکہ اسے تیار ہو کر زمل سے ملنے کے لیے بھی جانا تھا ناشتے سے فارغ ہو کر وہ تیار ہونے چلی گئی اور 1 بجے کے قریب اپنے گھر سے نکلی۔

افشاں اپنی گاڑی پر تھی اسے لیے آدھے گھنٹے میں اپنی مطلوبہ جگہ پہنچ گئی تھی اور اب ایک ٹیبل پر بیٹھی زمل کا انتظار کر رہی تھی۔

اس کو بیٹھے پندرہ سے بیس منٹ ہو چکے تھے مگر ابھی تک زمل نہیں آئی تھی۔

افشاں نے اپنا فون نکال کر زمل کو کال ملائی جس پر اس نے اپنے ناں آنے کی اطلاع دی اور ساتھ ہی اپنے ناں آنے کی وجہ بتائی۔

چلیں کوئی بات نہیں زمل ہم کل بات کر لیں گے۔

فون بند کر کے افشاں ابھی جانے کے لیے اٹھی تھی جب اس کی نظر کھڑکی سے باہر نظر آنے والے مناظر پر پڑی وہاں اس کی یونیورسٹی کے کچھ لڑکے ایک لڑکی کو گھیرے کھڑے تھے اور ایک لڑکے کو پکڑ کر وہ بری طرح مار رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اپنا بیگ کندھے پر ڈالتی ان لڑکوں کے قریب پہنچی۔

ایکیوز می مسٹرز آپ کیوں ان دونوں کو پریشان کر رہے ہیں زرہ سی انسانیت نام کی چیز ہے آپ میں مار مار کر کیا حال کر دی ہے آپ نے اس کا چلیں وہ تو ایک لڑکا سے اس سے جو بھی لڑائی ہے آپ کی وہ ایک طرف مگر آپ کی ہمت کیسے ہوئی ایک لڑکی کو ہاتھ لگانے کی۔

آپ کو اتنی تمیز نہیں ہے ایک لڑکی سے کس طرح پیش آتے ہیں۔

دوپٹہ ایک لڑکی کی عزت ہوتا ہے اور آپ نے اس کے سر سے اس کی عزت ہی کھینچ لی۔

آپ جیسے لوگ ہی ہمارے معاشرے کو خراب کرتے ہیں اور پھر الزام ایک لڑکی پر لگاتے۔

سنو لڑکی اپنی زبان سنبھال کر بات کرو ورنہ بولنے کے قابل بھی نہیں رہو گی۔

تم مجھے ہاتھ تو لگا کر دیکھاؤ ہاتھ توڑ دوں گی تمھارا میں اس کی طرح کمزور نہیں ہوں۔ افشی نے اپنے سامنے کھڑی لڑکی کی جانب اشارہ کیا جو ڈر سے کانپ رہی تھی۔

لڑکی تم نے خود مصیبت کو دعوت دی ہے اب اس کا انجام بھی بھگتوں ۔

ان لڑکوں میں سے ایک لڑکے سے آگے بڑھ کر افشی کے منہ پر تھپڑ مارنا چاہا اس سے پہلے کہ وہ افشی کو لگتا اس لڑکے کا ہاتھ کسی نے تھام لیا تھا۔

اوے جاہل انسان نکلے ہو تم گھر سے یاں نہیں۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

ہاں بس نکل رہا ہوں ۔

زین جلدی نکل یار میں پہنچنے لگا ہوں۔

اچھا میرے بھائی بس دس منٹ میں آیا۔

اللہ کرے تیرے دس منٹ دس ہی ہوں آخر میں وہ تھوڑا غصے بولا۔

اچھا تو جا کہ پانی شانی پی میں بس بھی آیا۔

کمینے انسان ریسٹورنٹ جا رہا ہوں ڈھابے پر نہیں ۔

اچھا میرے بھائی غصہ نہ ہو دیکھ گاڑی میں بیٹھ گیا ہوں اب میں آرہا ہوں۔

جلدی پہنچ جانا بس مہربانی ہو گئ ساتھ ہی عالیان نے فون بند کر کے ڈیش بورڈ پر رکھا اور اپنی گاڑی پارک کی۔

جب وہ گاڑی سے باہر نکلا تو اس کی نظر سامنے کھڑے لڑکوں پر پڑی وہ لڑکے ان کی ہی یونیورسٹی کے تھے اور یہ ان کا معمول تھا مگر جس چیز نے اس کو چونکایا تھا وہ وہاں افشاں کی موجودگی تھی اور وہ ان لڑکوں سے بحث کر رہی تھی۔

عالیان جیسے ہی ان کے قریب پہنچا ایک لڑکا افشی کو مارنے کے لیے بڑھا تھا۔

عالیان نے چار قدم کا فاصلہ دو قدم میں طہ کر کے اس لڑکے کا ہاتھ تھام تھا اور افشی کو پیچھے کر کے خود اس کے سامنے آگیا تھا۔

کیا بات ہے بھائی اتنے غصے میں کیوں ہو۔

Posted On Kitab Nagri

اس لڑکے کے تیور دیکھ کر عالیان نے تحمل سے کام لین مناسب سمجھا۔

یہ لڑکی فضول میں ہمارے کام میں اپنی ٹانگ ارڑا رہی ہے۔

اس کی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں۔

زیادہ ہیرو بننے کی ضرورت نہیں ہے میں خود ہی دیکھ لوں گی جائیں آپ یہاں سے۔

عالیان یہ ہوتے کون ہے ایک لڑکی کی عزت کھینچنے والے ۔۔۔؟

خاموشی سے کھڑی رہیں آپ افشی میں بات کر رہا ہوں۔

ان کا تعلق شاید کسی سیاسی پارٹی سے تھا۔

دیکھو بی بی اس لڑکی کو خود اپنی عزت کی پرواہ نہیں ہے تو تم بیچ میں مت بولو۔

آپ کو کیسے پتا ہے۔۔۔؟اب افشی عالیان کے پیچھے سے سامنے آگئی تھی۔

آپ کو میری بات سمجھ نہیں آتی ایک بار عالیان اس کو پھر پیچھے کرتا ہوا بولا تھا۔

ہو کر ہے یہ لڑکی اور یہ لڑکا اس کی مدد کرتا ہے مجرم ہیں دونوں۔

ان دونوں کے ناجائز تعلقات بھی ہیں ایک لڑکا افشی طرف بڑھتا چیختا تھا جس کو عالیان نے بروقت روکا تھا۔

معزرت بھائیوں ہم جارہے ہیں یہاں سے۔

اب اگر اس لڑکی نے کچھ بھی بولا تو یہ اپنی حالت کی ذمہ دار خود ہو گی۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں یہ کچھ نہیں کہیں گی ساتھ ہی عالیان افشی کو بازوں سے تھام کر ریسٹورنٹ کے اندر لے آیا تھا اور ایک میز کے پاس جا کر جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا تھا۔

بیٹھیں یہاں پر۔

نہیں بیٹھ رہی جا رہی ہوں میں ۔

افشاں میں نے بولا ہے بیٹھیں تماشامت بنائیں سب کے سامنے۔

عالیان کا غصہ اس وقت سوا نیزے پر تھا۔اس کے تیور دیکھتے بحث لیے بغیر اس کے سامنے بیٹھ گئی۔

کچھ ہی لمحوں بعد عالیان نے افشی کی جانب دیکھا جو ابھی بھی باہر ہی دیکھ رہی تھی جہاں وہ لڑکے اس لڑکے کے ساتھ ساتھ لڑکی کو بھی مار رہے تھے۔

آپ کو نہیں معلوم وہ لوگ کتنے خطرناک ہیں آپ کے ساتھ کچھ بھی برا کر سکتے تھے۔

افشی عالیان کے رویے پر کافی حیران تھی۔

آپ کا مسئلہ کیا ہے عالیان۔۔۔؟

میرا مسئلہ جاننا چاہتی ہیں تو سنئیں میرا مسئلہ آپ ہیں۔

افشاں کو اس جواب کی توقع نہیں تھی۔

ایک لمحے کو وہ عالیان کو دیکھتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

میں آپ کو پہلی اور آخری بار محتاط کر رہی ہوں میرے معاملات سے دور رہیں اور ان میں اپنی ٹانگ نہ ہی ڈالیں تو اچھا ہو گا۔

اگر آپ ایسے معاملات میں مداخلت نہ کرے تو یقین کریں مس افشاں ندیم میں بھی دور ہی رہوں گا۔

اور اگر میں آپ کی اس بات پر عمل نہ کرو تو کیا کریں گے آپ۔۔؟ افشاں چیلنج کرنے والی نظروں سے عالیان کی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔

پھر میں جو کروں گا وہ آپ کو پسند نہیں آئے گا اور میں پھر زبان سے نہیں کہوں گا عمل کر کے دیکھاؤ گا۔

یاد رکھیے گا میں اپنی بات پر قائم رہنے والوں میں سے ہوں افشاں اور اسے دھمکی مت سمجھیے گا۔

اوو اچھا کیا کرے گے آپ ہاں بولیں۔ جانتی ہوں میں آپ مردوں کی سوچ صرف ایک ہی چیز پر آکر ختم ہوتی ہے اس کے علاوہ آپ کر بھی کیا سکتے ہیں بولیں اب خاموش کیوں ہیں وہ دبا دبا چلائی تھی۔

افشاں کی بات سن کر عالیان کا دماغ ہی گھوم گیا تھا اس نے کبھی بھی افشاں سے ایسی بات کی امید نہیں کی تھی۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں مجھے۔۔۔یہی کہ آپ کے عمل سے پہلے آپ کی گھٹیا سوچ کو پڑھ لیا۔

شٹ اپ افشاں۔۔۔!عالیان ایک دھاڑ سے کھڑا ہوا تھا۔

آپ نے ہم مردوں کو اتنا گھٹیا سمجھ کر رکھا ہوا ہے ساتھ ہی اس نے غصے کی شدت سے اپنا ہاتھ میز پر مارا تھا۔

افشی نے پہلی بار عالیان کو اس قدر غصے میں دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ٹیبل کا شیشہ جھناک سے ٹوٹ کر زمین پر گرا تھا۔

اس کی کرچیوں نے عالیان کے ہاتھ کو بھی زخمی کیا تھا۔

اس کے ہاتھ سے دھار کی مانند خون نکل رہا تھا مگر پرواہ کسے تھی۔

عالیان میں وہ۔۔

کیا میں وہ۔۔ اٹھیں اور چلیں میرے ساتھ اور اب آپ کے منہ سے ایک لفظ بھی نکلا تو زبان کھینچ لوں گا آپ کی عالیان نے اس کو بازوں سے دبوچا اور ریسٹورنٹ سے باہر نکل گیا۔

گاڑی کے پاس آکر عالیان نے اس کا بازو چھوڑا۔

گاڑی کو ان لاک کر کے اس نے افشی کے لیئے دروازہ کھولا ۔

بیٹھیں۔۔۔

میرے پاس گاڑی ہے۔

آپ کی گاڑی آپ کے گھر پہنچ جائے گی بیٹھیں اندر عالیان نے کافی غصے سے بولا تھا۔

اس کے تیور دیکھتی افشاں خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

عالیان نے زور سے دروازہ بند کیا تھا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھا تھا۔

وہ اگنیشن میں چابی گھوما رہا تھا جب افشی بولی عالیان میں خود چلی جاؤں گی۔

آپ کو ایک بار سمجھ نہیں آتا خاموشی سے بیٹھی رہیں۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان گاڑی کو ریسٹورنٹ کی پارکنگ سے نکال چکا تھا۔

وہ اپنے زخمی ہاتھ سے ہی اسٹیرنگ گھومارہا تھا جب افشی کی نظر اس کے ہاتھ پر گئی۔

عالیان آپ کا ہاتھ زخمی ہے میں ڈرائیورنگ کر لیتی ہو بلکہ گاڑی روکیں پہلے فرسٹ ایڈ کی بھی ضرورت ہے۔

Can you please shut up

عالیان ڈھارا تھا۔

اس کے بعد سارا رستہ افشاں ایک لفظ بھی نہیں بولی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد عالیان نے افشاں کی کالونی کے سامنے گاڑی روکی۔

Out

عالیان ان کی طرف دیکھے بغیر بولا تھا۔

آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔۔؟ افشاں اس کے تلخ لہجے پر چیخی تھی۔

I said Out!

عالیان کے کہتے ہی افشاں اپنا بیگ اٹھاتے گاڑی سے باہر نکلی اور زور سے دروازہ بند کیا۔

افشی کے جاتے ہی عالیان نے اپنا زخمی ہاتھ غصے سے اسٹیرنگ پر مارا جہان سے ایک بار پھر خون رسنا شروع ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین جب ریسٹورنٹ پہنچا تھا اس کو عالیان کہیں بھی نظر نہیں آیا تھا۔

اس نے عالیان کو کال ملائی مگر اس کا نمبر نہیں مل رہا تھا۔

اس ریسٹورنٹ کا مینجر زین عالیان اور عارض کو بہت اچھے سے جانتا تھا اس لیئے اس نے مینجر سے عالیان کے متعلق پوچھا مگر جو اس نے بتایا وہ سب سن کر زین بہت حیران تھا۔

اس نے فوراً ان کا نقصان پورا کیا اور پھر عالیان کو کال ملاتا گاڑی کی جانب بھاگا مگر ہر بار ایک ہی جواب ملتا۔

زین جانتا تھا کہ اس وقت عالیان کہاں ملے گا۔

اس لیے وہ تیز رفتاری سے گاڑی چلاتے ہوئے اسے کال کر رہا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ اس جگہ موجود تھا جہاں اسے عالیان کے ملنے کی امید تھی اور اس کی امید کے مطابق وہ وہی تھا۔

زین چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس مٹی کے ڈھیر پر ہاتھ رکھ کے عالیان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

افشی کو اسکی کالونی کے باہر چھوڑ کر ہمیشہ کی طرح اپنی سب سے سکون والی جگہ چلا گیا تھا۔

اس مٹی کے ڈھیر پر وہ سر رکھ کر بچوں کی طرح رویا تھا۔

دنیا والوں کے لیے وہ مٹی کا ڈھیر اور اس کے نیچے اس ایک مردہ دفن تھا اگر کوئی عالیان سے پوچھتا تو وہ جگہ اس کا سکون تھی اس کے باپ کی آغوش تھی۔

وہ دنیا سے تھک ہار کر ان کی آغوش میں آسماتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بابا کوئی بھی مجھے کیوں نہیں سمجھتا۔۔۔

وہ بھی مجھے نہیں سمجھتی آپ کو پتا ہے آج میں اس خیال سے ہی ڈر گیا تھا اگر میں وہاں نہ پہنچتا تو وہ لڑکا اس کے ساتھ کیا کرتا۔

بابا میں نے اس سے آج بہت سختی سے بات کی۔

اس میں بھی اس کی بھلائی تھی وہ کیوں نہیں سمجھتی بابا۔

وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر کافی دیر بعد خاموش ہو گیا تھا۔

اب وہ اپنے بابا کی قبر کے پاس بیٹھا ان کے نام پر محبت سے ہاتھ پھیر رہا تھا جہاں سے خون رس رس کر اب بند ہو چکا تھا۔

بیوروکریٹ محمد خالد۔

بابا یشل بھی اسی راستے پر چلنا چاہتا ہے جس پر آپ چلے۔

آپ کے بعد میں اس کو نہیں کھو سکتا بلکہ آپ کے بعد جو کچھ بھی کھویا ہے ہم نے میں وہ ضرور واپس حاصل کروں گا بابا۔

یہ آپ کے بیٹے کا وعدہ ہے آپ سے۔

کر لی اپنے بابا سے ہماری چغلیاں زین عالیان کے ساتھ بیٹھتا سنجیدگی سے بولا تھا۔

کیا شکایات لگائی ہے ہماری ان کو ۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

نہیں ایسی بات نہیں ہے۔بس اپنے دل کی باتیں کر رہا تھا اپنے بابا سے۔

اچھا بیٹا چل اٹھ اب گھر چلیں ۔

اسی لمحے زین کی نظر عالیان کے زخمی ہاتھ پر گئی تھی۔

یہ ہاتھ پر کیا ہوا ہے۔

کچھ نہیں بس وہ میں ۔۔

کیا وہ میں ہاں۔۔؟

کچھ نہیں ریسٹورنٹ سے نکل رہا تھا تو ہاتھ پر شیشہ لگ گیا۔

خود ہی اپنے آپ لگ گیا۔

ہاں۔۔۔

زدہ بھی پرواہ اور فکر نہیں ہے تمھیں اپنی۔

اسے بھی تو نہیں ہے۔۔۔عالیان آہستگی سے بولا تھا مگر زین نے سن لیا تھا۔

کس کو نہیں ہے۔۔؟

تمھیں۔۔۔

تمھیں ذرا سی بھی فکر نہیں ہے میری۔لیٹ تھے تو فون کر کے تو بتا سکتے تھے نہ مجھے۔

Posted On Kitab Nagri

یار وہ میری گاڑی خراب ہو گئی تھی۔ رکو میں فرسٹ ایک لے کر آتا ہوں گاڑی سے کہتے ساتھ ہی زین اپنی گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔ دو منٹ میں وہ واپس عالیان کے پاس موجود تھا اور اس کے ہاتھ کی بینڈیج کرنے کے ساتھ ساتھ شعر پڑھ رہا تھا۔

یہ جو آئے دن ہم ہاتھ پے اس عشق کی مہر لگا بیٹھتے ہیں

ہم نے اسے سر پے چڑھا رکھا ہے

عالیان نے ایک بار زین سے نظریں چرائی تھی۔

جب دوسری بار اس نے یہی شعر پڑھا تو عالیان غصے سے بولا

Stop this nonsense Zain

کیا عشق عشق لگا رکھا ہے۔ کوئی عشق نہیں ہے مجھے کسی سے۔

او اچھا پھر شاید تمھارے ہاتھ کا زخم بھی اور ریسٹورنٹ کا مینجر اور وہاں لگے کیمرے اور تمھارا بار بار افشی کو دیکھنا کیا یہ سب جھوٹ بول رہے ہیں۔ زین اس کے ہاتھ پر پٹی باندھ چکا تھا۔

میرے بھائی خود کو زیادہ ہیرو مت سمجھا کر کبھی کبھی مہنگا بھی پڑ جاتا ہے اور ایک بات بتاؤ۔

کیا افشاں ہی وہ لڑکی ہے۔۔۔؟

کون سی لڑکی۔۔؟

وہی جس کا ذکر تم اکثر ہم سے کرتے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

نن نہیں تم سے کس نے کہا ہے؟ساتھ ہی اس نے زین سے نظریں چرا لیں تھی۔

اچھا اگر افشاں وہ لڑکی نہیں ہے تو تم اس کو بار بار کیوں دیکھتے ہو؟

مم میں۔۔ ؟

ہاں تم۔

نہیں تو میں تو نہیں دیکھتا۔

یا اللہ یہ دن بھی دیکھنا رہ گیا تھا دوست کسی کے عشق میں گوڈے گوڈے گرفتار ہے مگر زبان سے اس کا نام لینے سے بھی انکار ہے ۔

تجھے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔عالیان بہت ہی مدھم آواز میں بولا تھا۔

ہاں ہاں ساری غلط فہمیاں مجھے ہی ہوتی ہیں میری آنکھوں میں تو بٹن لگے ہیں مجھے نظر ہی نہیں آتا اور ایک بات مسٹر عالیان خالد تمھارا یوں مجھ سے نظریں چرانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ افشاں ہی وہ لڑکی ہے۔

ہاں۔۔۔!

افشاں ہی وہ لڑکی ہے عالیان نے زین کے سامنے اپنی شکست قبول کر لی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کسی بھی طرح اب زین اس سے اس بارے میں جان کر ہی دم لے گا۔

عالیان نے اسے سب بتا دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چلو اٹھو گھر چلیں اور تم میرے ساتھ میری گاڑی میں جاؤ گے پاگل ہو تم زخمی ہاتھ سے ڈرائیونگ کیوں کی اگر ایکسیڈنٹ ہو جاتا پھر۔۔ ؟

اوو یار کچھ نہیں ہوتا معمولی سے چوٹ ہے۔

اوو ہیرو تم میرے ساتھ ہی جاؤ گے میری گاڑی میں اور تمھاری گاڑی تمھارے گھر پہنچ جائے گی فکر نہ کرو اور اگر نہ بھی پہنچتی تو کوئی بات نہیں انکل اس کی حفاظت کر لیں گے۔

ساتھ ہی زین قبر پر ہاتھ رکھتا بولا کیوں انکل رکھ لیں گے ناں۔۔۔؟

دیکھ اب تو انکل نے بھی بول دیا ہے چلو چلیں جبکہ عالیان اس کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔

تیری یہ گز لمبی زبان کب بند ہو گی۔

عالیان کو ہاتھ سے پکڑ کر اٹھاتا زین کھکھلا کر ہنستا تھا۔

سہی کہہ رہا ہوں بہت فضول بولتے ہو تم۔اسی دوران وہ گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔زین گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔

عالیان کا موڈ بھی کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا۔

جس دن میں خاموش ہو گیا نہ سب سے زیادہ تم ہی مجھے مس کرو گے۔

اب بکواس مت کرو اور ڈرائیونگ پر دھیان دو۔

کبھی بھی معلوم نہیں ہوتا کس وقت منہ سے نکلی بات پوری ہو جائے اور زندگی کی ڈور ایک لمحے میں ہاتھ سے چھوٹ جائے۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان جب افشی کو گاڑی سے اتارا تھا وہ ایک لمحے کی دیر لگائے بغیر گاڑی کو آگے بڑھا کر لے گیا تھا۔

اس کے اس انداز سے صاف غصہ ظاہر تھا۔

افشاں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اپنے گھر کی جانب بڑھ رہی تھی۔اس کے ذہن میں لاکھوں سوال گردش کر رہے تھے۔

سب سے پہلے اس کو عالیان کے اس قدر غصہ ہونے کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔اس کے بعد اس نے افشاں کو اس کی گاڑی ہونے کے باوجود اپنے ساتھ چلنے کا بولا تھا اور پھر اس کو اس کی کولونی کے باہر چھوڑ کر چلے جانا۔

عالیان کو اس کی کولونی کا کیسے معلوم تھا اور اس نے بولا تھا اس کی گاڑی اس کے گھر تک پہنچ جائے گی۔

تو کیا اس کو افشاں کے گھر کا بھی معلوم تھا۔

کیا عالیان اس کا پیچھا کر تا رہا تھا۔

اپنی ہی سوچوں میں چلتی افشاں اپنے گھر کے دروازے تک پہنچ گئی تھی۔جب اس نے اپنے گھر کا دروازہ کھولا تو اپنے تھکن زدہ چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجالی۔

اسلام علیکم مما۔فرحت بیگم کو سلام کرتے ان کا جواب سنے بغیر وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی اور دروازہ بند کر لیا۔

سب سوال ابھی تک اس کے دماغ میں گردش کر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ان سب سوالوں کے جواب جاننا چاہتی تھی۔ اپنا بیگ بیڈ کر رکھتے وہ واشروم کی جانب بڑھ گئی۔

نل کھول کر اس نے منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے اور کچھ دیر ہونی اپنا عکس سامنے لگے شیشے میں دیکھنے کے بعد وہ مردہ قدموں سے باہر آئی۔

اس لمحے وہ سوچ رہی تھی کہ عالیان کیا چاہتا ہے۔۔۔ اب وہ کیا کرنے والا ہے۔

جس طرح حیام ہر وقت عارض سے دور بھاگنے کی کوشش کرتی تھی اس لمحے افشاں عالیان سے دور رہنا چاہتی تھی۔

اپنی ہی سوچوں میں گم نجانے وہ کب سو گئی۔

کافی دیر سونے کے بعد جب افشاں شام کے وقت اٹھی تو اس نے سب سے پہلے اپنے کمرے کی کھڑکیوں سے پردے ہٹائے تھے۔ اس کے گھر کے سامنے اس کی گاڑی کھڑی تھی یہ منظر دیکھ کر افشی حیران نہیں ہوئی تھی وہ جانتی تھی یہ عالیان نے بھجوائی ہو گی۔

افشاں نے ایک سرد آہ بھری اور پھر سے اپنے کمرے کے پردے برابر کر دیے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عالیان جب گھر پہنچا تو لاؤنچ میں فاطمہ صاحبہ اور یشل دونوں ہی لاؤنچ میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔

عالیان کے اندر داخل ہوتے ہی وہ دونوں اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

مگر وہ دونوں اس کی حالت دیکھ کر ٹھٹھکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان بیٹا کیا ہوا ہے ہاتھ پر۔۔۔فاطمہ صاحبہ فوراًاس کر اس کی جانب بڑھی تھی۔

مما کچھ بھی نہیں ہوا بس معمولی سی چوٹ آئی تھی۔

یشل جاؤ فرسٹ ایڈ لے کر آؤ میرے کمرے سے۔ان کے کہنے پر یشل بھاگتا ہوا ان کے کمرے سے فرسٹ ایڈ لے کر آیا تھا۔

فاطمہ صاحبہ اسے اپنے پاس بیٹھا کر اس کے ہاتھ پر بندھی پٹی کھول رہی تھی۔

عالیان جانتا تھا اس کی مما تب تک اسے جانے نہیں دیں گی جب تک وہ اپنے دل کی تسلی نہیں کر لیں گی اس لیے وہ خاموشی سے ان کے پاس بیٹھا رہا تھا۔

یشل فرسٹ ایڈ لے کر عالیان اور فاطمہ صاحبہ کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھا تھا۔فاطمہ صاحبہ عالیان کے ہاتھ سے پٹی کھول چکی تھی اور اب اس کو اینٹی سیپٹک سے صاف کر رہی تھی۔

عالیان یہ چوٹ کیسے لگی ہے۔۔۔؟

کچھ نہیں مما بس کسی کی عزت بچا رہا تھا اسی دوران لڑائی ہو گئی تھی تو یہ زخم آئے ہیں۔عالیان نے ان کو سچ بتایا تھا مگر گھوما کر۔

ایک لمحے کو فاطمہ بیگم کے سامنے تیرہ سال پہلے کا منظر گھوما تھا۔ان کے سامنے ان کے شوہر کو ایک لڑکی کے حق میں آواز بلند کرنے کی وجہ سے قتل کر دیا گیا تھا۔

فاطمہ بیگم کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عالیان کتنی بار سمجھایا ہے تم لوگوں کو پرائے معاملات میں مداخلت مت کیا کرو۔

عالیان کو سمجھانے کے ساتھ ساتھ وہ اس کے ہاتھ پر پٹی باندھ رہی تھی۔

اب نہیں کروکا مما۔۔۔!ساتھ ہی عالیان نے ان کو گلے لگایا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ اپنے شوہر کے بعد ان میں اپنے بچوں کو کھونے کا حوصلہ نہیں ہے۔

مما عالیان بھائی ہی آپ کو سب سے پیارے ہیں ہم تو آپ کی اولاد ہی نہیں ہے۔ سیڑھیوں سے اترتی انزلہ بولی تھی۔

ویسے مما آپی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔یشل نے بھی دوہائی دی تھی۔

مجھے تم تینوں ہی بہت پیارے ہو۔۔۔فاطمہ صاحبہ نے ان تینوں کو سینے سے لگایا تھا۔

مما پھر بھی بھائی ہی آپ کے لاڈلے ہیں۔انزلہ ایک بار پھر منہ بنا کر بولی تھی۔

انزلہ خالد آپ عالیان خالد کی لاڈلی ہیں ناں۔

اور میں۔۔۔؟یشل آنکھیں پٹپٹا کر بولا تھا۔

تمھیں ہم کوڑے سے اٹھا کر لائے تھے اس سے پہلے عالیان کچھ کہتا انزلہ بولی تھی۔

مما۔۔۔!یشل نے کسی معصوم بچے کی طرح اپنی ماں کو پکارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فاطمہ صاحبہ نے ان کو ویسے ہی اپنے سینے سے لگائے سامنے دیوار پر نظر آتی اپنی فیملی فوٹو کی جانب دیکھا تھا جس میں چار سال کا عالیان اور دو سال کی انزلہ اور کچھ ماہ کا یشل جس کو خالد صاحب نے اٹھایا ہوا تھا اور وہ مسکرا کر اپنے بیگم فاطمہ صاحبہ کو دیکھ رہے تھے۔

وہ ایک ہستا کھیلتا خاندان تھا جس نے خالد صاحب کی وفات کے بعد بہت ہی مشکلات کا سامنہ کیا تھا۔

چلو سب جلدی سے فریش ہو کو آؤ میں سب کے لیے کھانا لگاتی ہوں۔

جی مما۔ سب کہتے ہی سب اپنے اپنے کمروں کی جانب بڑھ گئے تھے۔

کھانے کے بعد عالیان نے سب سے پہلے یشل کے ساتھ افشاں کی گاڑی اس کے گھر پہنچائی تھی اور اس کے بعد گھر آکر کچھ دیر آرام کی گرز سے اپنے بستر پر لیٹ گیا۔

عالیان ابھی سونے کی کوشش کر ہی رہا تھا جب ایک دھاڑ سے دروازہ کھلا اور یشل اندر داخل ہوا۔

یشل کبھی تو آرام سے آجایا کرو۔

جی بھائی۔۔! کہتے ساتھ ہی وہ چھلانگ لگا کر بیڈ پر بیٹھا تھا۔

تم کبھی نہیں سدھر سکتے ساتھ ہی عالیان نے یشل کے کان کھینچے تھے۔

بھائی ایک بات پوچھنی تھی آپ سے۔

ہاں پوچھو۔۔۔بھائی کیا یہ وہی لڑکی تھی جو بچپن میں ہمارے گھر آتی تھی۔

ہاں۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

مگر تمھیں کیسے پتا۔ بھائی وہ بابا اپنی ڈیتھ سے پہلے جس کیس پر کام کر رہے تھے وہ میں نے سٹڈی کیا ہے۔ اس کیس کے بارے میں انہوں نے اپنی ڈائیری پر جو پوائنٹس لکھے تھے اس میں چودھری ویلا جگہ کا نام لکھا ہوا تھا اور وہی لوکیشن تھی جہاں ہم آج گئے تھے۔ عالیان نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

کیا اس کی ہی وجہ سے آپ کو چوٹ آئی ہے۔

نہیں بس چھوڑو اس بات کو۔

بھائی کیا بابا کا قتل اس کیس کی وجہ سے ہوا تھا۔

بس وہ ایک بے گناہ کو انصاف دیلانا چاہتے تھے اور ان کی اسی اچھائی نے ان کو موت کے منہ میں دھکیل دیا۔

چودہ سال پہلے۔

خالد صاحب اپنے آفس میں بیٹھے تھے جب ایک بیس سال کی لڑکی ایک چھ سالہ بچی ان کے آفس میں داخل ہوئی۔

اسلام علیکم سر۔

وعلیکم السلام تشریف رکھیں۔

خالد صاحب نے شائستگی سے اس کو بیٹھنے کا بولا تھا۔

سر مجھے آپ کی مدد چاہیئے۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹا میں آپ کی مدد کرو گا مگر مجھے پہلے تسلی سے بتائیں ہوا کیا ہے۔

اس سے پہلے وہ لڑکی کچھ کہتی چھ سالہ بچی بولی انکل کسی گندے آنکل نے میری پوپھو کو مارا ہے۔

پھر تو وہ بہت گندے انکل تھے۔

خالد صاحب اپنی کرسی سے اٹھ کر اس بچی کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھے۔

بیٹا آپ کا نام کیا ہے۔۔۔؟ خالد صاحب نے کرسی پر بیٹھی ٹانگ جھولاتی بچی سے پوچھا تھا۔

افشاں۔۔۔

اچھا افشاں بیٹا آپ کارٹون دیکھتی ہیں ۔

جی۔۔۔

چلیں آئیں میں آپ کو کارٹون لگا کر دیتا ہوں۔ خالد صاحب نے افشاں کو کرسی سے اتارا اور اس کا ہاتھ تھامے اپنے آفس اور لاؤنج منسلک دروازہ کھول کر باہر نکلے۔

افشاں نے مڑ کر اپنی پوپھو کو دیکھا تھا۔ جنہوں نے ہاتھ ہلا کر اسے بائے بولا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

خالد صاحب جب لاؤنج میں آئے تو عالیان انزلہ اور یشل بیٹھے کارٹون دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے افشاں کو بھی ان کے ساتھ بیٹھایا تھا اور عالیان اور یشل کو سختی سے ہدایت کی تھی کہ دونوں افشاں کو تنگ نہ کرے۔

عالیان اور یشل اچھے سے اپنے بابا کی عادت کو جانتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جب بھی ان کے کلائنٹ کے ساتھ کوئی بچہ آتا تھا وہ اس کو اپنے بچوں کے ساتھ کھیلنے یا کارٹون دیکھنے کے لیے چھوڑ جاتے تھے۔

افشاں کو لاؤنج میں بیٹھا کر خالد صاحب دوبارہ اپنے آفس میں آئے اور اس لڑکی سے بات کرنے لگے۔

جی بیٹا اب آپ مجھے ساری بات شروع سے بتائیں۔

خالد صاحب نے اس لڑکی سے پوچھا تھا۔

سر میرا نام ایرہ چودھری ہے اور میں پنجاب یونیورسٹی کی طالبہ ہوں۔

لاہور کے مشہور سیاست دان ارشد لغاری کا بیٹا ابراہیم لغاری میرا سینئر ہے۔

ایرہ بتا رہی تھی اور وہ ایک ڈائری پر ہر ڈیٹیل نوٹ کر رہے تھے۔

ایک دن میں یونیورسٹی سے نکلی تو ابراہیم اور اس کے دوست میرا پیچھا کرنے لگ گئے اور بس سٹاپ تک پہنچنے سے پہلے ان میں سے ایک نے میرے منہ پر رومال رکھ کر بے ہوش کر دیا تھا اور اپنے ساتھ لے گئے۔

جب مجھے ہوش آیا تو میں ایک کمرے میں بند تھی اور کمرے میں مکمل اندھیرا تھا۔

اس اغوا کے پیچھے کوئی تو وجہ ہو گی۔۔۔؟ شادی۔۔۔ سر وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا تھا اور اپنا رشتہ اس کے اپنے باپ کے ذریعے میرے گھر بھی بھیجا تھا مگر میرے بھائی نے شادی سے انکار کر دیا تھا اور اس کے والد کو کافی ذلیل کر کے گھر سے نکالا تھا۔

ابراہیم نے اسی بات کا مجھ سے بدلہ لینے کے لیے اغواہ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے آگے بتائیں۔۔۔ خالد صاحب نے اپنی عینک درست کرتے ہوئے پوچھا تھا۔ سر اسی اندھیرے میں میں نے دروازہ ڈھونڈ کر اسے بجایا تھا شاید کوئی میری مدد کو آجائے مگر سب بے کار تھا۔

کافی دیر چیخنے اور دروازہ بجانے کے بعد میں تھک کر اسی کمرے میں ایک طرف بیٹھ گئی تھی۔

کافی گھنٹے انتظار کے بعد وہ دروازہ کھلا تھا اور ابراہیم لغاری اندر آیا تھا۔اس کے اندر آتے ہی کمرہ روشن ہوا تھا۔

اندر آنے کے بعد اس نے مجھے میرے بالوں سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا اور میرے والدین کو کافی برا بھلا بولا تھا۔

اسی بات پر ہمارے درمیان تلخ کلامی بھی ہوئی تھی جس پر اس نے مجھے بہت بری طرح مارا تھا۔

میرے جسم کا کوئی بھی ایسا حصہ نہیں تھا جو اس کی مار کی وجہ سے اثر انداز نہ ہوا ہو۔کچھ دن یہی سلسلہ چلتا رہا تھا۔

ہمارے درمیان تلخ کلامی ہوتی اور وہ مجھے بہت بری طرح مارتا۔

ایک دن جب ابراہیم میرے پاس آیا تو وہ نشے میں تھا۔اور اس نے میرا ناجائز فائدہ اٹھایا تھا۔

یہ سب بتاتے ہوئے ایرہ کی آنکھیں بھیگ گئی تھی۔

پھر چند دنوں بعد یہی سب ہوا۔اس دوران وہ مجھ سے ملنے دوبارہ ہی آیا تھا۔میں اس کو بہت برا بھلا کہتی اور وہ مجھ مارتا اور چلا جاتا۔

دوسری بار جب یہ سب ہوا تو وہ کافی دن نہیں آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ان سب دنوں میں یہاں سے فرار کا راستہ اختیار کرنے کا سوچتی رہتی تھی۔

جب ایک دن وہ واپس آیا تو پہلے سے بھی زیادہ نشے میں تھا۔

کمرے کا دروازا کھولتے ہی وہ چند منٹ بعد بے ہوش ہو گیا تھا اور میں نے اس موقعے کا فاعدہ اٹھتے وہاں سے فرار کا راستہ تلاش کیا۔

مگر جانے سے پہلے وہاں موجود کچن سے اپنی حفاظت کے لیے کچھ تلاش کرنے لگی۔

وہاں مجھے شراب کی کچھ بوتلیں نظر آئی میں نے ان میں سے ایک اٹھائی پھر ماچس ڈھونڈی ۔

اس کے بعد ہال میں آئی اور ہال میں موجود صوفہ چادر اٹھائی اور اپنے گرد اچھی طرح پھیلائی اور ہال میں لگے پردوں میں سے ایک پردہ اتار کر اس کے اوپر ڈالا پھر اس کے اوپر وہ شراب کی بوتل انڈیل دی اور ماچس کو آگ لگا کر اس کے اوپر پھینک دیا۔

چند ہی لمحوں میں آگ پھیل گئی تھی اور ابراہیم کو وہاں جلتا چھوڑ کر میں بھاگ آئی تھی۔

مگر جو مجھ سے ایک غلطی ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے اپنا بیگ ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

وہاں سے ایک رکشہ پکڑ کر میں اپنے گھر گئی تھی۔

رات کافی ہو چکی تھی۔

جب میں گھر پہنچی تو دروازہ بجانے پر میرے بھائی نے دروازہ کھولا تھا۔

خالد صاحب ڈائری پر لکھتے ایرہ کی ہر بات بغور سن رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

حال

بھائی اگر آج بابا زندہ ہوتے تو ہم سب نے جتنی پریشانیاں جھیلی ہیں وہ سب نہ ہوتی۔

یشل ازل سے اس دنیا کا یہی دستور ہے کہ قسمت کا لکھا کوئی نہیں بدل سکتا۔

چاہے ہم کتنی ہو دعا کرلیں بعض اوقات ہماری دعائیں بھی تقدیر کے لکھے کو نہیں بدل سکتی۔

یشل۔۔۔!تم کبھی خود کو اکیلا مت سمجھنا میں تمھارا بڑا بھائی ہمیشہ تمھارے ساتھ ہوں اور ہمیشہ تمھارا ساتھ دوں گا بس اپنی وکیل بنے کی ضد چھوڑ دو۔

نہیں بھائی اپنی زندگی میں بابا جو مقام حاصل کرنا چاہتے تھے وہ میں حاصل کرو گا۔

یشل بابا کے بعد ہم میں تمھیں کھونے کا حوصلہ نہیں ہے۔

کبھی سوچا ہے تمھیں کچھ ہو گیا تو ماما کیسے سب برداشت کرے گی۔

بھائی مجھے کچھ بھی نہیں ہو گا۔

ضروری نہیں ہے جو بابا کے ساتھ ہوا وہ سب کے ساتھ ہو۔

مگر یشل۔۔!

بھائی میرے خیال سے آپ کو اب سونا چاہیئے کہتے ساتھ ہی یشل اٹھا اور عالیان کے کمرے کی لائٹ آف کر کے باہر نکل گیا۔

اس موضوع پر بحث کا ہمیشہ یہی انجام ہوتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نومبر کا دوسرا ہفتہ چل رہا تھا اور زمل کی سالگرہ میں کچھ ہی گھنٹے باقی تھے۔

حیام نے افشاں نور زری کو میسج کیا کہ وہ سب زمل کو ایک ساتھ کال کریں گی اور بارہ بجتے ہی ان سب نے پلین کے مطابق زمل کو کال کی اور اس کو یک زبان ہو کر سالِگرہ کی مبارک باد دی تھی۔

اس کے بعد اس چاروں نے اس کے لیے ایک برتھ ڈے سونگ گایا تھا۔

زمل آپ کتنے سالوں کی ہو گئی ہیں۔۔۔؟ حیام نے شرارتاً پوچھا تھا۔

حیام لڑکیوں سے ان کی عمر نہیں پوچھتے۔زمل کے جواب وہ سب ہی کھلکھلا دی۔

زمل اس وقت ان کی چھیڑ چھاڑ سے کبھی سرخ ہوتی تو کبھی ان کو ڈانٹ دیتی تو کبھی مسکرا دیتی ان کو بات کرتے بیس منٹ ہو چکے تھے جب زمل بولی اچھا اب تم سب اپنے شیطانی دماغ کو آرام دو اور سو جاؤ۔۔۔

آہل کی کال آ رہی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اہوووو آپ ہمیں پہلے بتا دیتی ہم پہلے کال بند کر دیتے زمل کی بات پر حیام بولی تھی۔

نہیں نہیں حیام زمل کو انہی کی کال کا انتظار تھا۔۔۔!

بہت بری بات ہے ویسے میں نے تم سب کو ان پر ترجیح دی ہے ان کا میسج سب سے پہلے آیا تھا مگر پھر بھی میں نے ان کا میسج دیکھنے کی بجائے تم لوگوں کی کال اٹھائی ہے۔

اس لیے زیادہ تنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے بھاگ جاؤ یہاں سے ۔

اوکے اوکے ہم جا رہے ہیں آپ غصہ تو نہ کریں نور فوراً بولی تھی۔

زمل آپ ایک کام کریں ناں۔حیام ایک بار پھر بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا۔۔؟زمل نے تھوڑا حیرانی سے پوچھا تھا۔

آپ بھائی کو ہمارے ساتھ ہی کال میں ایڈ کرلیں ہم بھی تو سنیں بھائی آپ کو کیا کہتے ہیں حیام کا لہجہ شرارت بھرا تھا۔

حیام۔۔۔!تم اب مجھ سے کل بچو۔ تمھیں کل میں بتاؤ گی۔

اچھا نا زمل ایڈ تو کریں بھائی کو کچھ نہیں ہوتا۔

نور باز آجاؤ بیٹا ابھی تم سب کی باری بھی آنی ہے پھر میں تم لوگوں کو بھی نہیں چھوڑوں گی۔

اوکے آپ بھائی سے بات کریں ہم چلتے ہیں زری نے یہ کہہ کر بات کو ختم کر دیا۔

اوکے اللہ حافظ۔۔۔!

اللہ حافظ۔۔۔!اتنا کہہ کر زمل کال کاٹنے ہی لگی تھی جب حیام ایک بار پھر بولی۔

زمل بھائی سے بات کر کے آپ مجھے اور افشی کو فون کیجئے گا ہم نے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔

اچھا۔۔۔!

کہہ کر زمل نے ان کی کال کاٹ دیا اور آہل سے بات کرنے لگ گئی۔

آہل سے بات کر کے تقریباً بیس منٹ بعد زمل نے دوبارہ حیام اور افشی کو کال کی۔

زمل آپ کل وہ والا ڈریس پہنئیے گا جو ہم پانچوں کا ایک جیسا تھا۔

حیام وہ ہم سب نے ایک ہی دن پہننے کا سوچا تھا تو میں کیسے کل پہن آؤ۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

زمل آپ ہماری بات نہیں مانیں گی فون سے حیام کی آواز ابھری تھی۔

زمل نے ایک لمحے کو فون کان سے ہٹا کر دیکھا اور پھر بولی نہیں۔۔ !

مگر کیوں زمل۔۔۔؟ اب کی بار افشی بولی تھی۔

بس کہہ دیا نہ نہیں۔۔۔ زمل نے مصنوعی غصے سے جواب دیا تھا۔

اس کا مطلب آپ ہم سے پیار نہیں کرتی حیام کی خفگی سے بولی تھی۔

اُفف حیام میں کرتی ہوں تم دونوں سے پیار۔

اسی لیے آپ ہماری ایک بات نہیں مان رہی۔

اللہ اللہ اچھا پہن لوں گی۔

تھینک یو زمل حیام اور افشی دونوں ایک ساتھ بولی تھی۔

کل تم دونوں نے یونیورسٹی نہیں آنا کیا۔۔۔؟

آنا ہے۔۔۔ افشی فوراً بولی۔

چلو شاباش سو جاؤ پھر دیکھو رات کا ایک بج گیا ہے۔

او کے پھر زمل اللہ حافظ افشی اور حیام دونوں ایک ساتھ بولی تھی۔

اللہ حافظ زمل نے بھی کہہ کر فون رکھ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام و علیکم زمل۔۔ !

زمل جب یونیورسٹی بس میں داخل ہوئی تو حیام اور افشی نے اسے سلام کیا۔ سلام کرتے ہی وہ دونوں اپنی جگہ سے اٹھی اور زمل کو گلے لگا کر ایک بار پھر سالگرہ کی مبارکباد دی۔

بس میں موجود سب لوگوں نے مڑ کر ان دونوں کو دیکھا۔

زمل دونوں سے الگ ہوتی ان کو پاگل لڑکیاں۔۔! کے لقب سے نوازتی ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

تم دونوں نے آج خود کو اتنی بڑی چادر میں کیوں لپیٹا ہوا ہے۔۔۔؟ زمل نے آبرو اچکا کر پوچھا تھا۔

حیام اور افشاں نے خود کو ایسے لپیٹا تھا کہ ان کے کپڑے بھی نظر نہیں آرہے تھے۔

سچ سچ بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔؟

کچھ نہیں زمل۔ افشی بولی تھی جبکہ حیام بولی

زمل آنکھیں بند کریں۔۔۔

کیوں۔۔؟

یار کریں ناں۔۔۔ زمل نے اس کی بات مانتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کرلی ۔

حیام نے اپنے بیگ سے ایک گلاب کا پھول نکال کر زمل کے سامنے کیا اور اس کو آنکھیں کھولنے کا کہا۔

گلاب کا پھول دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئی۔

شکریہ حیام ۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

زمل دوبارہ آنکھیں بند کریں۔۔۔!اب کی بار افشی بولی تھی۔

زمل نے بغیر کسی بحث کے آنکھیں بند کرلیں۔

افشی نے بھی زمل کے سامنے ایک گلاب کا پھول کیا اور اس کو آنکھیں کھولنے کا بولا۔

اپنے سامنے ایک اور گلاب کا پھول دیکھ کر وہ خوش ہوئی اور پھول تھامتے ہوئے افشی کا شکریہ ادا کیا۔

ایک بار پھر سے حیام نے اس کو آنکھیں بند کرنے کا بولا اور اس کے سامنے پھول کیا اور پھر افشی نے بھی یہی کیا۔۔۔

ان دونوں کا یہ سلسلہ تب تک چلتا رہا جب تک زمل کے دونوں ہاتھ گلاب کے پھولوں سے بھر نہیں گئے تھے۔

اسی دوران وہ یونیورسٹی بھی پہنچ گئی تھی۔

بس سے اتر کر جب وہ گراؤنڈ کی جانب بڑھی تو زمل کو کسی نے آواز دی۔زمل اس جانب متوجہ ہوئی اور باتوں میں مصروف ہوگئی۔

زمل ہم گراؤنڈ میں جارہے ہیں آپ بھی وہی آجایئے گا۔

اوکے میں آتی ہوں کچھ دیر میں۔۔۔

زمل کے کہتے ہی وہ دونوں گراؤنڈ کی جانب بڑھ گئیں تھیں۔

نور اور زری، حیام اور افشی کا وہاں انتظار کررہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کے پاس پہنچتے ہی سب سے پہلے دونوں نے خود کو اپنے اوپر لپیٹی چادر سے آزادی بخشی تھی۔

زمل کہاں ہے۔۔۔؟ان دونوں کو دیکھ کر نور نے سوال کیا تھا۔

بس آرہی ہے اسے رستے میں کوئی مل گیا تھا تو اس سے باتیں کرنے لگ گئیں۔

اچھا۔۔۔!

حیام زری نور افشی نے ایک ہی ڈیزائن کے کپڑے پہنے ہوئے تھی مگر سب کے رنگ مختلف تھے ۔

انہوں نے اپنے اپنے ڈریس کا ہم رنگ حجاب لیا ہوا تھا۔

سب کی ٹخنوں تک آتی فراک تھی حیام افشی نور اور زری چاروں نے رات ہی پلین بنایا تھا کہ وہ یہ والا ڈریس پہنے گی اور اسی وجہ سے حیام اور افشی نے زمل کو بھی یہ ڈریس پہننے پر راضی کیا تھا۔

زمل کا نیلے رنگ کا حیام کا کالا زری کا پیلا نور کا ہرا جبکہ افشی کا پرپل رنگ کا سوٹ تھا اور وہ سب ان میں بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔

تقریبا دس منٹ بعد زمل ان سب کو گراونڈ میں آتی دیکھائی دی۔

اس کو دیکھتے ہی زری نے جلدی سے اپنے ہاتھوں میں پکڑا پھولوں کا بوکے اپنے پیچھے کر لیا۔

زمل نیلے رنگ میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی ان چاروں نے یک زبان ہو کر زمل کو دیکھتے ہوئے ماشاءاللہ بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ان پانچوں نے وہ ڈریس ایک ساتھ ہی لیا تھا ان کا ارادہ اس کو کسی فنکشن پر ایک ساتھ پہننے کا تھا اور حیام نے وہ دن زمل کی سالگرہ کا تجویز کیا تھا۔

زمل نے جب ان چاروں کو دور سے دیکھا تو ایک لمحہ کو رکھی اور پھر ماشاءاللہ بولا کیونکہ وہ سب ایک جیسے کپڑوں میں ملبوس بہت پیاری لگ رہی تھی۔

زمل کے قریب آتے ہی زری نے اسے بوکے تھمایا تھا اور بہت ہی گرم جوشی سے گلے لگا کر ایک بار پھر سالِگرہ کی مبارک باد دی تھی۔

زری کے بعد ان تینوں نے بھی اسے گلے لگایا تھا۔

ان چاروں کی اس طرح بچوں والے رد عمل اور شرارتوں پر ارد گرد موجود لوگ انہیں دیکھ رہے تھے اور سب سے بے نیاز اپنی موج میں انجوائے کر رہی تھی۔

زمل آپ اس نیلے رنگ میں بالکل اس خوبصورت موسم کی طرح کھلی ہوئی لگ رہی ہیں۔

شکریہ زری۔۔۔وہ کھلکھلائی تھی۔

تم لوگوں نے کل اسی وجہ سے مجھے کل زور دیا ہوا تھا کہ میں یہ والا سوٹ پہنو ۔

جی۔۔ حیام نے فوراً سر ہلایا تھا۔

ویسے ایک بات بتاؤ۔۔۔؟

جی جی پوچھیں نور فوراً بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میری سالگرہ ہے میں اس لیے تیار ہو کر آئی ہو مگر تم لوگ کس خوشی میں تیار ہو کر آئی ہو۔

وہ چاروں بہت ہی سادہ ہلیے میں یونیورسٹی آتی تھی سوائے کسی فنکشن کے وہ کبھی تیار نہیں ہوتی تھی۔

ہم نے سوچا آپ کی سالگرہ ہے آپ پیاری بن کر آئیں گی تو ہم بھی تیار ہو کر جاتے ہیں۔

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو چاروں۔۔۔!

تھینک یو ۔

آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہے ۔

جزاک اللہ۔۔۔!

اچھا یہ بتاؤ کہ آج آپ لوگوں کے کتنے لیکچر ہیں جس پر حیام اس کو کہنے لگی کہ زمل آج تو ہمارے سب لیکچر ہیں کیوں کوئی کام تھا کیا۔۔۔؟

نہیں نہیں ویسے ہی پوچھا تھا۔

اچھا اور آپ کے کتنے لیکچر ہیں نور فوراً بولی تھی۔

آج ان کا کوئی لیکچر نہیں ہے بس ہمارے گروپ نے پریزینٹیشن پر کام کرنا ہے۔

میں نے آہل کو بولا تھا کہ کل کر لیں گے مگر وہی نہیں مانے۔

چلیں کوئی بات نہیں کہتے ساتھ ہی حیام گھوم کر زمل کے ساتھ آ کھڑی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے زمل بھائی کی بہت لمبی عمر سے آپ نے انہیں دل سے یاد کیا تھا اور وہ آ گئے۔ حیام سامنے دیکھتی کہہ رہی تھی۔

اس کے کہتے ہی افشاں زری اور نور نے مڑ کر دیکھا تھا۔

آہل کے پیچھے عارض زین اور عالیان بھی موجود تھے۔

ان کا آنا ضروری تھا بڑبڑاتے ہوئے حیام نے اپنے چہرے کے عجیب زاویے بنائے تھے۔

حیام کی بات زمل کے علاوہ کسی نے نہیں سنی تھی۔

بری بات ہے حیام ایسے نہیں کہتے۔

جی۔۔۔!

عارض عالیان اور زین کو اگنور کرتے ہوئے حیام نے ایک نظر زمل کو دیکھا اور پھر آہل کو اور اس سے پہلے کچھ بولتی افشی بولی زمل ویسے سچ سچ بتائیں آپ نے اور آہل بھائی نے میچنگ کرنے کا پلین کیا تھا کیا ؟

افشی۔۔۔! میں نے تم لوگوں کے کہنے پر ہی یہ فراک آج پہنا ہے۔

جی جی۔۔۔ افشی کا انداز زمل کو چھیڑنے والا تھا۔

مگر وہ دونوں ہی اس بات سے بے خبر تھی کہ اس بارے میں آہل کو بتانے والی حیام تھی۔

اس نے زمل کے ڈریس کے کلر کے ساتھ ساتھ اپنے نور زری اور افشی کے ڈریس کے کلر بھی بتائے تھے اور اب وہ اپنے بتانے پر پشتا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض زین اور عالیان آہل کے پیچھے آرہے تھے جب ان کی نظر سامنے کھڑی لڑکیوں پر گئی آہل تو مبہوط سا زمل کو ہی دیکھ رہا تھا جو بہت ہی پیاری لگ رہی تھی جبکہ عارض حیام کو ہی دیکھ رہا تھا۔

اس نے ہمیشہ حیام کو سادگی میں ہی دیکھا تھا اور آج اس کا یہ روپ دیکھ کر اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔

حیام کا سنورنا ایک طرف سب سے بڑھ کر اس کا کالا لباس تھا جو اس کو مزید خوبصورت بنا رہا تھا۔

محبت کی جڑوں نے اس کے دل کو اور مظبوطی سے جکڑ لیا تھا۔

عارض ابھی حیام کو ہی دیکھ رہا تھا جب عالیان اس قریب ہوتے بولا۔

عارض کہیں تمھیں الہام تو نہیں ہوا تھا۔

مطلب۔۔۔!عارض نے ناسمجھی سے پوچھا تھا۔

مطلب یہ میرے بھائی

You are also in Black

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس پر عارض نے بے اختیار اپنے کپڑوں کی جانب دیکھا تو اس کی مسکراہٹ اور گہری ہوگئی۔

عالیان فضول مت بکا کرو۔

عارض عالیان اور زین ان تینوں کے ڈریس کے کلرز آہل نے طے کیے تھے۔بظاہر تو عالیان عارض سے باتیں کر رہا تھا مگر اس کی نگاہوں کا مرکز افشاں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پرپل کلر میں وہ کسی کھلتے گلاب سے کم نہیں تھی۔

عالیان اس کو ایسے نہ دیکھ اب وہ بچی نہیں ہے تمھاری نگاہوں کا مطلب سمجھ جائے گی۔

زین عالیان اور عارض کے درمیان میں آیا تھا۔

کیا مطلب۔۔۔؟عارض نے الجھ کر پوچھا تھا جبکہ زین نے آنکھوں کے اشارے سے اسے کچھ سمجھانا چاہا تھا مگر اسے سمجھ نہیں آیا تھا۔

وہ ان سے بعد میں پوچھنے کا ارادہ کر کرتے اس وقت اگنور کر گیا تھا۔

زین کا ردعمل بھی ان تینوں سے مختلف نہیں تھا مگر فرق صرف اتنا تھا کہ وہ ان تینوں کی طرح اپنے جزبات سے واقف نہیں تھا۔

پیلے رنگ اور زین کی ہی دلائی ہوئی گلاسز میں زری اسکو بہت خوبصورت لگی تھی۔

اسلام علیکم بیوٹیفلز۔۔۔!زین نے ان پانچوں کے قریب آتے ہی سلام کیا تھا۔

واعلیکم السلام پانچوں نے یک زبان ہو کر جوب دیا تھا۔

سالگرہ کی بہت بہت مبارک ہو زمل۔

ان چاروں نے باری باری زمل کو مبارکباد دی تھی کچھ دیر وہ سب وہی کھڑے ہو کر باتیں کرتے رہے۔

آہل اب تمھیں پریزنٹیشن کی تیاری کے لیے دیر نہیں ہو رہی۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

ہمیں تو تم نے دیر ہو رہی ہے کی گردان لگا لگا کر جلدی بلایا ہے عالیان کے کہنے پر افشی بولی زمل کو دیکھ کر بھائی کا ارادہ بدل گیا ہے صحیح کہہ رہی ہو ناں بھائی۔۔ !

افشی باز آجاؤ بہت بگڑ گئی ہو تمہیں سیدھا کرنا پڑے گا۔

چلو زمل ہم چلتے ہیں ان سے ہمارا یہاں کھڑے رہنا برداشت نہیں ہو رہا ہے۔

جی جی بھائی لے جائیں ہماری بہن کو کہتے ساتھ ہی حیام شرارتاً مسکرائی تھی۔

چھوٹی تم کون سا کم ہو افشی سے۔۔۔ آہل کی بات پر حیام کھلکھلائی تھی۔

زین عالیان آجاؤ ہم بھی لیکچر لینے چلتے ہیں۔

عارض اس وقت سوچ رہا تھا کہ آہل کے ساتھ حیام کا بونڈ کتنا سٹرونگ ہے کہ وہ اس کے ساتھ کتنی آسانی سے بات اور ہنسی مزاق کر لیتی ہے۔

اوکے بھائی ہم بھی لیکچر لینے جا رہی ہیں۔اپنے کندھے پر بیگ ڈالتے وہ چاروں وہاں سے چلی گئی تھی۔

ان کے جاتے ہی آہل اور زمل بھی کام کرنے کے لیے لائبریری کی جانب بڑھ گئے۔

عشق نے نکما کر دیا غالب

ورنہ بندہ یہ بھی کمال کا تھا

آہل کی پشت کو دیکھتے زین نے یہ شعر پڑھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے عارض اور عالیان کیا تم دونوں کا بھی یہی حال ہونے والا ہے مجھے تو افسوس ہو رہا ہے تم ابھی سے ہمیں بتا دو تا کہ میں اپنے نازک دل کو مضبوط کر لوں۔

بکواس نہ کیا کر زین جب تمھارا وقت آئے گا ناں تب تم سے پوچھوں گا کہ عشق کس کو نکما کرتا ہے اور کس کو نہیں۔

اچھے اچھے بندوں کو یہ عشق ہرا دیتا ہے۔عارض کے بعد عالیان بولا تھا۔

اس دن سے پہلے مجھے اٹھالینا اللہ جی۔زین اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کرتا بولا تھا۔

ویسے مسٹر زین العابدین جہاں تک میں دیکھ رہا ہوں یہ دن آپ کے بھی بہت قریب ہی ہیں۔

جی نجومی بابا۔۔۔!زین عارض کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتا بولا تھا۔

ان دونوں کو لائبریری میں بیٹھے آدھا گھنٹا ہی ہوا ہو تھا جب آہل بولا زمل مجھے ایک کام یاد آ گیا ہے میں بس ابھی آتا ہو اور پھر وہ اپنا بیگ اٹھا کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔

باقی کلاس کے ساتھ بیٹھی زمل پریزنٹیشن کی تیاری کرتی رہی۔

آہل کو گئے بھی ایک گھنٹا ہو چکا تھا۔

آج صبح سے ہی سب مصروف تھے۔زمل کو لگ رہا تھا کہ سب اس کو اگنور کر رہے ہیں مگر ایسا کچھ بھی نہیں تھا اور آہل بھی اس کو تھوڑی دیر میں آنے کا کہہ کر غائب ہی ہو گیا تھا۔

زمل لائبریری سے نکل اکیلی گراؤنڈ کی سیڑھیوں میں بیٹھی ہوئی تھی جب اسے کسی نے آواز دی۔

Posted On Kitab Nagri

زمل آپی آپ یہاں کیوں بیٹھی ہوئی ہیں؟

ارے نہیں بس اپنی فرینڈز کا ویٹ کر رہی ہوں۔

لگتا ہے سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو کر مجھے بھول گئی ہیں۔۔۔زمل تھوڑا اداس ہوتے ہوئے بولی۔

وہ لڑکی وہاں سے جا چکی تھی۔

زمل پھر سے اداس سی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی اور ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی۔زمل جب وہاں سے اٹھ کر جانے لگی جب اس کو حیام کی کال آئی۔

آپ کہاں پر ہے زمل۔۔۔؟فون سے حیام کی آواز ابھری تھی۔

کیا ہوا زمل نے پریشانی سے پوچھا تھا۔مجھے آپ سے ایک بہت ضروری کام ہے۔

اچھا میں گراؤنڈ کی سیڑھیوں کے پاس ہوں وہاں آجاؤ۔

اوکے کہتے ساتھ ہی حیام نے فون بند کر دیا تھا۔

اگلے پانچ منٹ میں حیام زمل کے پاس موجود تھی۔

کیا بات تھی حیام اب بتاؤ۔

حیام کے وہاں پہنچتے ہی زمل نے اس سے سوال کیا تھا۔

مجھے آپ سے ایک بہت ضروری کام ہے آپ میرے ساتھ چلیں۔

مگر کہاں۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

آپ چلیں تو بتاتی ہوں۔۔۔حیام زمل کا ہاتھ پکڑ کر اس کو کھینچنے والی انداز میں لے کر وہاں سے چلی گئی۔

زمل کو لیکچر کا کہہ کر حیام افشی زری اور نور کینٹین کی طرف چل دی۔

پلین کے مطابق انہوں نے وہاں آہل کا انتظار کرنا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹ بعد آہل ان چاروں کے پاس آیا تھا۔

یہ لو سب چیزیں آہل اپنی گاڑی میں موجود سجاوٹ کی چیزیں نکال کر لایا تھا۔

بھائی آپ بالکل فکر نہ کریں ہم سارے انتظامات دیکھ لیں گے۔

مجھے اس بات کا یقین ہے تم لوگ کوئی کمی نہیں چھوڑو گے۔

ایک اور بات کیک میرے دوست لے آئیں گے تم لوگ باقی سب انتظامات کرلو۔

اوکے۔۔۔!اور میں ریسٹورنٹ کی بکنگ کے لیے جارہا ہوں آدھے گھنٹے تک آتا ہوں۔

جی بھائی۔

آہل کے جاتے ہی وہ سب سائیکالوجی ڈیپارٹمنٹ کی طرف بنی راہ داری کی جانب چل دی۔

راہداری میں پہنچ کر انہیں نے ایک میز کھینچ کر اپنے سامنے کیا اور اس پر سارا سامان نکال کر رکھا اور دیکھنے لگی۔

اف یار یہ لڑکے کبھی پوری چیزیں نہیں لاتے۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھو زرہ موم بتی لے کر آئے ہیں مگر ماچس نہیں لائے اور میں نے بھائی کو سنو سپرے اور پارٹی پو پرز بھی بولا تھا وہ بھی نہیں لے کر آئے۔

اچھا تم پریشان مت ہو حیام میں اور نور جا کر لے آتے ہیں۔

زری نے فوراً اس مسئلے کا حل نکالا تھا۔

مگر جلدی آنا۔۔۔!۔

اوکے۔۔۔! کہتے ساتھ ہی وہ دونوں وہاں سے چلی گئی۔

ان کے جانے کے بعد حیام اور افشی دونوں ڈیکوریشن کے لیے غبارے پھلا رہی تھی جب رعایان جو ان کا کلاس فیلو تھا ان کے پاس آیا۔

اسلام علیکم۔۔۔!۔

واعلیکم السلام۔۔۔

آپ دونوں یہاں کیا کر رہی ہیں۔

ایک دوست کی سالگرہ ہے اس کے لیے ڈیکوریشن کر رہے ہیں۔

اوو۔۔۔! چلیں میں آپ دونوں کی مدد کر دیتا ہوں۔

رعایان نے اپنا فون جیب میں ڈالتا بولا۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے ہم کر لیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

اٹس او کے میں کروا دیتا ہوں کہتے ساتھ ہی رعایان نے غبارے اٹھا کر پھولانا شروع کر دیے تھے۔

ابھی وہ تینوں غبارے پھولا ہی رہے تھے جب کسی نے پیچھے سے آواز دی۔

Excuse me

Yes....

حیام نے بولتے ساتھ ہی مڑ کر دیکھا تھا۔ مڑتے ساتھ ہی حیام نے بامشکل اپنے تاثرات قابو کیے تھے اور چہرے پر مسکراہٹ سجائی تھی۔

جب وہ سب کچھ دیر پہلے ملے تھے تب بھی حیام کو خود پر اس شخص کی نظریں محسوس ہو رہی تھی مگر حیام نے اس کو مکمل اگنور کیا تھا۔

یا اللہ یہ انسان بار بار میرے سامنے کیوں آجاتا ہے۔

میں اس سے جتنا دور جانا چاہتی ہوں یہ اتنا ہی سامنے آجاتا ہے۔

کیا میں آپ کی کچھ مدد کر دوں۔۔۔؟

نہیں آپ کا بہت شکریہ ہم کر لیں گے۔ جیسے آپ کی مرضی عارض کندھے اچکا کر وہاں پر پڑی ایک کرسی پر جا کر بیٹھ گیا اور ان دونوں کی ساری کارروائی دیکھنے لگا۔

غبارے پھلاتے حیام نے کچھ الگ کیے اور ان پر ٹیپ لگائی۔ اور پھر ایک ہاتھ میں ٹیپ اور دوسرے ہاتھ میں غبارہ تھامے وہ دیوار کی جانب بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام دیوار پر غبارہ لگانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

غبارہ دیوار تک ہی نہیں رہے تھا بار بار زمین پر گر رہا تھا۔

رکیں حیام میں آپ کی مدد کرواتا ہوں۔ پھولا ہوا غبارہ افشاں کے پاس رکھ کر وہ حیام کے پیچھے کھڑا جا کھڑا ہوا اور اس غبارے کو پکڑا جس کو حیام چپکانے کی کوشش کر رہی تھی اسی دوران رعایان کا ہاتھ حیام کے ہاتھ سے مس ہوا تھا مگر حیام نے اس بات پر زیادہ توجہ نہیں دی تھی۔

عارض جو حیام کی ہر کاروائی بہت غور سے دیکھ رہا تھا اس کو رعایان کا حیام کے قریب جانا بالکل اچھا نہیں لگا تھا۔

حیام عارض کو اگنور کیے رعایان کے ساتھ کھڑی اس کو غباروں کی ڈیکوریشن کے بارے میں سمجھانے لگی۔

یہ منظر دیکھ کر عارض کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے مگر خود پر ضبط کیے بیٹھا رہا۔

بہت پرانے خیالات ملکیت ہے میری

اس کا کسی سے بات کرنا مجھے اچھا نہیں لگتا

از قلم خود

اس سے پہلے کہ عارض رعایان کو کچھ کہتا اس کا فون بجا اور وہ فون سنتا وہاں سے چلا گیا۔

اس کے جانے پر عارض نے سکھ کا سانس لیا تھا۔

اس دوران عارض کی نگاہوں کا مرکز اپنے کاموں میں مصروف حیام تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ ہی دیر میں نور اور زری بھی واپس آ گئی تھی۔

حیام غباروں سے سجاوٹ کرنے میں مصروف تھی اور ساتھ ساتھ ہوا سے اڑتے غباروں کو بھی پکڑ رہی تھی۔

ان غباروں کو سنبھالتے اور لگاتے وہ بے حال ہو رہی تھی۔

سامنے بیٹھا عارض یہ سب کچھ خاموشی سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔

غباروں کو سنبھالتے بے حال ہوتی حیام ان تینوں کو بولی یار مجھے لگتا ہے تم تینوں نے اپنے منہ کے اندر کوئی گیس پمپ لگوا لیا ہے اتنی تیزی سے غبارے پھولا رہی ہو اور یہ سب مجھ سے سنبھالے بھی نہیں جا رہے ہیں۔

عارض حیام کی اس بات پر مسکرا دیا اس وقت اس کا کچھ دیر پہلے رعایان کی حرکت پر بگڑنے والا موڈ اب ٹھیک ہو چکا تھا۔

یار دیکھو جیسے بھی لگ رہے ہیں ان کو لگا دے اور غبارے زمین پر ہی پڑے ہیں ان کی فکر کیوں کر رہی ہو اور تم آرام سے ان سب کو لگاؤ۔۔۔۔افشاں حیام کی حالت دیکھتے بولی تھی۔

حیام کو اس طرح ہلکان ہوتا دیکھ عارض اس کی مدد کرنے کو حیام کے قریب گیا تھا جب حیام کے ہاتھ میں پکڑا ہوا غبارہ گیس زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک دم پھٹ گیا تھا اور وہ ڈر کر پیچھے ہوئی تھی۔ پیچھے ہوتے ہی حیام عارض کے سینے سے جا ٹکرائی۔

کسی سے ٹکرانے پر حیام نے مڑ کر دیکھا تھا۔

عارض اس کے پیچھے کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

خود کو سنبھالتی حیام سیدھی ہوئی تھی جب اس کے پیروں میں موجود ایک اور غبارہ پھٹا اور حیام یک دم پیچھے ہوئی۔

پیچھے ہونے سے اس کا پاؤں کم ہوا والے غبارے پر آیا تھا اور اس کا بیلنس بگڑا تھا۔

حیام گرنے ہی والی تھی کہ عارض نے حیام کو آگے بڑھ کر تھاما اور سیدھا کھڑا کیا تھا جبکہ زری نور اور افشی کچھ فاصلے پر کھڑی ان دونوں کی حالت کو دیکھ کر اپنی ہنسی دبا رہی تھی۔

حیام کی نظریں شرم سے جھکی ہوئی تھی ایک لمحے کو عارض اس کو یوں دیکھ کر مسکرایا تھا۔

آپ اس کو رہنے دیں میں کرلیتا ہوں اس نے حیام کو سیدھا کھڑا کیا اور ساتھ ہی اس نے جھک کر غبارہ اٹھایا تھا۔

نہیں میں کرلوں گی آپ کا شکریہ اور پھر تیزی غباروں کو چپکانے کی ناکام کوشش کرنے لگی ایک ہاتھ سے حیام نے غبارہ پکڑا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اپنے دانتوں کی مدد سے ٹیپ کاٹ رہی تھی۔

اف لڑکیاں کبھی نہیں سدھر سکتی۔

عارض نے گہری سانس لی تھی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا حیام کر قریب آیا تھا اور اس کے ہاتھ سے وہ ٹیپ لی جس کو وہ دانتوں سے کاٹنے کی کوشش کررہی تھی عارض کی اس حرکت پر جہاں حیام نے مڑ کر دیکھا۔

وہی نور افشی اور زری بھی ان کو مزید دلچسپی سے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے حیام کر ہاتھوں سے وہ ٹیپ لے کر اس کو اپنے دانتوں سے کاٹا اور حیام کے پیچھے کھڑے غبارے پر لگادی۔

وہ تینوں عارض کو ہی دیکھ رہی تھی۔ حیام کو چہرہ پوری طرح سرخ ہوا تھا۔ حیام جیسے ہی اپنا ہاتھ غبارے سے ہٹانے لگی عارض اس کا ارادہ بھانپتے ہوئے بولا حیام اس کو مت چھوڑیے گا ورنہ یہ دوبارہ گر جائے گا۔

اس نے غبارہ تو نہیں چھوڑا تھا مگر تھوڑا سائیڈ پر ہو کر کھڑی ہو گئی تھی کیونکہ اگر وہ ذرا سا بھی ہلتی تو دوبارہ عارض سے ٹکرا جاتی۔

عارض کے کلون کی خوشبو اسے اپنے حصار میں لے رہی تھی۔

کچھ تو تھا اس کی ذات میں جو حیام کو اپنی جانب متوجہ کر رہا تھا۔

میں باقی کام دیکھ لوں کہتے ساتھ ہی حیام عارض کے پاس سے ان تینوں کے جانب چلی گئی۔

یار تمہارے ساتھ کچھ زیادہ ہی فلمی سین نہیں ہونے لگ گئے ہر وقت گرتی پڑتی رہتی ہو دھیان سے چلا کرو۔۔۔افشی لہجے میں شرارت لیے بولی تھی۔

افشی کی اس بات پر حیام نے ایک زور دار مکا اس کی کمر پر مارا اپنا کام چپ کر کے کرو۔

آآآ ظالم لڑکی۔افشاں چیخی تھی۔

غبارے لگاتے عارض نے مڑ کر ان کی جانب دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں ہوا عارض بھائی شاید چونٹی نے کاٹا ہے۔۔۔ آپ سب مجھے آہل اور زمل کی طرح عارض کہہ سکتی ہیں کہتے ساتھ ہی وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

حیام ٹیبل سیٹ کر رہی تھی انہوں کی سالگرہ کے لیے بہت اچھی ڈیکوریشن کی تھی۔

منظر کچھ یوں تھا کہ جس ٹیبل پر کیک رکھنا تھا وہ پورا پھولوں سے بھرا ہوا تھا بس کیک کی جگہ خالی تھی اور ایک طرف چھری پڑی تھی جس پر لال رنگ کا فیتہ لگا ہوا تھا میز کے پیچھے غباروں سے ہیپی بر تھ ڈے زمل لکھا تھا اور ارد گرد کافی رنگ برنگے لگائے ہوئے تھے۔

کچھ غباروں میں ہوا بھر کر ان کو زمین پر چھوڑا گیا تھا اور اس میز کے سامنے عارض نے اپنا ڈی ایس ایل آر سٹینڈ پر فٹ کیا۔

ابھی وہ لوگ سجاوٹ کر کے فارغ ہی ہوئے تھے جب وہاں پر آہل آیا۔

گریٹ جاب گرلز۔

آہل کو ڈیکوریشن واقعی بہت پسند آئی تھی۔

شکریہ بھائی۔۔!۔

مگر یہ سب عارض کی مدد کے بغیر ممکن نہیں تھا زری فوراً بولی تھی۔

تھینک یو یار۔

اب شرمندہ تو مت کرو آہل۔ عارض آہل کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی تک شیطان کے چیلے کیک لے کر نہیں آئے آہل گھڑی پر وقت دیکھتے بولا تھا۔

بس آرہی رہے ہیں دونوں کچھ دیر پہلے ہی میسج آیا تھا۔

لو انتظار کیا کرنا ان کا آہی گئے ہیں۔عارض کے کہتے ہی آہل نے مڑ کر دیکھا۔

وہ دونوں دانت نکالتے ان سب کی جانب ہی آرہے تھے۔

شکر ہے کسی بھی قسم کے نقصان کے بغیر اچھی ارینجمنٹ ہو گئی ہے۔۔ آہل ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اس کی سوچ غلط ثابت ہو گئی۔

زین اور عالیان دونوں ہی مسکراتے ایک دوسرے سے باتیں کرتے آرہے تھے۔جب زین کا پاؤں کسی چیز سے ٹکرا اور اس کا بیلنس بگڑا۔

اس نے خود کو تو گرنے سے بچا لیا مگر اس کے ہاتھ میں موجود کیک کا ڈبہ نیچے جا گرا۔

زین نے جھک کر اس ڈبے کو اٹھایا اور اس کو کھول کر دیکھا تھا۔

کیک بری طرح خراب ہو چکا تھا۔

سوری آہل اس نے دور سے ہی آہل کو دیکھتے کان پکڑ لیے تھے۔

آہل زین کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

کبھی تو کوئی کام سیدھی طرح کر لیا کرو زین آہل غصے سے بولا تھ۔

اچھا سوری تم فکر نہ کرو میں ایک اور کیک لے آتا ہوں ہو۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں زین تم رہنے دے تم ویسے ہی آفت کی پڑیا ہو ہر چیز خراب کر دیتے ہو کوئی اور چلا جائے گا۔۔

عارض زین کو گھورتے ہوئے بولا تھا جس پر اس نے منہ پھولا لیا تھا۔

یار ایسے نہ بولو میں نے جان بوجھ کر تھوڑی گرایا ہے۔

عالیان تم چلے جاو اور دیکھو میرے بھائی جلدی آجانا۔

اچھا میں جاتا ہوں۔۔۔زین کار کی چابی دے۔

اس سے کار کی چابی لے کر عالیان باہر کی جانب بڑھا تھا۔

عالیان رکو۔۔۔!آہل نے اس کو پیچھے سے آواز دی تھی۔

کیا ہوا۔۔۔؟عالیان نے مڑ کر آہل کی جانب دیکھا تھا۔

افشاں کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ۔

بھائی میں۔۔۔؟جی زرہ دیکھ کر زمل کی پسند کا کیک لے آنا۔

ویسے تو میرا دوست بہت اچھا ہے تمہیں تنگ نہیں کرے گا۔

جی۔۔۔!سرد آہ بھرتے افشی بولی تھی۔

فکر مت کرو افشی وہ بس اس باندر کو دیکھ کر ہی رنگ پکڑتا ہے۔

بھائی باندر نہیں بندر ہوتا ہے افشی کھلا دی تھی۔

آہل اور افشاں کو یوں باتیں کرتا دیکھ عالیان بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آہل اب دیر نہیں ہو رہی۔۔۔اس کے لہجے میں کوئی نرم تاثر نہیں تھا۔

شاید یہ افشاں اور عالیان کی پچھلی ملاقات کا اثر تھا۔

آ رہی ہوں میں۔۔۔افشاں بھی اس کی طرح اونچی آواز میں بولی تھی۔

ان کے درمیان حائل سرد مہری سب نے نوٹ کی تھی مگر سب خاموش رہے تھے کیونکہ وہ آج کے خوشگوار دن کو ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔

افشاں تیز قدموں سے عالیان کے قریب پہنچی تھی۔

ان دونوں کے جاتے ہی آہل خود بھی زمل کے لیے گفٹ لینے چلا گیا۔

سارے راستے عالیان اور افشی کے درمیان ایک خاموشی حائل رہی تھی۔دونوں میں سے کسی نے بھی اس کو توڑنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

بیکری میں داخل ہوتے ہوئے عالیان نے افشاں سے پوچھا زمل کے لیے چاکلیٹ فلیور میں ہی کیک لینا ہے۔

جی۔۔۔یک لفظی جواب دیا گیا تھا۔جواب دیتے ہی افشاں کیک دیکھنے لگ گئی اور اس نے ایک کیک پسند کیا جو بہت ہی خوبصورت بنا ہوا تھا۔

بھائی یہ والا پیک کر دیں۔۔۔افشی نے سیلز مین کو مخاطب کیا تھا۔

نہیں یہ نہیں لینا۔۔۔

کیوں۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

یہ بہت سمپل ہے۔

تو پھر کیا آپ کو پھولوں سے بھرا کیک چاہیے؟

جی۔۔۔مزید کیک دیکھتا ہوا عالیان آگے بڑھ گیا۔

افشاں یہ دیکھیں یہ اچھا ہے۔

سیریسلی عالیان ہم نے زمل کی برتھ ڈے کا کیک لینا ہے نہ کہ کسی کی شادی کا۔

بھائی آپ یہ والا پیک کر دیں۔۔۔افشی نے ایک کیک پیک کرنے کا بولا جو چاکلیٹ فلیور میں دل کی شکل میں بنا ہوا تھا اور اس کے اوپر گلاب کے پھول بنے ہوئے تھے اس کے ارد گرد سنہری رنگ کے موتی لگے ہوئے تھے اور اس بڑے والے پھول کو اتار دیں اچھا نہیں لگ رہا۔

اگر آپ کو اچھا نہیں لگ رہا تو آپ مت دیکھیں۔۔۔عالیان کی بات پر افشی نے بامشکل صبر کا گھونٹ بھرا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایٹلیسٹ اس پر ہیپی برتھ ڈے زمل لکھوالیں۔

بھائی اس کے اوپر ہیپی برتھ ڈے زمل لکھ دینا۔۔۔

اور کچھ میڈیم۔۔؟

نہیں افشاں کہتے ساتھ ہی ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی تھی۔

بھائی آپ کی بیٹی کی سالگرہ ہے۔۔۔؟ سیلزمین پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

Posted On Kitab Nagri

ہماری ایک دوست کی سالگرہ ہے۔ افشاں غصے سے کہتے چاکلیٹ فریزر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

بھائی آپ کی بیوی بہت غصے والی لگتی ہیں۔

عالیان نے مڑ کر ایک نظر افشی کو دیکھا تھا اور پھر تھوڑا مسکرایا تھا۔

وہ میری بیوی نہیں ہے دوست ہے۔

اوہ سوری سیلز مین نے فوراً معزرت کی تھی۔

اٹس اوکے ۔۔۔!۔

افشی نے فریزر سے کچھ چاکلیٹس نکالی اور وہ بھی کاؤنٹر پر لا کر رکھی۔ ساتھ ہی پیمنٹ کرنے کے اپنا بیگ کھولا۔

اف میں اپنا پرس یونیورسٹی میں ہی بھول آئی ہوں افشاں نے اپنا بیگ بند کرتے وہ چاکلیٹس واپس رکھ دی اور کیک پکڑ کر گاڑی میں جا کر بیٹھ گئ۔

عالیان جو کہ کیک کی پیمنٹ کر رہا تھا اس نے افشی کی یہ حرکت بہت غور سے دیکھی تھی۔

افشاں کے جاتے ہی اس نے وہاں سے دو چاکلیٹس اٹھائی اور ان کی پیمنٹ کر کے گاڑی میں آ بیٹھا تھا۔

گاڑی میں بیٹھتے عالیان نے افشی کو اپنی سوچوں میں گم پایا تھا۔

عالیان نے گاڑی کو ریورس کرتے افشاں کو دیکھا۔

افشاں کیا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟

جی۔۔۔!یک لفظی جواب۔

Posted On Kitab Nagri

آپ نے چاکلیٹس کیوں نہیں لی۔

آپ میری ہر چیز پر نظر رکھتے ہیں ؟

کیا مطلب ۔۔۔؟عالیان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا۔

میرا مطلب آپ بہت اچھے سے جانتے ہیں مسٹر عالیان۔

نہیں میں واقعی آپ کی بات نہیں سمجھا۔

آپ کو معلوم ہے میں کس بارے میں بات کر رہی ہوں۔

آپ کو کیا لگتا ہے مجھے نظر نہیں آتا آپ مجھے بار بار دیکھتے ہیں میرا پیچھا کرتے ہیں۔کہتے ہوئے افشاں نے اپنا رخ عالیان کی جانب کیا تھا۔

مطلب۔۔۔ ؟

مطلب یہ مسٹر میری نظر آپ پر ہے جس طرح آپ مجھے دیکھتے ہیں میں بہت اچھے سے جانتی ہوں۔ آپ مجھ سے ایسی کوئی امید مت رکھیے گا۔

اوہ اچھا یعنی آپ بھی مجھے دیکھتی ہیں جو آپ نے یہ سب نوٹ کیا ہے۔

شٹ اپ میرا مطلب یہ تھا کہ میں اپنے ارد گرد نظر رکھتی ہوں کہ ہو کیا رہا ہے۔ آپ جانتے ہیں ہمارے ملک میں لڑکیوں کو اپنی حفاظت کے لیے بہت کچھ دیکھنا پڑتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو کوئی سیکیورٹی اشو ہونا نہیں چاہیے۔۔۔ آپ کا کونفیڈنس لیول کافی اچھا ہے۔ عالیان گاڑی موڑتے ہوئے بولا تھا۔

کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔؟

ایک تو آپ کو ہر بات کا مطلب سمجھانا پڑتا ہے۔ عالیان افشی کی جانب دیکھ کر بولا تھا جس کے چہرے پر غصے کے آثار صاف نمایاں تھے۔

لگتا ہے آپ نے کافی ریسرچ کر رکھی ہے مجھ پر۔

جی کی تو ہے مگر زیادہ نہیں۔

کیوں ایسی کیا ضرورت پیش آئی تھی آپ کو۔۔؟

میں نے آپ کے اوپر ریسرچ صرف آپ کی کہے گئے ایک جملے کی وجہ سے کی ہے۔

کون سا جملہ۔۔۔؟ افشاں نے تھوڑا حیران ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔

اگر آپ اپنی زندگی کے بہت سے واقعات کو ترتیب دیں تو آپ اس کا جواب بھی جان جائیں گی۔

افشاں نے الجھ کر عالیان کو دیکھا تھا۔

اسی دوران وہ دونوں یونیورسٹی پہنچ چکے تھے۔

عالیان نے پارکنگ میں گاڑی پارک کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کی ہر الجھن وقت کے ساتھ ختم ہو جائے گی اور آپ کو آپ کے ہر سوال کا جواب مل جائے گا جو اس لمحے آپ کے ذہن میں گردش کر رہے ہیں ۔

جی۔۔۔! کہتے ساتھ ہی افشاں گاڑی سے نکلنے لگی تھی جب عالیان نے اسے روکا تھا۔

یہ چاکلیٹس آپ کے لیے۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

افشاں گاڑی کا دروازہ بند کرنے ہی والی تھی جب عالیان بولا افشاں دو منٹ میری بات سنیں۔

جی۔۔؟

پلیز بیٹھیں۔۔۔

افشاں خاموشی سے واپس اندر بیٹھ گئی تھی۔

جی۔۔؟ افشی نے گھور کر دیکھا تھا۔

میں آپ سے معزرت خواہ ہوں۔

کس بات پر۔۔؟

وہ کچھ دن کے پہلے کے رویے پر۔

اٹس اوکے۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں وہ لوگ بہت خطرناک تھے۔ آپ کے ساتھ کچھ بھی کر سکتے تھے۔ آپ دوسروں کے معاملات میں مداخلت مت کیا کریں۔ آج عالیان کے لہجے میں نرمی تھی۔

آئی ایم سوری۔ عالیان اس کی جانب دیکھتے بولا تھا۔

اٹس اوکے۔۔ افشاں کھڑکی سے باہر دیکھتی بولی تھی۔

کیا آپ نے مجھے معاف کر دیا۔۔؟ عالیان افشی کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔

تو پھر میری طرف سے یہ چاکلیٹس آپ کے لیے۔

افشاں نے خاموشی سے چاکلیٹس عالیان سے لی تھی اور گاڑی سے باہر نکل گئی تھی جبکہ اس کے جانے کے بعد عالیان نے سرد آہ بھری تھی۔

عالیان گاڑی لاک کرتا فوراً افشاں کے پیچھے بھاگا تھا ساتھ ہی اس نے عارض کو میسج کیا ہم آگئے ہیں کوئی زمل کو بلا لائے۔ جس پر اسے فوراً عارض کا جواب موصول ہوا تم لوگ پہلے آجاؤ پھر ہم بلائیں گے۔ اگلے پانچ منٹ میں وہ دونوں سب کے پاس موجود تھے۔

افشاں نے کیک لا کر میز پر رکھا۔ حیام آہل بھائی بھی آنے والے ہوں گے ایسا کرو زمل کو بلالاؤ۔

بھائی کو آنے دو پھر جاتی ہوں۔

اچھا۔۔ پھر حیام اور افشی ایک بار پھر سب تیاریاں دیکھنے لگ گئی جبکہ نور اور زری تصاویر بنا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض اپنے ڈی ایس ایل ار کو سیٹ کر رہا تھا جبکہ عالیان اور زین اپنی باتوں میں مصروف تھے۔

سب کچھ تیار ہے۔۔۔؟ آہل نے آتے ہی سب سے پوچھا تھا۔

سب نے اپنے اپنے کام چھوڑ کر مڑ کر اسے دیکھا تھا۔

جی بھائی ایک بار آپ دیکھ لیں۔ حیام نے کہتے ساتھ ہی ڈبے سے نکال کر کیک سٹینڈ پر رکھا اور اس کو کور سے ڈھک دیا تھا۔

آہل سب سے پہلے ٹیبل کی جانب دیکھا۔

ٹیبل پر کیک سٹینڈ پر دل کی شکل میں بنا چاکلیٹ کیک تھا اور اس کے اوپر گلاب کے پھول بنا کر لگائے ہوئے تھے۔

آہل نے کیک کا ڈھکن اٹھایا اور اپنا تحفہ نکال کر اس کیک پر بنے بڑے گلاب کے پھول پر فکس کیا اور دوبارہ کیک کو کور کر کے رکھ دیا۔

جاؤ حیام زمل کو بلالاؤ۔

جی بھائی۔۔۔اپنی فراک سنبھالتی حیام نے زمل کو کال ملائی۔

حیام جیسے ہی گراؤنڈ میں پہنچی تھی اسے زمل گراؤنڈ کی سیڑھیوں پر ہی مل گئی تھی۔

زمل میرے ساتھ چلیں مجھے آپ سے ایک کام ہے کہتے ساتھ ہی حیام زمل کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ لے جانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

لڑکی آرام سے چلو۔۔۔ حیام اپنا فراک تھامے تیز تیز چل رہی تھی جبکہ زمل اپنا فراک سنبھالتی بے حال ہو رہی تھی۔

سایکالوجی ڈیپارٹمنٹ کے باہر پہنچ کر حیام نے اپنا سانس بحال کیا اور زمل کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

کیا کر رہی ہو حیام۔۔۔؟

زمل بس آپ میرے ساتھ چلیں۔

حیام زمل کو لے کر جیسے ہی اس جگہ آئی اس نے زمل کی آنکھوں سے ہاتھ اٹھا دیے۔

اپنے سامنے کا منظر دیکھ کر زمل نے حیرت سے اپنے سامنے موجود سب دوستوں کو دیکھا اور پھر حیام کو۔

وہ منظر بہت ہی خوبصورت تھا۔

زمل کے سب دوست رنگ برنگے غباروں سے بھرے فرش پر کھڑے مسکرا کر اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔ زمل چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان کی جانب بڑھی تھی۔

اس کے پیچھے حیام بھی تھی۔

ان لمحات میں مسکراہٹ زمل کے لبوں سے جدا ہی نہیں ہو رہی تھی وہ دل میں خدا تعالیٰ کا اتنے اچھے دوست اور آہل جیسا انسان ملنے پر شکر ادا کر رہی تھی۔ سب سے پہلے آہل بھاگتا ہوا زمل کے قریب آیا اور اپنے ہاتھ میں پکڑے پھول زمل کے سامنے کئے تھے۔

پھول دیکھ کر زمل مسکرا دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شکریہ آہل۔۔۔زمل نے پھول تھام لیے تھے۔

آہل کے بعد زین زمل کے قریب آیا تھا۔اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر باندھے ہوئے تھے جیسے ہی وہ زمل کے قریب آیا اس نے اپنے پیچھے چھپائی پھولوں کی پتیاں زمل پر پھینکنا شروع کی۔

زین کی اس حرکت پر سب ہنس دیے تھے۔

زین زمل کی برتھ ڈے ہے شادی نہیں۔

کوئی بات نہیں کرنے دو اسے اپنا شوق پورا اور جہاں تک شادی کی بات ہے وہ بھی ہو جائے گی۔

آہل کی بات پر زمل شرمانے لگ گئی تھی۔

ان تمام مناظر کو افشاں اپنے فون میں قید کر رہی تھی۔

یہی تمام مناظر ڈی ایس ایل آر کی آنکھ میں بھی قید ہو رہے تھے۔

حیام اور نور نے زمل کے اوپر سنو سپرے کی برسات کر دی اسی دوران زری اور افشی نے پارٹی پوپرز بھی پھاڑ دیئے تھے۔

زمل کا منہ سارا سنو سپرے سے بھرا ہوا تھا اور اوپر ہی پارٹی پو سے نکلنے والے کاغذ بھی اس کے اوپر چپک گئے تھے۔

زمل کسی عجیب مخلوق کا نظارہ پیش کر رہی تھی۔

حیام افشی نور اور زری نے اس کے ساتھ ویسے ہی تصاویر لیں اور سٹیٹس اپلوڈ کر دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہیپی برتھ ڈے ٹو بھو تنی اور پھر اس کو کیک والے میز کے قریب لے کر گئیں۔افشی سب کی تصویریں لینے میں مصروف تھی وہ ہر ایک لمحہ کیمرے کی آنکھ میں قید کر رہی تھی جبکہ حیام کیک نکال کر کیک ٹیبل پر رکھنے کے لیے بڑھی۔جو زمل کے آنے سے پہلے انہوں نے اٹھا کر سائیڈ پر رکھ دیا تھا۔

حیام نے جیسے ہی کیک سٹینڈ ٹیبل پر رکنے کے لیے اٹھایا تھا وہ ایک دم اس کے ہاتھوں سے پھسلا اس سے پہلے کہ کیک گرتا عارض نے جلدی سے اس کو تھام لیا۔

عارض کے کیک کو تھامنے کی وجہ سے حیام کے ہاتھ اس کے ہاتھوں میں تھے۔

حیام نے فوراً سیدھے ہوتے ہوئے اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ الگ کیے تھے۔

آج کے لیے ایک ہی کیک کا نقصان بہت ہے آپ دوسرا ایک مت خراب کریں۔

حیام خاموشی سے کیک رکھتے سائیڈ پر ہو گی۔

چلیں زمل۔۔۔!حیام نے زمل کو پکڑ کر کیک والی میز کے سامنے کھڑا کیا تھا۔حیام نے کیک کاٹنے کے لیے فیتے والی چھری پکڑ کر زمل کے سامنے کی جیسے ہی زمل چھری کو پکڑنے لگی حیام نے پیچھے کر لی۔

حیام کی اس حرکت پر سب ہنس دیے تھے۔

حیام نے دو سے تین بار یہی حرکت کی۔

بس کرو حیام کیوں بیچاری کو کیک کاٹنے کے لیے ترسا رہی ہو۔

آہل حیام کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب ایسی بھی بات نہیں ہے آہل۔ ساتھ ہی زمل نے کیک کاٹنے کے لیے کیک پر موجود کور اٹھایا تھا۔

کیک کو دیکھتے ہی زمل نے سب کی جانب دیکھا تھا اور کیک کے اوپر پڑی انگوٹھی اٹھائی تھی اور بہت ہی نزاکت سے اسے اپنے ہاتھ میں پہنا تھا۔

انگوٹھی پہننے کے بعد زمل نے اپنا چھری والا ہاتھ کیک کاٹنے کے لئے بڑھایا جب حیام نے اس کو روکا۔

افشی یہ سب منظر اپنے کیمرے میں قید کر رہی تھی۔

آہل زمل کی جانب ہی دیکھ رہا تھا جب عارض نے اس کے کان میں سرگوشی کی بس کر اب اسے کیک بھی کاٹنے دے۔

میں نے اس کو کب روکا ہے۔۔۔؟ آہل فوراً بولا تھا۔

چند لمحوں بعد زمل نے کیک کاٹا اور جیسے ہی اس نے کیک کا پیس اٹھایا سب نے زور دیا کہ وہ سب سے پہلے آہل کو کھلائے۔

سب کی بات مانتے ہوئے اس نے آہل کی جانب کیک کا پیس بڑھایا۔

اس سے پہلے کہ زمل آہل کو کھلاتی حیام نے زمل کا بازو پیچھے سے تھوڑا سا کھینچا۔ زمل نے جب دوبارہ آہل کو کھلانا چاہا تو حیام نے پھر وہی حرکت کی جہاں سب اس منظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

وہی حیام کی آنکھوں میں شرارت کی چمک تھی۔

لڑکی بس کر دو۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی کیا یاد کریں گے آپ کھالیں زمل کی سالگرہ کا کیک۔۔۔اپنے آخری الفاظ پر اس نے زور دیا تھا۔

حیام باز آجاؤ۔۔۔آہل کی بات پر حیام کھکھلائی تھی۔

زمل جب بھی کسی کو کیک کھلانے لگتی تو حیام ایسے ہی کرتی زمل کا ہاتھ پیچھے کھینچ لیتی۔

آخر میں جب حیام کی باری آئی تو آہل بولا حیام اب تم بچو مجھ سے چھوٹی۔۔۔

آہل اب آپ کچھ مت کیجئے گا پہلے ہی حیام بہت شرارتی بنی ہوئی ہے۔

کیوں نہ کروشرارت آخر میری دوست کی سالگرہ ہے۔

جی جی اور چھوٹی نے یہ سب شراتیں آج ہی کر کے ساری کسر نکالنی ہے۔

جی بالکل بھائی۔آہل اور حیام کی بحث کو اگنور کرتے ہوئے زمل نے کیک حیام کی جانب بڑھایا تو آہل نے ایک دم زمل کے ہاتھ کو آگے کی جانب دھکیلا اس سے پہلے کہ کیک حیام کے منہ پر لگتا وہ کمال محارت سے بچتے ہوئے نیچے کی جانب جھک گئی جس کی وجہ سے کیک حیام کے پیچھے کھڑے عارض کے منہ پر جا لگا تھا۔

آہل کی اس حرکت پر زمل نے اسے گھورا تھا۔جو اپنے ایک کان کو ہاتھ لگا کر زمل سے سوری بول رہا تھا اور پھر حیام کو گھورا جو معصومیت سے بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے کہنے لگی میری کوئی غلطی نہیں ہے۔

کوئی بات نہیں زمل برتھ ڈے پارٹیز میں ایسا ہو جاتا ہے عارض میز پر پڑے ٹیشو باکس میں سے ٹیشو نکالتے بولا تھا جبکہ عارض کی بات پر زین اور عالیان منہ کھل گیا۔

عارض جو خود کی سالگرہ پر ان کو یہ حرکت کرنے ہی نہیں دیتا تھا اب کیسے کہہ رہا تھا کوئی بات نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

زین بھائی ہمارادوست ہمارانہ رہاعشق نے اسے بھی بدل دیا ہے۔

دیکھ کیسے کہہ رہاہے کچھ نہیں ہوتا صرف اس وجہ سے کہ کیک حیام کی وجہ سے اس کے منہ پر لگاہے اگر کوئی اور ہوتا تویہی کول مین اس وقت اینگری مین بناہوتا۔

آج کادن ان سب نے اپنی شرارتوں سے بہت ہی خاص اور یاد گار بنادیا تھا۔آخرمیں باری تحفوں کی آئی تھی سب نے زمل کو باری باری تحفے دیے تھے اور ساتھ ہی اسے خوشیوں بھری زندگی کی دعائیں دی تھی۔

عارض اپناڈی ایس ایل آر اتار چکا تھا۔جب سب نے تحفے دے دیے توزری بولی زمل اب ان کو کھولیں بھی۔

اس نے ایک تحفہ اٹھایاہی تھا کہ حیام اور افشی ایک ساتھ بولی نہیں زمل ابھی رک جائیں۔

زمل نے ان دونوں کو دیکھا جو سب چیزیں سمیٹ رہی تھی اور پھر تحفہ واپس میز پر رکھ دیا جبکہ افشی نے نور کو کچھ کہاتو اس نے پہلے زمل کو دیکھا اور پھر اچھا کہتے اس کے پاس گئی اور اس کے تمام تحائف اٹھا کر ایک بیگ میں ڈال دیے جبکہ حیام نے آہل کو بہت ہی رازداری سے بولا کہ وہ گاڑی نکالیں وہ سب زمل کو لے کر آتی ہیں۔

حیام کے کہتے ہی آہل اور باقی لڑکے وہاں سے چلے گئے تھے۔

زمل۔۔!۔

جی۔۔۔؟آجائیں آج ہم اچھا سا لنچ کرتے ہیں باہر سے۔

اتناسب کیاہے تم سب نے یہ کافی ہے لنچ رہنے دو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہم آپ سے پوچھ نہیں رہے آپ کو بتارہے ہیں افشاں فوراً بولی تھی۔

اچھاٹھیک ہے مگر ہم جائیں گے کیسے۔۔۔؟

زمل گاڑی اور ڈرائیور دونوں تیار ہے بلکہ اس کے ساتھ بوڈی گارڈز بھی موجود ہیں۔حیام شرارت سے بولی تھی۔

ڈرائیور تو ہر وقت ہی تیار رہتا ہے ساتھ ہی افشی نے زمل کو آنکھ ماری۔

بد تمیز لڑکی اور پھر اپنا سامان پکڑ کر ان کے آگے آگے چلنے لگی۔

پیچھے وہ چاروں اس بات پر بحث کر رہی تھی کہ زمل کے ساتھ کون بیٹھے گا اور وہ اسی بحث میں ایک دوسرے کو پیچھے کرنے لگی کہ وہ زمل کے ساتھ بیٹھے گی اور اسی طرح لڑتے لڑتے وہ پارکنگ ایریا تک پہنچ گئیں تھیں۔

آہل اور عارض دونوں گاڑیوں کے باہر کھڑے تھے جبکہ زین اور عالیان پیسینجر سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

جب آہل نے ان چاروں کو بچوں والی حرکتیں کرتے دیکھا تو بولا زمل کے ساتھ جو مرضی بیٹھ جائے مگر زمل میری گاڑی میں ہی بیٹھے گی۔

آہل کی بات پر زمل کندھے اچکا کر گاڑی میں جا بیٹھی۔

وہ سب زمل کے بیٹھتے ہی گاڑی کی جانب بھاگی تھی مگر اسی دوران حیام کا دوپٹا اس کے جوتے میں پھنسا تھا۔وہ رک کر اس کو نکالنے کی کوشش کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کو ساتھ نہ پاکر زری نے مڑ کر اسکو دیکھا۔ اسے اپنے جوتے کے ساتھ لگا دیکھ کر وہ اس کے پاس آئی اور دوپٹہ نکالنے میں اس کی مدد کرنے لگی۔

اتنی دیر میں نور اور افشی آہل کی گاڑی میں بیٹھ چکی تھیں اور جب حیام نے یہ منظر دیکھا تو نور اور افشی کو کہنے لگی یہ تو ناانصافی ہے نکلو تم دونوں باہر اور جا کر دوسری گاڑی میں بیٹھو۔

اب تو ہم بیٹھ گئے ہیں اور اب باہر نہیں نکلیں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے حیام اور زری کو ہاتھ ہلا کر اللہ حافظ کہا اور گاڑی کا دروازہ بند کر لیا۔

حیام تم دونوں دوسری گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔

آہل کے کہتے ہی حیام نے مڑ کر دوسری گاڑی کی جانب دیکھا جس کے آگے کھڑا عارض حیام کو ہی دیکھ رہا تھا۔

بھائی۔۔۔! ٹھیک ہے بھائی ہم بیٹھ جاتے ہیں۔

زری حیام کا ہاتھ تھامے دوسری گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔

حیام زری کو اچھی خاصی سنا رہی تھی اور ساتھ ساتھ منہ بھی بنا رہی تھی۔ عارض نے جب ان دونوں کو اپنی گاڑی کی جانب بڑھتے دیکھا تو اس نے ادب سے ان دونوں کے لیے دروازہ کھولا جبکہ زری تو فوراً گاڑی میں بیٹھ گئی مگر حیام وہی گاڑی کے دروازے کے پاس کھڑی کچھ سوچ رہی تھی۔

کیا آپ کا اندر بیٹھنے کا ارادہ نہیں ہے یا آپ چاہتی ہیں کہ میں یوں ہی آپ کے لیے اس تپتی دھوپ میں کھڑا رہوں۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کی بات سن کر حیام نے ایک غصیلی نظر سے اسے دیکھا اور پھر گاڑی میں بیٹھ کر زور سے دروازہ بند کیا۔

حیام کے دروازہ بند کرتے ہی عارض نے پھر سے دروازہ کھولا تھا۔

عارض کے دروازہ کھولتے ہی حیام نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

عارض نے جھک کر حیام کا بے دھیانی میں گاڑی سے باہر رہ جانے والا دوپٹہ اور فراک اندر کیا اور گاڑی کا دروازہ آرام سے بند کیا تھا۔

حیام ابھی تک عارض کو دیکھ رہی تھی جو بہت ہی سکون سے دروازہ بند کر کے آہل کی جانب بڑھ گیا تھا اور اس سے بات کر رہا تھا۔

حیام نے پہلے زری کی جانب دیکھا اور پھر باہر کھڑے اس شخص کو۔

حیام کو ایسے تکتا پا کر زری بولی یار انسان برا نہیں ہے۔

ہمم۔۔۔!۔

وہ دونوں یہ بھول گئی تھی کہ گاڑی میں ایک اور شخص بھی موجود ہے جو ان دونوں کی باتیں سن رہا ہے۔

بالکل صحیح کہا زری آپ نے وہ بہت اچھا انسان ہے۔

آپ۔۔۔؟

جی میں بھی یہی ہوں۔

اتنے میں عارض بھی گاڑی میں آ بیٹھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جی تو پھر چلیں۔

ہاں بھائی چل اور کیا یہی رہنے کا ارادہ ہے۔

دوسری طرف جب آہل گاڑی میں آکر بیٹھا تو اس نے بیک ویو مرر زمل پر سیٹ کیا جو افشاں اور نور کے درمیان میں بیٹھی ہوئی تھی اور وہ دونوں اس کو تنگ کر رہی تھی۔

اسی لمحے افشی بولی آہل بھائی آج تو زمل کی سالگرہ ہے نہ تو آپ کا کیا ارادہ ہے۔

کیا مطلب۔۔۔؟

اف میرا مطلب آج آپ کیا کرے گے۔

حیام کی ڈیوٹی اب تم نے سنبھال لی ہے کہیں تو تم دونوں باز آجایا کرو۔زمل نے افشاں کو آنکھیں دیکھائی تھی۔

دیکھیں بھائی زمل مجھے آنکھیں دیکھا رہی ہیں۔

بھائی ان کو کیا دیکھے گے پہلے ہی ان کی نظریں زمل پر ہیں۔

بھائی بہت غلط بات ہے ڈرائیونگ پر دھیان دیں ساتھ ہی افشاں نے اپنا دوپٹا زمل کے چہرے کے آگے کر دیا جبکہ عالیان خاموشی سے اس کی بچکانہ حرکتیں دیکھ رہا تھا۔

کچھ لمحات خاموشی کی نظر ہو گئے تھے۔

افشاں ویسے تمھاری بہن موٹی نہیں ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

آہل کے کہنے پر افشی نے زمل کو غور سے دیکھا اور کہنے لگی بھائی۔۔۔!۔

افشی کیا میں واقعی موٹی ہو گئی ہو۔

نہیں زمل۔

مجھے لگتا ہے تمھارے بھائی کی آنکھیں خراب ہو گئی ہی۔

بھائی خبردار اگر آپ نے زمل کو کچھ بھی بولا تو۔۔۔

بہت بری بات افشی تم کتنی جلدی پارٹی بدل لیتی ہو۔

بھائی وقت کے حساب سے پارٹی بدلنی پڑتی ہے جس پر آہل قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

دوسری جانب عارض کی گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔

اس خاموشی کو زین کی آواز نے توڑا تھا۔

آپ دونوں چپ کیوں ہیں عموماً جہاں دو لڑکیاں موجود ہوں وہاں خاموشی نہیں ہوتی۔

آپ کو خاموشی اچھی نہیں لگ رہی۔۔۔؟

بالکل بھی نہیں۔۔۔زین نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔

گاڑی میں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔زری اور حیام دونوں ہی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی جب زری بولی۔

حیام بات سنو۔

ہمم کیا ہوا ہے۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

حیام پیر کامل میں تمھیں سالار کی سب سے زیادہ کون سی بات پسند ہے۔زری کی بات پر حیام نے ایک گہری سانس لی اور بولی۔

اس کا اپنی محبت کے لیے نو سال انتظار کرنا اور اس لے لیے اللہ سے دعائیں کرنا۔

کیا وہ شخص پاگل تھا جس نے نے ایک لڑکی کے لیے نو سال انتظار کیا تھا۔۔؟زین کو حیرت ہوئی تھی۔

وہ لڑکی اس کی بیوی تھی زین۔۔۔

گاڑی چلاتے عارض کو بہت کچھ یاد آیا تھا اس نے ایک نظر زین کو دیکھا تھا اور پھر بیک مرر سے حیام کو۔

اگر اس کی بیوی تھی تو اس نے اس کا انتظار کیوں کیا۔۔؟زین نے ایک اور سوال کیا تھا۔

کیونکہ اس نے کسی مجبوری کے تحت اس سے شادی کی تھی اور پھر اس نے اپنا گھر چھوڑ دیا تھا اس بار زری نے جواب دیا تھا۔

اچھا تو اس نے اپنا گھر کیوں چھوڑا تھا۔حیام عارض کی نظروں اور زین کے فضول سوالات سے چڑ گئی تھی۔

پتا نہیں۔۔۔!زری آج تمھیں یہ پوچھنا کیوں یاد آیا؟

ویسے ہی میں نے سوچا اس پر بات کر لیتے ہیں۔

اچھا۔۔!۔

Posted On Kitab Nagri

حیام اس پارٹ کے بارے میں کیا خیال ہے جب سالار خانہ کعبہ میں اپنے خواب میں امامہ کو دیکھتا ہے جس پر حیام بولا وہ والا پارٹ مجھے بہت پسند ہے اور وہ بھی جب سالار دعا کر رہا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر میں نبی ہوتا تو نبیوں جیسی دعا کرتا۔

اللہ اللہ وہ لائینز دل پر لگی تھی۔ حیام چہکی تھی۔

اور وہ جب سالار کی شادی آمنہ سے ہوتی ہے اور وہ اس کو گھر لے کر آتا ہے۔اس بار زری بولی تھی۔

زین اور عارض خاموشی سے ان دونوں کی گفتگو سن رہے تھے۔

زین کو ان کی باتوں کا کوئی سر پیر نہیں لگ رہا تھا اس نے مدد طلب نظروں سے عارض کو دیکھا جبکہ عارض نے شانے اچکا دیے تمھیں ہی مسئلہ تھا کہ وہ خاموش کیوں بیٹھی ہے۔

زین کو ان کی باتوں سے شدید بے زاریت ہو رہی تھی۔

یار کیا سین ہے وہ جب امامہ برتن دھو رہی ہوتی ہے اور سالار اس کے پیچھے کھڑا اس کو کہتا ہے کہ میں نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں تمھارے کان میں موجود اس بالی کو ہاتھ لگاؤ گا اور تم مجھے کھینچ کر تھپڑ نہیں مارو گی۔

اس پر زری بولی اور یار جب اس کو پتا چلتا ہے کہ آمنہ ہی امامہ ہے وہ افففف کیا کمال کی سٹوری ہے زری ایک دم اچھلی تھی۔

ایسے ہی تو یہ لڑکیوں کا پسندیدہ ناول نہیں ہے۔

آپ لوگ کیسے پڑھ لیتی ہیں۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

کیا۔۔؟دونوں نے چونک کر پوچھا تھا۔

یہ سب فضول چیزیں۔۔۔

اس دنیا کے جھمیلوں سے تو فینٹسی ورلڈ بہتر ہے جو آپ کو خود میں الجھائے رکھتی ہے اور خود میں اتنا مگن کر دیتی ہے کہ آپ کو کسی چیز کی ہوش نہیں رہتی اور یہ سب اس زندگی کی الجھنوں سے تو بہت بہتر ہے۔

حیام میں آپ سے ایک سوال کرو؟

جی پوچھیں۔۔۔

محبت میں کس کو ترجیح دینی چاہیے؟

کیا مطلب۔۔۔؟حیام نے چونک کر پوچھا تھا۔

مطلب یہ کہ ایک وہ شخص ہے جو آپ سے محبت کرتا ہے اور ایک وہ شخص ہے جس سے آپ محبت کرتی ہیں تو آپ کس کو ترجیح دیں گی؟

عارض نے بیک مرر سے ایک نظر حیام کو دیکھا تھا جو بہت ہی غور سے زین کا سوال سن رہی تھی۔

وہ بھی حیام کے جواب کا منتظر تھا۔

میں تو اس کو ترجیح دوں گی جس سے میں محبت کرتی ہوں گی زری اچھلتی ہوئی بولی تھی۔

نہیں ہمیشہ ترجیح اس کو دینی چاہیے جو آپ سے محبت کرتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

زین نے ایک نظر عارض کی جانب دیکھا جو ڈرائیونگ کر رہا تھا حیام کا جواب سن کر عارض کے لب مسکرائے تھے۔

مگر ایسا کیوں حیام۔۔۔؟

کیونکہ چاہیے جانے کا احساس بہت مختلف ہوتا ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ ہمیں اپنی ہر چیز پر ترجیح دیتا ہے ہماری عزت کرتا ہے ہماری ہر چیز کا خیال رکھتا ہے وہ دنیا کی ہر خوشی ہمارے کے قدموں میں لا کر رکھ سکتا ہے۔

بنسبت اس کے جس سے آپ محبت کرتے ہے آپ اس شخص کو اپنی زندگی میں کسی بھی طرح شامل تو کر لو گے جس سے آپ محبت کرتے ہو مگر وہ کبھی بھی آپ کو وہ عزت اور احترام نہیں دے گا جو وہ شخص دے گا جو آپ کو چاہتا ہے

اور جہاں تک بات ہے میں کسے ترجیح دوں گی تو اس بات کا اختیار میں اپنے والدین کو دے چکی ہوں اور ان سے بڑھ کر میرے لیے کوئی بھی اچھا فیصلہ نہیں کر سکتا اور اگر یہ کسی کے اپنے ہاتھ میں ہو تو ہمیشہ اس کو اسی کو ترجیح دینی چاہیے جو اس سے محبت کرتا ہے۔

زین اور عارض ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں اس کی سب باتیں سن رہے تھے۔

حیام آپ کتنی گہری باتیں کرتی ہیں۔زین کی بات پر حیام ہلکا سا مسکرائی تھی۔

یہ سب ناول کا کمال ہے۔ صحیح کہا ناں حیام۔

Posted On Kitab Nagri

یہ زندگی ہمیں بہت سے تجربات دیتی ہے زری اتنا کہتے ہی حیام پھر سے باہر دیکھنے میں مصروف گئی۔

حیام ایک اور بات پوچھوں آپ سے ؟زین ایک بار پھر بولا تھا۔

جی۔۔۔!۔

کیا آپ نے کبھی کسی سے محبت کی ہے ؟زین نے یہ سوال کرتے ہوئے عارض کی جانب دیکھا تھا۔

Zain its my personal matter

گاڑی میں ایک بار پھر گہری خاموشی چھاگئی تھی۔

آپ لوگوں کی کافی اچھی دوستی ہے آہل کے ساتھ زین ایک بار پھر بولا تھا۔

جی۔۔۔!حیام نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

کیا آپ سب ہمیں اس طرح نہیں سمجھتی جس طرح آہل کو سمجھتی ہیں ؟

اگر آپ کو آہل بھائی کی طرح بھائی نہ سمجھتے ہوتے تو ابھی آپ کی گاڑی میں موجود نہ ہوتے۔اس سے پہلے زری کچھ کہتی حیام بولی تھی۔

عارض نے مڑ کر حیام کی جانب دیکھا تھا۔جو اسے اگنور کیے زری کو اپنے فون میں کچھ دیکھا رہی تھی۔

حیام عارض کے دل میں خود کے لیے پیدا ہونے والے جزبات سے بہت اچھے سے واقف تھی مگر اس کو ہر بار نظر انداز کر دیتی تھی۔

میرے بھائی تم نے بہت ہی غلط بندی سے دل لگایا ہے۔زین نے سر گوشی کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زین کی بات پر عارض نے اس کی بازو پر مکا مارا تھا۔

اپنی بکواس بند رکھ ساتھ ہی عارض نے اشارے پر گاڑی روکی تھی۔

عارض کی اس حرکت پر زری اور حیام دونوں نے حیرت سے عارض کو دیکھا تھا۔

اس سے پہلے زین کچھ کہتا عارض کا فون بجا تھا جس پر آہل کی کال تھی۔

آہل نے جب اشارے پر گاڑی روکی تو وہاں پر ایک بچہ کچھ گجرے لیے کھڑا تھا۔ آہل زمل نور اور افشی سے پوچھنے لگا کیا وہ گجرے لیں گی۔

اس سے پہلے زمل انکار کرتی افشی بولی بھائی نیکی اور پوچھ پوچھ۔

آپ کو معلوم ہے بھائی اگر حیام یہاں ہوتی تو کیا کہتی۔۔۔؟

کیا۔۔۔؟ آہل نے حیرت سے پوچھا تھا۔

کہتی کہ بھائی گجروں کے دیوانوں سے یہ سوال نہیں کرتے بلکہ لے کر دیتے ہیں۔

چلو ان سے بھی پوچھ لیتے ہیں۔

ویسے تو وہ انکار نہیں کریں گی جانتا ہوں ان کو کہتے ساتھ ہی آہل نے عارض کو فون کیا۔

عارض نے جب آہل کی کال دیکھی تو فوراً اٹھائی سب ٹھیک ہے ناں آہل۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

ہاں سب ٹھیک ہے تم زری اور حیام سے پوچھو کیا وہ گجرے لیں گی اور عارض نے اسی طرح آہل کا پیغام ان دونوں کو دیا تھا۔

عارض اپنا فون ہاتھ میں تھامے ان کے جواب کا منتظر تھا جب حیام نے اس کے ہاتھ سے فون پکڑ لیا۔

حیام کی اس بے اختیاری پر عارض نے مڑ کر پہلے حیام کو دیکھا اور پھر زین کو۔

بھائی پھول کے دیوانوں سے یہ سوال نہیں کرتے بلکہ لے کر دیتے ہیں۔

یہ نیکی کرنے سے پہلے بھی کوئی پوچھتا ہے بھلا۔

دوسری جانب آہل کا قہقہہ گونجا تھا۔

حیام نے واپس فون عارض کو تھمایا تھا۔ فون تھامتے ہی عارض بولا بھائی مل گیا جواب اب تم یہ نیکی بھی کر لو ہمارے اتنے اچھے نصیب نہیں ہیں۔

دوسری جانب آہل کا قہقہہ ایک بار پھر گونجا تھا۔

مل جائے گا میرے بھائی صبر کر اور ویسے بھی صبر کا پھل بہت میٹھا ہوتا ہے۔

ہم مل ہی جائے کہتے ساتھ ہی عارض نے فون بند کر دیا تھا۔ عارض کے فون رکھتے ہی زین بولا اگر آپ کو وہ گجرے آہل کی جگہ ہم لے کر دیتے تو کیا آپ قبول کر لیتی۔۔؟

بیگ میں کچھ تلاش کرتی حیام بولی ہاں اگر آہل بھائی کی طرح بھائی بن کر دیتے تو ضرور لے لیتے۔

میں ان گجروں کو آگ نہ لگا دیتا۔ عارض بڑبڑایا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ نے کچھ بولا بھائی۔۔۔!حیام نے لفظ بھائی پر زور دیا تھا۔

جی میں نے بولا ہے بہت اچھے خیالات ہیں آپ کے مس حیام احمد صاحبہ ساتھ ہی عارض نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

باقی کا سارا سفر خاموشی سے طے ہوا تھا۔ دوسری جانب جب آہل نے ان پانچوں کے لیے گجرے خریدے تو اس نے زمل کو تھما دیے۔

زمل گجرے تو پہن لے۔ نہیں افشی وہاں جا کر سب کے ساتھ ہی پہنو گی۔

پھر زمل نے اپنے ناک کے قریب ان گجروں کو کر کے ان کی تازہ خوشبو اپنے اندر اتارا تھا۔

اگلے دس منٹ میں وہ لوگ ریسٹورنٹ کے باہر موجود تھے۔

جیسے ہی دونوں گاڑیاں ریسٹورنٹ کے سامنے رکی تو وہ سب گاڑیوں سے باہر نکل کر کھلی فضا میں ہوا لینے لگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حیام اور زری دونوں نے گاڑی سے نکل کر زمل کی جانب دوڑ لگائی تھی اور جا کر اس سے گلے ملی ان دونوں کو دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ صدیوں کی بچھڑی اب ملی ہوں۔

کوئی ان کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ سب ابھی آدھا گھنٹا پہلے ساتھ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

افففف۔۔! پتانہیں یہ سب اپنے گھر کیسے آرام سے چلی جاتی ہیں دیکھو زرا آدھے گھنٹے کی دوری ایک دوسرے سے برداشت نہیں ہے ان سے۔

آہل ان پانچوں کی جانب دیکھتے ہوئے بولا جو مسکراتی باتیں کرتی اپنے ہاتھوں میں گجرے پہن رہی تھی۔

تم دونوں سے دو لڑکیاں نہیں سنبھالی جاتی۔

آہل زین اور عارض کی جانب دیکھ کر بول رہا تھا۔

وہ سنبھالنے کا موقع کب دیتی ہے اور اوپر سے اتنے پیار سے آنکھیں پٹپٹا کر بھائی بول دیتی ہے جو جلتی پر تیل کا کام کرتا ہے کہتے ساتھ ہی عارض نے اپنے منہ کے عجیب زاویے بنائے تھے جس کو دیکھ کر آہل کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

تم دونوں یہی رکو میں اندر سے ایک بار ہو کر آتا ہو اور پھر وہ زین کو لیے اندر کی جانب بڑھ گیا۔

عارض وہی کھڑا حیام کو دیکھ رہا تھا جب اس کے فون پر کسی کی کال آئی اور وہ فون سننے کے لیے ایک طرف ہو گیا۔

عارض کے دور ہوتے ہی حیام فوراً زمل کے کان میں بولی یار زمل یہ انسان بہت بد تمیز ہے۔

کیوں کیا کیا ہے انہوں نے۔۔؟

مفت میں ہی فری ہونے کی کوشش کر رہا ہے اس پر حیام نے آنکھیں گھوما کر عارض کو دیکھا اور حیام کی اس حرکت پر زمل مسکرا دی اور پھر اس کے سر پر چپت لگائی۔

Posted On Kitab Nagri

آآآآکیا ہے زمل مار کیوں رہی ہیں۔ ۔۔؟

حیام تمیز سے بات کیا کرو بڑے ہیں وہ تم سے۔

اچھا یار پلیز آج کوئی لیکچر نہیں اور ساتھ ہی حیام نے اس کے آگے اپنے ہاتھ جوڑے تھے۔

حیام اور زمل کو یوں باتیں کرتا دیکھ زری بولی ویسے یہ آداب کے خلاف ہے سب کے سامنے یوں باتیں کرنا۔

افشی تو اس وقت تک دور ہریالی میں کھو چکی تھی اور مختلف تصاویر لے رہی تھی۔ افشاں اپنے دھیان میں چل رہی تھی جب کسی سے ٹکرائی اللہ جی یہ کون سا اندھا انسان ہے۔۔۔؟

دھیان سے افشاں۔

کیا مسئلہ ہے آپ کا عالیان ہر بار میرے راستے میں کیوں آجاتے ہیں۔۔۔؟

افشاں ادھر آؤ حیام نے اسے آواز دی تھی۔

اس سے پہلے کہ عالیان کچھ کہتا وہ حیام کی جانب چل دی تھی۔

افشی یہ دیکھو کتنا خوبصورت منظر ہے ادھر میری تصویر لو ساتھ ہی حیام نے اپنا فون افشی کو تھمایا تھا۔

ابھی حیام سیٹ ہو کر کھڑی ہی ہوئی تھی جب عارض ان کے پاس آیا اور بولا کہ آپ لوگ تصاویر بعد میں بنا لیجیے گا ابھی اندر چلتے ہیں آہل اور زین ہم سب کا انتظار کر رہے ہیں۔

ہم کچھ تصاویر بنا لیں پھر آتے ہیں حیام عارض کو دیکھے بغیر بولی تھی۔

آہل ہم سب کو اندر بلا رہا ہے آپ پہلے اندر آجائیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جی۔۔ کہتے ہی حیام سب کے ساتھ عارض کے پیچھے اندر کی جانب بڑھی تھی۔

ایک دو تصاویر بنا لینے دیتے تو کیا ہو جانا تھا۔حیام بڑبڑائی تھی اس کے آگے چلتے عارض نے یہ بات سن لی تھی۔

آپ بعد میں جتنی مرضی تصاویر لیجیے گا آپ کو کوئی نہیں روکے گا۔

افففف کیا انسان ہے بھاڑ میں جائے اور ساتھ ہی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

اس کی چال میں اتنی تیزی تھی جیسے سب سے زیادہ بھوک اسے ہی لگی ہو۔

لڑکی حوصلے سے چلو زمل نے پیچھے سے آواز لگائی تھی۔

حیام نے مڑ کر زمل کو دیکھا جو اس سے کافی پیچھے تھی۔

حیام وہی رک گئی تھی۔

جب وہ سب حیام کے قریب پہنچی تو زری بولی تمھیں کس چیز کی جلدی ہے آرام سے چلو۔

حیام نے زری کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا بس خاموشی سے اس کے ساتھ چلنے لگ گئی تھی۔

آہل نے ان کے لیے روف ایریا میں فیملی ٹیبل بک کروائی تھی۔

وہ سب جب وہاں پہنچے تو آہل وہیں موجود تھا۔

ایک طرف لڑکیاں بیٹھے گی اور دوسری جانب لڑکے۔۔۔ آہل ان سب کو دیکھ کر بولا تھا۔

بھائی بہت تیز ہیں آپ اپنا فائدہ سوچ رہے ہیں۔ افشاں کی بات پر زمل نے اسے گھورا جبکہ آہل نے قہقہ لگایا کیونکہ افشی صحیح کہہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا چلو بیٹھو تو۔۔۔ اپنے بیگز ایک کرسی پر رکھتی وہ سب اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئ۔ ان کے بیٹھنے کے بعد سب لڑکوں نے اپنی کرسیاں سنبھالی تھیں۔

سب کے بیٹھتے ہی حیام نے ایک بار پھر منہ بنایا تھا۔

منظر کچھ یوں تھا کہ سب سے پہلے زمل بیٹھی تھی اور اس کے سامنے آہل تھا زمل کے ساتھ حیام تھی اور حیام کے سامنے عارض تھا عارض کو دیکھ کر حیام کے تیور بگڑے تھے حیام کے ساتھ زری تھی اور زری کے سامنے زین تھا زری کے ساتھ افشی تھی اور افشی کے سامنے عالیان تھا افشی کے ساتھ نور تھی۔

نور نے ایک نظر سب کو دیکھا جن کے سامنے کوئی نہ کوئی بیٹھا ہوا تھا مگر اس کے سامنے والی کرسی پر سب کے بیگز پڑے تھے۔

میرا کیا قصور تھا جو میرے سامنے سب بیگز رکھ دیے ہیں۔

نور تم فکر مت کرو تمھارے سامنے بیٹھانے کے لیے بھی کسی کو ڈھونڈ لے گے۔ زمل اس کو دیکھتے بولی تھی۔

نور اور زمل کی اس بات پر سب قہقہہ لگا کر ہنسے جبکہ ان کی شرارتوں کے دوران ہی ویٹر مینیو کارڈ لے کر آچکا تھا۔

آہل نے وہ کارڈ زمل کو پکڑا دیا کہ وہ کھانا آڈر کرے۔

زمل نے ایک نظر کارڈ دیکھا اور بولی ایک چکن سپائیسی پیزا اور ساتھ ہی زری کی جانب دیکھا جس پر وہ مسکرا دی۔

Posted On Kitab Nagri

ایک کچن چلی ڈرائے ود فرائیڈ رائس اس بار زمل نے حیام کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی۔ زمل نے اسے دیکھتے ہی آبرو اٹھا کر دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو صحیح ہے۔

جس پر حیام کھکھلا دی اور اثبات میں سر ہلایا۔

حیام کے بعد زمل نے ایک نظر نور کو دیکھا جو ابھی تک اپنے سامنے والی کرسی کو گھور رہی تھی ایک چکن کریزی اور آخر میں اس نے افشی کی جانب دیکھا جو مناظر کی تصاویر لینے میں مصروف تھی اور بولی ایک الفریڈو پاستا۔

سب کی ڈشز بتا کر اس نے مینیو آہل کو دے دیا۔

آہل نے مسکرا کر زمل سے کارڈ پکڑا اور مینیو دیکھے بغیر ویٹر کو دیکھا اور کہنے لگا بھائی مچھلی کے سری پائے ملے گے۔

ساتھ ہی اس نے ویٹر کو آنکھ ماری جس پر وہ ہنستے ہوئے بولا جی سر ہیں۔

عارض تم کیا کھاؤ گے۔

میں وہی کھاؤ گا جو ہمیشہ کھاتا ہوں۔

اوکے۔

بھائی اس کے لیے دو دل اور گردے روسٹ کرنے ہیں۔

زین تم بتاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

میرے لیے گردے فرائی کر کے لانا اور اوپر چیز ڈالنا مت بھولنا۔

سب لڑکیاں منہ کھولے ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

آہل نے جب ان کی حیران وپریشان شکلیں دیکھی تو خود کو قہقہہ لگانے سے روکا۔

عالیان تمھارے لیے۔۔۔

میرے لیے مرغی کے پائے لانے ہیں کالی مرچیں ڈالنا مت بھولنا۔

عالیان نے بامشکل اپنی ہنسی روکی ہوئی تھی۔

آہل۔۔!زمل نے گھور کر آہل کو دیکھا اور اس سے پہلے وہ کچھ بولتی حیام بولی

بھائی آپ لوگ انسانوں والا کھانا نہیں کھاسکتے۔

کیوں اس میں کیا برائی ہے یہ کھانا جانور تھوڑی کھاتے ہیں انسان ہی کھاتے ہیں۔

کون سے انسان کھاتے ہیں بھائی۔۔۔؟

ہم بہت ہی سکون سے جواب دیا گیا تھا۔

بھائی۔۔۔!حیام اور زمل اٹھ کر جانے ہی لگی تھی جب آہل نے ان کو روکا۔

بیٹھ جاؤ ہم بس مزاق کر رہے تھے۔

اچھا بھائی آڈر لکھو۔

ایک سی فوڈ ایک الفریڈو پاستا اور ایک بلیک پیپر چکن اور ساتھ ہی مینیو کارڈ اس کو تھمایا۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ واپس جانے ہی لگا تھا جب آہل بولا سب کا آرڈر ایک ساتھ ہی سرو کیجئے گا یس سر اور پھر آگے بڑھ گیا۔

ویٹر کے جاتے ہی وہ سب باتوں میں مصروف ہو گئے ایسی دوران ان کو سیلیڈ پیش کیا گیا تھا جو وہ سب باتیں کرتے کھا رہے تھے۔

آہل بھائی ویسے آپ بہت برے ہیں۔

بندا کوئی اچھی چیز کھانے کے لیے منگواتا ہے آپ کا گردے اور پھیپھڑے اور دل وغیرہ منگوا رہے تھے یہ سب کون کھاتا ہے۔۔۔؟

افشی میری پیاری بہن میں بس تم لوگوں کو تنگ کر رہا تھا۔

آہل بھائی آپ کا کوئی جواز نہیں ایسے کون کرتا ہے۔

ویسے حیام کی شکل دیکھنے والی تھی۔

آہل بس کریں اب اور کتنا اس بیچاری کو تنگ کریں گے۔

زمل کھیرا کھاتی ہوئی بولی جبکہ حیام اپنی ٹانگوں کو ٹیبل کے نیچے سامنے کی طرف پھیلائے بیٹھی ہوئی تھی اور ساتھ ہی زری سے باتیں کرتی سلاد کھانے میں مصروف تھی۔

عارض کی نظریں بار بار حیام کی جانب اٹھ رہی تھی مگر حیام اس کو نظر انداز کیے باتوں میں مصروف تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسی دوران عارض نے اپنی ٹانگیں سیدھی کی تو اس کے پاؤں کسی کے پاؤں سے ٹکرائے عارض نے تھوڑا سا پیچھے کی جانب ہو کر میز کے نیچے جھانکا تو وہ پاؤں حیام کا تھا اس سے پہلے کہ عارض اپنا پاؤں پیچھے کرتا حیام نے بہت ضرور سے اپنے جوتے کی ہیل عارض کے شوز پر ماری۔

جس کو وہ بیچارا خاموشی سے مسکرا کر برداشت کر گیا۔

چلو اس نے کسی بات کا تو رسپانس دیا۔

آہل بھائی اب مت کیجئے گا۔

آہل جو فون پر لگا ہوا تھا اس نے چونک کر حیام کو دیکھا اب میں نے کیا کیا ہے چھوٹی۔۔۔؟

سب لوگ آہل اور حیام کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔

بھائی بہت غلط بات ہے ایک تو آپ نے میرے پاؤں پر پاؤں مارا اور کہہ رہے ہیں کہ میں نے کیا کیا۔

ہیں یہ کب ہوا۔۔۔؟

یہ تبھی ہوا بھائی جب آپ نے کیا۔۔ آہل حیران ہوا تھا۔

اور اس پر آہل نے اپنی کرسی تھوڑی سی پیچھے دھکیلی اور ٹیبل کے نیچے دیکھا۔

حیام یہ دیکھو میرے پاؤں ادھر ہے۔

وہ عارض کے پاؤں تھے جو تمھیں لگے۔

جو کہنا ہے اسے کہو۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے گھور کر عارض کی جانب دیکھا مگر وہ اسی کو دیکھتا مسکرا رہا تھا۔

ڈھیٹ انسان۔۔۔!حیام نے اپنی ناک سکیڑی تھی۔

زین بے یقینی کے عالم میں کبھی اپنے ماتھے کو تو کبھی عارض کے ماتھے کو چھو کر دیکھ رہا تھا اور پھر بڑبڑایا شاید میں پیرالیل یونیورس میں آگیا ہوں۔

زین کی بات پر عارض نے اس کی کمر میں ایک مکا جڑا زین ڈرامے بند کر۔

آہل بس ارمان بھی پہنچنے والا ہے عالیان نے اسے اگاہ کیا تھا۔

وہ پہلے ہی آہل کو بتا چکا تھا کہ اس کے کزن نے کسی کام سے اس سے ملنے آنا ہے تو عالیان نے اس کو ریسٹورنٹ ہی بولا لیا ہے۔

سب لڑکے عالیان کی وجہ سے ارمان کو جانتے تھے۔

وہ بھی انہیں کی یونیورسٹی میں پڑھتا تھا۔

کہاں تک پہنچا ہے ارمان۔۔؟

بس ریسٹورنٹ پہنچنے لگا ہے۔

اوکے۔۔۔کہتے ساتھ ہی عالیان اٹھ کر واشروم کی جانب بڑھ گیا جبکہ اپنا فون وہی ٹیبل پر چھوڑ گیا۔

عالیان کے جاتے ہی اس کے فون پر ارمان کی کال آنے لگی جسے زین نے سنا تھا۔

آہل تمھیں اور کوئی ریسٹورنٹ نہیں ملا تھا جو تم اس میں لے آئے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

کھانالانے میں کوئی اتنی دیر لگاتا ہے یار میں بور ہو رہا ہوں۔

زین آپ بس بور ہو رہے ہیں تو سوچیں میرا کیا حال ہے آپ سب کے سامنے پھر بھی کوئی نہ کوئی بیٹھا ہے جس کو آپ دیکھ سکتے ہیں۔

نور کی بات پر زین نے ایک نظر زری کی جانب دیکھا تھا جو نور کی ہی طرف متوجہ تھی اور میرے سامنے تو سب نے بیگز رکھ دیے ہیں وہ منہ بنا کر بولی تھی۔

یعنی آپ بھی بور ہو رہی ہیں۔۔۔ نور نے بچوں کی طرح ہاں میں سر ہلایا تھا۔

زین کی آنکھیں چمکی تھی۔اوکے پھر میں آپ کو دو کلرز دیتا ہوں ان میں سے کوئی ایک چوز کریں اور اس کلر پر جو ڈیر ہو گا آپ کو کرنا ہو گا۔

ڈن۔۔!نور سیدھے ہوتے بولی تھی۔

اگر آپ نے ڈیر چینج کر دیا پھر۔۔۔؟نور نے سمجھداری سے کام لیا تھا۔

پھر ایسا کرتا ہوں میں ایک پیپر پر لکھ دیتا ہوں۔

اوکے۔زین نے ایک کاغذ کے کر اس کے دو حصے کیے اور ایک پر ریڈ اور دوسرے پر گرین لکھا اور پھر اس کی دوسری جانب بھی کچھ لکھا۔

سب لوگ نور اور زین کو دیکھ رہے تھے۔زین نے دونوں کاغذ نور کے سامنے رکھے تھے۔

وہ ان میں سے ایک اٹھانے لگی تھی جب زین نے اس کاغذ پر ہاتھ رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

نور یاد رہے جو بھی ڈیر ہو گا اس کلر کو مائنڈ میں رکھتے ہوئے ہی ہو گا۔

اوکے۔۔۔نور نے کندھے اچکائے تھے۔

اس کے کہتے ہی زین نے بھی اپنا ہاتھ اٹھالیا تھا۔

آج میں نے گرین پہنا ہے تو میں یہی کلر لوں گی کہتے ہی نور نے وہ پرچی اٹھائی۔

مگر اس پر جو لکھا تھا وہ پڑھ کر نور بولی نہیں یہ میں نہیں کروں گی۔

اب یہ آپ کا ڈیر ہے آپ کو کرنا پڑے گا نور۔

کیا لکھا ہے نور حیام فوراً بولی تھی۔

آپ کسی کو بتا نہیں سکتی نور آپ نے کر کے ان سب کو بتانا ہے اس پر کیا لکھا ہے۔

مگر۔۔!۔

اگر مگر کچھ نہیں۔پانچ منٹ کی بحث کے بعد نور راضی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپنی جگہ سے اٹھتے نور نے پانی کا گلاس اٹھایا تھا جو زین نے ہی اس کے سامنے رکھا تھا۔

بے فکر رہیں کچھ ہوا تو میں آپ کو بچالوں گا زین نے اس پرچی پر لکھا تھا کہ گرین کلر کے ڈریس میں جو بھی سب سے پہلے اندر داخل ہو گا اس پر پانی گرانا ہے چاہے لڑکا ہو یا لڑکی۔

اوکے۔۔۔اس نے حامی بھری تھی۔

کچھ دیر بیٹھ کر نور انتظار کرتی رہی کہ اسے کوئی گرین ڈریس میں نظر آجائے۔

Posted On Kitab Nagri

چند لمحوں بعد اسے ایک لڑکا اندر آتا دیکھائی دیا تھا۔

وہ گرین شرٹ اور سکین پینٹ زیب تن کیے ہوئے تھا سر پر اس نے پی کیپ پہنی ہوئی تھی اور ہاتھ میں فائیل تھی۔

کوئی بھی اس لڑکے کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔

نور اپنی جگہ سے اٹھی اور ایک ہاتھ میں پانی کا گلاس تھامے اور دوسرے سے فون استعمال کرتی اپنے دھیان میں چلتی جارہی تھی۔

اس لڑکے کے قریب جاکر اس سے پہلے نور اس پر پانی گراتی اس کا پاؤں مڑا اور اس کا بیلنس بگڑا۔

خود کو گرنے سے بچانے کے لیے نور نے اسی شخص کا سہارا لیا تھا۔

مگر اسی دوران کچھ پانی نور کے اور کچھ اس لڑکے کے کپڑوں پر گرا تھا اور اس لڑکے کے ہاتھ میں پکڑی فائیل پر۔

اسی لڑکے کا بازو تھام کر نور سیدھی کھڑی ہوئی تھی۔

آئی ایم سوری وہ مجھ سے غلطی سے۔۔۔

آپ اندھی ہیں نظر نہیں آتا آپ کو میرے سارے کپڑے خراب کر دیے ہیں آپ نے ساتھ ہی ارمان نے فائیل کھول کر دیکھی تھی جس کے اندر موجود کاغذ گیلے ہونے سے بچ گئے تھے کہتے ہی اس لڑکے نے اپنا سر اٹھایا تھا اور کیپ اتاری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ۔۔۔!وہ دونوں ایک ساتھ بولے تھے۔

Oh damn... It's Arman..!

اپنی جگہ سے اٹھتا زین بولا اور بھاگ کر ان کے قریب پہنچا۔

ابھی تک آپ کو چلنے کا طریقہ نہیں آیا محترمہ جو ہر وقت گرتی رہتی ہیں۔

سوری ارمان یہ سب میری وجہ سے۔۔۔زین نے بولنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

آپ کو بھی ابھی تک بولنے کا سلیقہ نہیں آیا کہ لڑکیوں سے کس طرح بات کی جاتی ہے۔

نور اور ارمان اپنی بحث میں زین کو نظر انداز کر گئے تھے۔

زین ان دونوں کو خاموش کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔

کیا ہوا ہے ارمان کیوں غصہ کر رہے ہو۔اتنے میں عالیان بھی واپس آیا تھا۔

اس لڑکی کی بے وقوفی کی وجہ سے ابھی سب ڈاکومنٹس خراب ہو جانے تھے۔

اٹس اوکے ارمان۔۔۔عالیان ارمان کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

نور اس کی طرف سے میں آپ سے سوری کہتا ہوں آپ واپس جا کر بیٹھیں۔

ارمان کو غصے سے دیکھتی نور اپنی جگہ پر واپس آ کر بیٹھ گئی تھی۔

عالیان تم جانتے ہو اس لڑکی کو۔۔۔؟

ہاں ارمان کی غصے بھری نظروں نے نور کے بیٹھنے تک اس کا تاکب کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نور کے جاتے ہی زین بھی اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔

نور کیوں لڑ رہی تھی اس سے۔۔۔افشاں نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔

افشاں یہ وہی سر پھرا ہے نور منہ بناتی بولی تھی۔

اوو۔۔۔اس کے لب سکڑے تھے۔

ارمان عالیان سے بات کرتے ابھی تک نور کو دیکھ رہا تھا جو اپنی دوستوں سے منہ بناتی باتیں کر رہی تھی۔

عالیان سے بات کرتے ارمان اس کا موڈ بدل چکا تھا۔

عالیان تمھاری امانت میں نے تمھارے حوالے کر دی ہے اب میں چلتا ہوں۔

نہیں ایسے کیوں جا رہے ہو ہمارے ساتھ کھانا کھا کر جاؤ۔عالیان نے اسے روکا تھا۔

نہیں یار عالیان اچھا نہیں لگتا۔

چپ کر کے چلو میرے ساتھ عالیان کھینچتا ہوا ارمان کو ٹیبل تک لا یا تھا۔

اسلام علیکم۔۔۔!ارمان نے سب سے بہت ادب سے سلام کیا تھا۔

آیا بڑا تہذیب والا کچھ دیر پہلے اس کی تہذیب معلوم نہیں کہاں تھی نور ارمان کو دیکھتے ہوئی بڑبڑائی تھی۔

ارمان بیٹھو۔۔۔!آہل نے خلوص سے اسے بیٹھنے کا بولا تھا۔

ارمان نور کے سامنے پڑی بیگز والی کرسی سائیڈ پر کرتے وااں اپنی کرسی لگا کر اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرے سامنے بھی کوئی موجود ہوتا میری یہ والی خواہش کم سے کم اس شخص پر تو پوری نہ ہوتی نور بڑبڑائی تھے۔

بیٹھتے ہی ارمان کی نظر نور پر پڑی تھی جو غصے سے اسے ہی گھور رہی تھی۔

عالیان سب کا تعارف نہیں کرواؤ گے ارمان نے نور کو اگنور کرتے بولا تھا۔

او سوری کرواتا ہوں۔۔۔سب لڑکوں کو تو تم جانتے ہو لڑکیوں سے تمھارا تعارف کرواتا ہوں۔

سب سے پہلے جو سب سے آگے بیٹھی ہیں وہ زمل نور ہیں۔۔۔

ان کی سالگرہ ہے آج اور بس اسی لیے ہم سب یہاں ہیں۔

سالگرہ بہت بہت مبارک ہو آپ کو۔۔۔ارمان زمل کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

شکریہ۔۔۔زمل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔

آگے یہ حیام احمد۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اس کے بعد ہیں زہرہ ناصر۔

اور پھر عالیان نے اپنے سامنے بیٹھی افشی کی جانب دیکھا تھا۔

افشاں ندیم۔۔۔ارمان نے چونک کر عالیان کے جانب دیکھا تھا۔

ارمان کے دیکھتے ہی اس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا تھا۔یہ بات کسی اور نے نوٹ نہیں کی تھی سوائے افشاں کے۔

کچھ تو ایسا تھا اس کے بارے میں جو افشاں نہیں جانتی تھی۔

اور ان سے تو تم مل ہی چکے ہو یہ ہیں نور العین۔

Posted On Kitab Nagri

اینڈ گرلز یہ ہے میرا کزن ارمان مغل۔

کھڑوس۔۔۔نور بڑبڑائی تھی۔

ارمان۔۔!عالیان کے خاموش ہوتے ہیں زین نے اسے مخاطب کیا تھا۔

جی۔۔۔ارمان اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

یار سوری ایکچولی نور کی کوئی غلطی نہیں ہے ان کو یہ ڈیر میں نے دیا تھا۔اٹس اوکے زین۔

اٹس اوکے تو ایسے بول رہا ہے جیسے انہوں نے کچھ کیا ہی ناں ہو۔نور ارمان کو گھورتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

اس کے بعد وہ سب باتوں میں مصروف ہو گئے تھے۔

کچھ ہی دیر میں ویٹر ان کی ٹیبل پر کھانا سیٹ کرنے لگے۔

ان کے جاتے ہی سب نے کھانا شروع کیا۔

سب اپنا اپنا کھانا کھا رہے تھے جبکہ حیام اپنی پلیٹ میں چمچ گھما رہی تھی۔

حیام کھانا کھانا ہے چگنا نہیں ہے۔

جی زمل کھا رہی ہوں۔زمل کے کہتے ہی حیام نے چاولوں کا ایک چمچ منہ میں ڈالا اور پھر اسی پوزیشن میں بیٹھ گئی۔

حیام آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔۔؟فکر مندی سے سوال کیا گیا تھا۔

جی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کے سوال کا حیام نے مختصر سا جواب دیا تھا۔

اسی لمحے عارض تھوڑا آگے ہو کر بیٹھا اور حیام کی پلیٹ سے کھانے کا ایک چمچ لیا اور اپنے منہ میں ڈالا جبکہ عارض کی حرکت پر حیام ایک دم پیچھے ہوتی حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

عارض کا خیال تھا کہ شاید کھانا اچھا نہیں ہے اس لیے وہ نہیں کھا رہی۔

کھانا بالکل ٹھیک ہے عارض یہ مریل آتما کی طرح ہی کھاتی ہے۔

دوسری جانب زین اور عالیان کے ساتھ ساتھ ارمان نے بھی آگے ہو کر عارض کو دیکھا تھا۔

وہ شخص تو چائنیز کھانوں کو ہاتھ تک نہ لگاتا تھا آج حیام کے لیے اس نے اسی کھانے کو چکھا تھا۔

کوئی بھی ہو اُسے مڑ کر کبھی نہیں دیکھا

یہ میں کیوں تمھاری طرف بار بار آتا ہوں

اللہ اللہ کر کے حیام نے اپنا کھانا ختم کیا۔ زمل۔۔!

جی۔۔

آہل کی آواز دینے پر زمل نے اسے جواب دیا۔

میٹھے میں کچھ آڈر کرنا ہے۔۔۔؟

ظاہر ہے آہل میٹھے کے بغیر کھانا ادھورا ہوتا ہے۔

چلیں اٹھیں شاباش جائیں آڈر کریں۔

Posted On Kitab Nagri

ایک منٹ آہل ارمان نے اسے روکا تھا۔ میٹھا میری طرف سے تم سب کے لیے میری بہن کی سالگرہ پر۔

ویٹر۔۔ساتھ ہی ارمان نے ہاتھ اٹھا کر ویٹر کو آواز دی تھی۔

ارمان۔۔!عارض نے اسے ٹوکا تھا۔

ہاں۔۔۔!

پہلے سب سے پوچھ لو وہ کیا لیں گے میٹھے میں۔

عارض کے کہتے ہی ارمان مڑا جی تو آپ سب بتائیں کیا لیں گے۔

میری رس ملائی سب سے پہلے زمل بولی تھی۔

میری براؤنی اس کے بعد نور بولی تھی۔اس لمحے وہ فرمائشیں کرتی ارمان کو بالکل بچی لگی تھی۔

میرا پیچ شیک ود کریم افشاں تھوڑا سوچتے ہوئے بولی۔

زہرہ آپ کیا لو گی۔

آئسکریم۔۔۔!

کون سا فلیور؟

چاکلیٹ۔۔!

اوکے۔

حیام۔۔۔ !

Posted On Kitab Nagri

جی۔۔۔ آپ نے نہیں بتایا آپ میٹھے میں کیا لیں گی۔

آئسکریم۔۔!

اوکے فلیور۔

چاکلیٹ۔۔!

زین اور عالیان تم دونوں بتاؤ۔

یار جو مرضی لے آؤ ہم لوگوں نے کون سے لڑکیوں کی طرح نکھرے کرنے ہیں عالیان بولا تھا۔

کیا مطلب ہے آپ کا ہم نکھرے کرتی ہیں؟ افشاں کو لڑکیوں کے لیے اس کا ایسے کہنا برا لگا تھا۔

جی بالکل۔۔۔ !

اور یہ غلط فہمی آپ کو کب ہوئی۔ افشاں نے تتنے نقوش سے پوچھا تھا۔

ابھی ابھی جب آپ سب اپنے لیے سویٹ ڈیش آڈر کر رہی تھی۔

ویسے آپ کو یہ بھی نہیں پتا کہ پسندیدہ چیز اور نکھرے میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ آپ کو دیکھ کر لگتا نہیں ہے کہ آپ بی بی اے کی ڈگری مکمل کرنے والے ہیں۔

اور آپ کا۔۔۔

عالیان خالہ کی کال آرہی ہے۔

عالیان ابھی کچھ بول ہی رہا تھا جب ارمان بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا۔۔!ساتھ ہی عالیان نے اپنے فون کی جانب دیکھا اور اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔

ارمان نے ویٹر کو بلا کر ان سب کے آڈر لکھوائے جبکہ عارض نے سکون سے اپنا سر کرسی کی پشت سے ٹکالیا اور اللہ سے خود کے حق میں بہتری کی دعا کرنے لگا کیونکہ حیام جس طرح اس کو نظر انداز کر رہی تھی یہ اس کی برداشت سے باہر تھا مگر وہ خاموش تھا۔

عارض۔۔۔!

ہمم۔۔زین کے بلانے پر اس نے مختصر جواب دیا۔

ہم یہاں سے گھر جائیں گے یاں یونیورسٹی۔

دیکھو جیسے آہل بولے گا۔

عارض نے زین کی جانب سر گھومایا تھا۔

میرے خیال سے یونیورسٹی ہی جائیں گے۔ابھی وہ اپنی ہی باتوں میں مصروف تھے جب ویٹر نے ان سب کو ان کے آڈر سرو کیے تھے۔

ارمان آپ نے میری کون سے فلیور میں آئسکریم منگوائی ہے۔

چاکلیٹ۔۔۔!ارمان نے جواب دیا تھا۔

یہ چاکلیٹ فلیور نہیں ہے؟حیام کپ ارمان کے سامنے کیا۔

سوری یہ میرا کپ تھا غلطی سے آپ کے پاس آگیا ہے۔ارمان نے حیام کا چاکلیٹ فلیور اس کے سامنے کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اتنے میں عالیان بھی واپس آ چکا تھا جب وہ اپنی جگہ پر بیٹھا تو ویٹر نے اس کا آڈر اس کو سرو کیا۔

اپنی باتوں میں مصروف وہ سب کھانے میں مصروف تھے۔ کبھی ایک دوسرے کو تنگ کرتے کبھی ایک دوسرے کو گھورتے۔ زمل۔۔۔! آہل نے ایک بار پھر اسے مخاطب کیا تھا۔

جی۔۔۔ تم سب نے گھر اترنا ہے یاں یونیورسٹی اس سے پہلے کہ زمل جواب دیتی حیام بولی بھائی یونیورسٹی اترے گے۔

اور اٹھو ہم لوگ چلیں کہتے ہی حیام نور زری اور افشی کی جانب گھومی تھی۔

حیام رک جائیں ابھی بل بھی پے کرنا ہے پھر چلیں گے۔

زین کچھ دیر پہلے عارض نے بولا تھا کہ آپ سب کھانے کے بعد تصاویر لے لیجیے گا آپ کو کوئی منع نہیں کرے گا تو بس ہم اسی کام کے لیے جا رہے ہیں۔

مگر۔۔۔

بھائی چپ کر جاؤ اور شکر کرو اب اس نے تمھیں بھائی نہیں بول دیا ورنہ جو تم ابھی بولنے لگے ہو وہ بھی نہ بولتے۔

زین کی بات پر عارض نے اس کی جانب دیکھا اور پھر سامنے جاتی حیام کو۔

بمشکل دس منٹ ہی گزرے ہو گے جب عارض بولا چلو اب چلتے ہیں۔

پاگل انسان تم پہلی بار لڑکیوں کے ساتھ باہر آئے ہو کیا؟ تمھیں نہیں معلوم وہ تصاویر لینے میں دس گھنٹے لگاتی ہیں عارض کے کہتے ہی آہل بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بمشکل آدھا گھنٹا ہی گزرا تھا ان کو باتیں کرتے جب زری اندر آئی۔

آپ تو کہہ رہے تھے بس بل پے کر کے چلتے ہیں اور اب یہاں ایسے بیٹھے ہیں جیسے آپ سب کو گھر ہی نہیں جانا

زری کا انداز خاصا لڑاکا عورتوں والا تھا۔

زری کی آواز پر سب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

آپ سب تصاویر لینے لگی تھی تو ہم نے سوچا تھوڑی دیر باتیں کر لیتے ہیں۔

آپ لوگوں کی ان باتوں کے چکروں میں ہم نے پورا ریسٹورنٹ ایکسپلور کر لینا ہے۔

آجائیں ہم سب آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔ کہتے ساتھ ہی زری باہر کی جانب بڑھ گی اس کے جاتے ہی وہ سب

بھی بل پے کر کے باہر کی جانب بڑھے۔

افشی تم گاڑی چلانا سیکھ رہی تھی کہاں تک پہنچی میں نے تو سیکھ بھی لی۔

ویسے میں بھی سیکھ رہی ہوں زری فوراً بولی تھی۔

اوو گڈ یار ایک کام کرتے ہیں ہم آہل بھائی سے کہتے ہیں کہ اپنی گاڑی ہمیں دے دیں پھر ہم انجوائے کرتے

ہوئے جائیں گے۔

کیوں کیا خیال ہے زمل۔

اپنے بھائی سے پوچھ لو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے مگر گاڑی چلائے گا کون۔۔؟ نور بولی۔

میں چلاؤ گی۔۔۔ حیام فوراً بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ سب باتیں کر ہی رہیں تھیں اتنے میں سب لڑکے ان کے پاس پہنچ گئے تھے۔

ارے میری بہنوں کیا باتیں کر رہی ہو۔ساتھ ہی آہل نے جیب سے گاڑی کی چابی نکالی۔

بھائی گاڑی کی چابی دیں۔۔۔حیام نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا تھا۔

کیوں حیام کیا ہوا ہے کچھ نہیں بھائی چابی دیں ناں۔

یہ لو۔آہل نے چابی حیام کو دے دی۔

حیام کیا آپ کا گاڑی چلانے کا ارادہ ہے عالیان اس کو دیکھتا بولا تھا۔

نہیں میرے خیال میں گاڑی اڑائی جاتی ہے اس لیے سوچ رہی ہو اس کے پر نکال لوں اور گاڑی کو اڑا کر یونیورسٹی پہنچ جاؤ حیام نے صاف تنز کیا تھا۔

کیا واقعی آپ کو گاڑی چلانی آتی ہے۔۔۔؟کیوں میں گاڑی نہیں چلا سکتی یہ کام بس آپ لوگ ہی کر سکتے ہیں زین۔

حیام آپ گاڑی چلا لیں گی۔؟ان تینوں نے اپنی حیرت میں ایک ہی سوال الگ الگ انداز میں پوچھا تھا۔

کیا مطلب ہے آپ کا عارض کیا میں گاڑی نہیں چلا سکتی کیا؟

نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے بس سن کر تھوڑی حیرت ہوئی تھی۔

مطلب آپ مجھے چیلنج کر رہے ہیں کہ میں آپ کو گاڑی چلا کر دکھاؤ ؟

نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا۔اب میں آپ کو گاڑی چلا کر ہی دکھاؤ گی

Posted On Kitab Nagri

۔حیام پختہ عزم لیے آہل کی گاڑی کی جانب بڑھی اور پارکنگ ایریا سے گاڑی ریورس کر کے ان سب کے پاس لے کر آئی۔

چھوٹی ایک بار سوچ لو آہل گاڑی کے شیشے سے اندر جھانکتے بولا سوچ لیا بھائی چلوز مل نور افشی زری سب اندر بیٹھو ۔

اینڈ پوائنٹ یونیورسٹی گیٹ۔حیام عارض کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

بہت نڈر اور ہمت والی لڑکی ہے ارمان عالیان کو دیکھتے بولا تھا۔

بیچارا عارض۔۔۔ساتھ ہی وہ دونوں قہقہہ لگا کر ہنسے تھے۔

حیام میری گاڑی کا نقصان مت کر دینا۔عارض چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا تھا۔

ہار جائیں گی آپ حیام۔۔ !

دیکھتے ہیں۔۔!انداز چلینجنگ تھا ساتھ ہی اس چاروں کو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔حیام ایک منٹ میری پانی کی بوتل اندر رہ گئی ہے۔

اف نور جلدی لے کر آؤ۔

ابھی آئی کہتے ساتھ ہی نور اندر کی جانب بھاگی تھی۔

یہ لڑکی بھی ناں آہل نور کے پیچھے اندر کی جانب بھاگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آہل تم گاڑی میں بیٹھو میں دیکھتا ہو۔

اوکے۔ارمان اندر کی جانب بڑھا تھا۔کھانے کے دوران اس نے نور کو جتنا جانا تھا وہ اسے دل کی اچھی لگی تھی

بس اس کی زبان ہی تیز تھی۔

وہ ابھی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا جب نور بھاگتی ہوئی نیچے اتر رہی تھی۔

آرام سے نور۔۔۔ارمان نور کو دیکھتے ہوئے بولا۔

میں اپنا خیال رکھ سکتی ہوں۔

جی وہ میں دوبار دیکھ چکا ہوں۔نور ارمان کے سائیڈ سے نکل کر جانے لگی تو ارمان نے اسے آواز دی۔

نورالعین۔

جی۔۔۔وہ اس سے ایک نیچے والی سیڑھی پر کھڑی تھی۔

نور میں آپ سے اپنے رویے کی معافی مانگنا چاہتا ہوں۔

اس کی ضرورت نہیں ہے۔

دارصل وہ فائل بہت اہم تھی۔

اٹس اوکے۔مطلب آپ نے میری معزرت قبول کرلی۔

جی۔۔۔نور نے مسکرا کر جواب دیا۔

تو میرا تحفہ قبول کریں۔

Posted On Kitab Nagri

ارمان نے دو چاکلیٹس اس کی جانب بڑھائی تھیں۔

شکریہ نور نے مسکرا کر اس کے ہاتھ سے چاکلیٹس پکڑی اور سیڑھیاں اترنے لگی پھر ایک دم رک کر مڑی۔

ارمان اسی کو دیکھ رہا تھا۔

اس دن شرٹ پر انک گرانے کے لیے سوری۔ نور کے کہتے ہی ارمان نے مسکرا کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا ساتھ ہی سر کو خم کیا تھا یہ اس جانب اشارہ تھا کہ اس نے نور کی معزرت قبول کر لی ہے۔

شکریہ نور کہتے ہی تیزی سے باہر کی جانب بڑھی تھی۔

اس کے پیچھے ارمان بھی تیز قدموں سے چلتا باہر آیا تھا۔

بالکل بچوں جیسی حرکتیں ہے اس کی۔۔۔ گاڑی میں بیٹھتی نور کو دیکھتے ارمان نے سوچا تھا۔

نور کے بیٹھتے ہی حیام نے گاڑی گیٹ سے باہر نکالی تھی۔ عارض بھی حیام کے پیچھے گاڑی باہر سڑک پر لے کر آیا تھا۔

Kitab Nagri

حیام نے اپنی گاڑی کا شیشہ نیچے کیا اور بولی یونیورسٹی گیٹ رائیٹ۔

www.kitabnagri.com

اور اگر میں جیتی تو عارض آپ سب کو میرے پسند کے کیفے میں کافی پلائیں گے۔ اور اگر آپ جیتے تو آپ اپنے پسند کے کیفے میں پلا دیجئے گا۔

کیا انداز تھا اس کا۔

عارض نے تھمبز اپ کر کے اوکے کا سگنل دیا۔ ساتھ ہی حیام نے اپنی گاڑی کا شیشہ اوپر کیا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کے شیشہ اوپر کرتے ہی عالیان بولا توبہ کیا زمانہ آگیا ہے دونوں طرف سے اپنا ہی فائدہ سوچ رہی ہے۔

تمھارا سارا غرور اور انا گھاس چرنے گئی ہے کچھ بولا کیوں نہیں۔۔۔؟

جیت اس کی ہو یاں میری میں ہزار بار اس کو کافی پلا سکتا ہوں۔

عارض ابھی بھی وقت ہے ایک بار سوچ لو۔

بکواس بند کرو دونوں اپنی اور خاموشی سے گاڑی چلانے دو مجھے۔

عارض ایک بار دوبارہ اپنے خول میں سمٹا تھا۔

دونوں گاڑیوں کی سڑک پر دوڑ شروع ہوئی حیام کی گاڑی عارض کی گاڑی کے پیچھے تھی پانچ منٹ بعد حیام نے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی اور گاڑی کو عارض کی گاڑی سے آگے نکال دیا اور خالی سڑک پر وہ بہت ہی پروفیشنل انداز میں گاڑی چلا رہی تھی۔

عارض آہل زین اور عالیان حیران تھے دس منٹ کی ڈرائیو کے بعد حیام نے گاڑی روک دی۔ حیام کیا ہوا ہے گاڑی کیوں روک دی ہے۔

گاڑی رکتے ہی زمل بولی تھی۔

صبر کریں زمل ابھی بتاتی ہوں۔

حیام کی گاڑی رکتے دیکھ عارض نے بھی اپنی گاڑی کو بریک لگائی تھی جو حیام کی گاڑی سے چند میٹر کی دوری پر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض اپنی گاڑی سے اترا اور آہل کی گاڑی کی جانب بڑھا۔

باقی سب لڑکے بھی گاڑی سے اتر چکے تھے اور جیسے ہی وہ سب ان کی گاڑی کی جانب بڑھے حیام گاڑی زن سے آگے لے گئی۔

حیام۔۔۔!تو یہ تمھاری چال تھی افففف پاگل لڑکی۔

حیام کی اس حرکت پر آہل بولا جبکہ عارض تو دور جاتی گاڑی کو دیکھ رہا تھا۔

بھائی میرے آجاؤ اب اندر وہ چونا لگا گئی ہے تمھیں۔۔۔زین کی بات پر عارض نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا اور واپس گاڑی میں آکر بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کر کے یونیورسٹی کی جانب بڑھائی۔

وہ لوگ جب یونیورسٹی پہنچے تو حیام گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی مسکرا رہی تھی۔ جبکہ زمل زری نور اور افشی گاڑی میں موجود تھیں۔

حیام کو دیکھ کر عارض نے ایک گہرا سانس بھرا اور گاڑی اس کے سامنے روکی اور اتر کر حیام کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فتح مبارک ہو حیام احمد۔۔۔

Don't underestimate the power of a Girl..!

یہ لیں آہل بھائی آپ کی گاڑی کی چابی۔

مس حیام آپ چیٹنگ کر کے جیتی ہیں عالیان سے ہار برداشت نہیں ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے کون سی چیٹنگ کی ہے آپ زرہ بتائیں مجھے حیام ابرو اچکا کر بولی تھی۔

آپ نے گاڑی کیوں روکی تھی وہ تو میں نے ویسے ہی روکی تھی مگر عارض آپ نے گاڑی کیوں روکی تھی اور باہر بھی نکل آئے حیام نے بہت ہی معصومیت سے پوچھا تھا۔

مجھے لگا شاید کوئی مسئلہ ہوا ہے اس لیے آپ نے گاڑی روکی تھی۔

ایسا آپ کو کس نے کہا تھا۔

پاگل تھا میں اس لیے گاڑی روک دی تھی۔

وہ تو آپ پہلے سے ہی ہیں بس آپ کو پتا اب چلا ہے۔

بہت شکریہ آپ کا بتانے کا میرے علم میں اضافہ ہو گیا۔

اب آپ کون سے کیفے میں کافی پینا پسند کریں گی۔۔۔وہ بہت ہی میٹھے لہجے میں بولا تھا۔

ابھی وہ پوچھ ہی رہا تھا جب زین عالیان سے لپٹ کر رونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا میرا دوست میرا نہ رہا اور ساتھ ہی اپنی آنکھوں سے مصنوعی آنسو صاف کیے۔

جب پینی ہو گی آپ کو بتا دوں گی اور ساتھ ہی اپنا بیگ کندھے پر درست کرتی کہنے لگی نور زری تم دونوں گھر کے لیے نکلو پہلے ہی کافی وقت ہو گیا ہے۔

زمل اور افشی آ جاؤ بس نکلنے والی ہے کہتے ہی حیام تیز قدموں سے یونیورسٹی کے اندر چلی گئی۔

عارض حیام کی پشت کو دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی چلی گئی ہے وہ اب ہم بھی چلیں۔

زین عارض کے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا تھااور عارض کی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

وہ سمپل کتنی اچھی لگتی ہے۔۔۔

آج وہ تیار ہو کر آئی تھی۔

عارض کی بات پر آہل اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا۔

اللہ اسے نظرِ بد سے بچائے۔

آمین۔۔۔!

آہل اور عارض دونوں ایک ساتھ بولے تھے۔

وہ دونوں اپنی اپنی گاڑی کی جانب بڑھے تھے۔

آہل اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی جانب بڑھ گیا۔

وہاں بس زین عارض اور عالیان موجود تھے۔

آہل کے جانے کے بعد عالیان لڑاکا عورتوں کی طرح اپنے ہاتھ کمر پر رکھے عارض کو گھور رہا تھا ایک دم عارض کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

کیا۔۔۔؟ عارض نے آبرو اچکا کر پوچھا۔اب تمھارا سارا غرور خاک میں مل گیا ایک لڑکی کیا پسند آگئی تمھارے تیور ہی بدل گئے ہیں عالیان دھاڑا تھا اور ساتھ ہی اس کی گردن دبوچی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ صرف ایک لڑکی نہیں ہے محبت ہے میری اور میری انا اور میرا غرور اس کے سامنے ختم ہو جاتا ہے۔

وہ تمھاری طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی اور تم کہتے ہو کہ وہ تمھاری محبت ہے۔

افشاں تو جیسے تمھارے آگے پھول بچھاتی ہے۔ عالیان نے عارض کی گردن چھوڑ دی تھی اور گہرا سانس لیتا گاڑی میں جا بیٹھا۔

عالیان کے بیٹھنے کے بعد زین اور عارض بھی گاڑی میں بیٹھ گئے تھے۔

عارض نے گاڑی سٹارٹ کی اور زین کے گھر کے رستے پر ڈال دی تھی۔

زین اور عالیان کو ان کے گھر اتارنے کے بعد عارض بے وجہ سڑکوں پر گاڑی چلاتا رہا اس کی سوچوں کا محور صرف اور صرف ایک ہی ذات تھی۔

کافی دیر بعد عارض نے سڑک کے کنارے گاڑی روکی اور سیٹ کی پشت سے اپنا سر ٹکا لیا اور اپنی آنکھیں بند کر لی۔

آج اس نے حیام کے بارے میں اتنا سوچا تھا کہ اب آنکھیں بند کرنے پر بھی اس کو وہ اپنے سامنے موجود محسوس ہو رہی تھی۔ اس کا عکس عارض کی بند آنکھوں کے سامنے نمایاں تھا۔

عارض کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ آنکھیں کھولے گا تو سب غائب ہو جائے گا۔ ہر منظر ہر خواب ٹوٹ کر بکھر جائے گا۔

ہوا بھی یہی تھا جب عارض نے اپنی آنکھیں کھول کر اپنے ارد گرد دیکھا تو وہ کہیں بھی نہیں تھی۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عارض نے بیک میر رسے پیچھے کی جانب دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے حیام بیٹھی تھی۔

اس کی خوشبو ابھی بھی عارض کی گاڑی میں موجود تھی۔

میں نہیں جانتا آپ کی کس بات سے میں آپ کی جانب کھینچا چلا آرہا ہوں اے کاش کہ کچھ ایسا ہو جائے کہ آپ میری قسمت میں لکھ دی جاؤ۔ عارض جس کو کبھی کچھ مانگنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔

آج وہ خود کے لیے حیام کو مانگ رہا تھا شاید یہ پہلی دفعہ تھا کہ اس نے اللہ سے کچھ مانگا تھا۔

دعا مانگتے عارض یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہ حیام کو کس انداز میں اللہ سے مانگے کہ وہ پاک ذات اس کی یہ خواہش پوری فرما دے۔ اسی کشمکش میں عارض نے ایک بار پھر گاڑی سٹارٹ کی اور اپنے گھر کی جانب بڑھا دی۔

اسلام و علیکم مما۔۔۔! آج چھٹی کا دن تھا اس لیے وہ صبح لیٹ اٹھی تھی۔

وعلیکم السلام اٹھ گیا میرا بچہ فرحت چودھری نے اس کو اپنے ساتھ لگا کر پیار کیا تھا۔

مما حشم کہاں ہے نظر نہیں آرہا۔ بیٹا وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کرکٹ کھیلنے گیا ہے آجائے گا کچھ دیر میں۔

رات کو بھی تم جلدی سو گئی تھی طبیعت ٹھیک ہے تمھاری۔۔۔!

جی جی مما بالکل ٹھیک ہو بس آپ کو بتایا تھا نا کل زمل کی سالگرہ تھی تو بس اسی وجہ سے تھک گئی تھی اور جلدی سو گئی تھی۔

انجوائے کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی مما بہت زیادہ ساتھ ہی افشاں نے اپنا فون کچن کاونٹر پر رکھا۔

آپ کو پتا ہے وہاں پر احتشم کا ایک بگ وریین بھی تھا وہ بھی احتشم کی طرح ہی میرے ساتھ ہر بات پر بحث کر رہا تھا۔

تو بیٹا تم سب سے نہ الجھا کرو ناں۔

فریج سے چیزیں نکالتے افشاں بول رہی تھی اور فرحت صاحبہ اس کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی۔

مما میں کب کسی سے الجھتی ہوں۔ زرہ سی بحث کر لوں تو کہتے ہیں غصہ ہو رہی ہوں۔

افففف مما انہوں نے تو ابھی میرا غصہ دیکھا ہی کہاں ہے۔

افشاں باز آجاؤ ورنہ سیدھا کر دوں گی تمھیں۔ تمھاری عمر کا لحاظ بھی نہیں کروں گی۔

اوہ سوری سوری مما اب نہیں بولتی ایسے۔ گڈ گرل۔

افشاں۔۔ !

جی مما۔ حیام کیسی ہے کافی عرصہ ہو گیا اس نے چکر نہیں لگایا۔

مما آپ کو پتا ہے پہلے یونیورسٹی میں اگزیمز تھے پھر فنکشنز اور پھر اس کے کزن کی شادی بھی تھی جو اس کے نانا جان کی وجہ سے ملتوی ہو گئی اور اب دوبارہ ایک ماہ بعد ان کی شادی ہے تو بس اسی وجہ سے وہ آج کل مصروف ہے۔

ابھی وہ بول ہی رہی تھی جب افشی کا فون رنگ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

فون دیکھتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

مما دیکھیں حیام کی عمر کتنی لمبی ہے۔ کہتے ساتھ ہی افشی نے کال اٹھائی۔

اسلام و علیکم میڈم فل وقت آپ کا مطلوبہ نمبر اپنا ناشتہ بنانے میں مصروف ہے۔

افشی۔۔۔ !

میرا مطلب مطلوبہ نمبر کی اماں۔۔۔ ساتھ ہی افشاں کھکھلا دی۔

اس مطلوبہ نمبر کی اماں سے کہو ان کی بیٹی آرہی ہے اس کے لیے بھی ناشتا بنا دیں۔

کیوں تمھیں میری دوسری مما نے ناشتہ نہیں دیا کیا۔۔؟ جو تم صبح ہی صبح میرے گھر نازل ہونے لگی ہو۔

ویسے تمھاری اطلاع کے لیے عرض ہے وہ گھر میری دوسری اماں کے شوہر کا ہے۔

اور محترمہ میں ان کے شوہر کی بیٹی ہوں۔ افشی نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا تھا۔

اوو یار بس بہت ہو گیا حیام ہستے ہوئے بولی تھی۔

جس پر افشی بھی مسکرا دی اچھا میں آدھے گھنٹے تک آرہی ہو میرے لیے بھی ناشتہ تیار رکھنا۔

یہ پانچ گلیاں چھوڑ کر تمھارا گھر ہے اور پھر بھی آدھا گھنٹا لگے گا ارے یار ابھی اٹھی ہو تو تیار ہو کر آتی ہوں۔

ہیں تم نے میرے گھر آنے سے پہلے کب سے تیار ہونا شروع کر دیا۔

پاگل لڑکی اب کیا منہ ہاتھ دھوئے بغیر تمھارے گھر آجاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں نہیں میں نے ایسا کب کہا افشی کی نظر جب فرحت صاحبہ پر پڑی تو کہنے لگی مما آپ کی لاڈلی بیٹی آرہی ہے آپ کے ہاتھ کا ناشتہ کرنے۔

افشی تمھیں تو میں آکر سیدھا کرتی ہوں بہت بگڑ چکی ہو تم۔

ویسے کوئی کام تھا کیا جو آج میرے گھر کو آپ اپنے آنے سے شرف بخشیں گی۔

ہاں یار شاپنگ پر جانا ہے۔

کیا شاپنگ پر وہ بھی میرے ساتھ تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے میں نہیں جاتی تمھارے ساتھ۔

تم کیا تمھارے فرشتے بھی جائیں گے میں آرہی ہوں بس۔ تم نے آنا ہے تو آجاؤ مگر میں شاپنگ پر نہیں جانے والی۔

وجہ۔۔۔!بس یار ابھی تک کل کی تھکاوٹ نہیں اتری اور تمہاری شاپنگ توبہ ہے میں کبھی نہ جاؤں۔

استغفراللہ میں آکر تمھیں بتاتی ہوں اللہ حافظ۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد حیام اس کے گھر موجود تھی۔

حیام اور افشی دونوں باتیں کرتی ناشتہ کررہی تھی۔

حیام تم نے وہ گروپ دیکھا جو آہل بھائی نے بنایا ہے ہاں آہل بھائی زمل زری نور تمھارا اور میرا ان کے ساتھ ایک ہی گروپ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں حیام انہوں نے ایک اور بنایا ہے جس میں تین لوگ اور بھی ہیں ناشتہ کرتی حیام کا ہاتھ رکا تھا اور اس نے نوالا منہ میں ڈالنے سے پہلے اپنے فون کا موبائل ڈیٹا اون کیا تھا جو کل سے ہی بند تھا۔

ڈیٹا اون کرتے ہی دو منٹ میں مسیجز کی قطار لگ گئی تھی اور سب سے اوپر ہی ایک گروپ

Friends✦

کے نام سے شو ہو رہا تھا جس میں تقریباً200 مسیجز تھے اس کے نیچے زری نور اور زمل کے کافی میسجز تھے۔

حیام نے ان سب کے میسجز کا جواب دیا اور اس گروپ کو کھولے بغیر ہی واٹس ایپ بند کر دیا اور ناشتہ کرنے لگی۔

باقی کا ناشتہ خاموشی سے کیا گیا تھا۔

جب وہ دونوں ناشتہ کر چکی تھی حیام اپنے اور افشی کے برتن اٹھانے لگی جس پر افشاں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر حیام کے ہاتھوں سے برتن لے کر کچن میں چلی گئی۔

حیام بھی افشی کے پیچھے کچن میں آئی جہاں پر فرحت صاحبہ بھی موجود تھیں۔

افشی تم جا کر فریش ہو جاؤ میں زرا تمھاری شکایتیں لگا کر آتی ہوں ساتھ ہی حیام نے اس کو کچن سے باہر دھکیلا۔

حیام خود فرحت چوہدری کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔

لائیں آنٹی میں چائے بناتی۔

Posted On Kitab Nagri

ارے نہیں بیٹا میں بنا رہی ہوں بنا لیتی ہوں۔

اس پر حیام نے ان کو کندھوں سے پکڑ کر پاس پڑی کرسی پر بیٹھایا اور ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولی بیٹیوں کے ہوتے مائیں کام نہیں کرتیں کہتے ہی وہ چولہے کی جانب بڑھی۔

چائے کا سارا سامان کچن کاؤنٹر پر پڑا تھا۔ مما بعض دفعہ آپ کی یہ بیٹی میری دوست کم دشمن زیادہ لگتی ہے۔

اس پر فرحت صاحبہ مسکرا دی۔

میں تو ہوں ہی تمھاری دشمن اور پھر کھکھلا دی۔ پانچ منٹ میں حیام نے چائے بنائی اور فرحت چوہدری کو ان کی چائے پیش کی اور پھر اپنی اور افشی کی چائے لے کر اس کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

افشی کے کمرے کے سامنے کھڑے ہو کر حیام نے دروازہ کھولا اور چائے کے کپ لے جا کر ٹیبل پر رکھے اور اپنا کپ اٹھا کر اس کے بیڈ پر جا بیٹھی۔

افشی نے الماری سے سر نکال کر حیام کو دیکھا جو اپنے ہی خیالات میں کھوئی ہوئی تھی۔

حیام کو دیکھتے افشی نے اپنا کپ اٹھایا اور صوفے پر جا بیٹھی۔

چائے پیتے ہوئے اس کی نظر حیام پر تھی۔

حیام ویسے میں سوچ رہی اس ماہ اتنی گرمی ہے اگلے ماہ اس سے بھی زیادہ ہو گی ناں۔ ہمم حیام چائے کا ایک گھونٹ لیتے ہوئے بولی۔

اچھا کل پروفیسر اقبال کا لیکچر ہے ناں۔ہاں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا کل تم نے یونیورسٹی جانا ہے۔

ظاہر ہے۔

حیام افشی کی ہر بات کا جواب غائب دماغی سے دے رہی تھی۔

حیام۔۔!افشاں ایک دم چیخی تھی۔

کیا ہوا افشی۔۔؟حیام سنبھلتے ہوئے بولی تھی۔

نہ تو ان کو کوئی پروفیسر اقبال پڑھاتے تھے اور نہ ہی انہوں نے کل یونیورسٹی جانا تھا کیونکہ کل اتوار تھا۔

کیا سوچ رہی ہو۔۔؟کہاں ہے تمھارا دماغ۔

افشاں یہ خیال میرے ذہن میں پہلے کیوں نہیں آیا۔

حیام نے افشی کی بات کو مکمل نظر انداز کر دیا تھا اور ساتھ ہی سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا فون اٹھایا اس کی چائے ہمیشہ کی طرح آج بھی ٹھنڈی ہو چکی تھی۔

حیام نے اس چائے کو ایک ہی گھونٹ میں اپنے اندر انڈیلا اور کپ ایک طرف رکھ دیا۔

اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا ساتھ ہی اپنے کپڑے اٹھا کر واشروم میں چلی گئی۔

فون اٹھاتے ہی سب سے پہلے حیام نے اپنی فیس بک کھولی اور وہاں پر ایک شخص کو ڈھونڈنے کی کوشش میں مختلف نام لکھے مگر ہر بار اس کے سامنے جس کی آئی ڈی آتی اس کو دیکھ کر وہ ناک سکیڑتی۔

حیام نے تنگ آکر فیس بک بند کر کے انسٹا گرام کھولا اور وہاں پر بھی اس کے ساتھ یہی سب ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں جب فریش ہو کر واشروم سے نکلی تو حیام کو منہ کے زاویے بناتا دیکھ بولی اب کیا ہو گیا ہے۔

پتا نہیں وہ دنیا کے کس کونے میں چھپ کر بیٹھے ہیں ان کی آئی ڈی ہی نہیں مل رہی اور بار بار آہل بھائی کے دوست کی ہی آئی ڈی نکل آتی ہے۔

اب تو اس انسان سے نفرت ہونے لگی ہے مجھے۔

اووووا قعی حیام اگر ایسا ہوتا تو کل تم اس کے ساتھ کار کی ریس نہ لگاتی۔

ریس لگانے کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ میں اسے پسند کرتی ہو۔

میں نے کب کہا کہ تم اسے پسند کرتی ہو۔

بات کا مطلب تو وہی تھا نہ افشاں۔۔۔

اچھا چھوڑو اس کو یہ بتاؤ شاپنگ پر جانا کس کے ساتھ ہے میرے ساتھ اور کس کے ساتھ۔۔

میرا مطلب عاصم انکل ساتھ آئے ہیں افشی نے حیام کے ڈرائیور کا نام لیا۔

نہیں تو۔۔۔

پھر گاڑی کون چلائے گا۔۔؟ میں چلاؤ گی۔

کیا مطلب تم چلاؤ گی میرا مرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

ہاں تم ایسے بول رہی ہو جیسے کل تو تم مر گئی تھی میرے گاڑی چلانے سے اور آج زندہ ہوئی ہو ساتھ ہی اس نے اپنی آنکھیں گھومائی۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا سوری چلتے ہیں۔افشاں شیشے میں دیکھتی اپنے بالوں کو سلجھانے لگی۔

حیام۔۔۔!افشی نے بال کنگھی کرتے اس کو پکارا۔

اب کیا ہے افشی۔

ویسے میں سوچ رہی تھی۔نہیں مجھے چھوڑو تم جو کر رہی ہو وہ کرو۔

کیا۔۔؟حیام نے ابرو اٹھا کر افشی کو دیکھا۔افشی برش میز پر رکھتی ہوئی بیڈ کے دوسری جانب آ کر بیٹھی اور کہنے لگی دیکھو تمھیں بھائی کی آئی ڈی نہیں مل رہی۔

ہاں پھر۔۔؟

بار بار آہل بھائی کے دوست کی آئی ڈی ہی سب سے اوپر آ رہی ہے۔

ہاں۔۔۔حیام بہت غور سے افشی کی بات سن رہی تھی۔

صرف ایک بار حیام صرف ایک بار سوچو اگر آہل بھائی کا دوست ہی تمھارا شوہر نکلا پھر۔۔۔

افشی فضول مت بولا کرو۔

حیام ایک بار سوچو تو حیام نے کوئی جواب نہیں دیا تھا اور اپنے فون میں مصروف ہو گئی تھی۔

بے اختیار حیام نے اس گروپ کو کھولا تھا جس میں زمل کی سالگرہ والی سب تصاویر تھی۔

ان تصاویر کو دیکھتے ہوئے حیام کی نگاہیں ایک تصویر پر آ کر رک گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس میں صرف آہل زمل حیام اور عارض تھے زمل آہل کو کیک کھلا رہی تھی جبکہ زمل کا بازو حیام نے پکڑا ہوا تھا اور حیام کے پیچھے کھڑا عارض مسکرا کر حیام کو دیکھ رہا تھا۔ غیر ارادی طور پر حیام نے ایک نظر خود پر اور پھر ایک نظر اپنے پیچھے کھڑے عارض پر ڈالی تھی۔

یقیناً کوئی بھی اس تصویر کو دیکھتا تو اس کو مکمل تصویر کا نام دیتا اور یہی کہتا کہ وہ لوگ ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہیں مگر اس وقت اس تصویر کو دیکھنے والی آنکھ حیام کی تھی جس کا دل اس شخص کے لیے ہر جزبے سے خالی تھا۔

حیام کیا ہوا۔۔۔؟ کیا وہی سوچ رہی ہو جو میں نے کہا تھا۔ ایک لمحے کو حیام کی نگاہوں کے سامنے وہ تصویر گھومی تھی۔

افشی باز آجاؤ ورنہ یہی لیمپ اٹھا کر تمھارے سر پر ماروں گی اور اٹھ کر باہر کی جانب بڑھی۔

کیا ہوا یار بیٹھ جاؤ۔۔۔

نہیں میں نیچے جا رہی ہو جلدی تیار ہو کر اپنی تشریف نیچے لاؤ حیام دبے دبے غصے میں کہتی نیچے کی جانب بڑھ گئی۔

اف ایک تو یہ لڑکی اور اس کے موڈ اللہ ہی بچائے۔

افشی اپنا حجاب لے کر نیچے کی جانب بڑھی تا کہ اس میڈم کا غصہ مزید نہ بڑھ جائے۔

یا اللہ یہ کون سی طوفان میل ہے ساتھ ہی اس نے سر اٹھا کر اوپر کی جانب دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

توبہ ہے آپی اتنی جلدی ہے جانے کی تو آپ بیٹمین کیوں نہیں بن جاتی۔

احتشم تم سے میں آکر پوچھتی ہوا ابھی جو طوفان بنی تمھاری منہ بولی بہن نیچے بیٹھی ہے مجھے اس کے ساتھ جانا ہے۔

افشی کی بات پر احتشم کی آنکھوں میں شرارت کی رمق پیدا ہوئی۔

حیام آپی افشاں آپی آپ کو طوفان کہہ رہی ہے۔

احتشمممم۔۔۔! تم پہلے فسادن پھوپھو بن جاؤ کہتے ساتھ ہی افشی نیچے کی جانب بڑھنے لگی۔

آپی شکر کریں ہماری پھوپھو آج زندہ نہیں ہے ورنہ ان کو ضرور بتاتا۔

افشی کے قدم رکے تھے۔

اس کی آنکھیں پل بھر میں آنسوں سے بھر گئی تھی۔

احتشم آج کے بعد مجھ سے یہ بات مت کرنا وہ آج بھی سب کے دلوں میں زندہ ہیں۔

سوری آپی کہتے ساتھ ہی افشاں سیڑھیاں اترنے لگی۔

جیسے ہی افشی لاونج میں آئی حیام اس کو ایسے گھور رہی تھی جیسے ابھی کھا جائے گی۔

افشاں کے آتے ہی وہ دونوں فرحت صاحبہ سے پیار لے کر باہر کی جانب بڑھ گئی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی حیام نے سب سے پہلے خود پر لپیٹی چادر اتاری اور تہہ لگا کر اپنی سیٹ کی پشت پر ڈال دی۔

جبکہ افشی نے ویسے ہی اپنے گرد لپیٹی ہوئی تھی حیام آج ٹھنڈ ہے چادر کیوں اتار دی ۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے گاڑی چلانے میں مسئلہ نہ ہو اس لیے اتاری ہے کہتے ساتھ ہی اس نے اپنی طرف کا شیشہ بھی نیچے کر دیا۔

لڑکی تمھارا مرنے کا ارادہ ہے کیا بند کرو اسے۔

سیٹ بیلٹ لگاتی افشی نے رک کر حیام کی جانب دیکھا جو گاڑی ریورس کر رہی تھی۔

فکر مت کرو جلدی تمھاری جان نہیں چھوڑو گی افشی نے اسے گھورا تھا۔

حیام خاموشی سے ڈرائیو کر رہی تھی جب افشی بولی خود تو گونگی بن کر ڈرائیو کر رہی ہو کیا تمھاری گاڑی بھی گونگی ہے۔

افشی کی بات کو سمجھتے ہوئے حیام نے گاڑی میں گانے لگا دیے تھے۔

تو ہی یہ مجھ کو بتا دے چاہوں میں یا نہ

اپنے تو دل کا بتا دے چاہوں میں یا نہ

اتنا بتا دوں تجھ کو کہ چاہت پہ اپنی مجھ کو

یوں تو نہیں اختیار پھر بھی یہ سوچا دل نے

اب جو لگا ہوں ملنے پوچھو تمھیں ایک بار اووو

تو ہی یہ مجھ کو بتا دے چاہوں میں یا نہ

اپنے تو دل کا بتا دے چاہوں میں یا نہ

Posted On Kitab Nagri

ابھی یہ گانا چل ہی رہا تھا جب حیام نے میوزک بند کر دیا افشی نے چونک کر حیام کو دیکھا اسے سوفٹ میوزک اور خاص طور پر یہ والا پسند تھا پھر اس نے میوزک کیوں بند کر دیا۔

حیام کیا ہوا ہے۔۔؟

کچھ نہیں افشی۔۔ یہ گانا سن کر کچھ ماہ پیچھے پی جی کیفے کا منظر حیام کی آنکھوں کے سامنے گھوما تھا جب یہ گانا زمل اور آہل کے سامنے اس کے لیے گایا گیا تھا۔

افشاں۔۔۔!

چند لمحوں بعد حیام نے اس کو پکارا تھا۔

ہمم۔۔۔! میوزک کو رہنے دو جو بات کرنی ہے مجھ سے کرو۔ حیام کا لہجہ منت بھرا تھا ایک لمحے کو افشی چونکی تھی۔

پہلے جب بھی حیام اور افشی کہیں بھی جاتی تھی وہ گانے انجوائے کرتی ہوئی جاتی تھی بعض دفعہ تو وہ خود گنگنایا بھی کرتی تھی مگر آج یہ پہلی دفعہ تھا جب حیام نے گانے بند کر دیے تھے۔

حیام تم نے میری بات کے بارے میں کیا سوچا پھر۔۔؟

کون سے بات حیام نے موڑ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

وہی جو میں نے تمھیں گھر میں بولی تھی۔ حیام نے افشی کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چند لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے ایک بار پھر سے افشی نے اس خاموشی کو توڑا حیام ایک ایسے شخص کے پیچھے بھاگنے کا کیا فائدہ جس کو تم جانتی بھی نہیں تم اپنی آنکھوں سے ایک بار اس کی محبت کی پٹی اتار کر تو دیکھو تمھیں ارد گرد بہت سے لوگ ملیں گے جو تمھیں چاہتے ہیں۔

اور یقیناً ان لوگوں میں عارض کا نام سرِ فہرست ہو گا حیام کا لہجہ کاٹ دار تھا افشی اس کو جو بات کہنا چاہتی تھی وہ بہت اچھے سے سمجھ رہی تھی۔

افشی کی بات سن کر حیام کو بہت غصہ بھی آیا تھا اور جہاں تک بات ہے اس شخص کو نہ جاننے کی تو مس افشاں ندیم آپ بھول رہی ہے کہ وہ میرا شوہر ہے حیام کا لہجہ سختی لیے ہوئے تھا۔

اور افشی اپنے پورے نام سے بلائے جانے پر سمجھ گئی تھی کہ حیام کو اس کی یہ بات بہت بری لگی ہے۔

مگر حیام۔۔۔افشی کچھ بولنا چاہتی تھی جب حیام نے اس کی بات کاٹی افشاں اگر تم نے کوئی فضول بات کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔حیام کا اٹل لہجہ دیکھتے ہوئے وہ خاموش ہو گئی۔

افشی کی باتوں پر حیام کا موڈ بری طرح خراب ہوا تھا۔

نجانے کیوں وہ شخص ہر جگہ حیام کا موڈ خراب کرنے پہنچ جاتا تھا یا حیام کو ایسا لگتا تھا۔

باقی کا سفر خاموشی سے گزرا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے جب گاڑی پارکنگ ایریامیں پارک کی توباہر نکل کر اس نے ٹھنڈی فضامیں ایک گہرا سانس لیا تھا شاید وہ یہ عمل خود کو پرسکون کرنے کے لیے کر رہی تھی اور حیام نے اپنی گرم چادر اٹھا کر اپنے گرد پھیلائی اور گاڑی لاک کر کے افشی کے ساتھ مال کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گئی۔

حیام کے چادر لینے پر افشی نے شکر ادا کیا تھا کہ اس نے خود پر گرم چادر لی تھی ورنہ وہ جب بھی غصہ ہوتی تھی اپنا غصہ اسی طرح نکالتی تھی۔

مال میں جاتے ہی سب سے پہلے حیام کپڑے دیکھنے کے لیے بڑھی افشی اس سے پوچھ رہی تھی کہ اس نے کس طرح کے کپڑے لینے ہیں اس پر وہ بتانے لگی کہ مہندی کے لیے کریم کلر کا لہنگا لوں گی اور بارات کے لیے کالے رنگ کی لانگ فراک ۔

سب سے پہلے حیام لہنگا دیکھنے کے لیے لہنگے والی دکان کی جانب بڑھی دکان والا حیام کو مختلف لہنگے دیکھا رہا تھا۔

حیام کو کوئی لہنگا پسند نہیں آرہا تھا آدھا گھنٹہ اس دوکان میں اپنا سر کھپانے کے بعد وہ لوگ اس کے ساتھ ہی موجود دوسری دوکان میں گئے اس دکان سے بھی حیام کو کوئی لہنگا پسند نہیں آیا تھا۔

ایک گھنٹے بعد وہ دونوں پھر سے ایک دکان میں گئی جبکہ افشی اس کی منت کرنے والے انداز میں بولی یار پلیز حیام اب کوئی پسند کر لینا میں تھک گئی ہو۔

اب مجھے کوئی لہنگا پسند نہیں آرہا اس میں میرا قصور ہے۔

Posted On Kitab Nagri

افشی نے حیرت سے منہ کھولے حیام کو دیکھا تھا جو بڑے مزے سے دکان دار کو کریم کلر کے لہنگے دیکھانے کا کہہ رہی تھی۔

پچھلے دو گھنٹوں سے وہ دونوں صرف ایک لہنگے کی تلاش میں دس دکانیں گھوم چکی تھیں مگر حیام اس کو کچھ پسند ہی نہیں آرہا تھا۔

کسی لہنگے کو دیکھ کر وہ کہتی کہ اس پر کام بہت زیادہ ہوا ہے یہ برائیڈل لہنگا لگ رہا ہے کسی لہنگے پر موتیوں اور تلے کی تاروں سے ہوا کام اس کو پسند نہیں آتا تھا اور کبھی اس کو لہنگے کی کرتی چھوٹی لگتی تو کسی کا دوپٹہ بھاری ہوتا تو کسی کو وہ پورے بازوں نہ ہونے کی وجہ سے انکار کر دیتی۔

افشی بری طرح جھنجھلا چکی تھی۔

دکاندار حیام کو مختلف لہنگے دیکھا رہا تھا۔حیام اگر تمھیں اس دکان سے بھی لہنگا نہ ملا تو گھر چلیں گے حیام نے افشی کو گھورا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہاں تو صحیح کہہ رہی ہو پچھلے دو گھنٹوں سے تمھارے ساتھ ایک لہنگے کے لیے خوار ہو رہی ہوں میں حیام۔

دکاندار ان کے سامنے ایک لہنگا کھول کر رکھ رہا تھا۔

افشی یہ دیکھو یہ کتنا پیارا ہے اس لہنگے کو دیکھ کر حیام کی آنکھوں میں ایک چمک تھی۔

حیام اس لہنگے کی کرتی اور دوپٹہ دیکھ رہی تھی جس پر بہت ہی نفیس اور عمدہ کام ہوا تھا۔حیام کے چہرے پر چمک دیکھ کر افشی نے شکر ادا کیا کہ اسے کچھ تو پسند آیا۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی یہ پیک کر دیں۔۔۔

حیام ایسے خوش ہو رہی تھی جیسے اس نے کوئی محاذ فتح کر لیا ہو۔

تقریباً پانچ منٹ بعد لہنگے کو خرید کر حیام اور افشی اس دکان سے باہر نکلی تھی۔

حیام اب کیا لینا ہے۔۔؟میرے خیال سے افشی ہم تیسرے فلور پر چلتے ہیں اور پہلے جوتے لے لیتے ہیں اور پھر اسی فلور سے جیولری بھی دیکھ لیں گے۔

جوتا دیکھنے کے لیے وہ دونوں تیسرے فلور پر بنی پہلی دکانوں کی جانب بڑھی تھیں۔

حیام تم فلیٹ جوتا لو گی یاں ہیل میں۔۔؟

دیکھتی ہوں جس میں پسند آئے گا اس میں ہی لوں گی۔

حیام کیا تم ہیل پہن لو گی۔۔؟

ہاں کیوں کیا ہوا۔

نہیں وہ میرا مطلب تم سے بیلنس کرنا مشکل ہوتا ہے نا تمھارے پاؤں کی چوٹ کی وجہ سے۔

افشی اب اس بچپن کی چوٹ کی وجہ سے ہیلز ہی نہ پہنوں۔

اگر تم گر گئی پھر اس پر حیام نے قہقہہ لگایا۔بچے تو گر گر کر ہی بڑے ہوتے ہیں ناں۔۔۔

حیام تم بچی تو کہیں سے نہیں ہو۔

اوو یار تم تو سیریس ہی ہو گئی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں گرتی میں اور اگر گر بھی گئی تو تمھاری جان پھر بھی جلدی نہیں چھوڑنے والی۔

جوتوں والی دکان میں داخل ہو کر حیام فلیٹ فینسی جوتے دیکھنے لگ گئی۔

حیام میں بھی اپنے لیے جوتے دیکھ کر آتی ہوں اچھا میں ادھر ہیلز دیکھ رہی ہوں فلیٹ میں مجھے کوئی جوتی پسند نہیں آئی۔

ان دونوں کی آواز سن کر ایک نفوس نے مڑ کر ان کی جانب دیکھا تھا۔

جب افشی اس شخص کے پاس سے گزری تو وہ رخ پھیر کر کھڑا ہو گیا اور پھر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس جانب بڑھا جہاں حیام کھڑی جوتے دیکھ رہی تھی۔

وہ شخص وہیں کھڑا حیام کو دیکھ رہا تھا جب حیام جوتے پہن کر دیکھ رہی تھی۔

اسی دوران حیام کا فون بجا حیام نے اپنا فون نکال کر دیکھا تو وہاں اس کی مما کی کال تھی۔

اسلام علیکم مما۔۔۔!جی جی مما ابھی تھوڑا ٹائم لگے گا ابھی ایک ڈریس لیا ہے اور اس کے ساتھ جوتے دیکھ رہی ہوں حیام اپنے پاؤں سے جوتا نکال رہی تھی اور ساتھ ساتھ فون پر بات کر رہی تھی اتنی دیر میں سیلز مین اٹھ کر دوسری جانب چلا گیا۔

جیسے ہی سیلز مین اس شخص کے پاس سے گزرا تو اس نے سیلز مین کو روکا اور ایک جوتے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا وہ والا جوتا میم کو دیکھائیں اور یہ بات اس کو نہ بتائیں کہ ایسا کرنے کا آپ کو کسی نے بولا ہے۔

اس پر وہ سر ہلاتا وہاں سے دور ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

جی جی مماانشاءاللہ تب تک گھر ہوں گی آپ فکر مت کریں آپ جانتی تو ہیں میرے پاؤں میں ہر جوتا فٹ نہیں آتا کوئی بہت کھولا ہوتا ہے تو کوئی چھوٹا ہوتا ہے تو کوئی بڑا ہوتا ہے ۔

حیام اپنی ہی دھن میں بولی جارہی تھی۔

وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ اس کی ذات کسی کی نگاہوں کا مرکز ہے۔

ماما آپ جانتی تو ہیں بابا ہمیشہ مجھے کہتے ہیں یاں تو اپنا پاؤں تھوڑا سا چھوٹا کرلو یا تھوڑا سا بڑا کرلو پھر حیام اپنی ہی بات پر مسکرادی جبکہ اس کے پیچھے موجود وہ شخص بھی مسکرادیا۔

بلو پینٹ شرٹ میں وہ پرکشش شخص ہر ایک کی نگاہوں کا مرکز تھا مگر اس کی نگاہوں کا مرکز صرف حیام تھی۔

فون سے فارغ ہوکر جب حیام نے ادھر ادھر دیکھا تو وہ شخص ایک دم جوتوں کے بنے ریک کے پیچھے چھپ گیا۔

اس سے پہلے کہ حیام اپنی جگہ سے اٹھتی سیلزمین اس کے پاس آیا اور کہنے لگا میم میں آپ کو سب سے خوبصورت اور آرام دہ جوتا دیکھاتا ہوں جبکہ سیلزمین کی نگاہ اس لڑکی کے پیچھے کھڑے شخص پر تھی جس کی آنکھوں میں ایک چمک تھی۔

شاید وہ اس امید کی چمک تھی کہ حیام وہ جوتا ریجیکٹ نہیں کرے گی۔

سیلزمین نے وہ جوتا نکال کر حیام کے سامنے رکھا وہ گولڈن رنگ کی ہیل واقعی بہت خوبصورت تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حیام نے دل میں سوچا کہ اس کی نظر پہلے اس جوتے پر کیوں نہیں پڑی۔

اتنی دیر میں افشی بھی اپنا جوتا خرید کر اس کے پاس آچکی تھی ماشاءاللہ حیام یہ جوتا تمھارے پیروں پر کتنا خوبصورت لگ رہا ہے۔

ہاں واقعی افشی یہ بہت خوبصورت ہے بھائی دوسرا جوتا بھی دیں۔

سیلز مین کے جوتا نیچے رکھتے ہی حیام دوسرا پاؤں بھی پہن کر چند قدم چلی اور پھر جوتا اتار کر سیلز مین کے حوالے کیا کہ وہ اس کو پیک کر دے۔

شیور میم سیلز مین نے جوتا اٹھا کر حیام کے پیچھے موجود شخص کو دیکھا جو چمکتی آنکھوں سے مسکرا کر حیام کی پشت کو دیکھ رہا تھا۔

پانچ منٹ بعد حیام اور افشی اپنے اپنے جوتے خرید کر اس دکان سے باہر نکلے۔ان کے پیچھے وہ شخص بھی اپنے جوتے خرید کر باہر کی جانب لپکا۔

اس دنیا نے ایک اور ہیر کے دیوانے رانجھے کو پیدا کیا ہے وہ دکاندار کہتے ہی سر جھٹک کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔

جوتوں کی دکان سے نکل کر ان دونوں کا رخ جیولری شاپ کی جانب تھا۔

رستے میں چلتی حیام اور افشی باتیں کر رہی تھیں جب افشی حیام سے پوچھنے لگی حیام تم نے جیولری میں کیا لینا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ماتھاپٹی یاں بندیالوں گی ساتھ میں نیکلس اور جھمکے اور ہاں انگوٹھی بھی۔

اوکے۔۔۔

تم نے کچھ لیناہے وہاں سے کیا۔

نہیں حیام میں نے کیالیناہے۔

حیام کو اپنا آپ کسی کی نگاہوں کا مرکز محسوس ہوا تو اس نے رک کر ادھر ادھر دیکھا اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی ان دونوں کا پیچھا کر رہاہو۔

کیاہوا حیام۔۔۔!افشی نے اس کے یوں رک کر ادھر ادھر دیکھنے پر اس سے پوچھا۔

کچھ نہیں افشی مجھے ایسے لگا کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہے۔

ہمارا۔۔۔

نہیں حیام تمھاراوہم ہو گا افشی نے نظریں چاروں طرف گھماتے بولا۔

ہو سکتاہے حیام نے بھی اپنے شانے اچکائے اور پھر وہ دونوں آگے کی جانب بڑھ گئ۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد جیولری لے کر وہ دونوں فوڈ پوائنٹ کی جانب بڑھی کیونکہ انہوں نے صبح کاناشتہ کیاہوا تھااور اب دوپہر کے تین بج رہے تھے۔وہ شخص بھی ان دونوں کے قریب کی ایک ٹیبل پر ایسے بیٹھ گیا کہ حیام اس کو نہیں دیکھ سکتی تھی مگر وہ حیام کو دیکھ سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

البتہ اگر افشی کی نظر اس پر جاتی تو وہ اس کو پہچان جاتی اور یہ بھی جان جاتی تھی کہ کچھ دیر پہلے جو حیام کہہ رہی تھی وہ اس کا وہم نہیں تھا۔

حیام اور افشی ابھی باتیں کر ہی رہی تھی جب ویٹر ان کے پاس آیا اور مینیو پیش کیا۔

حیام نے وہ مینیو افشی کو پکڑا دیا کہ وہ آڈر کر لے جو بھی کرنا ہے افشی نے اپنے اور حیام کے لیے چکن شاشلک اور فرائیڈ رائیس آڈر کیے اور پھر سے حیام سے باتیں کرنے لگی۔

باتیں کرتے کرتے ہی افشی کی نظر قریب کے ٹیبل کی جانب اٹھی جہاں پر وہ شخص بیٹھا ہوا تھا۔

افشی اس کو پہچان چکی تھی۔

عارض بھائی۔۔۔!اس کے لب ہلے تھے مگر اس کی آواز حیام کے کانوں تک نہیں پہنچی تھی۔

کیاہوا افشی کہاں گم ہوگئی اس سے پہلے کہ افشی کچھ بولتی عارض نے اس کو چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

کیا ہو گیا ہے افشاں ادھر کیا دیکھ رہی ہو اور ساتھ ہی حیام نے مڑ کر پیچھے دیکھا مگر عارض نے جلدی سے اپنے سامنے پڑا مینیو اپنے چہرے کے سامنے کر لیا۔

جلدی جلدی میں اسے یہ خیال بھی نہ رہا کہ اس نے مینیو الٹا پکڑا ہوا ہے۔

جب حیام کی نظر اس پر پڑی تو بولی اووو اچھا اس عجوبے کو دیکھ رہی ہو جس نے مینیو الٹا پکڑا ہے۔

جس پر افشی نے فوراً اثبات میں سر ہلایا اور حیام ہنس دی اور کہنے لگی معلوم نہیں ایسے عجوبے کہاں سے آجاتے ہیں جبکہ عارض کو خود کو عجوبہ کہنے پر ہی حیرت ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی حیام بول ہی رہی تھی کہ ویٹر آگیااور اس نے ان دونوں کو کھانا سرو کیااور چلا گیااور وہ دونوں باتیں کرتی کھانا کھانے میں مصروف تھی جبکہ افشی کی نظر بار بار عارض کی جانب اٹھ رہی تھی۔

جو حیام کو ہی تک رہا تھا۔

افشی صرف یہ سوچ رہی تھی کہ اگر حیام نے عارض کو دیکھ لیا تو معلوم نہیں یہ سر پھری کیسے ری ایکٹ کرے گی مگر صد شکر کہ حیام نے اس کو نہیں دیکھا تھا اور وہ دونوں کھانا کھا کر واپس گھر جانے کے لیے نکل پڑی تھیں۔

افشی ایک بار دوبارہ سوچ لو تم نے کچھ لینا تو نہیں ہے ناں بعد میں گھر جا کر کہو گی یہ رہ گیا وہ رہ گیا۔

حیام بالکل افشی کے ہی انداز میں بولی تھی جس پر افشی کھلکھلا دی اور حیام کو کہنے لگی میرا تو کچھ نہیں رہتا البتہ میڈیم آپ ضرور دیکھ لیں میرا کچھ رہ بھی گیا ہوا تو میں دوبارہ آ کر لے لوں گی ویسے بھی میرے تو چکر لگتے ہی رہنے ہیں مال کے۔

ہمم چلو صحیح ہے۔

باتیں کرتے کرتے وہ وہ پارکنگ ایریا تک پہنچ چکی تھی۔

مگر اپنی گاڑی کے پاس پہنچ کر حیام کے اندر غصے کی ایک لہر اٹھی تھی۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس انسان کا دماغ درست کر دے جس نے بہت ہی غلط انداز میں گاڑی پارک کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ حیام وہاں پر موجود گارڈ کے پاس جاتی اس کو قریب سے گزرتا ایک گارڈ نظر آیا۔

بھائی بات سنیں حیام نے گارڈ کو مخاطب کیا جبکہ گارڈ سر ہلاتا حیام کی جانب بڑھا۔

جی میڈم۔۔یہ گاڑی کس کی ہے غصے اور ہلکی سردی کی وجہ سے حیام کا چہرہ سرخ پڑھ رہا تھا۔

میڈم جی ہم کو نہیں معلوم یہ گاڑی کس کا ہے مگر آپ کچھ دیر رک جائیں۔

کیا پتا گاڑی کا مالک ابھی آجائے۔

اگر وہ نہ آیا تو کیا میں رات تک اس کا انتظار کروں گی کہ وہ آئے اور اپنی گاڑی نکالے تاکہ میں بھی اپنی گاڑی نکال سکوں حیام اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے بولی تھی۔

دونوں گاڑیوں کے درمیان اتنی جگہ بھی نہیں تھی کہ حیام اپنی گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ جاتی۔

میڈم جی تھوڑی دیر کی بات ہے انتظار کرلیں کیا پتہ ابھی گاڑی کا مالک آجائے۔

حیام نے ایک غصیلی نظر گارڈ پر ڈالی اور اپنی گاڑی کا دروازہ ان لاک کر کے پوری قوت سے کھولا کہ دوسری جانب موجود گاڑی کے دروازے پر ڈینٹ پڑ گیا تھا۔

میڈم یہ کیا کیا آپ نے جن صاحب کی گاڑی ہے وہ بہت غصہ کریں گے۔

حیام یہ کیا کیا ہے تم نے۔ب

ے صبری لڑکی اس گاڑی کا ہی نقصان کر دیا۔افشی نے اپنی سر پھری دوست کو دیکھ کر اپنا سر تھام لیا۔

اس میں میری غلطی تھوڑی ہے اس کی غلطی ہے جس نے گاڑی پارک کی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اور بھائی یہ صاحب آپ کے کیا لگتے ہیں جو آپ کو اتنی فکر ہو رہی ہے حیام با قاعدہ لڑنے کو تیار تھی۔

مگر میڈم وہ صاحب باتیں تو ہم کو ہی سنائے گا نا آپ تو چلے جاؤ گے۔

گارڈ کو اس وقت اپنی فکر ستا رہی تھی۔

گارڈ کو اگنور کرتی حیام اسی تھوڑی سی جگہ سے گاڑی کرے اندر بیٹھ گئ اور حیام کے بیٹھتے ہی افشی نے بھی اس کی تائید کی ۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی بھی وجہ سے حیام کو مزید غصہ آئے ۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی سب سے پہلے حیام نے اپنے آپ کو پر سکون کرنے کے لیے گانے چلا دیے اور سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر ایک گہرا سانس لیا۔

کیا ہو رہا ہے یہاں رعب دار آواز میں پوچھا گیا تھا۔

وہ صاحب میڈم نے گاڑی نکالنی ہے پتا نہیں کن صاحب کی گاڑی ہے انہوں نے غلط پارک کی ہے ۔

گارڈ نے حیام کی گاڑی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

گارڈ کے تھوڑا سائیڈ پر ہوتے ہی اس کی نظر اپنی گاڑی کے دروازے پر موجود ڈینٹ پر پڑی یہ کیا ہے اور یہ کس نے کیا ہے وہ ایک دم پھنکارا تھا کچھ دیر پہلے والا اس کا سارا موڈ غارت ہوا تھا۔

صاحب وہ انہی میڈم نے اس نے دوبارہ حیام کی گاڑی کی جانب اشارہ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہمم۔۔۔سائیڈ پر ہو میں دیکھتا ہوں اور اپنی گاڑی کے دروازے کو دیکھنے لگا اور پھر ریورس ہوتی گاڑی کو دیکھ کر اس نے اس گاڑی کا شیشہ بجایا۔

شیشے کے بجنے پر حیام نے وہیں گاڑی روک دی اور اپنی طرف کا شیشہ نیچے کیا۔

وہ شخص گاڑی کے بالکل ساتھ کھڑا تھا اس لیے حیام اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتی تھی۔

جی فرمایئے اور یہ آواز سن کر اس کو ہزار والٹ کا جھٹکا لگا تھا۔

ایک دم اس کا لہجہ نرم پڑا تھا مہربانی فرما کر آپ زرا باہر تشریف لائیں۔

گارڈ نے اس کے بدلتے تاثرات اور لہجے کو بہت غور سے دیکھا تھا۔

اس کے لہجے اور چہرے پر جو سختی تھی وہ اب کہیں نہیں تھی۔

اپنی گاڑی کو تھوڑا ریورس کر کے حیام گاڑی سے باہر نکلی جی اب فرمایئے کیا مسئلہ ہے آپ کا۔۔۔؟ حیام کا لہجہ کاٹ دار تھا جبکہ اس کے باہر نکلتے ہی افشی بھی باہر نکلی تھی۔

مس حیام پہلے تو آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے میری گاڑی کا کیا حال کیا اس شخص کی آواز پر حیام نے چونک کر اس شخص کو دیکھا جبکہ افشی صرف یہ سوچ رہی تھی کہ پچھلے دو گھنٹے سے جو شخص حیام کے لیے اس کے پیچھے بغیر کسی وجہ کے خوار ہو رہا تھا اب اس طرح اس کے سامنے آئے گا۔

اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے حیام بولی عارض اس میں آپ کی غلطی ہے میری نہیں۔ آپ نے کیوں گاڑی غلط پارک کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مگر حیام۔۔ مگر کیا عارض یہ آپ کی ہی غلطی ہے جبکہ ان کو بحث میں الجھا دیکھ گارڈ وہاں سے چلا گیا۔ آئے دن وہاں ایسے جھگڑے ہوتے رہتے تھے۔

عارض نے حیام کی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔

حیام عارض کو غصے سے دیکھتی اپنی گاڑی کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھ گئی۔

حیام کو دیکھتے افشی بھی گاڑی میں بیٹھ گئی جبکہ حیام نے فوراً گاڑی آگے بڑھا لی۔

حیام یہ سب کیا تھا۔۔۔؟ گاڑی کے چلتے ہی افشی بولی۔

کیا تھا کا کیا مطلب ہے تم نے دیکھا نہیں انہوں نے گاڑی کیسے پارک کی ہوئی تھی۔

ہو جاتا ہے حیام غلطی سے۔

غلطی سے افشاں۔۔۔؟ حیام نے گاڑی موڑتے ہوئے پوچھا۔ یہ ان کی غلطی تھی۔

غلطی تھی مگر جان بوجھ کر تھوڑی کیا تھا۔ تمھاری گاڑی کی جگہ وہاں پر کوئی اور گاڑی بھی تو ہو سکتی تھی۔

تو میں نے کب اس بات کا انکار کیا ہے مگر اگر کسی اور کی بھی گاڑی ہوتی تو وہ اس طرح مس بیہیو نہ کرتا۔۔۔

حیام۔۔۔!

او کے ٹھیک ہے میں نے بد تمیزی کی اور کچھ حیام کو اب واقعی غصہ آ رہا تھا۔

حیام تم مجھے یہ بتاؤ انہوں نے ایسا کیا کر دیا ہے جو ان کے ساتھ اتنی بد تمیزی سے بات کرتی ہو ۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

تم کبھی بھی کسی سے اس لہجے میں بات نہیں کرتی تھی چاہیے کتنے ہو بھی غصے میں ہی کیوں نہ ہو پھر عارض کے ساتھ ہی تم اس طرح بات کیوں کرتی ہو۔

افشی اس کی وجہ تم بہت اچھے سے جانتی ہو۔ اوہ اچھا وہ تمھیں پسند کرتے ہیں اس چیز کی تم ان کو سزا دیتی ہو یوں بات کر کے۔

حیام یہ اس بندے کا ظرف ہے کہ وہ تمھاری جلی کٹی باتوں اور تیکھے لہجے کے باوجود تم سے بہت ہی پیار سے بات کرتا ہے مگر تم تو۔۔۔ ابھی وہ کچھ بول ہی رہی تھی جب حیام بول پڑی۔

پلیز افشاں بس کردو میرے کان پک چکے ہیں عارض نامہ سن کر۔

اوکے فائین تو جا کر ان کو بتادو کہ تم کسی کے نکاح میں ہو تا کہ وہ اپنے قدم یہی پر روک دیں ان کو اس راہ کا مسافر مت بناؤ۔

افشاں ناں تو میں نے عارض کو اس راہ کا مسافر نہیں بنایا اور ناں ہی میں ان سے کچھ کہنے والی ہوں۔

مگر اس راہ پر چلے تو وہ تمھارے ہی لیے ہیں۔

افشاں مجھے ایک بات بتاؤ میں نے کون سا ان سے محبت کے کوئی دعوے کیے ہیں یا میں نے ان سے ایسا طرز مخاطب استعمال کیا ہے جس کی وجہ سے وہ میرے لیے اس راہ پر چلے ہیں۔

حیام کی باتیں سن کر افشاں نے ایک سرد آہ بھری اور خاموشی سے باہر دیکھنے لگی کچھ دیر بعد حیام نے گاڑی افشی کے گھر کے سامنے روکی۔

Posted On Kitab Nagri

افشی خاموشی سے گاڑی سے باہر نکلی اور پچھلی سیٹ سے اپنے شاپنگ بیگز نکالے اور پھر پسینجر سائیڈ کے شیشے پر جھکتے ہوئے حیام کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگی

Hayam, try to change your behavior with him, Allah Hafiz..!

اتنا کہہ کر افشی رکی نہیں تھی گھر کے اندر چلی گئی تھی جبکہ حیام نے گاڑی اپنے گھر کی جانب بڑھادی۔

اس لمحے حیام سوچ رہی تھی اس نے واقعی عارض کے ساتھ کافی بدتمیزی سے بات کی ہے حیام کو اس طرح عارض سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔

مال سے لے کر گھر پہنچنے تک عارض صرف اور صرف حیام کے رویے کے متعلق ہی سوچ رہا تھا اس کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ حیام اس کے ساتھ اتنا روڈ رویہ کیوں رکھے ہوئے ہے۔

ایک لمحے تو اس کو یوں لگا تھا جیسے حیام کسی کو پسند کرتی ہے شاید اس وجہ سے مگر پھر اس نے اپنی ہی سوچ کو بے فضول قرار دیا۔

عارض کے دل میں بہت سے خیالات آرہے تھے مگر وہ ہر خیال کو رد کر دیتا اور بالآخر اس نے حیام کو کچھ وقت دینے کا فیصلہ کیا۔

کیا معلوم اللہ تعالیٰ حیام کے دل میں محبت کے دیے روشن کر دے۔

عارض کو ایک آس تھی ایک امید تھی جیسے اللہ اس کی دعا کو رد نہیں کرے گا۔

Posted On Kitab Nagri

اسی امید کے ساتھ اس نے گاڑی گھر کی جانب بڑھالی۔

جیسے ہی اس نے پورچ میں گاڑی روکی تو باہر نکل کر وہ بے اختیار گاڑی کی دوسری جانب بڑھا اور گاڑی کے دروازے پر موجود ڈینٹ کو ہاتھ سے محسوس کرنے لگا۔

اسکے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

پاگل لڑکی۔۔۔!

جبکہ اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی رانم صاحبہ نے یہ منظر حیرت سے دیکھا تھا۔

وہ عارض کی گاڑی کے دروازے پر موجود ڈینٹ کو دیکھ چکی تھی مگر یہ پہلی بار تھا جب وہ اس نقصان پر غصہ ہونے کی بجائے اس پر ہاتھ رکھتا مسکرا رہا تھا۔

عارض جب گھر کے اندر داخل ہوا تو اس کا موڈ خاصا خوشگوار تھا۔

خیرت ہے بیٹا آج بہت خوش نظر آرہے ہو۔

سیڑھیوں سے اترتی رانم صاحبہ نے عارض سے پوچھا۔

اسلام علیکم مما عارض نے خوشدلی سے ان کو سلام کیا اور جا کر لاڈ سے ان کے گلے لگا۔

رانم صاحبہ عارض کے انداز پر حیران تھی۔ وہ آج کل عارض کا بدلہ ہوا رویہ محسوس کر رہی تھی۔

آج کل وہ سب کے ساتھ بہت ہی نرم انداز میں پیش آتا تھا اس کے لہجے میں جو سختی تھی وہ سب کے ساتھ قدرے کم تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض بیٹا کھانا کھاؤ گے۔۔۔؟

نہیں مما کھا کر آیا ہو بس آرام کروں گا۔

اچھا یہ تو بتاؤ کیا شاپنگ کی اپنے لیے۔۔۔

اوہ شٹ عارض اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتا ہوا بولا۔

کیا ہوا عارض۔۔؟

کچھ نہیں مما شاپنگ بیگز تو گاڑی میں ہی بھول آیا۔

رانم صاحبہ اس بات پر حیران ہوئی تھیں کہ عارض کوئی بات بھول گیا۔

اس کے واپس لاؤنج میں آنے تک وہ خود کو نارمل کر چکی تھی۔

اندر آ کر عارض رانم صاحبہ کو اپنی شاپنگ دیکھانے لگا اور پوچھنے لگا کہ مما وقاص بھائی کب آئیں گے۔۔۔؟

ابھی کچھ نہیں معلوم۔۔۔شادی میں کافی وقت ہے آ جائے گا۔

چلیں میں بھائی سے اس بارے میں بات کروں گا اور مما آپ بھابھی کا ڈریس دے آئی تھی۔

اللہ وہ تو میں بھول ہی گئی تھی کل ہی جا کر دے کر آتی ہوں۔

اوکے مما میرے ساتھ چلنا ہو تو بتا دیجیے گا۔ ٹھیک ہے بیٹا آپ آرام کرو۔

Posted On Kitab Nagri

حیام تھکی ہاری گھر میں داخل ہوئی تھی۔اس کا ذہن مختلف سوچوں کی ضد میں تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ عارض کے ساتھ اس قدر بد تمیزی سے بات کیوں کر جاتی ہے۔وہ کسی سے بھی اس لہجے میں بات نہیں کرتی تھی۔

اسلام علیکم مما۔۔۔!واعلیکم سلام میرا بچہ آگیا۔

جی مما۔۔۔

ہو گئ ساری شاپنگ نہیں مما ابھی مہندی کے لیے ڈریس لے کر آئی ہوں۔

حیام آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ایمان بیگم کے پاس آبیٹھی اور ان کو اپنا سوٹ دیکھانے لگی۔

ماشاءاللہ بہت پیارا لہنگا ہے میری بیٹی پر بہت پیارا لگے گا۔

نہیں مما لہنگا اتنا پیارا نہیں ہے آپ کی بیٹی زیادہ پیاری ہے اور اتنا کہتے ہی حیام نے بچوں کی طرح آنکھیں پٹپٹا کر ایمان بیگم کو دیکھا۔

جس پر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکیں اور پھر اٹھ کر حیام کو پیار کیا۔

بالکل میری بیٹی بہت پیاری ہے۔

حیام تم اپنے کھانے کا بالکل دھیان نہیں رکھتی بہت سستی کرتی ہو آنے دو تمھارے بابا کو شکایت لگاتی ہوں میں تمھاری۔

مما۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

ارے کیا شکایت لگانی ہے میری بیٹی کی۔

بابا۔۔۔!احمد صاحب کو دیکھتے ہی حیام اپنی جگہ سے اٹھی اور ان سے جا کر ملی۔

بابا آپ کیسے ہیں۔۔۔؟

میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہو؟

میں بھی ٹھیک ہو بابا مگر آپ سے ناراض ہوں۔

ارے بھئی کیوں ہم نے اب کیا کر دیا۔

بابا آپ ایک ہفتے کے لیے اسلام آباد چلے گئے اور جانے سے پہلے مجھ سے مل کر بھی نہیں گئے۔

اپنی بات کے اختتام پر اس نے ناراضگی سے اپنا منہ پھولا لیا اور واپس صوفے پر آ بیٹھی۔

حیام کے پیچھے ہی احمد صاحب بھی اس کے ساتھ آ بیٹھے۔

ایمان حیام تو ناراض ہے اب میں جو چاکلیٹس حیام کے لیے لایا تھا وہ ہارون کو دے دوں گا یہ ٹھیک ہے ناں۔

بابا۔۔۔!حیام نے دکھ سے احمد صاحب کو پکارا۔

احمد صاحب کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

اوہو نہیں دیتا میں ہارون کو اب پیاری سی سمائیل کر کے دکھاؤ۔

بابا میں ابھی بھی ناراض ہوں۔

اب مجھے ایسا کیا کرنا ہو گا کہ میری بیٹی مان جائے۔

Posted On Kitab Nagri

بس ایک وعدہ۔۔۔!

کہ آپ آئندہ جانے سے پہلے مجھ سے مل کر جایا کریں گے۔

اوکے منظور ہے آئندہ میں اپنی بیٹی سے ملے بغیر نہیں جاؤں گا۔

تھینک یو بابا۔۔۔ ساتھ ہی حیام ان کے گلے لگی۔

اچھا اب مجھے بھی دکھاؤ کیا لے کر آئی ہو بھائی کی شادی کے لیے اور پھر حیام باری باری ان کو اپنی خریدی ہوئی تمام چیزیں دکھانے لگی بابا یہ دیکھیں اور بتائیں کیسا لگ رہا ہے۔

حیام اپنے ماتھے پر ماتھا پٹی رکھے احمد صاحب سے پوچھ رہی تھی۔

بہت پیاری ہے۔ حیام چلو شاباش سب چیزیں سمیٹو اور اپنے کمرے میں رکھ کر آؤ۔ میں تمھارے بابا کے لیے چائے بنانے جا رہی ہو میرے آنے سے پہلے سب سمٹا ہونا چاہیے۔۔۔

اوکے مما۔۔۔

کہتے ساتھ ہی حیام سب چیزیں سمیٹنے لگی بابا آپ بھی کچھ دیر آرام کر لیں اور احمد صاحب کو کہتے ہی وہ اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔

حیام کے جاتے ہی احمد صاحب کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی اس وقت وہ بالکل سنجیدہ بیٹھے تھے۔

کیا ہوا ا۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

احمد کوئی پریشانی ہے کیا بزنس میں کوئی مسئلہ ہوا ہے کیا؟ احمد صاحب نے ایمان بیگم سے چائے کا کپ لیتے ہوئے ان کو اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

ایمان مجھے شک ہے ادوانی صاحب کوئی نہ کوئی بزنس میں مسئلہ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے مجھے بزنس میں لوس ہوا ہے۔

میں نے ہمدانی صاحب کو ان پر نظر رکھنے کا کہا ہے دیکھو اب کیا ہوتا ہے میرا شک یقین میں بدلتا ہے یا نہیں۔

پھر وہ ایمان بیگم کو ساری بات بتانے لگے جسے سن کر ایمان بیگم حیرت سے احمد صاحب کو دیکھ رہی تھی۔

احمد آپ یہ سب باتیں آپ مجھے اب بتا رہے ہیں۔

احمد صاحب نے ایمان بیگم کو تسلی دینے کے لئیے ان کا ہاتھ ہولے سے تھپتھپایا۔

وہ ابھی تک حیرت سے احمد صاحب کو ہی دیکھ رہی تھیں۔

حیام نے اپنے کمرے میں آکر چیزوں کو الماری میں سیٹ کیا اور پھر اپنا لیپ ٹاپ لے کر اپنے بیڈ پر بیٹھ گئی اور پھر اپنے فون سے سب تصاویر یو ایس بی میں کنورٹ کی اور پھر اسی یو ایس بی کو لیپ ٹاپ سے لگا کر سب تصاویر دیکھنے لگی۔

اسی دوران حیام کو افشی کا فون آنے لگا۔

افشی کی کال دیکھ کر حیام کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ کال اٹینڈ کر کے وہ اس سے باتوں میں مصروف ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

یار عارض بہت غلط بات ہے وقاص بھائی کی شادی ہے اور تم نے ہم لوگوں کو انوائیٹ ہی نہیں کیا۔

تم لوگوں کو کیسے بھول سکتا ہو آخر کار تم دونوں نے بارات کے آگے بھنگڑا ابھی توڈالنا ہے تم دونوں نہیں آؤ گے تو یہ کام کون کرے گا۔

کمینے انسان تم ہم لوگوں کو صرف بھنگڑا ڈالنے کے لیے بولا رہے ہو۔

زین افسوس سے بولا۔

نہیں۔۔۔

تو پھر۔۔۔؟ اب کی بار عالیان بولا تھا۔

پھر یہ میرے بھائی کہ ولیمے پر جو سب لوگ کھانا کھائیں گے اس کے بعد جو بھی برتن ہو گے وہ تم دونوں نے ہی تو دھونے ہیں۔

کیا۔۔۔!

وہ دونوں ایک ساتھ چیخے تھے۔

ان دونوں کی حالت دیکھ کر عارض کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

اچھا یار مزاق کر رہا تھا لایا ہوں تم دونوں کے لیے بھی کارڈز۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عارض نے ان کو اپنے بیگ سے نکال کر کارڈز تھمائے تھے۔اچھا چلو یہاں سے اٹھو کچھ دیر اوول گراونڈ میں چلتے ہیں۔

دھوپ میں بھی بیٹھنا چاہیے صحت کے اچھا ہوتا ہے۔

میں نہیں جارہا میری سکن خراب ہو جائے گی۔

چل اٹھ لڑکیوں کی طرح ڈرامے نہ کر زین۔

منہ بناتا زین اٹھ کر خاموشی سے عارض اور عالیان کے ساتھ اوول گراونڈ کی جانب بڑھ گیا۔

نور یار یہ میرا فون پکڑو میں اور زری ابھی آتے ہیں اور حیام زری کا ہاتھ پکڑ کر آگے کی جانب بڑھی۔

کہاں جارہی ہو۔۔۔؟

افشی بس دس منٹ میں آتے ہیں کہتے ساتھ ہی حیام آگے کی جانب بڑھی۔

حیام ایک منٹ رکو زری نے حیام کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور نور کے پاس جا کر اپنا فون اس کو پکڑایا اور واپس حیام کے پاس آئی اور چلنے کا اشارہ کیا۔

حیام ہم کہاں جارہے ہیں۔

لائبریری۔

مگر کیوں۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

وہاں ایک کتاب ہے جو تمھارا فیوچر بتائے گی۔

What?

Is this true Hayam?

زری نے حیرت سے حیام کے سامنے آتے ہوئے پوچھا۔

Do you think so...?

حیام نے الٹا زری سے سوال کیا۔

No I don't

زری نے شانے اچکا کر حیام کو جواب دیا

I have to see some topics from a Computer Book.

تو پہلے ہی سیدھی طرح بول دیتی۔۔۔

افف حیام معلوم نہیں تمھارا کیا ہو گا۔زری نے اپنا ماتھا پیٹ لیا تھا۔

لائبریری میں داخل ہوتے ہی حیام بکس دیکھنے لگ گئی جبکہ زری کتابوں سے ٹاپک ڈھونڈنے میں اس کی مدد کر رہی تھی۔

ان دونوں کو آدھا گھنٹا ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کو اس بات کا احساس نہیں ہوا تھا آخر کار تھک کر پونے گھنٹے بعد نور اور افشی ان کو ڈھونڈتے ہوئے لائبریری میں پہنچی جہاں وہ دونوں کھڑی زمل اور اس کی دوست سے بات کر رہی تھی۔

حیام زری تم دونوں یہاں ہو کب سے ہم تم دونوں کو ڈھونڈ رہے ہیں نور اس وقت بہت غصے میں تھی۔

بس ہم آرہے تھے وہ زمل سے بات کرنے لگ گئے۔

چلو اب تم دونوں جلدی آؤ نیچے افشی نے پہلی دفعہ اس ساری گفتگو میں حصہ لیا تھا۔

افشی اور نور کے خطرناک تیور دیکھ کر دونوں وہاں سے نکل کر ان کے پیچھے اوول گراونڈ میں آئی۔

یہ پکڑو اپنے بیگز اور چلو ناشتہ کر کے آئیں۔

اور یونیورسٹی سے کچھ نہیں لینا باہر چلیں گے۔

نور کی بات پر زری کو حیرت ہوئی تھی۔

نہیں جی۔۔۔

شرافت سے اٹھو۔

نہیں نور میں نے نہیں جانا پہلے ہی میری ٹانگوں میں بہت درد ہے۔۔۔

اوپر سے حیام نے بھی اتنی دیر کھڑا رکھا ہے اب ہمت نہیں ہے۔

ٹھیک ہے اگر تم نے نہیں جانا تو میں نے بھی نہیں جانا حیام بھی اپنا بیگ تھام کر زری کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

تم تو جاؤ حیام تم نے ناشتہ بھی نہیں کیا ہوا مجھے نہیں جانا۔

Posted On Kitab Nagri

تو بس ٹھیک ہے میں نے بھی نہیں جانا۔

یہی بیٹھ کر لڑو تم دونوں میں اور نور جا رہے ہیں۔

غصے سے کہتی افشاں اور نور یونیورسٹی گیٹ کی جانب بڑھ گئی تھی۔

حیام جاؤ ان دونوں کے ساتھ چلی جائیں گی وہ۔

تم بھی چلو گی ساتھ حیام نے امید بھری نظروں سے زری کو دیکھا۔

نہیں۔۔۔

تو بس ٹھیک ہے میں بھی یہی بیٹھی ہوں۔

حیام تم بہت بد تمیز ہو۔

الحمد اللہ کبھی غرور نہیں کیا!۔

بھاڑ میں جاؤ تم۔

چلو دونوں ساتھ چلتے ہیں۔

ان دونوں کی اس بحث میں نور اور افشی کب کی چلی گئی تھی۔

کافی دیر حیام اور زری کی یہی لڑائی جاری رہی تا آخر کار اس سے تنگ آ کر زری اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے وہاں سے جانے لگی جب حیام نے اس کا بیگ تھام کر اسے روکنے کی کوشش کی اور اسی کوشش کے دوران حیام سے بیگ کا stripٹوٹ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام۔۔۔!

Really sorry Zari

معاف کر دے یار حیام اس کا بیگ چھوڑتے ہوئے فوراً بولی تھی۔

حیام۔۔۔!زری ایک دم چیخی تھی۔

سوری یار۔

حیام وہی منہ بنا کر بیٹھ گئی۔

ایک تو ہمارے فون بھی وہ دونوں لے گئی ہیں کچھ کر بھی نہیں سکتے۔

زری وہی اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔

کیا ہوا پیاری لڑکی۔

زری اور حیام دونوں نے اس سمت دیکھا تھا۔

عارض آپ۔۔۔؟

جی کیا ہوا ہے۔۔۔

اس نے ایک گھٹنے کے بل بیٹھتے ہوئے زری سے پوچھا تھا۔

کچھ بھی نہیں ہوا عارض۔

نیچے بیٹھے بیٹھے عارض نے حیام کی جانب دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے میرا بیگ توڑ دیا ہے۔۔عارض نے ایک نظر حیام کی جانب دیکھا تھا۔

میں نے کون سا جان بوجھ کر کیا ہے۔

آپ مجھے اپنا بیگ دیکھائیں۔

بھولے بھٹکے زین اور عالیان بھی وہاں آ گئے تھے۔

کیا ہوا عارض۔۔۔؟

کچھ نہیں بس زہرہ کا بیگ ٹوٹ گیا ہے وہی دیکھ رہا ہوں۔

مجھے دیکھاؤ۔۔۔

زین نے عارض کے ہاتھ سے بیگ پکڑا تھا۔

بس اتنی سے بات ہے ابھی ٹھیک کر دیتا ہوں کہتے ساتھ ہی زین آلتی پالتی مار کر زری کے سامنے بیٹھ کر بیگ کو دیکھنے لگ گیا۔

آپ دونوں میں سے کسی کے پاس حجاب پن ہے۔

زین آپ لڑکیوں سے پوچھ رہے ہیں کہ ان کے پاس حجاب پن ہے۔

حیام نے کہتے ساتھ ہی اپنے حجاب سے ایک پن نکال کر زین کو تھمائی تھی۔

زین نے جیسے ہی وہ پن لگانے کی کوشش تو وہ مڑ گئی۔

تم سے کچھ نہیں ہو گا زین مجھے دو۔

Posted On Kitab Nagri

اب عارض بھی آلتی پالتی مار کر زین کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔

عالیان بھی وہاں بیٹھا خاموشی سے ان کی کارروائی دیکھ رہا تھا۔

آپ دونوں میں سے کسی کے پاس سیفٹی پن ہے۔

جی۔۔۔!

حیام نے اپنے بیگ سے ایک پن نکال کر عارض کو تھمائی تھی۔

عارض نے مہارت سے اس پن کے زریعے زری کا بیگ جوڑا تھا۔

عارض۔۔۔!

کیا ہوا زین۔۔۔؟

پچھلے جنم میں کیا تم بیگ ٹھیک کرنے والے تھے۔

زین۔۔۔عارض نے اسے گھورا تھا۔

جبکہ حیام اور زری کھلکھلائی تھی۔

کیا واقعی عارض ایسا ہے۔۔۔؟ حیام فوراً بولی تھی۔

عالیان کے فون پر ارمان کی کال آرہی تھی سو وہ وہاں سے اٹھ کر اس سے ملنے چلا گیا۔

اب حیام بھی نیچے بیٹھ چکی تھی۔وہ چاروں بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے۔

Waoo Aarez you are looking so handsome.

Posted On Kitab Nagri

سائیڈ سے آنے والی آواز نے عارض کو اپنی جانب متوجہ کروایا تھا۔

اس آواز پر اس کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹی تھی وہ سنجیدہ ہوا تھا۔

عارض تم مسکراتے بھی ہو۔

خدا کی قسم تم مسکراتے ہوئے بہت پیارے لگتے ہو میں بتا نہیں سکتی۔

تمھیں اس طرح دیکھ کر کوئی بھی لڑکی اپنا دل ہار بیٹھے گی۔

اس لڑکی کی بات پر حیام نے نظریں اٹھا کر اس لڑکی کا سر تا پاؤں دیکھا اور پھر بے زاری سے اپنا سر جھکا لیا حیام کو شروع سے ہی اس طرح کی لڑکیوں سے سخت نفرت تھی۔

ثنا کوئی کام تھا آپ کو۔

کیوں عارض مجھے کوئی کام ہو گا تبھی تمھارے پاس آسکتی ہوں اور ساتھ ہی حیام اور عارض کے درمیان موجود تھوڑی سی جگہ پر آکر کھڑی ہوئی اور پھر تھوڑا سا جھک کر عارض کا ہاتھ تھام لیا اور اس کو کھڑا کرتے ہوئے کہنے لگی۔

چلو عارض مجھے تم سے ایک کام ہے اور کیا مٹی والی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہو۔

تم تو مٹی والے بینچ پر بھی نہیں بیٹھتے۔

ثنا کی اس حرکت پر عارض نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچا تھا۔

وہ مرد تھا مگر پھر بھی اپنی ماں اور بہن کے علاوہ کسی کو بھی خود کو چھونے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے یہ حق صرف اپنی بیوی کے لیے محفوظ کر رکھا تھا۔

مگر جس لڑکی کا لمس وہ محسوس کرنا چاہتا تھا شاید اس نے بھی وہ حق صرف ایک کے لئے مختص کر رکھا تھا۔

Stay In your limits Sana

عارض کے لہجے میں حد درجہ سنجیدگی تھی۔

حیام نے عارض کی اتنی سخت آواز پہلی بار سنی تھی۔

عارض کو ایسے دیکھ کر حیام حیران تھی۔

میں اتنا فارغ نہیں ہو کہ تمھاری فضول باتیں سنو اور ساتھ ہی کھڑا ہو کر ثنا کو وارن کرتے ہوئے بولا آج کے بعد میرا ہاتھ تھامنے سے پہلے دس بار سوچ لینا۔

حیام زہرہ آپ دونوں یہی پر ہیں ابھی۔

جی۔۔۔

حیام نے جواب دیا تھا۔

حیام ہمارے بیگز یہی پڑے ہیں ہم ابھی آتے ہیں۔

او کے کوئی بات نہیں آپ چلے جائیں ہم یہی ہیں۔

حیام عارض کو تکتا پا کر زری بولی تھی۔

اتنی دیر میں عالیان بھی ان کے پاس آ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم دونوں کہاں جارہے ہو۔

ایک کام سے جارہے ہیں ساتھ چلو ہمارے

ثنا کو وہاں موجود دیکھ عالیان سمجھ گیا تھا۔

چند قدم آگے بڑھ کر عارض رکا اور مڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا پھر تیز تیز قدم اٹھاتا حیام کے پاس آیا اور اس کے سامنے اپنا فون کیا۔

حیام بے یقین نظروں سے عارض کو دیکھ رہی تھی۔

حیام یہ اپنے پاس رکھیں میں آکر آپ سے لیتا ہوں۔

عارض نے مسکرا کر حیام کو فون تھمایا اور ایک تنظزیہ نظر ثنا پر ڈال کر آگے بڑھ گیا۔

حیام عارض کی پشت کو دیکھ رہی تھی جب ثنا بولی۔

تم---

تم نے ایسا کیا جادو کیا ہے عارض پر کہ وہ شخص جو کسی سے میٹھے لہجے میں بات نہیں کرتا اپنی چیزیں تمھارے حوالے کر گیا۔

اس کا فون جس کو وہ کسی کو ہاتھ لگانے نہیں دیتا وہ بھی تمھیں تھما گیا ہے۔

تم مڈل کلاس لڑکی میں ایسا کیا ہے جو وہ تمھارے ساتھ یہاں اس مٹی سے بھری زمین پر کسی بھی چیز کی پرواہ کیے بغیر بیٹھا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایسا کیا ہے تم میں۔۔۔؟

زری کبھی حیام کو تو کبھی ثنا کو دیکھ رہی تھی۔

ثنا کی بات پر زری کچھ بولنے ہی والی تھی جب حیام بولی مس ثنا ہم مڈل کلاس لوگوں کے پاس تہذیب اور بات کرنے کا طریقہ ہوتا ہے کہ کب کس سے اور کس طرح بات کرنی ہے۔

اور جہاں تک بات رہی عارض کے مٹی سے بھری زمین پر بیٹھنے کی تو محترمہ انسان مٹی سے بنا ہے اور اسی مٹی میں ہی دفن ہونا ہے تو پھر غرور کس بات کا۔

حیام تم۔۔۔

میرا نام حیام احمد ہے اور مجھے حیام صرف میرے قریبی لوگ اور دوست ہی کہتے ہیں۔

حیام احمد تم اپنی حدود اور اوقات میں رہو اپنی حیثیت سے اونچے خواب مت دیکھو۔

مجھے میری اوقات اور حد بہت اچھے سے معلوم ہے اور میں خواب نہیں دیکھتی بلکہ ہر چیز کو حقیقت کا رنگ دیتی ہوں۔

حیام مسلسل اپنے الفاظ سے اس پر وار کر رہی تھی جو سیدھا نشانے پر لگ رہے تھے۔

You just go to hell

ثنا کہتے ساتھ ہی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

پتا نہیں زری کہاں سے آجاتے ہیں ایسے لوگ جن کو اپنی عزت تک کا خیال نہیں ہوتا۔

Posted On Kitab Nagri

پیسا ان کی آنکھوں پر غرور کی پٹی باندھ دیتا ہے۔

تقریباً آدھا گھنٹہ ان دونوں کو وہاں بیٹھے مزید ہو چکا تھا جب نور اور افشی واپس آئی۔

نور اور افشی کو دیکھتے ہی حیام غصے سے ان کو کہنے لگی کہاں تھی تم دونوں کب سے تم دونوں کا انتظار کر رہے ہیں ہم۔

چلو جانا تھا چلی جاتی کم سے کم ہمارے فون تو دے جاتی بندے کو کوئی اہم کام ہو سکتا ہے یا کوئی اہم فون آ سکتا ہے مگر نہیں۔

تم دونوں ہمارے فون لے گئی۔

بولتے بولتے حیام کھڑی ہوئی تو اس کی جھولی سے عارض کا فون نیچے اس کے قدموں میں گرا۔

حیام نے جھک کر فون اٹھایا۔

حیام یہ کس کا فون ہے۔

آہل بھائی کے دوست کا ہے۔

ان کے کس دوست کا ہے۔۔۔؟

وہی جو ہر وقت زبردستی میرے سر پر مصلت رہتا ہے۔

فون نکالوں ہم دونوں کے۔

نہیں دینا ہم نے نور میرا اور زری کا فون واپس کرو۔

Posted On Kitab Nagri

خبر دار نور نہیں دینا ان دونوں کو کس نے کہا تھا کہ فون ہمارے پاس چھوڑ کر خود غائب ہو جائیں۔

نور فون دو ہمارے اس بار حیام نور کو تھوڑا غصے سے بولی۔

اور ناشتا کرنے کے لیے نہ جانے والی بات تو یہ بات مجھ سے نہیں زری سے پوچھو میں صرف اس کی وجہ سے نہیں گئی تھی۔

تو میں نے تمھیں کہا تھا کہ چلی جاؤ میں یونیورسٹی میں ہی ہو مگر تم میری سنتی کہاں ہو۔۔۔

اوول گراؤنڈز میں وہ چاروں کھڑی بچوں کی طرح لڑ رہی تھی جبکہ آس پاس سے گزرتے سٹوڈنٹس مڑ مڑ کر ان چاروں کو دیکھ رہے تھے۔

نور کے فون نکالتے ہی حیام نے اس کے ہاتھ سے اپنا اور زری کا فون کھینچا تھا۔

ان کی بحث ابھی تک جاری تھی۔

وہ چاروں بچوں کی طرح بحث کر رہی تھی۔

ان کی بحث کے دوران عارض عالیان اور زین واپس آ چکے تھے۔

عالیان آہل کو فون کرو اور اسے کہو زمل کو کہے کہ جلدی اوول گراؤنڈ میں آئے یہ چاروں آپس میں الجھ رہی ہیں۔

جبکہ عارض اور زین دونوں ان چاروں کو خاموش کروانے کی کوشش کر رہے تھے۔

مگر لڑکیوں کی بحث میں پڑ کر ان کو خاموش کروانا ان دونوں کو مشکل کام لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان کے فون کرتے ہی زمل پانچ منٹ میں اوول گراؤنڈ میں پہنچ گئی تھی اور ان سب کو خاموش کروایا۔

کیا ہوا ہے۔۔۔؟

کچھ نہیں زمل کہتے ساتھ ہی نور وہاں سے جانے لگی۔

اس کو جاتا دیکھ افشی بھی اس کے پیچھے لپکی جبکہ زمل نے اپنا ماتھا ہی پیٹ لیا۔

یہ سب تمھاری غلطی ہے زری اگر تم مان جاتی تو یہ سب ناں ہوتا حیام چیخی تھی۔

زمل آپ ان دونوں کو دیکھیں میں ان دونوں دیکھتا ہوں عالیان اتنا کہتے ہی نور اور افشی کے پیچھے بھاگا۔

اس بار ساری غلطی ہی میری ہے۔ کہتے ساتھ ہی زری نے جھک کر اپنا بیگ اٹھایا اور وہاں سے جانے لگی۔

تمھیں کس نے کہا تھا ناشتے کے لیے جانے سے انکار کرو۔

حیام پیچھے سے بولی تھی۔

اف یہ لڑکی۔

زری۔۔۔

زمل نے زری کو آواز دی جبکہ وہ اس کی سنے بغیر ہی وہاں سے آگے کی جانب بڑھ گئی۔

میں دیکھتا ہوں کہتے ہی زین زری کے پیچھے لپکا۔

حیام تم تو کم از کم۔۔۔!

پلیز زمل۔

Posted On Kitab Nagri

حیام بھی اپنابیگ اٹھا کر وہ بھی وہاں سے چلی گئ۔

پیچھے اب صرف عارض اور زمل باقی تھے۔

زمل اگر میں اس سے بات کر و تو کیا وہ غصہ تو نہیں کریئں گی۔

پتا نہیں عارض اس وقت اس کا کیاری ایکشن ہو گا۔

اچھا آپ پریشان نہ ہوں دیکھتا ہوں۔

یااللہ میں ان لڑکیوں کا کیا کروپتا نہیں کیوں آج کل بالکل بچوں والی حرکتیں کر رہی ہیں۔

حیام۔۔!زمل فوراً حیام کی جانب بڑھی تھی۔

وہ جانتی تھی کہ زین زری کو افشی اور عالیان نور کو سنبھال لیں گے مگر حیام کو سمجھانا عارض کے لیے تھوڑا مشکل ہو گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

حیام جو پہلے ہی عارض کے نام سے بھی دور بھاگتی ہے وہ اس کی بات کیسے سنے گی اور عارض کی شخصیت کا رعب حیام کے سامنے جھاگ کی طرح بیٹھ جائے گا۔ نور رک جاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

نور کے آگے بڑھتے قدموں کو افشاں کی غصے بھری آواز نے روکا تھا۔

نور کے رکتے ہی افشاں تیز قدموں سے اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی اور اس کو گھورنے لگی یہ سب کیا تھا نور۔

افشی تم نے دیکھا نہیں حیام اور زری نے کس طرح بات کی تھی اور پھر جب وہ بولنا شروع ہوئی تو بولتی ہی گئی۔

عالیان ان دونوں سے کچھ فاصلے پر کھڑا کبھی نور کو تو کبھی افشاں کو دیکھتا۔

نورالعین آپ ریلیکس ہو جائیں۔ میں ان سے بات کرتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

کیا بات کریں گے آپ؟

افشاں نور کے اس انداز سے سخت جھنجھلا چکی تھی۔

افشاں نے اپنا بیگ اتارا اور نیچے رکھ کر کچھ ڈھونڈنے لگی۔

چند لمحے بعد افشی نے ٹیپ نکالی اور عالیان کے ساتھ بحث کرتی نور کے منہ پر لگادی۔

عالیان جو نور کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا افشاں کی حرکت دیکھ کر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا جبکہ نور اس کو پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

اب خاموشی سے چلو واپس میرے ساتھ اور اگر مجھے تمھاری آواز آئی تو ایلفی لگادوں گی تمھارے منہ پر پھر بولنا جتنا بولنا ہو گا۔

ایک ہٹلر کم تھی جو اب تم بھی بن گئی ہو۔

نور بس دل میں ہی سوچ سکی تھی۔

اب خاموشی سے چلو میرے ساتھ۔

کہاں۔۔۔؟

نور ٹیپ اتارتے بولی تھی۔

لائبریری۔

وہاں کیا کرنا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اسائنمنٹ بنانی ہے۔

اتنے میں عالیان کو کال آنے لگ گئی جس پر وہ ان سے ایکسکیوز کرتا وہاں سے جانے لگا۔

عالیان۔۔۔!

افشی نے اس کو پیچھے سے آواز دی حیام اور زری کو بتا دیجیے گا کہ ہم دونوں لائبریری میں ہیں۔

جی۔۔۔

عالیان نے سر کو خم دیا تھا اس کے بعد عالیان رکا نہیں تھا وہ فون کان سے لگاتے آگے بڑھ گیا تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

زہرہ کیا ہو گیا ہے آپ کو ایک چھوٹی سی بات تھی مگر آپ سب نے اس کو اتنا بڑا بنا دیا۔

زین زری کے ساتھ چلتے ہوئے اسے سمجھا رہا تھا۔ مگر زری زین کی بات ان سنی کرتی اپنی ہی کہے جا رہی تھی۔

زری سٹیچو۔

زری کی چلتی زبان دیکھ کر زین بولا تھا۔

زری حیرت سے زین کو دیکھ رہی تھی۔

اس نے یہ بھی غور نہیں کیا تھا کہ زین نے اس کو زہرہ کی بجائے زری بولا ہے۔

کیا۔۔؟

میں نے بولا سٹیچو۔

زری ابھی تک اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

مطلب میرے آنے تک یہاں سے ہلنا نہیں۔ اگر آپ یہاں سے ہلی تو۔۔ زین کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا بولے۔

تو آپ کو جن اٹھا کر لے جائیں گے۔ اتنا کہتے ہی زین بھاگتا ہوا زری سے دور چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

نجانے کیوں زری زین کی بات مانتے ہوئے وہاں سے ایک انچ بھی نہیں ہلی تھی۔

پانچ منٹ بعد زین زری کے پاس واپس آیا تھا۔

زین کے ہاتھ میں پانی کی ایک بوتل تھی زری کے قریب پہنچتے ہی اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل زری کے سامنے کی۔

یہ پکڑیں پانی پیئیں تاکہ آپ کا غصہ کم ہو۔

یہ الفاظ زین نے بولے نہیں تھے۔

زین سے بوتل تھام کر زری نیچے بیٹھ گئی اور پانی پینے لگ گئی۔

یااللہ سکون ملا زری آنکھیں بند کرتے ہوئے بولی۔

چلو شکر آپ کا غصہ تو کم ہوا چلیں اٹھیں واپس چلیں۔

زین کے کہتے ہی زری کھڑی ہوئی تھی زین نے جھک کر زری کا بیگ اٹھایا تھا۔

یہ لیں اپنا بیگ۔۔۔زین نے زری کا بیگ اسے تھمایا تھا پھر وہ دونوں اسی جانب بڑھے جہاں کچھ دیر پہلے وہ سب موجود تھے۔

حیام۔۔!

حیام۔۔!

Posted On Kitab Nagri

رکیں میرا فون دے دیں۔

عارض نے اپنا ہاتھ حیام کی جانب بڑھایا تھا۔

میں غصے میں ہوں اور آپ کو اپنے فون کی پڑی ہے۔

حیام نے مڑ کر عارض کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر غصے سے اس کا فون رکھا۔

حیام اتنا غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔

مجھے معلوم ہے میرے لیے کیا اچھا ہے کیا نہیں آپ مجھے اس پر لیکچر نہ دیں اور اس معاملے سے دور رہیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے۔

ٹھیک ہے یہ میرا مسئلہ نہیں ہے مگر آپ سب نے جو کیا ہے وہ تماشا پوری یونیورسٹی نے دیکھا ہے اور آپ کہہ رہی ہیں یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔

آپ کے کہنے کا مطلب کیا ہے ہم نے پوری یونیورسٹی کے سامنے تماشا لگایا ہے۔

حیام پھنکاری تھی۔

غصے کو ضبط کرنے کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

حیام ریلیکس۔۔۔عارض اس کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

ایک منٹ۔

Posted On Kitab Nagri

حیام غصے سے مڑ کر عارض کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔

آپ مجھے پہلے یہ بتائیں زمل کو کس نے بلایا تھا۔

میں نے۔۔۔

کس سے پوچھ کر بلایا تھا آپ نے۔۔۔ حیام کو مزید غصہ آ رہا تھا۔

وہ آپ سب لڑ رہی تھی اس وجہ سے مجھے لگا۔۔

کیا لگا تھا آپ کو اور آپ ہمارے معاملات سے دور ہی رہیں اور ایک بات سن لیں ہم لڑ نہیں رہے تھے ہماری صرف بحث ہوئی تھی۔

حیام۔۔! یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا عارض بڑے ہیں تم سے۔

زمل جو حیام اور عارض کے پیچھے آئی تھی حیام کی باتیں سن کر اس کو ڈانٹنے لگی۔

زمل حیام کو مت ڈانٹیں غصے میں انسان بول جاتا ہے۔

عارض آپ کی یہ سب باتیں اسے بگاڑیں گی۔

اگر بگڑ جائیں گی تو ان کا شوہر ان کو سیدھا کر لے گا ساتھ ہی عارض نے اپنی ہنسی دبائی تھی۔

زمل آپ دونوں یہی پر رکیں میں ابھی آتا ہوں کہتے ساتھ ہی عارض وہاں سے چلا گیا تھا۔

زمل حیام کو نارمل کر چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کا جب غصہ کم ہوا تو اسے احساس ہوا تھا اس نے دو دن پہلے بھی اس نے عارض سے بہت بدتمیزی کی تھی اور آج بھی۔

حیام تم کیوں عارض سے اس طرح بات کرتی ہو وہ بڑے ہیں تم سے کم سے کم اسی چیز کا لحاظ کر لیا کرو۔

زمل۔۔۔!

حیام پہلے میری بات پوری سن لو۔

جی۔۔۔

حیام وہ جس لہجے میں تم سے بات کرتے ہیں وہ ان کی شخصیت میں شامل نہیں ہے۔

عارض نے کبھی بھی کسی لڑکی سے سیدھے منہ بات نہیں کی۔

ایک لمحے کو حیام کو ثنا کی حرکت اور اس پر عارض کا ردعمل یاد آیا تھا۔

حیام وہ ان کے ڈیپارٹمنٹ میں بہت ہی اکھڑ اور مغرور انسان کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

اگر ان کا یہ رویہ تمھارے ساتھ نہیں ہے تو تم بھی اپنا رویہ ان کے ساتھ بدلو حیام۔

حیام تم نے ابھی عارض کا وہ لہجہ اور اکھڑ انداز نہیں دیکھا جو میں نے دیکھا ہوا ہے۔

یقین کرو جس طرح تم ان کو اہمیت نہیں دیتی اس طرح وہ کسی کو اہمیت نہیں دیتے۔

تو میں تمہیں صرف اتنا کہوں گی ان کے ساتھ اپنا رویہ بدلو۔

زمل میں کوشش کروں گی۔

Posted On Kitab Nagri

لگتا ہے یہاں میرے خلاف کوئی خفیہ ایجنسی تو چل رہی۔

نہیں نہیں عارض ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

کیوں حیام۔۔۔؟

جی زمل صحیح کہہ رہی ہیں۔

اوکے مان لی آپ کی بات عارض مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

حیام یہ لیں آئسکریم کھائیں اس ٹھنڈے موسم میں آپ بھی چِل کریں۔

عارض کی اس بات پر حیام مسکرادی اور آئسکریم تھام لی۔

شکریہ عارض۔۔۔

عارض تو غش کھانے کو تھا۔

عارض یہ بہت غلط بات ہے۔

کیا ہوا زمل اب میں نے کیا کر دیا۔۔۔؟

آپ صرف حیام کے لیے آیسکریم لائے ہیں میری کہاں ہے۔

اوہ سوری میری طرف سے آپ کی آیسکریم پینڈنگ رہی۔

زمل آپ یہ لے لیں حیام نے آئسکریم زمل کی جانب بڑھائی تھی۔

نہیں حیام یہ تمھاری آئسکریم ہے اور تمھارے لیے ہی آئی ہے اس لیے اسے تم ہی کھاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

زمل نے حیام کا گال کھینچا تھا۔

اچھا حیام اب میں چلتی ہو میرا لیکچر بھی ہو رہا ہے بس تم لوگوں کے لیے آئی تھی۔

اوکے ٹھیک ہے۔۔۔

اللہ حافظ حیام زمل اپنی کلاس کی جانب بڑھتی حیام کو ہاتھ ہلا کر اللہ حافظ کہنے لگی۔

حیام میں نے آئسکریم آپ کو کھانے کے لیے دی ہے جلدی کھالیں ورنہ پگھل جائے گی۔

آپ کو لگتا ہے اتنی ٹھنڈ میں یہ پگھل جائے گی۔

حیام دل ہو یا آئسکریم پگھلنے میں وقت نہیں لگتا۔

اتنا کہہ کر وہ رکا نہیں تھا آگے بڑھ گیا تھا جبکہ حیام وہی خاموشی سے کھڑی اس کو جاتا دیکھ رہی تھی۔

کچھ دور جا کر عارض رکا اور پیچھے مڑ کر دیکھا

حیام کیا آپ کو نہیں جانا۔۔۔؟

جی۔۔۔

حیام تیز قدم اٹھاتی اس تک پہنچی۔

تھینک یو۔

کس لیے۔۔۔؟

آئسکریم کے لیے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مائی پلیئر۔

بات سنیں۔

جی آپ کہیں میں سن رہاہوں۔

مجھے آپ سے سوری کہنا تھا۔

کس لیے۔۔۔

وہ میں نے آپ سے آج اور پرسوں غصے سے بات کی تھی۔

حیام سر جھکائے کہہ رہی تھی۔

اوکے تو کریں۔

کر تو دی۔

کب۔۔۔؟

ابھی جب میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں نے آپ سے سوری کہنا ہے۔

سوری ایسے کہتے ہیں۔۔۔؟

تو اور کیسے کہتے ہیں۔

حیام کی بات پر عارض نے آنکھیں گھمائی تھی۔

اس ناچیز نے آپ کی معافی قبول کرلی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

پکاناں۔

وہ عارض کے سامنے آکر بچوں کی طرح خوش ہوتے پوچھ رہی تھی۔

جی پکا۔۔۔

حیام کی حرکت پر وہ ہولے سے مسکرایا۔

تھینک یو۔

وہ ایسی ہی تھی کبھی بہت ہی سنجیدہ اور کبھی بالکل بچوں جیسی۔

اتنے ماہ میں آج پہلی بار تھا جب حیام نے اس سے کھل کر کوئی بات کی تھی۔

عارض آپ سے ایک بات کہوں۔۔۔؟

جی کہیں۔۔۔

آپ کو ثنا سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔

وہ کیوں۔۔۔؟

مانا جو بھی انہوں نے کیا وہ اور ان کا رویہ اچھا نہیں تھا مگر پھر بھی آپ کو ان سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔

دیکھیں حیام میں سب سے ایسے ہی بات کرتا ہو اور مجھے نہیں پسند کہ کوئی بھی بلاوجہ مجھ سے فری ہو۔

تو آپ باقی سب کی طرح ہم سے ایسے بات کیوں نہیں کرتے۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

حیام کی اس بات پر عارض نے رک کر اس کو دیکھا۔

آپ مجھ میں ایک بہتر انسان بننے کی چاہ پیدا کرتی ہیں اتنا کہہ کر وہ رکا نہیں تھا اور تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھ گیا۔

زین اور زری جب اس جگہ پہنچے تو ان کو سامنے سے آتے حیام اور عارض بھی دیکھائی دیے تھے۔

یہ عالیان کہاں رہ گیا۔

وہ دیکھیں زین وہ بھی آگئے ہیں۔زین نے اس طرف دیکھا تھا جہاں سے وہ آرہا تھا۔

مگر نور اور افشاں وہ دونوں کہاں ہے زری فوراً بولی تھی۔

عالیان نور العین اور افشاں کہاں ہیں۔

عالیان کے قریب آتے ہی عارض نے سوال کیا تھا۔

وہ کہہ رہی تھی ہم لائبریری جارہی ہیں اور میں یہ بات حیام اور زہرہ کو بتادوں۔

اوکے۔

حیام فوراً بولی تھی۔

زری۔۔!

Posted On Kitab Nagri

زری کو پکارتے ہی حیام نے اپنا دائیاں ہاتھ اس کی جانب بڑھایا جس کو زری نے ایک لمحے کی دیر کیے بغیر تھام لیا۔

ایک دوسرے کا ہاتھ تھامتے وہ دونوں کھکھلا دی۔

عارض۔۔۔!

زین۔۔۔!

عالیان نے ان دونوں کو پکارا تھا۔

کیا ہوا عالیان۔۔۔؟

میں گھر جا رہا ہوں مما کی کال آئی تھی۔

کسی ضروری کام کے لیے وہ گھر بلا رہی ہیں۔

اوکے۔۔۔!

اللہ حافظ کہتے ساتھ ہی عالیان زین اور عارض سے گلے ملا تھا۔

عالیان سے مل کر جیسے ہی زین اور عارض مڑے تو ان کو حیام اور زری کہیں بھی نظر نہیں آئی تھی۔

وہ دونوں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

کیا ہوا آپ دونوں کس کو ڈھونڈ رہے ہیں۔

ان دونوں نے چونک کر آواز کی سمت دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ ہی فاصلے پر حیام اور زری ایک دوسرے کے ساتھ چپکی گراؤنڈ پر بیٹھی تھیں اور ایک دوسرے کا بازوں ایسے پکڑا تھا جیسے اگر چھوڑ دیا تو دوسرا کہیں چلا جائے گا۔

زین اور عارض دونوں ان کے پاس آکر بیٹھ گئے۔

آج آپ لوگوں کی کلاس نہیں ہے جو ایسے باہر پھر رہے ہیں۔

زری کے اس طرح دھونس جما کر پوچھنے پر دونوں نے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی۔

نہیں آج ہماری کوئی کلاس نہیں ہے۔

بس کچھ کام تھا اس لیے آئے تھے آج۔

اوکے۔۔۔

زری۔۔!حیام نے زری کو پکارا تھا۔

جی۔

سچ سچ بتانا صبح ناشتہ کرکے آئی تھی؟زری نے ایک لمحے کو حیام کو دیکھا اور پھر نفی میں سر ہلایا جسے دیکھ کر حیام کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

کتنی غلط بات ہے زری۔

حیام آپ نے ناشتہ کیا تھا۔۔۔

عارض نے حیام سے سوال کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں اب بتاؤ حیام۔۔۔زری فوراً بولی تھی۔

نہیں۔

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

عارض نے اپنا ماتھا ہی پیٹ لیا تھا۔

حیام اب بھوک لگ رہی ہے ناں۔زری بیچاروں والی آواز میں بولی تھی۔

ہاں یار لگ تو رہی ہے۔

تمھیں بھی لگ رہی ہے۔۔؟

زری کی بات پر حیام نے اثبات میں سر ہلایا۔

تو اس میں مشکل کیا ہے آپ دونوں کھانا کھانے چلی جائیں زین نے اپنا مخلصانہ مشورہ پیش کیا۔

ہم دونوں اکیلے کیسے جائیں گے۔

زہرہ آپ دونوں اکیلے کیسے ہیں عارض نے دونوں پر زور دیا۔

زری صحیح کہہ رہی ہے ہم دونوں اکیلے کیسے جائیں گے۔

حیام دو لوگ اکیلے کیسے ہوتے ہیں۔۔۔؟

اچھا آپ دونوں یہی رکیں میں ابھی آیا۔

زین بھاگتا ہوا وہاں سے اوجھل ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

پانچ منٹ بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں چپس کے پیکٹ اور جوس تھے۔

ابھی کے لیے اس سے کام چلالو گی پیاری لڑکیوں۔

زین۔۔۔کی بات پر حیام اور زری نے بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھا۔

عارض زین کو کڑے تیوروں سے دیکھ رہا تھا۔

وہ اس کی رگ رگ سے واقف تھا۔

اب تم یہ کس سے چھین کر لائے ہو زین۔

بندہ تھوڑی شرم کر لیتا ہے مگر تم نے ساری بیچ کھائی ہے۔

حیام اور زری کے سامنے اپنے اس قدر عزت افزائی پر زین نے عارض کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا مگر وہ کہاں چپ رہنے والوں میں سے تھا۔

زین کیا یہ سچ ہے۔۔۔؟زری ان چیزوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

نہیں۔۔۔

وہ میں۔۔۔

جی۔۔۔اس نے آخر میں ہتھیار ڈال دیے تھے۔

زین اٹھو جاؤ اور واپس کر کے آؤ سب چیزیں پھر ہم کھانا کھانے چلتے ہیں۔

حیام زہرہ آپ دونوں بھی چلیں گی ہمارے ساتھ اس طرح آپ دونوں اکیلی بھی نہیں ہو گی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نہیں۔۔۔

نور اور افشاں۔۔

ٹھیک ہے چلیں گے۔ حیام ابھی بول ہی رہی تھی جب اس کی بات کاٹ کر زری بولی۔

اوکے ٹھیک ہے۔ زین پارکنگ ایریا میں آجانا۔

اوکے۔

زین کے وہاں سے جاتے ہی زری نے نور کو فون کر کے بتا دیا تھا کہ وہ اور حیام کھانا کھانے باہر جا رہی ہیں کچھ دیر میں آجائیں گی۔

وہ چاروں ایک ریسٹورنٹ میں موجود تھے۔

ویٹر کے آتے ہی عارض نے مینیو لے کر زری کے سامنے کر دیا تھا جس کو دیکھتے ہوئے اس نے بریانی کا آڈر دیا۔

حیام کانوں میں ہینڈ فری لگائے ہارون کے میسیجز سننے میں مصروف تھی۔

جو آدھی سے زیادہ بغیر آواز کے تھی اور آخر میں آکر اس نے یہ ریکارڈ کیا تھا۔

کیسی ہو بھوتنی۔

کہاں پر ہو۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

کب گھر آؤ گی۔۔۔؟

یار کسی سے لڑنے کو دل کر رہا ہے مگر دیواروں کو دیکھ دیکھ کر بور ہو رہا ہوں جلدی آ جاؤ گھر۔

اس کے میسج سننے کے بعد حیام ہارون کو وائس میسج کرنے لگی۔

ڈیر بندر اپنے چڑیا گھر سے نکل کر میرے بھوت بنگلے میں جاؤ اور ڈریسنگ کی تیسری دراز کھولنا وہاں تمھارے لیے ایک تحفہ رکھ کر آئی تھی۔

امید ہے اس کو دیکھ کر تم خوف کے مارے مجھے فون نہیں کرو گے۔

اس وقت حیام بھول گئی تھی کہ اس کے ساتھ اور لوگ بھی موجود ہیں۔

حیام نے کانوں سے جب ہینڈ فری نکال کر ان کی جانب دیکھا تو وہ سب اسی کو دیکھ رہے تھے۔

کیا کہہ رہا تھا۔۔۔؟زری نے سوال کیا تھا۔

کچھ نہیں کہہ رہا تھا جلدی گھر آجاؤ دیواروں کو دیکھ دیکھ کر بور ہو رہا ہوں۔

تو کیا آنٹی گھر نہیں ہیں۔۔۔؟ نہیں انہوں نے بھائی کی شادی کے لیے شاپنگ کرنے جانا تھا۔

حیام اور زری کی باتوں سے عارض کو اندازہ ہو گیا تھا کہ جس کو بھی حیام نے میسج کیا ہے وہ اس کا بھائی ہے۔

حیام آپ کا بھائی تھا۔

جی میرا چھوٹا بھائی تھا۔

کتنے بہن بھائی ہیں آپ۔

Posted On Kitab Nagri

دو۔۔۔!

میں اور میرا بھائی۔

گڈ تو آپ کے چھوٹے بھائی کی شادی ہے۔۔؟

ارے نہیں نہیں میرے کزن کی شادی ہے۔

اوہ سہی۔۔۔

کب ہے۔۔۔؟

ایک ماہ بعد۔۔۔

ویسے عارض کے بھائی کی بھی اگلے ماہ شادی ہے۔

آپ کو مبارک ہو۔حیام نے خوشدلی سے اسے مبارکباد دی تھی۔

خیر مبارک۔

زری کھانے میں کیا آڈر کیا ہے۔

بریانی۔۔۔

کیا۔۔؟اور میرے لیے؟کیا مطلب تمھارے لیے تم بھی بریانی ہی کھاؤ گی۔

یہ اچھا طریقہ ہے بدلہ لینے کا حیام منہ بنا کر بولی تھی۔

پتا نہیں حیام کیا بنے گا تمھارا میں نے اپنی زندگی میں تم واحد لڑکی دیکھی ہے جس کو بریانی نہیں پسند۔

Posted On Kitab Nagri

یار لڑکیاں تو بریانی کے پیچھے پاگل ہوتی ہیں۔

ان کو سپائیسی کھانے پسند ہوتے ہیں تم تو معلوم نہیں کون سی دنیا سے آئی ہو۔

تم ساری زندگی وہی اپنے پھیکے سبزیوں والے چاول ہی کھانا۔

چائنیز۔۔۔!حیام نے فوراً تصیح کی۔

ہاں ہاں وہی۔

زری تم بہت اچھے سے جانتی ہو۔۔۔

حیام ابھی کچھ بول ہی رہی تھی جب اس کا فون رنگ ہوا تھا۔

فون کو دیکھتے ہی حیام کی آنکھوں میں چمک آئی تھی۔

اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔

حیام نے فوراً کال اٹھائی تھی۔

اسلام علیکم بابا۔۔!

کیسے ہیں آپ؟ دوسری جانب سے کچھ کہا گیا تھا۔

مگر بابا اتنی جلدی ابھی پرسوں تو آپ آئیں ہیں۔

اوکے ٹھیک ہے پھر میں چلا جاتا ہوں ایسے ہی۔

نو وے بابا میں ابھی آرہی ہو اور آپ کو آپ کا پرومس یاد ہے ناں۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

جی جی بالکل یاد ہے اسی لیے تو میں نے کال کی ہے۔

کب فلائٹ ہے۔

دو بجے۔

اوکے میں نکل رہی ہوں آدھے گھنٹے میں آپ کے پاس ہوں گی۔

اللہ حافظ بابا۔

اللہ حافظ۔اور کہتے ساتھ ہی حیام نے اپنے فون سے کیب بک کروائی۔

زری مجھے بابا کے آفس جانا ہے تو ابھی جانا ہو گا۔

سب خیریت ہے حیام۔

ہاں ہاں سب ٹھیک ہے۔

حیام کھانا تو کھاتی جاؤ۔

جانی یو نو میں بریانی نہیں کھاتی تو تم میرے حصے کی بھی کھالینا ساتھ ہی کھڑے ہو کر اس نے زری کے گال کھینچے تھے۔

حیام کے جانے کی بات پر زری کا چہرہ پھیکا پڑ ھا تھا۔

اوکے یار اللہ حافظ کل ملاقات ہوتی ہے۔

اگر میری دوست نے کھانا نا کھایا تو آپ دونوں مجھ سے بچیں گے نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

آپ بے فکر رہیں حیام آپ کی دوست ہماری ذمہ داری ہے۔

حیام جیسے ہی کھڑی ہوئی اس کی گود میں موجود ہینڈ فری اور چابیاں نیچے گر گئی۔

یہ منظر دیکھ کر عارض جیسے ہی ان کو اٹھانے کے لیے جھکا حیام نے اسے روک دیا اور پھر جھک کر اپنی چیزیں اٹھانے لگی۔

حیام کے جھکتے ہی عارض نے ٹیبل کے کونے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تاکہ بے دھیانی میں حیام کا سر ٹیبل سے ناں ٹکرا جائے اور ہوا بھی یہی جیسے ہی حیام اٹھنے لگی اس کا سر ٹیبل کے کونے پر موجود عارض کے ہاتھ پر لگا جس سے حیام کو تو کچھ نہیں ہوا تھا مگر عارض کے ہاتھ پر کافی زور سے ٹیبل کا کونا لگا تھا۔

اوہ آئی ایم ریلی سوری۔سیدھی ہوتی حیام نے اس سے معذرت کی تھی۔

کوئی بات نہیں حیام۔

چلیں میں آپ کو چھوڑ آتا ہو آپ کے بابا کے آفس۔

نہیں میں چلی جاؤں گی آپ آرام سے کھانا کھائیں اور کہتے ساتھ ہی جانے کے لیے آگے بڑھی مگر دوسرے قدم پر ہی رکی اور مڑ کر زری کو دیکھا جو پہلے ہی حیام کو دیکھ رہی تھی۔

زری کو یوں تکتا پا کر حیام اس کے قریب گئی اور ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کیا۔

کھانا اچھے سے کھانا زری اور میرے حصے کا بھی کھانا کہتے ساتھ ہی اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی اور پھر اسے گلے لگا کر اللہ حافظ کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زین تم دونوں کھانا کھاؤ میں ابھی آتا ہوں حیام کو گئے ابھی دو منٹ ہی ہوئے تھے جب عارض حیام کے پیچھے بھاگا۔

عارض کے جانے پر زین اور زری ایک دوسرے کی شکل دیکھتے رہ گئے۔

اس رانجھے کو سکون نہیں ہے۔اس کی ہیر گئی ہے تو خود بھی چلا گیا ہے اور اپنی بات کہہ کر وہ خود ہی قہقہہ لگا کر ہنسا۔

زری نے پہلی بار زین کو غور سے دیکھا تھا اس کی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔

تقریباً پانچ منٹ بعد ان کا آڈر آ گیا تھا۔

زین اور زری نے اپنی اپنی پلیٹ میں بریانی نکالی اور بغیر کسی بھی چیز کا انتظار کیے زین کھانا شروع ہو گیا۔

زری خاموشی سے کھانے کو تک رہی تھی۔

آپ کھانا کیوں نہیں کھا رہی۔

شروع کریں۔۔۔

بس بھوک نہیں رہی۔

کیوں ابھی کچھ دیر پہلے تو آپ کو بہت بھوک لگی تھی اور بریانی بھی آپ نے بہت شوق سے آڈر کی تھی۔

اب دل نہیں کر رہا کھانے کو کہتے ساتھ ہی زری نے اپنی پلیٹ تھوڑی آگے کو سر کائی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا بات ہے زہرہ کچھ ہوا ہے آپ دونوں صبح بھی نورالعین اور افشاں کے ساتھ ناشتہ کرنے نہیں گئی تھیں زین زری کی اتری ہوئی شکل کو دیکھتے ہوئے بولا۔

نہیں کوئی بات نہیں ہوئی بس صبح میرا دل نہیں تھا جانے کو اور حیام مجھے منا رہی تھی کہ میں چلوں ساتھ مگر جب میں نہیں مانی تو وہ بھی نہیں گئی۔

باتوں کے دوران زری حیام کی خالی جگہ کو دیکھنے لگی۔

زین آپ جانتے ہیں حیام وہ لڑکی ہے، اگر میں ایک بار کسی بات کے لیے انکار کر دو تو وہ بار بار اس بات کے لیے منائے گی اور اگر میں جانے سے انکار کر دو تو وہ خود بھی نہیں جاتی۔

آپ جانتے ہیں صبح اسے بھوک لگی ہوئی تھی مگر صرف میری ضد کی وجہ سے اس نے اپنی بھوک بھی قربان کر دی۔

میں نے بہت کہا کہ وہ چلی جائے مگو حیام کہتی رہی تم جاؤ گی تو جاؤں گی ورنہ نہیں۔

آپ جانتے ہیں ابھی بھی میں اس وجہ سے آئی تھی کہ اس کو بھوک لگی ہوئی تھی۔

آپ اور حیام لگتا ہے کافی اٹیچ ہیں۔

وہ ہے ہی ایسی سب کے ساتھ آسانی سے گھل مل جاتی ہے۔

ہاں مگر شروع میں کچھ وقت ضرور لیتی ہے۔

اچھا وہ کتنا وقت لیتی ہے زری نے چونک کر زین کی جانب دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین آپ جس بارے میں پوچھنا چاہ رہے ہیں اس میں بہت مشکل ہے۔

مگر کیوں ایسی کیا کمی ہے عارض میں جو حیام اس کو ایک موقع بھی نہیں دے رہیں۔

اس بارے میں میں کچھ نہیں جانتی زین اور پھر پلیٹ اپنی جانب کسکا کر زری چاول کھانے میں مصروف ہو گئی۔

یہ اس بات کی طرف صاف اشارہ تھا کہ وہ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی۔

زین حیرت سے زری کے بدلتے رویے کو دیکھ رہا تھا۔

زہرہ کیا حیام کسی کو پسند کرتی ہیں۔

زری کو اتنے صاف سوال کی امید نہیں تھی اور زین کے سوال پر چاول اس کے گلے میں لگے تھے جس سے وہ کھانسنے لگی۔

زری کے چہرے پر ایک رنگ آکر گیا تھا کہ اب وہ کیا بتائے کہ وہ کسی کے نکاح میں ہے۔

پھر خود کو سنبھالتے ہوئے بولی۔

جی۔۔۔

کس کو میرا مطلب کون ہے وہ۔۔۔؟ زری اپنے ذہن میں زین کی طرف سے کیے جانے والے ہر متوقع سوال کا جواب تیار کر چکی تھی اس لیے بہت ہی سکون سے چاولوں سے بھرا چمچ منہ میں رکھا۔

جہان سکندر کو۔

وہ کون ہے وہ کیا لگتا ہے حیام کا کوئی کزن ہے یاں یونیورسٹی میں پڑھتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

زری زین کے سوالوں کو خوب انجوائے کر رہی تھی۔

اس کی کچھ دیر پہلے والی اداسی ختم ہو گئی تھی۔

نہ تو وہ اس کا کزن ہے اور نہ ہی یونیورسٹی میں پڑھتا ہے۔

پھر۔۔؟؟زین حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

وہ ترکی رہتا ہے۔

ترکی میں۔

اچھا اور۔۔۔ویسے عارض کے پاس بھی امریکن نیشنلٹی ہے۔

زین جہان کا موازنہ عارض کے ساتھ کر رہا تھا۔

زری نے بمشکل اپنی ہنسی روکی۔

اچھا وہ کرتا کیا ہے۔

وہ ایک غریب سا ریسٹورنٹ اونر ہے۔

کیا۔۔؟زین ایک دم چیخا تھا اور جانتی ہیں عارض پورے وہاب اینڈ سنز کا اونر ہے۔

اور وہ اتنا ہینڈسم ہے کہ بہت سی لڑکیاں اس کے پیچھے دیوانی ہیں۔

ہاں تو ہمارا عارض کسی سے کم ہے وہ بھی تو بہت ہینڈسم ہے اور اس کے پیچھے بھی بہت سی لڑکیاں ہیں۔

لگتا ہے اب عارض کی دال گلنا بہت مشکل ہے۔

Posted On Kitab Nagri

بہت زیادہ۔۔۔زری سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

ہر چیز کو اگنور کیے زری پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی۔

زری کیا ہوا ہے اس کو ہنستے دیکھ زین پوچھنے لگا۔

اومائے گوڈ زین آپ اس سے اتنا جل رہے ہیں تو یہ سب سن کر عارض کا کیا حال ہو گا۔

زری ایک بار پھر ہنسنے لگی۔

زین اس کا پورا نام میجر جہاں سکندر احمد ہے۔

کیا۔۔؟

زہرہ وہ فوجی ہے۔

جس پر زری نے اثبات میں سر ہلایا اور اب آپ کوئی بھی سوال کرنے سے پہلے میری پوری بات سنیں۔

ہاں یہ بات سچ ہے کہ حیام اسے بہت پسند کرتی ہے۔

وہ۔۔وہ۔۔

ششش۔۔۔زین کچھ بولنے والا تھا زری نے اسے خاموش کروایا پہلے میری بات سنیں۔

بولیں جلدی۔

وہ شخص اس دنیا میں exist ہی نہیں کرتا۔

کیا مطلب۔۔۔؟زین ایک بار پھر چونکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مطلب یہ ہے کہ وہ ایک فکشنل کیریکٹر ہے۔

زین کی ہونکوں والی شکل پر زری نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔

اس کا مطلب کافی دیر سے آپ مجھے الو بنا رہی تھی۔

نہیں زین بالکل بھی نہیں جو پہلے سے ہی الو ہو اس کو الو کیسے بنا سکتے ہیں بھلا۔

بہت اچھے۔وقت آنے پر اس کا حساب لوں گا میں آپ سے۔

زری سے ابھی بھی اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو رہا تھا۔

زری بس کریں مانا آپ مجھے الو بنا کر بہت خوش ہیں مگر ابھی ہم باہر ہیں سب لوگ دیکھ رہے ہیں۔

زری نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا تھا۔

اتنے میں زری کا فون رنگ ہوا تھا۔

وہاں افشاں کی کال تھی۔

اسلام علیکم۔۔۔!زری نے ہنستے ہوئے بمشکل سلام کیا اور فون سپیکر پر کر کے ٹیبل پر رکھ دیا۔

وعلیکم السلام۔

جناب کبھی ہم سے بھی یوں ہنس ہنس کر بات کر لیا کریں کس سے ایسے ہنس ہنس کر بات کر رہی ہو؟

حیام سے۔۔۔

نہیں نہیں حیام چلی گئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں چلی گئی ہے اور تم کہاں ہو۔

اوہو یار ریسٹورنٹ ہی ہوا ابھی اور حیام کو اس کے بابا کی کال آئی تھی اس لیے وہ چلی گئی۔

اچھا تو تم کس کے ساتھ اتنا ہنس ہنس کر بات کر رہی ہو۔

جناب میں یہ شرف بھی کسی کسی کو ہی بخشتی ہو میں۔

زری کی بات پر زین نے بہت غور سے اسے دیکھا تھا۔

اووا چھا جی ایسا کون سا خوش نصیب شخص ہے وہ جس نے ہمیں بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

زری کی بات پر نور شرارت سے بولی۔

میڈم ابھی ایسا کوئی پیدا نہیں ہوا جو تم تینوں کے مقابلے پر ہو مگر انقریب مجھے ڈھونڈنا پڑے گا۔

وہ کیوں۔۔۔؟

وہ اس لیے کہ آج تم دونوں ہم دونوں کو چھوڑ کر ناشتہ کرنے چلی گئی تھی۔

بریانی کھاتا زین زری کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔

زری میڈم ہم نے آپ کو آفر کی تھی مگر آپ کے نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے۔

آپ ہی کی وجہ سے حیام بھی نہیں گئی تھی۔

نخرے اور میں استغفر اللہ۔

تم دونوں جھوٹ بولتی بالکل اچھی نہیں لگ رہی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی باتوں میں وہ زین کو بالکل فراموش کر چکی تھی اچھا اب تم دونوں بھاگو یہاں سے میری ساری بریانی ٹھنڈی ہو گئی ہے۔

اچھا یہ تو بتادو کہ کتنی دیر تک واپس آؤ گی۔

جب دل کرے گا تب ہی آجاؤ گی بھاگو تم دونوں اب اللہ حافظ کہتے ہی اس نے فون کاٹ دیا۔

آپ نے ان دونوں کو بتایا کیوں نہیں کہ آپ میرے ساتھ تھی اور مجھے الو بنا کر خود آپ ہنسی جا رہی تھی۔

زین کی آواز پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی جس کو وہ پوری طرح فراموش کر چکی تھی۔

تحمل رکھیں زین بتاؤں گی ضرور بتاؤں گی مگر یونیورسٹی جا کر مجھے ان کے چہرے کے تاثرات بھی تو دیکھنے ہیں جیسے میں نے آپ کے دیکھیں ہیں۔

جی جی ضرور۔

بلکہ میں سوچ رہی ہوں ان دونوں کے ہی کیوں عارض بھائی کے بھی تاثرات دیکھیں گے اور ساتھ ہی ایک بار پھر وہ کھکھلا دی۔

کتنا مزہ آئے گا ناں زین۔

جی بہت۔۔۔وہ دانت پیس گے بولا تھا مگر زری اپنے ذہن میں عارض کا دھواں دھواں ہوتا چہرہ سوچ رہی تھی پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی

زین۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

جی آپ اس کام میں میرا ساتھ دیں گے ناں۔

اگر عمر بھر کا بھی مانگیں گی تو خوشی خوشی دے دوں گا۔

زین نے یہ بات کس جذبے کے تحت بولی تھی یہ وہ خود نہیں جانتا تھا۔

زین کے کہنے پر زری اس کو گھور کر دیکھنے لگی۔

سوری سوری مزاق کر رہا ہوں میرا مطلب تھا کہ میں آپ کا ساتھ دوں گا۔

یہ ہوئی ناں اچھے بچوں والی بات۔

خیر اب میں بچہ تو نہیں ہوں عمر میں آپ سے بڑا ہی ہو۔

زری نے آنکھیں گھوما کر زین کو دیکھا۔

میں ذرا عارض کو فون کر کے پوچھوں وہ کہاں رہ گیا ہے۔ گاڑی کی چابی بھی اس کے پاس ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پانچ منٹ کے انتظار کے بعد حیام کی کیب آچکی تھی۔

کچھ دور کھڑے عارض نے جب حیام کو کیب میں بیٹھ کر جاتے دیکھا تو وہ اپنی گاڑی کے پاس آیا اور اس میں بیٹھ کر کیب کا پیچھا کرنے لگا۔

حیام کی کیب جب اس کے بابا کے آفس کے باہر رکی تو وہ اتر کر آفس کے اندر چلی گئی مگر عارض باہر ہی گاڑی روکے اس کو اندر جاتا دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کے اندر جانے کے کافی دیر بعد تک بھی وہ اس آفس کو دیکھتا رہا اور سوچتا رہا کیا حیام کے بابا اس آفس میں کام کرتے ہیں۔۔۔؟

وہ کیا کام کرتے ہوں گے۔

یہ آفس تو۔۔۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اس کا فون رنگ ہوا۔

اس پر زین کی کال تھی۔

اسلام علیکم زین۔

ہاں میں بس آدھے گھنٹے میں آتا ہوں۔

کمینے انسان دور ہوں ریسٹورنٹ پہنچنے میں ہی آدھا گھنٹا لگے گا۔

اچھا آتا ہو۔

نہیں نہیں یونیورسٹی ہی آؤں گا تم دونوں چلے جاؤ وہاں۔

تو کیا پاکستان میں کیبز کی کمی ہے اگر گاڑی میرے پاس ہے شرافت سے کیب بک کرواؤ اور پہنچو یونیورسٹی میں بھی وہی آتا ہوں اتنا کہتے ہی زین کی کوئی بات سنے بغیر عارض نے فون کاٹ دیا۔

عارض دو منٹ کھڑے ہو کر اس آفس کو دیکھتا رہا اور پھر گاڑی کو ریورس کر کے یونیورسٹی کے رستے پر ڈال دی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام جیسے ہی آفس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی سامنے سے آتا ایک لڑکا اس سے ٹکرایا۔

ایکس کیوز می مسٹر۔۔۔ آپ اندھے ہیں کیا دیکھ کر چلنا نہیں آتا آپ کو۔

اس لڑکے اس طرح ٹکرانے پر حیام غصے سے بولی تھی۔

مس نظر کا چشمہ آپ نے لگایا ہوا ہے اور اندھا آپ مجھے کہہ رہی ہیں وہ لڑکا غصے سے دبی آواز میں غرایا تھا۔

جاہل انسان اتنا کہہ کر حیام رکی نہیں تھی آگے بڑھ گئی تھی۔

پتا نہیں کس طرح کے لوگ آج کر جاب ڈھونڈنے نکل پڑتے ہیں۔

حیام کے آواز اس لڑکے نے یقیناً نہیں سنی تھی ورنہ اس وقت وہ حیام کے ساتھ کیا کرتا یہ بات وہ لڑکا خود نہیں جانتا تھا۔

حیام جیسے ہی آفس کے سیکنڈ فلور پر پہنچی تو انفارمیشن ڈیسک کے پاس سے گزرتی ہوئی احمد صاحب کے کمرے کے باہر پہنچی۔

سوری میم آپ ایسے اندر نہیں جا سکتی۔

دروازے کے ہینڈل کو پکڑے حیام کے لب مسکرائے تھے اور وہ مڑی تھی۔

جی۔۔۔

میم آپ نے کوئی اپوائنٹمنٹ لی ہے سر ہمدانی سے سر احمد سے ملنے کے لیے۔

نہیں۔۔۔!سوری میم آپ اندر نہیں جا سکتی لڑکی مسکرا کر بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ جاب انٹرویو دینے آئی ہیں تو آپ کو لنچ بریک کے بعد تک کا ویٹ کرنا پڑے گا۔

دیکھیں مس۔۔۔حیام اس کا نام جاننے کو ایک لمحہ رکی تھی۔

ماہا۔۔!اس لڑکی سے فوراً اپنا نام بتایا۔

جی تو مس ماہا مجھے اس آفس میں جانے کے لیے۔۔۔

اتنے میں دروازہ کھلا اور ہمدانی صاحب باہر آئے حیام نے مڑ کر ان کی جانب دیکھا ہمدانی صاحب فوراً اس کے قریب آئے۔

اسلام علیکم میم۔۔۔!انہوں نے ادب سے حیام کو سلام کیا۔

واعلیکم السلام۔

میم سر آپ کا ہی انتظار کر رہے ہیں۔

جی بہت شکریہ۔۔۔کہتے ہی حیام اندر چلی گئی۔

سر یہ کون تھی۔۔۔؟حیام کے اندر جاتے ہی ماہا ہمدانی صاحب سے پوچھنے لگی۔

سر احمد کی بیٹی اور اس کمپنی کی POAحیام احمد حیات ہیں۔

اووا اچھا۔۔۔

کیا۔۔۔؟وہ سر کی بیٹی ہیں۔۔۔ماہا کو ایک دم کرنٹ لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی کیوں آپ نے انہیں کچھ کہا ہے کیا؟ نہیں وہ بس میں نے ان کو اندر جانے سے روکا تھا مجھے لگا وہ جاب کے لیے آئی ہیں۔

فکر مت کرو وہ کچھ نہیں کہیں گی۔

اوکے سر۔۔۔

جاؤ اب اپنا کام کرو ہمدانی صاحب ماہا کو کہتے وہاں سے چلے گئے۔

اسلام علیکم بابا احمد صاحب کے آفس میں داخل ہوتے ہی حیام سلام کرتی ان سے ملی تھی۔

واعلیکم السلام آ گیا میرا بیٹا۔

یس بابا حیام ان کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

بابا۔۔ کرسی کو دائیں بائیں گھوماتی پوچھنے لگی۔

جی بابا کی جان۔۔!

بابا ابھی دو دن پہلے تو آپ آئے ہیں اب آپ پھر جا رہے ہیں۔

حیام بزنس کی وجہ سے ہی جانا ہے کچھ دنوں میں واپس آ جاؤں گا۔

Baba I will miss you a lot

حیام چہرے پر اداسی لاتے بولی۔

Baba also miss his princess

Posted On Kitab Nagri

حیام کی بات پر احمد صاحب مسکراتے ہوئے بولے۔اچھا یہ بتاؤ میری بیٹی نے کچھ کھایا ہے۔

نہیں بابا دوستوں کے ساتھ کھانا کھانے گئی تھی اور آپ کی کال آگئی۔

اوہو۔۔۔اچھا پھر بتاو کیا کھاؤ گی۔۔۔؟

کچھ نہیں بابا صرف آپ سے باتیں کروں گی۔

حیام ناشتہ کیا تھا۔۔۔؟

احمد صاحب اپنی بیٹی کے کارناموں سے واقف تھے اسی لیے انہوں نے حیام سے پوچھا تھا۔

حیام نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

حیام کتنی بار بولا ہے کہ ناشتہ کر کے جایا کرو یونیورسٹی۔

اوکے بابا کل سے پکا آج لیٹ ہو گئی تھی۔حیام ایسے بول رہی جیسے وہ واقعی کل سے ناشتہ نہیں چھوڑے گی۔

حیام کے کہنے پر احمد صاحب نے افسردگی سے اپنا سر جھٹکا اور فون ملاتے ہوئے کھانے کا آڈر دیا۔

کھانے کے دوران احمد صاحب اور حیام باتیں کر رہے تھے۔

کھانے سے فارغ ہو کر احمد صاحب بولے حیام اب تمہیں گھر جانا چاہیے تمھاری مما انتظار کر رہی ہوں گی۔

اوکے بابا میں بس کیب بک کروالوں پھر چلتی ہوں اور ساتھ ہی اپنا فون بیگ سے نکالنے لگی۔

حیام اپنی گاڑی میں جاؤ بیٹا۔

مگر بابا میں اپنی گاڑی میں نہیں آئی میری گاڑی گھر ہے۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں بیٹا آج میں آپ کی گاڑی لے کر آیا تھا میری گاڑی میں کوئی مسئلہ تھا تو ہمدانی صاحب اسے ٹھیک کروانے لے کر گئے تھے۔

اب تک وہ واپس لے آئے ہوں گے تو آپ اپنی گاڑی میں چلی جاؤ۔

اوکے بابا کہتے حیام باہر کی جانب بڑھی تھی۔

حیام۔۔۔!

جی بابا وہ مڑی تھی۔

حیام کے دیکھتے ہی احمد صاحب اس کے سامنے گاڑی کی چابی لہرائی تھی۔

اوو میں بھول گئی۔ حیام ان سے چابی لیتی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

دروازے کے پاس رک کر اس نے ایک لمحے کو مڑ کر دیکھا تو احمد صاحب اسی کی جانب دیکھتے مسکرا رہے تھے۔

اپنا خیال رکھیے گا بابا۔ اتنا کہتے ہی وہ رکی نہیں تھی۔

باہر نکل گئی تھی۔

نجانے کیوں دروازے کے قریب پہنچ کر حیام کا دل گھبرایا تھا اور اسی وجہ سے اس نے مڑ کر احمد صاحب کو دیکھا تھا۔

حیام جیسے ہی آفس سے باہر نکلی اسی وقت ماہا اس کے قریب آئی۔

Posted On Kitab Nagri

آئی ایم سوری میم مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ سر کی بیٹی ہیں۔

اٹس اوکے مس ماہا نائس ٹو میٹ حیام نے اپنا ہاتھ ماہا کی جانب بڑھایا تھا جیسے چند لمحے دیکھتے رہنے کے بعد ماہا نے تھام لیا۔

ماہا کے پاس دو منٹ مزید رک کر وہ پارکنگ ایریا میں چلی گئی اور وہاں سے گاڑی لے کر گھر کی جانب بڑھ گئی۔

ابھی وہ کچھ دور ہی گئی تھی جب جھٹکا کھا کر حیام کی گاڑی رکی۔

حیام کو سمجھ نہیں آرہی تھی اس کی گاڑی کے ساتھ کیا مسئلہ ہوا ہے۔

اس نے دو سے تین بار اگنیشن میں چابی گھمائی مگر گاڑی سٹارٹ ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

تنگ آکر حیام بونٹ کھول کر دیکھنے لگی مگر اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

سنسان سڑک پر اس وقت کوئی نہیں تھا جس سے وہ مدد مانگ لیتی ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ وہ کیا کرے اتنے میں ایک گاڑی اس کے پاس آکر رکی جس میں سے ایک لڑکا باہر نکلا۔

لمبے بال کھلا گریبان کھلے گریبان سے لٹکتی چین ہاتھوں میں بینڈز اور ٹیٹو۔

حیام اس کو پہلی ہی نظر میں پہچان گئی تھی۔

وہ وہی لڑکا تھا جو آفس میں اس سے ٹکرایا تھا۔

Oo Hi,pretty girl, nice to meet you again.

جاہل انسان۔۔۔حیام منہ میں ہی بڑبڑائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا آپ کی گاڑی خراب ہو گئی ہے۔۔۔؟

ہمم۔۔۔ حیام گاڑی کے بونٹ کو کھلا چھوڑ کر گاڑی کے دروازے کی جانب بڑھی جیسے اسے ایک امید تھی کہ وہ لڑکا اس کی گاڑی ٹھیک کر دے گا۔

مگر بہت ہی جلد اس کی یہ امید ٹوٹنے والی تھی۔

حیام نے جیسے ہی گاڑی کا دروازہ کھولا وہ لڑکا اس کی جانب بڑھا اور فورن سے دروازہ بند کر دیا اور اس پر ہاتھ رکھ کر اسے کھڑا ہو گیا کہ حیام نہ دروازہ کھول سکتی تھی اور نہ ہی ہل سکتی تھی۔

اگر وہ زرہ سا بھی ہلتی تو اس شخص سے دوبارہ ٹکرا جاتی۔

حیام کو اس شخص پر بہت غصہ آ رہا تھا مگر وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی۔

دیکھیے مسٹر۔۔۔اس کے آگے حیام کچھ بولتی اس نے حیام کی بات کاٹی اس مسٹر کا نام مستقیم ہے۔

آپ جو بھی ہیں مجھ سے دور ہو کر بات کریں یہ کیا بدتمیزی ہے۔

حیام مستقیم کو اپنے ہاتھوں سے اسے پیچھے کرنے لگی مگر وہ شخص ایک انچ بھی وہاں سے نہیں ہلا تھا۔

ابھی تو میں نے آپ کے ساتھ کوئی بدتمیزی کی ہی نہیں کہتے ہی اس نے حیام کے دوسری جانب بھی ہاتھ رکھا تھا۔

ویسے میڈم آپ کا نام کیا ہے۔۔۔؟

دور ہوں مجھ سے ایک بار پھر حیام نے مستقیم کو خود سے دور کرنے کی کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

تمھارانام۔۔۔تم اس قابل نہیں ہو کہ میرانام بھی جان سکو۔

ہمم۔۔۔فرفیوم اچھا ہے تمھارا بہت ہلکی خوشبو ہے کوئی بھی اس کو صرف تب سونجھ سکتا ہے جب وہ تمھارے قریب آئے۔ مستقیم حد درجہ بے شرمی سے بولا تھا۔

دور ہٹو جاہل انسان حیام اس کی آنکھوں

میں دیکھ کر غرائی تھی مگر اندر سے وہ بہت ڈری ہوئی تھی اور دعا کر رہی تھی کوئی اس کی مدد کو آجائے۔

تم نے آفس میں بھی مجھے جاہل بولا تھا مگر تب میں نے اگنور کر دیا تھا۔

اب میں برداشت نہیں کروں گا اس پہلے کہ وہ کچھ کرتا حیام نے اس کو اپنی پوری طاقت لگا کر دھکا دیا۔

مستقیم تھوڑا سا لڑکھڑا کر پیچھے ہوا تھا۔

چھوٹی۔۔۔!ایک چنگھارتی آواز آئی تھی۔

حیام نے اپنے قد سے لمبے مستقیم کی سائیڈ سے آواز کی سمت میں دیکھا۔

آہل بھائی۔۔۔آہل کی آواز پر مستقیم حیام سے فاصلہ قائم کر کے کھڑا ہوا تھا۔

جبکہ حیام آہل کی جانب بھاگی تھی اس کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا۔

بھائی وہ میری گاڑی خراب ہو گئی ہے اور یہ لڑکا۔۔۔

حیام گہرے گہرے سانس لیتی بول رہی تھی کیونکہ وہ واقعی گھبرائی ہوئی تھی۔

آہل کو دیکھ کر اس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آہل کے آنے سے اسے ایک مضبوط سہارا مل گیا تھا۔

بھائی یہ لڑکا مجھے تنگ کر رہا ہے۔

حیام تم رکو میں آتا ہوں ابھی مگر آہل اس سے پہلے کوئی رد عمل ظاہر کرتا مستقیم وہاں سے چلا گیا تھا۔

حیام کون تھا وہ لڑکا۔۔۔؟

آہل اس کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ دیکھ چکا تھا۔

پتا نہیں بھائی میں گاڑی کا بونٹ کھول کر دیکھ رہی تھی۔

پھر وہ لڑکا وہاں آیا اور بد تمیزی کرنے لگ گیا تھا۔

بھائی میری گاڑی۔۔۔

حیام تم یونیورسٹی سے اس رستے پر کیوں آئی یہ رستہ بھی سنسان ہوتا ہے۔

بھائی میں بابا کے آفس گئی تھی اور وہاں سے گھر کے لیے یہ شورٹ کٹ تھا اس لیے اس رستے سے گھر جا رہی تھی۔

اچھا آؤ میں تمھاری گاڑی دیکھتا ہوں تم گاڑی کے اندر بیٹھو۔

اوکے بھائی کہتے ہی حیام گاڑی میں جا بیٹھی اور آہل اس کی گاڑی دیکھنے لگ گیا تقریباً پانچ منٹ میں اس نے اس کی گاڑی ٹھیک کر دی تھی۔

گاڑی ٹھیک کر کے آہل نے حیام کی طرف کا شیشہ بجایا تو اس نے شیشہ نیچے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام اب گاڑی سٹارٹ کر کے دیکھو۔

حیام نے دوبارہ گاڑی کی چابی گھمائی اور وہ سٹارٹ ہو گئی۔

یا اللہ تیرا شکر حیام بے اختیار بولی تھی۔ تھینک یو آہل بھائی۔

حیام آج کے بعد کبھی بھی کسی سنسان رستے سے اکیلے مت جانا اور اگر کبھی اکیلی ہو اور گاڑی خراب ہو جائے تو مجھے کال کر دینا۔

تم جہاں بھی ہو گی میں وہاں آ جاؤ گا مگر آئندہ اس بات کا خیال رکھنا کی ایسا نہ ہو۔

جی بھائی۔۔۔ حیام تم ایک بہادر لڑکی ہو مگر معاشرہ بہت خراب ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

اگر آج بھی میں نہ آتا تو کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ حیام میری بات سمجھ رہی ہو ناں۔

جی بھائی۔۔۔

تھینک یو ونس اگین بھائی۔

چلو میں تمھیں گھر تک چھوڑ آتا ہوں۔

نہیں بھائی میں گھر چلی جاؤ گی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

چلو شاباش آگے گاڑی بڑھاؤ میں آرہا ہوں پیچھے۔

اف اللہ بھائی میں چلی جاؤں گی۔

چلو شاباش اور ہاں حیام گھر میں ابھی کسی کو اس بارے میں مت بتانا۔ مگر کیوں بھائی۔ حیام

No question

اوکے بھائی۔

حیام تمھارا بڑا بھائی ہر قدم پر تمھارے ساتھ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

جی بھائی۔۔۔

چلواب گھر کے لیے نکلے۔

جی بھائی کہتے ہی حیام نے گاڑی اپنے گھر کے رستے پر ڈال دی اور آہل اسکا اپنی گاڑی میں پیچھا کرتے گھر تک چھوڑ کر آیا تھا۔

زین کیا کہا عارض نے کب تک آرہے ہیں؟ زین ابھی تک فون کو گھور رہا تھا جب زری نے پوچھا۔

کہہ رہا تھا ابھی ریسٹورنٹ سے دور ہے آنے میں وقت لگے گا ہم یونیورسٹی چلے جائیں وہ وہی آجائے گا۔

زین اب ہم کیسے جائیں گے۔۔۔؟

کیب سے۔

میں کیب میں اکیلی نہیں جاؤں گی۔

تو میڈم آپ کو اکیلے جانے کو کون کہہ رہا ہے میں ساتھ ہوں گا ناں۔

پکا آپ میرے ساتھ ہوں گے۔

جی جی۔

اگر آپ کہیں تو اس کیب کے ساتھ لٹک کر بھی آسکتا ہوں۔

زین کی بات پر زری کھکھلا دی۔

Posted On Kitab Nagri

سرکس کا جوکر ہونا چاہیے تھا آپ کو زری ہنستے ہوئے بولی تھی۔

زہرہ۔۔!زین نے زری کو آنکھیں دیکھائی تھی۔

سوری۔۔۔زری کی ہنسی کو فوراً بریک لگی تھی۔

ویسے میں بن بھی سکتا ہو کچھ لوگوں کو ہنسانے کے لیے۔

زین کافی رازداری سے بولا تھا۔

آپ کن لوگوں کو ہنسانا چاہتے ہیں۔۔۔؟

میرے سب سے خاص لوگ۔

وہ زری کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

جب ایک لمحے کو ان دونوں کی آنکھوں کا تصادم ہوا تو زین خود کو اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے نہ روک سکا۔

یہ وہی آنکھیں تھی جن کو دیکھنے کے لیے وہ زری کے ساتھ اس کی گلاسز بنوانے گیا تھا۔یہی وہ آنکھیں تھی جن میں جھانکنے کے لیے اس نے ہر فریم کورد کیا تھا۔

زین ٹکٹکی باندھے زری کو ہی دیکھ رہا تھا جب زری نے اس کے سامنے چٹکی بجائی اور وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا ہوا کہاں کھو گئے۔۔۔؟

ن ن نہیں کہیں نہیں وہ بس کچھ یاد آیا تھا۔

ہم اب ہم چلیں کافی دیر ہو گئی ہے۔ نہیں۔۔

کیا مطلب نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

میرا مطلب تھا کھانے کے بعد کچھ میٹھا تو ضرور ہوتا ہے۔

تو ایسا کرتے ہیں ہم آئسکریم کھاتے ہیں۔

سردی شروع ہو چکی ہے زین۔

سردیوں میں ہی تو کھانے کا مزہ آتا ہے گرمیوں میں تو وہ کھانے سے پہلے ہی زمین بوس ہو جاتی ہے۔

زین منہ بناتا بولا تھا جیسے نجانے کتنی بار اس کے ساتھ یہ ہوا ہو۔

اگر میری مما کو پتا چل گیا ناں سردی کے آغاز میں ہی میں نے آئسکریم کھائی ہے تو انہوں نے میری خاصی تواضع کر دینی ہے۔

تو ان کو کہہ دینا کہ میں نے کھانے کو بولا تھا۔جی ان کو بتا دو تاکہ میرے ساتھ آپ کی بھی شامت آئے۔

تو کیا آپ بتائیں گی اپنی مما کو۔۔۔؟

بالکل اور یہ بھی کہوں گی کہ آپ نے زبردستی کھلائی ہے اس کے بعد مما آپ کی اچھی خاطر کریں گی۔

اوکے میں کروالوں گا۔

اب آیسکریم کھائیں۔

سوچ لیں۔

جی جناب سوچ لیا ہے۔

اب کھائیں۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

جی ضرور زری کے ہامی بھرتے ہی زین نے ویٹر کو اشارہ کیا۔

جی سر۔۔۔!

ویٹر نے آتے ہی ادب سے پوچھا تھا۔

ایک چاکلیٹ فلیور اور ایک کوکونٹ فلیور میں آئسکریم۔

اوکے سر ویٹر اثبات میں سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا۔

دس منٹ بعد وہ ویٹر ان دونوں کی آئسکریم لے کر ان کے سامنے موجود تھا۔

آئسکریم کے آتے ہی زری مزے سے اپنی آئسکریم کھانا شروع ہو گئی تھی۔

جبکہ زین خاموشی سے زری کو آئسکریم کھاتے دیکھ رہا تھا۔

زری کو دیکھتے ہوئے ہی زین نے آئسکریم کا ایک چمچ منہ میں رکھا۔

یا اللہ۔۔۔!زین چیخا تھا۔

کیا ہوا زین۔۔۔؟زری نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

میری آئسکریم کا ٹیسٹ بہت عجیب ہے۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟زری نے اپنی آنکھیں گھومائی تھیں۔

ایسا ہی ہے۔

دکھائیں مجھے۔۔۔زری نے آگے بڑھ کر زین کی آئسکریم ٹیسٹ کی۔

Posted On Kitab Nagri

زین۔۔!زری نے اسے گھورا تھا۔

کہاں عجیب ہے بالکل ٹھیک ہے۔زری نے آنکھیں گھمائی تھی۔

کیا۔۔۔! عجیب نہیں ہے۔کہتے ساتھ ہی زین نے ایک چمچ آئسکریم کھائی تھی۔

اٹس میجک زہرہ آپ نے ٹیسٹ کی تو آئسکریم مزے کی ہو گئی ہے۔

حد ہے اب آپ نے چھیچھوروں والی حرکتیں شروع کر دی ہے زین۔زری نے افسوس سے سر جھٹکا۔

زری اپنی آئسکریم ختم کر چکی تھی۔

زین۔۔۔!

جی۔۔۔!

اب ہم چلیں یونیورسٹی۔

جی بالکل بس میں بل پے کر آؤں۔

اوکے میں بھی ساتھ چلتی ہوں۔

نہیں آپ رکیں میں آتا ہوں زہرہ۔

میں اپنا بل خود پے کروں گی۔

اٹس اوکے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے میں کر دوں گا۔

زین رئیسہ سالار نے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے باپ بھائی اور شوہر کے علاوہ کسی مرد کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے اپنا بل خود دینا۔ یہ تمھیں ہر غلط فہمی اور اسے ہر خوش فہمی سے دور رکھے گا۔

یہ رئیسہ سالار کون ہے۔۔۔؟

سالار سکندر کی بیٹی۔

اور یہ سالار سکندر کون ہے۔۔۔؟زین نے اپنی حیرت پر قابو پاتے پوچھا تھا۔

پیر کامل اور آب حیات کا ہیرو۔

یااللہ یہ فکشنل ورلڈ۔

کیا کہا آپ نے۔۔۔؟

نہیں نہیں کچھ نہیں چلیں ہمیں دیر ہو رہی ہے۔

آپ ہی دیر کروا رہے ہیں۔زری کندھے اچکا کر بولی تھی۔

افففف۔۔۔!زین اور زری دونوں نے آدھا آدھا بل دیا تھا۔

اس کے بعد زین نے کیب بک کروائی تھی جو پندرہ منٹ میں آگئی تھی۔

آدھے گھنٹے میں وہ لوگ یونیورسٹی موجود تھے۔

یونیورسٹی پہنچتے ہی زری نور اور افشاں کے پاس چلی گئی تھی جبکہ زین عارض کا انتظار کر رہا تھا۔

اس کو یونیورسٹی آئے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا مگر عارض کا کوئی نام ونشان نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین عارض کو کال کرنے والا تھا جب اسے عارض کا میسج موصول ہوا۔

I am at home.

Me Aliyan and Ahil are coming to your home tonight.

عارض کا مسیج پڑھ کر زین صبر کا گھونٹ بھرا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے رات کو بھی آنے کی۔

زین نے غصے سے ٹائپ کر کے میسج سینڈ کیا تھا اور اپنی بائیک نکال کر گھر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

اسلام علیکم مما۔۔۔!

واعلیکم السلام زین۔

آ گئے برخوردار۔۔۔!

جی بابا۔

شکل کیوں اتری ہوئی ہے آپ کہیں کوئی چاند تو نہیں چڑھا کر آئے۔

بابا۔۔۔!

بیٹا جی جیسے آپ کے کام ہیں آپ سے کچھ بھی امید کی جا سکتی ہے۔

عابد صاحب جانتے تھے ان کی اکلوتی اولاد کتنی شرارتی ہے۔

ویسے بابا آج آپ آفس نہیں گئے۔

Posted On Kitab Nagri

گیا تھا بیٹا.جی پھر یاد آیا میرا ایک نالائق سپوت بھی ہے جو بی اے کے فائنل ائیر میں ہے اور گھر آنے والا ہے تو سوچا جلدی جا کر کچھ ذمہ داری اس کے کندھوں پر بھی ڈالوں۔

کیا مطلب بابا۔۔۔؟

مطلب یہ برخودار کل ایک فارن کمپنی سے ہماری میٹنگ ہے اور اس میٹنگ میں پریزینٹیشن آپ نے دینی ہے۔

بابا۔۔۔!زین کا حیرت سے منہ کھل گیا تھا۔

نو ارگومینٹس مسٹر زین العابدین۔

اٹس ناٹ فیر۔۔۔کہتے ساتھ ہی زین بیگ اٹھاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا۔

موم آج آپ کے لاڈلے آرہے ہیں۔

جو سلوک میرے ساتھ یہ دونوں میاں بیوی کرتے ہیں مجھے تو لگتا ہے کہیں سے اٹھا کر لائے تھے زین چڑھ کر بولا۔

یقیناً یہ بات اس کے والدین نے نہیں سنی تھی ورنہ عابد ہاؤس میں اس وقت ایک نیا محاذ کھڑا ہو جاتا۔

یادوں کی کتاب سے لمحے چراتے وقت تیزی سے گزر رہا تھا اور شام ہو چکی تھی۔

سات بجے کے قریب عارض عالیان اور آہل زین کے گھر پر موجود تھے۔

اسلام علیکم آنٹی۔

Posted On Kitab Nagri

واعلیکم السلام اتنے دنوں بعد چکر لگایا ہے تم سب نے نگین بیگم ان سب کو باری باری سر پر پیار دے رہی تھی۔

بس آنٹی ہم جانتے ہیں جب آپ ہمیں پیار کرتی ہیں تو آپ کا بیٹا ہم سب سے تھوڑا جیلس ہوتا ہے۔

دیکھیں آنٹی اب ہمارا دوست ایسے جل بھن کر سوکھ جائے گا تو ہم سب کو اچھا نہیں لگے گا۔

عالیان ڈرامائی انداز میں بولا تھا۔

اوئے تمھیں کس نے کہا میں جلتا ہوں۔

تو کیا تم نہیں جلتے۔۔۔عالیان نے انتہائی معصومیت سے پوچھا تھا۔

نہیں اور چلو آجاو چلیں ایک جگہ کھڑے رہ رہ کر تھک نہیں جاتے تم لوگ زین کی اس بات پر سب قہقہہ لگا کر ہنسے تھے۔

اچھا چل آجاؤ چلیں ورنہ ہمارے یہاں کھڑے تم اپنا خون ہی جلاؤ گے۔

عالیان ایک بار پھر زین کو تپانا نہیں بھولا تھا۔

تمھارا خون ناپی جاؤں میں۔

اوہ ہو کیا ہو گیا ہو تم دونوں کو۔۔۔؟ عارض پہلی بار ان کی نوک جھونک میں بولا تھا۔

چلو زین اوپر چلیں۔۔۔عارض کے کہتے ہی وہ سب زین کے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

خیریت سے میرے غریب خانے میں قدم رکھا ہے۔۔۔زین بیڈ پر بیٹھتے بولا تھا۔

ہاں یار بہت دن ہو گئے ساتھ بیٹھ کر کچھ نہیں کیا تھا تو سوچا آج تمھارے گھر ہی آجاتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان اس کے بیڈ پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔

سارا دن یونیورسٹی میں سائے کی طرح تم میرے ساتھ رہتے ہو ابھی بھی ساتھ رہنے کی ضرورت تھی۔

زین نے آنکھیں گھما کر بولا تھا۔

اچھا عارض ایک بات بتاو۔

آج صبح یونیورسٹی میں کیا ہوا تھا کس بات پر بحث کر رہی تھی وہ چاروں۔

آہل زین کے بیڈ کے سامنے پڑے دو کشنز میں سے ایک پر جا بیٹھا۔

اوو یار کچھ خاص نہیں بس حیام اور زہرہ کے فونز نور اور افشی کے پاس تھے اور وہ کھانا کھانے چلی گئی تھی ان کے فونز بھی ساتھ لے گئی تھی۔ عارض دوسرے کشن پر بیٹھتے بولا تھا۔

حیام اور زری کیوں نہیں گئی تھی؟ ساتھ آہل نے کشنز کے درمیان پڑے ٹیبل سے ڈرائی فروٹس اٹھا کر کھائے تھے۔

زہرہ کی وجہ سے حیام نے بھی جانے سے انکار کر دیا تھا۔

افف یہ لڑکیاں معلوم نہیں ان کو کون سنبھالے گا۔

جیسے ان کے کام ہیں ناں اگلے بندے کا اپنا سر دیوار میں ہی مارنے کا دل کرے گا۔

اوو بھائی۔۔۔ تب کی تب دیکھ لیں گے دیوار میں سر مارنے کو دل کرتا ہے یاں نہیں۔۔۔ یہ جواب زین کا تھا۔

ان کی صلح ہو گئی تھی کیا۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

مجھے کیا پتا۔۔۔عارض نے کندھے اچکا کر اپنا فون میز پر رکھا تھا۔

عارض یہ تمھارے فون کو کیا ہوا ہے؟عالیان اس کا فون دیکھتے بولا تھا۔

کچھ نہیں یار بس گر گیا تھا۔

کس سے تجھ سے اور یہ اس صدی کی ناممکن بات ہے۔

نہیں مجھ سے نہیں گرا حیام سے گرا تھا۔

کیا حیام کے پاس تمھارا فون کیا کر رہا تھا۔۔۔؟آہل نے حیرت سے پوچھا تھا۔

اس نے گیم کھیلنی تھی اس لیے دیا تھا۔عارض نے گھور کر آہل کو دیکھا تھا۔

حیام اور گیم امپاسبل یار اگر تم گیم کی جگہ ناول کہتے تو میں مان بھی جاتا اور دوسری بات تمھارے فون میں گیم کہاں سے آئی۔

آہل۔۔۔!

خیر اس کو چھوڑ یہ بتاؤ ان کی صلح ہو گئی تھی کیا۔

مجھے کیا معلوم بھابھی سے پوچھنا تھا ناں۔

اچھا چلو چھوڑ ان کو۔۔۔

ویسے زمل بتا رہی تھی کہ تم تینوں ان کو سمجھانے کے لیے ان کے پیچھے گئے تھے۔

ہاں تو۔۔۔تو بات مان لی انہوں نے تم لوگوں کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کیا کہا تھا تم لوگوں نے انہیں۔۔۔؟

مجھے تو کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی عالیان ہاتھوں سے ناں نظر آنے والی مٹی جھاڑتے بولا تھا۔

کیوں تم پرائم منسٹر ہو جو تمھیں دیکھتے ہی سب خاموش ہو جائے گے۔

نہیں جو بھی بات کی تھی نور سے وہ افشاں نے کی تھی۔

چلو دو کا معاملہ تو حل ہوا۔

زین تم بتاو تم نے کیا کہا تھا زری کو۔

میں اسے سمجھا رہا تھا کہ انہوں نے چھوٹی سی بات کو اتنا بڑا بنا دیا ہے پہلے وہ میری بات کو ان سنی کرتی رہی اور پھر ان کو ٹھنڈا کرنے کے لیے میں پانی لایا تھا۔

زری کو ٹھنڈا کرنے کے لیے یا اس کے غصے کو عالیان فوراً بولا تھا۔

اووو یار اس کے غصے کو۔

جب تم پانی لینے گ ئے تو وہ کہاں تھی۔

وہ۔۔!

ہاں وہی۔۔۔

میں اسے سٹیچو کر کے گیا تھا تا کہ وہ ہلے ناں۔

وہ تینوں زین کی عقلمندی پر عش عش کر اٹھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

تجھ سے ایسی ہی کوئی امید تھی۔عارض اپنی ہنسی روکتا بولا تھا۔

میری چھوڑو تم یہ بتا تم نے حیام کو کیا بولا تھا۔

کچھ خاص نہیں اس سے اپنا فون مانگا تھا جو اس نے غصے سے مجھے واپس کیا تھا۔

پھر میں نے اسے سمجھایا تھا اس کے بدلے میں حیام نے مجھے دو چار باتیں سنائی تھی۔

اور تم نے سن لی تھی۔زین کی حیرت چھپاتے نہیں چھپ رہی تھی۔

تو اور کیا کرنا چاہیے تھا تم مجھے بتا دو۔

اس کے بے تکے سوال پر عارض دانت کچکچا کر بولا تھا۔

نہیں مجھے لگا تھا اس عزاز میں تم نے اس کو دس باتیں سنائیں ہوں گی۔

نہیں۔۔۔

اچھا آگے۔۔۔

آگے کیا۔۔۔؟

اگے کچھ بھی نہیں ہوا۔

پھر زمل آگئی تھی۔

اور پھر زمل کے جانے کے بعد ہم لوگ کھانا کھانے گئے تھے مگر حیام وہاں سے چلی گئی تھی۔

کہاں۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

اپنے بابا سے ملنے۔ بولتے بولتے عارض رکا تھا۔

آہل حیام کے فادر کیا کرتے ہیں؟

وہ یاد نہیں یار اس نے بتایا تھا۔

اچھا اچھا چھوڑ یہ باتیں۔

کہیں جانے کا پلین بناتے ہیں کیوں ناں عالیان کے فارم ہاؤس چلیں۔

نہیں ابھی تو ممکن نہیں ہے مجھے بابا کی کچھ بزنس میٹنگز دیکھنی ہیں۔

ویسے بھی دسمبر میں سپورٹس گالا ہے اس کے بعد چلیں گے ایک ہفتہ ہی رہ گیا ہے۔ عارض۔۔۔!

عارض کی بات سن کر زین نے اس کو پکارا تم کیا بھول گئے ہو تمھارے بھائی کی شادی بھی ہے۔

اوہ ہاں وہ تو میں بھول گیا تھا۔

عارض ویسے ایک مخلصانہ مشورہ دوں۔ زین کی زبان میں ایک بار پھر کھجلی ہوئی تھی۔

ہاں بولو۔۔۔ دیکھو میرے بھائی موقع بھی ہے اور دستور بھی تو کیوں ناں تم اس موقعے کا فائدہ اٹھاو۔

کیا مطلب۔۔؟ عارض حیران ہوا تھا۔

مطلب یہ کہ حیام کے گھر رشتہ بھیج اور وقاص بھائی کی شادی پر منگنی کروالو۔

زین کی بات پر عارض کے چہرے پر ایک سایہ آکر گزرا تھا۔

عارض اس نے منگنی کا بولا ہے یہ نہیں کہا کہ تم نکاح کرلو۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کی پریشان شکل دیکھ کر عالیان بولا تھا۔

ویسے ہاں عارض مشورہ برا نہیں ہے۔

ایٹ لیٹس منگنی تو ہو ہی سکتی ہے۔

نہیں ابھی نہیں ابھی وہ پڑھ رہی ہے عارض سنجیدگی سے بولا تھا اور میں نہیں چاہتا اس کی پڑھائی اور خوابوں کی راہ میں میں حائل ہو جاؤ۔

سوچ لو ایک بار عارض۔

آہل اس کی پڑھائی پوری ہونے میں ڈھائی سال پڑے ہیں۔

مگر عارض۔۔۔میں ابھی اس بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتا۔

عارض بیٹا کس بارے میں سوچنا نہیں چاہتے ہیں آپ۔۔۔؟

نگین بیگم ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لیے زین کے کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔

آنٹی یہ سب کہہ رہے ہیں کہ بھائی کی شادی پر میں بھی اپنے بارے میں کچھ سوچوں۔

ویسے صحیح کہہ رہے ہیں سوچنے میں کوئی برائی نہیں ہے بیٹا۔

مگر آنٹی وہ ابھی پڑھ رہی ہے۔

بیٹا ابھی شادی تھوڑی کرنی ہے آپ نے۔

جی۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

ہمیں ہماری بیٹی نہیں دکھاؤ گے عارض۔

مما میں دیکھاتا ہوں زین فوراً بولا تھا۔

زین نہیں۔۔۔عارض فوراً اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

عارض۔۔۔!نگین بیگم کے کہتے ہی وہ خاموشی سے اپنی جگہ بیٹھ گیا تھاوہ جانتا تھاپانی اب سر پر سے گزر چکا ہے۔

زین نے نگین بیگم کو زمل کی سالگرہ کی تصاویر دیکھائی تھی۔

اس تصویر میں ایک جانب زمل اور آہل کھڑے تھے اور دوسری جانب حیام اور عارض۔

مما یہ حیام ہے۔

ماشاءاللہ نگین بیگم زین کا فون تھامتے بولی تھی۔

آہل بیٹا آپ بتائیں سب خیر ہے۔

نگین بیگم نے آبرو اچکا کر پوچھا تھا۔

جی آنٹی یہ آپ کی بہو ہے زمل۔۔۔آہل سر کھجاتے بولا تھا۔

بیٹا لگتا ہے آپ کی کھیچائی کرنی پڑے گی۔

نہیں نہیں آنٹی گھر والوں کے درمیان بات ہو چکی ہے۔

یہ لو زین رکیں مما ایک اور بہو دیکھتی جائیں۔

ساتھ ہی زین نے افشاں کی تصویر نگین بیگم کو دیکھائی۔

Posted On Kitab Nagri

زین۔۔!

مما میں نہیں ہوں عالیان ہے۔

فون میں مصروف عالیان نے سر اٹھا کر نگین بیگم کو دیکھا اور زین کی کمر میں مکا جڑا تھا۔

جس پر اس نے با مشکل صبر کا گھونٹ بھرا۔

ماشاءاللہ تینوں بیٹیاں بہت پیاری ہیں۔

مما ان کی ایک اور دوست بھی ہے یہ دیکھیں۔

زین نے نگین بیگم کو زری کی تصویر دیکھائی تھی۔

اس کا کیا نام ہے۔۔۔؟

زہرہ۔۔۔!اس سے پہلے زین جواب دیتا عالیان بولا تھا۔

آنٹی ہو سکتا ہے یہ آپ کی چوتھی بہو ہو۔۔۔عالیان نے ہوا میں تیر مارا تھا۔

نہیں نہیں مما ایسی کوئی بات نہیں ہے۔زین فوراً بولا تھا۔

مگر دال تو کچھ کچھ کالی نظر آتی ہے آہل بڑبڑایا تھا۔

چلو آپ سب کھانا انجوائے کرو میں چلتی ہوں کہتے ساتھ ہی وہ کمرے سے باہر چلے گئی تھی جبکہ ان کے جاتے ہی سب نے زین پر حملہ کیا تھا۔

کمینے انسان عارض اس پر اپنے مکوں کی برسات کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یار مجھے کھانا بھی کھانا ہے تم لوگوں کی مار سے پیٹ نہیں بھرنا۔

وہ تینوں اسے چھوڑ کر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے اور اسے گھورنے لگے اچھا چھوڑو اس بات کو تم سب کھانا کھاؤ ان کی پلیٹس ان کو پکڑاتے زین اپنی پلیٹ پکڑ کر واپس بیڈ پر آکر بیٹھا تھا۔

کھانا کھا کر وہ چاروں پھر سے باتوں میں مصروف ہو گئے تھے۔

ابھی وہ باتوں میں مصروف تھے جب عالیان کا فون بجا وہ اٹھ کر سننے چلا گیا۔

عارض پھر تم حیام کو کب پیشکش کرو گے۔۔۔ آہل بولا تھا۔

میرا تو خیال ہے اس کے گھر والوں سے بات کر لو عارض۔۔۔ زین کی بات پر عارض کے چہرے کا رنگ ایک بار پھر بدلا تھا۔

میرا خیال ہے اب مجھے چلنا چاہیے کہتے ساتھ ہی عارض اٹھا تھا۔

کہاں جا رہے ہو عارض۔۔۔؟ عالیان کمرے میں داخل ہوتا بولا تھا۔

گھر۔۔۔!

عارض یار کچھ دیر تو بیٹھ جاو۔

نہیں بس میں چلتا ہوں کہتے ساتھ ہی وہ زین کے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

عارض۔۔۔! زین نے ایک بار پھر اس کو آواز دی تھی مگر سب بیکار وہ جا چکا تھا۔

اس کو کیا ہو گیا۔۔۔؟ عالیان دروازے کے پاس کھڑا اس کی پشت کو دیکھتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض جب سے گھر آیا تھا ان سب کی باتوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

یا اللہ کیا یہ سب اتنا آسان ہے؟

کیا مجھے جس کی جستجو ہے وہ مل جائے گی۔۔۔؟ عارض اپنی بالکونی کی ریلنگ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے کھڑا تھا ٹھر ٹھراتی ٹھنڈی ہوا بھی اس پر کچھ اثر نہیں کر رہی تھی۔

وہ کوئی گرم چیز اوڑھے بغیر آسمان کو دیکھتا خود کی سوچوں میں گم تھا۔

یا اللہ کون سی لڑکی میرا مقدر ہے وہ جو میرے نام پر بیٹھی ہے یا وہ جو میرے دل میں اپنا مقام بنا رہی ہے۔

عارض بری طرح الجھا ہوا تھا۔

عارض۔۔۔! کسی نے اس کے کندھوں پر شال اوڑھی تھی۔

اس آواز پر وہ اپنی سوچوں سے باہر آیا تھا۔

جی مما۔۔! عارض نے رانم صاحبہ کو اپنے حصار میں لیا تھا۔

بیٹا یہاں ایسے کیوں کھڑے ہو۔

کچھ نہیں مما ایک بات سوچ رہا تھا۔

کچھ سوچ رہے تھے عارض یاں پریشان ہو؟

اہو نہیں مما سچ میں ایک بات سوچ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے رانم صاحبہ کو اپنے بیڈ پر بیٹھایا تھا اور خود ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا تھا۔

مما۔۔۔!

جی مما کی جان۔۔۔

رانم صاحبہ جانتی تھی ان کا بیٹا کسی وجہ سے پریشان ہے اور وہ خود کی ذات سے صرف تب ہی غافل ہوتا ہے جب اس کا ذہن الجھا ہوتا ہے۔

مما ایک لڑکی کتنی مضبوط ہوتی ہے۔۔۔؟ عارض کے سوال نے رانم صاحبہ کو چونکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

عارض ایک لڑکی بہت مضبوط ہوتی ہے اگر کوئی اس کو تکلیف دے تو وہ خود کے لیے ان انسان سے ہر چیز کی پرواہ کیے بغیر لڑ جاتی ہیں۔

مگر جب اس کا کوئی اپنا اس کو مات دیتا ہے تو وہ کانچ کی طرح ٹوٹ کر بکھر جاتی ہے۔

وہ وقت کے ساتھ تو خود کو سنبھال تو لیتی ہے مگر وہ بکھری کرچیاں اس کے اندر لگے زخموں پر ہمیشہ چبھتی رہتی ہیں۔

اور ان زخموں کا بھر جانا بہت مشکل ہوتا ہے عارض۔

سب ٹھیک ہے نہ بیٹا۔۔؟

جی مما۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب آپ کو جانا چاہیے ورنہ بابا آپ کو ڈھونڈتے میرے کمرے تک آ جائیں گے اور پھر میری شامت آئے گی

عارض شرارت سے ان کی گود سے سر اٹھاتے بولا تھا۔

بد تمیز ماں سے ایسے مزاق کرتا ہے کوئی۔

ابھی تو آپ میری دوست تھی ناں۔

اچھا جی۔۔۔

وہ اس کے ماتھے کو چومتی جانے کے لیے اٹھی اور دروازے پر پہنچ کر رکی۔

عارض۔۔۔!

جی مما۔

بیٹا ہمیشہ اپنے بڑوں کے فیصلے کا احترام کرنا وہ کبھی کوئی غلط فیصلہ نہیں کریں گے۔

بیٹا وہ تمھاری ہی روح کا ایک حصہ ہے۔اسے خود سے دور کرنے کا کبھی سوچنا بھی مت۔

جی مما۔۔۔کہتے ساتھ ہی وہ اپنے بستر پر نیم دراز ہو گیا تھا جبکہ رانم صاحبہ جا چکی تھی۔

ان کے جانے کے بعد عارض میں ایک جنگ چھڑ گئی تھی۔

سنہری دھوپ چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔

زین تیز قدموں سے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی جانب جا رہا تھا جب عارض نے اسے پیچھے سے آواز دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اووبھائی کہاں جارہاہے آج پہلا لیکچر فری ہے۔

کیا۔۔؟زین مڑتے ہوئے صدمے سے بولا تھا۔

یار اتنی صبح اٹھ کر میں تیار ہوا اور لیٹ ہونے کی وجہ سے اتنی تیز بائک چلا کر آیا کہ ٹائم پر پہنچ جاؤ مگر کیا ہوا۔۔؟

زین نے ڈارمائی انداز میں اپنا سر تھاما تھا۔

ڈرامہ بند کرو اپنا گدھے اور چلو گراونڈ میں چلیں عالیان بھی وہی ہے۔

ہائے اللہ میری محنت بے کار گئی زین مسلسل بول رہا تھا۔

کیا مسئلہ ہے زین کیوں دکھی عورت بنا ہوا ہے۔

عارض زین کو کھینچتے ہوئے بولا تھا۔

یار اتنی محنت لگی تھی میری۔

تم اکیلے نہیں آئے باقی سب بھی آئے ہیں اب منہ بند کرکے چلو میرے ساتھ عارض اس کو گردن سے پکڑے اپنے ہم قدم لیے گراونڈ کی جانب بڑھا۔

اب بیٹھ ادھر دکھی عورت۔

عارض نے ایک جھٹکے سے اس کی گردن چھوڑی تھی زین منہ بناتا گراونڈ پر بیٹھا تھا۔

یار عارض تم نے مجھے عورت بنادیا ہے۔عارض نے بیٹھتے ہوئے آئی بروا چکا کر زین کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں تمھیں عورت سے کیا مسئلہ ہے حرکتیں تو تمھاری ویسی ہی ہیں عالیان نے بھی حصہ ڈالا تھا۔

نہیں یار تم کم سے کم لڑکی بنا دیتے۔

اس سے کیا فائدہ ہونا تھا تجھ جیسے بے شرم کو عقل آ جانی تھی۔۔۔؟

ایسی باتیں مت کیا کرو عارض۔ زین تھوڑا شرماتے ہوئے بولا تھا۔

اب یہ سب کون سی نوٹنکی ہے۔۔۔؟ عارض آنکھیں گھوما کر بولا تھا۔

عارض کے کہتے ہی زین اٹھا اور دو قدم دور بنی کیاریوں کے پاس گیا اور وہاں سے ایک پھول توڑ کر اپنے کان پر لگایا۔

اب یہ کیا کر رہا ہے عارض عالیان کو دیکھتا بولا۔

اتنے میں زین ان کے پاس واپس آیا۔

بے غیرت انسان تم نے لڑکیوں والے شوق کب سے پال لیے ہیں۔ عالیان اسے گھورتا بولا تھا۔

جب سے اس نے مجھے لڑکی بنایا ہے۔

میں نے تمھیں لڑکی نہیں عورت بنایا تھا۔

کاش تم مجھے لڑکی بنا دیتے پھر میں تم جیسے ہینڈسم لڑکے کو پرپوز کر دیتا۔

زین عارض کی ہلکی ہلکی بیرڈ والی تھوڑی پکڑ کر بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ معاف کرے ایسے آفت کے پرکالے سے کہتے ہی عارض نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا جب کہ عالیان زین کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

ویسے بے شرم عورت صاحبہ آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ ایک عورت لڑکے سے شادی کر سکتی ہے۔

عالیان زین کے ڈرامے کو انجوائے کرتا بولا۔

ہائے اللہ سچی۔۔۔زین نے اپنے کان پر لگا پھول اتارا اور عارض کے سامنے کیا۔

Hi! Handsome man, will you marry me?

سوری آنٹی مجھے بہت ہی شریف اور سادہ گھر کی لڑکی سے شادی کرنی ہی آپ کی طرح منہ پھٹ سے نہیں عارض بھی بھرپور ڈرامائی انداز میں بولا تھا جبکہ آنے جانے والے سب لوگ مڑ مڑ کر ان کو دیکھ رہے تھے۔

اچھا جانو یہی رکنا میں ابھی آیا۔ میرا مطلب آئی۔۔۔ کہتے ساتھ ہی زین کھڑا ہوا اور ادھر ادھر نظر گھمائی اور پھر ایک جانب بھاگ گیا۔

اب یہ کیا کرنے والا ہے۔

ویسے یار عارض اس بات کو چھوڑ کمینا انسان ہے پورا کریکٹر میں گھس کر تمھیں پرپوز کر رہا ہے۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسے تھے۔

پانچ منٹ بعد زین واپس آیا تھا اس کے ہاتھ میں ایک لیڈیز شال تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اب یہ کہاں سے اٹھا کر لائے ہو تم عالیان بولا تھا۔

سنئیے بھائی صاحب عورتوں سے تمیز سے بات کیا کریں آپ کی ہونے والی بھابھی ہوں میں۔

اللہ بچائے ایسی بے شرم اور بے حیا بھابھی سے۔

سنئیے جی بہت بد تمیز دوست ہے آپ کا آج کے بعد آپ مجھے اس کے ساتھ نظر ناں آئیں۔

عالیان نے زین اور عارض کے پیچھے کھڑے وجودوں کو دیکھتے ہی کچھ کہنا چاہا تو ان دونوں نے انگلی کے اشارے سے اسے خاموش کروادیا۔

جبکہ زین اپنے سر پر شال کا گھونگھٹ کر چکا تھا۔

سنیئے جی۔

کہیے محترمہ۔

ہائے جی کتنے سوہنے ہو آپ زین شال کا کونا مروڑتے بولا۔

محترمہ اب اللہ نے اتنا حسن دیا ہے تو اس میں مجھ معصوم کا کیا قصور ہے؟ ہائے میرے اللہ میں صدقے جاؤں۔۔۔زین نے عارض کی بلائیں لی تھی۔

کمینے بس کر اب۔

نہیں جی پہلے آپ بتاؤ مجھ سے شادی کروگے ناں۔

زین نے عارض کا بازو تھام کر اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سامنے بیٹھا عالیان اور ان دونوں کے پیچھے کھڑے وجود زین کی اوور ایکٹنگ پر بامشکل اپنا قہقہہ روکے ہوئے تھے۔

سینیے جی آپ کریں گے ناں مجھ سے شادی زین گھونٹ سے منہ نکال کر بولا۔

ارے واہ بھابھی آپ کب کر رہی ہیں شادی ہمارے بھائی سے۔

حیام ان دونوں کے پیچھے سے سامنے آتی بولی جبکہ عارض کے چہرے کے تاثرات ایک لمحے میں بدلے تھے۔

انشاءاللہ بہن بہت جلد کروں گا۔ اوو سوری کروں گی۔

بھابھی اپنی شادی میں ہمیں بلائیں گی ناں۔ زین کے پیچھے سے زری نکل کر دوسری جانب جا کر کھڑی ہوئی تھی۔

عارض نے فوراً زین کے سر سے شال اتاری تھی اور کھڑا ہوا اور ساتھ ہی شال اور پھول اس کی جانب پھینکا۔

زین جاؤ جس سے شال لے کر آیا ہے اس کو واپس کر کے آؤ۔

عارض کی بات پر زین بھی کھڑا ہوا تھا۔

مجھے تو لگا تھا اس شال کی خوشبو سے ہی تم پہچان جاوگے کہ یہ کس کی ملکیت ہے۔

زین نے سرگوشی کی تھی جو صرف عارض نے ہی سنا تھی۔

عارض نے بے یقین نظروں سے زین کو دیکھا اور پھر بات سمجھ آنے پر اس کے ہاتھ میں موجود شال پکڑی اور تہہ لگا کر حیام کو تھمائی۔

Posted On Kitab Nagri

بہت شکریہ شال کے لیے کہتے ہی عارض اپنا بیگ اٹھا کر وہاں سے بڑے بڑے قدم اٹھاتا چلا گیا۔

نور زری حیام اور افشاں جیسے ہی کلاس لے کر نکلی تو زری ان سب کو حیام کے جانے کے بعد اپنے اور زین کے درمیان ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتا رہی تھی۔

زری کی بات سن کر وہ تینوں کھلکھلائی تھی۔

زری اچھا ہوتا اگر تم جہان سکندر کے بارے میں بتانے کی بجائے ان کو یہی بتا دیتی میں کسی کے نکاح میں ہوں۔

کیوں تم نے اس بے چارے کو مارنا ہے۔

نور یہ میری زندگی کی سچائی ہے کہ میں ایک شخص کے نکاح میں ہوں۔

میں نے اس کو کتنی بار بولا ہے ایک بار کنفرم کر لے کہیں وہی شخص اس کا گمشدہ شوہر ناں ہو۔

اور میں کتنی بار بولوں تمھیں افشی کہ اس دنیا میں بہت سے لوگ ایک ہی نام کے ہوتے ہیں اس لیے فضول مت بکا کرو۔

اگر وہ ہی تمھارا شوہر ہوا پھر۔۔۔؟

افشاں پھر وہی بات۔

شکر آپ سب مجھے یہی مل گئی۔۔۔زین بھاگتا ہوا ان سب کی جانب آیا تھا بس ان کی کمی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم۔۔۔!

واعلیکم السلام۔۔۔!

جی آپ کو کوئی کام تھا جو آپ ہمیں ڈھونڈ رہے تھے حیام نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

وہ مجھے ایک شال چاہیے تھی۔

لیڈیز شال۔۔۔!وہ سب حیران ہوئی تھیں۔

جی۔۔۔

اچھا وہ کس لیے چاہے آپ کو زین۔

وہ بس ایک کام ہے۔

حیام کیا مجھے آپ کی شال مل سکتی ہے؟

اگر میری دوست کو ٹھنڈ لگ گئی پھر۔

بس دس منٹ میں آپ کو واپس کر جاؤں گا۔

اوکے آپ کو کوئی ڈیر تو نہیں ملا۔

کچھ ایسا ہی سمجھ لیں۔

حیام نے اپنی شال اتار کر تہہ کرتے ہوئے زین کو تھمائی تھی۔

نور افشی تم دونوں وہ سوال حل کرو جو ابھی ہم ڈسکس کر رہے تھے میں اور حیام آتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

شال لے کر جب زین تھوڑا آگے بڑھ گیا تو زری ان دونوں کو کہتی اور اپنے ساتھ حیام کو کھینچتی ہوئی اس کے پیچھے بڑھی تھی۔

کیا ہے زری ایسے کیوں کھینچ رہی ہو۔

یار دال میں کچھ تو کالا ہے۔

نہیں میری جان پوری کی پوری دال ہی کالی ہے یہاں۔

ایک منٹ حیام نے فوراً اپنا بازو زری سے چھڑوایا تھا۔

کہیں دال تمھاری تو نہیں کالی۔ حیام زری کو دیکھتے ہوئے بولی۔

او نہیں یار تم چلو میرے ساتھ۔۔۔ زری حیام کو کھینچتے ہوئے بولی۔

وہ دونوں زین اور عارض کے پیچھے جا کھڑی ہوئی عالیان چونکہ ان کے سامنے بیٹھا تھا اس لیے وہ ان کو آتے دیکھ چکا تھا۔

ان دونوں نے عالیان کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

زین کا عارض کو شادی کے بارے میں پوچھنے پر ان دونوں نے بامشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔

اور جب وہ دونوں سامنے آئی تو ان کی بات پر عارض کے تاثرات بگڑے تھے۔

ان کو کیا ہوا عارض کے جاتے ہی حیام بولی تھی۔

پتہ نہیں۔۔ آپ دونوں جا کر دیکھیں گے نہیں کیسے دوست ہیں آپ۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ابھی غصہ ہو کر گیا ہے وہ نہیں آئے گا ناں ہی ہماری کوئی بات سنے گا۔

حد ہے ویسے میں دیکھتی ہوں کہتے ساتھ ہی حیام عارض کے پیچھے گئی تھی۔

حیام۔۔!عارض کے پیچھے جاتی حیام نے مڑ کر زری کو دیکھا۔

جلدی آجانا کلاس شروع ہونے میں کم وقت ہے۔

جانی پانچ منٹ بس۔

ویسے زہرہ مجھے تو دونوں ہی ایک جیسے کھسکے لگتے ہیں۔

اچھی جمے گی ان کی۔زین کی بات پر زری نے گھور کر اس کو دیکھا۔

اپنے دوست کو آپ جو مرضی کہیں مگر میری دوست کو کچھ مت کہیے گا میں آپ سے برا پیش بھی آسکتی ہوں۔

اچھا خیر چھوڑیں ان کو آپ یہ بتائیں آپ نے آنٹی کو بتایا تھا کہ آپ نے آئسکریم کھائی ہے۔

جی اور یہ بھی بتایا تھا کہ آپ نے زبردستی کھلائی ہے۔

زری کے اس قدر پیارے منہ بنا کر کہنے کے انداز پر وہ مسکرایا تھا۔

اچھا یار زین میں آتا ہوں تم کدھر چلے۔

آتا ہوں ابھی کہتے ساتھ زین کے کان میں بولا مجھے کباب میں ہڈی بننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔

تو آنٹی کی چوتھی بہو کے ساتھ مصروف ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اب میرا یہاں کیا کام۔

اوئے بے غیرت ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

اچھا میں زرہ آتا ہوں۔

کہیں تم نے اپنی کوئی خفیہ گرل فرینڈ تو نہیں بنا رکھی عالیان۔۔۔؟

عالیان خالد جس سے محبت کرتا ہے ڈنکے کی چوٹ پر کرتا ہے۔

اچھا اچھا جا اپنا کام کر اتنی بڑی بڑی مت ہانک۔

بھاڑ میں جاؤ تم۔۔۔

میں تو چلا دس منٹ میں آتا ہوں چوکیداری کر لینا میرے بیگ کی۔

خود ہی کرو چوکیداری۔عالیان کے جانے کے بعد زین وہاں کھڑا زری سے باتوں میں مصروف ہو گیا۔

آج بھی اس کا دھیان زری کی آنکھوں کی جانب گیا تھا جو اسی کی دلائی گلاسز پہنے ہوئے تھی۔

عارض رکیں حیام اس کے ہم قدم ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔

مگر عارض کی رفتار میں کمی نہیں آئی تھی۔

حیام۔۔۔!اپنے نام کی پکار پر رک کر حیام نے مڑ کر دیکھا تھا۔

کیا بات ہے حیام کہاں جا رہی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

کہیں نہیں وہ بس۔۔۔اس بات کو چھوڑو کوئی کام تھا۔

ہاں یہ نمبر تھیوری کے پریزینٹیشن کے ٹاپکس سرنے دیے ہیں کہہ رہے تھے تمھیں دے دوں کہتے ہی کہکشاں نے اسے ایک فائیل تھمائی تھی۔

اوکے ٹھیک ہے۔

کلاس کو کہنا نیکسٹ لیکچر شروع ہونے سے پانچ منٹ پہلے ہی آجائیں مجھے سب سے ضروری بات کرنی ہے۔

اوکے۔۔۔!

اچھا میں ابھی آتی ہوں کہتے ساتھ ہی حیام فائل تھامے اس جانب گئی تھی جہاں عارض گیا تھا۔

اگر حیام اس کے ساتھ نارمل انداز میں بات کرنا شروع ہوگئی تھی تو صرف اس لیے کی وہ عارض کو اس راہ پر چلنے سے روک سکے جس پر وہ چل رہا تھا۔

حیام کے عارض کے پیچھے آنے کی بھی یہی وجہ تھی وہ اسے بتانا چاہتی تھی کی وہ کسی کے نکاح میں ہے۔

عارض پر نظر پڑتے ہی حیام کے قدم رکے تھے۔

وہاں کھڑا عارض ثنا سے بات کر رہا تھا۔

حیام کے قدم ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر نہیں بلکہ ان کی گفتگو سے زنجیر ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ایک تو معلوم نہیں ان دونوں لڑکیوں کا کیا بنے گا پانچ منٹ کا کہہ کر جاتی ہیں اور گھنٹہ لگا کر آتی ہیں۔

نور نے پہلے حیام کو کال کی۔۔۔اس نے نہیں اٹھائی تھی۔

ضرور اس میڈم کا فون سائیلنٹ پر ہو گا اگلا بندہ کال کر کر کے ختم ہو جائے اس میڈم کو کیا پرواہ۔

زری کو کال کرو چھوڑو حیام کو۔

آتی ہے تو اس کو پوچھتے ہیں۔۔۔نور نے جب زری کو کال کی تو اس نے کال کاٹ دی۔

اب یہ کیا ہے۔۔۔؟نور چیخی تھی۔

کیا ہوا۔۔۔؟زری نے کال ہی کاٹ دی ہے۔

ماشاءاللہ ان لڑکیوں کا تو اللہ ہی مالک ہے معلوم نہیں ان کے شوہروں کا کیا بنے گا۔

وہ دیکھو افشی ایک میڈم تو آگئی ہے دوسری معلوم نہیں کہاں ہے۔

یار کیا ہوا تم کال کر رہی تھی زری نے آتے ہی نور سے سوال کیا تھا۔

حیام کہاں ہے۔۔۔؟وہ پتا نہیں کہاں ہے آجائے گی ابھی۔

تم لوگ دیکھاؤ کیا کام کیا ہے۔۔سوال ہو گیا کیا۔۔۔؟

زری نے حیام کا عارض کے پیچھے جانے والی بات کو نظر انداز کر کے ان کا دھیان بھٹکا دیا تھا۔

نہیں میڈیم Division Algorithm کا پروف سمجھائیں ہمیں۔

ایک تو پچھلے دس دنوں سے تم اسی پر پھنسی ہوئی ہو نور۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تم سمجھاتی کب ہو مجھے جو ایسے بول رہی ہو۔

اچھالاؤ سمجھاتی ہوں کہتے ہی وہ وہی بیٹھ کر اسے سمجھانے لگی۔

حیام کے نام کی پکار پر جب عارض نے مڑ کر دیکھا تو حیام کو کسی کی جانب متوجہ پایا تھا۔

ایک نظر حیام کو دیکھ کر عارض رکا نہیں تھا بلکہ آگے بڑھ گیا تھا۔

مگر اپنے ڈیپارٹمنٹ میں داخل ہونے سے پہلے ہی اس کو ثنا ملی تھی۔

عارض۔۔۔!وہ ایک طرف سے ہو کر جانے لگا تھا جب ثنا نے اسے پکارا تھا۔

بولو کیا ہے۔

عارض چہرے پر سنجیدگی لیے اکڑ انداز میں بولا تھا۔

عارض دو منٹ بات کر سکتے ہیں۔۔؟

میرے پاس وقت نہیں ہے تمھاری فضولیات سننے کا۔

ہاں میری بات سننے کا وقت نہیں ہے تمھارے پاس اور اس مڈل کلاس کے لیے بہت وقت ہے ناں۔

Mind Your language Sana Zeeshan.

تم اس سے تو اس طرح بات نہیں کرتے جس طرح مجھ سے کرتے ہو۔

عارض۔۔۔!حیام نے اسے آواز دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہے اس مڈل کلاس میں جو میرے پاس نہیں ہے۔

حیا۔۔۔!حیام کے پاس حیا ہے جو تمھارے پاس نہیں ہے۔

وہ تمھاری طرح بے حیا نہیں ہے۔

ایسی کیا بے حیائی نظر آتی ہے تمھیں مجھ میں۔۔۔؟

عورت کی حیا اس کی آنکھوں میں ہوتی ہے اس کی ہر انداز میں نظر آتی ہے۔

اور یہ حیا حیام کے ہر انداز سے جھلکتی ہے۔

وہ تمھاری طرح بے باک نہیں ہے۔

مس ثنا ذیشان اور سب سے بڑھ کر حیام کو بات کرنے کا طریقہ ہے جو تمھارے پاس نہیں ہے۔

حیام کے پاس وہ سب ہے جو تمھارے پاس نہیں ہے۔

Don't Compare yourself Sana Zeeshan with Hayam Ahmad because Sana Zeeshan will never become Hayam Ahmad, understand!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عارض غصے سے دھاڑا تھا۔

تم ثنا سے اس طرح بات نہیں کر سکتے ثنا کے پیچھے کھڑا لڑکا اس کے آگے آتا غصے سے بولا تھا۔

جب کہ عارض نے اس کے جبڑے پر ایک مکا مارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آج کے بعد مجھ سے اس لہجے میں بات مت کرنا ابھی تو جبڑا سلامت ہے آئندہ میں اس کی گارنٹی نہیں دوں گا۔

عارض دھاڑا تھا اور اس کی اتنی فکر ہے نہ تو اس کو مجھ سے دور رکھنا۔

ورنہ تم ثنا ذیشان کو جانتے ہو۔

عارض کے پیچھے کھڑی حیام اس کے رویے پر حیرت زدہ تھی۔

کیا تھا وہ شخص۔۔۔

کون سا اس کا اصل چہرہ تھا۔۔۔

جو حیام نے آج دیکھا تھا یا جو وہ روز دیکھتی تھی۔

عارض۔۔۔! بات سنیں حیام نے ڈرتے ہوئے اسے پکارا تھا۔

عارض حیام کی بات پر خاموشی سے مڑا تھا مگر اس کی آنکھوں میں ایک سرد تاثر تھا۔

بے اختیاری میں حیام ایک قدم پیچھے ہوئی تھی۔

حیام کی جانب دیکھتے ہی وہ اس کی طرف بڑھا تھا۔

چلیں حیام۔۔۔!

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عارض۔۔۔!ثنانے اسے پیچھے سے آواز دی تھی۔

تمھارے قریب آنے والی ہر لڑکی کو میں برباد کردوں گی عارض۔

ثنا کی بات پر عارض ایک جھٹکے سے مڑا اور غصے سے ایک ایک قدم اٹھاتا ثنا کے قریب پہنچا تھا۔

اور اس کا جبڑا اتھام کر اسے دیوار کے ساتھ لگایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر حیام کو کچھ بھی ہوا تو ثناز یشان یادرکھنا میں عارض احمد وہاب تمھیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔

وہ غصے سے سرخ ہوتی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑھے غرایا تھا۔

اور اسے ایک جھٹکے سے چھوڑتا جیسے آیا تھا ویسے ہی حیام کے قریب گیا۔

چلیں حیام۔

بغیر رکے حیام کو آنے کا کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا تھا جبکہ حیام نے ایک نظر مڑ کر ثنا کو دیکھا اور پھر اپنے آگے چلتے عارض کو وہ بری طرح الجھی تھی۔

حیام چلیں۔۔۔!

آگے چلتے عارض نے اسے آواز دی تھی۔

اب کی بار اس کی لہجے میں سختی تھی۔

عارض کی آواز سنے ہی حیام فوراً اس کی جانب بڑھی تھی۔

جب وہ دونوں وہاں سے کافی دور آگئے تو عارض نے خود کے غصے پر قابو پاتے حیام کو مخاطب کیا تھا۔

حیام آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ میں جائیں۔

عارض یہ کیا طریقہ تھا ایک لڑکی سے بات کرنے کا۔

حیام آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ میں جائیں اور میرے معاملات مجھے میرے طریقے سے دیکھنے دیں۔

عارض نے ایک ایک لفظ چبا کر بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض حیام سے غصے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے با مشکل خود پر قابو کیئے ہوئے تھا۔

عارض آپ انتہائی بد تمیز اور پتھر دل انسان ہیں۔

حیام میں نے کب آپ سے بد تمیزی سے بات کی ہے جو آپ اس طرح بول رہی ہیں۔

عارض غصے سے پھٹا تھا۔

مجھ سے نہیں کی مگر لڑکی سے تو کی ہے ناں۔وہ بھی چیخی تھی۔

حیام---!

نام مت لیں میرا جا رہی ہوں میں یہاں سے۔

حیام کے اس لہجے پر عارض بھی ایک لمحے کو رکا تھا۔

آج اس نے بھی پہلی بار حیام کا سخت انداز دیکھا تھا جیسے حیام نے پہلی بار عارض کا سخت انداز دیکھا تھا۔

عارض کو اس چھوٹی سی لڑکی کی یاد آئی تھی جو ہمیشہ اسی طرح اس کے غصے کا جواب غصے سے دے کر چلی جایا کرتی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اور پھر جب تک عارض اسے مناتا نہیں تھا وہ ٹھیک سے اس سے بات بھی نہیں کرتی تھی۔

حیام بات سنیں میری عارض نے اسے پیچھے سے آواز دی تھی جس کو یکسر حیام نے اگنور کیا تھا اور تیزی سے آگے بڑھتی رہی تھی۔

حیام تقریباً بھاگتے ہوئے اوول گراؤنڈ میں داخل ہوئی تھی مگر تھوڑا ہی دور جا کر وہ کسی لڑکے سے بری طرح ٹکرائی تھی۔

یہ منظر دیکھ کر عارض کے قدموں کو راہداری میں ہی بریک لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس شخص سے ٹکرانے کے باعث حیام ایک دم پیچھے ہوئی اور سائیڈ سے نکل کر جانے لگی تھی جب اس لڑکے نے حیام کو کلائی سے تھام کر اپنی جانب کھینچا تھا۔

جس کی وجہ سے وہ اس وجود سے بری طرح ٹکرائی تھی۔

Hey Pretty girl you are here again.

مستقیم کی یہ حرکت حیام کو غصہ دلا گئی تھی۔

حیام نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس سے چھوڑوایا اور ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھا۔

آج کے بعد کسی بھی لڑکی کو ہاتھ لگانے سے پہلے اس تھپڑ کو یاد رکھنا۔

حیام اس کو شہادت کی انگلی سے وارن کرتی غرائی تھی۔

مستقیم کی اس حرکت پر عارض حیام کے قریب پہنچتا اس سے پہلے ہی حیام نے اس کو تھپڑ دے مارا تھا۔

جبکہ گراونڈ میں موجود سب سٹوڈنٹس کبھی مستقیم کو کبھی حیام کو دیکھ رہے تھے۔

وہاں موجود سب سٹوڈنٹس کے لیے یہ سب کسی تماشے سے کم نہیں تھا اس لیے وہ سب ان دونوں کے گرد دائرے کی شکل میں موجود اس تماشے کو دیکھ رہے تھے۔

You....

اس سے پہلے وہ اور کچھ کہتا حیام دھاڑی تھی۔

Just Shut up...

Posted On Kitab Nagri

اپنی زبان سے ایک لفظ بھی کہنے سے پہلے ہزار بار سوچ لینا بہت برا حال کروں گی تمھارا۔وہ غرائی تھی۔

اوقات کیا ہے تمھاری جو مستقیم اداونی کا برا حال کرے گی کہتے ہی مستقیم نے حیام کو دھکا دیا تھا جس کی وجہ سے وہ بری طرح گراونڈ میں گری تھی۔

آئیندہ مجھ سے بدتمیزی کی تو تیرا وہ حشر کروں گا کہ تو یاد رکھے گی۔

عارض سب سٹوڈنٹس کے رش کو پیچھے کر رہا تھا تاکہ وہ حیام تک پہنچ سکے۔

حیام کو دھکا دے کر مستقیم سٹوڈنٹس کو ایک طرف کرتا ہاں سے چلا گیا تھا جبکہ حیام نیچے بیٹھی ابھی بھی مستقیم کی پشت کو دیکھ رہی تھی۔

حیام اٹھیں۔۔۔!عارض نے نیچے بیٹھی حیام کو کندھوں سے پکڑ کر اٹھانے کی کوشش کی تھی۔

Don't touch me Aarez.

حیام سرخ آنکھوں سے دھاڑی تھی جبکہ اس کی آنکھوں سے دو آنسو نکل کر اس کے گالوں پر بہے تھے۔

حیام اٹھیں اپنی کلاس میں چلیں۔

عارض نے ایک بار پھر اسے کندھوں سے تھاما تھا۔

عارض اپنے ہاتھ اپنے تک محدود رکھیں۔

عارض کے ہاتھ پیچھے کرتے ہی حیام اٹھ کھڑی ہوئی اور بے دردی سے اپنے آنسو صاف کیے۔

یہاں کوئی تماشا لگا ہوا ہے کیا۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

عارض ارد گرد سٹوڈنٹس کو دیکھ کر دھاڑا تھا۔

اس کے اتنے غصے سے دھاڑنے پر سب وہاں سے ہٹ گئے تھے۔

سب کے جاتے ہی عارض ایک بار پھر حیام کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

جو کسی کو فون کر رہی تھی اور اپنے آنسوؤں بہنے سے روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

حیام کے بازوں پر شاید گرنے سے زخم آیا تھا اسی لیے اس کی سفید قمیض کی بازو پر خون کی چند لکیریں تھی۔

کہاں ہو تم لوگ۔۔۔؟

نہیں کچھ بھی نہیں ہوا۔

اچھا میں بھی آ رہی ہوں۔

سر آ گئے ہیں کیا۔۔۔؟

اچھا اگر آ جائیں تو ان کو کہہ دینا میں لائبریری میں ہوں۔

ہمم پانچ منٹ میں آ رہی ہوں۔

اچھا ٹھیک ہے اللہ حافظ۔

فون بند کرتے ہی حیام عارض کو اگنور کرتے وہاں سے جانے لگی۔

حیام آپ کے بازو پر چوٹ آئی ہے۔

کوئی بات نہیں ٹھیک ہو جائے گی آپ فکر نہ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایسی ہی تھی خود پر آنے والی تکلیف کو برداشت کر جانے والی۔

حیام۔۔۔!عارض نے اسے ایک بار پھر آواز دی تھی۔

عارض آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ جائیں۔

اتنا کہتے ہی حیام بغیر اس کی جانب دیکھے وہاں سے چلی گئی تھی۔

May I Come in Sir!

جی آجائیں کہاں تھی آپ حیام۔

سر وہ لائبریری میں آپ نے جو پریزینٹیشن کے ٹاپکس دیے تھے ان کے بارے میں کچھ پوائنٹس دیکھنے تھے۔

اوکے مگر کلاس کے وقت پر آپ کلاس میں موجود ہوں اوکے سر۔

I will be careful next time!

Hmm good go to your seat!

Thank you Sir!

حیام ویسے ہی نظریں جھکائے خاموشی سے جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔

So lets start class

لاسٹ لیکچر میں ہم نے

gcd

Posted On Kitab Nagri

کے بارے میں پڑھا تھا کہ اسے کیسے نکالتے ہیں آج ہم

Eluiciden Algorithm

کے بارے میں پڑھیں گے۔

پروفیسر عمر کیا پڑھا رہے تھے حیام کا دھیان اس جانب بالکل بھی نہیں تھا۔

وہ آج ہونے والے واقعات میں بری طرح الجھی ہوئی تھی۔

تو کلاس آپ میں سے کون مجھے

Division Algorithm

کا فارمولا بتائے گا۔

جی نورالعین بیٹا آپ بتائیں

a=b.q+r

نور نے فوراً جواب دیا تھا۔

حیام نے نور کا جواب سنا تھا اس کے بعد اس کو کچھ علم نہیں تھا کی پروفیسر کیا پڑھا رہے ہیں۔

حیام۔۔!

حیام۔۔۔!

ہاں کیا ہوا۔۔۔؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

افشاں کی پکار پر وہ ہوش میں آئی تھی۔

کہاں گم ہو سوال کرو حل ابھی سر نے دیکھنا ہے۔

کون سا۔۔۔

یار ابھی جو سر نے بولا ہے وہی والا۔

اچھا۔حیام نے خالی ذہن کے ساتھ اپنا رجسٹر کھولا تھا اس نے سوال بھی افشاں کے رجسٹر سے دیکھ کر لکھا تھا۔

کیا کرنا ہے اس کا۔حیام نے سوال لکھتے پوچھا تھا۔

gcd and inverse gcd

نکالنا ہے۔

inverse gcd....

وہ کیسے۔۔۔؟

سارے لیکچر میں تمھارا دھیان کہاں تھا جو آخری دس منٹ میں مجھ سے پوچھ رہی ہو کیسے نکالنا ہے۔

تم نے نہیں بتانا تو صاف بتا دو تانے تو مت دو۔

میں نے تانا کب دیا۔

افشاں کی بات کو اگنور کرتے حیام نے زہرہ کو مخاطب کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زری مجھے یہ سوال سمجھانا کیسے کرنا ہے۔

حیام کے پوچھتے ہی زری اسے سمجھانے لگ گئی تھی جو اسے سمجھ بھی آ گیا تھا۔

جب وہ سب لیکچر سے فری ہوئی تو حیام کی خاموشی کی وجہ پوچھنے لگی۔

کچھ بھی نہیں ہوا۔

حیام۔۔!نور نے اسے پکارا تھا۔

کیا ہوا نور۔۔۔؟

تمھیں چوٹ لگی ہے۔ساتھ ہی اس نے حیام کا بازو اپنے سامنے کیا تھا۔

ہاں وہ میں گر گئی تھی۔

چار چار آنکھیں ہیں تمھارے پاس پھر بھی نظر نہیں آتا تمھیں۔۔۔زری غصے سے بولی تھی۔

ہمم۔۔۔اب کوئی لیکچر نہیں ہے ہمارا اس لیے تم تینوں بھی میرے ساتھ شاپنگ پر چلو۔

انکار میں نہیں سنوں گی۔

ہتمی انداز میں کہتے اس نے اپنا بیگ کندھے پر ڈالا تھا۔

ہم جائیں گے کیسے۔۔۔؟نور نے ناں جانے کا ایک بہانا ڈھونڈا تھا۔

میری گاڑی پر۔

اور تمھاری گاڑی کہاں ہے۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

پارکنگ میں۔ مزید کوئی سوال ہے تم لوگوں کا۔۔؟ حیام چڑھ کر بولی تھی۔

ہاں۔۔۔!

اب کیا ہے۔۔۔؟ حیام نے نور کو گھورتے ہوئے سوال کیا تھا۔

تمھارا بازو۔۔۔

ہلکی سی خراش ہے اور کچھ نہیں اور ہم لڑکیاں کمزور نہیں ہوتی جو یوں زرہ سی تکلیف لے کر بیٹھ جائیں۔

میں گاڑی نکال رہی ہوں پارکنگ سے تم تینوں آجاؤان کو کہتے ہی حیام آگے بڑھ گئی تھی۔

بد تمیز حکم دے کر خود چلی گئی ہے نور منہ بناتی بولی تھی۔

اس سے اپنے وہ ہٹلر دوبارہ آجائے چلو تم دونوں میں زمل کو بھی فون کر دوں کہ ہم جارہے ہیں تا کہ وہ ہمارا انتظار نہ کرتی رہیں۔

اچھا ٹھیک ہے۔

افشاں زمل کو فون کرتی پارکنگ کی جانب بڑھی جبکہ نور اور زری بھی اس کے پیچھے تھی۔

مال جاتے ہوئے حیام نے رستے سے اینٹی سیپٹک اور بینڈیج لیا اور اپنا زخم صاف کر کے اس پر پٹی کی۔

اور پھر ایک بینک کے پاس روک کر اس نے مطلوبہ رقم نکلوائی اور پھر وہ مال پہنچی۔

حیام یہ بتاؤ تم نے کیا لینا ہے۔

یار ڈریس لینا ہے بھائی کی بارات کے لیے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اچھا کس کلر میں۔

ہمم حیام سوچ میں پڑ گئی تھی۔

I want black and red

Ok miss Vampire

اچھا حیام اگر کسی اور کلر میں اچھا لگا تو پھر کیا کرو گی نور فوراً بولی تھی۔

یار دیکھیں گے اچھا لگنے پر ہی ہے کوئی پسند تو آئے پہلے۔

ہمم ولیمے کا ڈریس لے لیا ہے تم نے۔

نہیں وہ سوچ رہی ہوں مما سے کہوں گی وہ لے آئیں یا کسی دن ان کے ساتھ جا کر لے آؤں گی۔

چلو جیسے تمھیں مناسب لگے۔۔۔زری نے فوراً جواب دیا تھا۔

حیام وہ دیکھو ایک دکان کے باہر سے گزرتے نور نے اس جانب اشارہ کیا جہاں بہت ہی خوبصورت کالے رنگ کی فراک ڈمی پر ڈیسپلے تھی۔

چلو وہ فراک دیکھیں۔۔۔نور حیام کو کھینچتے ہوئے بولی تھی۔

اچھا بہن صبر۔نور کے اصرار پر وہ لوگ اس دکان پر گئی تھی۔

وہ فراک یقیناً بہت خوبصورت تھی اور حیام کو کچھ حد تک پسند بھی آئی تھی۔

تو پھر یہ ڈن ہے ناں۔۔۔نہیں نور آگے بھی دیکھتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

مگر کیوں حیام۔۔۔؟

نور اس پر بہت سٹون ورک ہوا ہے اور تم جانتی ہو میں اتنا بھاری ڈریس نہیں پہنتی۔

حیام ایک بار پہن لو کچھ نہیں ہوتا۔

بالکل بھی نہیں۔۔۔

چلو اٹھو۔

اٹھو یار گھر بھی ٹائم پر جانا ہے۔

حیام کے قدم باہر کی جانب بڑھے تھے تو وہ سب بھی اس کے پیچھے باہر آئی تھی۔

حیام وہ دیکھو وہ ریڈ ڈریس کتنا پیارا ہے۔زری کی آنکھیں اس کو دیکھ کر چمک اٹھی تھی۔

زری ادھر دیکھو میری طرف۔

ہاں بولو۔۔۔

تمھیں کیا میں شکل سے دلہن لگتی ہوں۔

نہیں کیوں کیا ہوا۔۔۔؟

پاگل ہو وہ بلڈ ریڈ برائیڈل ڈریس ہے۔

خاموش ہو جاؤ اور آگے آؤ میرے ساتھ۔

حیام ان کو لیے ایک دکان کی جانب بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دکاندار ان کو مختلف انداز کے ڈریس دیکھا رہا تھا جس میں سے کوئی بھی حیام کو پسند نہیں آیا تھا۔

باجی یہ والا دیکھیں یہ مال ہم آج ہی لے کر آئے ہیں۔

دکاندار اس کے سامنے مختلف رنگوں کی فراک کھول رہا تھا۔

یہ دیکھو نور زری افشی یہ کتنا خوبصورت ہے۔

پیروں کو چھوتی وہ ایک ڈسٹی بلو کلر کی فراک تھی جس پر گولڈن کام ہوا تھا۔

حیام کیا سچ میں اتنا سمپل فراک لو گی تم۔۔۔؟

ہاں اتنا پیارا تو ہے اور ویسے بھی مجھے بہت بھاری ڈریسز نہیں پسند ہیں۔

حیام تم نے بارات فنکشن کے لیے ڈریس لینا ہے۔

ہاں تو بالکل ٹھیک ہے۔

بھائی آپ یہ والا پیک کر دیں۔

پتا نہیں تم اپنی شادی پر کیا کرو گی مجھے تو لگتا ہے تم نے اپنے دولہے کو بھی کہنا ہے میں جیسے ہو مجھے ویسے ہی لے جاؤ۔

بھاری سوٹ مجھ سے نہیں پہنے جاتے افشاں منہ بناتے بولی تھی۔

خاموش ہو جاؤ تم لوگ۔

اتنے میں حیام کا فون بجا تھا وہ اٹھ کر دکان میں دوسری جانب فون سننے کے لیے چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں نور اور زری وہی بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔

اتنے میں ایک خاتون اندر داخل ہوئی تھی۔

دکاندار ان کو مختلف ڈریس دیکھا رہا تھا جو ان کو پسند نہیں آرہے تھے اور پھر اس نے ان کو بھی وہی ڈریس دیکھانے شروع کیے جو وہ کچھ دیر پہلے حیام کو دیکھا رہا تھا۔

وہ ڈریس دیکھتے ہوئے ان کی نظر اس ڈسٹی بلو ڈریس پر پڑی تھی۔

باجی وہ انہیں نے خرید لیا ہے۔

دکاندار نے اس جانب اشارہ کیا جہاں نور زری اور افشاں بیٹھی تھیں۔

بھائی مجھے وہ والا مل سکتا ہے؟

باجی آپ لڑکیوں سے بات کر کے دیکھ لیں اگر وہ مان جاتی ہیں تو میں وہ آپ کو دے دوں گا۔

ٹھیک ہے کہتے ساتھ ہی وہ خاتون اپنی جگہ سے اٹھی تھیں اور ان تینوں کے قریب آئی تھیں۔

ایکس کیوز می بیٹا۔

جی آنٹی۔افشی نے بہت ادب سے جواب دیا تھا۔

بیٹا وہ بلو کلر کا ڈریس آپ نے لیا ہے۔

جی آنٹی افشاں اس درمیانی عمر کی عورت کو دیکھ کر ادب سے کھڑی ہوئی تھی۔

بیٹا کیا آپ وہ ڈریس مجھے خریدنے دیں گی مجھے اپنی چھوٹی بہو کے لیے لینا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ایکچیولی آنٹی وہ ڈریس ہماری دوست نے لیا ہے۔ وہ فون پر بات کر رہی ہے آپ ایک بار اس سے بات کر لیں۔

افشاں نے اس جانب اشارہ کیا جہاں حیام بیٹھ کئے کھڑی تھی۔

یہ ڈریس اگر حیام نے انہیں دے دیا تو یہ ہمیں اور کھپائے گی۔

افشاں کو سوچ سوچ کر ہی ہول اٹھ رہے تھے۔

چلو اب کیا یہی بیٹھنے کا ارادہ ہے تم تینوں کا۔

حیام فون پر بات کر کے جب واپس آئی تو ان تینوں کو کہنے لگی۔

اب گھر جانا ہے۔۔۔؟

نہیں باقی کی شاپنگ بھی کرنی ہے ابھی۔ اٹھو شاباش میں بل پے کر کے آتی ہوں۔

یار وہ انہیں تم سے بات کرنی ہے۔

افشی نے اس عورت کی جانب اشارہ کیا وہ ان کے ساتھ والے بینچ پر بیٹھی تھیں۔

جی آنٹی۔۔! حیام کے پکارتے ہی وہ عورت کھڑی ہوئی تھی اور حیام کی جانب اپنا رخ کیا تھا۔

اس عورت کو دیکھ کر حیام کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے۔

خالہ جان۔۔۔! اتنا کہتے ہی حیام ان کے گلے لگی تھی۔

کس کے ساتھ آئی ہو حیام۔۔۔؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

خالہ جان اپنی دوستوں کے ساتھ۔۔۔ان سے ملیں یہ افشاں ہے یہ نورالعین ہے اور یہ زہرہ ہے۔

ماشاءاللہ بیٹا آپ سب سے مل کر بہت اچھا لگا انہوں نے مسکرا کر ان سب کے سر پر ہاتھ رکھا۔

خالہ آپ اکیلی آئی ہیں۔۔۔؟

نہیں بیٹا عارض کے ساتھ آئی تھی مگر وہ چھوڑ کر چلا گیا تھا۔

وہ کہتا ہے شادی کی شاپنگ سے زیادہ ضروری اس کی میٹنگ ہے۔

عارض کے نام پر حیام کا دل بہت تیزی سے دھڑ کا تھا۔

اپنی حالت پر قابو پاتے حیام کہنے لگی۔

خالہ جان آپ ان کو چھوڑیں آئیں ہم مل کر شاپنگ کرتے ہیں۔

کہتے ساتھ ہی حیام نے ان کے ہاتھوں میں موجود شاپنگ بیگز لیے تھے اور آپ نے مجھ سے کیا بات کرنی تھی۔

وہ کچھ نہیں چھوڑو بیٹا۔

چلو نکلو تم لوگ میں پیمنٹ کر کے آ رہی ہو۔

حیام بھی ان کے پیچھے اپنی ڈریس کی ادائیگی کر کے رانم صاحبہ کے ساتھ باہر آئی تھی۔

خالہ جان بھابھی کی ساری شاپنگ ہو گئی ہے۔۔۔؟

نہیں بیٹا صرف جوتے رہ گئے ہیں اور وہ خود لے لیں گی۔

خالہ جان بھائی کب آئیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

اگلے ماہ تک آجائے گا انشاءاللہ اور خالہ جان اس سے پہلے حیام کچھ کہتی رانم صاحبہ کا فون رنگ ہوا تھا۔

اچھا بیٹا آپ رکو میں آرہی ہوں کہتے ساتھ ہی انہوں نے اپنا فون بند کر دیا تھا۔

کیا ہوا خالہ جان۔

کچھ نہیں بیٹا عارض آگیا ہے مجھے لینے۔

میں اب چلتی ہوں بیٹا۔۔۔ کہتے ساتھ ہی وہ حیام کے ہاتھوں سے بیگز پکڑنے لگ گئی تھیں۔

خالہ جان میں چھوڑ آتی ہوں۔

نہیں بیٹا آپ اپنی شاپنگ انجوائے کرو میں چلی جاؤں گی۔

حیام کے اصرار کرنے کے باوجود وہ چلی گئیں تھی۔

چلو جی مس حیام آپ کی ساس صاحبہ تو چلی گئی ہیں اور آپ کے آرمانوں پر بھی پانی پھیر گئی ہیں تو اب چلیں باقی کی شاپنگ کرنے یاں آپ نے اب دکھی آتماؤں کی طرح گھر رخصت ہونا ہے۔

کچھ نگاہیں منتظر ہیں
اور کسی کو فرصت ہی نہیں

بکو مت زری اور چلو شوز دیکھیں نہیں بلکہ وہ ہیں میرے پاس میں وہی پہنوں گی ہم ایسا کرتے ہی چوریاں لیتے ہیں اور پھر کھانا کھا کر گھر چلیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

ہمم چلو۔۔۔نور نے تھکا ہوا جواب دیا تھا۔

پہلے ہی حیام نے ایک گھنٹہ لگا کر ڈریس لیا تھا اور پھر ایک گھنٹہ لگا کر اس نے اپنے لیے جیولری لی تھی۔

آج کے بعد میں نے تمھارے ساتھ شاپنگ پر نہیں آنا حیام۔۔۔نور ایک جگہ بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔

کیوں۔۔؟حیام نے حیرت سے پوچھا تھا۔

تمھیں کوئی چیز جلدی پسند ہی نہیں آتی ہے۔

یار حد ہے ویسے۔

تم لوگ یہ سوچو میری کتنی ہمت ہے جو اس کے ساتھ شاپنگ پر آجاتی ہوں۔

نور نے افشی کو سلوٹ کیا تھا۔

اچھا اٹھو اب کچھ کھا لیں۔

کرم نوازی ہے میڈم کی۔

چلو جی۔۔۔

پھر وہ چاروں کچھ کھانے کے لیے فوڈ ایریا کی جانب بڑھ گئی تھی۔

کھانے کے بعد وہ سب اپنے اپنے گھر کی جانب بڑھیں تھیں۔

رانم صاحبہ ابھی گاڑی میں جا کے بیٹھی تھی۔

جب عارض بولا مما آپ نے اتنی دیر لگا دی آنے میں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جی بیٹا یام مل گئی تھی اس سے بات کرنے لگی تھی اس وجہ سے آنے میں دیر ہو گئی۔

اچھا کیا کہہ رہی تھی۔۔۔؟

سب کا پوچھ رہی تھی کہ سب کیسے ہیں۔

میرا پوچھا تھا اس نے۔

تمھیں کیا لگتا ہے عارض۔۔۔؟ رانم صاحبہ نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

پوچھا ہو گا مما۔۔۔ عارض نے گاڑی موڑتے جواب دیا تھا۔

عارض بیٹا آپ کیوں نہیں ملتے اس سے منکوحہ ہے وہ آپ کی۔

مما اس بات کو چھوڑیں مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔

جی۔۔۔ رانم صاحبہ نے گھور کر عارض کو دیکھا تھا۔

اس نام پر ایک لمحے کو عارض کا دل دھڑکا تھا۔

اسے روتی ہوئی چھوٹی سی بچی یاد آئی تھی پھر اسے حیام کی بھیگی آنکھیں یاد آئی نہ جانے کیوں وہ ان دونوں آنکھوں کا موازنہ کر رہا تھا اس کو وہ آنکھیں اپنے ماضی کے پردوں پر ابھرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اپنی سوچوں کو جھکا۔

کیا بات کرنی عارض۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

مما ہمیں نیسلے اور یونی لیور والوں کی طرف سے انٹرنشپ کی آفرز آئی ہیں اب آپ بتائیں کہ میں بابا کا بزنس میں ساتھ دوں یا یونی لیور یا نیسلے میں سے کسی ایک کمپنی میں کام کرو۔

عارض گاڑی موڑتا بولا تھا۔

عارض بیٹا جب اپنا بزنس ہے تو نیسلے یا یونی لیور میں کام کیوں کرنا ہے؟

اپنی کمپنی میں اپنے بابا کا ساتھ دو۔

او کے مما۔

سارے رستے ان کے درمیان کسی نہ کسی موضوع پر گفتگو چلتی رہی تھی۔

گھر کے باہر پہنچ کر عارض نے گاڑی سے سارا سامان نکالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اندر کی جانب بڑھا تھا۔

حیام میں کب سے دیکھ رہی ہوں تم بالکل خاموش ہو اور ایک بات بتاو تم زری کے ساتھ گئی تھی مگر اس کے ساتھ واپس کیوں نہیں آئی کہاں گئی تھی تم۔

نور اور زری کو اتارنے کے بعد گاڑی میں صرف حیام اور افشاں ہی تھی جب افشاں اس سے سوال کر رہی تھی۔

کچھ کام تھا اس لیے گئی تھی۔

ہمم اچھا۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

اور یہ تمھارے بازو پر چوٹ کیسے آئی ہے۔

ڈرائیونگ کے دوران حیام نے اپنے بازو کی جانب دیکھا تھا۔

یار بتایا تو تھا گر گئی تھی۔

اچھا۔۔۔

حیام کے جواب پر افشاں مطمئن تو نہیں ہوئی تھی مگر اس نے بات کو کریدا نہیں تھا وہ جانتی تھی کہ حیام اس کو تب تک نہیں بتائے گی جب تک وہ خود نہ چاہے۔

افشاں تمھیں تمھارے گھر اتاروں یاں مما سے ملو گی۔

نہیں میں دو دن تک چکر لگاؤ گی ابھی گھر ہی اتار دو۔

او کے۔

پانچ منٹ بعد وہ دونوں افشاں کے گھر کے سامنے موجود تھی۔

حیام۔۔۔!

ہمم۔۔۔!

اللہ حافظ۔

اللہ حافظ کہتے ہی حیام گاڑی آگے لے گئی تھی۔

اگلے کچھ دن کیسے گزرے تھے کچھ علم ہی نہیں ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر ان دنوں میں حیام کا سامنا عارض سے نہیں ہوا تھا۔

ان سب دنوں میں جو ایک عجیب بات ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ مستقیم نے حیام کو مختلف نمبروں سے فون کر کے بہت پریشان کیا تھا۔

جس کو حیام مسلسل اگنور کر رہی تھی اور جب وہ زیادہ بار فون کرتا تو وہ نمبر ہی بلاک کر دیتی۔

ان کالز سے حیام کافی تنگ تھی۔

آنے والی روشن صبح اس کے لیے بہت اہمیت کی حامل تھی کیونکہ ان کا سپورٹس گالا تھا۔

حیام کو اس فنکشن کی خوشی تو تھی مگر اس کا دل ایک عجیب سی بے چینی میں بھی گرفتار تھا۔

کمرے میں ہر سو ہیٹر کی گرماہٹ پھیلی ہوئی تھی اور حیام اپنے سینے تک کمبل تانے کر سوئی ہوئی تھی۔

اس کا فون مسلسل بج رہا تھا۔

وہ بار بار نیند میں اپنا فون بند کر رہی تھی۔

مسلسل فون کے بجنے پر تنگ آ کر اس نے اپنی مندی آنکھیں کھول کر فون کی جانب دیکھا جہاں کسی ان نون نمبر سے بار بار کال آ رہی تھی۔

رات کے دو بج رہے تھے اور وہ شخص مسلسل حیام کی نیند میں خلل پیدا کر رہا تھا۔

اسلام علیکم نیند بھری آواز میں فون اٹھاتے ہی حیام نے سلام کیا۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھیے ہماری محبت نفرتوں کو کیسے مٹاتی ہے

سنا ہے! دشمن جاں کو بھی ہماری یاد آتی ہے

آخر میں وہ شخص قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

یہ آواز سن کر حیام کی نیند بھک سے اڑی تھی۔

تم تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے فون کرنے کی لگتا ہے اس دن کا تھپڑ بھول گئے ہو۔

نہیں دشمنِ جان بالکل نہیں بھولا بلکہ ابھی بھی تمھارے ہاتھوں کا احساس مجھے اپنے گالوں پر ہوتا ہے۔

جاہل انسان ایک لڑکی سے بھی بات کرنے تک کی تمیز نہیں ہے تمھیں۔

تمھارے گھر میں بھی ماں بہن ہوں گی اگر ان کے ساتھ کوئی ایسے کرے تو۔۔۔

پہلی بات تو یہ کہ نہ تو میری کوئی ماں ہے اور نہ ہی بہن مستقیم کی آواز پر حیام نے غصے سے اپنے دانت پیسے تھے اور اگلی کوئی بھی بات کیے بغیر اس نے کال کاٹ دی تھی اور یہ نمبر بھی بلاک کر دیا تھا۔

یا اللہ میری حفاظت فرمانا دل میں دعا مانگ کر خود کو پر سکون کرتے ہوئے حیام ایک بار پھر سونے کے لیے لیٹ گئی مگر اس کا دل بری طرح گھبرا رہا تھا۔

وہ چاروں کل کا ورد کرتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگی چند ہی لمحوں میں حیام اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئی تھی۔

حیام کی آنکھ صبح چھ بجے کے قریب کھلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس دن کے لیے ان سب نے ڈھیروں پلیننگز کی تھی۔

حیام کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا کیونکہ کہ آج کے دن وہ سب خوب مزہ کرنے والی تھیں۔

اس دن کو کھل کر جینے والی تھیں۔

اپنی معصوم شرارتوں سے وہ اپنے اس دن کو بہت خاص بنانے والی تھی۔

کسی بھی چیز کی پلیننگ کرنا انسان کی فطرت ہے مگر انسان جتنی مرضی پلیننگز کر لے ہوتا وہی ہے جو اللہ کو منظور ہوتا ہے۔

جب اللہ کسی کی قسمت میں آزمائش لکھ دیتا ہے تو اس کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔

حیام اپنی الماری کی سامنے کھڑی تیار ہونے کے لیے اپنے کپڑے نکال رہی تھی اس کے گیلے بال پشت پر پھیلے ہوئے تھے۔

اسی دوران حیام کا فون بجا اس کی رنگ پر حیام کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کی دوستوں کا ہی فون ہو گا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا اور کال اٹینڈ کی اور پھر سے الماری میں کچھ تلاش کرنے لگی گئی۔

حیام یار اتنا اندھیرا کیوں ہے تم کہاں پر ہو۔۔۔؟

الماری میں۔۔۔

وہاں کیا کر رہی ہو کہیں تم نے اپنا بستر وہاں تو نہیں لگا لیا۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

ہاں لگالیا ہے سوچا میرا کمرا اتنا بڑا ہے انسان کو تھوڑا عاجز ہونا چاہیے تو میں نے الماری میں ہی اپنا بستر لگالیا۔

بہت اچھا کیا تم نے اب ساری زندگی وہی رہنا باہر مت آنا۔

اووڈیٹس گریٹ آئیڈیا میرے ذہن میں پہلے کیوں نہیں آیا۔

بکو مت حیام اور اپنے کپڑے دکھاؤ کون سے پہن کر آو گی۔

نور اور حیام کی چھیر چھار کا اختتام کرتے ہوئے زری بولی تھی۔

تم لوگ یونیورسٹی میں دیکھنا۔

میں نے یونیورسٹی ہی آنا ہے کون سا کسی کی تلاش میں کہیں اور نکل جانا ہے۔

تمھارا کیا پتا حیام تم چلی بھی جاؤ حیام کی بات پر نور اس کو تنگ کرتے ہوئے بولی تھی۔

مجھے جس کی تلاش ہے وقت آنے پر وہ خود ہی مجھ سے آملے گا تمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے مس نورالعین۔

ویسے میں تو حیام کا ڈریس سب سے پہلے دیکھ لوں گی۔

حیام نے جیسے ہی الماری سے اپنا سر باہر نکالا تو افشی بولی۔

جی جی آپ کی نظر تو سب سے پہلے مجھ پر ہی پڑتی ہے۔

اووواہ یار تم سب تیار ہو بس میں ہی رہ گئی ہوں حیام فون کی جانب دیکھتے بولی تھی۔

چلو کوئی نہیں میں نے کون سا کچھ کرنا ہے بس دس منٹ میں تیار ہو جاؤ گی۔

Posted On Kitab Nagri

چلو پھر میں بھی تیار ہو جاؤں تم لوگوں سے یونیورسٹی میں ملاقات ہوتی ہے۔

حیام فون بند کرنے ہی والی تھی جب اس نے ان کو دوبارہ پکارا۔

اچھا سنو۔۔۔

ہاں جی ارشاد محترمہ۔۔۔حیام کے کہتے ہی زری بولی تھی۔

ویسے آج چڑیلیں بھی شہزادیاں لگ رہی ہیں اتنا کہتے ہی حیام نے فون کاٹ دیا۔

حیام کے اس انداز میں تعریف کرنے پر وہ تینوں بھی مسکرادی۔

حیام تیار ہو کر جیسے ہی کمرے سے باہر نکلی ایمان بیگم اسے دیکھ کر مسکرادی۔

ماشاءاللہ اللہ نظرِ بد سے بچائے آمین۔

آمین جزاک اللہ مما۔

چلو شاباش تمھارا ناشتہ تیار ہی جا کر پہلے ناشتہ کرو حیام کو اپنا بیگ کندھے پر ڈالتا دیکھ ایمان بیگم بولی۔

مما۔۔۔!لیٹ ہو جاؤں گی ناں۔

حیام منہ بنا کر بولی۔

کوئی بات نہیں ہو جانا۔

مما۔۔۔!

جی بیٹا اس میں کون سی بڑی بات ہے آپ اپنی گاڑی پر بھی تو جاسکتی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

جی مما۔۔۔

پھر چلو شاباش آؤ پہلے ناشتہ کرو۔

اپنا بیگ لاونج میں رکھ کر حیام کچن کی جانب بڑھ گئی۔

وہ ناشتہ کرنے کے ساتھ ساتھ ایمان بیگم سے باتیں کر رہی تھی۔

مما بابا اٹھ گئے ہیں۔۔۔؟

ہماری بیٹی شاید ہمیں یاد کر رہی تھی۔

بابا۔۔۔! حیام بھاگتے ہوئے ان کی جانب گئی تھی۔

مما میں نے ناشتہ کر لیا ہے اب میں جاؤں۔

حیام اپنا ناشتہ مکمل کرو۔

مما کر لیا ہے۔

حیام بیٹھ جاؤ اور اسے ختم کرو۔۔۔

جی بابا حیام نے منہ بنا کر اپنے ماں باپ کو دیکھا تھا۔

دس منٹ بعد حیام ناشتا ختم کیا مما بابا میں جا رہی ہوں۔

اللہ حافظ۔

Posted On Kitab Nagri

احمد صاحب اور ایمان بیگم سے مل کر حیام لاؤنج سے اپنا بیگ اٹھاتے باہر کی جانب بڑھی تھی وہ تیز قدموں سے بس سٹاپ پہنچی جہاں افشاں کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

شکر بس نہیں آئی ابھی۔

حیام اپنے پھولے ہوئے سانس بحال کرتے بولی تھی۔

اسلام علیکم افشی۔

واعلیکم السلام۔

ماشاءاللہ حیام تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔

جزاک اللہ تم بھی کسی سے کم نہیں لگ رہی ذرہ سنبھل کر رہنا یہ ناں ہو کہ۔۔

حیام نے اپنی بات آدھی چھوڑ دی تھی۔

جبکہ حیام کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس پڑیں۔

فکر مت کرو حیام کسی کو اتنا فری نہیں رکھا ہوا میں نے۔

میں جانتی ہو اپنی دوست کو میں اس لیے مجھے مت بتاؤ۔

اب زیادہ مکھن لگانے کی ضرورت نہیں ہے اور چلو بس بھی آگئی ہے۔

افشی کے کہتے ہی حیام نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بس کے رکتے ہی وہ دونوں اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی اور ہمیشہ کی طرح اپنی باتوں میں مصروف ہو گئی اگلے سٹاپ سے زمل نے بس میں بیٹھنا تھا۔

جیسے ہی بس اس سٹاپ پر رکی حیام اور افشی دونوں کی نظریں دروازے کی جانب تھی۔

زمل کے داخل ہوتے ہی دونوں نے ایک ساتھ ماشاءاللہ بولا تھا۔

اسلام علیکم لڑکیوں ان دونوں کے پاس آتے ہی زمل نے ان کو سلام کیا تھا۔

واعلیکم السلام کیسی ہیں آپ۔

شکر ہے اللہ کا تم دونوں سناؤ۔

الحمدللہ ہم چالکل ٹھیک آپ کے سامنے۔

ویسے افشاں آج لوگ بہت تیار ہو کر آئے ہیں زمل کو دیکھتے حیام بولی تھی۔

صحیح کہہ رہی ہو حیام اللہ خیر ہی کرے اب تو نجانے ہمارے بھائی کا کیا ہو گا۔

بس کرو لڑکیوں باز آجاؤ زمل ان دونوں کے ساتھ بیٹھتی ان کو ڈپٹ کر بولی تھی۔

اووا چھاتو اب ہم باز آجائیں حیام تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتی ہوئی بولی تھی۔

ویسے افشاں آج کل کچھ لوگوں کی بہت دوستی ہو گئی ہے۔

دوستی۔۔۔!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زمل آپ کا اشارہ اگر میری طرف ہے تو میری کسی سے کوئی دوستی نہیں ہوئی اور ناں ہی مجھے کرنی ہے بہت شکریہ آپ کا اور لوگ اپنی دوستی اپنے پاس ہی رکھیں۔

اووا چھا جی۔

جی۔۔۔!حیام تھوڑا غصے سے بولی تھی۔

اچھا اب یہ بتائیں آج کا کیا پلین ہے میرا خیال ہے گالا کے بعد کھانا کھانے باہر چلیں گے۔

اوکے چلیں گے۔

افشاں کے کہتے ہی زمل بولی تھی اور پھر وہ اپنی باتوں میں مصروف ہوگئی تھی جبکہ حیام خاموشی سے کھڑکی سے نظر آنے والے مناظر دیکھ رہی تھی۔

حیام کیا ہوا تم کچھ بول کیوں نہیں رہی۔

حیام کو خاموش دیکھ کر زمل اس سے پوچھ رہی تھی۔

زمل پتا نہیں کیوں میرا دل گھبرا رہا ہے۔

عجیب سی کیفیت ہو رہی ہے یوں محسوس ہو رہا ہے آج بہت کچھ پاؤں گی مگر ایسا بھی لگ رہا ہے میرے ساتھ کچھ بہت برا ہونے والا ہے۔

تمھارا وہم ہے حیام ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا۔

Posted On Kitab Nagri

میں بتاتی ہوں زمل اس کا دل اس لیے گھبرا رہا ہے کیونکہ اس کو ڈر ہے کہیں یہ ریس میں ہار نہ جائے اور پتا ہے اس کو کیا حاصل ہو گا۔

کیا۔۔؟زمل فوراً بولی تھی جبکہ حیام اب بھی خاموش رہی تھی۔

اس شخص کی محبت جس سے یہ دور بھاگتی ہے۔

شٹ اپ افشی بہت فضول بولنا شروع ہو گئی ہو تم۔

حیام کی بات پر زمل اور افشی دونوں ہی قہقہہ لگا کر ہنسی تھی جبکہ حیام ان کو مکمل اگنور کرتے ہوئے اپنے فون کی جانب متوجہ ہو گئی جو کب سے بج رہا تھا۔

زری نے حیام کو کافی میسجز کیے ہوئے تھے۔

اس نے ان کی چیٹ کھولی اور سب سے پہلا میسج دیکھا۔

کہاں ہو۔۔؟

جہنم میں۔۔۔حیام نے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا اور اپنا فون بیگ میں پٹخ دیا۔

اچھا سوری یار اب نہیں کہتے اپنا موڈ تو ٹھیک کرو حیام کی سڑی ہوئی شکل دیکھ کر زمل بولی تھی۔

زمل میری شکل ہی ایسی ہے کہتے ہی حیام اپنا بیگ اٹھا کر بس سے باہر نکل گئی کیونکہ بس یونیورسٹی میں رک چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کے پیچھے جلدی سے افشاں اور زمل بھی اتری تھی حیام زمل اور افشی کے آواز دینے کے باوجود نہیں رکی تھی اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کی جانب بڑھ گئی وہ جانتی تھی نور اور زری اس کو وہی ملیں گی۔

ڈیپارٹمنٹ میں داخل ہوتے ہی اس کو نور اور زری نظر آ گئی تھی۔

دبے قدموں سے حیام ان کے پاس گئی ان دونوں کو دیکھتے ہی حیام کا موڈ بدلا تھا۔

اس کی آنکھوں میں شرارت کی چمک ابھری تھی۔

ایکسکیوز می۔

یس نور نے پلٹتے ہوئے جواب دیا تھا۔

وہ میری دو سہیلیاں مل نہیں رہی میں نے سوچا شاید آپ نے دیکھا ہو۔

ہم آپ کو نہیں جانتے تو آپ کی سہیلیوں کو کیسے جانے گے اب کی بار زری بولی تھی۔

ایکچیولی مجھے لگا شاید آپ لوگوں نے دیکھا ہو کیونکہ عجیب مخلوقات سب کو جلدی نظر آ جاتی ہیں ناں۔

نہیں سوری ہم نے نہیں دیکھا نور منہ بنا کر بولی تھی جبکہ حیام کے عجیب مخلوق کہنے پر اس کو صدمہ پہنچا تھا۔

ایکسکیوز می ینگ لیڈیز اسلام علیکم۔

وا علیکم السلام۔

جی فرمایئے نور نے افشاں کے سلام کا جواب دیتے پوچھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہم نے پوچھنا تھا کیا آپ نے یہاں بیلو ڈریس لال پھولے چہرے والی لڑکی کو دیکھا ہے زمل اپنی ہنسی کنٹرول کرتے بولی۔

جی جی ہم نے دیکھا تھا وہ ابھی یہی کہی نظر آئی تھی زری نے فوراً جواب دیا تھا۔

آج تو معلوم نہیں کیوں سب ہم سے اپنی گمشدہ دوستوں کا پوچھ رہے ہیں۔

نور مجھے فیلنگ آرہی ہے ہم یوز ہیلپ کا بورڈ لیے کھڑے ہیں اور سب ہم سے مدد مانگ رہے ہیں۔

نہیں نہیں دراصل وہ ہماری دوست ہم سے ناراض ہے۔

افشی اچھی بات ہے وہ ناراض ہے اور اب وہ ناراض ہی رہے گی۔

اوو یار حیام بس اب مان جاؤ نا افشی معصوم شکل بنا کر بولی تھی۔

کیا ہوا ہے اس میڈم کو۔۔۔؟

کچھ نہیں زری بس ایک بات پر منہ بن گیا ہے اس کا۔

جی نہیں وہ بس ایک بات نہیں ہے۔

تم نے دو لوگوں کے جذبات کے بارے میں بات کی تھی۔

اور میری ایک بات یاد رکھنا ایک وقت ایسا آئے گا جب تم سب مجھے پکارو گی آوازیں دو گی مگر میں تم سب میں سے کسی ایک کی بات کا بھی نہیں دوں گی تب کیا کرو گے۔

انشاءاللہ ہم وہ وقت آنے ہی نہیں دیں گے زری اپنے دانتوں کی نمائش کرتے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وقت کسی کا غلام نہیں ہوتا جو وہ ہمارے حساب سے چلے۔

اس وقت کو تھمانے کے لیے ہم ڈوریمون کا گیڈ جیٹ استعمال کر لیں گے۔

اف تم لوگوں کا کچھ نہیں ہو سکتا نور کی بات پر کہتے ہوئے حیام نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا۔

چلو اندر چلیں۔

سپورٹس شروع ہونے والی ہیں۔

پوری یونیورسٹی آج سٹوڈنٹس کے ہجوم سے بھری پڑی تھی۔

سپورٹس شروع ہونے میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔

وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے باہر آگئی تھی اور اس کے ساتھ بنے لان میں بیٹھ کر باتوں میں مصروف ہو گئی تھیں۔

چند لمحوں بعد جب آہل زمل کی تلاش میں وہاں آیا تو ان سب کو وہاں لان میں بیٹھا دیکھ کر بولا آج تو اس جگہ کی جان چھوڑ دو لگتا ہے کچھ زیادہ ہی محبت ہے تم سب کو اس ڈیپارٹمنٹ سے۔

الحمد اللہ بھائی بہت پیار ہے ہمیں اپنے ڈپارٹمنٹ سے اسی لیے تو اس کے باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔

ویسے آہل بھائی یہ صرف ہمارا ڈیپارٹمنٹ تو نہیں ہیں آپ کا بھی یہی ہے۔

میں تو شکر کر رہا ہوں آج اس سے جان چھوٹی ہوئی ہے۔

بہت ناشکرے ہیں آپ آہل۔

Posted On Kitab Nagri

آہل کی بات پر زمل بولی تھی۔

آہل میرا خیال ہے تمھاری بہنوں کے لیے آج بھی یہاں پروفیسرز کو بلا لیتے ہیں۔

عارض آہل کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا جبکہ حیام نے عارض کو گھور کر دیکھا تھا۔

عارض کے نزدیک حیام کی اس دن کی ناراضگی ابھی بھی قائم تھی۔

چلو اٹھو ہم سب چلیں۔

سپورٹس شروع ہونے والی ہیں۔

اور ہاں آہل بھائی ہم سب کھانا باہر کھائیں گے ایک بجے تک تیار رہیں۔

مگر ایک بجے میرا باسکٹ بال کا میچ ہے ہم تین بجے کا کر لیتے ہیں۔

ایکسکیوزمی آپ کو کس نے انوائیٹ کیا ہے عارض کے کہتے ہی حیام بولی تھی۔

آہل نے۔۔۔

کیا مطلب میں نے۔۔۔؟

میں نے کب۔۔۔؟ آہل ابھی بول ہی رہا تھا جب عارض نے اس کو گھور کر دیکھا اور اس کے پاؤں پر اپنا پاؤں مارا۔

اوہ ہاں یاد آ گیا ابھی کچھ دیر پہلے ہی میں نے کہا تھا۔

عارض یار ایک بار ان دونوں سے پوچھو پہنچے کیوں نہیں ابھی تک۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

اچھا میں پوچھتا ہوں کہتے ہی عارض نے اپنی پاکٹ سے فون نکالا اور ایک جانب کو بڑھ گیا۔

عارض کے جاتے ہی حیام واپس بیٹھ گئی تھی۔

کچھ دیر آہل ان سب سے باتیں کرتا رہا پھر عارض کے پاس چلا گیا۔

آہل اور عارض کے وہاں سے جاتے ہی زری نے حیام کا ہاتھ کھینچ کر اس کو اٹھایا تھا۔

کیا بات ہے زری۔۔۔؟

حیام اٹھو اور میری تصاویر بناؤ۔

حد ہے زری بندہ سیدھی طرح کہہ دیتا ہے ایسے کھینچنے کی کیا ضرورت ہے۔

اچھا اب اٹھ جاؤ اور میری پیاری پیاری تصاویر بنا دو۔

زری کے کہتے ہی حیام اٹھی اور اس کی تصاویر بنانے لگ گئی جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

زری کبھی کسی پوز میں تصویر بنواتی تو کبھی کسی میں۔

ان کے برعکس نور اپنے فون میں گم تھی جبکہ زمل اور افشاں باتیں کر رہی تھی۔

حیام نے آج بیلو رنگ کا سوٹ پہنا تھا جبکہ زری کا پنک نور کا یلو زمل کا پرپل اور افشاں کا سبز رنگ کا تھا۔

ہمیشہ کی طرح وہ سب آج بھی بے حد پیاری لگ رہی تھی۔

یار زری اب بس کر دو تمھاری تصاویر بناتے بناتے میرے ہاتھ دوکھنے لگ گئے ہیں مگر تمھارے پوز ہی ختم نہیں ہو رہے۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا حیام بس ایک آخری تصویر اس طرف سے کہتے ہی زری پھولوں سے بھری کیاری کے پاس کھڑی ہو گئی تھی۔

حیام افسوس سے سر ہلاتی زری کے پیچھے گئی اور اس کی تصویر لی۔

آخری تصویر کا کہتے کہتے بھی زری نے اچھی خاصی تصاویر بنوا لی تھی۔

زری صاحبہ اگر آپ کا فوٹو شوٹ ختم ہو گیا ہو تو اب ہم چلیں ریس سٹارٹ ہونے والی ہیں۔

ہاں یار چلتے ہیں اس حیام کی بچی کو قسمے ایک تصویر نہیں لینی آتی۔

دیکھو ذرا کیسی تصاویر بنائی ہیں اس نے میری۔

زری کی بات پر حیام کو صدمہ پہنچا تھا ایک تو حیام بیچاری پچھلے آدھے گھنٹے سے اس کی تصویریں لے رہی تھی اور اب زری بڑے مزے سے کہہ رہی تھی کہ اسے تصویریں نہیں لینی آتی۔

بھاڑ میں جاؤ تم زری اور تمھاری تصاویر بھی۔

آج کے بعد مجھے مت کہنا کہ حیام میری تصویریں بناؤ۔

اتنا کہتے ہی حیام نے اپنا اور زری کا بیگ اٹھایا اور زری کے پاس آ کر اس کا بیگ اسے تھمایا۔

چلو اب میری ریس سٹارٹ ہونے والی ہے تم لوگوں کو پتا بھی ہے کہ میں نے 500 میٹر بھاگنا ہے پھر بھی میری انرجی ضائع کروا رہی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

ذرا قدر نہیں ہے دوست کی ساتھ ہی حیام نے مڑ کر اپنے پیچھے افشی زمل اور نور کو دیکھا جو جانے کے لیے تیار کھڑی تھی۔

بہن ہم سب نے بھی بھاگنا ہے ہماری بھی ریس ہے۔

ہاں جی 100 میٹر کی حیام نور کی بات پر آنکھیں گھوما کر بولی تھی۔

اب تم لوگوں نے یہی کھڑے ہو کر بحث کرنی ہے یاں چلو گی۔

زمل میں تو کب سے کہہ رہی ہو کوئی میری سنتا ہی نہیں۔

دس منٹ بعد وہ پانچوں ریسنگ ٹریک کے پاس موجود تھی۔

اس وقت 100 میٹر کی ریس ہونے والی تھی۔

سب سٹوڈنٹس تیار کھڑے تھے۔

اس کے بعد 500 میٹر کی ریس تھی۔

ریس سے پہلے حیام نے اپنا بیگ اور دوپٹہ زمل کو تھمایا اور ٹریک کے پاس جا کر کھڑی ہوئی۔

وہاں کھڑے ہو کر حیام نے ایک بار ان کی جانب دیکھا۔

حاضرین میں سب سے آگے زمل نور اور افشی کھڑی تھی جبکہ زری اس کے پاس کھڑی تھی ان تینوں نے تھمبس اپ کر کے حیام کو بیسٹ اف لک بولا تھا جس کو حیام نے اپنا سر خم کر کے قبول کیا۔

حیام کی نظر بے اختیار دوسری جانب گئی تھی جہاں آہل کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آہل نے بھی تینوں کی طرح تھمبس اپ کیا جس پر وہ مسکرا دی جبکہ آہل کے ساتھ کھڑا عارض لائیٹ بیلو شرٹ اور ڈارک بیلو پینٹ میں حیام کو دیکھ رہا تھا۔

حیام نے بے اختیار اپنی نظروں کا رخ پھیرا تھا۔

اس وقت 500 میٹر دوڑ کے لیے سٹوڈنٹس کے نام لیے جا رہے تھے۔

اپنا نام سنتے ہی حیام ٹریک پر جا کھڑی ہوئی اور ایک گہرا سانس لیا۔

وسل بجنے سے پہلے وہ بھاگنے کے لیے تیار تھی۔

وسل بجتے ہی حیام نے اپنی پوری قوت لگا کر بھاگنا شروع کیا اور سب سے پہلے فنش لائن کراس کی۔

فنش لائن کراس کرتے ہی حیام کے لبوں پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

حیام رک کر گہرے گہرے سانس لے رہی تھی جب زمل اس کی جانب بڑھی سب سے پہلے حیام کا حجاب درست کیا جو بھاگنے کے باعث تھوڑا خراب ہو گیا تھا اور پھر اس کا دوپٹہ اسے اوڑھا کر پانی کی بوتل تھمائی۔

ان سب سے کچھ ہی فاصلے پر بیٹھی ثنا ذیشان کبھی عارض کی جانب تو کبھی حیام کی جانب دیکھ رہی تھی۔

عارض ایک طرف کھڑا گہرے گہرے سانس لے کر پانی پیتی حیام کی جانب دیکھ رہا تھا۔

عارض کی آنکھوں میں حیام کے لیے چمک کچھ ایسی تھی جو ثنا کو جلا کر راکھ کر رہی تھی۔

اس منظر کو دیکھنے کے بعد ثنا اپنے فون پر کچھ دیکھنے لگی جہاں اسے کوئی میسج موصول ہوا تھا۔

میسج پڑھتے ہی اس نے تنظریہ مسکراہٹ کے ساتھ پہلے حیام کو اور پھر عارض کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام احمد تم اس دن کو کبھی نہیں بھولو گی۔

اس وقت مختلف ریسز ہو رہی تھی اور اب اگلی باری نور اور افشاں کی

Two leg race

کی تھی۔

اور پھر زری کی

Lemon and Spoon race

تھی۔

نور اور افشاں اپنے ٹریک پر کھڑی دوڑنے کے لیے تیار تھی۔

اب حیام زری اور زمل نے ان کو بسٹ لک وش کیا تھا اور پھر وسل بجتے ہی وہ دونوں بھاگنے لگی۔

اسی دوران حیام کے فون پر پروفیسر فیاض کی کال تھی وہ حیام کو بلا رہے تھے۔

حیام زمل کو بتا کر اپنا فون ان کو پکڑاتی پروفیسر کے پاس چلی گئی تھی۔

پروفیسر سے بات کرتے تقریباً اس کو بیس منٹ لگ گئے تھے۔

انہوں نے حیام سے سرٹیفکیٹس پر سٹوڈنٹس کے نام لکھوائے تھے۔

ان کا کام کر کے حیام ابھی واپس آ رہی تھی جب حیام کو رستے میں ثنا نے روک لیا۔

Hi Hayam Ahmad

Posted On Kitab Nagri

جی فرمایئے۔

حیام کبھی بھی اس سے خود بات نہ کرتی مگر اس وقت اس نے حیام کو مخاطب کیا تھا۔

کسی ہو حیام احمد۔

میں ویسی ہی ہوں جیسی آپ کو نظر آرہی ہوں۔

حیام نے سختی سے جواب دیا تھا۔

اور کچھ کہنا ہے یا میں جاؤ۔

وہ جو تمھاری دوست تھی اس دن تمھارے ساتھ۔

زری۔۔!کیا ہوا اس کو حیام نے فکر مندی سے پوچھا۔

وہ اس نے تمھارے لیے ایک میسج دیا ہے تم اپنا فون ان کے پاس ہی بھول آئی تھی۔

ثنا نے اپنا فون زمل کو پکڑا کر وہاں سے اس کا جانا دیکھا تھا۔

کیا کہہ رہی تھی وہ۔

حیام اس وقت اپنا دماغ استعمال کرتی تو ثنا کے چہرے پر مکاری بھری مسکراہٹ دیکھ کر بہت کچھ جان جاتی۔

وہ کہہ رہی تھی تم لوگوں کے ڈیپارٹمنٹ کے جو ایچ او ڈی ہیں وہ تمھیں روم نمبر 308 میں بلا رہے ہیں۔

اس نے سر کا نام بھی بتایا تھا مگر مجھے یاد نہیں آرہا وہ سوچتے ہوئے حیام کو کہنے لگی۔

بہت شکریہ آپ کا کہتے ساتھ ہی اس کلاس کی جانب بڑھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اب میں دیکھوں گی عارض کی تمھارے لیے محبت کیسے ختم ہوتی ہے۔

آج کے بعد وہ تم سے اور تمھارے وجود سے نفرت کرے گا۔

تم اس کو بہت حیادار نظر آتی ہوناں دیکھنا آج کے بعد وہی عارض تمھیں بدکار بولے گا۔

عارض کے قریب آنے والی ہر لڑکی کو میں برباد کر دوں گی۔

وہ صرف میرا ہے اور میں اسے حاصل کر کے رہوں گی۔

بیچاری لڑکی آخر میں ثنا مکاری سے قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔

یہ بات توطے تھی کہ یہ سب ثنا کی چال تھی۔

وہ حیام کے ساتھ کچھ کرنے والی ہے مگر وہ عارض کو حاصل کرنے کے لیے کس قدر گر سکتی ہے یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا۔

حیام جیسے ہی 308 میں پہنچی پورا کمرا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

حیام کا خیال تھا کی ابھی تک سر نہیں آئے اس لیے اس نے ان کا انتظار کرنے کا فیصلہ کیا ساتھ ہی ہاتھ سے ٹٹول کر لائیٹ جلانے کے لیے بٹن ڈھونڈنے لگی۔

ایک تو وہ پہلے ہی دھوپ سے آئی تھی اور اوپر سے کمرے میں بھی اچھا خاصا اندھیرا تھا جس کے باعث اسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام چھوٹے چھوٹے قدم لیتی آگے بڑھ رہی تھی اور سوئچ ڈھونڈ رہی تھی اسی دوران کسی نے کلاس کا دروازہ بند کر دیا۔

دروازہ بند ہونے کی آواز سن کر حیام ایک دم اس جانب بھاگی اور دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔

اپنے قریب سے کسی کے تیز پرفیوم کی خوشبو آتے ہی حیام ایک دم پلٹی۔

کون ہے۔۔۔؟

جتنا وہ اندر سے ڈری ہوئی تھی اس سے زیادہ اپنے لہجے کو مضبوط بنا کر بولی۔

اسی لمحے کسی نے کلاس روم کی لائٹس جلادی گئی تھی۔

ایک دم لائٹس اون ہونے کی وجہ سے حیام نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ سے سایہ کیا تھا۔

کون ہو تم جواب کیوں نہیں دے رہے؟

اس شخص کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے حیام چیخنے والے انداز میں بولی تھی۔

صبر مس POA صاحبہ ساتھ ہی اپنے ہاتھ میں پکڑی فائل ایک جانب رکھتا وہ شخص مڑا تھا۔

تم۔۔۔! تم یہاں کیا کر رہے ہو مجھے تو یہاں پروفیسر عمر۔۔۔ اس کا مطلب ان کا نام استعمال کر کے تم نے مجھے یہاں بلایا ہے گھٹیا انسان۔

ویسے مس POA تم سے ایک کام تھا اسی لیے تمھیں یہاں بلانا پڑا۔

کیا کام ہے تمھیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جو تمھارے ابا حضور ہیں ناں وہ میرا ایک کام نہیں کر رہے سوچا تم سے کروالوں آخر کار تم A&H کی پاور اوف اٹارنی ہو۔

وہ شخص اپنی جیکٹ اتار کر ایک طرف رکھتے شرٹ کے بازو موڑتے حیام کے قریب آرہا تھا۔

تمیز سے نام لو میرے بابا کا گھٹیا انسان۔

اور تمھیں جو بھی کام کروانا ہے وہ جا کر بابا سے کرواو۔

اگر تم نے ایک بار اور یہ الفاظ میرے لیے استعمال کیے تو جان لے لوں گا تمھاری وہ غصے سے حیام کا جبڑا دبوچ کر اسے دروازے سے لگاتے ہوئے بولا تھا۔

چھوڑو مجھے مستقیم۔

تمھارا مسئلہ کیا ہے۔

میرا مسئلہ تم اور وہ فائل ہے میری جان۔

مستقیم حیام کو دروازے سے لگا کر خود اس کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھ کر کھڑا ہوتا اس کی آنکھوں میں جھانک کر بولا تھا۔

اس کے اس قدر تیز پرفیوم کی خوشبو حیام کو زہر لگ رہی تھی۔

تم مجھ سے دور ہو کر بات کرو۔

اووا چھا اور اگر نہ ہو تو۔۔۔وہ ایک قدم مزید حیام کے قریب آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مستقیم کی اس حرکت پر حیام نے اپنے چہرے کا رخ موڑ لیا تھا۔

یا اللہ میری مدد اور حفاظت فرما۔

POA صاحبہ کیا سوچ رہی ہیں آپ۔ اوو لگتا ہے آپ سوچ رہی ہیں کوئی ہیرو آئے گا اور آپ کو بچا لے گا۔

تو میڈیم جب تک آپ میرا کام نہیں کرے گی آپ یہاں سے نہیں جا سکیں گی کہتے ساتھ ہی وہ تھوڑا سا حیام کے اوپر جھکا تھا۔

مستقیم کے مزید قریب آنے پر حیام کا ہاتھ اٹھا تھا اور اس کے گال کر اپنا نشان چھوڑ گیا تھا۔

حیام کا تھپڑ پڑنے کی وجہ سے مستقیم تھوڑا پیچھے ہوا تھا۔

مستقیم کے پیچھے ہوتے ہی حیام ایک لمحے کی دیر کیے بغیر اس کو دھکا دیے کر دوسری جانب بھاگی تھی۔

حیام کو بھاگتا دیکھ مستقیم نے لپک کر اس کو گردن سے پکڑنا چاہا مگر اس کے ہاتھ میں صرف حیام کا حجاب ہی آیا تھا۔

مستقیم نے اس کو اسی طرح اپنی جانب کھینچا تھا حیام کا حجاب اس کے سر سے سرکا تھا۔

حیام کے حجاب پر لگی پن حجاب کھچنے کے باعث اس کی گردن پر پھری تھی اور اس کی گردن پر زخم آیا تھا جس سے خون بہنا شروع گیا تھا۔

جبکہ حیام کا حجاب مستقیم کے ہاتھ میں آ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام مستقیم کی اس حرکت پر پھٹی پھٹی نظروں سے کبھی اس کو تو کبھی اپنی انگلیوں پر لگے خون کو دیکھ رہی تھی۔

حیام کو بے یقینی کی کیفیت میں کھڑا دیکھ کر مستقیم حیام کے قریب آیا تھا اور اس کو ایک زور دار تھپڑ مارا جو اس کے نازک گالوں پر اپنا نشان چھوڑ گیا تھا۔

تم پاگل عورت۔۔! تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی۔

اس نے حیام کے جوڑے کی شکل میں بندھے بالوں کو پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا تھا۔

بال کھچنے کی وجہ سے حیام کے سر میں درد کی لہر اٹھی تھی۔

چھوڑو مجھے مستقیم۔

حیام اس کے ہاتھوں سے اپنے بال چھڑواتے دھاڑی تھی۔

اسی کوشش میں حیام کے جوڑے کی شکل میں بندھے بال کھل کر اس کی کمر پر بکھر گئے تھے۔

حیام مسلسل مستقیم کو خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

تمھیں سمجھ نہیں آرہا چھوڑو مجھے وحشی انسان۔۔۔

حیام کے منہ سے یہ الفاظ سن کا مستقیم نے اس کے بال مزید سختی سے اپنی مٹھی میں دبوچھے تھے۔

حیام کو لگا تھا آج اس کے سر کے اس حصے کے بال سر سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

آہ۔۔!حیام کراہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے ابھی میرا وحشی پن دیکھا ہی کہاں ہے لڑکی کہتے ہی مستقیم نے حیام کو سنبھلنے کا موقع دیے بغیر ایک بار پھر زوردار تھپڑ اس کو مارا تھا۔

تھپڑ لگتے ہی حیام کو اپنے کان سن ہوتے محسوس ہوئے تھے اور اس کا ہونٹ بھی پھٹ گیا تھا اور اچھی خاصی ٹھنڈ کے باوجود حیام کو خوف سے پسینہ آرہا تھا۔

وہ صحیح معنوں میں اس شخص سے خوفزدہ ہوگئی تھی۔

مگر اپنے ڈر پر قابو رکھے خود کو مضبوط ثابت کررہی تھی۔

ابھی ایک تھپڑ کے بعد وہ خود کو سنبھال نہیں پائی تھی جب مستقیم نے ایک اور تھپڑ اس کے منہ پر مارا۔

اس تھپڑ کی شدت پہلے سے زیادہ شدید تھی۔

اگر مستقیم نے حیام کے بالوں کو اپنے گرفت میں نہ لیا ہوتا تو یقیناً وہ مستقیم کے مارنے پر گر جاتی۔

اب ایک بار اور تمھاری زبان سے میرے لیے یہ الفاظ نکلے تو ذرہ برابر لحاظ نہیں کروگا تمھارا کہتے ہی اس نے حیام کے بالوں کو زور سے کھینچا تھا۔

آہ۔۔!حیام کراہی تھی۔

اس کے سر میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھی مگر وہ مضبوط بنی رہی۔

چھوڑو مجھے حیام مسلسل خود کو چھڑوانے کی کوشش کررہی تھی اسی دوران اس کا دوپٹہ بھی اس کے کندھے سے کھسک کر بازو پر جھول گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کے ناخن مستقیم کے بازو میں گڑھے ہوئے تھے۔

حیام نے اپنی پوری طاقت لگا کر اس کو دھکا دیا تھا جس پر وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا تھا۔

آزاد ہوتے ہی حیام اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے دروازے کی جانب بھاگی اور دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔

دروازہ کھولتے حیام کے ہاتھ بری طرح کپکپا رہے تھے۔

اس نے تقریباً دروازہ کھول لیا تھا۔

حیام کے ہاتھ تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔

مستقیم بڑے بڑے قدم اٹھاتا حیام کی جانب بڑھا اور اس کو بازو کی بجائے اس کی قمیض کی آستین کھینچ کر دوسری جانب دھکا دیا۔

قمیض کا بازو کھینچنے کی وجہ سے کندھے سے پھٹ گیا تھا اور دھکا دینے کی وجہ سے حیام بری طرح گری تھی اور اس کا سر بینچ کے کونے پر لگ کر پھٹ گیا تھا۔

اور خون تیزی سے بہہ اس کے چہرے اور کپڑوں کو بھگونے لگا۔

درد کی شدت کی وجہ سے حیام نے اپنا ہاتھ ماتھے پر رکھ کر اپنے بہتے خون کو روکنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

دروازے کو دوبارہ بند کرتا مستقیم دو ہی قدم میں اس کے پاس پہنچا اور حیام کو بالوں سے پکڑ کر کھڑا کیا جس پر وہ کراہتی کھڑی ہوئی تھی۔

سر پر لگنے والی چوٹ کے باعث اس کا سر کافی بھاری ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر وہ ہمت نہیں ہاری تھی۔

یا اللہ پلیز مجھے اس انسان سے بچالیں حیام دل ہی دل میں اللہ سے دعائیں کر رہی تھی۔

یا اللہ مجھے رسوا مت کرنا۔

ضبط کرنے کے باوجود حیام کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔

حیام کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر مستقیم نے اس کے بال چھوڑے تھے مگر آنکھوں میں ابھی بھی وحشت تھی۔

اب یہاں سے باہر جانے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ تمھارا بہت برا حال کروں گا۔

اس کے چھوڑتے ہی حیام ایک لمحے کی دیر کیے بغیر اس سے دور ہوئی تھی۔

میں نے تمھارا کیا بگاڑا ہے۔

تم میرے ساتھ ایسے کیوں کر رہے ہو؟

حیام اپنے لہجے کو مضبوط بناتے بولی تھی۔

مستقیم نے قہقہہ لگایا اور ایک ہی جھٹکے میں حیام کی گردن دبوچی تھی۔

تم جانتی تمھارے ساتھ یہ سب کیوں ہوا ہے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر غرایا تھا ساتھ ہی اس نے حیام کی گردن پر اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھایا تھا۔

حیام کو محسوس ہو رہا تھا جیسے مستقیم کے ناخن اس کی جلد کو چیرتے اندر گڑھ جائیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

چ چ چھوڑو مجھے۔

حیام نے ایک بار مستقیم کے بازو پر اپنے ناخن گاڑھے تھے مگر اس نے اپنی گرفت حیام کی گردن پر مزید مضبوط کی تھی۔

حیام کو لگا تھا یہ لمحات اس کے آخری لمحات ہیں۔

حیام کی خراب ہوتی حالت دیکھ کر مستقیم اسے چھوڑ کر دور ہوا تھا۔

جبکہ اس کے دور ہوتے ہی حیام نے کانپتے ہاتھوں سے اپنا دوپٹہ اپنے وجود پر لپیٹا تھا۔

اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

اووو تو مس POA کو صاحبہ کو اپنی عزت کی پرواہ ہے کہیں میں ان کے ساتھ کچھ غلط نہ کر دوں۔

حیام کو خود پر اپنا دوپٹہ لپیٹتے دیکھ مستقیم نے اس کی کلائی کو بے دردی سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا۔

جس کی وجہ سے حیام کی کلائی میں موجود کانچ کی چوڑیاں ٹوٹ کر اس کے بازو کو زخمی کر گئی تھی اور وہ بری طرح اس کے سینے سے ٹکرائی تھی۔

اس اچانک افتاد پر حیام فوراًدو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

حیام کے سر سے خون بہنا بند ہو چکا تھا مگر اب اس کی بازو پر لگے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔

حیام کو دیکھ کر مستقیم ایک طرف پڑی فائل کی جانب بڑھا تھا اور اسے تھام کر حیام کے مقابل کھڑا ہوا۔

لو اس پر سائین کرو۔

Posted On Kitab Nagri

مستقیم کے فائیل آگے کرتے ہی حیام نے فائیل پکڑ کر دور اچھال دی تھی اگر یہ فائیل اتنی ہی ضروری ہے تو اس پر مجھ سے نہیں جا کر بابا سے سائین کرواؤ۔

حیام کی یہ حرکت دیکھ کر اس کے سر پر خون سوار ہوا تھا۔

اس نے ایک بار پھر حیام کی گردن دبوچی تھی۔

اپنے دوپٹے پر حیام کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے مستقیم کی بازو تھامی تھی۔

چ چھ چھوڑو مجھے۔

الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر ادا ہوئے تھے۔

حیام کا دوپٹہ بھی اس کے وجود سے سرک کر نیچے کر گیا تھا۔

میں تمھیں چھوڑ دوں گا۔

بس میری بات مان کر اس فائل پر سائین کر دو۔

نن نہیں ک کروگ گی۔

حیام کی بات سن کر مستقیم نے اس کی گردن پر اپنی گرفت بڑھادی اور اس کو دیوار کے ساتھ لگایا تھا۔

سائین تو تمھیں کرنے پڑے گے۔

وورنہ ک کیا کک کروگے تت تم۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جاننا چاہتی ہو کیا کرو گا کہتے ساتھ ہی اس نے حیام کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے حیام کی پہنی قمیض کی دوسری آستین کو اتنی زور سے کھینچا تھا کی کہ وہ قمیض سے الگ ہو گئی۔

مستقیم کی اس حرکت پر حیام نے بے ساختہ اپنا ہاتھ دوسرے بازو پر رکھا تھا۔

اب خاموشی سے اس فائل پر سائین کرو اور اگر تم نے نہ کیے تو جس عزت کی تمھیں اتنی پرواہ ہے میں اس کی پرواہ بالکل بھی نہیں کرو گا۔۔۔

اپنی بات کے آخر پر اس نے ایک تمسخرانہ قہقہہ لگایا تھا۔

مستقیم کے الفاظ پر حیام بری طرح لرزی تھی۔

میں تمھاری آنکھیں نوچ لوں گی اگر تم نے مجھ پر گندی نظر ڈالی۔

ایک لڑکی کب یہ برداشت کر سکتی ہے کہ کوئی اس کے ساتھ کچھ غلط کرے یا اس کی عزت پر غلط نگاہ ڈالے۔

یہاں پر تو حیام کے ساتھ دو خاندانوں کی عزت جڑی تھی اس کے شوہر کی اور دوسرا اس کے باپ کی۔

حیام جو مستقیم کا منہ نوچنے والی تھی اس نے حیام کا ہاتھ اتنی زور سے مڑوڑا تھا کہ حیام کو لگا آج اس کا ہاتھ ٹوٹ جائے گا جبکہ مستقیم نے ایک بار پھر پوری قوت سے اسے تھپڑ مارا تھا۔

اس تھپڑ کے لگنے پر حیام کا سر گھوم گیا تھا اور ہونٹ پر لگے زخم سے دوبارہ خون بہا تھا۔

ابھی تک تو میں نے تم سے بہت آرام سے بات کی ہے مگر شاید تم اس کے قابل نہیں ہو۔

اپنے باپ کی طرح تم بھی بہت ضدی ہو لگتا ہے تمھارا دماغ بہت اچھے سے درست کرنا پڑے گا۔

Posted On Kitab Nagri

اتنا کہتے ہی اس نے حیام کے دونوں بازو اس کی پشت پر باندھے تھے۔

مگر حیام مسلسل خود کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔

تڑپو اور تڑپو تمھیں مجھ سے آج کوئی نہیں بچا سکتا۔

حیام نے موقع پاتے ہی اس کے پیٹ میں زور سے اپنا گھٹنا مارا جس پر مستقیم کراہ کر پیچھے ہوا۔

اس سے پہلے کہ حیام ایک بار پھر اس سے دور جاتی مستقیم نے اس کے بالوں کو ایک بار پھر اپنی گرفت میں لیا تھا۔

اس فائل پر سائن کرو ورنہ تیرا وہ حشر کروں گا کہ کسی اور کو منہ دیکھنے کیا خود سے بھی نظریں ملانے کے قابل نہیں رہو گی۔

نہیں کروں گی سائین تم نے جتنا زور لگانا ہے لگا لو۔

اگر سائن اتنے ضروری ہیں تو جا کر میرے بابا سے لو۔

اتنا تو حیام سمجھ گئی تھی کہ اس فائل میں کچھ تو ایسا ہے جس پر اس کے بابا نے سائین کرنے سے منع کر دیا ہو گا اور اب وہ زبردستی حیام سے اس پر سائین کروانا چاہتا ہے۔

نہیں کرے گی تو اس پر سائین۔

مستقیم سختی سے اس کے بال کھینچتے دھاڑا تھا۔

نہیں۔۔!حیام بھی غرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم اب دیکھو میں کرتا کیا ہوں مستقیم نے اس کے چہرے پر ایک بار پھر تھپڑ مارا تھا اور پھر حیام کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کی قمیض کے پھٹے آستین کو اتنی زور سے کھینچا کہ حیام کی قمیض سے علیحدہ ہو گئی۔

دوسری آستین تو نجانے کب کی علیحدہ ہو چکی تھی۔

حیام بے یقینی سے اس وحشی کو دیکھ رہی تھی۔

اب بتاؤ کرو گی سائین۔

نہیں۔۔۔

حیام کے کہتے ہی مستقیم نے ایک قدم اس کی جانب بڑھایا اور بازو سے تھام کر حیام کو خود کے قریب کیا۔

اب حیام اور مستقیم کے درمیان چند انچ کا فاصلہ تھا۔

مستقیم ایک ہاتھ سے حیام کے دائیں بازو کو اپنی گرفت میں لیے اس کے بائیں بازو پر اپنے ہاتھ کی پشت پھیر رہا تھا۔

چھوڑو مجھے۔۔ حیام مسلسل اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ویسے تم بہت خوبصورت ہو POA صاحبہ۔

پھر کیا خیال ہے پہلے آپ اپنا پاور اوف اٹارنی ہونے کا فرض ادا کر دیں اس کے بعد کچھ وقت نہ گزارا جائے۔۔۔ کہتے ہی اس نے حیام کو دیکھ کر آنکھ ونک کی تھی۔

مستقیم کی یہ حرکت حیام کو آگ لگا گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی ان غلیظ نظروں کو قابو میں رکھو تمھارے اس منہ کا حشر بگاڑنے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گی۔

اووا اچھا کیا کرو گی تم منہ نوچو گی میرا۔

حیام کو چھوڑ کر مستقیم مڑتے ہوئے بولا تھا۔

اس کے مڑتے ہی حیام نے جھک کر اپنا حجاب اٹھا کر اپنے گرد لپیٹا تھا۔

ابھی تو میں نے تمھارے چہرے کا حشر بگاڑ دیا ہے۔

اتنا کہتے ہی مستقیم دوبارہ حیام کی جانب مڑا تھا جو اپنے آپ کو حجاب سے کور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

مڑتے ہی اس نے حیام کو کچھ سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے وجود پر لپٹے حجاب کو بری طرح کھینچ کر علیحدہ کیا تھا حجاب کھیچنے سے ایک بار پھر حیام کی گردن پر زخم آیا تھا۔

حیام کے قریب آتے مستقیم نے اس کے بازوں کو اپنی سخت گرفت میں لے کر ان پر اپنے ناخن گاڑھ دیے تھے جس سے حیام کے بازوں پر کافی گہرا زخم ہوا تھا۔

ع ع عارض۔۔۔!حیام ٹوٹے الفاظ کے ساتھ دبی دبی آواز میں چیخی تھی جیسے اسے ایک امید تھی کہ عارض اس کی ایک آواز پر بھاگا آئے گا۔

یہ پہلی بار تھا جب حیام مستقیم کے سامنے اپنی ہمت ہار رہی تھی۔

حیام کے چیخنے پر مستقیم نے ایک جھٹکے سے اس کی گردن کو دبوچا تھا اور اپنے ہاتھ کی گرفت سخت کر دی تھی کہ حیام کا سانس اکھڑنا شروع ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنا سانس اکھڑنے پر حیام نے خود کو مستقیم کی گرفت سے چھڑوانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

حیام جتنی کوشش کرتی تھی مستقیم اتنی ہی اپنی گرفت سخت کر دیتا۔

جس وقت اسے لگا کہ حیام کا سانس بند ہو جائے گا۔

مستقیم نے اپنی گرفت ڈھیلی کی اور اسے چھوڑ دیا۔

اس کے چھوڑنے پر حیام کھانستی اور گہرے سانس لیتی پیچھے دیوار کے ساتھ نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

ایک تو پہلے ہی گردن پر دوبارہ زخم آیا تھا اور اوپر سے مستقیم کی سخت گرفت کی وجہ سے اسے کافی تکلیف ہو رہی تھی۔

اس وقت حیام کا حال کچھ یوں تھا کہ اس کا پورا چہرہ خون سے بھرا تھا۔

رخساروں، گردن اور بازوں پر مستقیم کی انگلیوں کے نشانات تھے۔

گردن اور بارزوں پر خون لکیروں کی صورت جم چکا تھا۔

اس کی دونوں آستین اس کی قمیض سے علیحدہ ہو چکی تھی۔

حیام جب تھوڑا نارمل ہوئی تو مستقیم اس کے سامنے ایک گھٹنے کے بل بیٹھا اور اس کی آنکھوں میں جھانکتا بولا

اپنی چھوٹی سی جان کو مجھ سے بچنے پر ضائع مت کرو۔

ابھی تو بعد میں بھی تم نے۔۔۔ اپنی بات ادھوری چھوڑ کر اس نے اپنے ہاتھ کو حیام کی گال پر پھیرا تھا۔

حیام کی آنکھوں سے آنسوں بہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے سختی سے آنکھیں بند کی تھی۔

حیام کو اس طرح دیکھ مستقیم نے اس کے سوجھے گال پر ایک بار پھر ہاتھ سہلایا تھا۔

اب بتاؤ سائین کرو گی۔

ک ک کروں گی۔ وہ جانتی تھی سائین کرنے کے علاوہ کوئی حل نہیں تھا۔

مستقیم نے زمین پر گری فائل اٹھائی اور حیام کی جانب بڑھائی۔

اپنے آنسوؤں صاف کرتے حیام نے فائل اور پین تھاما تھا۔

جیسے ہی حیام نے سائین کرنے کے لیے پین کھولا تو اس کی نیب دیکھ کر اس کے دماغ نے بہت تیزی سے کام کیا تھا۔

حیام نے اپنی خون آلود ہاتھوں سے سائین کرنے کی کوشش کی۔

یہ چل نہیں رہا وہ اٹک اٹک کر بولی تھی۔

اس وقت حیام کو لگ رہا تھا اس کے وجود میں ذرہ بھی ہمت نہیں ہے۔

اس کا سر بھی چکرا رہا تھا۔

کیوں نہیں چل رہا کہتے ہی مستقیم پین پکڑنے کے لئے جھکا تھا اسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حیام نے ایک جھٹکے سے پین کی نیب مستقیم کی آنکھ میں دے ماری۔

اور پھر جنونی انداز میں دو تین بار مارتی چلی گئی اس اچانک حملے پر مستقیم بری طرح کراہ اٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی آنکھ سے کافی زیادہ خون نکل کر اس کا چہرہ بھگو رہا تھا۔

سائین تو میں مر کر بھی نہیں کروگی اور یہ مجھ پر غلیظ نگاہ ڈالنے کے لیے اور میرے وجود کو ہاتھ لگانے کے لیے حیام اس کی آنکھ میں پین مارتے دھاڑی تھی۔

ایک زخمی شیرنی کی طرح اس نے مستقیم کا سر بالوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا تھا۔

تم صرف حیام احمد حیات کو جانتے ہو جو A&H کی POA ہے تو سنو میں حیام احمد عارض ہوں جو اپنی اپنے باپ احمد حیات اور اپنے شوہر عارض احمد وہاب کی عزت کے لیے مر تو سکتی ہے مگر اس پر آنچ بھی نہیں آنے دے سکتی۔

اس نے ایک جھٹکے سے اس کے بال چھوڑے تھے۔

پھر ایک لمحے کی دیر کیے بغیر زمین سے اپنا دوپٹہ اٹھا کر باہر کی جانب بھاگی تھی۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا اور باہر نکل کر دروازہ بند کر کے لاگ کر دیا۔

حیام بری طرح ہانپتے ہوئے کپکپاتے ہاتھوں سے اپنے گرد دوپٹہ پھیلانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

حیام نے اپنے چکراتے سر اور بند ہوتی آنکھوں سے راہداری میں ادھر ادھر دیکھا۔

مگر وہاں موجود تین وجودوں کو دیکھ کر وہ بری طرح چونکی تھی۔

وہ تینوں بھی حیرت سے حیام کو ہی دیکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

آہل یار میرے ساتھ ڈیپارٹمنٹ چل میں نے فیکلٹی روم میں اپنا بیگ رکھا تھا جس میں میرے کپڑے ہیں۔

میچ شروع ہونے میں کچھ ہی وقت ہے میں ابھی لے لیتا ہوں پھر چینج کرلو گا۔

اچھا چلتے ہیں۔۔۔

میں ذرہ زمل سے بات کر آؤں۔

میں بھی ساتھ چلتا ہوں ویسے تو تمھاری بہن نے تنظ کے ہار ہی پہنانے ہیں مگر کوئی نہیں میں سمجھو گا کہ مجھے گوڈلک کہہ رہی ہے۔

عارض نے آہل کو دیکھتے ہوئے آنکھ دبائی تھی۔

ایک تو پتا نہیں یہ دونوں کہاں رہ گئے ہیں پانی لینے گئے تھے لگتا ہے بنانے چلے گئے ہیں۔

عارض کی بات پر آہل قہقہہ لگا کر ہنسا۔

آجا اپنی بہن سے کہتا ہوں اپنے اس نکمے عاشق کو پانی پلا دے۔

وہ دے دے گی۔۔۔؟ عارض نے حیرت سے پوچھا تھا۔

ہاں اتنی بھی بے رحم نہیں ہے وہ۔

جانتا ہوں بہت رحم دل ہے وہ عارض نے افسوس سے سر جھٹکا تھا اس وقت اسے حیام کا سن کے لیے لڑنا یاد آیا تھا۔

پانچ منٹ وہ دونوں ان سب کے پاس موجود تھے۔

Posted On Kitab Nagri

زمل تم نے بیڈ منٹن بہت اچھا کھیلا۔

تھینکس آہل۔

زمل۔۔؟آہل نے ارد گرد دیکھتے زمل کو مخاطب کیا۔

حیام کدھر ہے۔۔۔؟

ہے ناں۔۔!ارے واہ زمل آپ تو ہمارے دل کی بات سمجھ گئی۔

ویسے کہاں ہیں وہ؟عارض نے تھوڑے رازدارانہ انداز میں پوچھا تھا۔

ویسے تو میرے بتانے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے تھی مگر پھر بھی بتادیتی ہوں وہ سرفیاض کے پاس گئی ہے

انہوں نے اسے بلایا تھا۔

اوواچھا چلیں آپ کی دوست کو اب میں اپنے میچ کے بعد ہی ملوں گا۔

بیسٹ لک بھائی۔

زمل یہ آپ نے کس کی طرف سے بولا ہے۔۔۔؟

اس نے اپنی طرف سے ہی بولا ہے زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں۔

یااللہ یہ ظالم سماج۔عارض نے دوہائی دی تھی۔

میری پیاری بہنوں بندہ بھائی سے پانی کا ہی پوچھ لیتا ہے۔

آہل نے افشی نور اور زری کو مخاطب کیا تھا جو کب سے اپنی باتوں میں مصروف تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

زمل آپ نے ہمارے بھائی کو پانی کیوں نہیں پوچھا۔۔؟افشی زمل کو دیکھتے بولی تھی۔

انہوں نے مجھ سے مانگا کب ہے۔۔؟ساتھ ہی زمل نے اپنے بیگ سے پانی کی بوتل نکال کر آہل کو تھمائی۔

اچھی بیویاں شادی سے پہلے ہی اپنے فرائض سیکھنا شروع کر دیتی ہیں زمل نور صاحبہ۔

آہل کی بات پر زمل نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

جبکہ وہ سکون سے پوری پانی کی بوتل پی گیا تھا۔

بھائی لگتا ہے آپ کے اندر کوئی ٹنکی فٹ ہائی ہے۔

ارے نہیں نور بس پیاس لگی تھی۔

جبکہ عارض ہونکوں کی طرح آہل کو دیکھ رہا تھا۔

اچھا سوری۔۔!تمھارا بھی انتظام کرتا ہوں ایسے مت گھورو۔

عارض کی شکل دیکھ کر آہل بولا تھا۔

زمل اور پانی ہے تمھارے پاس۔۔؟نہیں بس یہی ہے۔

کیوں۔۔؟کیا ہوا۔۔؟وہ تمھارے غریب بھائی نے بھی پینا ہے تھا۔

اچھا رکیں میں دیتی ہوں۔

افشی۔۔!

جی زمل۔۔؟زرہ حیام کے بیگ سے پانی دینا۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں اٹھی اور حیام کے بیگ سے بوتل نکال کر زمل کو تھمائی۔

یہ لیں۔زمل نے وہ بوتل عارض کو تھمادی۔

عارض نے سکون سے گھونٹ گھونٹ کر کے پانی پیا تھا۔

عارض اب تمھیں دیر نہیں ہو رہی۔

اوہ ہاں وہ تو میں بھول ہی گیا تھا چلو چلیں۔کہتے ہی عارض نے بوتل بند کر کے زمل کو تھمائی تھی اور آہل کے ساتھ وہاں سے جانے لگا۔

آپ دونوں کہاں جارہے ہیں۔۔۔؟زمل فوراً بولی تھی۔

عارض کے ڈیپارٹمنٹ جارہے ہیں اس نے اپنا سامان لینا ہے۔

اوکے۔۔۔

اس کے بعد وہ دونوں وہاں رکے نہیں تھے۔

بزنس ڈیپارٹمنٹ کی راہداری میں آہل اور عارض اپنی باتوں میں مصروف آہستہ آہستہ چلتے جارہے تھے۔

آہل یار بچپن سے آج تک مجھے کبھی کچھ مانگنے کی ضرورت نہیں پڑی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے مانگے بغیر دی ہے مگر حیام وہ واحد ہے جس کو میں اللہ سے مانگتا ہوں۔

آہل وہ مجھ سے نارملی بات کرنا شروع ہو گئی تھی مگر نجانے کیوں وہ پھر سے کھینچی کھینچی رہنے لگ گئی ہے۔

شاید اس دن کی وجہ سے مگر میں نے ثنا سے ویسے ہی بات کی تھی جیسے میں اس سے کرتا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

آہل خاموشی سے اس کی بات سن رہا تھا۔

عارض وہ تمھارے اس لہجے سے ناواقف ہے اسی لیے تم نے جب ثنا سے بات کی تو وہ تمھارے لیے نارمل تھا مگر اس کے لیے نہیں۔

آہل نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔

مگر کسی دوسرے کی وجہ سے ان کو مجھ سے خفا نہیں ہونا چاہیے۔

عارض سب ٹھیک ہو جائے گا مگر اللہ سے کبھی امید مت چھوڑنا۔

وہ دونوں آہستہ آہستہ چلتے جا رہے تھے جب ان کو کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی۔

اس لمحے عارض کو محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اس کا دل مٹھی میں لے لیا ہو۔

عارض رک کر ادھر ادھر دیکھنے لگ گیا۔

کیا بات ہے عارض۔۔۔؟

کچھ نہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چلو ورنہ ہم لیٹ ہو جائیں گے۔ آہل کے کہتے ہو وہ دونوں تیز تیز سیڑھیاں چڑھتے اوپر کی جانب بڑھ گئے۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ دونوں فیکلٹی سے واپس آئے تھے۔

ایک بار پھر وہ دونوں اسی راہداری میں موجود تھے اب فرق یہ تھا کہ عارض کے ہاتھ میں اس کا بیگ تھا۔

عارض۔۔!وہاں سے گزرتے عارض کو ایسے لگا جیسے کسی نے اس کو آواز دی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے ایک بار پھر رک کر ادھر ادھر دیکھا مگر اسے کوئی نظر نہیں آیا۔

کیا ہوا عارض۔۔۔؟

کچھ نہیں آہل مجھے ابھی ایسے لگا جیسے کسی نے مجھے آواز دی ہے۔

تمھارا وہم ہے عارض مجھے کوئی بھی آواز نہیں آئی۔

نہیں آہل میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔

تمھیں اپنی گیم کی ٹینشن ہے اس لیے ایسے ہو رہا ہے پریشان نہیں ہو۔

ہاں ہو سکتا ہے۔۔۔ کہتے ہی عارض نے سر جھٹکا تھا۔

وہ دونوں جانے کے لیے پلٹے ہی تھے جب سامنے سے چلتی زمل ان کے قریب آئی۔

کیا ہوا زمل سب ٹھیک ہے۔

جی یہ پکڑے اپنا فون کب سے آنٹی کی کال آ رہی ہے۔

زمل نے آہل کا فون اسے تھمایا جو اس نے پانی پیتے وقت زمل کو پکڑایا تھا۔

تو سن لیتی ناں تمھاری ساس کا ہی فون ہے فون ساسوتن کا ہے۔

استغفراللہ عقل کریں آہل۔۔۔ آہل کی بے تکی بات پر زمل نے اپنا ماتھا پیٹا تھا۔

آہل کا بجتا فون اب خاموش ہو گیا تھا۔

کر لیں ان کو فون۔

Posted On Kitab Nagri

بس یہاں سے فارغ ہو کر ابھی کرتا ہوں۔

جیسے آپ کی مرضی۔۔۔

ابھی وہ تینوں باتیں کر ہی رہے تھے جب اپنے پیچھے انہیں زور سے کسی کلاس کا دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تھی۔

ان تینوں نے بے اختیار پیچھے کی جانب دیکھا تھا مگر سامنے کے منظر نے ان کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی تھی۔

ان کے سامنے حیام دروازے کے ساتھ لگی بری حالت میں ہانپ رہی تھی۔

وہ روتے ہوئے کانپتے ہاتھوں سے اپنے گرد دوپٹہ لپیٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔

آہل نے تو فوراً اپنی بہن کی ایسی حالت دیکھ کر اپنی نظریں جھکا لی تھی۔

جبکہ عارض نے زور سے آنکھیں میچ کر کھولی تھی۔

شاید وہ اس سب منظر کو اپنا وہم سمجھ رہا تھا۔

مگر آنکھیں کھولنے پر بھی اس نے وہی منظر دیکھا تو اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی تھی۔

زمل ابھی تک بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

زززززمل وہ۔۔۔اس دروازے کی جانب اشارہ کرتے حیام نے بمشکل چند قدم آگے بڑھائے جب وہ ہوش وخرد سے بیگانہ ہو کر زمین پر گر گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام۔۔!زمل چیختی اس کی جانب بھاگی تھی۔

نیچے گرنے کے باعث حیام کے سر اور منہ سے ایک بار پھر خون بہا تھااور راہداری کو اپنے رنگ میں رنگ گیا تھا۔

جبکہ آہل اور عارض فوراًاس کمرے کی جانب بھاگے تھے۔

حیام آنکھیں کھولو میری طرف دیکھو۔

زمل اس کا خون سے بھرا چہرہ اپنی گود میں رکھ کر ہولے سے تھپتھپا رہی تھی۔

حیام آنکھیں کھولو یار۔۔۔

زمل اس کی حالت دیکھ کر تڑپ گئی تھی۔

زمل کبھی اس کے ہاتھ مسلتی تو کبھی چہرہ تھپتھپاتی۔

حیام کا اتنا سارا خون اور بکھرا حالیہ بہت سی باتوں کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔

اس کی حالت دیکھ کر زمل کی آنکھوں سے آنسوں بہہ رہے تھے۔

حیام اٹھ جاؤ یار وہ روتے روتے چیخی تھی۔

پانچ منٹ بعد جب عارض کلاس سے باہر آیا تو اس وقت زمل حیام کا سر اپنی گود میں رکھے بری طرح رو رہی تھی اور ساتھ ساتھ اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

حیام کے قریب آکر عارض کسی تھکے ہارے انسان کی طرح گھٹنوں کے بل گرا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زمل اپنی چادر حیام کے گرد لپیٹ دیں۔

عارض کے کہتے ہی زمل نے فوراً اپنی چادر اتاری اور کپکپاتے ہاتھوں سے اس کے اوپر ڈال دی۔

ایسے نہیں زمل اچھی طرح ان کا وجود ڈھکیں۔

پھر اس نے خود حیام کو اس کا دوپٹہ اوڑھایا تھا اور پھر اس کے اوپر سے چادر اتار کر عارض نے خود حیام کے گرد لپیٹی تھی۔

آخر میں عارض نے اپنی جیکٹ بھی اتار کر حیام کے بے ہوش وجود کو پہنا دی تھی۔

عارض کی جیکٹ میں حیام کے دونوں بازو چھپ گئے تھے مگر اس کے سر سے بہتا خون زمل اور عارض دونوں کے کپڑوں پر لگ گیا تھا۔

یقیناً اگر حیام اس وقت ہوش میں ہوتی تو عارض کو کہتی کہ اپنے ہاتھ اپنے تک محدود رکھیں۔

حیام۔۔!اٹھو یار دکھ بے بسی درد کیا کیا نہ تھا زمل کی آواز میں۔

زمل میرے بیگ میں کاٹن اور پائیوڈین پڑی ہوئی ہے اسے نکالیں اور حیام کا منہ دھو کر زخم صاف کر دیں۔

عارض نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا جو لڑکی اس کی دھڑکنوں میں بس چکی ہے وہ اسے اس حالت میں دیکھے گا۔

حیام احمد وہ لڑکی جو کبھی حجاب کے بغیر گھر سے باہر نہیں نکلتی تھی آج وقت نے اسے کیسے بے حجاب کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض حیام کے خون سے تر چہرے کو دیکھ رہا تھا جس پر خون کے ساتھ ساتھ اس کے بال بھی چپکے ہوئے تھے۔

وہ مسلسل حیام کے چہرے کو دیکھی جا رہا تھا۔

زمل جیسے ہی اٹھ کر عارض کا بیگ پکڑنے گئی عارض نے اس کا سر اپنی گود میں رکھ لیا تھا۔

حیام۔۔۔!عارض نے بہت نرمی سے اس کا نام پکارا تھا جیسے وہ ابھی کہے گی جی۔

حیام۔۔!آنکھیں کھولیں حیام۔

عارض اس کی بند آنکھیں دیکھتا بولا تھا۔

بس ایک بار مجھے آواز دے دیں۔

عارض کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر حیام کے چہرے پر گر رہے تھے۔

عارض اس کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا۔

مت کریں محبت مگر پلیز اپنی آنکھیں کھولیں۔

شاک کی کیفیت سے نکل کر اب عارض حقیقت کو قبول کر رہا تھا۔

آنکھیں کھولیں حیام۔

صرف ایک بار میری طرف دیکھیں۔

زمل حیام کو ہوش میں لانے کی کوشش کریں۔

Posted On Kitab Nagri

یہ اٹھ کیوں نہیں رہیں۔

زمل کے قریب آتے ہی عارض بولا تھا۔

زمل پلیز کچھ بھی کر کے ان کو ہوش میں لائیں وہ اپنی بھیگی پلکیں صاف کرتا بولا تھا۔

حیام آپ کو خدا کا واسطہ ہے اٹھ جائیں۔عارض اس کا چہرہ تھپتھپاتا چیخا تھا۔

عارض کی آواز میں اتنی تڑپ تھی کہ زمل نے ایک لمحے کو سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جو حیام کا سر تھامے رو رہا تھا۔

کیا تھا وہ شخص اس لڑکی کی ایسی حالت دیکھ کر بھی تڑپ رہا تھا جہاں ایک مرد عورت کو بدکار کہہ کر تنہا چھوڑ جاتا ہے۔

کیا واقعی عارض حیام سے اس قدر محبت کرتا ہے۔۔۔؟

عارض بہتے آنسو کے ساتھ حیام کے چہرے کو نرم ہاتھوں سے سہلاتے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اگر وہ شخص یہ بات جان جائے اس وقت جس لڑکی کے لیے وہ تڑپ رہا ہے وہ اس کی کبھی نہیں ہو سکتی تو کیا پھر بھی وہ اس وقت اس کے ساتھ یہاں موجود ہوتا۔۔۔؟

زمل عارض کی ترپ دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

ساتھ ساتھ حیام کے چہرے پر روئی گیلی کر کے پھیر رہی تھی۔

حیام کچھ تو ہے جو مجھے آپ کی جانب کھینچتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ صرف میری محبت نہیں ہے۔

عارض حیام کے چہرے سے اس کے بال ہٹاتے نم آواز میں بولا تھا۔

آہستہ آہستہ عارض خود کو سنبھال رہا تھا۔

حیام کا چہرہ صاف کرتے زمل نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

وہ کچھ کہنے لگی تھی جب اس کا فون بجا۔

اس نے اپنا ہاتھ روک کر فون کی جانب دیکھا تھا اس سے پہلے وہ کال اٹھاتی آہل نے اس کا فون اٹھایا تھا۔

ہیلو زمل۔۔۔!فون سے افشاں کی آواز ابھری تھی۔

افشاں۔۔۔!ارے بھائی آپ زمل کو فون دیں۔

افشاں اپنی دھن میں بولی جارہی تھی۔

افشاں نور اور زہرہ کو لے کر جلدی بزنس ڈیپارٹمنٹ میں آؤ۔

بھائی سب خریت ہے افشی نے اس کے اتنی سنجیدگی سے کہنے پر سوال کیا تھا۔

پہلے ان دونوں کو لے کر آؤ پھر بتاتا ہوں اور اپنا سارا سامان ساتھ لے کر آنا۔

جی بھائی۔۔۔اس کے کہتے ہی آہل نے کال کاٹ دی تھی۔

فون بند کرتے ہی آہل نے حیام کی جانب دیکھا تھا۔

اس کے ماتھے سے ایک بار پھر سے خون بہنا شروع ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے فوراً اپنے بیگ سے کاٹن اور پائیوڈین نکالی تھی۔

زمل زمین سے سارا فون صاف کرو۔

آہل زمل کے ساتھ نیچے بیٹھتے بولا تھا اور خود عارض کے بیگ سے ٹیشو نکال کر زمین پر بکھرے خون پر رکھے۔

زمل میرے بیگ سے بینڈ تیج نکالیں حیام کے زخم پر پائیوڈین ڈالتا عارض بولا تھا۔

حیام کے ماتھے پر کافی زیادہ پائیوڈین ڈال کر عارض نے اس کے اوپر روئی رکھ کر دبایا تھا تاکہ خون بہنا بند ہو جائے مگر وہ جانتا تھا جب تک اس پر ٹانکے نہیں لگے گے خون بہتا رہے گا۔

عارض بینڈ تیج۔۔۔!

اس نے زمل کے ہاتھ سے پٹی لے کر حیام کے سر پر باندھی تھی اور پھر اس کی گردن کے زخموں پر دوا لگائی تھی۔

اس کاروائی کے بعد اس نے حیام کا سر اس کے دوپٹے سے ڈھک دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

عارض اور آہل جیسے ہی اس کلاس میں پہنچے تو ایک لڑکا اپنی آنکھ پر ہاتھ رکھے کراہ رہا تھا جبکہ اس کی آنکھ سے خون بہہ رہا تھا۔

اس کی بازو بھی زخمی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس لڑکے کی حالت دیکھ کر وہ دونوں سمجھ گئے تھے کہ یہ سب حیام نے کیا ہو گا۔

عارض فوراً اس کی جانب بڑھا اور گریبان سے پکڑ کر اسے کھڑا کیا۔

عارض کے سامنے بار بار حیام کا بے ہوش وجود آرہا تھا۔

بغیر کچھ سوچے سمجھے عارض نے اس پر مکوں کی برسات کر دی تھی۔

وہ جنونی انداز میں مستقیم کو مار رہا تھا۔

عارض اسے دیکھ کر پہچان گیا تھا۔

یہ وہی لڑکا ہے جس نے حیام کو دھکا دے کر گرایا تھا۔

عارض بس کرو یہ مر جائے گا۔

کیسے چھوڑ دو آہل۔۔۔!

تم نے دیکھا نہیں اس نے حیام کی کیا حالت کی ہے۔

اور اس دن بھی اس کی وجہ سے حیام کو چوٹ آئی تھی۔

اور آج تو اس نے حد پار کی ہے کیسے چھوڑ دوں بتاؤ آہل۔

عارض غصے سے دھاڑا تھا۔

ایک بار حیام کا چہرہ جا کر دیکھو اس نے کتنی تکلیف دی ہے انہیں۔

اچھا ریلیکس اس کو مارنے سے کیا ہو گا کیا حیام ہوش میں آجائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے مستقیم کو مار مار کر ادھ منواں کر دیا تھا۔

تم باہر جا کر حیام کو دیکھو اس کو میں دیکھ لیتا ہوں۔

غصے سے مستقیم کو ایک طرف پھیک کر اسے ٹھوکر مارتا عارض باہر چلا گیا تھا۔

مستقیم زمین پر پڑا کراہ رہا تھا اس سے پہلے کہ آہل مستقیم کی جانب بڑھتا اس کی نظر ایک طرف پڑی فائل پر گئی۔

آہل نے وہ فائل اٹھائی اور اسے دیکھنے لگا۔

گھٹیا انسان۔۔۔! آہل تیزی سے مڑا تھا۔

اس پر سائین کروانے کے لیے تو نے میری بہن کا یہ حال کیا ہے۔

عارض کے بعد اب آہل بھی جنونی انداز میں مستقیم کو مار رہا تھا۔

مگر وہ ہوش و خرد سے بے گانہ تھا۔

آہل کو بار بار اس کی وہ شیطانی مسکراہٹ یاد آرہی تھی۔

حیام انکل کو تمھیں پاور اوف اٹارنی نہیں بنانا چاہیئے تھا۔

آہل دوبارہ اس فائیل کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

جبکہ اس نے مستقیم کو ایک لات رسید کی تھی اور پھر اسے گھسیٹتا کلاس سے باہر لے کر آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

افشی نور اور زری کو لے کے بیزنس ڈیپارٹمنٹ کے سیکنڈ فلور پر آئی تھی۔

مگر سامنے کا منظر دیکھ کر ان کے قدم رکے تھے۔

حیام زمین پر بے ہوش پڑی تھی۔اس کا سر عارض کی گود میں تھا جبکہ عارض اور زمل اس کے زخم صاف کر رہے تھے اور آہل کے پاس خون سے بھرے کافی سارے ٹیشو پڑے تھے۔

دوسری جانب ایک لڑکا بے ہوش پڑا تھا۔

حیام۔۔۔!

وہ تینوں بھاگتی ہوئی اس کے قریب آکر بیٹھی تھی۔

حیام اٹھو۔۔۔زری حیام کا چہرہ تھپتھپا کر بولی تھی۔

ک ک کیا ہوا ہے حیام کو؟زری نے کی گود سے حیام کا سر اپنے ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔

اس کے ماتھے پر لپٹی پٹی پر کافی سارا خون جم چکا تھا۔

حیام یار اٹھو۔۔۔

زری ایک بار پھر تڑپ کر بولی تھی۔

نور اسے کہو ناں اٹھ جائے یہ آنکھیں کیوں نہیں کھول رہی۔

Posted On Kitab Nagri

ایک وقت ایسا آئے گا جب تم سب مجھے پکارو گی آوازیں دو گی مگر میں تم سب میں سے کسی ایک کی بات کا بھی نہیں دوں گی۔

زری کے کانوں میں کچھ گھنٹے پہلے کہے گئے حیام کے الفاظ گونجے تھے۔

ن ن نہیں حیام تم ایسا نہیں کر سکتی۔

اٹھو ہم سے بات کرو زری مسلسل اس کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

حیام تم نے پوچھا تھا نا تب ہم کیا کریں گی دیکھو حیام ہم بہت تکلیف میں ہیں پلیز اٹھ جاؤ۔

زری کے رونے میں شدت آئی تھی۔

زمل اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے ماریں شاید ہوش میں آجائے۔

نورمیں اپنے طرف سے ہر کوشش کر چکی ہوں۔

میں گاڑی نکالتا ہوں حیام کو ہسپتال لے کر چلتے ہیں۔

نہیں آہل حیام کو میں ہسپتال لے کر جاتا ہوں تم اس کو پولیس اسٹیشن لے کر جاؤ۔

زمل تم کسی بھی طریقے سے انکل آنٹی کو حیام کے بارے میں بتاؤ۔

آہل میں کیسے۔۔۔؟ان کو بھی تو حیام کے بارے میں انفارم کرنا ہے۔

جی۔۔۔!

میں زین اور عالیان کو کہتا ہوں یہاں کے معاملات وہ دیکھ لیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے۔ان کالائحہ عمل تیار تھا۔

زمل اور افشاں نے مل کر حیام کے بے ہوش جود کو اٹھانے کی کوشش کی تھی۔

زمل اور افشاں کو یوں حیام کو اٹھاتا دیکھ عارض نے اس کا سر تھاما تھا جو ایک جانب ڈھلکا ہوا تھا۔

آپ میں سے گاڑی کس کو چلانی آتی ہے۔

مجھے زری اور افشی ایک ساتھ بولی ٹھیک ہے یہ لے میری اور آہل کی گاڑی کی چابی آپ دونوں جا کر پارکنگ سے ہماری گاڑی نکالیں اور یونیورسٹی کے بیک گیٹ کی جانب لے کر آئیں۔

نور اور زمل آپ دونوں نے بیک گیٹ پر جو گارڈ انکل ہے ان کو کسی بھی طرح سے گیٹ سے پانچ منٹ کے لئے دور لے کر جانا ہے اتنی دیر میں حیام کو اور آہل اس کو لے کر وہاں سے باہر نکل جائیں گے۔

عارض نے ایک نفرت بھری نگاہ مستقیم پر ڈالی تھی۔

میں نہیں چاہتا اس بات کا کوئی بھی اشو بنے اور پوری یونیورسٹی کے سامنے آئے۔

زمل اور نور گاڑی تک پہنچتے ہی میں آپ دونوں کا فرنٹ گیٹ کے پاس انتظار کروں گا جبکہ آہل وہی سے پولیس اسٹیشن چلا جائے گا۔

اوکے۔۔۔

افشاں اور زری دونوں پارکنگ کی جانب بڑھی تھی۔

پلین کے مطابق سب کچھ کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ان کے جاتے ہی عارض نے حیام کو اپنے بازوؤں میں اٹھایا تھا۔

جبکہ زمل نے اس کا چہرہ ڈھک دیا تھا۔

اب نور اور زمل کی اپنے پلین کو انجام دینے کی باری تھی۔

عارض حیام کو جبکہ آہل مستقیم کو اٹھائے باہر کی جانب بڑھے تھے۔

سب کچھ پلین کے مطابق کر کے پندرہ منٹ میں وہ سب لوگ یونیورسٹی سے نکل چکے تھے۔

عارض نے بہت احتیاط سے حیام کو بیک سیٹ پر لیٹایا تھا۔

اور فوراً فرنٹ سیٹ پر آ کر بیٹھا تھا۔

زمل پیسنجر سیٹ پر تھی جبکہ حیام کا سر افشاں کی گود میں تھا اور نور اس کے پیروں کو تھامے بیٹھی تھی۔

زری آہل کی گاڑی میں پیسنجر سیٹ پر تھی اور مستقیم پچھلی سیٹوں کے ساتھ نیچے بے ہوش پڑا تھا۔

آہل نے نکلتے ہی عالیان اور زین کو یونیورسٹی کا سارا معاملہ سمجھایا اور پھر اس کو سنبھال کر پولیس سٹیشن آنے کی ہدایت دی تھی اور خود گاڑی عارض کی گاڑی کے پیچھے لگائی اس نے پہلے زری کو ہسپتال اتارنا تھا اور پھر پولیس سٹیشن جانا تھا۔

یونیورسٹی سے تھوڑا دور آ کر عارض نے اپنے ایک ڈاکٹر دوست کو فون کر کے اپنے ہسپتال آنے کی وجہ بتا دی تھی تا کہ وہ سب ہینڈل کر کے حیام کو ٹریٹمنٹ دلوا سکے اور پولیس کیس بنا کر اس کو مزید تکلیف میں نا رکھے۔

Posted On Kitab Nagri

پندرہ منٹ میں وہ ہسپتال کے باہر موجود تھے۔

افشاں آپ گاڑی پارک کر کے اندر ایمرجنسی میں آجائے گا میں حیام کو لے کر وہی جا رہا ہوں کہتے ہی عارض گاڑی سے نکلا تھا اور افشاں کی گود سے حیام کا سر اٹھایا تھا تاکہ وہ باہر نکل سکے افشاں کے نکلتے ہی اس نے بہت احتیاط سے حیام کو باہر نکالا تھا۔

زمل اور نور بھی باہر نکل چکی تھی جبکہ زری آہل کی گاڑی سے نکل کر بھاگتی ہوئی ان کے قریب آئی تھی۔

عارض حیام کو لے کر اندر کی جانب بڑھا تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

حیام ہم سب کو آزمائش میں مت ڈالیں آپ کو خدا کا واسطہ ہے اپنی آنکھیں کھولیں۔

عارض حیام کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

ساتھ ہی اس نے حیام کے بے ہوش وجود کو سٹیچر پر ڈالا اور اس کے چہرے کو ایک بار پھر ڈھانپ دیا۔

اتنے میں ڈاکٹر ان سب کے قریب آیا تھا۔

مریض کو آئی سی یو میں لے کر جائیں۔

وارڈ بوائے نے سٹیچر کھینچنا شروع کیا تھا۔

حیام کا ہاتھ عارض کے ہاتھ سے پھسل گیا تھا۔

حیام۔۔۔!عارض اس جانب لپکا تھا جب ڈاکٹر نے اسے روکا تھا۔

حاشر مجھے اسے دیکھنے دو۔

عارض تم اندر نہیں جاسکتے۔۔۔

عارض کو روک کر حاشر اندر چلا گیا تھا۔

نورزمل افشاں اور زہرہ چاروں آئی سی یو کے باہر پڑے بینچ پر بیٹھ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ عارض اس کے دروازے پر لگے چھوٹے سے شیشے سے اندر جھانک رہا تھا۔

عارض پلیز بیٹھ جائیں زمل عارض کے قریب آکر بولی تھی۔

نہیں زمل آپ جاکر بیٹھیں۔

زمل خاموشی سے واپس جاکر بیٹھ گئی تھی۔

پندرہ منٹ بعد ڈاکٹر حاشر باہر آیا تھا۔

اس نے ایک نظر سب کی جانب دیکھا تھا۔

عارض میرے آفس میں آؤ۔۔۔ کہتے ہی وہ اپنے آفس کی جانب بڑھا تھا جبکہ عارض اس کے پیچھے تھا۔

دس منٹ بعد ڈاکٹر حاشر سے بات کر کے عارض زمل کے پاس آیا تھا۔

زمل میں پولیس اسٹیشن جارہاہوں آہل کے پاس آپ حیام کے پیرینٹس کو انفارم کر کے یہاں بلالیں۔

عارض کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

جی بھائی۔۔۔

حیام کے پرنٹس سے کانٹیکٹ کریں اور ان کے فادر کو پولیس سٹیشن بھیج دینا۔

اور ایک ضروری بات یہ ڈاکٹر جو اندر ہے اس کا نام حاشر ہے۔

وہ میرا قابل اعتماد دوست ہے۔

عارض نے آئی سی یو میں جاتے حاشر کی جانب اشارہ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں حیام کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا اور اگر کوئی مسئلہ ہوا تو حاشر سب دیکھ لے گا۔

جی بھائی۔۔۔!

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

زمل جیسے ہی حیام کو ہوش آئے گا مجھے انفارم کر دینا۔

جی بھائی۔۔۔!

زمل کو تمام ہدایت دے کر وہ وہاں سے جانے لگا مگر جانے سے پہلے آئی سی یو کی جانب دیکھنا نہیں بھولا تھا۔

عارض کے جانے کے بعد زمل آئی سی یو کے باہر آئی جہاں نور افشی اور زری کھڑی شیشے سے اندر حیام کو دیکھ رہی تھی۔

افشی زری نور یہاں آکر بیٹھ جاؤ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔

زمل وہ ٹھیک ہو جائے گی ناں۔۔۔؟

اللہ پر یقین رکھو زری اس کو کچھ نہیں ہو گا۔

وہ سب وہاں موجود بینچ پر بیٹھ گئی تھی۔

ابھی زمل ان کو دلاسا دے ہی رہی تھی جب آئی سی یو کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آیا تھا۔

مس حیام کے ساتھ آپ لوگ ہیں۔

جی۔۔!

وہ چاروں ایک ساتھ بولتے کھڑی ہوئی تھی۔

دیکھیں ان کے سر پر کافی گہری چوٹ لگی ہے جس کی وجہ سے ان کا خون بھی کافی بہہ گیا ہے اور ان کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے اور دھڑکنیں کافی ہلکی چل رہی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اگر کچھ دیر میں ان کو ہوش نا آیا تو وہ کوما میں جا سکتی ہی۔

ڈاکٹر کی بات سن کر زری سے اپنے قدموں پر کھڑا رہنا مشکل ہو رہا تھا وہ شاک کے عالم میں گرنے والے انداز میں بیٹھی تھی۔

چند منٹوں میں ہی ان سب کی زندگی کا تختہ الٹ گیا تھا۔

وہ پانچوں جو کل اس وقت تک حیام کے بنائے گئے پلینز پر عمل کرنے کا سوچ رہی تھی آج اس کے لیے ہی ہاسپٹل کے کاریڈور میں موجود تھی۔

جیسا کہ میں نے آپ کو بتاہے کہ ان کا خون بہت بہہ گیا ہے۔

آپ لوگ جلد از جلد ان کے لیے خون کا بھی انتظام کریں۔

اپنی بات کہہ کر ڈاکٹر ایک بار پھر اندر چلا گیا تھا۔

حیام کا بلڈ گروپ کیا ہے تم تینوں میں سے کسی کو معلوم ہے۔

B+ ۔

افشی نے یک لفظی جواب دیا۔

اوکے تم تینوں میں سے کسی کا ہے۔

ہمارا A+ ہے۔

نور اور افشی ایک ساتھ بولی۔

Posted On Kitab Nagri

زری تمھارا۔۔؟

میرا ابھی A+ ہے۔

اس کے لہجے میں افسوس ظاہر تھا۔

ٹھیک ہے۔

تم دونوں یہی رکو میں زری کے ساتھ حیام کے لیے خون دے کر آتے ہوں۔

جاتے جاتے زمل کچھ یاد آنے پر رکی اور پلٹی۔

افشی حیام کا فون دو۔۔!

حیام کا فون تھامتے ہی زمل نے بیٹھ کر ایک گہرا سانس لیا اور فون ان لاک کیا۔

والپیپر پر حیام کی مسکراتی تصویر تھی۔

زمل کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

حیام کا مسکراتا وجود آج کتنے ہی زخموں میں لپٹا تھا۔

اس کی گوری رنگت پیلی پڑھ گئی تھی۔

اس کی چمکتی آنکھیں آج بند تھی۔

اس کے چہرے کی مسکراہٹ آج غائب تھی۔

زمل نے بے اختیار آئی سی یو کی جانب دیکھا پھر کانپتے ہاتھوں سے آنسو صاف کیے اور کال لاگ کھولی۔

Posted On Kitab Nagri

سب سے اوپر ہی اس کے بابا کا نمبر تھا۔

اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ ان کو کال ملائی وہ نہیں جانتی تھی ان کے کال اٹھانے پر وہ ان سے کیا بات کرے گی مگر ان کو حیام کے بارے میں انفارم تو کرنا تھا۔

دوسری ہی بیل پر فون اٹھالیا گیا تھا۔

یقیناً میری پرینسیس نے آج پھر ریس میں فرسٹ پرائز لیا ہو گا۔

آئی ایم پراوڈ اوف یو بیٹا۔۔۔!

حیام کا فون سپیکر پر تھا احمد صاحب کی بات سن کر ان سب کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھی۔

اسلام علیکم انکل میں حیام کی دوست زمل بات کر رہی ہوں۔

وہ بامشکل اپنے آنسوؤں پر قابو پائے ہوئے تھی مگر زمل کی آواز نم تھی۔

واعلیکم السلام۔۔۔!

بیٹا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟

دوسری جانب موجود احمد صاحب نے اس کی آواز کی نمی محسوس کر لی تھی۔

انکل حیام۔۔۔!زمل نے بامشکل بولا تھا اس کے گلے میں کئی آنسو پھنسے تھے۔

کیا ہوا حیام کو۔۔۔؟

دوسری جانب وہ اپنی کرسی چھوڑ کر کھڑے ہوئے تھے ان کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیاہوا حیام کو بیٹا وہ ٹھیک ہے ناں۔۔۔؟

ن ن نہیں انکل وہ ٹھیک نہیں ہے۔

زمل نے بہتے آنسو کے ساتھ بمشکل بولا تھا۔

کیاہوا ہے اسے۔۔۔؟احمد صاحب کے پیروں کے نیچے سے زمین کسی نے کھینچی تھی۔

انکل آپ آنٹی کو لے کر ہسپتال آجائے۔

کون سے ہسپتال۔۔۔؟زمل ان کو ہسپتال کے بارے میں ڈیٹیلز بتانے لگی۔

احمد صاحب سے بات کر کے زمل زری کے ساتھ حیام کے لیے خون دینے چلی گئی۔

آدھے گھنٹے بعد جب وہ دونوں واپس آئی تو اسے سامنے سے ایمان بیگم اور احمد صاحب آتے دیکھائی دیے۔

زمل اور زری کے پہنچنے سے پہلے افشاں ان کے قریب پہنچی تھی۔

اسلام علیکم انکل آنٹی۔

ان دونوں کو دیکھتے ہی افشاں نے سلام کیا تھا۔

افشاں میری بیٹی کہاں ہے۔۔۔؟

آنٹی وہ آئی سی یو میں ہے ساتھ ہی اس نے اس جانب اشارہ کیا تھا۔

ایمان بیگم فوراًاس جانب بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام میری بچی۔۔۔! آئی سی یو کے باہر سے دیکھتے ہی حیام کو ایمان بیگم دروازہ کھول کر اندر جانے کے لیے بڑھی۔

آنٹی ڈاکٹر نے اندر جانے سے منع کیا ہے ابھی وہ ٹھیک نہیں ہے ہم اس سے نہیں مل سکتے۔۔۔

نور نے ایمان بیگم کو تھام کر روکا تھا۔

جبکہ اس نے ان کو وہاں موجود بینچ پر بیٹھا دیا تھا۔

احمد صاحب دروازے سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔

حیام کی حالت دیکھ کر ان کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

انکل آپ سے بات ہو سکتی ہے زمل ان کے قریب آکر بولی تھی۔

جی بیٹا بولیں احمد صاحب نے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔

انکل وہ۔۔۔زمل اپنی انگلیاں مڑوڑتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ وہ بات کا آغاز کیسے کرے۔

دیکھو بیٹا جو بھی بات ہے مجھے بلا جھجک بتاؤ۔

انکل ایکچولی۔۔۔زمل نے ہمت کرتے ہوئے ان کو یونیورسٹی سے ہسپتال آنے تک کی ساری کہانی سنا دی تھی۔

زمل کی بات سن کر احمد صاحب نے اپنی مٹھیاں سختی سے بند کی تھی۔

یقیناً وہ شخص اگر ان کے سامنے ہوتا تو احمد صاحب اس کو اپنی بیٹی کی ایسی حالت کرنے پر زندہ دفن کر دیتے۔

Posted On Kitab Nagri

انکل آہل اور عارض اس وقت اس لڑکے کے ساتھ پولیس سٹیشن میں موجود ہیں۔

انکل آپ کو ان دونوں کے پاس جانا چاہیے وہ دونوں اس لڑکے پر کیس کرنا چاہتے ہیں اور آپ حیام کے والد ہیں وہاں آپ کی موجودگی لازم ہے۔

کون سا پولیس سٹیشن ہے۔۔۔؟

انکل میں ابھی آپ کی بات کروادیتی ہوں کہتے ہی زمل نے آہل کو فون ملایا مگر اس کا فون بیزی جا رہا تھا کال اینڈ کر کے اس نے عارض کو ملائی جو کہ پہلی بیل پر ہی اٹھالیا گیا تھ۔

اسلام علیکم عارض۔۔۔!

واعلیکم اسلام۔

زمل حیام کو ہوش آیا۔۔۔؟ سلام کا جواب دیتے ہی اس نے زمل سے سوال کیا تھا۔

نہیں ابھی ہوش نہیں آیا اور ڈاکٹر حاشر کہہ رہے تھے اگر کچھ دیر میں اسے ہوش نہیں آیا تو کوما میں جا سکتی ہے۔

میں ابھی حاشر سے خود بات کرتا ہوں۔

عارض۔۔۔! حیام کے فادر سے بات کریں اس سے پہلے کہ وہ فون بند کرتا زمل جلدی سے بولی تھی۔

ہاں کرواو۔۔۔

اسلام علیکم۔

Posted On Kitab Nagri

وا علیکم السلام انکل۔

بیٹا آپ لوگ کون سے پولیس سٹیشن ہو۔۔۔؟

انکل ہوسپٹل سے پندرہ منٹ کے فاصلے پر ہے پھر عارض احمد صاحب کو پولیس سٹیشن کی ڈیٹیلز بتانے لگا۔

ٹھیک ہے بیٹا میں آرہا ہوں۔

انکل وکیل کو لانے کی ضرورت نہیں ہے وہ سب میرے بابا نے دیکھ لیا ہے وہ بھی بس آرہے ہیں۔

ٹھیک ہے۔۔۔ کہتے ساتھ ہی انہوں نے فون بند کر دیا۔

زمل بیٹا۔۔۔!جی انکل زمل جانے کے لیے مڑی تھی جب احمد صاحب نے اسے آواز دی۔

میرے آنے تک اپنی آنٹی کا خیال رکھنا۔

انکل آپ بے فکر ہو کر جائیں۔

زمل کے سر پر ہاتھ رکھتے احمد صاحب ہسپتال سے باہر نکل گئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عارض جیسے ہی ہوسپٹل سے نکلا تھا اس نے سب سے پہلے اپنے بابا کو فون کر کے ساری صورتحال کے بارے میں آگاہ کیا تھا۔

عارض وہ لڑکی کون ہے۔۔۔؟

گاڑی ڈرائیو کرتے وہ ان سے بات کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بابا وہ میری جونیئر ہے اور وکیل کو ساتھ لے کر آئے گا میں اس لڑکے کے خلاف ہریسمنٹ کا کیس کرنا چاہتا ہوں۔

ٹھیک ہے بیٹا میں کچھ دیر میں آتا ہوں۔

جی بابا۔۔۔ اتنا کہتے ہی عارض نے فون بند کیا اور گاڑی کی سپیڈ تیز کر دی۔

اگلے پانچ منٹ میں وہ پولیس اسٹیشن کے باہر تھا۔

پولیس اسٹیشن میں داخل ہوتے ہی اس نے آہل کو فون کر کے پوچھا وہ کہاں ہے اور پھر تیزی سے اس جانب بڑھا۔

ایک کمرے کا دروازا کھول کر جیسے ہی عارض اس میں داخل ہوا اسے آہل نظر آ گیا تھا وہ دو قدموں میں ہی اس کے قریب پہنچا تھا۔

آہل کیا نام ہے اس کا۔۔۔؟

مستقیم ادوانی۔۔۔

کہاں ہے وہ۔۔۔؟ ادھر اس کمرے میں آہل نے اس کمرے کے اندر موجود ایک اور حجرے کی جانب اشارہ کیا تھا۔

میں نے اس پر حیام کو ہریس کرنے کا کیس کرنا ہے۔

عارض جنونی انداز میں ایک بار پھر اندر کی جانب بڑھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض رک جاؤ۔۔۔

اس کو میں نہیں چھوڑو گا سمجھتا کیا ہے خود کو اس شخص۔۔۔

صرف اس شخص کی وجہ سے انہوں نے کس قدر اذیت سہی ہو گی۔۔۔؟

وہ لڑکی جو کسی کا اپنی جانب بڑھا ہوا ہاتھ نہیں تھامتی اس شخص نے اسے ہاتھ بھی کیسے لگایا۔۔۔؟

عارض اس لمحے بپھرا ہو شیر بنا ہوا تھا۔

تمھیں پتا ہے آہل حیام کا معائنہ کر کے حاشر نے مجھے کیا کہا۔

اس نے مجھے کہا کہ حیام کوما میں جا سکتی ہے سن رہے ہو آہل وہ لڑکی کوما میں جا سکتی ہے۔۔۔عارض اسے تھامتے چیخا تھا۔

اگر حیام نے وہ اذیت برداشت کی تھی تو عارض کو اس کی تکلیف کا سوچ سوچ کر ہی اذیت ہو رہی تھی۔

آہل یہ بات میں ابھی ان کی دوستوں کو نہیں بتا کر آیا جو اس امید میں بیٹھی ہیں کہ وہ ابھی اپنی آنکھیں کھول کر ان کو پکارے گی۔

آہل میں ان کو کیسے بتاؤں کہ ان کی دوست اس وقت زندگی اور موت سے لڑ رہی ہے۔

میں اس شخص کو نہیں چھوڑو گا عارض ایک بار پھر غصے سے پاگل ہوتا مستقیم کی جانب بڑھا تھا۔

عارض رک جاؤ آہل نے اس کو کالر سے پکڑ کر روکا تھا۔

تمھیں کیا لگتا ہے مجھے تکلیف نہیں ہو رہی۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

جو لڑکی اس وقت آئی سی یو میں زندگی اور موت سے لڑ رہی ہے وہ میری بہن ہے عارض اور میں بھی اس کے لیے اتنا ہی پریشان ہوں۔

آہل عارض کے غصے اور جنونی انداز سے واقف تھا۔

آہل جانتا تھا اس وقت بات حیام کی دوستوں کی نہیں عارض کے دل کی تھی جو اس وقت حیام کی تکلیف میں پھٹ رہا تھا۔

اس سے پہلے آہل کچھ کہتا اس کا فون بجنے لگا جہاں اس کی مما کی کال تھی۔

عارض تم یہیں رکو میں ابھی آتا ہوں۔

آہل ان سے بات کرنے پولیس اسٹیشن سے باہر چلا گیا۔

آہل کے جانے کے بعد عارض غصے سے پاس پڑی ایک چیر کو ٹھوکر مار کر دوسری پر بیٹھ گیا اور گہرے گہرے سانس لینے لگ گیا۔

خود کو تھوڑا نارمل کر کے عارض نے زمل کو فون کرنے کے لیے اپنا موبائل نکالا۔

ایک لمحے کو اسے حاشر کی بات یاد آئی تھی اگر حیام کو ہوش نہ آیا تو وہ کوما میں جا سکتی ہے عارض نے سختی سے آنکھیں بند کی تھی۔

یا اللہ حیام کو ٹھیک کر دیں۔م

عارض اسے ہی آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جب اس کا فون بجا تھا۔

عارض نے فوراً آنکھیں کھول کر اس جانب دیکھا تھا۔

وہاں زمل کی کال تھی۔۔

عارض نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔

کچھ بھی ہو سکتا تھا۔۔۔اسے کوئی بھی خبر مل سکتی تھی۔

عارض نے زمل کی کال اٹھائی تھی۔

حیام کے بارے میں پوچھ کر وہ حاشر سے بات کرنے کا کہہ کر عارض کال بند کرنے لگا تھا۔

جب زمل نے اسے حیام کے والد کا بتایا۔

احمد صاحب کو پولیس سٹیشن کا بتا کر وہ واپس بیٹھا تھا جب آہل اندر آیا۔

کیا ہوا عارض۔۔۔؟

کس کا فون تھا زمل کا کیا کہہ رہی تھی وہ۔

حیام کے بابا سے بات ہوئی تھی میری وہ پولیس سٹیشن آرہے ہیں۔

یہ تو بہت بہتر ہو گیا ہے۔

جس پولیس اسٹیشن سٹیشن میں اس وقت وہ دونوں موجود تھے اس کا ایس پی آہل کے بابا کا دوست تھا جس کی وجہ سے انہیں زیادہ پریشانی نہیں ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ان سب کے یونیورسٹی سے نکلتے ہی زین اور عالیان 308 میں گئے تھے اور وہاں پر چیز کا ایسے صفایا کیا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو اور پھر ایڈ منسٹریٹر آفس گئے تھے مگر اس وقت وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔

دبے قدموں آفس میں داخل ہو کر عالیان نے زین کو باہر کھڑا کیا تاکہ وہ دھیان رکھے کہیں کوئی آنا نہ جائے۔

ایک گھنٹے کے اندر عالیان نے 308 کی ریکارڈنگ اپنی یو ایس بی میں کاپی کر کے وہاں سے ڈلیٹ کر دی تھی اور ساتھ ہی حیام اور مستقیم کو یونیورسٹی سے باہر لے جانے اور خود کے ایڈ منسٹریٹر آفس آنے کی بھی ریکارڈنگ ڈلیٹ کر دی تھی اور آخر میں اس نے اگلے پندرہ منٹ کے لیے وہاں سے باہر جانے کے راستوں کے تمام کیمرے ہیک کر کے فریز کر دیے تھے۔

اپنا کام انجام دے کر وہ دونوں وہاں سے باہر گراونڈ کی جانب بھاگے تھے۔

گراونڈ میں فٹ بال میچ چل رہا تھا اس لیے انہوں نے اپنا کام بہت ہی آسانی سے کر دیا تھا۔

عالیان۔۔۔!

کیا ہوا زین وہ دونوں کھڑے ہو کر اپنا تنفس ٹھیک کر رہے تھے جب زین نے اسے پکارا۔

پہلی بار ہمیں تمھاری ہیکنگ کا فائدہ ہوا ہے۔

ناکام ہیکر۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

کمینے انسان خاموش ہو جاؤ باجے جتنی تمھاری آواز ہے کسی کو ناں بھی پتہ چلنا ہوا اسے بھی پتہ چل جائے گا۔

تو کیوں عارض سے اپنی چٹنی بنوانا چاہتا ہے۔

ساتھ ہی اس نے اپنا فون نکال کر عارض اور آہل کو ڈن کا میسج کیا تھا۔

جس پر اسے فوراً عارض کا جواب موصول ہوا تھا صحیح وقت دیکھتے ہی سب سے پہلے پولیس سٹیشن یا ہسپتال پہنچو

ساتھ ہی نیچے دونوں کے اڈریس تھے۔

اوکے کا میسج کر کے عالیان نے فون پاکٹ میں ڈال دیا تھا۔

احمد صاحب نے پندرہ منٹ کا سفر دس منٹ میں طے کیا اور عارض کے بتائے ہوئے پولیس اسٹیشن میں پہنچے۔

اسٹیشن میں داخل ہو کر انھوں نے سامنے بیٹھے افسر سے آہل اور عارض کے بارے میں پوچھا۔

ایکسکیوز می۔۔۔!

جی۔۔!

یہاں دو لڑکے آئے ہیں عارض اور آہل مجھے ان سے ملنا ہے۔

جی وہ اس طرف ہیں افسر نے وہاں موجود ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا تھا۔

احمد صاحب اس کمرے میں داخل ہوئے تھے وہاں دو لڑکے تھے۔

ان میں سے ایک فون استعمال کر رہا تھا ساتھ ساتھ دوسرے لڑکے سے بات کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایکسکیوزمی بیٹا۔۔۔!عارض نے سر اٹھا کر پکارنے والے کی جانب دیکھا تھا۔

اپنے سامنے موجود شخص کو دیکھ کر وہ چونکا تھا وہ ایک نظر میں ان کو پہچان گیا تھا۔

اس کے چہرے پر صرف حیرانی تھی۔

خالو جان آپ یہاں۔۔۔؟

معاف کرنا بیٹا میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔

احمد صاحب اس کے خالو کہنے پر چونکے تھے۔

خالو جان میں عارض ہوں۔

عارض بیٹا۔۔۔!

جی خالو جان۔

احمد صاحب نے عارض کو اس کے بچپن کے بعد اب دیکھا تھا۔

وہ چھوٹا شرارتی سا بچا آج ایک بھرپور مرد بن چکا تھا۔

خالو جان آئیں بیٹھیں عارض نے فوراً اپنی خالی جگہ پر ان کو بیٹھنے کا کہا۔

خالو آپ نے بتایا نہیں آپ یہاں سب خیریت ہے۔۔۔؟

احمد صاحب کی آنکھیں پل میں نم ہوئی تھی۔

نہیں بیٹا۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

کیا بات ہے خالو جان آپ پریشان کیوں ہیں۔۔۔؟

عارض میری بیٹی۔۔

کیا ہوا ہے اس کو۔۔۔؟

اس کے ساتھ یونیورسٹی میں کسی نے بد تمیزی کرنے کی کوشش کی ہے اور اس وقت وہ آئی سی یو میں ہے۔

حیام۔۔۔؟ وہ زیر لب بڑبڑایا تھا۔

سمجھنے کو اب کچھ باقی نہیں رہ گیا تھا۔

جس لڑکی کو وہ کچھ دیر پہلے ہسپتال کے آئی سی یو میں چھوڑ کر آیا تھا وہ اور کوئی نہیں اس کی منکوحہ تھی۔

اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ لڑکی اس طرح اس کے سامنے آئے گی۔

احمد صاحب کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھا عارض ایک دم ٹھنڈے فرش پر بیٹھ گیا تھا۔

آہل کو کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ عارض کا ان سے کیا رشتہ ہے۔۔۔؟

وہ ان کو کیسے جانتا اور ان کی بیٹی کے ساتھ بھی کسی نے بد تمیزی کی ہے۔

آہل نے ایک نظر عارض کی جانب دیکھا تھا جو ٹھنڈے فرش پر بیٹھا تھا اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میں کیسے نہ جان سکا۔۔۔؟

میں نے کیسے اپنی یام کو نہیں پہچانا عارض زیر لب بڑبڑایا تھا۔

یام وہ روتے ہوئے چیخا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کے لیے یہ سب کسی شاک سے کم نہیں تھا۔

عارض بیٹا کیا ہوا ہے۔۔۔؟

خالو جان آپ کی بیٹی کا مجرم۔

عارض نے شہادت کی انگلی سے اسی کمرے میں بنے ایک اور کمرے کی جانب اشارہ کیا جیسے باہر سے بند کیا گیا تھا۔

عارض کے بتاتے ہی احمد صاحب اپنے بھاری ہوتے قدموں سے اٹھے اور اس جانب بڑھے تھے۔

ان کے جاتے ہی آہل فوراً عارض کے پاس آیا تھا۔

عارض یہ سب کیا معاملہ ہے۔۔۔؟

آہل اس گھٹیا انسان نے میری بیوی میری محبت کے ساتھ۔۔عارض آہل کی شرٹ دبوچے ایک بار پھر جنونی ہوا تھا۔

آہل کو کچھ بھی سمجھ نہیں آرہی تھا کہ ہو کیا رہا ہے۔

اس سے پہلے کہ آہل کچھ کہتا عارض فوراً اٹھ کر اس کمرے کی جانب بھاگا تھا۔

احمد صاحب جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے اپنے سامنے موجود شخص کو دیکھ کر انہیں حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتے اس تک پہنچے تھے اور ایک زوردار تھپڑ مستقیم کے منہ پر مارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے اس کے زخموں کی پرواہ بھی نہ کی تھی۔

تم۔۔۔! پہلے تمھارے باپ نے مجھے برباد کرنے میں کوئی کسر چھوڑی اور اب تم میری بیٹی کو برباد کرنا چاہتے ہو احمد صاحب دھاڑے تھے۔

مستقیم ادوانی اگر تم مجھ تک رہے تو شاید میں تمھیں چھوڑ دیتا مگر تم نے میری بیٹی کو تکلیف دینے کا سوچا بھی کیسے۔۔۔؟

یہ سب کچھ تم نے اپنے باپ کے لیے کیا ہے ناں اب میں تمھیں اس کے پاس ہی پہنچاؤں گا۔

تمہیں میری بیٹی کی ایک ایک تکلیف اور ایک ایک زخم کا حساب دینا ہو گا مستقیم۔

ابھی وہ بول ہی رہے تھے جب اندر آکر عارض نے اس کے منہ پر ایک مکا مارا تھا۔

تیری ہمت بھی کیسے ہوئی تھی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی۔

اوہ تو ہی ہے وہ عارض جس کو وہ اتنی تکلیف میں ہونے کے باوجود بھی پکار رہی تھی۔

اس لمحے دل میں خواہش اٹھی تھی تجھے دیکھنے کی کہ ہے کون یہ جس کو حیام اتنا تڑپ پر پکار رہی ہے۔

سوچا نہیں تھا یہ خواہش اتنی جلدی پوری ہو جائے گی۔

مستقیم اپنے منہ سے خون تھوکتے ہنستا تھا۔

اپنی گندی زبان سے میری بیوی کا نام بھی مت لینا۔

عارض اس کا گریبان تھامے دھاڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

احمد صاحب اور عارض کے پیچھے کھڑے آہل خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

ویسے بہت خوبصورت ہے POA صاحبہ۔

مستقیم کی بات پر احمد صاحب کا ہاتھ اٹھا تھا۔

عارض، انکل آپ دونوں باہر آجائیں ورنہ یہ اسے ہی بکواس کرتا رہے گا۔

آہل نے پہلی بار ان دونوں میں مداخلت کی تھی۔

عارض اور احمد صاحب مستقیم پر ایک نفرت بھی نظر ڈال کر مڑے تھے ان دونوں کے پیچھے آہل بھی تھا۔

جانتے ہو اس نے مجھے کیا کہا تھا کہ میں صرف حیام احمد حیات کو جانتا ہو جو A&H کی POA ہے۔

مگر وہ حیام احمد عارض ہے جو اپنی اپنے باپ احمد حیات اور اپنے شوہر عارض احمد وہاب کی عزت کے لیے مر تو سکتی ہے مگر اس پر آنچ بھی نہیں آنے دے سکتی۔

اس بار تو وہ بچ گئی مگر اگلی بار نہیں آخر میں مستقیم نے قہقہہ لگایا تھا۔

اب گندی نظر میری بہن پر ڈالی تو دوسری آنکھ سے بھی دیکھنے کا قابل نہیں رو گے۔

عارض یا احمد صاحب دونوں میں سے کوئی اسے کچھ کہتا اس سے پہلے آہل غصے سے بولا تھا۔

پھر وہ تینوں وہاں رکے نہیں تھے باہر آگئے تھے۔

ان کو باہر آئے کچھ ہی وقت ہوا تھا جب وحید صاحب وکیل کے ساتھ وہاں آئے تھے۔

عارض۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

اس کمرے میں داخل ہوتے وحید صاحب نے اسے پکارا تھا۔

بابا۔۔۔!

وہ فوراً ان کی جانب آیا تھا۔

آئی ایم پراؤڈ اف یو بیٹا تم نے اس لڑکی کو اپنی بہن سمجھ کر بچایا۔

عارض کچھ دیر بے تاثر نظروں سے انہیں دیکھتا رہا اور پھر بولا۔

بابا وہ لڑکی حیام احمد عارض ہے۔

عارض یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔

جی بابا یہی سچ ہے۔۔۔

خالو جان۔۔۔!

عارض نے احمد صاحب کی جانب اشارہ کیا تھا جو کھڑکی کی جانب اپنا رخ پھیرے کھڑے تھے۔

احمد۔۔۔وہ اس جانب بڑھے تھے۔

ان کے پکارتے ہی احمد صاحب نے اپنا رخ ان کی جانب کیا تھا۔

احمد ہماری حیام۔۔۔؟ وحید صاحب ابھی تک بے یقین تھے۔

جی بھائی حیام۔۔۔احمد صاحب کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا جو اب ایک دوسرے کے گلے لگے ہوئے تھے جب آہل اس کا بازو کھینچ کر باہر لے گیا تھا اور ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا۔

عارض یہ سب کیا تماشا ہے۔۔۔؟

اس کی آنکھیں رونے کے باعث اب بھی سرخ تھی۔

آہل یہ حقیقت ہے۔

کیسی حقیقت۔۔۔؟

یہی کہ حیام میری بیوی ہے۔

کیا بول رہے ہو عارض۔۔؟ آہل دھاڑا تھا۔

حیام میری خالہ زاد ہے۔

ہمارا نکاح بارہ سال پہلے ہوا تھا۔

آہل نے بے یقینی سے عارض کو دیکھا تھا۔

پھر یہ دوریاں اور انجانیت کیوں؟

ہمارے نکاح کے بعد دو سال ہنسی خوشی گزرے تھے۔

پھر بابا اور خالو جان کو ایک بزنس پروجیکٹ پر کام ملا تھا مگر کچھ ہی عرصہ بعد ان کے پروجیکٹ میں کچھ کلیش آ گئے تھے اور بابا نے اپنا بزنس ان سے علیحدہ کر لیا اور بابا ہم سب کے ساتھ امریکہ شفٹ ہو گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

میں اپنی گریجویشن سے پہلے پاکستان آ گیا اور پھر کچھ عرصے بعد بابا اپنا کچھ بزنس وقاص بھائی کے حوالے کر کے اور کچھ پاکستان شفٹ کر کے پاکستان آ گئے تھے۔

اس تین سال کے عرصے میں ہم حیام کی فیملی سے کبھی نہیں ملے تھے۔

آہل خاموشی سے عارض کو سن رہا تھا۔

مگر ان تمام سالوں میں میں یہ بات جانتا تھا کہ وہ میری بیوی ہے۔

مگر میرے دل میں کبھی اس کے لیے کوئی جزبات نہیں تھے۔

اگر تم جانتے تھے تو پھر تم نے حیام کی جانب اپنے قدم کیوں بڑھائے ۔۔۔؟

اگر یہ سب میں پہلے جان جاتا تو اس کو کبھی اس بات سے غافل ناں رکھتا۔

چند ماہ پہلے جب میں حیام سے ملا تھا وہ صاف دل کی لڑکی مجھے اچھی لگی تھی۔

اس کی فائیل پر اس کا نام پڑھ کر میں ٹھٹھکا تھا۔

مگر اس دنیا میں ایک نام کے کئی لوگ ہوتے ہیں اس لیے اگنور کر دیا۔

جانتے ہو اس دن جب میں نے پہلی بار حیام کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تھے تو مجھے یام یاد آئی تھی۔

اگر اس سارے عرصے میں میں ان کا پورا نام جان جاتا تو شاید آج یہ سب نہ ہوتا۔

حیام کا ہر انداز مجھے ان کی جانب کھینچ رہا تھا۔

حیام سے میری محبت اس قدر منہ زور تھی کہ نے اپنی بیوی کو چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر میری قسمت تو دیکھو۔۔۔!

عارض اپنی ہی بات پر تنظیہ ہنسا تھا۔

یہ شاید اس رشتے کی طاقت تھی جو ہمارے درمیان تھا شاید اسی لیے مجھے اس سے اس قدر محبت ہوتی گئی اور میں بے بس ہو گیا۔

جانتے ہو جب ہم آخری بار ملے تھے تب بھی میں نے اسے بہت تنگ کیا تھا یام کہہ کر اور وہ رونے لگ گئی تھی۔

جانتے ہو اس نے کیا کہا تھا۔

عارض ایک وقت آئے گا جب حیام احمد آپ کو رونے پر مجبور کر دے گی۔

اور میں اس کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنسا تھا اور بولا تھا کہ عارض احمد وہاب وہ وقت کبھی آنے نہیں دے گا۔

دیکھو آہل آج حیام احمد حیات نے مجھے رونے پر مجبور کر دیا۔

یام نے مجھے رولا دیا۔۔۔عارض کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے۔

آہل خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔

آج پہلی بار عارض نے کسی کے سامنے اپنی ذاتی زندگی کھولی تھی۔

آج وہ پہلی بار اذیت میں تھا۔۔۔

ایسی اذیت جو اسے توڑ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آہل کے پاس الفاظ ختم ہو گئے تھے۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ عارض کو کیا کہے ایسے ہی کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے۔

عارض تم پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

آ جاؤ اندر کے معاملات دیکھتے ہیں آہل اس کے کندھے پر اپنا بازو پھیلاتے بولا تھا۔

وکیل کی مدد سے مستقیم کو ہریسمنٹ کے کیس میں جیل میں بند کر دیا گیا تھا اور اب اس کی عدالت میں دو دن بعد کی پیشی رکھی گئی تھی۔

چار بجے کے قریب پولیس اسٹیشن سے فارغ ہو کر وہ لوگ ہسپتال پہنچے تھے۔

ہسپتال کے کوریڈور میں رانم صاحبہ کو دیکھ کر عارض کے قدم تھمے تھے۔

ایک نظر اس نے اپنے بابا کی جانب دیکھا تھا اور پھر وہ رانم صاحبہ کی جانب بڑھا۔

عارض تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ رانم صاحبہ نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے پوچھا تھا جس کو اس نے نظر انداز کر دیا تھا۔

مما حیام کیسی ہے۔۔۔؟

بیٹا وہ ابھی ٹھیک نہیں ہے۔

مما کیا اس کو ہوش آ گیا؟

عارض یہاں بیٹھو انہوں نے اسے پکڑ کر اپنے ساتھ بینچ پر بیٹھایا تھا۔

مما مجھے بتائیں حیام کو ہوش آ گیا ہے یاں نہیں۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

نہیں بیٹاوہ کوما میں ہے۔

وہ ایک دم خاموش ہو گیا تھا۔

عارض وہ ٹھیک ہو جائے گی پریشان نہیں ہو۔

اچھا مما آپ ادھر بیٹھیں میں خالہ سے مل کر آتا ہوں کہتے ہی وہ اٹھا اور آئی سی یو کی جانب بڑھا۔

ایمان بیگم اور احمد صاحب دونوں ہی آئی سی یو کے سامنے کھڑے حیام کو دیکھ رہے تھے۔

ڈاکٹرز اس کے اندر خوراک کی نالی ڈال رہے تھے۔

ایمان بیگم حیام کو دیکھ کر تڑپ رہی تھیں۔

یہ سب منظر عارض نے بھی دیکھا تھا۔

احمد میری بچی کتنی تکلیف میں ہے۔

ایمان بیگم رو رہی تھی ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی حیام کے پاس چلی جائیں۔

احمد مجھے اس کے پاس جانے دیں۔۔۔ احمد صاحب بہت مشکل سے ایمان بیگم کو سنبھال رہے تھے۔

احمد صاحب نے ان کو بینچ پر بیٹھایا تھا اور خود ان کے ساتھ بیٹھے انہیں ہمت دے رہے تھے۔

اسی دوران عارض آئی سی یو کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

عارض جیسے ہی اندر داخل ہوا حیام کا پٹیوں اور مشینوں میں لپٹا زرد وجود اس کے سامنے تھا۔

وہ لڑکی اس وقت ہنستی مسکراتی حیام نہیں لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض چھوٹے قدم اٹھاتا حیام کی جانب بڑھ رہا تھا۔

ایک ایک قدم پر وہ حیام کا جائزہ لے رہا تھا۔

ماتھے پر بندھی پٹی۔

سوجھا ہوا زرد چہرہ۔

آکسیجن ماسک کے نیچے ہونٹوں کے پاس جمع خون۔

دونوں ہاتھوں پر ڈرپس۔

ایک طرف ہارٹ ریٹ مونیٹر لگا ہوا تھا جس کی آواز کمرے کی خاموشی میں گونج رہی تھی۔

بازوں پر زخم کے نشان۔

ابھی تک وہ اسی کہ جیکٹ میں موجود تھی۔

اس کے گلے سے ایک نالی اس کے اندر ڈالی گئی تھی۔

ہر قدم کے ساتھ عارض کے لیے اپنے آنسوؤں پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا۔

اس وقت حیام کے پاس کچھ نرسیز اور دو ڈاکٹرز موجود تھے جن میں سے ایک حاشر تھا۔

عارض کی آنکھوں سے آنسو ایک لڑی کی مانند بہہ رہے تھے۔

اس نے حیام کا ڈرپ لگا ہاتھ تھاما تھا بہت سے آنسو حیام کے ہاتھ پر گرے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

یام آپ نے کہا تھا عارض ایک وقت آئے گا جب حیام احمد آپ کو رونے پر مجبور کر دے گی دیکھیں آج مجھے یام نے نہیں حیام احمد نے رونے پر مجبور کر دیا ہے۔

ڈاکٹر اب ان کی کیا کنڈیشن ہے۔۔۔؟

عارض نے ویسے ہی اس کا ہاتھ تھامے سوال کیا تھا۔

ان کا کوما کتنا کریٹیکل ہے کچھ نہیں کہہ سکتے۔

ابھی پیشنٹ کی باڈی ریسپونڈ نہیں کر رہی ہے۔ اگر انہوں نے رسپانس نہ کیا تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے یہ کب ہوش میں آئیں گی۔

اگر حیام رسپانڈ کریں گی تو یہ کتنی دیر میں ریکور کر جائیں گی۔۔۔؟ عارض اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے بول رہا تھا۔

سر کچھ نہیں کہہ سکتے اگر ایک ماہ کے اندر اندر ان کی بہتری کے آثار نظر نا آیے تو پھر صرف پانچ فیصد چانس ہو گا کہ پیشنٹ کو ہوش آئے۔

کیا آپ انہیں آئی سی یو میں ہی رکھے گے۔۔۔؟

اگر ان کی حالت میں بہتری آئی اور خود سے سانس لیتی رہی تو ان کو روم میں شفٹ کر دیں گے۔

ابھی عارض بات کر رہا تھا جب آہل کمرے میں داخل ہوا تھا۔

آہل کو دیکھ کر بھی عارض نے حیام کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کیسی ہے اب میری بہن۔۔۔؟

تمھاری بہن بہت اچھی ہے بس سب کو تنگ اور پریشان کر رہی ہے وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا تھا۔

آپ کے پاس ان سے ملنے کے لیے پانچ منٹ ہیں اس سے زیادہ آپ آئی سی یو میں نہیں رہ سکتے۔

جی ڈاکٹر ہم ابھی چلے جاتے ہیں آہل فوراً بولا تھا۔

عارض تم پریشان مت ہو حیام جلدی ٹھیک ہو جائے گی۔

انشاءاللہ۔۔۔!

آہل کو پہلے ہی زمل نے بتا دیا تھا کہ حیام کوما میں ہے۔ آہل سے بات کر کے عارض حیام کے پاس اس کے بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔

آہل۔۔۔!حیام کی جانب دیکھتے ہی اس نے آہل کو پکارا تھا۔

حیام کی دوستوں کو گھر بھیج دو۔۔۔

پانچ بج چکے ہیں اور ان سب نے صبح کا ناشتا کیا ہوا ہو گا اور یقیناً اس کے بعد حیام کہ وجہ سے کچھ کھایا بھی نہیں ہو گا۔

ہاں تم پریشان نہیں ہو ان کو میں خود چھوڑ کر آؤ گا میں اور تمھاری بھابھی تو الٹرا لیجنڈ ہے اس نے ناشتہ بھی نہیں کیا اور نہ ہی اس کے بعد کچھ کھایا اور میڈم چلی گئی خون دینے۔اب اس کی طبیعت کافی خراب ہو رہی تھی تو ان سب کو کینٹین سے کھانے کو لا کر دیا ہے اور بول کر آیا ہوں میں ایک بار حیام کو دیکھ کر آتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

آہل کی بات پر عارض نے اثبات میں سر ہلایا اور خاموشی سے دوبارہ حیام کو دیکھنے لگ گیا۔

سر پلیز آپ زیادہ دیر یہاں نہیں رک سکتے۔نرس ان کے قریب آتی بولی تھی۔

جی ہم جارہے ہیں عارض نے بہت احتیاط سے حیام کا ہاتھ بیڈ پر رکھا اور پھر حیام کے پٹی میں لپیٹے ماتھے پر بوسا دے کر آہل کے ساتھ باہر کی جانب بڑھا۔

تم نے حیام کی دوستوں کو میرے اور ان کے رشتے کے بارے میں بتایا ہے۔۔۔؟

نہیں ابھی میں چاہتا تھا کہ تم یاں حیام خود بتاؤ۔

ٹھیک ہے میں ان سے جب ملوں گا بتادوں گا۔

چلتے چلتے آہل رکا تھا عارض نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا۔

عارض کے دیکھتے ہی آہل اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

عارض حیام چاہیے تمھاری بیوی ہے مگر یاد رکھنا ہمیشہ میری چھوٹی بہن ہی رہے گی اور اس کا بھائی اس کی ہر تکلیف کا حساب لے گا۔

عارض نے صرف سر ہلادیا تھا۔

عارض کا حلیہ بگڑا ہوا تھا اس کے بال ماتھے پر بکھرے تھے آنکھوں میں رونے کے باعث سرخی اور سوجی تھی۔

اس کے کپڑوں پر ابھی بھی حیام کے خون کے نشان تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کہیں سے بھی کچھ گھنٹے پہلے والا عارض نہیں لگ رہا تھا۔

آہل کے جانے کے بعد عارض اپنی مما اور خالہ کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا۔

بیٹا۔۔۔اس کے بیٹھتے ہی ایمان بیگم نے اسے آواز دی۔

جی خالہ۔۔۔!عارض نے سرخ آنکھیں اٹھا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔

بیٹا حیام کے سب دوست چلے گئے ہیں آپ بھی اپنے گھر جاؤ آپ کے والدین پریشان ہو رہے ہوں گے۔

ان کے اتنا کہتے ہی عارض اٹھا اور گھٹنوں کے بل ایمان بیگم کے سامنے بیٹھ کر ان کی گود میں سر رکھ لیا۔

کیا ہوا بیٹا۔۔۔؟ایمان بیگم نے اس کے سر میں ہاتھ پھیرتے نرمی سے پوچھا تھا۔

ان کی بات کا جواب دینے کی بجائے عارض ان کی گود میں سر رکھے رونے لگ گیا تھا۔

خالہ جان میں ان کی حفاظت نہیں کر سکا اگر مجھے زرا سا بھی علم ہوتا میں ان کو بچا لیتا۔ ایمان بیگم نے حیرانی سے رانم صاحبہ کی جانب دیکھا جو عارض کے سر پر ہاتھ پھیرتے بول رہی تھی۔

عارض میرے بچے چپ ہو جاؤ۔

نہیں مما یہ میری غفلت کی وجہ سے ہوا ہے۔ایمان بیگم کبھی عارض کو تو کبھی رانم صاحبہ کو دیکھ رہی تھی۔

ایمان یہ میرا بیٹا ہے عارض۔۔۔رانم صاحبہ کے کہتے ہی وہ حیران ہوئیں تھی۔

انہوں نے بہت نرمی سے اس کا سر اپنی گود سے اٹھایا تھا اور اس کے آنسو صاف کیے تھے۔

عارض ہمیں بتاؤ حیام کے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔۔؟ایمان بیگم نے رانم صاحبہ کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

خالہ جان آپ پریشان کیوں ہو رہی ہیں سب ٹھیک ہے۔

بس لڑائی کے دوران ان کو چوٹیں آئی ہیں۔عارض نہیں چاہتا تھا کہ حیام کو اس لمحے دیکھ کر وہ جس تکلیف سے گزرا تھا اس کی ماں بھی اسی تکلیف سے گزرے۔

عارض ایک لڑکی سے کیسی لڑائی۔۔۔؟اب کی بار رانم صاحبہ بولی تھی۔

اس بارے میں میں کچھ نہیں جانتا مما۔

اتنا کہتے ہی وہ اپنے آنسو صاف کرتا اٹھا تھا۔

عارض میری حیام ٹھیک ہے ناں۔۔؟ایمان بیگم کی بات کا مطلب سن کر عارض ان کی جانب پلٹا تھا۔

خالہ ہماری حیام بالکل ٹھیک ہے۔کچھ بھی نہیں ہوا انہیں۔

عارض کی بات پر ایمان بیگم نے بے بسی سے رانم صاحبہ کی جانب دیکھا۔

وہ جو پوچھنا چاہ رہی تھی عارض نہیں سمجھ رہا تھا۔

کیا بات ہے مما۔۔۔؟

وہ ان دونوں کے قریب آیا تھا۔

آپ دونوں پریشان کیوں ہیں۔

عارض ان دونوں کا ایک ایک ہاتھ تھامتا ان کے سامنے دوبارہ بیٹھا پوچھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

رانم صاحبہ نے اس کے بکھرے بال ماتھے سے ہٹائے تھے۔عارض دیکھو ہمیں بتاؤ حیام کے ساتھ کچھ غلط تو نہیں ہوا ناں۔

مما۔۔!عارض بے یقینی سے رانم صاحبہ کو دیکھتا کھڑا ہوا اور ان دونوں کے ہاتھوں کو چھوڑ دیا تھا۔

کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا۔۔؟

آپ نے میری بیوی کے بارے میں ایسا سوچا بھی کیسے۔۔؟

وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔

مگر عارض۔۔۔!

بس مما کچھ بھی نہیں ہوا ان کو اور نہ ہی کچھ ہو گا ان کا شوہر ان کی پاک دامنی کا گواہ ہے کچھ دیر پہلے جن آنکھوں میں نمی تھی اب وہاں غصہ تھا۔

عارض ہم اس کی حالت کے پیشِ نظر پوچھ رہے تھے۔

جو اس کی حالت ہے کوئی بھی کچھ بھی۔۔۔۔

بس مما وہ حیام احمد عارض ہے اور اپنی حفاظت کرنا جانتی ہیں۔

میں ان کے کردار کے خلاف کچھ نہیں سنوں گا۔

وہ جتنی پاک دامن کل تھی اتنی ہی آج بھی ہی ہیں اور اس بات کا گواہ خود عارض احمد وہاب ہے۔

غصے سے کہتا عارض ڈاکٹر حاشر کے پاس چلا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کے جاتے ہی رانم صاحبہ نے ایمان بیگم کو گلے سے لگالیا تھا۔

آپی میری بیٹی ٹھیک ہو جائے گی ناں؟

دیکھناوہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی۔

حیام نے اتنی تکلیف کیسے برداشت کی ہو گی۔

میں نے یااس کے بابانے کبھی اسے ہاتھ نہیں لگایااسے بہت نازوں سے پالا ہے۔اور اس شخص نے میری بیٹی کو مارا۔

ایمان حوصلہ رکھو۔۔۔حیام بہت بہادر ہے وہ جلد ٹھیک ہو جائے گی۔

اللہ کرے آپی ہمیں کسی اور آزمائش سے نا گزر ناپڑے۔

آمین۔

اللہ سے اچھے کی امید رکھوایمان۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

(کچھ گھنٹے پہلے)

آنٹی آپ میرے ساتھ حیام کو دیکھنے چلیں گی۔

افشاں نے نڈھال بیٹھی ایمان بیگم کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا۔جس پر انہوں نے صرف اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ان کے سر ہلاتے ہی افشاں نے اپنا ہاتھ ان کی جانب بڑھایا تھا۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ افشاں کے ساتھ اندر آئی جہاں پر حاشر حیام کے ماتھے پر ٹانکے لگانے میں مصروف تھا۔

ایک لمحے کو ہاتھ روک کر حاشر نے مڑ کر آنے والے کو دیکھا کیونکہ آئی سی یو میں کسی کو بھی آنے کی اجازت نہیں تھی۔

ڈاکٹر پیشنٹ کی والدہ ہیں۔۔۔افشی کے تعارف کرواتے ہی وہ سر ہلا کر واپس اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

جبکہ ایمان بیگم خاموشی سے حیام کے پاس کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد جب حاشر اس کا سارا ٹریٹمنٹ کر کے فارغ ہوا تو خاموشی سے ان کی جانب دیکھنے لگ گیا۔

اس نے صرف عارض کی وجہ سے ان کو باہر جانے کا نہیں بولا تھا۔

ایمان بیگم حیام کا ہاتھ تھامے نجانے کون کون سی دعائیں پڑھ کر اس پر پھونکنے میں مصروف تھیں۔

حیام کے ڈرپس میں میڈیسن انجیکٹ کر کے حاشر ان کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

آنٹی آپ سے حیام کے بارے میں کچھ بات کرنی تھی۔

آنکھوں میں نمی لیے ایمان بیگم نے پہلے حاشر کو دیکھا اور پھر سر ہلا دیا۔

آنٹی میں حیام کے کیس کے متعلق کوئی جھوٹی امید نہیں دلاؤں گا۔

مگر۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر کیا بیٹا ایمان بیگم نے تڑپ کر پوچھا تھا۔

حاشر ایک ماں کی تڑپ سمجھ رہا تھا۔

عارض کا دوست ہونے کی وجہ سے وہ اس معاملے کو خود ہی دیکھ رہا تھا اور یہی وجہ تھی کہ ایمان بیگم کو اپنے کیبن میں بلانے کی بجائے وہ خود ان کے احترام میں ان سے بات کرنے رک گیا تھا۔

آنٹی ان کے ساتھ جو بھی ٹراما ہوا ہے اس کا ان کے ذہن پر گہرا اثر ہے۔

ان کے سر کے زخم کافی گہرے ہے جس کی وجہ سے خون کافی ضائع ہو گیا تھا۔

حاشر بول رہا تھا اور ایمان بیگم کی آنکھوں سے بے آواز آنسو بہے رہے تھے۔

آنٹی سارے ٹریٹمنٹ کے دوران حیام کی باڈی نے کسی قسم کا کوئی رسپانس ظاہر نہیں کیا۔

ہم یہ نہیں کہہ سکتے ان کا کوما کتنا گہرا ہے۔

ایمان بیگم کے آنسوؤں میں روانی آگئی تھی مگر وہ خاموش تھیں۔

یہ صرف ایمان بیگم کو ہی معلوم تھا کہ انہوں نے یہ سب باتیں کیسے سنی تھی۔

بیٹا کیا یہ ہمیں سن سکتی ہے۔۔۔؟

نہیں آنٹی۔۔۔ ابھی حاشر ان سے بات کر ہی رہا تھا جب ایک نرس اور ڈاکٹر اندر داخل ہوئے۔

آنٹی آپ یہاں زیادہ دیر نہیں رک سکتی۔

Posted On Kitab Nagri

حاشر کی بات سمجھتے ہوئے حیام کا ہاتھ چومتے ایمان بیگم اٹھی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آئی سے یو سے باہر آگئی۔

وقت گزرنے گے ساتھ ساتھ ان کے آنسوؤں میں شدت میں کمی آرہی تھی۔

وہ چاروں بھی ان کے پاس ہی بیٹھی تھی۔

ایکسکیوزمی۔۔۔کسی نے ایمان بیگم کا کندھا تھپتھپایا تھا۔

رانم آپی۔۔!

آپ یہاں۔۔۔؟

ہاں وہ میں کسی عزیز سے ملنے آئی تھی مگر تم یہاں؟

آپی حیام۔۔!

کیا ہوا حیام کو۔۔۔؟

وہ آئی سی یو میں ہے۔

کیسے مطلب کیا ہوا اس کو؟

آپی یونیورسٹی میں۔۔۔

رانم وحید کو سارا معاملہ سمجھ آنے میں ایک لمحہ نہیں لگا تھا کیونکہ وحید صاحب جب آفس کے لیے نکل رہے تھے ان کو عارض کی کال آئی تھی اور اس نے ان کو سارا معاملہ سمجھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جب رانم صاحبہ نے وحید صاحب کو بولا کی وہ اس بچی کی عیادت کے لیے ہسپتال جانا چاہتی ہیں۔

مگر اب جو بات ان کو الجھا رہی تھی وہ یہ تھی اگر عارض حیام کو جانتا تھا تو اس نے ان کو بتایا کیوں نہیں۔۔۔؟

ادھر بیٹھو ایمان اور مجھے بتاؤ ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں۔

آپی وہ کوما میں ہے۔

رانم صاحبہ نے بے اختیار اپنی بہن کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔

رانم صاحبہ کے ساتھ لگی وہ ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی جبکہ انہوں نے بھی ایمان بیگم کو رونے سے نہیں روکا تھا تاکہ وہ اپنا دل ہلکا کر لیں۔

حال

عارض بہت ہی غصے میں حاشر کے آفس میں داخل ہوا تھا۔

کیا ہوا عارض سب ٹھیک تو ہے۔۔۔؟

نہیں کچھ ٹھیک نہیں ہے۔وہ غصے سے میز پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے چنگھاڑا تھا۔

عارض ریلیکس ہو جاؤ وہ ٹھیک ہو جائے گی گہرے صدمے اور سر پر گہری چوٹ لگنے کی وجہ سے کوما میں ہے۔

کیا ٹھیک ہو جائے گی حاشر وہ لڑکی کوما میں ہے۔

امید ہے وہ کچھ عرصے میں ٹھیک ہو جائے گی۔

حاشر بس امید نہیں مجھے وہ ٹھیک چاہیے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

عارض ۔۔۔!

کیا ۔۔۔؟ حاشر اپنے دوست کی ایک لڑکی کے لیے اتنی فکر مندی دیکھ مسکرایا تھا۔

حاشر تم اگر چاہتے ہو اپنے دانتوں کے ساتھ سلامت گھر جاؤ تو مسکرانا بند کرو ہم سب پریشان ہیں اور تمھیں مذاق سوجھ رہا ہے۔

عارض مجھے صرف ایک بات بتاؤ؟

سب پریشان ہے یاں تم ۔۔۔؟

کیا مطلب حاشر ۔۔۔ ظاہر ہے حیام کے لیے سب پریشان ہیں۔

کیا واقعی ۔۔۔؟

زیادہ بکو مت اور مجھے بتاؤ وہ کوما سے کب تک باہر آئیں گی۔

جب اس کا ذہن اس صدمے سے باہر نکل کر ریسپونڈ کرے گا۔

اس میں کتنا وقت لگے گا۔

عارض تمھارا حیام کے ساتھ کیا رشتہ ہے ۔۔۔؟

حاشر میں کیا پوچھ رہا ہوں اور تم مجھ سے کیا سوال کر رہے ہو۔

عارض اس کو غصے سے دیکھتا بیٹھا تھا۔

تم حیام کا کیس نہیں دیکھو گے کسی اور ڈاکٹر کو بلاؤ میں اس سے ابھی بات کرو گا۔

Posted On Kitab Nagri

اووہ یار ریلیکس وہ ٹھیک ہو جائے گی ہم ان کا ٹریٹمنٹ کر رہے ہیں۔

کتنا عرصہ لگے گا۔۔۔؟

کچھ کہہ نہیں سکتے کچھ دن بھی لگ سکتے ہیں یا۔۔۔

یا کیا حاشر۔۔۔؟

کچھ مہینے یا سال بھی۔

حاشر تمھیں ڈاکٹر کی ڈگری دی کس نے ہے۔ حاشر نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے عارض کو گھورا تھا۔

مجھے ابھی ڈگری ملنی ہے۔

حاشر نے ایک نظر عارض کے بکھرے حلیے کو دیکھا تھا۔

ماتھے پر بکھرے بال چہرے پر پریشانی اور تھکاوٹ تھی۔

آنکھوں کو دیکھ کر لگتا تھا جیسے وہ رویا ہو وہ کہیں سے بھی مغرور عارض احمد وہاب نہیں لگ رہا تھا ہاں مگر اس کا غصہ اور اکھڑ لہجہ ابھی بھی وہی تھا۔

عارض کسی تھکے ہارے انسان کی طرح کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر ایک دم خاموش سا ہو گیا تھا۔

عارض۔۔۔!

حاشر نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اسے پکارا۔

ہمم۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

کیاہوا ہے؟

حیام کی حالت دیکھ کر ٹوٹ گیاہوں۔

حاشر نے ایک گہرا سنس لیا تھا۔

کیا تم روئے ہو۔۔۔؟

ہاں۔۔۔!

انہوں نے مجھے رونے پر مجبور کر دیا ہے۔

عارض حیام کا اور تمھارا کیارشتہ ہے حاشر نے ایک اور سوال کیا تھا۔

وہ میری خالہ زاد ہے۔عارض نے اپنا سر کرسی کی پشت سے لگائے ہی پر سکون انداز میں جواب دیا تھا۔

اچھا مگر تم نے فون پر کہا تھا وہ تمھاری دوست ہے۔

تو خالہ زاد دوست نہیں ہو سکتی۔۔۔؟عارض نے آئی بر واچکا کر پوچھا تھا۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔اچھا عارض ایک بات پوچھوں۔۔۔

حاشر کے کہنے پر عاض نے اسے گھور کر دیکھا جیسے کہہ رہا ہو پہلے کیا کر رہے ہو۔

عارض تمھاری جیکٹ کہاں ہے۔۔۔؟

تمھیں ٹھنڈ نہیں لگ رہی۔۔۔؟

کوئی ہوش ہوتی تو مجھے ٹھنڈ محسوس ہوتی اور میری جیکٹ۔۔۔پتا نہیں کہاں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

تمھاری جیکٹ حیام کے پاس ہے کم سے کم جھوٹ مت بولو۔

ہاں تو اپنی بیوی۔۔۔ عارض بولتے بولتے روکا اور حاشر کو گھور کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

جبکہ جانتا تھا اس کے پیچھے حاشر ہنس رہا ہو گا۔

اس کو تو میں بعد میں دیکھو گا عارض نے اپنے دانت پیسے تھے ایک تو وہ پریشان تھا اوپر سے حاشر نے اپنی عدالت سجالی تھی۔

زین اور عالیان چار بجے یونیورسٹی سے فارغ ہو کر جیسے ہی نکلے تھے انہوں نے سب سے پہلے آہل کو کال کی تھی۔

آہل کے کال اٹھاتے ہی سب سے پہلا سوال زین نے کیا تھا۔

آہل کہاں پر ہو تم لوگ۔

زین ہم لوگ ہوسپٹل ہیں تم لوگ آنا چاہتے ہو تو وہی آجاؤ۔۔۔

زین تم لوگوں نے وہ فوٹیج نکلوالی ہے کیا؟ دوسری جانب سے عارض کی آواز آئی تھی۔

عارض فکر مت کرو کام ہو گیا ہے اور میں نے خود سب ویڈیوز ڈلیٹ کی ہے فکر نہ کرو اب کوئی ثبوت نہیں ہے اس کا اور جس ایک جگہ ہے وہ میری یو ایس بی ہے گاڑی موڑتے ہوئے عالیان بولا تھا۔

تم لوگ ایک کام کرو وکیل کے آفس کا اڈریس میں سنڈ کرتا ہو یو ایس بھی اس کو دے آنا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا تم بھیج دو ہم دے آتے ہیں۔

دوسری جانب دو منٹ کی خاموشی چھائی رہی تھی۔

نہیں بلکہ ایک کام کرو تم لوگ ہسپتال ہی آؤ وکیل کو میں خود دے دوں گا۔

اچھا جیسے تمھاری مرضی ہم صرف آدھے گھنٹے تک پہنچ رہے ہیں اگر کوئی چیز چاہیے ہوئی تو بتا دینا۔

نہیں۔۔۔عارض نے ہمتی انداز میں کہتے فون کاٹ دیا تھا۔

عارض حاشر کے آفس سے نکلنے کے بعد زین اور عالیان کے پاس گیا تھا۔

وہ دونوں جو ہوسپٹل کے گراؤنڈ میں آڑے ترچھے بیٹھے تھے جب سامنے سے عارض کو آتا دیکھ سیدھے ہو کر بیٹھے۔

یونیورسٹی سے فارغ ہو کر وہ دونوں سیدھا ہسپتال ہی آئے تھے۔

عالیان بس دعا کرو اس کا لاوا ہم پر نہ نکلے۔زین دیکھنے سے تو وہ نارمل ہی لگ رہا ہے۔

عارض کا کچھ پتہ بھی نہیں چلتا کب اس کا کیا موڈ ہے۔۔۔زین افسوس سے بولا تھا۔

ایک تو آہل بھی نہیں ہے یہاں وہ بھابھی کو گھر چھوڑنے گیا تھا لگتا ہے اب ان کا گھر ہی بنانے بیٹھ گیا ہے۔

تم دونوں ابھی تک یہی ہو۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

توکیا ہمیں چلے جانا چاہیے تھا عارض۔۔۔؟

نہیں تم لوگوں کی مرضی ہے کہتے ساتھ ہی عارض گھاس پر بیٹھے زین کی ٹانگوں پر اپنا سر رکھ کر لیٹ گیا اور آنکھیں بند کرلی۔

اس کے چہرے سے تھکن صاف ظاہر تھی۔

اووو بھائی میں حیام نہیں ہوں زین کی بات پر عارض نے اپنی آنکھیں کھول کر اسے گھورا تھا۔

تم حیام ہو بھی نہیں سکتے اور اب خاموش ہو جاؤ دو منٹ سکون لینے دو کہتے ہی عارض نے اپنی آنکھیں بند کر لیں تھیں۔

کچھ یاد آنے پر عالیان نے دوبارہ آنکھیں کھولی تھی۔

میری امانت کہاں ہے۔۔۔؟ عارض کے کہتے ہی عالیان نے یو ایس بی نکال کر عارض کو تھما دی جو اس نے فوراً اپنی جیب میں ڈال لی تھی۔

عالیان۔۔۔!

ہمم۔۔۔!

یار گھر والوں نے کچھ نہیں کھایا ہوا ایک کام کرو کسی ریسٹورنٹ سے جا کر سب لیے کھانا لے آؤ اور تم دونوں بھی صبح سے بھوکے ہو۔

اووو تو عارض احمد کو اپنے معصوم دوستوں کا خیال آ ہی گیا ورنہ صبح سے تو تمہیں حیام ہی نظر آ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شرم کروزین اس وقت وہ آئی سی یو میں زندگی اور موت سے لڑ رہی ہے عارض اپنی شرٹ کے بازو موڑتے ہوئے بولا جس پر حیام کے خون کے دھبے لگے تھے۔

ہاں تو صحیح کہہ رہا ہوں صبح سے اس کو حیام کے علاوہ کسی کی فکر تھی؟

اگر تم اپنی ٹانگوں پر گھر جانا چاہتے ہو تو بکواس مت کروزین۔۔۔

نہیں نہیں مجھے ابھی اپنی ٹانگیں بہت عزیز ہیں اگر یہ نہ ہوئی تو میں گھوڑی کیسے چڑھوں گا۔

گھوڑی چڑھنا ہے تم نے عارض نے ایک جھٹکے سے زین کو نیچے گرایا تھا اور اس کے پیٹ پر مکا مارا تھا۔

بھائی تمھارے ارادے تو مجھے آہل سے بھی پہلے گھوڑی چڑھنے کے لگ رہے ہیں عالیان حیام کے لیے عارض کی فکر دیکھتا بولا تھا۔

انشاءاللہ سب سے پہلے میں ہی گھوڑی چڑھوں گا۔۔۔

عارض کا موڈ فریش ہوا تھا۔

میری بہن اندر بیمار پڑی ہے اور تم لوگوں کو گھوڑی چڑھنے کی پڑی ہے۔

آہل پوچھو اس سے گھوڑی چڑھ کر لینے کس کو جائے گا۔

بے عقل انسان تمھیں اتنا بھی نہیں پتا کس کو لینے جاؤں گا کہتے ساتھ ہی عارض نے عالیان کو بھی مکا مارا تھا۔

ظاہر ہے تم لوگوں کی بھابھی کو ہی لینے جاؤں گا۔

بھائی لگتا ہے حیام کی بجائے تمھارے سر پر چوٹ لگی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت جس ہسپتال کے باہر ہم بیٹھے ہیں وہ اسی کے آئی سی یو میں کوما کی حالت میں ہے زین کو عارض کی بات پر صدمہ لگا تھا۔

ہاں تو جب وہ ٹھیک ہو جائے گی تبھی اسے لینے جاؤں گا کون سا ابھی اٹھا کر لے جا رہا ہوں۔

فضول مت ہانکو اور اٹھو تم سب کے لیے کھانا لے کر آیا ہوں۔

آہل عارض کو دیکھتا پر سکون ہوا تھا اس وقت وہ پہلے سے نارمل تھا۔

زندگی میں سچے اور اچھے دوستوں کا ہونا لازمی ہوتا ہے یہی وہ ہستی ہے جو آپ کے ہر دکھ اور تکلیف کو کم کرنے کے لیے ہر حد سے گزر جاتے ہے برے وقت میں آپ کی ڈھال بن جاتے ہیں۔

زندگی میں اچھے اور سچے دوستوں کا ملنا بھی خوش قسمتی ہوتی ہے۔

لو یو یار تمھیں خیال آ ہی گیا ہمارا۔

دوست ہو تو تمھارے جیسا۔

زین نے فوراً اٹھ کر اس کے ہاتھ سے شاپرز لیے تھے۔

چھوڑو زین تمھارے لیے نہیں لایا یہ صرف عارض اور حیام کے پرنٹس کے لیے ہے۔

ہیں۔۔۔؟

عارض کے پرنٹس۔۔۔؟

وہ کب آئے۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

جب تم گدھے گھوڑے بیچ رہے تھے۔

شاپر کھولتے زین کا ہاتھ رکا تھا اس نے برا سا منہ بنا کر آہل کو دیکھا تھا۔

چلو اٹھو تینوں اور اندر چلو۔ اور زین اگر تم نے ایسی شکل بنا کر میری جانب دیکھا تو تمھیں کھانا سب سے آخر میں دوں گا۔

آہل کم سے کم اب ایسا ظلم تو مت کرو اس وقت آہل اسے کسی جلاد سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

اگر ابھی بھابھی یہاں ہوتی تو ہم دیکھتے تم یہ سب کیسے بولتے۔

ابھی وہ یہاں نہیں ہے تو بول سکتا ہوں میں چلو اب اٹھو۔

سب لوگ کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو زین اور عالیان سب کے لیے چائے لینے چلے گئے تھے۔

سردیوں کے دن ہونے کی وجہ سے باہر ہر سو اندھیرا چھا گیا تھا۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد عارض رانم صاحبہ اور وحید صاحب کے سامنے موجود تھا۔

مما بابا آپ دونوں گھر چلے جائیں میں یہاں ہی ہوں۔

نہیں بیٹا ہم ابھی یہی ہیں۔

مما پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے آپ اور بابا چلے جائیں۔

ان دونوں کے منع کرنے کے باوجود بھی عارض اپنی بات پر بضد تھا اور ان دونوں کو گھر بھیج کر ہی دم لیا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے زین اور عالیان کو بھی بھیج دیا تھا کیونکہ وہ دونوں بھی صبح سے اس کے ساتھ سب معاملات دیکھ رہے تھے۔

عارض جانتا تھا کہ اگر ان کو معلوم ہو گیا کہ عارض یہاں رک رہا ہے تو وہ اس سے طرح طرح کے سوالات کریں گے۔

اسی لیے اس نے ان شیطان کے چلیوں کو گھر بھیج دیا تھا۔

چند لمحوں بعد عارض ایمان بیگم اور احمد صاحب کی جانب گیا جو آہل سے کچھ بات کر رہے تھے اسی دوران حاشر آئی سی یو سے باہر نکلا تھا۔

عارض اسے دیکھتے اس کے پاس گیا تھا۔

کیا کنڈیشن ہے اب حاشر۔۔۔؟

کچھ دیر میں اس کو کسی روم میں شفٹ کر دیں گے پھر اس سے مل سکتے ہو۔

ویسے تمھاری ضد پر بس اس کو روم میں شفٹ کر رہے ہیں ورنہ ایسے نہیں ہوتا۔

تھینک یو میرے بھائی۔۔۔ساتھ ہی عارض نے اسے گلے لگایا تھا۔

چلو اب میں چلتا ہوں مجھے باقی پیشنٹس کو بھی دیکھنا ہے۔حاشر کے جاتے ہی عارض ایمان بیگم اور احمد صاحب کے پاس آیا جو بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

خالہ جان خالو جان آپ دونوں بھی گھر چلے جائیں۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں میں اپنی بیٹی کے پاس ہی رہوں گی۔ خالہ حیام کے پاس میں ہوں آپ فکر مت کریں کچھ دیر آرام کر لیں پھر آپ واپس آجایئے گا۔

دیکھیں افشاں اور زمل بھی آنے والی ہیں آپ کے بعد حیام کے پاس اس کی دوستیں ہوں گی۔۔۔

میں ہوں گا۔۔۔

آپ پریشان مت ہوں۔

ایمان عارض ٹھیک کہہ رہا ہے ہم کچھ دیر بعد واپس آجائیں گے ہارون بھی گھر آنے والا ہے۔

احمد صاحب کی بات پر وہ بے دلی سے ان کے ساتھ جانے کے لیے اٹھ گئی۔

ہسپتال سے واپس آکر احمد صاحب نے ایمان بیگم کو ان کی ادویات دے کر سلایا تھا۔

حیام کی پریشانی کی وجہ سے ان کی صحت پر کافی اثر ہوا تھا۔

اپنے کمرے سے نکل کر احمد صاحب ابھی سٹڈی میں جا ہی رہے تھے جب ان کو گھر میں ہارون داخل ہوتا نظر آیا۔

اسلام علیکم بابا۔۔۔!

وعلیکم السلام بابا کی جان۔

بابا خیریت ہے نہ آج کوئی نظر ہی نہیں آرہا۔

مما اور آپی کہاں ہیں۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

ہارون بیٹا آپ کی مما روم میں ہیں آپ فریش ہو کر آجاؤ میں پھر مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔

آج احمد صاحب کے لہجے میں اس قدر سنجیدگی دیکھ کر ہارون ایک لمحے کو ٹھٹکا تھا۔

کیا بات ہے بابا سب ٹھیک ہے۔۔۔؟

مما آج اتنی جلدی سو گئی ہیں۔

بیٹا آپ فریش ہو کر آؤ ہمیں بات کرنی ہے۔

جی بابا کہتے ساتھ ہی ہارون اپنی ماں کو دیکھنے کی غرض سے ان کے کمرے میں گیا۔

مگر ان کو سوتا دیکھ ان کے سر پر پیار کرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

احمد صاحب جانتے تھے کہ وہ سب سے پہلے ایمان کے پاس جائے گا اور پھر فریش ہو کر حیام کے کمرے میں۔

انہوں نے ایک گہری سانس بھری تھی۔

ہارون کے جاتے ہی وہ لاونج میں بیٹھ گئے اور اپنے سامنے وہ فائل کھولی جو گھر آنے سے پہلے آہل نے ان کو دی تھی۔

جیسے جیسے وہ اس فائل کو دیکھ رہے تھے ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

احمد صاحب کو ہمیشہ مان تھا کہ ان کی بیٹی پاور اف اٹارنی ہے ان کے بعد اپنی کم عمری کے باوجود اس نے بہت سے کمپنی کے لیے اچھے فیصلے کیے تھے۔

بے شک ان کی بیٹی حالات کے مطابق ڈھل جانے والی لڑکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر آج ان کو یہ فائل دیکھ کر شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ انہوں نے حیام کو پاور اوف اٹارنی بنا کر غلطی کی تھی۔

صرف ایک سائین کی وجہ سے مستقیم نے اس کو اس حال میں پہنچا دیا تھا۔

اس کی عزت تک خطرے میں آگئی تھی۔ اگر آج وہ خود کی حفاظت نہ کر پاتی تو۔۔۔ اس کے آگے سوچتے ہی احمد حیات کی جان لبوں پر آگئی تھی۔

ایک بار پھر ان کی آنکھوں سے آنسو اپنی حدود توڑ کر نکلے تھے۔

احمد صاحب جو آج تک کڑے سے کڑے امتحان میں بھی ہمت نہیں ہارے تھے۔

اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر ٹوٹ گئے تھے۔ زندگی میں پہلی بار وہ اپنی بیٹی کی وجہ سے بے بس ہو گئے تھے اور پہلی بار ہی انہوں نے اپنے آنسوؤں کو بہنے کی اجازت دی تھی۔

ہارون جیسے ہی فریش ہو کر اپنے کمرے سے نکلا تھا سب سے پہلے دروازہ ناک کر کے حیام کے کمرے میں آیا تھا مگر وہاں اس قدر خاموشی دیکھ کر وہ ٹھٹھکا تھا۔

ہارون نے ہاتھ بڑھا کر لائیٹ اون کی تھی حیام کا بستر خالی تھا۔

اس کے ذہن میں کتنے ہی خیال آئے تھے مگر ان سب کو جھٹکتا سوچنے لگا شاید حیام واشروم میں ہو گی۔

حیام آپی عرف چڑیل آپی آج تو واقعی آپ نے اپنے کمرے کو اندھیرے میں ڈوبا کر بھوت بنگلا بنایا ہوا ہے۔

پانچ منٹ تک جب کوئی جواب نہ ملا تو ہارون اٹھ کر واشروم کی جانب بڑھا اور دروازہ ناک کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ناک کرتے ہی دروازا کھلتا چلا گیا۔

آپی۔۔۔!اس نے حیام کو پکارا تھا مگر وہاں بھی اپنی بہن کو ناں پا کر وہ تیزی سے نیچے کی جانب بڑھا تھا۔

بابا۔۔۔!

بابا جان۔۔۔!ہارون ان کو آوازیں دیتا سیڑھیاں اتر رہا تھا۔

ہارون کی آواز پر احمد صاحب نے تکلیف سے آنکھیں بند کی تھی وہ جانتے تھی حیام کے کمرے میں جانے کے بعد وہ ان کے پاس ہی آئے گا اور سوالات کرے گا۔

وہ خود کو ہارون کے سوالات کے لیے تیار کر رہے تھے۔

بابا وہ آپی۔۔۔ہارون ہانپتا ان سے پوچھ رہا تھا۔

بیٹا ادھر بیٹھو۔

بابا آپی کہاں ہیں اور آپ رو کیوں رہے ہیں۔۔۔؟ہارون ان کے پاس بیٹھتے سوالات کر رہا تھا۔

بابا کچھ تو جواب دیں۔۔۔

مما۔۔۔!

مما بھی آج اتنی جلدی سو گئی ہیں۔۔۔؟

کیا ہوا ہے بابا؟مجھے کچھ تو بتائیں؟

احمد صاحب کو خاموش دیکھ کر وہ ایک بار پھر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ہارون بیٹا۔۔!

جی بابا کیا بات ہے۔۔۔

ہارون نے احمد صاحب کے ہاتھ تھام لیے تھے۔

ہارون آپ کی مما کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے میں نے ان کو نیند کی میڈیسن دے کر سلایا ہے۔

اور بابا آپی۔۔۔؟

وہ کہاں ہیں۔۔۔؟

ہارون بیٹا حیام۔۔۔احمد صاحب بولتے بولتے رکے تھے۔

حیام ہسپتال میں ہے۔

کیا ہوا آپی کو؟ پلیز بابا مجھے ساری بات بتائیں؟

احمد صاحب نے حیام کی یونیورسٹی سے لے کر کوما تک کی ساری کہانی ہارون کو سنا دی تھی۔

بابا آپی۔۔۔!وہ ٹھیک ہو جائیں گی ناں۔۔۔؟

ہارون بیٹا اچھے کی امید رکھنی چاہیے۔اور میں بس جا رہا ہوں دوبارہ حیام کے پاس آپ اپنی مما کا خیال رکھنا۔

نہیں بابا آپ نہیں جائیں گے۔

آپ مما کے پاس رکیں میں آپی کے پاس جاتا ہوں۔

احمد صاحب سے اپنی بات منوا کر ہارون اگلے دس منٹ میں گھر سے نکل پڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت ہارون اپنی بہن کو دیکھنے کے لیے اس قدر تڑپ رہا تھا کہ وہ ریش ڈرائیونگ کرتا آدھے گھنٹے میں ہوسپٹل پہنچا تھا۔

وہاں ریسیپشن سے حیام کے بارے میں پوچھ کر فوراً اس جانب بڑھا۔

ابھی وہ اس کے کمرے کے قریب پہنچا ہی تھا اس کو زمل اور افشاں نظر آئی تھی۔

اسلام علیکم افشاں آپی۔

واعلیکم السلام۔

آپی حیام آپی۔۔۔

ہارون کے سوال کرتے ہی افشاں نے ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا تھا۔

اس کے بتاتے ہی ہارون اس جانب بھاگا تھا۔

سب کے جانے کے بعد اب وہاں پر صرف آہل اور عارض موجود تھے۔

عارض میں زمل کو فون کرکے آتا ہوں اس کی کال آرہی ہے۔

اچھا جاؤ میں حیام کے پاس جارہا ہوں۔

اس وقت تک حیام کو علیحدہ کمرے میں منتقل کر دیا جاچکا تھا۔

عارض نے حیام کے کمرے کا دروازا کھولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بیپ کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔

عارض قدم قدم چلتا حیام کے بیڈ کے پاس آیا تھا اور پھر کرسی رکھ کر بیٹھ گیا۔

حیام اسی حالت میں تھی جس میں وہ کچھ دیر پہلے تھی۔

اسے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ سو رہی ہو۔

عارض سر جھکائے حیام کے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا۔

جہاں چوڑیاں ٹوٹنے کی وجہ سے زخم آئے تھے۔

آپ بالکل نہیں بدلی حیام آج بھی آپ کانچ کو چوڑیاں اتنی ہی پسند ہیں جتنی بچپن میں تھی کہتے ہی عارض نے سائیڈ ٹیبل پر پڑی اس کی دو نیلے رنگ کی چوریاں اٹھائی جو زمل نے اتار دی تھیں۔

عارض کے ذہن کے پردوں پر ایک منظر نمودار ہوا تھا۔

نانا ابو دیکھیں میری چوڑیاں ٹوٹ گئی حیام نے روتے ہوئے کہا تھا۔

کوئی بات نہیں میں اپنی بیٹی کو نئی لا دوں گا چلو اب رونا بند کرو ساتھ ہی مبارک صاحب نے آٹھ سال کی حیام کو اپنی گود میں اٹھا لیا تھا۔

ایک لمحے میں وہ منظر غائب ہوا تھا اور دوسرا منظر ابھرا تھا۔

نانا ابو ہم آئسکریم کھائیں گے۔

نہیں نانا ابو ہم جوس پیئیں گے وہ ہیلدی ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں نانا ابو آئسکریم حیام اور عارض دونوں نے مبارک صاحب کا ایک ایک ہاتھ تھاما ہوا تھا اور لڑنے میں مصروف تھے۔

نانا ابو آپ میرے نانا ابو ہیں آپ یام کی بات نہیں مانیں گے۔

نہیں نانا میں آپ کی سب سے پیاری بیٹی ہوں آپ میری بات مانیں گے۔

عارض گندے بچے ہیں یہ مجھے حیام نہیں یام کہتے ہیں۔

عارض آج کے بعد تم اس کو حیام ہی کہو گے۔

یام۔۔۔

یام۔۔۔

یام۔۔۔

یام۔۔۔

میں یام ہی کہوں گا وہ منہ چڑا کر بولا تھا۔

نانا ابو ہم آئسکریم کھا رہے ہیں ناں نہیں جوس پی رہے ہیں۔

دونوں میری بات مانوں گا اپنی کو میں آئسکریم لے کر دوں گا اور عارض آپ کو جوس مگر میری ایک شرط ہے۔

کیا نانا ابو۔۔؟ دونوں ایک ساتھ بولے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

آپ دونوں اب نہیں لڑو گے۔

مبارک صاحب کی بات سنتے ہی ان دونوں نے اپنے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ لی اور خاموشی سے چلنے لگے۔

کمرے میں عارض کا مدہم مگر تکلیف بھرا قہقہہ گونجا تھا۔

اس منظر کے دھندلا ہوتے ہی ایک اور منظر ابھرا تھا۔

مما مجھے نہیں لینا یہ والا دوپٹہ مجھے یہ کلر نہیں پسند۔

ایمان بیگم جو کب سے حیام کو لال رنگ کا دوپٹہ سر پر لینے کے لئے کہہ رہی تھی مگر وہ نہیں مان رہی تھی۔

حیام اگر آپ یہ والا دوپٹہ لو گی تو میں آپ کے بابا کو کہوں گی وہ آپ کو ڈھیر ساری چاکلیٹس لا کر دیں گے۔

سچ مچ مما۔۔۔!

بالکل سچ ایمان بیگم کی بات سنتے ہی حیام نے جلدی اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے وہ دوپٹہ اپنے سر پر لیا تھا۔

جبکہ کمرے میں موجود سب لوگ ہنس پڑے تھے اور عارض بھی اسی کو دیکھ رہا تھا جو سفید رنگ کی انارکلی فراک جس پر گولڈن کام ہوا تھا اس کو زیب تن کیے دوپٹہ لے رہی تھی۔

ماشاءاللہ میری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہے ایمان بیگم اور رانم صاحبہ دونوں نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا تھا۔

مما۔۔۔!

خالہ۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

میں نہیں پیارا لگ رہا عارض منہ بنا کر بولا تھا۔

نہیں آپ جن بھوت لگ رہے ہیں حیام اپنے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھ کر معصومیت سے بولی تھی۔

یہ منظر بھی دھندلا ہوا تھا اور ایک اور منظر نمودار ہوا تھا۔

حیام احمد حیات ولد احمد حیات آپ کا نکاح عارض احمد وہاب ولد وحید احمد وہاب سے کیا جا رہا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔

مولوی صاحب کے پوچھتے ہی اس نے احمد صاحب کی جانب دیکھا تھا۔

بیٹا بولو قبول ہے۔

قبول ہے۔۔۔!ایک معصوم سی آواز گونجی تھی۔

سب مناظر ایک دم غائب ہوئے تھے۔

یام مجھے نہیں پتا تھا آپ کی آنسو سے بھری گہری کالی آنکھیں مجھے اس قدر بے بس کر دیں گی۔

جانتی ہیں آج آپ کو اس حالت میں دیکھا تو مجھے لگا تھا کسی نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا ہو۔

آپ کے بے ہوش ہوتے ہی مجھے لگا تھا آپ مجھ سے دور چلی جائیں گی۔

ایک لمحے میں عارض کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔

پھر جب حاشر نے مجھے بتایا کہ آپ کوما میں جا سکتی ہیں تو مجھے لگا تھا کسی نے میری روح تک کو زخمی کر دیا ہے۔

ان سب کے بعد معلوم ہوا کہ آپ ہی میری منکوحہ میری یام ہیں تو مجھے لگا تھا میری محبت کو منزل مل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اس لمحے مجھے سمجھ آ گیا تھا آپ کی آنکھیں مجھے اتنی شناسا کیوں لگتی تھی وہ آپ کی آنکھیں تھی یام۔

جانتی ہیں ان سب باتوں کے بعد بھی ایک ڈر تھا دل میں جو میرے درد کو بڑھا رہا تھا وہ آپ کے کوما میں جانے کا تھا۔

اور آپ نے اس کو سچ کر دیا۔۔۔

آپ کوما میں چلی گئی ایسا کیوں کیا یام۔

آپ نے میرے ڈر کو سچ کر کے میرے سامنے لا کھڑا کیا۔

حیام آپ وہ پہلی لڑکی ہیں جس کے لیے میں نے اپنی ماں اور بہن کے بعد چاہا ہے۔

آپ ہی وہ پہلی لڑکی ہو جس کو میں نے اپنے اللہ سے مانگا تھا۔

اب اسے میں اپنی خوش قسمتی کہوں یا بد قسمتی آپ ہی محبت میں ہی میں نے اپنی منکوحہ کو چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا اور دیکھو وقت نے کیسے کایا پلٹی کہ آپ میری محبت ہی میری منکوحہ نکلی۔

عارض ایک بار پھر رو پڑا تھا اس بار اس نے خود کے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

میں نہیں جانتا حیام جب آپ یہ بات جان جائیں گی کہ میں آپ کی محبت میں ہی آپ کو ہی چھوڑنے کا ارادہ رکھتا تھا تو آپ کس طرح کارد عمل دیں گی۔

مگر ان سب کے باوجود بھی آپ میری زندگی ہو یام۔

Posted On Kitab Nagri

اس دنیا کی ہر تکلیف برداشت کر سکتا ہوں مگر آپ کو کچھ ہو جائے یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا اور دیکھیں آج اللہ نے مجھے میری سب سے زیادہ قیمتی چیز کے ذریعے ہی آزمایا ہے۔

اللہ نے مجھے آپ کے ذریعے آزمایا ہے حیام۔۔۔

اسی دوران عارض کو لگا جیسے حیام کے ہاتھ میں ہلکی سی جنبش ہوئی تھی وہ فوراً ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا۔

یام۔۔۔وہ بے بس سا بولا تھا۔

عارض کی جان تو تب ہوا ہوئی جب اس نے حیام کے ہاتھ میں لگی ڈرپ کی ٹیوب میں خون دیکھا جو ٹیوب میں اوپر کی جانب بڑھ رہا تھا۔

عارض اس کا ہاتھ بیڈ پر رکھتا فوراً باہر کی جانب بھاگا۔

آہل جو اس کے کمرے کی جانب ہی آ رہا تھا عارض کو یوں بھاگتا دیکھ کر ایک دم حیام کے پاس گیا مگر وہاں سب نارمل تھا ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ عارض کو کیا ہوا ہے۔

اتنے میں حاشر اور عارض کمرے میں داخل ہوئے۔

عارض اب بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔

تم کیوں اتنا بوکھلائے ہوئے کیوں ہو؟

کوئی مجھے بھی بتائے کیا ہوا ہے۔۔ آہل نے سوال کیا تھا۔

ادھر آؤ یہ دیکھو اس کا سارا خون ٹیوب میں چلا گیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

یا میرے خدایا عارض سچ میں۔۔۔؟

حاشر میرا دماغ مت گھماؤ دیکھو خون ٹیوب میں کیوں جا رہا ہے۔

حیام کا ہاتھ کسی نے اوپر کی جانب کر کے پکڑ کر رکھا تھا؟ حیام کا ہاتھ سہلاتے حاشر نے سوال کیا تھا۔

کیوں۔۔۔؟

ہاں یا ناں۔

ہاں۔۔۔!

کس نے۔۔۔؟

یار جس نے بھی پکڑا تھا اسے بھاڑ میں بھیجو۔

آہل جاؤ پھینک کر آؤ اس کو بھاڑ میں۔

حاشر۔۔۔!

منہ بند رکھو اپنا اور خبر دار اگر تم نے اس کا ہاتھ اوپر کیا۔

آہل آپ لوگ حیام کے سرہانے کھڑے ہو کر شور کیوں کر رہے ہیں۔۔۔؟ زمل نے کمرے میں داخل ہوتے سوال کیا تھا۔

یہ جو تمھارا بھائی ہے اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے زمل۔

پاگل ہو گیا ہے بالکل۔

Posted On Kitab Nagri

اوہو کیا ہو گیا ہے یہ کمرا میدان جنگ کیوں بنا ہوا ہے اندر آتی افشی ان سب کو دیکھتے ہوئے بولی۔

افشاں اور زمل آپ دونوں یہی پر رکو۔

اور تم دونوں نکلو یہاں سے باہر ابھی کے ابھی۔

بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے اپنی چائے چھوڑ کر آیا ہو تمھاری وجہ سے۔

حاشر جو حیام کا ہاتھ سہلا رہا تھا تا کہ خون واپس چلا جائے عارض کی بات سن کر غصے سے بولا تھا۔

اب گھر جا کر بھابھی کے ہاتھ کی پینا۔

کون سی بھابھی کہاں کی بھابھی عارض کی بات پر حاشر صدمے سے بولا تھا۔

مگر میرا کیا قصور ہے آہل کو بھی صدمہ ہی لگا تھا۔

تمھارا یہ قصور ہے کہ تم حیام کے بھائی ہو عارض نے دونوں کو کمرے سے باہر نکال کر ان کے منہ پر دروازہ بند کر دیا تھا جبکہ افشاں اور زمل معاملہ سمجھنے کی کوشش میں منہ کھولے عارض کو دیکھ رہی تھی۔

زمل اور افشاں کو اگنور کر تا وہ واپس اسی کرسی پر آکر بیٹھا تھا مگر اپنے پاؤں کے نیچے آنے والی چیز پر عارض نے ایک دم پاؤں پیچھے کیے تھا۔

آئی ایم سوری یام آج پھر آپ کی چوڑیاں میری وجہ سے ٹوٹ گئی۔

حاشر کے پاس جانے سے پہلے عارض نے حیام کی جو دو چوڑیاں اپنے ہاتھ میں پکڑی تھی وہ ایک دم اٹھ کے بھاگنے کے باعث نیچے گر کر کرچی کرچی ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام میں کل مما سے کہوں کا وہ آپ کے لیے اسی رنگ میں چوڑیاں لے آئے گئیں۔

نہیں بلکہ آپ کو چوڑیاں پسند ہیں نہ آپ کے لیے میں خود ہر رنگ کی چوڑیاں لے کر آؤں گا بس آپ ٹھیک ہو جائیں۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

زمل اور افشاں لگا جیسے چوٹ حیام کے نہیں عارض کے سر پر لگی ہے۔

اتنے میں زمل کا فون بجا تھا۔

دوسری طرف موجود آہل کی بات سن کر وہ بولی۔

عارض آپ کو آہل بلا رہے ہیں۔

اچھا میں دیکھتا ہوں اتنا کہتے ساتھ ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر راہداری میں آہل کے پاس چلا گیا۔

تقریباً عشاء کے بعد کا وقت تھا جب زمل نماز پڑھنے کے لیے پریئر روم میں گئی تھی۔

وہ عارض کو دیکھ کر رکی تھی جو سجدے کی حالت میں بری طرح رو رہا تھا۔

زمل نے خاموشی سے اپنے قدم ایک جانب بڑھائے تھے اور اپنی نماز ادا کرنا شروع کی تھی۔

نماز کے فرض پڑھ کر زمل نے اس جانب دیکھا تھا جہاں کچھ دیر پہلے عارض سجدے میں پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ ہی دیر بعد وہ اپنی نماز ختم کر چکی تھی۔

عارض ابھی تک وہی بیٹھا ہوا میں دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے روتے ہوئے نجانے کیا مانگ رہا تھا۔

عارض کو یوں دیکھ کر زمل کو کچھ ہوا تھا۔ ایک لمحے کو اس کے دل میں خیال آیا تھا اگر حیام کسی اور کے نکاح میں نہ ہوتی تو یقیناً وہ شخص اس کے لیے سب سے بہترین انتخاب ہوتا۔

Posted On Kitab Nagri

زمل کے نزدیک وہ شخص اپنی فکر اور دنیا بھلائے اس لڑکی کے لیے دعائیں کر رہا تھا جو اس کا نصیب نہیں تھی۔

یہ سب سوچنے کے بعد زمل اٹھی اور خاموشی سے حیام کے پاس چلی گئی۔

نجانے وہاں سے کب فارغ ہو کر عارض آہل کے پاس راہداری میں آکر بیٹھ گیا تھا۔

نو بجے کے قریب جب زمل اور افشاں باہر آئی تو عارض آہل کے ساتھ موجود تھا۔

آہل ہم دونوں باہر واک کرنے جا رہی ہیں ابھی آجاتی ہیں۔

زمل کی بات پر سر ہلا کر آہل اپنے فون میں گم ہو گیا جبکہ عارض اٹھ کر حیام کے پاس چلا گیا۔

جب ہارون کمرے میں داخل ہوا تو اس نے کسی کو اپنی بہن کے پاس بیٹھے اس کا ہاتھ تھام کر باتیں کرتے پایا تھا۔

وہ کب برداشت کر سکتا تھا۔

ہارون تیز تیز قدم اٹھاتا اس تک پہنچا اور حیام کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ نکالا۔

جب تک حیام احمد حیات کا بھائی زندہ ہے وہ اپنی بہن کا ہاتھ تھامنے کی اجازت کسی کو نہیں دیتا۔

ہارون دانت پیس کر دبے دبے غصے میں بولا تھا دوسری طرف ہارون کی بات پر ہولے سے عارض کے لب مسکرائے تھے۔

ہارون ہم باہر جا کر بات کرتے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عارض اپنی کرسی چھوڑ کر اٹھا اور باہر کی جانب بڑھا تھا۔

ہارون بھی غصے سے عارض کی پشت دیکھتا باہر آیا تھا۔

عارض بہت سکون سے باہر آکر آہل کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

اب بتائیں کون ہیں آپ اور کس حق سے میری بہن کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔۔؟

ہارون کی بات پر آہل نے سر اٹھا کر اس اٹھارہ سالہ لڑکے کو دیکھا جو حیام کے جیسے نین نقش رکھتا تھا۔

اس وقت غصہ کنڑول کرنے کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا مگر لہجے میں عزت تھی۔

آہل یہ ہارون احمد حیات ہے حیام کا بھائی۔ عارض پرسکون سا ہارون کی جانب دیکھ رہا تھا۔

آپ مجھے کیسے جانتے ہیں۔۔۔؟

بیٹا آپ کو دیکھ کر کوئی بھی پہچان جائے گا کہ آپ حیام کے بھائی ہو۔

عارض کے بولنے سے پہلے آہل نے جواب دیا تھا۔

ہارون ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو۔

عارض نے بہت نرمی سے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے پاس بیٹھایا تھا۔

میں کون ہو۔۔۔؟

تو آپ کے پہلے سوال کا جواب ہے میں عارض احمد وہاب ہوں۔

عارض کی بات سن کر ہارون نے اثبات میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

اور میں نے کس حق سے آپ کی بہن کا ہاتھ پکڑا تھا۔

تو اس کا جواب ہے کہ بچپن سے ہی آپ کی بہن کے سب جملہ حقوق میرے نام ہیں۔ہارون نے بے یقینی سے عارض کو دیکھا تھا۔

عارض بھائی آپ۔۔۔!

جی میں۔۔۔

چلو شاباش اب اپنی بہن کو جا کر دیکھو اور رونا مت ورنہ اس کے ٹھیک ہوتے ہی تمھاری شکایت لگاؤں گا۔

عارض کی بات پر ہارون ہولے سے مسکرادیا تھا اور اٹھ کر حیام کے پاس چلا گیا۔

ہارون کے جاتے ہی عارض نے بینچ کی پشت سے سر ٹکا لیا تھا۔

جب زمل اور افشاں ان کے پاس آئی تھی۔

آہل ہارون آیا تھا۔

ہاں اندر ہے حیام کے پاس۔

اوکے۔۔۔

آہل عارض مجھے آپ دونوں کو ایک بات بتانی تھی۔

جی بولیں۔۔۔عارض فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔

عارض بھائی دراصل یہ بات حیام کے متعلق ہے۔

Posted On Kitab Nagri

زمل اور افشاں دونوں فیصلہ کر چکی تھیں کہ وہ آج عارض کو حیام کے متعلق بتا دیں گی۔

کیا بات ہے زمل بتائیں۔۔۔

دراصل عارض حیام۔۔۔؟

جی۔۔۔!

حیام کسی کے نکاح میں ہے اور اسی لیے وہ آپ سے سخت رویہ رکھے ہوئے تھی۔

زمل کی بات پر عارض نے سر جھکا دیا تھا۔

سوری عارض میں آپ کو پہلے بتا دینا۔۔زمل ابھی بول رہی تھی جب عارض نے اس کی بات کاٹی تھی۔

زمل میں جانتا ہوں۔

عارض کی بجائے زمل اور افشاں حیران ہوئی تھیں۔

کیسے۔۔؟

میرا مطلب آپ کو کس نے بتایا؟ کیا حیام نے۔۔۔؟

نہیں مجھے حیام نے نہیں بتایا۔

پھر آپ کو کیسے معلوم ہوا یہ سب۔۔؟

حیام میرے نکاح میں ہے۔

عارض نے ان دونوں کے سروں پر بمب پھوڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا۔۔۔؟افشاں اور زمل دونوں حیران ہوئی تھیں۔

مطلب آپ۔۔۔ آپ سب شروع سے جانتے تھے۔

پھر وہ سب کیوں۔۔۔؟

مجھے بھی آپ دونوں کی طرح یہ سب آج ہی معلوم ہوا ہے۔

آگر آپ کو آج ہی آپ کے اور حیام کے رشتے کے بارے میں علم ہوا ہے تو آج اس سے پہلے کیا آپ بھول گیے تھے کہ آپ کی ایک منکوحہ بھی ہے جو آپ کے نام پر بیٹھی ہوئی ہے۔

اگر وہ لڑکی حیام نہ ہوتی تو پھر۔۔۔؟

پھر آپ اپنی منکوحہ کی زندگی تو برباد کر دیتے اس لڑکی کو اپنے نام پر ساری عمر گزارنے کا یہ صلہ دیتے۔

عارض نے سختی سے آنکھیں بند کی تھی۔

جبکہ زمل دبے دبے غصے میں چلا رہی تھی۔

زمل بس کر دو۔۔۔

کیوں بس کروں آہل۔۔۔

کیا انہوں نے ایک بار بھی سوچا حیام سے محبت کرتے ہوئے کہ ان کی بیوی کا کیا ہو گا۔

کیوں مرد کی محبت اتنی خود غرض ہوتی ہے کہ وہ اپنی نام سے منسوب لڑکی کو فراموش کر دیتا ہے۔

اگر یہی محبت ایک عورت کرلے تو بات عزت اور غیرت پر آجاتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

مرد کی غیرت تب کہاں جاتی ہے جب وہ اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کسی اور سے محبت کرتے ہیں۔

زمل میں اس بات پر شرمندہ ہوں۔

آپ شرمندہ ہیں۔۔۔؟افشاں تنظیہ بولی تھی۔

مجھے ایک بات بتائیں آپ حیام کو کیا جواب دیں گے جب اس کو اس بات کا علم ہو گا کہ آپ نے اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی اور سے محبت کی۔

آپ اسے کیا جواب دیں گے جب وہ آپ سے یہ سوال کرے گی اگر وہ آپ کی منکوحہ نہ ہوتی تو۔۔۔

کیا آپ اس کو کسی دوسری لڑکی کی محبت کی خاطر چھوڑ دیتے۔

زمل اور افشاں مسلسل عارض سے سوال کر رہی تھی مگر وہ خاموش تھا۔

عارض حیام ایک صدمے کی ضد سے وہ ابھی باہر نہیں آئی اور آپ نے اس کے ایک اور صدمہ تیار رکھا ہے۔

ان دونوں کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

میری بیوی حیام ہے اور انہیں مجھ سے سوال کرنے کا پورا حق ہے اور ان کے ہر سوال کا جواب دینا مجھ پر فرض ہے۔

اس کی علاوہ کسی کو بھی جواب دینا میں مناسب نہیں سمجھتا۔

اپنے اکھڑ لہجے میں کہتا عارض اٹھ کر حیام اور ہارون کے پاس چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

دو دن گزر چکے تھے سارا دن ایمان بیگم اور رانم صاحبہ حیام کے پاس ہوتی کبھی نور اور زری بھی موجود ہوتی۔

رات کو اس کے پاس ہارون اور عارض ہوتے اور کبھی زمل اور افشاں بھی موجود ہوتی۔

آج مستقیم پر کیے جانے والے کیس پر عدالت میں پیشی تھی۔

ہارون، احمد صاحب، عارض، مسٹر وحید، آہل، زین اور عالیان وہ سب کمرہ عدالت میں موجود تھے۔

جج نے مستقیم کو پانچ سال قید اور پچاس لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنائی تھی۔

عدالت میں اس بات کا بھی علم ہوا تھا کہ مستقیم نے یہ سب ادوانی صاحب کے کہنے پر کیا تھا اور انہوں نے ہی اسے بتایا تھا کہ حیام A&H کی POA ہے۔

اگر وہ بھی سائین کر دے گی تو ان کا کام ہو جائے گا۔

اسی لیے مستقیم نے حیام سے اپنے بابا کی ضمانت کے کاغذات پر سائین کروانے کے لیے وہ سب کچھ کیا تھا۔

اس کیس کا ایک ہی سنوائی میں فیصلہ کر دیا گیا کیونکہ اس واقعے کا ٹھوس ثبوت وہ ویڈیو تھی جو عالیان نے یونیورسٹی سے یو ایس بی میں کاپی کی تھی۔

اور اسی بنا پر اس سارے کیس کا فیصلہ ہوا تھا۔

وہاں سے فارغ ہو کر آہل عالیان اور زین گھر چلے گئے تھے جبکہ احمد صاحب وحید صاحب اور عارض حیام کے پاس ہسپتال چلے گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

رانم آپی یہ دیکھیں حیام کا ہاتھ سوجھ گیا ہے۔

اسلام علیکم آنٹی۔۔۔!حاشر نے اندر آتے سلام کیا تھا۔

واعلیکم السلام بیٹا۔

کیاہوا آنٹی آپ پریشان کیوں ہیں۔۔۔؟حیام کے کمرے کا دروازہ بند کرتے حاشر بولا تھا۔

بیٹا حیام کا ہاتھ سوجھ رہا ہے۔

میں دیکھتا ہوں آنٹی ساتھ ہی حیام کا ہاتھ میں لگے برینولا سے ڈرپ نکالی اور پھر برینولا بھی نکل دیا اور ساتھ ہی دوسرے ہاتھ میں ڈرپ لگا دی۔

ابھی حاشر حیام کو دیکھ ہی رہا تھا جب احمد صاحب اور وحید صاحب عارض اور ہارون کمرے میں داخل ہوئے۔

حاشر کوئی امپرومنٹ آئی حیام کی طبیعت میں احمد صاحب نے حیام کر سر پر ہاتھ رکھتے پوچھا۔

ابھی نہیں انکل مگر انشاءاللہ بہت جلد۔

حاشر کی بات پر سب نے یک زبان انشاءاللہ کہا تھا۔

مماخالہ آپ دونوں کے لیے چائے لاؤں۔۔۔؟عارض نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

ہارون نے بس پہلے دن ہی عارض کا نرم رویہ دیکھا تھا اس کے بعد سے اس نے عارض کو سنجیدہ دیکھا تھا اور اگر وہ کوئی بات کہتا تو ہتمی انداز میں کہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں عارض اس کی ضرورت نہیں ہے۔

اوکے۔۔۔ کہتے ہی عارض وہاں موجود ایک صوفے پر جا بیٹھا اور اپنا سر پشت سے ٹکا لیا۔

عارض بیٹا گھر چلو گے۔۔۔؟ اس کی حالت دیکھتے رانم صاحبہ بولی تھی۔

نہیں مما میں ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ گھر جا رہے ہیں؟

جی آپ کی بھابھی کے گھر بھی جانا تھا۔

اووا چھا آپ بابا کے ساتھ چلیں جائیں۔

جی بیٹا انہی کے ساتھ جانا ہے۔ حیام کے ماتھے پر بوسا دے کر رانم صاحبہ وحید صاحب کے ساتھ باہر نکل گئی۔

پانچ منٹ کمرے میں خاموشی کا راج رہا۔

خالہ جان میں حاشر سے مل کر آتا ہوں کہتے ساتھ ہی عارض اٹھا اور باہر نکل گیا۔

اس وقت صرف کمرے میں ایمان بیگم احمد صاحب اور ہارون موجود تھے۔

ہارون چلتا حیام کے بیڈ کے پاس آیا اور پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اس کی زرد رنگت کو دیکھنے لگا۔

یار آپی آپ کے بغیر گھر بہت سنسان لگتا ہے روز آپ کے بھوت بنگلے میں جاتا ہوں مگر وہاں صرف آپ کا احساس ہوتا ہے۔

پلیز آپی ٹھیک ہو جائیں۔

Posted On Kitab Nagri

میں پھر سے آپ کے ساتھ ان لمحات کو بہت مس کرتا ہوں جب آپ مجھے بندر کہتی تھی اور میرے کمرے کو چڑیا گھر کہتی تھی۔

میں آپ کی چاکلیٹس کھاتا تھا تو پورے گھر میں میرے پیچھے بھاگتی تھی۔

پلیز آپی ٹھیک ہو جائیں۔

ہارون کی آنکھوں میں بات کرتے کرتے نمی آگئ تھی۔

عارض حیام کے کمرے سے نکل کر حاشر کے پاس گیا تھا۔

اس کے کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اسے خالی کمرا ملا تھا۔

عارض وہی پر پڑی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگ گیا۔

عارض نے ٹیبل پر پڑی بیل اپنی جانب کھینچی اور اسے بجانے لگ گیا۔

بیل کہ آواز سن کر باہر سے ایک لڑکا بھاگتا اندر آیا۔

جی ڈاکٹر۔۔۔؟اس لڑکے نے اندر حاشر کی بجائے کسی اور کو پایا تھا۔

سر ڈاکٹر حاشر کہاں ہیں۔

معلوم نہیں میں خود اس کا انتظار کر رہا ہوں۔

اتنے میں حاشر اسی روم میں بنے ایک اور چھوٹے سے کمرے سے نکلا جو شاید واشروم تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سب سے پہلے اس کی نظر دروازے کے پاس کھڑے لڑکے پر گئی اور بعد میں عارض پر۔

جی دانیال کوئی کام تھا آپ کو۔۔۔؟حاشر نے ٹیشو سے ہاتھ صاف کرتے سوال کیا تھا۔

نہیں ڈاکٹر میں بیل بجنے پر یہاں آیا تھا۔حاشر نے ایک نظر عارض کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ابھی بھی بیل کا بٹن تھا۔

اوکے دانیال آپ جا سکتے ہیں۔

جی ڈاکٹر۔کہتے ہی دانیال دروازہ بند کر کے باہر نکل گیا۔

حاشر عارض کے سامنے موجود اپنی کرسی کھینچ کر بیٹھا تھا۔

یہ بیل تمھارے کھیلنے کے لیے نہیں ہے۔عارض نے اس کے ہاتھ سے بٹن تھام کر اس کی جگہ پر رکھا تھا۔

اچھا حیام کا بتاؤ ان کی کنڈیشن میں کچھ بہتری آئی ہے؟

کس حق سے تمھیں بتاؤں۔۔۔؟

کیا مطلب۔۔۔؟عارض نے حاشر کو گھورا تھا۔

مطلب وہ تمھاری دوست ہے اس حق سے۔۔۔؟

یا تمھاری خالہ زاد ہے اس حق سے۔۔۔؟

یاں تمھاری بیوی ہے اس حق سے۔۔۔؟

ہر حق سے حاشر۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اووا چھا اگر تو وہ تمھاری دوست ہے۔

تو۔۔۔؟

تو یہ عارض احمد وہاب کہ وہ ٹھیک ہو جائے گی آپ اپنے گھر کارخ کر کے آرام کریں اس کے والدین ہیں اس کے پاس فکر کرنے کے لیے۔

حاشر۔۔۔!بکو مت اور سیدھی طرح بتاؤ۔

اگر تو وہ تمھاری خالہ زاد ہے تو تم جان لو کہ وہ جلد صحت یاب ہو کر زندگی کی جانب آجائے گی۔

حاشر۔۔۔!اس بار عارض تھوڑا غصے سے بولا تھا۔

اور وہ تمھاری بیوی ہے تو تم اس کا دھیان رکھو اس کی کئیر کرو۔

تو یہ بکواس پہلے نہیں کر سکتے تھے۔۔۔؟

تم نے ہی کہا کہ ہر حق سے بتاؤں۔

عارض وہ ٹھیک ہو رہی ہے پہلے سے 2 پرسنٹ بہتری آئی ہے۔

آج جب میں اس کے ہاتھ سے برینولا اتار رہا تھا اس نے تکلیف محسوس کی تھی۔

دعا کرو وہ انشاء اللہ جلد ٹھیک ہو جائے گی۔

انشاءاللہ عارض زیر لب بڑبڑایا تھا۔

پھر ایک دم عارض کرسی پر آگے کی جانب ہو کر بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔

رشتے میں حیام میری کیا لگتی ہے؟

اس سوال کا مقصد۔۔۔؟حاشر نے عارض کے سوال پر سوال کیا تھا۔

جو بھی مقصد ہے تم بتاؤ حیام میری کیا لگتی ہے؟

بہن۔۔۔!حاشر بہت ہی سکون سے بولا تھا۔

ان پڑھ ڈاکٹر تمھارا نہیں پوچھا اپنا پوچھ رہا ہوں؟

تمھاری بیوی لگتی ہے۔

اور میں تمھارا کیا لگتا ہوں۔۔۔؟

دوست۔۔۔

ہمم گڈ۔۔۔۔

صاف صاف بول دے دیتے اتنی باتیں کیوں گھومارہے ہو۔

حاشر نے آنکھیں گھمائی تھیں۔

کیا۔۔۔؟یہی کہ تم چاہتے ہو میں حیام کو بھابھی بولو۔

واہ میں نے پہلی بار دیکھا ہے کہ ان پڑھ ڈاکٹر بھی عقلمندی کی باتیں کرلیتا ہے۔

عارض کی بات پر حاشر نے دانت کچکچائے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا حاشر میں چلتا ہوں کچھ دیر بعد تم اپنی بھابھی کو دیکھنے آجانا ورنہ میں یہاں پہنچ گیا تو تمھیں عزت افزائی کے ساتھ لے کر جاؤں گا کہتے ہی عارض اٹھا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔

حیام کو کوما میں گئے پانچ دن ہو چکے تھے۔

اب اس کی حالت میں بہتری آرہی تھی۔

ایک بار اس نے کچھ لمحوں کے لیے آنکھیں بھی کھولی تھیں۔

آج اس کے پاس عارض ہارون زمل افشاں اور عالیان موجود تھے۔

رات کے دس بجے کا وقت تھا جب افشاں اور زمل اپنا بیگ کندھے پر ڈالے گھر جانے کے لیے تیار تھیں۔

عارض ہم دونوں جارہی ہیں کل یونیورسٹی کے بعد آجائیں گے اور سب پروفیسرز حیام کے متعلق پوچھ رہے تھے۔

ہم نے انہیں بتایا تھا کہ گالا والے دن حیام کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور سر پر گہری چوٹ لگنے کے باعث وہ کوما میں ہے۔

گڈ۔۔۔!کل ایسا کرنا یونیورسٹی سے آتے ہوئے دو اپلیکیشن فارمز لے آنا میں فل کر دوں گا۔

اوکے۔۔۔اب ہم نکلتے ہیں رات کافی ہو گئی ہے۔

کیسے جاؤ گی دونوں۔۔۔؟عارض نے ان کے مڑتے ہی سوال کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیب یا رکشہ کروالیں گے۔

نہیں حالات ٹھیک نہیں ہے عالیان کو بولتا ہو وہ آپ دونوں کو چھوڑ آئے گا۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔اگلے پانچ منٹ میں وہ دونوں عالیان کی گاڑی میں موجود تھی۔

عالیان نے پہلے زمل کو اتارا تھا اور پھر افشاں کو۔

کالونی سے اندر داخل ہوتے ہی افشان نے عالیان کو گاڑی روکنے کا بولا تھا۔

افشاں رات کا وقت ہے میں آپ کو گھر کے سامنے اتار دیتا ہوں۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے میں چلی جاؤں گی۔

ساتھ ہی افشاں اپنا سامان اٹھا کر گاڑی سے نکل گئی تھی۔

افشاں رکیں۔۔۔!عالیان اس کو آوازیں دیتا رہ گیا تھا مگر وہ ان سنی کر کے آگے بڑھ رہی تھی۔

عالیان فوراً گاڑی ایک طرف پارک کرتا افشاں کے پیچھے گیا تھا۔

کالونی کے گیٹ سے تقریباً دس منٹ کے فاصلے پر افشاں کا گھر تھا۔

افشاں پیدل چلتی جا رہی تھی جب وہ کچھ آوارہ لڑکوں کے قریب سے گزری۔

وہ آوارہ لڑکے اکیلی لڑکی کو رات کے اس پہر دیکھ کر اس کا پیچھا کرنے لگ گئے تھے۔

افشاں کو اپنے ایسے آنے پر پشتاوا ہو رہا تھا۔

وہ مضبوط بنتی تیز تیز چلنے لگی مگر وہ ایک لمحے کو ٹھٹھکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے سامنے ایک اندھیری گلی تھی۔

یا اللہ کیا ایک بار پھر تاریخ دہرائی جائے گی۔

نہیں میرے مالک میری حفاظت فرمانا۔

اللہ کا نام لیتے افشاں آگے بڑھ رہی تھی جب کسی نے یک دم اسے کھینچا۔

اس سے پہلے وہ چیخ مارتی اس شخص نے افشاں کو اپنے حصار میں لے کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔

ششششش افشاں شور مت کریں میں آپ کے منہ سے ہاتھ اٹھا رہا ہوں۔

جانی پہچانی آواز سن کر افشاں نے مزاہمت بند کر دی تھی۔

عالیان آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟

فٹ بال کھیل رہا ہوں۔

یہ کیسا بے تکا جواب ہے۔

جیسا آپ کا سوال ہے ویسا ہی میرا جواب ہے۔

افشاں کبھی کسی کی بات سن لیا کریں ہر وقت اپنی منمانی اچھی نہیں ہوتی عالیان اس کے بہت قریب کھڑا بول رہا تھا۔

دور ہو کر کھڑے ہوں مجھ سے۔۔۔افشاں نے اسے ایک دم دھکا دیا تھا۔

جس پر اس کی کمر جو پہلے ہی دیوار کے ساتھ لگی تھی باہر کو نکلی ہوئی کھڑکی سے ٹکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

بچپن میں آپ کے سر پر چوٹ تو نہیں لگی تھی جو آپ کا اوپر والا حصہ کھسکا ہوا ہے۔

جہاں اس وقت وہ دونوں کھڑے تھے وہ دو گھروں کے درمیان کافی تنگ جگہ تھی۔

فون سائلنٹ ہے آپ کا؟ عالیان نے اس کے دونوں طرف اپنے بازو رکھے ہوئے تھے۔

نہیں فوراً سائیلنٹ کریں۔۔۔؟

کیوں۔۔۔؟

سوال مت کریں افشان نے اپنے بیگ سے فون نکال کر اون کیا تھا جب عالیان نے اس کے ہاتھ سے فون پکڑ لیا تھا۔

یہ کیا بدتمیزی ہے فون دیں میرا۔

خاموشی سے کھڑی رہیں اور پاسورڈ بتائیں؟ عالیان کے پوچھنے پر افشاں خاموش رہی تھی۔

عالیان کا دل کیا اس لڑکی کو وہ دو لگا دے۔

افشاں اگر آپ نہیں چاہتی کہ وہ لوگ ہم تک پہنچے تو پاسورڈ بتائیں۔

فون کی روشنی میں دونوں کے چہرے چمکے تھے۔

06131827 فون ان لاک کر کے عالیان نے سب سے پہلے فون سائیلنٹ کیا تھا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا عارض افشاں سے کال کر کے ضرور پوچھے گا کیا وہ گھر پہنچ گئی۔

قدموں کی آواز ان کے بہت قریب سے آنے لگ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان نے افشاں کے بیگ میں اس کا فون ڈالا اور بہت احتیاط سے افشی کا ہاتھ تھامے اس گلی کے دوسری جانب سے نکلا۔

عالیان کا ہاتھ تھامے افشاں اس کے پیچھے پیچھے بغیر آواز کیے چل رہی تھی۔

پانچ منٹ بعد وہ دونوں افشاں کے گھر کے باہر موجود تھے۔

افشاں نے آگے بڑھ کر گھر کا دروازہ کھولا تھا اور مڑ کر عالیان کی جانب دیکھا تھا جو مسکراتا اسی کو دیکھ رہا تھا۔

میری زندگی بچانے کے لیے شکریہ۔۔۔ کہتے ہی افشاں گھر کے اندر داخل ہو گئی تھی۔

افشاں کے اندر جاتے ہی عالیان بھی اپنی گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔

افشاں نے سب سے پہلے اپنے کمرے میں جا کر کھڑکی سے باہر جھانکا تھا وہاں عالیان موجود نہیں تھا اس نے جلدی سے پردے برابر کر دیے تھے۔

اپنے کپڑے بدل کر افشاں اپنے کمرے کے ساتھ بنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

کمرے کا دروازا کھولتے ہی ایک یادوں کا سمندر بہا تھا۔

اس کے ذہن میں صرف ایک بات تھی اگر آج عالیان وقت پر نہ پہنچتا تو شاید بے رحم تاریخ خود کو دھرا دیتی۔

افشاں نے الماری کھول کر اس میں سے فوٹو ایلبم نکالا اور دیکھنے لگ گئی۔

ایک تصویر کو دیکھ کر وہ پیار سے اس پر ہاتھ پھرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

چودہ سال پہلے

گھر کا دروازہ مسلسل بج رہا تھا۔

دروازہ بجتے دیکھ ندیم چودری اٹھ کر دروازے کی جانب بڑھے تھے۔

مگر دروازہ کھولتے ہی انہیں حیرت کا ایک جھٹکا لگا اور وہ غصے سے پلٹے تھے۔

بھائی رکیں میری بات سنیں مجھ سے ایسے منہ نا پھیریں۔

ہماری عزت خاک میں ملا کر اور اپنا منہ کالا کر کے اب تم کہہ رہی ہو میں تم سے منہ نہ پھیروں۔

ندیم چودری غصے سے دھاڑے تھے۔

نہیں بھائی آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔

ایرہ چلی جاؤ یہاں سے میرے گھر میں قدم رکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

بھائی اتنے ظلم برداشت کیے ہیں میں نے اب آپ میرے اوپر یہ ظلم نہ کریں---

میں تمھاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا ایرہ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔

نہیں بھائی ایک بار میری بات سن لیں روتے ہوئے ایرہ ان کے قدموں میں گر گئی تھی۔

ساتھ ہی اس نے ندیم چودری کے پاؤں پکڑ لیے تھے۔

اپنی بہن کی منتوں کا خیال کیے بغیر وہ ایرہ کو دھکا دیتے اندر کی جانب بڑھ گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ندیم کون آیا ہے۔۔۔؟ باہر سے آنے والی آوازیں سن کر راشدہ اور فرحت چودھری ان کی جانب بڑھی تھیں۔

جو بھی آیا ہے اسے گھر سے نکال کر دروازہ بند کر دو۔ فرحت فوراً دروازے کی جانب بڑھی تھیں ان کے پیچھے راشدہ چودھری بھی تھیں۔

دروازے کی جانب جاتے ہی انہوں نے کسی کو دروازے کے سامنے اوندھے منہ گرے پایا تھا۔

یااللہ وہ فوراً اس کی جانب بھاگی تھی اور اس وجود کو سیدھا کیا تھا۔

ایرہ۔۔۔!ان کا بے یقینی سے برا حال تھا۔

ایرہ میری بچی۔۔۔راشدہ چودھری بھی فوراً اس کی جانب بڑھی تھیں۔

امی ایرہ بے ہوش ہو گئی ہے۔

مجھے لگتا ہے ہمیں ڈاکٹر کو بلانا چاہیے۔

فرحت چوہدری اور راشدہ چوہدری دونوں نے ایراہ کو سہارا دے کر اٹھایا اور اس کی کمرے میں لے کر گئے۔

ایرہ بیٹا اٹھو۔۔۔راشدہ چودھری اس کے چہرے پر چھینٹے مارتے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی۔

جس میں کامیاب بھی رہی تھیں۔ جبکہ فرحت چوہدری ڈاکٹر کو کال کر چکی تھیں۔

امی۔۔۔!ایرہ نے ہولے سے انہیں آواز دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایرہ تم ٹھیک ہو؟ اپنی ماں کی اتنی بات سنتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

کیا ہوا ہے ایرہ۔۔۔؟

امی۔۔! ایرہ مسلسل راشدہ چوہدری کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔

امی نا جانے میں نے ایسا کون سا گناہ کیا تھا جس کی مجھے اتنی بڑی سزا ملی ہے۔

میں ایرہ کے کھانے کے لیے کچھ لاتی ہوں۔ فرحت چوہدری فوراً اٹھی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد جب وہ واپس آئی تو ان کے ساتھ ان کی فیملی ڈاکٹر بھی تھی۔

ڈاکٹر کے کمرے میں جاتے ہی ایرہ سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔

کیسی ہو ایرہ۔۔۔؟ ڈاکٹر نے بشاشت سے اس سے پوچھا تھا۔

جس پر وہ خلافِ معمول خاموش رہی تھی۔

کیا آپ دونوں مجھے کچھ دیر ان کے ساتھ اکیلا چھوڑ سکتی ہیں۔

فرحت چوہدری اور راشدہ چوہدری سر ہلاتے کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

پندرہ منٹ بعد ڈاکٹر باہر آئی تھیں اور فرحت چوہدری کو مخاطب کیا تھا۔

بھابھی ایرہ کے ہسبنڈ نے اس کو کافی بری طرح ہریس کیا ہے اور اس کے جسم پر مارنے کے نشانات بھی موجود ہیں۔

اسے بہت بری طرح مارا گیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ایرہ کو اس بارے میں سمجھائیں۔

جی۔۔۔!فرحت چوہدری بس اتنا ہی بول پائی تھی جبکہ انہوں نے راشدہ چودھری کی جانب دیکھا تھا۔

ایک اور بات بھابھی کوشش کریں کہ ایرہ کو ایک اچھا ماحول ملے اس نے ان سب کا بہت گہرا اثر لیا ہے۔

باقی میں نے کچھ ٹیسٹ لکھ کر دیے ہیں وہ لازمی کروا لیجیے گا۔

جی شکریہ۔۔۔اب میں چلتی ہوں دوبارہ ضرورت ہو گی تو بلا لیجئے گا اور یہ ایرہ کی میڈیسنز ہیں۔

کہتے ہی ڈاکٹر باہر کی جانب بڑھی تھی۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد فرحت چوہدری نے ایرہ کو کھانا کھلایا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

ایرہ بھی کھانا کھا کر اپنی دوائیاں لے کر سونے کے لیے لیٹ چکی تھی۔

اگلے دن کا آغاز ایک روشن صبح سے ہوا تھا۔

کچن میں فرحت چوہدری ناشتہ بنا رہی تھیں جب ایرہ نے اسے مخاطب کیا۔

بھابھی میں آپ کی مدد کروں۔

ایرہ تم کیوں اٹھ کر آ گئیں میں کر لیتی ہوں کام تم جا کر آرام کرو تمھاری طبیعت پہلے ہی نہیں ٹھیک۔

بہتر ہو اب بھابھی۔

اتنے میں ندیم چوہدری کچن میں داخل ہوئے تھے۔

فرحت جلدی ناشتہ دو مجھے آفس سے دیر ہو رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

جی ابھی لائی۔۔۔ کہتے ہی وہ ایک غصیلی نگاہ ایرہ پر ڈال کر باہر نکل گئے تھے۔

ان کے جاتے ہی ایرہ کا چہرہ بجھ گیا تھا۔

اپنے بھائی کے رویے پر پریشان مت ہو کچھ دنوں میں ٹھیک ہو جائیں گے اور آؤ تم بھی ناشتہ کرو۔

جی۔۔۔! ایرہ خاموشی سے ان کے پیچھے بڑھی تھی۔

ناشتے کی ٹیبل پر سب خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے جب ایرہ بولی۔

بھائی آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔؟

بھائی میری کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔؟

فرحت میری چائے کمرے میں لے آنا کہتے ہی وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے۔

ایرہ ناشتہ کرو راشدہ چوہدری نے اسے ہدایت دی تھی۔

پھوپھو آپ مجھے کھانا کھلا دیں۔

چھوٹی سی افشی اپنی پلیٹ تھامے ایرہ کے پاس کھڑی تھی۔

جی پھوپھو کی شہزادی آؤ میرے پاس۔

ایرہ نے اسے اپنی گود میں بیٹھا لیا تھا اور اسے ناشتہ کروانے لگی تھی۔

میری بیٹی سکول جا رہی ہے۔

نہیں پھوپھو۔۔۔ افشاں ٹانگ جھلاتے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں ؟اف ہو پوپھو ابھی تو چھٹیاں ہیں۔

افشاں نے اپنا چھوٹا سا ہاتھ اپنے ماتھے پر مارا تھا۔

پھو پھو۔۔!

جی میری گڑیا۔

آپ کو چوٹ کیسے لگی ؟

گڑیا ایک بہت گندے آنکل تھے انہوں نے مارا تھا۔

کیوں پھو پھو ؟

گڑیا وہ گندے انکل تھے ناں۔

چلو اب کوئی سوال نہیں خاموشی سے ناشتہ کرو۔

ایرہ بیٹا افشاں کو ناشتہ کروا کر میرے کمرے میں آنا۔

جی امی۔۔۔کہتے ہی وہ دوبارہ افشاں کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی۔

افشاں کو ناشتہ کروا کر جب وہ راشدہ صاحبہ کے کمرے میں گئی تو وہاں فرحت چوہدری کو بھی موجود پایا۔

جی امی آپ نے مجھے بلایا تھا۔

ہاں بیٹا ادھر آؤ میرے پاس آکر بیٹھو۔

ایرہ قدم قدم چلتی ان کے قریب آکر بیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

جی امی۔۔۔ ایرہ میری بچی مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا تمھارے ساتھ۔

ایرہ خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی تھی۔

ایرہ ہم تمھارے ساتھ ساتھ ہیں۔

فرحت چوہدری نے اس کا ہاتھ ہولے سے دبا کر اسے تسلی دی تھی۔

امی۔۔۔!

بھابھی۔۔۔!

وہ۔۔۔ ایرہ نے اپنے کڈنیپ ہونے سے لے کر گھر آنے تک کی ساری کہانی ان کو سنا دی۔ اس کے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔

دروازے میں کھڑے ندیم چوہدری سب سن کر ساکت رہ گئے تھے اور وہی سے واپس لوٹ گئے تھے۔

امی میری کوئی غلطی نہیں تھی۔

وہ اپنی ماں کے سینے سے لگی بچوں کی طرح رو رہی تھی۔

ایرہ تم نے ابراہیم کو مار کر بہت اچھا کیا۔

اس جیسے لوگوں کا یہی انجام ہونا چاہیے۔

چلو اٹھو جا کر منہ دھو اور میرے ساتھ ہسپتال چلو تمھارے ٹیسٹ کروانے ہیں۔

فرحت چوہدری ایرہ کے بہتے آنسو صاف کرتی بولی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مگر بھابھی مجھے نہیں جانا۔

اگر مگر کچھ نہیں بس چلو میرے ساتھ۔

جی بھابھی۔۔۔ تیار ہو کر وہ دونوں ہسپتال کے لیے نکل گئی۔

فرحت نے ڈاکٹر رمشا کے بتائے گئے تمام ٹیسٹ کروائے تھے۔

ان کی رپورٹس آنے میں وقت لگنا تھا اس لیے وہ ہسپتال سے فارغ ہو کر شاپنگ کر کے گھر چلی آگئی۔

افشاں۔۔۔!

احشم۔۔۔!

ایرہ نے گھر آتے ہی دونوں بچوں کو پکارا تھا جو بھاگتے ہوئے اس کی طرف آئے تھے۔

یہ دیکھو میں کیا لائی ہوں آپ دونوں کے لیے۔

ایرہ نے ان دونوں کے سامنے ایک ایک چاکلیٹ کی تھی۔

سب مسکرا کر دونوں بچوں کو دیکھ رہے تھے جب ندیم چوہدری گھر میں داخل ہوئے۔

افشاں بھاگتی ہوئی ان کے پاس گئی۔

بابا یہ دیکھیں پھوپھو نے دی ہے۔

ندیم صاحب نے اسے اپنی گود میں اٹھالیا۔

آپ نے اپنی پھوپھو کو تھینک یو بولا۔

Posted On Kitab Nagri

نو بابا۔۔۔

ویری بیڈ۔۔۔

تھینک یو پھوپھو۔

افشاں نے خوش ہوتے ہوئے شکریہ ادا کیا جس پر ایرہ بس مسکرا دی۔

جبکہ ندیم چوہدری افشاں کو اتار کر وہاں مزید نہیں رکے تھے۔

حال

فوٹو ایلبم کو بند کرتے افشاں کی آنکھوں سے کتنے ہی آنسو تھے۔

پھوپھو کاش کہ وہ سب ناں ہوا ہوتا آج آپ ہمارے درمیان ہوتیں۔

آج جب وہ لڑکے میرا پیچھا کر رہے تھے میں خوفزدہ ہو گئی تھی۔

مگر پھر وہ شخص۔۔۔وہ ہمیشہ ایک مسیحا بن کر آجاتا ہے۔

وہ کہتا ہے وہ میرے بارے میں سب کچھ میری یک بات کی وجہ سے جانتا ہے۔

وہ کہتا ہے وقت آنے پر مجھے میرے ہر سوال کا جواب مل جائے گا۔

وہ میرے بارے میں ایسا کیا جانتا ہے جو میرے علم میں نہیں ہے۔

ایرہ کی تصویر سے باتیں کرتے وہ نجانے کب سو گئی اسے علم ہی نہیں ہو۔

Posted On Kitab Nagri

وقت تیزی سے گزر رہا تھا مگر ان سب کی زندگیاں جیسے بے رونق ہو گئی تھی۔

سب دوستوں میں سے صرف ایک انسان تھا جس کی زندگی حیام کے ساتھ رک گئی تھی۔

حیام کو کوما میں گئے دو ہفتے ہو چکے تھے۔

اس دوران افشاں زمل نور زری چاروں کے والدین باری باری حیام کی تیمارداری کے لیے آئے تھے۔

ان سب نے اس کو صحت یاب ہونے کی ڈھیروں دعائیں دی تھی۔

ابھی بھی یونیورسٹی کے بعد نور اور زری آئی ہوئی تھیں۔

ایمان بیگم ان کے پاس ہی موجود تھیں جبکہ عارض پریئر روم میں بیٹھا تھا۔

حیام کی بیماری اور احساس ندامت نے اس کو اللہ کے قریب کر دیا تھا۔

عارض جب بھی نماز پڑھتا اپنی انجانے میں کی جانی والی غلطی پر کتنی ہی بار اللہ سے معافی مانگتا تھا۔

آج بھی نماز پڑھ کے فارغ ہوا اس کی آنکھیں نم تھیں۔

یا اللہ دنیا اور میں ہر وجود تیرے کن کا محتاج ہے۔تو بہت غفار ہے۔

ہر شے کو ڈھانپنے والا ہے۔

تو نے میری اس خطا کو بھی پردے میں رکھا ہے۔

یا اللہ مجھے معاف فرما۔

اللہ تو رحیم ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اے میرے مالک تو اپنی رحمت کی چادر حیام پر ڈال وہ جس تکلیف سے گزر رہی ہیں میرے مالک ان کی تکلیف کم فرما دے۔

بے شک تو کسی پر بھی اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔

میرے مالک یہ دنیا جہاں انسانیت نام کی باقی ہے وہاں تو ہی عزتوں کی حفاظت کرنے والا ہے۔

تو نے جیسے حیام کی عزت کی حفاظت کی ویسے ہی ہمیشہ ان کو اپنی امان میں رکھنا۔عارض روتے روتے سجدے میں گر گیا تھا۔

وہ ہر روز نماز کے بعد پہلے سے زیادہ حیام کے صحت یاب ہو جانے کی امید لیے اٹھتا تھا۔

آج بھی ہمشہ کی طرح اس کی آنکھیں سرخ تھی۔

ایک مضبوط مرد محبت میں ہارا تھا۔

عارض کو اس کی محبت نے توڑا تھا۔

عارض اٹھ کر وہاں سے جانے لگا تھا جب ایک بزرگ نے اسے آواز دی تھی۔

عارض اپنی آنکھیں رگڑتا ان کے قریب گیا تھا۔

جی چچا۔۔؟

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بیٹا تمھارا کون ہے ہسپتال میں جس کے لیے تم ایسے دعائیں مانگتے ہو کہ تمھیں اپنی بھی ہوش نہیں رہتی۔

چچا میری بیوی ہے۔

کیا ہوا اس کو؟ اس سوال پر عارض نے سختی سے آنکھیں بند کی تھی اور گہری سانس لی تھی۔

چچا وہ کوما میں ہیں اس کے لیے دعا کیجیے گا۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹازندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اس مالک کی اجازت سے تو ایک پتہ بھی نہیں ہلتا۔

یہاں تو پھر خطاکار انسان کی بات ہے۔

بہت محبت کرتے ہو اپنی بیوی سے۔انہوں نے سوال کیا تھا۔

جی۔۔۔!

عارض نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

بیٹا اگر وہ ذات غفار اور رحیم ہے تو وہ المختبر (آزمانے والا) بھی ہے۔اگر وہ ذات بخشنے اور رحم کرنے والی ہے تو آزمانے والی بھی ہے۔

اور جو اس کی آزمائش پر پورا اترتا ہے وہ اس ذات اس بندہ بشر کو بخشتی بھی ہے اور اس پر رحم بھی کرتی ہے۔

جی۔۔۔

پریشان مت ہو بیٹا جلدی ٹھیک ہو جائے گی بس اس پر یقین رکھنا مشکل کے بعد وہ آسانی بھی بھیجتا ہے۔

انشاءاللہ۔۔۔عارض فوراً بولا تھا۔

چچا میں اب آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔اللہ حافظ۔

اللہ حافظ بیٹا۔

اتنے دنوں میں سب نے حیام کو دعا اور اس کے والدین کو تسلی دی تھی۔

مگر عارض اس کو کسی نے نہیں بولا تھا کہ وہ بھی حوصلہ رکھے ہمت نہ ہارے۔

Posted On Kitab Nagri

شاید اسی لیے کہ سب لو لگتا ہے مرد مضبوط ہوتا ہے ہر تکلیف کو برداشت کر جاتا ہے۔

مگر سب یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ مرد بھی ایک انسان ہوتا ہے۔

اگر وہ تکلیف کو برداشت کر جاتا ہے بکھرتا تو وہ بھی ہے۔

عورت جب ٹوٹتی ہے تو اپنا درد آنسوؤں کے ذریعے بہا دیتی ہے۔

اگر مرد اپنی تکلیف آنسوؤں کے ذریعے نکالے تو سب کہتے ہیں۔

مرد بنو۔ مرد روتے نہیں ہے۔

ایسا کیوں۔۔۔؟ کیا مردوں کے پاس دل نہیں ہوتا؟ میرا یہ سوال معاشرے کے ہر اس انسان سے ہے جو کہتے ہیں کہ مرد روتے نہیں ہے۔

تکلیف کو اپنے اندر رکھ کر اسے سوچ کر مزید بڑھانے سے بہتر نہیں ہے کہ انسان چاہے مرد ہے یا عورت چند آنسوؤں کے ذریعے بہا دے۔

مگر اس کے لیے بھی تنہائی لازم ہے اللہ کے سوا کسی اور کے سامنے بہائے گئے آنسو انسان کو بے مول کر دیتے ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ایک وقت تک تو لوگ ہمیں ہمت حوصلہ اور سہارا دیتے ہیں پھر وہی لوگ اکتانے اور چڑنے لگتے ہیں۔

عارض پریئیر روم سے نکل کر حاشر کے ساتھ نیرو ڈاکٹر کے پاس گیا تھا جو حیام کا علاج کر رہا تھا۔

اسلام علیکم ڈاکٹر عارض نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سلام کیا تھا۔

واعلیکم السلام۔۔۔

ڈاکٹر حیام کے بارے میں آپ سے بات کرنی تھی۔

جی تشریف رکھیں۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر آپ نے بولا تھا ان کی صحت بہتر ہو رہی ہے۔

جی۔۔۔جو ان کے ٹیسٹ کیے تھے ان میں بہتری آئی ہے۔

ڈاکٹر ان کو کب تک ہوش آئے گا۔

انشاءاللہ بہت جلد آپ اچھے کی امید رکھیں۔

مگر ایک بات یاد رکھیں۔

بے شک وہ ہوش میں آجائیں مگر اس کے بعد ان کے لیے کسی بھی کام کو کرنے میں کافی دشواری ہو گی۔

وہ کیوں ڈاکٹر۔۔۔؟ عارض نے حیرانی سے پوچھا تھا۔

کوما کی حالت میں ان کی باڈی کسی قسم کی حرکت میں نہیں ہے اس لیے جب وہ چلنا شروع کریں گی وہ لڑکھڑائیں گی۔

وہ کسی چیز کو بھی تھامنے کی کوشش کرے گی ہو سکتا ہے وہ ان سے گر جائیں۔

ان کی پروپر فیزیو تھیرپی کروانی ہو گی۔

ہو سکتا ہے کہ ان کو لے کر سائیکٹرسٹ کے پاس بھی جانا پڑے۔

یہ بھی ممکن ہے وہ اس جگہ پر جانے سے خوف کھائیں جہاں ان کے ساتھ سب کچھ ہوا۔

یا یہ بھی ہو سکتا ہے وہ کسی بھی طرح کے خوف میں مبتلا رہیں۔

بہت سی ممکنات ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

جی۔۔۔ عارض بس اتنا ہی کہہ پایا تھا۔

باقی امید ہے وہ جلد آپ سب کے درمیان صحت یاب ہو کر ایک نارمل زندگی گزاریں گی۔۔۔ انشاء اللہ۔

مزید کچھ گفتگو کر کے وہ دونوں وہاں سے باہر نکل آئے تھے۔

ڈاکٹر سے فارغ ہو کر عارض کچھ دیر کے لیے فریش ہونے گھر چلا گیا تھا۔

پچھلے دو ہفتوں سے رات میں کبھی کبھار احمد صاحب عارض اور ہارون کے پاس رات میں رک جاتے تھے۔

جب وہ نہیں ہوتے تھے تب ساری رات ہارون حیام کے پاس موجود ہوتا جبکہ عارض صرف کچھ دیر کے لیے ہی حیام کے پاس بیٹھتا پھر اٹھ کر باہر بینچ پر بیٹھ جاتا یاں ویٹنگ روم میں چلا جاتا۔

دن گزرتے جا رہی تھے۔ آج حیام کو کوما میں گئے ایک ماہ ہونے کو تھا۔

ان دنوں میں حیام کی طبیعت قدرے بہتر تھی وہ آہستہ آہستہ اپنے کوما سے باہر آ رہی تھی رات کے وقت وہ حیام کے پاس آیا تھا۔

آج اس کے پاس عارض کے علاوہ زمل اور افشاں پاس موجود تھیں۔

عارض جیسے ہی کمرے میں داخل ہو کر قدم قدم اٹھاتا حیام کے قریب آیا۔

اس نے حیام کے سر پر دوپٹہ ٹھیک کیا۔ وہ ہسپتال کے کپڑوں میں ملبوس تھی۔

اس کے بازوؤں گردن کے زخم ٹھیک ہو چکے تھے جبکہ ماتھے کا زخم ابھی بھی موجود تھا عارض سوچ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس لڑکی نے اپنی زندگی کا ایک حصہ عارض کے نام پر گزارا تھا اور اگر آج وہ اسے چھوڑ دیتا تو وہ حیام کی زندگی کس قدر تباہ کر دیتا۔

وہ اپنی غلطی پر جس قدر نادم تھا یہ وہی جانتا تھا۔

کوئی ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا تھا جب اس نے حیام کا خیال نہیں رکھا تھا۔

بعض اوقات وہ خود حیام کی بینڈیج کرتا تھا۔عارض کرسی کھینچ کر حیام کے پاس بیٹھا تھا۔

حیام پلیز اٹھ جائیں۔۔۔عارض بے بسی سے بولا تھا آپ کو ہم سب کی حالت پر رحم نہیں آتا۔

عارض اس کا ہاتھ تھامے بول رہا تھا۔حیام کے وجود میں تھوڑی سی جنبش ہوئی تھی۔

حیام میں نہیں جانتا آپ کے نزدیک میری کیا سزا ہو گی۔۔۔

وہ حیام کے بازو پر اپنا نام لکھتے وہ بول رہا تھا۔

کچھ لمحے ہو نہی بیٹھے رہنے کے بعد عارض اٹھ کر اسی کمرے میں پڑے ایک صوفے پر جا بیٹھا اور اپنی آنکھیں بند کی۔

م م مما۔۔۔!

ب ب بابا۔۔۔!

عارض نے حیام کی دبی دبی آواز سنی تھی۔

حیام۔۔۔!اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ حیام ہی کہ آواز تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے فوراً اپنی آنکھویں کھولیں تھی۔

ک کو کون ہے۔۔۔؟

حیام۔۔!عارض کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کس طرح کارد عمل ظاہر کرے اس کی آنکھوں سے آنسوں بہے تھے۔

عارض فوراً ہسپتال کے اس کمرے میں ٹھنڈے فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھتا سجدے میں گرا تھا۔

یااللہ تیرا شکر ہے اس کی آنکھیوں سے آنسوں مسلسل بہہ رہے تھے۔

بے شک تو مرتے ہوئے انسان کو بھی سانسیں بخش کر اس پر رحم کرتا ہے۔

تو سب کے لیے بہتریں فیصلہ کرتا ہے۔

میرے اللہ میں تیرا بہت ہی گناہ گار بندہ ہوں مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیسے تیرا شکر ادا کروں میرے اللہ تو نے مجھے میری زندگی میری سانسوں سے نواز دیا ہے۔

توں نے ہمیشہ مجھے میری اوقات سے بڑھ کر نوازا ہے۔

وہ زار و قطار روتے اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا۔

م م مستقیم۔۔۔!خاموش کمرے میں ہارٹ ریٹ مونیٹر پر حیام کی تیز ہوتی دھڑکنوں کا شور گونج رہا تھا۔

وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔

حیام ریلیکس میں ہوں عارض۔

Posted On Kitab Nagri

عارض سجدے سے اٹھتا اپنے آنسو صاف کرتا حیام سے بولا تھا۔

د د دور رہو مجھ سے گھٹیاااانسان۔

حیام اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے ٹوٹے الفاظ میں بولی تھی۔

حیام دیکھیں میں ہوں عارض۔

عارض اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتا بولا تھا۔

ہاتھ مم مت لگاؤ مجھے۔۔۔!

وہ عارض کی بغیر سنے بول رہی تھی۔

حیام نے ایک بار دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی تھی۔

ب ب بابا۔۔۔!

ع ع عارض۔۔۔!

د د دور رہو مجھ سے ووو حشی انسان حیام آنکھیں بند کیے روتے ہوئے بول رہی تھی۔

حیام میں ہوں عارض ہوش میں آئیں۔عارض اس کو کندھوں سے ہلا کر بولا تھا۔

بابا۔۔۔!باباپ پلیز مجھے بچائیں۔

م م میں س س سائین نہیں کروگی۔

حیام خود کے کمزور وجود میں ہمت جمع کرتے بیڈ سے اترنے کی کوشش کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کو ایسے اترتا دیکھ عارض نے اسے کندھوں سے تھاما تھا تاکہ وہ اتر نہ سکے۔

بابا۔۔!

چھوڑو مجھے تمہیں مستقیم نے بھیجا ہے۔

حیام میں ہوں عارض مجھے کسی نے بھی نہیں بھیجا۔

حیام اپنے ہواسوں میں ہوتی تو عارض کی بات سنتی۔

اندر سے شور کی آواز سن کر زمل اور افشاں دونوں اندر آئی تھیں۔

کمرے کا منظر کچھ یوں تھا کہ حیام رو رہی تھی جبکہ عارض نے اسے کندھوں سے تھاما ہوا تھا۔

حیام خود کو مسلسل عارض کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی اس دوران حیام کا دوپٹہ اس کے سر سے ڈھلک چکا تھا۔

بال چہرے اور کمر پر بکھر گئے تھے۔

ب ب بابا۔۔۔!حیام کی حالت پر عارض کا دل پھٹ رہا تھا۔

زمل نے بھاگ کر حیام کو عارض کے حصار سے آزاد کر کے اپنے حصار میں لیا تھا۔

افشی دروازے سے ہی ڈاکٹر کو بلانے بھاگی تھی۔

اگلے پانچ منٹ میں حاشر اور افشاں حیام کے کمرے میں موجود تھی۔

عارض ایک طرف کھڑا اپنی بڑھی بیرڈ پریشانی سے ہاتھ پھیرتا حیام کو دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام ریلیکس زمل حیام کے بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے بولی تھی۔

افشاں حیام کے روتے سسکتے وجود کو دیکھ کر اس کے پاس آکر بیٹھی اور اسے پانی پلانے کی کوشش کرنے لگی۔

اسی دوران حیام کی اس قدر پینک سیچوئشن کو دیکھ کر حاشر نے اسے نیند کا انجیکشن لگایا تھا۔

حیام کا ذہن ابھی صدمے کی ضد میں ہے۔

انہیں اس فیز سے باہر آنے میں وقت لگے گا۔

میں نے ان کو نیند کا انجیکشن لگایا ہے تاکہ وہ پر سکون ہو کر سو جائیں۔

حاشر عارض کو بتاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ حاشر کے جانے کے بعد بھی وہ روتی رہی اور جب وہ سسکیاں لینے لگی تو زمل نے حیام کی پیٹھ سالہا کر اسے پر سکون کرنے کی کوشش کی۔

زمل وہ اب تو نہیں آئے گا ناں۔۔۔؟

نہیں حیام۔۔۔!

زمل حیام کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تھی۔

زمل اس نے مجھے مارا تھا حیام بالکل کسی بچے کی طرح بولی تھی۔

م میں بہت ڈر گئی تھی حیام کی بات سن کر افشاں نے اس کے ہاتھ ہی اپنی گرفت سخت کی تھی۔

حیام ہچکیاں لیتے ہوئے بول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ااااس نے مم میرے بال کھینچے تھے۔

میں سب ب کا سامنا اا کک کیسے کروں گی۔ حیام اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔

حیام میری جان خاموش ہو جاؤ جو سب ہوا اس میں تمھاری کوئی غلطی نہیں تھی۔

عارض سے یہ سب برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا اس لیے وہ باہر نکل گیا تھا۔

حیام اس کو برا خواب سمجھ کر بھول جاؤ۔

کیسے بھول جاؤ افشاں اس نے۔۔۔

میرے وجود کو۔۔۔

سسکیاں لیتی حیام پر نیند غالب آرہی تھی وہ نیند زدہ آواز میں بول رہی تھی۔

زمل نے حیام کی بند ہوتی آنکھیں دیکھ کر اسے بہت احتیاط سے لٹایا تھا پھر زمل حیام پر کمبل درست کرتی صوفے پر جا بیٹھی تھی۔

جب عارض باہر آیا غصے سے ٹہلتے مستقیم کو بیسیوں دفع کوس چکا تھا اس کا بس چلتا تو وہ جیل جا کر اس کا قتل ہی کر آتا۔

سامنے سے آتا آہل عارض کو دیکھ کر پریشان ہوا تھا۔

اس سے پہلے آہل اس تک پہنچتا عارض بڑے بڑے قدم اٹھاتا حاشر کے آفس کی جانب بڑھا۔

آفس میں داخل ہو کر اس نے دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ بند کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیاہوا عارض۔۔۔؟سب ٹھیک ہے حاشر ایک دم کھڑا ہوا تھا۔

حاشر اگر حیام کو دوبارہ کچھ بھی ہوا تو میں ہر چیز تباہ کر دوں گا۔

عارض حاشر کا ڈاکٹر کوٹ دبوچتے غرایا تھا۔

عارض عارض حیام کے ٹھیک ہونے کے لیے پہلے اس کے ذہن کا پر سکون ہونا ضروری ہے۔

اس بات پر شکر کرو وہ کوما سے باہر آگئی ہے۔ حاشر عارض سے اپنا کوٹ چڑرواتے اس کی آنکھوں میں غصے سے دیکھتا بولا تھا۔

عارض کیا پاگل ہو گئے ہو حاشر کا کام ہے اس کو ٹریٹ کرنا اور وہ اپنا کام کر رہا ہے۔

عارض کے پیچھے آتا آہل بولا تھا۔

تم ایک بار جا کر اس کی حالت دیکھو وہ اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی تکلیف دے رہی ہیں۔

عارض صرف تم تکلیف میں نہیں ہو اس کے والدین بھی ہیں اس کا بھائی بھی ہے اس کی سب فرینڈز بھی ہیں۔

عارض وہ بہت سینسیٹو ہے اس کا اس پر بہت اثر ہوا ہے۔

حاشر خود کو پر سکون کرتے بولا تھا۔

حاشر یہ بات میں جانتا ہوں وہ بچپن سے ہی ایسی ہے۔

حاشر کی بے تکی بات پر عارض کو غصہ آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض خاموش ہو جاؤ عارض کو دیکھ کر آہل غصے سے بولا تھا۔

عارض حیام ابھی وہ کوما سے باہر آئی ہے اور اس کا یوں چیخنا اچھا نہیں ہے۔

اس کو پر سکون رہنا ہو گا۔

جتنا وہ اس بارے میں سوچے گی اتنی ہی اس کی طبیعت خراب ہو گی۔

میں نے اسی لیے اسے نیند کا انجیکشن لگایا ہے کہ وہ پر سکون رہے۔

صبح تک وہ اٹھ جائے گی اور پلیز اب اس کو آرام کرنے دینا اس کے سر پر مت سب کھڑے ہونا۔

اتنا کہتے وہ واپس اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

جبکہ عارض حاشر کو غصے سے گھورتا باہر نکل گیا۔

آہل اس کو سمجھا دینا اب ایسے نہ کرے عارض کے باہر جاتے ہی حاشر آہل سے مخاطب ہوا۔

حاشر وہ پریشان ہے اس کی بات کو سیریس مت لینا۔

اتنا کہتے ہی آہل بھی باہر نکل گیا تھا۔

بھلائی کا زمانہ ہی نہیں ہے میرا دوست ہی میرا دشمن بنا پڑا ہے۔

اف پاگل جنونی انسان اتنا کہتے ہی حاشر نے اپنے سامنے پڑی فائیل کو کھولا اور اسے دیکھنے لگا۔

زمل۔۔!افشاں زمل کے پاس صوفے پر بیٹھتی بولی تھی۔

جی۔۔ حیام کوما سے باہر آگئی ہے اب اسے ساری حقیقت بھی معلوم ہو جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض اس کے شوہر ہیں آپ کو کیا لگتا ہے اس کا کیا ری ایکشن ہو گا۔۔؟

پتا نہیں افشی وہ کیا کرے گی ابھی وہ پہلے حادثے سے نہیں سنبھلی اور پھر اس پر یہ انکشاف اتنے ماہ جس شخص کی محبت سے اپنے شوہر کے لیے دور بھاگ رہی تھی وہی اس کا شوہر ہے۔

ابھی زمل کچھ اور کہتی اس سے پہلے آہل اور عارض کمرے میں داخل ہوئے۔

حیام سو گئی۔۔۔؟

اندر آتے عارض نے حیام کو دیکھ کر سوال کیا تھا۔

جی بھائی۔۔۔

عارض آپ حیام کو کب بتائیں گے سب کچھ ؟

زمل ابھی ان کی حالت ایسی نہیں ہے کہ ان کو سب بتایا جائے۔عارض حیام کے سر پر ہاتھ پھیرتا بولا تھا۔

کیا پتا عارض بھائی آپ کے بتانے کے بعد وہ جلدی ریکور ہو جائے۔۔۔؟

افشاں آپ کے لیے یہ کہنا آسان ہے وہ جلدی ریکور کر جائے گی مگر حقیقت اس کے برعکس ہو گی۔۔۔

کیا پتا آپ غلط ہوں۔۔۔؟

نہیں۔۔۔حیام کو ابھی بتایا تو وہ مزید اپنی طبیعت خراب کر لیں گی۔

آپ اتنا یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں۔۔۔؟

آپ حیام کی فرینڈز ہیں ان کی عادات کو بہت اچھے سے جانتی ہو گی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض بھائی ایک بار کوشش کرنے۔۔۔

بالکل نہیں افشاں پہلے وہ ٹھیک ہو جائیں پھر بتادوں گا۔

اگر بات ایک دوستی تک ہوتی تو ایک الگ بات تھی۔

چند دن کے بعد وہ ہمارے ساتھ دوبارہ خود کو کنفرٹیبل محسوس کرتی اور سب کے ساتھ وہ ایسے ہی کرے گی۔

مگر میری بات اب الگ ہے۔

انہیں لگے گا کہ میں روایتی شوہروں کی طرح ان کے کردار پر شک کروں گا۔

یا ان سے کہوں گا کہ یہ اس اسی کی غلطی ہے۔

اسی وجہ سے وہ مجھ سے دور رہنے کی کوشش کرے گی۔

عارض حیام کو دیکھتا بول رہا تھا۔

عارض بھائی آپ حیام اتنا جانتے ہیں؟

افشاں مانا کہ دس سال ہم ایک دوسرے سے دور رہے ہیں مگر دس سال ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ بھی گزارے ہیں۔

کچھ دیر وہاں رک کر عارض اور آہل دونوں کمرے سے باہر آ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

تقریباً صبح کے چھ بجے کا وقت تھا جب کمرے میں شور کی وجہ سے زمل کی نیند میں خلل پیدا ہوا۔

مندی مندی آنکھیں کھول کر اس نے ادھر ادھر دیکھا۔

آگئی تم دونوں زمل نے نیند زدہ آواز میں نور اور زری سے کہا۔

جی ہم تو کب سے آئے ہوئے ہیں مگر یہاں آکر پتا چلا ہماری دوست کی نگرانی پر موجود چاروں چوکیدار نیند کے مزے لے رہے ہیں۔

زری بڑے مزے سے بولی تھی۔

فضول مت بولا کرو زری۔

افشاں نیند زدہ آواز میں کہتی پھر سے آنکھیں بند کر گئی تھی۔

نور حیام کے بیڈ پر اس کی ٹانگوں کے پاس آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی اور خود پر کمبل درست کرنے لگی۔

آپ دونوں فریش ہو جائیں ناشتہ ہم لے کر آئے ہیں وہ کر لے ورنہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔

اچھا اپنے منہ بند کرو اور سونے دو کہتے ہی افشاں نے منہ تک کمبل تان لیا۔

جب کہ زمل اپنا دوپٹہ درست کرتی پاؤں میں جوتا پہننے لگی۔

افشاں بی بی اٹھ جائیں یونیورسٹی بھی جانا ہے زری نے اس کے منہ سے کمبل کھینچا تھا۔

زہرہ کے کمبل کھینچتے ہی افشاں نے اس کو گھور کر دیکھا تھا۔

شور مت مچاؤ تم تینوں ورنہ حیام اٹھ جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

زمل ایک نظر حیام کو دیکھتے ہوئے اپنے بال باندھ رہی تھی۔

ہاں جی خاموش ہو جاؤ ورنہ ابھی اٹھ کر اپنے ہٹلر موڈ میں آجائے گی اور تمھیں بھی سکون مل جائے گا زری۔

افشاں اپنی آنکھیں مسلتی کہہ رہی تھی۔

ہم تو کب سے اس دن کا انتظار کر رہے ہیں نور حیام کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

ویسے تم دونوں کے لیے آج ایک سرپرائز بھی ہے۔

کیا؟ نور اچھلی تھی۔ آرام سے لڑکی زری نے اسے چپت لگائی تھی۔

کچھ دیر میں پتا چل جائے گا تم دونوں کو۔۔۔ کہتے ہوئے زمل کمرے سے باہر نکلی۔

زمل جیسے ہی کمرے سے باہر آئی اس لے لب ہولے سے مسکرائے تھے۔

سامنے کا منظر کچھ یوں تھا آہل اور عارض بینچ پر ہی بیٹھے سو رہے تھے۔

آہل کا سر عارض کے کندھے پر تھا اور عارض کا سر آہل کے سر پر تھا۔

Sleeping like love birds

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپنی بات کہتے ہی اس نے جھر جھری لی افف میں بھی کیا سوچ رہی ہوں میرا اور حیام کا کیا ہو گا۔

ساتھ ہی اس نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

آہل۔۔۔!

زمل نے آہل کو آواز دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہمم۔۔۔!

آہل اٹھ جائیں زمل نے اس کا کندھا ہلایا تھا۔

زمل یار سونے دو۔۔۔

آہل اٹھ جائیں۔۔۔

تمھیں پتا ہے زمل میری خواہش تھی کبھی تم مجھے صبح کے وقت اٹھاؤ ساتھ اس نے زمل کا ہاتھ تھاما تھا۔

آہل کیا دماغ ہل گیا ہے آپ کا کیسی باتیں کر رہے ہیں۔

اٹھیں۔۔۔! زمل نے فوراً اپنا ہاتھ چھوڑوایا تھا جبکہ زمل نے عارض کی جانب دیکھا اور ایک شکر کا سانس لیا تھا۔

عارض ابھی بھی سویا ہوا تھا اور اس نے آہل کی بات نہیں سنی تھی۔

آہل اٹھ جائیں آپ اور عارض یہاں سوتے ہوئے کسی عجوبے سے کم نہیں لگ رہے۔

کیا۔۔؟ زمل کی بات سن کر آہل نے فوراً آنکھیں کھولی تھی۔

جبکہ آہل کے ایک دم سر اٹھانے پر عارض بھی اٹھ گیا تھا۔

کیا ہوا زمل حیام ٹھیک ہے۔۔۔؟

جی بھائی وہ بالکل ٹھیک ہے آپ دونوں اٹھ جائیں بلکہ گھر جا کر فریش ہو آئیں۔

نہیں جب تک حیام نہیں اٹھتی میں نہیں جاؤ گا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کی بات پر زمل کا دل کیا وہ اپنا ماتھا ہی پیٹ لے وہ جو پچھلے ایک ماہ سے حیام کی وجہ سے گھن چکر بنا ہوا تھا ابھی بھی اس کے لیے خود کی ذات کو فراموش کر رہا تھا۔

اچھا ایسا کریں اپ دونوں ہاتھ منہ دھولیں زہرہ اور نور ناشتہ لائی ہیں وہ کر لیں پھر آہل آپ نے یونیورسٹی بھی جانا ہے۔

زمل کے کہتے ہی وہ دونوں اٹھے اور ریسٹ روم کی جانب بڑھے تھے۔

ان کے جاتے ہی زمل بھی واپس کمرے میں چلی گئی تھی۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد عارض اور آہل دروازہ بجاتے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

آہل جا کر صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ عارض حیام کے پاس آیا اور اس کو دیکھ کر اس کے سر پر دوپٹہ درست کرتا ان سب کے پاس آیا۔

ان کا یہی معمول تھا جب بھی زمل یاں افشی ہسپتال ہوتی تو نور اور زری ناشتہ لے کر آتی اور پھر یونیورسٹی کا وقت ہونے پر وہ سب آہل کے ساتھ یونیورسٹی چلی جاتی۔

عارض اس دن سے ہی چھٹیوں پر تھا جبکہ زین اور عالیان کے ہاتھوں اس نے اپنی ضروری کام کی درخواست بھجوادی تھی۔

جبکہ نور افشاں اور زہرہ نے حیام کا ایکسیڈنٹ ہونے کا جھوٹ بولا تھا۔

ناشتہ کر کے آہل اور عارض وہاں سے باہر چلے گئے جبکہ زمل سب برتن سمیٹتی واپس صوفے پر آ کر بیٹھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زری نور میری بات سنو تم دونوں۔

جی بولیں زمل۔۔۔

زمل نے ایک گہرا سانس لیا۔

زمل اور افشاں نے آج ان دونوں کو حیام اور عارض کے بارے میں بتانے کا فیصلہ کیا تھا۔

کیا بات ہے زمل۔۔۔؟

نور نے پوچھتے ساتھ ہی آنکھوں سے اشارے کرتے افشاں سے پوچھا کیا بات ہے؟

جس پر اس نے کندھے اچکا دیے۔

نور زری دراصل عارض بھائی اور حیام۔۔۔زمل بولتے بولتے رکی تھی۔

وہ دونوں کیا زمل۔۔۔؟نور کو اب تجسس ہو رہا تھا۔

صبح کے ساتھ بج رہے تھے جب انجیکشن کا اثر ختم ہونے کے باعث حیام کو ہوش آنا شروع ہوا تھا۔

سب سے پہلے اس نے جگہ کو پہچاننے کی کوشش کی تھی مگر اپنے قریب سے اپنی دوستوں کے باتیں کرنے کی آواز سن کر حیام نے اپنا رخ موڑ کر ان کی جانب دیکھا اسے اٹھنے میں مشکل ہو رہی تھی۔

ابھی وہ ان کو پکارنے ہی والی تھی جب اس کی سماعت سے زمل کی آواز ٹکرائی۔

عارض بھائی اور حیام۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

زمل کے خاموش ہوتے ہی اپنی گردن اس جانب موڑی تھی جیسے وہ اس کی پوری بات سننا چاہ رہی ہو۔

زمل وہ دونوں کیا۔۔۔؟

اس کے خاموش ہوتے ہی نور بولی۔

جلدی بتائیں زمل۔

اب زری سے بھی صبر نہیں ہو رہا تھا۔

دیکھو مجھے نہیں پتا جب حیام کو یہ بات پتا چلے گی وہ کیسے ری ایکٹ کرے گی مگر عارض بھائی ہی حیام کے شوہر ہیں۔

کیا مطلب زمل۔۔۔؟زری فوراً بولی تھی۔

زری عارض بھائی اور حیام دونوں۔۔۔

مطلب یہ بات عارض بھائی پہلے سے جانتے تھے۔

نہیں۔۔۔ان کو بھی اسی دن معلوم ہوا تھا جب حیام کے ساتھ وہ سب ہوا تھا۔

ایک دوسرے کو دیکھ کر وہ پہچان کیوں نہیں پائے۔۔۔؟نور حیرت سے بولی تھی۔

دس سال بعد انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔وہ دونوں کیسے پہچانتے۔

حیام نے ٹیبل کو تھام کر اٹھنے کی کوشش کی تھی مگر اس پر پڑا گلاس نیچے گرا تھا۔

گلاس ٹوٹنے کی آواز پر وہ چاروں ایک دم اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زمل فوراً حیام کی جانب بڑی تھی حیام دیکھو میری بات سنو۔

وہ چاروں سمجھ گئی تھیں کی حیام ان کی باتیں سن چکی ہے۔

ابھی زمل حیام کو کچھ کہتی ایک دم دروازہ کھلا تھا۔

اچھی لڑکیوں یہ لو تم سب کے لیے چائے۔

عارض چائے کے کپ تھامے کمرے میں اندر داخل ہوا تھا۔

مگر سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے قدم تھمے تھے۔

حیام۔۔۔!

حیام کی دھڑکنوں کا شور ہارٹ ریٹ مونیٹر پر گونج رہا تھا۔

پل میں اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔

حیام کو یوں دیکھ کر عارض چائے کے کپ ایک طرف رکھتا حیام کی جانب بڑھا تھا۔

زمل کیا ہوا ہے حیام کو اور یہ کب اٹھی ہیں۔۔۔؟

ابھی ابھی بھائی۔

جبکہ عارض نے روتی ہوئی حیام کی جانب دیکھا اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے بولا کیا ہوا حیام۔۔۔؟

جبکہ عارض یہ بھول چکا تھا اس نے ابھی حیام کو اس سب سے بے خبر رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔

حیام نظریں جھکائے روئے جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آ آ آپ اب کیوں آئے ہیں یہاں م م میرا ت تماشا دیکھنے آئے ہیں۔

روتے روتے حیام ٹوٹے الفاظوں کے ساتھ بامشکل بول رہی تھی۔

ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں حیام۔۔۔؟ کہتے ساتھ ہی عارض نے اس کے چہرے سے آکسیجن ماسک اتارا تھا۔

ج ج جائیں۔۔۔ حیام نے اپنے ہاتھوں سے اسے پیچھے کرنا چاہا تھا۔

عارض نے ایک نظر روتی ہوئی حیام کو دیکھا اور پھر سامنے کھڑی ان چاروں کو۔

کیا بات ہوئی ہے۔۔۔؟

عارض نے آنکھ کے اشارے سے پوچھا تھا۔

حیام کو سب پتا چل گیا۔۔۔ زمل نے بغیر آواز کے صرف اپنے لب ہلائے تھے۔

کیا۔۔؟ عارض نے پھر اشارے سے ہی پوچھا تھا۔

جبکہ زمل نے اپنی شہادت کی انگلی سے پہلے عارض اور پھر حیام کی جانب اشارہ کیا تھا۔

زمل کا اشارہ سمجھتے ہوئے عارض نے اس کو گھورا۔

عارض کے اس طرح گھورنے کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

حیام ادھر دیکھیں۔۔۔ عارض نے اس کے ہاتھ نرمی سے تھامے تھے۔

ن ن نہیں اس نے نفی میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے حیام سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔عارض ایک نظر ان چاروں پر ڈال کر بولا تھا۔

جس پر وہ سب خاموشی سے کمرے سے باہر چلی گئی تھیں۔

ان سب کے باہر جاتے ہی عارض حیام کے سامنے بیٹھا تھا۔

حیام میری طرف دیکھیں۔

حیام نے اپنا سر نہیں اٹھایا تھا جبکہ آنسو ابھی تک بہہ رہے تھے۔

مجھے بتائیں میں کیوں آپ کا تماشا دیکھنے آؤ گا۔

شوہر ہمیشہ اپنی بیوی کا محافظ ہوتا ہے پھر آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے۔۔۔؟عارض اس کے آنسو صاف کرتا بولا تھا۔

اس سے پہلے کہ حیام کچھ کہتی حاشر کمرے میں داخل ہوا تھا۔

اسلام علیکم۔۔۔!

واعلیکم السلام عارض نے فوراًجواب دیا تھا۔

حیام کا چہرہ اور آنکھیں خطرناک حد تک سرخ ہو چکی تھی۔

حیام کو دیکھتے ہی عارض نے اپنے جبڑے بھینچے تھے۔

پیاری بہن اب کیسی طبعیت ہے آپ کی۔۔۔

حاشر کو خود کی جانب آتا دیکھ حیام تھوڑا پیچھے ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام یہ ڈاکٹر حاشر ہے میرا دوست کہتے ہی عارض نے حیام کا ڈرپ لگا ہاتھ بغیر حاشر کی موجودگی کا خیال کیے تھاما تھا۔

عارض کے تعارف کروانے پر بھی حیام نے اپنا سر نہیں اٹھایا تھا۔

حیام آپ عارض کی کزن ہیں اس لیے اپ میری بھی بہن ہو۔ جبکہ حیام کو اپنی بہن کہنے پر عارض نے حاشر کو گھورا تھا۔

حاشر اپنی بتیسی کی نمائش کرتا عارض کو ہی دیکھ رہا تھا۔

حاشر نے اتنے دن کا حساب برابر کیا تھا حیام کو اپنی بہن بنا کر۔

حاشر حیام سے کچھ سوال پوچھتا اس کے بائیں ہاتھ سے ڈرپس نکال رہا تھا جس کا وہ صرف سر ہلا کر جواب دے رہی تھی۔

عالی جا اگر آپ میری بہن کا ہاتھ چھوڑیں تو میں ڈرپ نکال دوں۔

حاشر عارض کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

ایسے ہی نکال دو تمھیں ٹیکس آرہا ہے جبکہ حیام خاموشی سے بیٹھی رہی۔

ڈرپس نکالنے کے بعد اس نے ہارٹ ریٹ مونیٹر بھی اتار دیا تھا۔

عارض۔۔۔ ہمم ہماری بہن کتنی سوئیٹ ہے ناں۔

حاشر عارض کو جلانا نہیں بھولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بالکل صحیح کہا تم نے تمھاری بہن بہت سوئیٹ ہے۔

چلو اب جا کر اپنے باقی مریضوں کو بھی دیکھو۔

ویسے میرے اور کوئی مریض نہیں ہے پچھلے ایک ماہ سے تم نے باقی سب مریضوں پر کرفیو لگا کر مجھے میری بہن کے لیے ہائیر کیا ہوا ہے۔

پھر تم گھر دفع ہو جاؤ عارض غصے سے بولا تھا۔

بھلائی کا زمانہ ہی نہیں ہے حاشر بڑبڑاتا باہر نکلا تھا۔

حیام۔۔۔!

اس کی آنکھوں میں ایک بار پھر آنسو دیکھتے عارض نے بہت نرمی سے اسے مخاطب کیا تھا۔

میری کوئی غلطی نہیں تھی عارض۔

م م میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ حیام کے رونے میں شدت آئی تھی۔

ع ع عارض م م میں ن نے اپنی حفاظت کی تھی۔

روتے روتے اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھی۔

عارض نے درد سے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔

م م میں نے جب اس کو خود سے دور کرنے کی کوشش کی تو اس نے مجھے مارا تھا۔

حیام میں جانتا ہوں آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آپ پ ج جھوٹ بول رہے ہیں۔م میں۔۔سچ چ میں م م میرا کوئی قصور نہیں ہے۔

حیام ادھر دیکھیں میری طرف۔

ن ن ن نہیں میں ایسی ل ل لڑکی نہیں ہو۔

یام ادھر دیکھیں عارض نے ایک بار پھر حیام کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔

عارض کے یام کہنے پر حیام نے اپنا آنسوؤں سے بھرا چہرا اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

میں جانتا ہوں آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے جو سب ہوا اسے ایک حادثہ سمجھ کر بھول جائیں کچھ بھی نہیں ہوا۔۔

حیام بغیر پلکیں جھپکائے اسے دیکھ رہی تھی۔

عارض کے دوبارہ آنسوں صاف کرتے ہی حیام نے اپنے سامنے بیٹھے اس شخص کو دیکھا تھا جس کا چہرہ کب سے اس کے آنسوؤں کی دھند میں چھپا ہوا تھا۔

بے شک وہ ایک بہت ہی وجیہہ شخص تھا۔

آج پہلی بار حیام نے اسے بہت غور سے دیکھا تھا ماتھے پر اس کے بکھرے بال چہرے پر ہلکی ہلکی بڑی بیرڈ۔

آنکھوں کے نیچے ہلکے وہ بدل گیا تھا۔

پچھلے کچھ دنوں سے وہ بہت کمزور ہو گیا تھا۔

حیام۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

حیام۔۔۔!

کیا ہوا کہاں گم ہیں؟

ک کہیں نہیں۔

کیا میں اتنا پیارا لگ رہا ہو جو مجھے ایسے دیکھ رہی ہیں عارض نے شرارت سے پوچھا تھا۔

ایک لمحے کو وہ واقعی حیام کو اس حالت میں بھی بہت پیارا لگا تھا۔

ن ن نہیں۔

مطلب میں پیارا نہیں لگ رہا۔

نہیں حیام بہت ہی سنجیدگی سے بولی تھی۔

کیا۔۔۔؟

وہ ایک دم اچھل کر پیچھے ہوا تھا۔

لڑکی اپنے شوہر کو ایسے کون کہتا ہے۔۔۔؟ حیام نے سر اٹھا کر عارض کی جانب دیکھا تھا۔

اتنی دیر میں پھر دروازہ کھلا تھا۔

اس بار زین اور عالیان داخل ہوئے تھے۔

آ گئے بے شرموں کے سردار۔۔۔

عارض نے حیام کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سوری ہم نے آپ دونوں کوڈسٹرب کر دیاعالیان عارض کا غصہ دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

اووبھائی یہ دونوں کون ساشادی شدہ جوڑاہے جو ہم نے ان کی پرائیویسی میں خلل ڈال دیا ہے۔

زین کی اس بات پر حیام نے اپناسر جھکالیاجب کہ عارض نے مسکراکرپہلے حیام کو دیکھا۔

اس کادل کیاکی وہ زین کو کہے ہاں اس کے سامنے بیٹھی لڑکی اس کی منکوحہ ہے۔

مگراپنے دل کی بات کو دل میں ہی دباتے عارض نے زین کو گھور کر دیکھا۔

اوو تیری زین نے اپنی بے اختیاری پر کی گئی بات پر عارض کے تاثرات دیکھ کر تھوک نگلا تھا۔

کیالینے آئے ہو تم دونوں یہاں۔۔۔؟

اپنی بہن کا حال پوچھنے آئیں ہیں زین کچھ کہتا اس سے پہلے عالیان بولا تھا۔

ہم دیکھ لیاتواب دفع ہو جاؤیہاں سے۔عارض غصے سے بولا تھا۔

نہیں میرے بھائی وہ تواب ہم نہیں جائیں گے پہلے تم یہ بتاوتم یہاں کیاکررہے ہو۔

زین نے ایک آئی بروا ٹھاکرعارض سے پوچھا۔

وہی جو تم یہاں کررہے ہو۔۔۔

اووا چھامطلب اپنی۔۔۔

اس سے پہلے کہ زین کچھ کہتا عارض نے اس کو گھور کر دیکھا۔

مطلب ہماری بہن سے ملنے آئے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

ہمم۔۔۔!

یااللہ میرا کیا قصور ہے۔حیام دل میں اللہ سے بولی تھی۔

حیام آپ کا یہ قصور ہے دو بندر آپ کے زبردستی کے بھائی بننا چاہ رہے ہیں۔

حیام نے ایک دم عارض کی جانب دیکھا تھا۔

کیا میں نے اونچا بولا۔

نہیں بالکل بھی نہیں آپ نے اپنے دل میں ہی بولا ساتھ ہی اس کا ہاتھ پر ہولے سے اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

عارض کی یہ حرکت دیکھ کر زین کھانسنا شروع ہو گیا تھا۔

حیام نے اپنا ہاتھ عارض کے ہاتھ کے نیچے سے نکال لیا تھا۔

عارض ابھی ہم یہاں موجود ہیں۔

زین کی بات پر حیام خود کو سنبھالتے ہوئے بولی مجھے سونا ہے اور لیٹ کر منہ تک کمبل تان لیا۔

چلو نکلو اب باہر تم دونوں۔۔۔

عارض کے کہتے ہی وہ دونوں دروازے کی جانب بڑھے تھے جبکہ عارض اٹھ کر حیام کے کان کے قریب آکر جھکا تھا۔

آپ سے میں بعد میں بات کرتا ہوں۔دروازے پر رک کر وہ دونوں عارض کو ہی دیکھ رہے تھے۔

جیسے ہی عارض جانے کے لیے مڑا ان دونوں کو وہاں دیکھ کر بڑے بڑے قدم اٹھاتا ان تک پہنچا۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی تمھارا کیوں اس سے تھپڑ کھانے کا ارادہ ہے ایسی چھیچھوری حرکتیں کرے گا تو وہ تمھیں تھپڑ ہی لگائے گی۔

زین کی بات پر عارض کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

بھابھی ہے تمھاری۔۔۔!

اووو بھائی بریک پر پاؤں رکھ اور صبر کرو بھابھی بھی بن جائے گی ساتھ ہی زین نے عارض کو آنکھ ونک کی تھی۔

کمینے انسان میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔ عارض کا غصے والا موڈ دیکھ کر زین نے باہر دوڑ لگائی جبکہ عارض اس کے پیچھے بھاگا۔

باہر آکر عارض نے سب سے پہلے افشاں کو حیام کے پاس بھیجا اور پھر زین کی جانب بڑھا تھا اس کی اچھی درگت بنانے کے لیے۔

افشاں جیسے ہی کمرے میں آئی حیام نے اپنے چہرے سے کمبل ہٹا کر آنے والے کو دیکھا تھا مگر خاموشی سے لیٹی رہی۔

افشاں کے آنے کے پانچ منت بعد نور اور زری بھی اندر آئی تھی۔

حیام کیا کھاؤ گی تم۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں۔۔۔ کہتے ساتھ ہی حیام نے دوبارہ منہ تک کمبل لیا تھا جبکہ حیام کی اس حرکت پر افشاں نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔

حیام تم شرافت سے اٹھ جاؤ۔

زری اس کے چہرے سے کمبل کھینچتی بولی تھی۔

پلیز تم لوگ تھوڑی دیر باہر چلے جاؤ میں کچھ دیر سکون چاہتی ہوں۔

حیام پہلے کچھ کھالو پھر سو جانا نور بہت ہی نرمی سے بولی تھی۔

ایک بار کہہ دیا ناں نہیں کھانا تو مطلب بھوک نہیں ہے۔

اتنے میں ایک نرس کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

اس نے حیام کے گلے سے اندر جاتی ٹیوب کو بہت احتیاط سے نکالا تھا۔

اس عمل میں حیام کو کافی تکلیف ہوئی تھی۔ مگر یہ تکلیف اس کے دل میں اٹھتی تکلیف سے کئی گنا کم تھی۔

اور وہاں سٹیچیز لگائے تھے۔

آپ کوشش کریں کہ احتیاط سے اس جگہ پر پانی کا استعمال کریں۔

جس پر حیام نے سر کو ہلکی سی جنبش دی تھی جس میں اسے تکلیف محسوس ہوئی تھی۔

آپ ان کو کوئی نرم غذا دیں جس کو یہ آسانی سے چبا سکیں اور تکلیف محسوس ناں کریں۔

اس نرس کے جانے کے بعد زری نے اسے سوپ ایک پیالے میں نکال کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے وہ خاموشی سے پی کر لیٹ گئی تھی۔

حیام اٹھو شاباش تھوڑی دیر باہر واک کر کے آتے ہیں۔

نور اس کو بیڈ سے نیچے اتارنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

نہیں مجھے نہیں جانا۔

اچھا نا جاؤ مگر ہم سے باتیں ہی کر لو۔

تم لوگ بولو میں سن رہی ہوں۔

حیام کی بات پر انہوں نے افسوس سے سر جھٹکا تھا۔

کیونکہ اس کا ایک بار کا انکار انکار ہی رہتا تھا۔

عارض جیسے کمرے سے باہر نکلا تھا۔

افشی کو اندر بھیجا اور زمل کو وہی رکنے کا اشارہ کرتے کسی کو فون کرنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پانچ منٹ میں فون سے فارغ ہو کر وہ زمل کو لیے حاشر کے پاس گیا اور دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوا۔

حاشر اب حیام کی کیا رپورٹس ہیں۔۔۔؟

بیٹھو عارض۔

حاشر کی بات پر عارض نے خاموشی سے ایک کرسی پر زمل کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر خود دوسری پر بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنالیپ ٹاپ بند کر کے حاشر ان دونوں کی جانب متوجہ ہوا۔

عارض اب وہ بہت بہتر ہے۔۔۔ سوچ رہاہوں اگر اس کی طبیعت دوبارہ خراب نہ ہوئی دو دن تک ڈسچارج کر دوں۔

عارض صرف اس بات کا خیال رکھنا کہ اس کے سامنے اس واقعے کا کوئی ذکر نہ کرے ورنہ وہ پھر پریشان ہو گی۔

حاشر بھائی کیاوہ یونیورسٹی۔۔۔ بالکل وہ جاسکتیں ہیں تاکہ دوبارہ سب لوگوں سے گھلے ملے اور اس واقعے کو بھولنے کی کوشش کرے۔

مگر ابھی کے لیے ان کو چلنے میں مسئلہ ہو گا۔

کوما میں رہنے کے باعث ان کی باڈی میں مومینٹ نہیں تھی جس کی وجہ سے ان کے مسلز سٹیف ہو گئے ہیں۔

اس کے لیے بہتر ہے کہ آپ لوگ فیزیو تھیرپیسٹ سے رابطہ کریں۔

حاشر یہ سب باتیں ایک طرف کیا اس کا یونیورسٹی جانا ٹھیک ہے کیونکہ اس کے ساتھ جو بھی ہوا ہے وہی ہوا ہے۔۔۔؟

عارض جہاں تک مجھے یاد ہے تم نے بتایا تھا کہ یہ سب تمھارے ڈیپارٹمنٹ میں ہوا ہے نہ کہ ان کے۔۔۔

کوشش کرو کچھ دیر وہ کسی بھی کام سے اس جانب نہ آئے جب تک وہ سنبھل نہیں جاتی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر میرے اور ان کی ڈیپارٹمنٹ میں فلورز کا ہی فرق ہے۔

ڈاکٹر اس سب سے نکلنے میں حیام کو کتنا وقت لگے گا میں کچھ کہہ نہیں سکتا زمل یہ اس پر اور باقی سب پر ہے کہ وہ اسے کس طرح ٹریٹ کرتے ہیں تا کہ وہ ان سب کو جلد بھول جائے۔

اوکے۔

چلو اب ہم چلتے ہیں بعد میں ملاقات ہوتی ہے۔

کچھ دیر بیٹھو بات کرنی ہے تم سے۔۔۔حیام کے کیس کے بارے میں۔۔۔؟

نہیں۔۔۔

میں جا کر حیام کو دیکھتی ہوں۔کہتے ساتھ ہی زمل اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گئی۔

زمل جیسے ہی حاشر کے کیبن سے باہر آئی تو اس کو سامنے سے آتے حیام کے پیرنٹس نظر آئے تھے۔

جس پر وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان کی جانب بڑھی۔

اسلام علیکم انکل آنٹی۔۔۔

واعلیکم السلام کیسی ہو آپ بیٹا۔

میں بالکل ٹھیک ہوں۔

بیٹا حیام کیسی ہے اب۔۔۔؟

شکر ہے اللہ کا آنٹی بالکل ٹھیک ہے۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے ہی عارض نے اس کے کوما سے باہر آنے کے بارے میں بتایا ہم فوراآ گئے۔

ایمان بیگم کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔

آنٹی افشاں زہرہ اور نور اس کے پاس ہیں۔ آئیں ہم بھی چلتے ہیں۔

ایمان بیگم کے ہم قدم زمل ان سے باتیں کررہی تھی جب احمد صاحب نے اسے پکارا۔

زمل بیٹا۔۔

جی انکل۔

بیٹاعارض یہی ہے۔

جی انکل وہ اندر ڈاکٹر حاشر کے پاس ہیں۔

اور باقی سب۔

انکل زین بھائی اور عالیان بھائی صبح کے آئے ہوئے تھے ابھی کچھ دیر پہلے ہی آہل کے ساتھ باہر گئے ہیں

کہتے ہی زمل حیام کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔

حیام دیکھو کون آیا ہے۔۔۔؟

وہ جو سنجیدگی سے چھت کو گھور رہی تھی اپنا رخ موڑ کر دروازے کی جانب دیکھا۔

لمحے میں اس کی سنجیدہ آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھی۔

مما۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

بابا۔۔۔!

حیام نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی تھی مگر وہ ناکام رہی تھی۔

آرام سے حیام۔۔۔

اپنی بیٹی کی تڑپ بھری آواز پر ایمان بیگم ایک لمحہ دیر کیے بغیر حیام تک پہنچی تھی اور اس کو اپنے حصار میں لیا تھا۔

اپنی ماں کا لمس پاتے ہی حیام پھوٹ کر رو دی تھی۔

حیام کو اس طرح روتا دیکھ احمد صاحب بھی تڑپے تھے۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اپنی بیٹی کے پاس جا بیٹھے اور پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

بابا۔۔۔!

حیام نے درد سے انہیں پکارا تھا۔کمرے کی خاموشی میں صرف حیام کی سسکیاں گونج رہی تھی۔

حیام کے والدین کے آتے ہی وہ چاروں باہر چلی گئی تھی۔

بابا۔۔۔!

جی بابا کی پرینسیس۔

بابا میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا۔

بابا۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

حیام کی بات پر احمد صاحب کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔

ماما میرا کیا قصور تھا۔

وہ ہچکیوں سے روتی اپنا قصور پوچھ رہی تھی۔

میں نے اپنی حفاظت کی بابا میں نے آپ کی عزت کی حفاظت کی۔۔۔

حیام کے لہجے میں اذیت دیکھ کر احمد صاحب کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے۔ماما میں کیسے سب کا سامنا کروں گی۔

روتے روتے اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھی۔

بابا میں اس شخص کا سامنا کیسے کروں گی۔

وہ جو مجھے اس وحشی سے تو دور لے آیا مگر خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں چھوڑا۔

عارض جو حاشر سے مل کر ابھی حیام کے پاس آیا تھا دروازہ کھولتے ہی حیام کی آواز سن کر وہی سے واپس لوٹ گیا تھا۔

حیام بیٹا بس کرو خود کو اذیت مت دو۔

ایمان بیگم نے اپنے بہتے آنسوؤں کو صاف کر کے حیام کے نم چہرے کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا تھا۔

حیام ادھر دیکھو میری طرف۔۔۔

احمد صاحب کے کہنے پر حیام نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں سب جانتا ہوں حیام۔۔۔

انہوں نے حیام کے سر پر بوسا دے کر اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

اب بابا کی جان وعدہ کرے روئے گی نہیں۔

بابا میں۔۔۔بس حیام ہمیں اپنی بیٹی پر پورا یقین ہے۔

حیام احمد صاحب کی گود میں اپنا سر رکھ کر ایک بار پھر رو دی تھی۔

بس۔۔۔

حیام کیوں اپنے ماما بابا کو مزید تکلیف دے رہی ہو۔۔۔؟

ایمان بیگم نے اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں چلاتے بولی تھیں جبکہ ان کی بات پر حیام نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

صرف خاموشی سے اپنے آنسوؤں کو صاف کرکے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔

اپنے والدین کی خوشبو کو اپنے قریب پا کر وہ سکون سے نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی تھی۔

والدین کی خوشبو انسان کے ہر دکھ اور غم کو اپنی محبت سے موتر کر کے اس کے وجود میں سکون پیدا کر دیتی ہے۔

حیام کو اسی طرح احمد صاحب کی گود میں سوئے آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا۔

جب کمرے کا دروازہ بجا کر عارض اندر آیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم خالہ خالو کیسے ہیں آپ۔۔۔؟

شکر ہے اللہ کا ہم ٹھیک ہیں۔

احیام کیسی ہیں۔

بالکل ٹھیک بس سو رہی ہے۔

عارض نے ایک نظر حیام کی جانب دیکھا جس کے بال اس کی پشت پر پھیلے ہوئے تھے اور وہ احمد صاحب کے گرد اپنے بازو باندھے ان کی گود میں سر رکھے سکون سے سو رہی تھی۔

عارض کے اندر حیام کو دیکھ کر سکون اترا تھا۔

عارض بیٹا حاشر نے کیا کہا؟

انکل وہ کہہ رہا تھا کہ حیام کو دو دن تک ڈسچارج کر دیں گے۔۔۔عارض کرسی کھینچتا ان کے قریب بیٹھا تھا۔

کچھ دیر ان سے باتیں کرنے کے بعد عارض اٹھا۔

خالہ میں باہر جا رہا ہوں اگر کچھ چاہیے ہو تو مجھے فون کر دیجئے گا۔

جی بیٹا۔۔۔

برخوردار کہاں جانے کی تیاری ہے۔

عارض ابھی باہر جانے کے لیے اٹھا ہی تھا جب مسٹر وحید اور رانم صاحبہ کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

اسلام علیکم مما بابا۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

واعلیکم السلام کہاں جارہے ہو عارض۔۔۔؟

مما بس باہر جارہا تھا زین عالیان اور آہل کے پاس۔

اچھا۔۔۔

کیسی ہے ہماری بیٹی اب؟ عارض کے باہر جاتے ہی رانم صاحبہ نے ایمان بیگم سے پوچھا۔

شکر ہے اللہ کا بہت بہتر ہے آپی۔

اللہ اس کو صحت دے آمین۔

حیام کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے ایمان بیگم نے اسے دعا دی۔

عارض لان میں بیٹھے عالیان اور زین کے پاس آیا تھا۔

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد عارض کو کچھ یاد آیا تو بولا۔

کمینے انسان اب بتاؤ تم کیا بول رہے تھے۔

میں اور حیام کون سا شادی شدہ جوڑا ہے جو ہماری پرائیویسی میں تم خلل ڈالو گے۔

ہاں تو میں کون سا غلط کہہ رہا تھا۔

پڑھے لکھے جاہل انسان بھابھی ہے وہ تم لوگوں کی۔۔۔

اوو بھائی ابھی ہوئی نہیں ہے بہت جلد بن ضرور جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

کمینے جاہل انسان میں کہہ رہا ہو وہ لڑکی تمھاری بھابھی ہے۔

اچھا تو صاف بول دے کہ ہم اس کو بھابھی بولا کریں۔

زین۔۔۔!عارض نے بہت ہی پیار سے اس کا نام لیا تھا۔

اب کیا کر کے آئے ہو تم۔۔۔زین عارض کو گھورتا بولا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ عارض اتنے پیار سے ان کا نام تب ہی لیتا تھا جب اس نے ان کے سروں پر کوئی دھماکہ کرنا ہوتا تھا۔

حیام میری بیوی ہے۔

اچھا بس۔۔۔

کیا۔۔۔؟زین ایک دم چیخا تھا۔

کیا مطلب تمھاری بیوی ہے رات ورات تم نے اس سے نکاح بھی کر لیا۔اور ہمیں بتانا بھی گوارا نہیں کیا۔

یا اللہ ہمارے دوست نے ہی ہمیں دغا دے دیا۔

عالیان تم سن رہے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے۔

زین عورتوں کی طرح ماتم کرتا بولا تھا۔

چل بس اب نوٹنکی کر اور اس کی پوری بات سننے دے۔

عالیان زین کی کمر میں مکا جڑتے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم دونوں کو یام یاد ہے۔

ہاں وہی تمھاری کزن جسے تم بہت تنگ کیا کرتے تھے۔زین سوچتے ہوئے بولا تھا۔

ہمم۔۔۔!

مگر عارض اس کا یہاں کیا ذکر؟عالیان بولا تھا۔

یام سے میرا نکاح ہوا تھا۔

کیا۔۔۔؟

ابھی تو تم بول رہے تھے کہ حیام تمھاری بیوی ہے اب بول رہے ہو یام سے تمھارا نکاح ہوا تھا۔زین کو صدمہ ہوا تھا۔

دیکھو عالیان یہ شخص دو دو بیویاں رکھ کر بیٹھا اور ہمیں کوئی ایک نہیں مل رہی۔

استغفر اللہ کیسی باتیں کر رہی ہو زین میری ایک ہی بیوی ہے۔

ابھی تو تم بول رہے تھے کہ حیام تمھاری بیوی ہے پھر تم نے بولا یام سے تمھارا نکاح ہوا تھا۔

تو دو ہی ہوئی ناں زین عارض کے سامنے دو انگلیاں کرتا بولا تھا۔

اوے گدھے حیام ہی یام ہے۔

یہ کب ہوا۔۔۔؟

ایک ماہ پہلے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا ایک ماہ پہلے ہوا تو کل رات کو تم نے اس سے نکاح کر لیا اچھا کرنا تھا تو کر لیتا مگر ہمیں تو بولا لیتا عالیان لہجے میں ناراضگی لیے بولا تھا۔

تم لوگ سکون سے پہلے میری بات سن لو۔

بھائی کب سے تمھاری ہی سن رہے ہیں۔

ہمارا نکاح بارہ سال پہلے ہوا تھا۔

بارہ سال۔۔۔!

ان دونوں کا حیرت سے منہ کھل گیا تھا۔

مطلب بارہ سال بعد تم آج ہمیں بتا رہے ہو۔زین اور عالیان ایک ساتھ دھاڑے تھے۔

کمینے انسان بارہ سال یہ بات تم نے ہم سے چھپائی۔

دھوکے دغاباز زین کے منہ میں جو آ رہا تھا وہ بولے جا رہا تھا جبکہ ان تینوں کا حال کچھ یوں تھا کہ عارض گھاس پر لیٹا اپنے اوپر جھکے زین اور عالیان کو دور کر رہا تھا۔

مگر وہ اس کو خاطر میں لائے بغیر اس پر مکوں کی برسات کر رہے تھے جبکہ ارد گرد بیٹھے لوگ ان منچلوں کو دیکھ رہے تھے۔

تین دن گزر چکے تھے حیام ہسپتال سے گھر آ چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جب سے حیام گھر آئی تھی وہ بالکل خاموش تھی۔

کوئی بھی اس سے کوئی بات کرتا تو مختصر سا جواب دے کر خاموش ہو جاتی۔

سب اس کا پہلے سے بڑھ کر خیال رکھتے تھے۔

مما بابا آپ دونوں کب تک آئیں گے۔ وہ دونوں جانے کے لیے تیار کھڑے تھے جب حیام نے بیساکھی کے سہارے کھڑے ہوتے ان سے سوال کیا تھا۔

حیام بیٹا شام تک آجائیں گے۔۔۔

اوکے مما۔۔۔

حیام آپ بھی ہمارے ساتھ چلو۔

نہیں مما آپ دونوں جائیں۔

میں نے افشاں کو فون کر کے اپنے پاس آنے کا کہہ دیا ہے۔

کچھ دیر تک وہ آجائے گی آپ پریشان مت ہوں۔

حیام ان کے قریب آتی بولی تھی۔

ٹھیک ہے بیٹا اپنا خیال رکھنا ہمارے آنے سے پہلے ہارون بھی گھر اجائے گا اور کچھ دیر تک گل بھی آجائے گی۔

جی مما اور حیام بیٹا ابھی کچھ دیر میں عارض آئے گا آپ نے ڈاکٹر کے پاس جانا تھا نا وہ آپ کو لے جائے گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بابا میں کل آپ کے ساتھ چلی جاؤں گی۔

ضد نہیں کرو حیام۔۔۔!

بابا۔۔۔!

عارض آئے گا اس کے ساتھ چلی جانا۔

جی بابا۔ حیام نے اپنا سر جھکا لیا تھا۔

اپنا خیال رکھنا بیٹا۔

حیام کے سر پر پیار کرتے وہ دونوں وہاں سے باہر نکل گئے تھے۔

احمد صاحب اور ایمان بیگم کو گئے بامشکل پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے جب دروازہ بجا۔

اپنی بیساکھی سنبھالتی حیام اٹھی اور اس نے دروازہ کھولا تھا۔

اس کے سامنے گل کھڑی تھی۔

اسلام علیکم آپی۔۔۔!

واعلیکم السلام۔۔۔!

کیسی ہیں آپ۔۔۔؟

گل فوراً اس کے گلے لگی تھی۔

میں۔۔۔ حیام کو اپنی ہی آواز کہیں دور سے آتی محسوس ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپی۔۔! آپ کو کیا ہوا ہے۔ اس نے حیام کے ہاتھ میں بیساکھی اب دیکھی تھی۔

ک ک کچھ نہیں رعنا وہ بس میں۔۔۔ حیام کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اسے کیا بتائے۔

آپ کیا آپی گل نے اس کے دونوں بازو تھامے تھے۔

گل میرا چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔

بس اور کچھ خاص نہیں۔

آپی آپ بیساکھی کے سہارے چل رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کچھ خاص نہیں۔

گل پریشانی سے حیام سے پوچھ رہی تھی۔ کچھ نہیں ہوا گل تم جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ۔

میں بھی اپنے کمرے میں جا رہی ہوں کچھ دیر میں افشاں آئے گی اسے میرے کمرے میں بھیج دینا۔

جی آپی کہتے ہی رعنا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

اپنے کمرے میں جا کر سب سے پہلے حیام نے اپنا کمرہ درست کیا جسے اس نے کچھ دیر پہلے اپنے سر میں اٹھتے دردا اور غصے کے باعث پھیلایا تھا۔

کمرہ درست کرنے کے بعد حیام اپنا ایک ڈریس لے کر فریش ہونے کے لیے چلی گئی۔

جب حیام فریش ہو کر باہر نکلی تھی افشاں اس کے کمرے میں موجود تھی۔

اسلام علیکم۔۔۔!

آگئی تم۔۔۔ حیام ٹاول ایک جانب رکھتے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

واعلیکم السلام نہیں ابھی تک ہر گلی میں اپنی دوست کا گھر ڈھونڈ تے ڈھونڈتے دیواروں کو سر مار رہی ہوں۔

ہمم اچھی بات ہے۔

اوو میری آسمانی پری ذرہ اپنے پر تو دیکھاؤ۔

دروازے سے اندر آتی زری حیام کو دیکھ کر شرارتاً بولی تھی۔

اس پری کے پر زخمی ہیں۔

تو ہم کس مرض کی دوا ہیں۔

ہم ان پروں کے ہر زخم پر مرہم لگا دیں گے۔

ہاتھ میں جوس کے گلاسوں کی ٹرے تھامے نور اندر آتی بولی تھی۔

افشاں تمھیں یہ چڑیلیں کہاں سے ملی تھی۔

وہ یار اصل میں جب میں گلی گلی خاک چھانتی تمھارا گھر ڈھونڈ رہی تھی تب تمھارے دروازے کے باہر ملی تھی مجھے۔

تو تم ان کو اندر کیوں لائی اپنے گیلے بال سلجھاتے حیام نے سوال کیا تھا۔

یہ کہہ رہی تھیں کہ اس گھر میں ایک پری رہتی ہے اور ہمیں اس کا خون پینا ہے تو میں نے کہا آجاؤ ساتھ مل کر اس کا خون چوسیں گے۔

فکر مت کرو تمھارا سارا خون نہیں پیتے ابھی تو ہمارے بھانجے بھانجیوں نے بھی تمھارا خون چوسنا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

زہرہ۔۔۔!

حیام یار مزاق کر رہے ہیں۔

ہمم۔۔۔!

اوو دکھی آتمایہ سنجیدہ شکل میرے سامنے مت بنایا کرو۔

خاموش ہو جاؤ تم لوگ ورنہ اپنے گھر سے دھکے دے کر نکالوں کی تم تینوں کو۔۔۔

اپنا ہیر برش ڈریسنگ پر پٹکتے ہوئے حیام غصے سے بولی تھی۔

تم تینوں باتیں کرو میں ابھی آتی ہو اپنے گیلے بالوں کو کھلا چھوڑ کر اپنے کندھوں پر آسمانی رنگ کا دوپٹہ پھیلاتے ہوئے حیام بولی تھی۔

جلدی آجانا ایسا نہ ہو تمھیں ڈھونڈنے کے لیے ٹائم مشین منگوانی پڑے۔

بکو مت۔۔۔کہتے ساتھ ہی حیام غصے سے باہر نکل آئی تھی۔

گل۔۔۔!

گل۔۔۔!

سیڑھیوں سے اترتی وہ گل کو آواز دے رہی تھی۔

جی آپی۔۔۔

گل آؤ دوپہر کے کھانے کا انتظام کر لیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی آپی وہ بھاگتی حیام کے ہم قدم کچن میں داخل ہوئی تھی۔

آپی آج چائنیز بنائیں گی۔

نہیں گل یہ جو اوپر تین بھوتنیاں بیٹھی ہوئی ہیں مجھ سے زیادہ بریانی میں ان کی جان ہے اس لیے چکن نکال دو۔

جی آپی وہ مسکراتی فریج کی جانب بڑھی اور چکن نکال کر دھونے لگی۔

آپی آپ آرام کرلیں میں بنالوں گی۔

نہیں گل میں ٹھیک ہو تم فریج سے سلاد اور رائتے کا سامان نکالو اور دھو کر مجھے دو۔

میں بناتی ہوں تم کھانا تیار کرکو۔زری سب سے پہلے انہی دو چیزوں کا سوال کرے گی۔

جی آپی۔۔۔!

گل آج ہمارے گھر ایک مہمان نے بھی آنا ہے۔

حیام اپنی بیساکھی کی مدد سے اٹھتے بولی تھی۔

کس نے آنا ہے آپی؟

وہ۔۔۔حیام ابھی بول ہی رہی تھی جب دروازے پر بیل ہوئی۔

گل دیکھو کون ہے۔۔۔؟

حیام کے کہتے ہی وہ بھاگ کر دروازے کی جانب بڑھی اور آنے والے کا نام دریافت کیا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض احمد وہاب شائستگی سے نام بتایا گیا تھا۔

حیام آپی کوئی عارض احمد وہاب آئے ہیں دروازے کے سامنے کھڑی گل نے حیام کو آواز دی تھی۔

گل دروازہ کھول دو اور ان سب کو بھی اوپر سے بلا لاؤ کھانا تیار ہے۔

حیام نے کچن کے دروازے میں کھڑے ہو کر گل کو ہدایت دی تھی۔

حیام کی ہدایت پر گل نے فوراً دروازہ کھول دیا تھا۔

اسلام علیکم۔۔۔!

گل نے عارض کو سلام کیا تھا اور جواب سنے بغیر ہی اوپر کی جانب بھاگی تھی۔

گل لاؤنج میں بیٹھاؤ میں آ رہی ہو۔

گل وہاں ہوتی تو سنتی۔حیام کی آواز پر عارض اس سمت بڑھا تھا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں غصے سے لال ہوئی تھی۔

حیام کچن میں چھوٹے سے سٹول پر کھڑی کیبن سے برتن نکال رہی تھی۔

حیام۔۔۔!

عارض ایک دم دھاڑا تھا اور اس سے پہلے کہ حیام سٹول کے ہلنے کی وجہ سے گرتی عارض نے فوراً سٹول کا بیلنس درست کیا تھا۔

نیچے اتریں ابھی وہ دھاڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر میں۔۔۔

وہ۔۔۔

کیا میں میں لگائی ہے حیام آپ نے میں نے کہا ہے نیچے اتریں۔

اس سے پہلے حیام اپنی بیساکھی پکڑتی عارض نے اسے سہارا دے کر نیچے اتارا تھا اور اسے بیساکھی تھمائی تھی۔

بیساکھی تھام کر چولہا بند کرتے کچن سے باہر نکل آئی تھی۔

حیام میری بات سنیں۔۔۔

میں کچھ کہہ رہا ہوں۔۔۔ عارض غصے سے حیام کے سامنے آتا بولا تھا۔

میں سن رہی ہوں عارض میرے کان بند نہیں ہے حیام غصے سے بولی تھی۔

حیام آپ کو ایک بار کی کہی بات سمجھ نہیں آتی حاشر نے کیا کہا تھا آپ نے ریسٹ کرنی ہے۔

مگر میں تو صرف۔۔۔

شٹ اپ حیام۔

آپ اتنی لاپرواکیوں ہیں۔۔۔

کیوں کسی کا کہا نہیں مانتیں۔۔۔۔

جانتی ہیں آپ کی وجہ سے پہلے ہی سب کتنے پریشان رہے ہیں۔

آپ کو تکلیف میں دیکھ کر ہم سب کتنی اذیت سے گزرے ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مگر نہیں حیام آپ کو کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔

عارض نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تھا۔

عارض کی باتوں پر حیام کے تاثرات بدلے تھے۔

حیام نے کچھ کہے بغیر ایک غصیلی نگاہ عارض پر ڈالی اور اپنے قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھائے۔

سیڑھیوں پر کھڑی نور زری افشاں اور گل ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

گل سب کے لیے کھانا ٹیبل پر لگادو میں کچھ دیر میں آتی ہوں۔

مگر حیام آپی---

گل کھاناں میں آجاؤں گی کہتے ساتھ ہی حیام نے اپنے کمرے میں داخل ہو کر اس کا دروازہ زور سے بند کیا۔

نیچے کھڑا عارض غصے سے حیام کی پشت کو دیکھ رہا تھا۔

عارض کو یوں کھڑا دیکھ افشاں فوراً نیچے آئی عارض بھائی آپ سے کچھ بات کرنی ہے---

جی--! آئیں آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔

افشاں نے ڈائننگ کی جانب اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے اس جانب بڑھ گیا۔

نور ایک گلاس پانی دینا پلیز۔

افشی کی بات پر عمل کرتے ہوئے نور نے اسے گلاس تھمایا تھا۔

افشاں نے وہی گلاس عارض کے سامنے رکھ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی پانی پی لیں۔

عارض نے دو گھونٹ پانی پی کر خود کو نارمل کیا تھا۔

آپ ٹھیک ہیں بھائی۔۔۔؟افشان نے عارض کی جانب دیکھتے سوال کیا تھا۔

افشاں آپ نے کیا بات کرنی تھی۔

عارض بھائی یقیناً آپ حیام کو بہت اچھے سے جانتے ہوں گے مگر وقت کے ساتھ ساتھ انسان میں بہت کچھ بدل جاتا ہے۔

مانا حیام ضدی ہے مگر۔۔۔

میں جانتا ہو افشاں اس وقت وہ ضدی نہیں بلکہ چڑچڑی ہوئیں ہے۔

پھر آپ یہ بھی جانتے ہوں گے جب وہ پریشان یا دکھی ہوتی ہے تو خود سے بھی لاپرواہ ہو جاتی ہے۔

عارض خاموشی سے افشاں کو دیکھ رہا تھا۔

وقت نے اس میں یہ بدلا ہے بھائی۔

اگر آپ اس کو پیار سے سمجھائیں گے وہ آپ کی ہر بات مانے گی۔

آپ کی سختی یا غصہ اسے خود سے مزید لاپرواہ کر دے گا۔

اور بھائی وہ جتنی خود سے لاپرواہ ہو گی خاموشی کو اتنا ہی اپنی ذات کا حصہ بنائے گی۔

وہ جس حالات سے گزر رہی ہے اسے ہم سب کے پیار اور توجہ کی ضرورت ہے نہ کے غصے اور ڈانٹ کی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ جتنا اسے پیار سے سنبھالیں گے وہ اتنا ہی جلدی ان سب سے باہر آئے گی۔

آپ میری بات سمجھ رہے ہیں بھائی۔۔۔؟ اپنی بات کے آخر پر افشاں نے اس سے سوال کیا تھا۔

افشاں میں ابھی آتا ہوں۔۔۔

عارض اٹھ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھا تھا۔

عارض بھائی۔۔۔!

سیڑھیاں چڑھتے عارض نے مڑ کر زری کی جانب دیکھا تھا۔

بھائی حیام غصے میں بہت کچھ فضول بول جاتی ہے آپ نظر انداز کر دیجئے گا۔

زری کی بات پر وہ سر ہلا کر اوپر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

مگر حیام کے کمرے کے سامنے جا کر اس کے قدم تھمے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حیام جیسے ہی اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی اس نے اپنے غصے کا سب سے پہلا مظاہرہ دروازے کو زور سے مار کر کیا تھا۔

پھر اس نے اپنے کمرے میں موجود ہر چیز زمین بوس کر دی تھی۔

غصے کی حالت میں حیام گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھی تھی اور پھوٹ پھوٹ کر روتے اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپا گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ جی پلیز میری آزمائش کو کم کر دیں۔

مجھے اس واقعے کو بھولنے کی ہمت دیں۔

یہی وہ وقت تھا جب عارض اس کے کمرے کے سامنے آکر رکا تھا مگر حیام کو اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہوا تھا۔

اللہ میں نے اتنے سال اس شخص سے محبت میں گزارے ہیں۔

حیام کی یہ بات سن کر دروازہ کھولتے عارض کو ایسے لگا وہ سانس نہیں لے سکے گا اس نے اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کے لیے بھی دیوار کا سہارا لیا تھا۔

ح ح حیام آپ کسی سے محبت کرتی ہیں۔۔؟ وہ زیر لب بڑبڑایا تھا۔

اللہ میں نے ہر روز ہر نماز کی ہر دعا میں آپ سے اس کو مانگا ہے۔

عارض نے بے اختیار دل پر ہاتھ رکھا تھا۔

اگر اسے معلوم ہوتا کہ حیام کے پاس آکر اسے اس سچائی کی آگ میں جلنا پڑے گا تو وہ کبھی نہ آتا۔۔

حیام کسی اور سے محبت کیوں۔۔۔؟

آپ تو میرے نکاح میں ہیں پھر کیسے۔۔۔؟

یہ بے وفائی کیوں۔۔۔؟

عارض کا دل اس کے سینے میں اپنی محبت کے کرچی کرچی ہونے پر تڑپ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یا اللہ میں آپ سے ہمیشہ دعا کرتی تھی کہ میری محبت اس کے دل میں ڈال دے وہ جو صرف میرا ہے۔

حیام کی بات پر عارض کی آنکھیں نم ہوئی تھی اس نے بہت مشکل سے اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکا تھا۔

وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ اس کی محبت اس کی بیوی کسی اور کے نصیب میں لکھی جائے جس پر صرف اس کا حق تھا۔

اور حیام۔۔۔ان کو کتنا یقین تھا وہ شخص اس کا ہی ہے جب کہ وہ میرے نکاح میں ہیں۔

اور آج اللہ جی جب وہ بھی سے محبت۔۔ نہیں محبت نہیں عشق کرتا ہے تو میں اس قابل بھی نہیں ہو کہ اس سے نظریں ملا کر بات کر سکوں یا اللہ اس سے میرا دل پھٹ جائے گا۔

کاش میں اسی وقت یا کوما میں ہی مر جاتی کم سے کم اس ذلت کے ساتھ اس شخص کا اور سب کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

عارض ادھ کھلے دروازے سے حیام کی ٹوٹی بکھری حالت دیکھ رہا تھا۔

اس وقت وہ حیام کی تکلیف سمجھ سکتا تھا جس سے وہ گزر رہی تھی اس لمحے تو وہ خود بھی بکھر رہا تھا حیام کے الفاظ اسے توڑ رہے تھے۔

عارض کو ہجر قبول تھا۔

مگر جدائی۔۔۔

جدائی موت تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں عارض۔۔۔؟

کیوں۔۔؟حیام چیخی تھی۔

باہر کھڑا عارض اپنے نام کی پکار پر چونکا تھا۔

عارض آپ نے مجھے اس وحشی کی وحشت سے تو بچا لیا مگر اس قابل نہیں چھوڑا کہ میں آپ کا سامنا کر سکوں۔

اس دن مجھے ایسی حالت میں دیکھ کر۔۔۔ آگے کے الفاظ حیام نے ادا نہیں کیے تھے۔

اس نے ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا تھا۔

عارض بے یقین تھا۔

کیا حیام مجھ سے محبت۔۔۔انہوں نے مجھ سے بے وفائی نہیں کی۔

بے یقینی کی کیفیت میں عارض اپنا سر تھام کر زمین پر بیٹھتا چلا گیا تھا۔

اپنی بیوی کی اپنے لیے محبت جان کر عارض کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے۔

یہ آنسو خوشی کے نہیں بلکہ دکھ کے تھے کہ اس نے اپنی ہی منکوحہ کو کتنا غلط سمجھا۔

آپ مجھ سے محبت۔۔۔

یایایام۔۔۔عارض بے بسی کی انتہا پر تھا۔

اس نے ایک دھندلی نظر دروازے سے دکھائی دیتے حیام کے وجود پر ڈالی تھی۔

عارض کی ہمت نہیں ہو رہی تھی حیام کا سامنا کرنے کی اس نے حیام کو کس قدر غلط سمجھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض آپ میرے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے میں کیسی لڑکی ہو۔

مگر عارض میری کوئی غلطی نہیں تھی۔

حیام اپنے بال مٹھیوں میں جکڑ کر روتے ہوئے چیخی تھی۔

عارض آپ میرے اتنے قریب آکر مجھ سے دور چلے جائیں گے ت تو میں مر جاؤں گی۔

میں مر جاؤں گی عارض میری آپ سے محبت مجھے مار ڈالے گی۔

حیام بے بسی کی انتہا پر چیخ رہی تھی۔

اور حیام کے الفاظ عارض کو توڑ رہے تھے۔

عارض کو افسوس ہوا تھا کہ حیام اسے باقی مردوں کی طرح سمجھ رہی تھی کہ وہ اسے اس حادثے کے بعد چھوڑ دے گا۔

زمین پر بیٹھا عارض فوراً اٹھا اور دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھول کر حیام کے سامنے جا بیٹھا۔

حیام۔۔۔!

کیوں آئے ہیں آپ یہاں۔۔۔؟

کیا یہ دیکھنے آئیں ہیں کی میں زندہ ہو یا مر گئی ہوں۔۔۔؟

حیام ایسی باتیں مت کریں عارض تڑپ کر بولا تھا۔

تو اور کیا کہوں عارض آپ ہی مجھے بتا دیں حیام چیخی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض آج بھی آپ یہاں اس لڑکی کے لیے آئے ہیں جس سے آپ محبت کرتے ہیں نہ کہ اس لڑکی کے لیے جو آپ کی منکوحہ ہے۔

ایسی بات نہیں ہے یام۔

پھر کیسی بات ہے عارض بتائیں مجھے۔۔۔؟

کیا آپ کو ایک بار بھی خیال نہیں آیا تھا کہ جب آپ کی بیوی کو یہ سب معلوم ہو گا اس کے دل پر کیا گزرے گی۔

حیام نے ساتھ ہی اپنے بازو سے عارض کا ہاتھ ہٹایا تھا۔

یام۔۔۔ نہیں ہوں میں یام اگر آپ کو اپنی یام کا خیال ہوتا تو آپ یہ بات یاد رکھتے عارض احمد وہاب کہ یام آپ کی بیوی ہے۔

میں اس بات پر شرمندہ ہوں۔

آپ شرمندہ ہیں۔۔۔؟

اپنی بات پر حیام سرخ آنکھوں سے تنظریہ انداز میں ہنسی تھی۔

عارض اگر آپ کی محبت کی راہ میں میری دعائیں حائل نہ ہوتی تو کیا آپ مجھے چھوڑ دیتے کیا آپ اس لڑکی کو چھوڑ دیتے جس نے اپنی زندگی کے بارہ سال اپنے نام کی پہچان سے زیادہ آپ کے نام کی پہچان سے گزارے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

حیام بہتے آنسوؤں کے ساتھ بول رہی تھی۔

جب بھی میں نے اپنے نام سے اپنی پہچان بنانی چاہی تب تب سب نے مجھے آپ کے نام کی پہچان دی۔

اس سب کے بعد عارض آپ نے کیا کیا کسی اور سے محبت۔۔۔

عارض اگر میں ہی آپ کی بیوی نہ ہوتی پھر۔۔۔؟ حیام چیخی تھی۔

اور آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ شرمندہ ہیں؟ عارض آپ ایک خود غرض انسان ہیں جس نے اپنی محبت کے لیے اپنی بیوی کو فراموش کیا۔

اگر آپ کو کسی اور سے محبت ہوتی تو آپ اپنی محبت کے حصول کے لئے آج میرے کردار پر بھی انگلی اٹھا دیتے۔

آپ میرے پاک دامن ہوتے ہوئے بھی مجھے۔۔۔

اس کے آگے کے الفاظ ادا کرنے کی بجائے حیام رو پڑی تھی۔

حیام عارض کو اسی بات پر آئینہ دیکھا رہی تھی جس کی وجہ سے وہ پچھلے ایک ماہ سے خود سے لڑ رہا تھا۔

حیام مجھے معاف کر دیں۔۔۔

آپ چاہتے ہیں عارض آپ کے دیے گئے زخموں پر میں آپ کو معافی دے دوں۔

حیام میری بات سنیں۔ ساتھ ہی عارض نے حیام کو دونوں بازوں سے تھاما تھا۔

نہیں سننی مجھے آپ کی کوئی بھی بات آپ جائیں یہاں سے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ جانتے بھی ہیں اس دن میں کس قدر اذیت سے گزری تھی۔

مستقیم سے حد درجہ خوفزدہ ہونے کے باوجود میں نے ہمت نہیں ہاری کیوں کہ میرے باپ کی عزت کے ساتھ آپ کی عزت بھی مجھ سے جڑی تھی عارض۔

حیام نے اپنی بات کے آخر میں روتے ہوئے عارض کو خود سے دور دھکیلا تھا۔

یام---

دور رہیں مجھ سے عارض۔

ایسامت کریں۔

اس نے روتی ہوئی حیام کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا جبکہ حیام مسلسل عارض کو دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

خاموش ہو جائیں حیام۔

اس کے سر کو سلہاتے عارض سرگوشی نما آواز میں بولا تھا اور ساتھ ہی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عارض نے اپنی تھوڑی اس کے سر پر رکھ دی تھی۔

حیام اگر اس دن آپ نے وہ اذیت اپنے وجود پر سہی تھی تو آپ کو اس حالت میں دیکھ کر انگاروں پر میں بھی جلا تھا۔

کسی مرد کے لیے یہ آسان نہیں ہوتا جس کو وہ اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے اسے ایسی حالت میں دیکھے۔

عارض رو رہا تھا اس کے بہتے آنسو حیام کے بالوں میں جزب ہو رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ اس کے سینے سے لگی حیام خاموشی سے آنسو بہا رہی تھی۔

حیام کے آنسو عارض کی شرٹ کو بھگو رہے تھے۔

اس نے بھی اپنے آنسوؤں کو بہنے سے نہیں روکا تھا۔

اس لمحے وہ خود کے تڑپتے وجود میں سکون اترتا محسوس کر رہی تھی۔

جانتی ہیں حیام جب مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ ہی میری منکوحہ ہیں۔

اس دن کے بعد میں بہت تکلیف میں مبتلا رہا تھا۔۔۔

ہر روز اللہ سے اپنی خطا کی معافی مانگتا تھا حیام۔

میں اپنی زندگی میں کبھی نہیں رویا تھا۔

نانا ابو کی وفات کے بعد، آپ نے مجھے بہت رولایا ہے حیام۔۔۔

شاید اللہ نے میری معافی قبول کر لی تھی جو اس نے آپ کو زندگی کی جانب لا کر مجھے واپس کر دیا۔

میرا یقین کریں حیام میں واقعی بہت شرمندہ ہوں۔

آپ کے نام کو خود سے جوڑنے کے لیے میں نے بھی اللہ سے دعا کی تھی مگر شاید میری کچھ ماہ کی دعاؤں کے سامنے آپ کی سالوں کی دعائیں ڈھال بن گئی تھی۔

اللہ نے میری مراد سے پہلے آپ کی دعائیں سنی ہیں حیام۔

میں اگر آج آپ کے سامنے آپ کا ہو کر کھڑا ہو تو وہ بھی آپ کی ہی دعاؤں کی قبولیت ہے۔

Posted On Kitab Nagri

دعاؤں کا اثر میں نے آج جانا ہے حیام جب میری محبت پر آپ کی دعائیں غالب آ گئی۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ اپنا نصیب نہیں لکھ سکتے تو وہ غلط ہیں ان کی بھلی اور جائز دعائیں ان کا نصیب بدل سکتی ہیں۔

حیام آپ مجھ پر چیخیں چلائیں مجھ سے ناراض رہیں مگر مجھ سے دور مت جائیے گا۔

کبھی اپنے منہ سے مرنے کی بات مت کیجئیے گا حیام۔

آپ اپنے ساتھ ساتھ ایک اور زندگی کو بھی تباہ پائیں گی۔

آپ مجھے بھی تباہ پائیں گی حیام۔

عارض حیام کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر آہستہ سے بولا تھا۔

حیام احمد حیات ایک بات یاد رکھیئے گا عارض احمد وہاب صرف آپ کا ہے اور آپ کے بغیر ادھورا ہے۔

آپ میری حیات میری زندگی ہیں۔

اگر کسی نے بھی آپ کی طرف غلط نگاہ ڈالی تو اس کا وہ حشر کروں گا کہ وہ خود کو دیکھنے سے بھی خوف کھائے گا۔

بے شک اللہ نے ہر آزمائش کے بعد اس کا انعام رکھا ہوتا ہے اور اس آزمائش کے انعام میں اللہ تعالی نے حیام کی دعاؤں کو قبولیت کا رنگ دیا تھا۔

آپ جانتی ہیں حیام مجھے کس چیز نے آپ کی محبت میں گرفتار کیا تھا۔

آپ کی ان گہری آنسوؤں سے بھری آنکھوں نے۔۔۔عارض نے نرمی سے اس کی آنسو صاف کیے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

حیام بس خاموشی سے عارض کو دیکھ رہی تھی۔

عارض آپ مجھ سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں۔۔۔؟حیام نے عارض کو دیکھتے سوال کیا تھا۔

محبت صرف محبت ہے۔

اس کی وضاحت نہیں کی جاسکتی۔

چلیں اٹھیں سب کے پاس نیچے چلتے ہیں۔عارض نے حیام کی کھڑے ہونے میں مدد کی تھی۔

میں فریش ہو کر آتی ہوں۔

میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں عارض نے اسے بیساکھی تھمائی تھی۔

حیام چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی واشروم آئی تھی۔

واش بیسن کے سامنے کھڑے جب حیام نے اپنا عکس دیکھا تو اسے شرمندگی ہوئی تھی۔

وہ کس حالت میں عارض کے سامنے تھی اور اس کا دوپٹہ بھی اس کے پاس نہیں تھا اور آنکھیں خطرناک حد تک سوجھی ہوئی تھی۔

حیام نے ٹھنڈے پانی سے منہ دھویا تھا اور ٹیشو سے خشک کرتی باہر آئی تھی۔

حیام کے باہر آتے ہی عارض نے اس کے کندھوں کے گرد اس کا آسمانی رنگ کا دوپٹہ لپیٹتا تھا۔

چلیں۔۔۔؟

جی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ عارض کی ہمراہی میں نیچے آئی تھی۔

حیام کھانے کے بعد ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔

جی۔۔۔حیام ایک کرسی کھینچ کر بیٹھی تھی جبکہ عارض اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

حیام تم اوپر کیا کر رہی تھی اتنی دیر تمھاری وجہ سے میں نے صبر کیا ہے بریانی کھانے کے لیے۔

زری اپنی پلیٹ میں چاول نکالتے بولی تھی۔

وہ میں فریش ہو رہی تھی۔

کیا سچ میں۔۔۔

تم تینوں کو مشکوک نگاہوں سے مجھے کیوں دیکھ رہی ہو۔

کچھ نہیں تم کھانا کھاؤ زری فوراً بولی تھی۔

ہمم۔۔۔تم لوگ کھانا کھا کر گھر چلی جانا۔

مجھے عارض کے ساتھ ہوسپٹل جانا ہے۔

باقی جو بات کرنی ہو گی یونیورسٹی میں کریں گے۔

کیا مطلب ہے تمھارا حیام تم یونیورسٹی جاؤ گی۔

تو اب کیا گھر بیٹھ کر اس بربادی کا سوگ مناؤں۔

حیام نے غصے سے اپنا چمچ پلیٹ میں رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا حیام۔

تو پھر اس بات کا کیا مقصد تھا نور۔

حیام تمھاری طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہے ڈاکٹر نے ابھی ریسٹ کرنے کا کہا ہے۔

تو میرا یونیورسٹی کا کام کون کرے گا۔۔۔؟ڈاکٹر حاشر۔۔

حیام کیا ہو گیا ہے ریلیکس کھانا کھائیں۔ میں نے کھا لیا ہے عارض۔

کہتے ہی حیام اٹھ کر جانے لگی جب عارض نے اسے دوبارہ بیٹھایا۔

حیام کھانا چھوڑ کر نہیں جاتے اسے ختم کریں۔

جبکہ حیام سے بیٹھ کر باقی کا کھانا کھانے لگ گئی۔

افشاں آپی۔۔۔!

جی گل۔۔۔؟

حیام آپی کو کیا ہوا ہے۔

کچھ نہیں گل بس آپ کی حیام آپی کے سر پر چوٹ لگ گئی تھی۔

جس سے اس کے دماغ پر اثر ہو گیا ہے۔

کب۔۔۔؟

جب آپ اپنی خالہ کے گھر گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اب خاموشی سے کھانا کھائیں۔

جی آپی۔۔۔

کھانے کے بعد وہ سب اپنے اپنے گھر جانے کے لیے نکل گئی تھیں جبکہ حیام عارض کے ساتھ ہسپتال چلی گئی تھی۔

اس کے بعد دو دن تک عارض نے حیام سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں کیا تھا اور نہ ہی اس کے گھر گیا تھا۔

آج بھی رانم صاحبہ کے کہنے پر وہ ان کو حیام کے گھر لے کر آیا تھا۔

حیام بیٹا تمھاری خالہ اور عارض آئے ہیں کچھ دیر ان کے پاس نیچے آ جاؤ۔

مما میں کچھ دیر میں آتی ہوں۔

بیٹا جلدی آ جانا۔۔۔

مما میں کچھ دیر بعد آتی ہوں آپ ان سے کہہ دیں حیام سو رہی ہے۔

حیام بہت بری بات ہے بیٹا۔۔۔

مما پلیز میں کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتی ہوں۔

ایمان بیگم حیام کو گھورتی کمرے سے باہر نکل گئی تھیں۔ ان کو آئے تقریباً دو گھنٹے گزر چکے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ایمان بیگم اور رانم صاحبہ لاؤنج میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی اور عارض ان کے سامنے بیٹھا فون میں مصروف تھا مگر وقتاً فوقتاً ایمان بیگم کے سوالوں کا جواب دیتا تھا۔

خالہ جان۔۔۔!

جی بیٹا۔۔۔

اگر آپ کی اجازت ہو تو میں حیام سے مل آؤں۔

بے شک حیام اس کی بیوی تھی، وہ ایمان بیگم سے اجازت لیے بغیر بھی اس سے مل سکتا تھا مگر ادب کے دائرے میں رہتے اس نے پہلے اجازت لینا مناسب سمجھا۔

جی بیٹا مل آؤ۔۔۔

ایمان بیگم کی اجازت ملتے ہی عارض حیام کے کمرے کی جانب بڑھا۔

عارض نے دروازہ ناک کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا مگر پھر کچھ سوچتے ہوئے ہینڈل گھوما کر دروازہ کھول دیا۔

کمرہ مکمل اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور حیام اپنے بستر پر سو رہی تھی۔

عارض قدم قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا اور اس کے بیڈ کی ایک سائیڈ پر بیٹھ کر حیام کو دیکھنے لگ گیا۔

حیام۔۔!

عارض نے بہت پیار سے اسے اٹھانے کی کوشش کی تھی۔

نیند میں ہی حیام نے عارض کا ہاتھ پیچھے کیا تھا اور کروٹ بدل لی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بے اختیار عارض کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

حیام۔۔۔!

عارض نے حیام کے چہرے پر بکھرے بال ہٹائے تھے۔

مم مستقیم حیام ہڑبڑا کر اٹھی تھی۔

اپنے قریب کسی وجود کو دیکھ وہ فوراً پیچھے ہوئی تھی۔

مما۔۔!

اس سے پہلے حیام دوسری بار چیختی عارض نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا حیام نے فوراً اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی تھی۔

اسی کوشش کے دوران حیام کا ہاتھ اپنی ہی گردن کے زخم پر لگا تھا۔

زخم کچا ہونے کے باعث اس میں سے خون کی دھار بہی تھی۔

حیام میں ہو عارض۔۔۔

میں اپنا ہاتھ ہٹا رہا ہوں چیخنا مت کہتے ہی عارض نے اپنا ہاتھ ہٹایا تھا۔

اس کے ہاتھ پیچھے کرتے ہی حیام نے فوراً لیمپ اون کیا تھا۔

عارض آپ میرے کمرے میں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟

کیا میں آپ کے کمرے میں نہیں آسکتا۔۔۔؟ سکون سے سوال کیا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔۔۔! جائیں یہاں سے کوئی آجائے گا۔

حیام۔۔۔! عارض نے اس کی گردن سے نکلنے والے خون کو چھوا تھا۔

عارض کے چھوتے ہی حیام نے بھی اس جگہ کو چھوا تھا۔

اپنی انگلیوں کی سطح پر خون دیکھ کر حیام نے فوراً اسے ٹیشو سے صاف کیا تھا۔

حیام میڈیسنز کہاں ہے۔۔۔؟

عارض کچھ بھی نہیں ہوا یہ ٹھیک ہے میں لگالوں گی۔

حیام میڈیسنز کہاں ہے اس بار اس کے لہجے میں نرمی نہیں تھی۔

عارض آپ کو جانا چاہیے خالہ آپ کا انتظار کر رہی ہوں گی۔

اوکے فائین میں خود ہی ڈھونڈ لیتا ہوں کہتے ساتھ ہی عارض ڈریسنگ کی جانب بڑھا تھا۔

آپ کو کسی نے بتایا نہیں ایک لڑکی کے کمرے کی چیزوں کو نہیں چھیڑتے۔۔۔

حیام کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

اگر کمرہ لڑکی کا ہو اور وہ لڑکی آپ کی بیوی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اب بتا رہی ہیں یاں میں خود ڈھونڈوں۔

سٹڈی ٹیبل کے فرسٹ ڈرار میں ہیں کہتے ساتھ ہی حیام اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

اٹھنا نہیں واپس بیٹھیں میں خود لے لیتا ہوں حیام کو اٹھتا دیکھ وہ فوراً اس جانب بڑھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سب سے پہلے اس نے کمرے میں کھڑکیوں پر موجود پردے ہٹائے تھے پھر میڈیسن لے کر عارض حیام کے سامنے بیڈ پر بیٹھا تھا۔

م م میں لگالوں گی آپ جائیں۔

خاموش ہو جائیں حیام۔

ورنہ میں زبردستی لگاؤں گا۔

آپ مجھے دے دیں میں لگالوں گی۔

اب آواز نہ آئے آپ کی۔

میں آپ کے سامنے ہی لگالیتی ہوں دیں مجھے۔۔۔

حیام نے ٹیوب لینے کے لیے اپنا ہاتھ عارض کے سامنے بڑھایا تھا۔

عارض نے حیام کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

ادھر دیکھائیں مجھے اپنی گردن۔

وہ۔۔۔وہ ٹھیک ہے۔

حیام نروس ہو رہی تھی۔

دیکھائیں مجھے۔۔۔

ویسے کتنی عجیب بات ہے ایک لڑکی جو سب کا منہ بند کروا دیتی ہے وہ آج گھبرا رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ن ن نہیں۔۔۔

حیام میں نے آپ کو پریزینٹیشن دیتے دیکھا تھا اور یہ بھی کیسے آپ نے ارشد کے فضول سوال کا جواب دے کر اسے خاموش کروایا تھا۔

آپ نے مجھے حیران کر دیا تھا۔

حیام کو باتوں میں لگا کر عارض اس کے دوپٹہ کو گردن سے ہٹا کر اس کا زخم دیکھ رہا تھا۔

جو وہ عارض کے اٹھتے ہی اوڑھ چکی تھی۔

ع ع عارض یہ ٹھیک ہیں۔

حیام اب بولی تو آپ کے منہ پر ٹیپ لگا دوں گا۔

آپ کا شوہر ہوں کوئی غیر نہیں ہوں جسے آپ دیکھا نہیں سکتی۔

عارض کی بات سن کر حیام بالکل خاموش ہو گئی تھی۔

عارض نے ٹیوب سے کریم اپنی انگلی پر نکالی تھی۔

ابھی وہ کریم حیام کی گردن پر لگا ہی رہا تھا جب دھڑام کی آواز سے دوروازہ کھلا۔

حیام نے زور سے آنکھیں بند کی تھی جبکہ عارض آنے والے وجود کو ہی دیکھ رہا تھا جو اپنی ہی دھن میں بولے جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں کب سے حیام کو کال کر رہی تھی مگر وہ فون ہی نہیں اٹھاری تھی۔

ایک تو میرے لیپ ٹاپ کی آج ہی موت واقع ہونی تھی اوپر سے یہ میڈم بھی فون نہیں اٹھا رہی۔

الماری سے اپنا بیگ نکالتے وہ مسلسل اپنے لیپ ٹاپ اور حیام کو کوس رہی تھی۔

اس نے پروفیسر جویریہ کی اسائنمنٹ جمع کروانی تھی اور اس کا لیپ ٹاپ بھی خراب ہو گیا تھا۔

اب اس کا ارادہ حیام کے لیپ ٹاپ پر کام کرنے کا تھا مگر وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی۔

اپنے کمرے کا دروازہ بند کرتے اس نے ایک بار پھر حیام کو کال کی تھی مگر بے کار۔۔۔

مما میں حیام کی طرف جا رہی ہوں تھوڑا ٹائم لگ جائے گا اسائنمنٹ بنانی ہے مجھے۔

لاونج میں بیٹھی فرحت چوہدری کو دیکھ کر افشاں نے انہیں آگاہ کیا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا دھیان سے جانا۔

اللہ حافظ مما ان کے گلے لگتے وہ بولی تھی۔

اللہ حافظ۔

دس منٹ میں وہ حیام کے گھر موجود تھی۔

اسلام علیکم افشاں آپی۔۔۔

گل نے دروازہ کھولتے ہی اسے سلام کیا تھا۔

واعلیکم السلام حیام گھر ہی ہے جی آپی۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے۔ کہتے ہی وہ تیزی سے حیام کے کمرے کی جانب بڑھی تھی اور دھڑام سے دروازہ کھولا تھا۔

تمھارامسئلہ کیاہے حیام فون کیوں نہیں اٹھارہی تھی۔

اگر سائیلنٹ پر ہی رکھنا ہوتا ہے تو کوڑے دان میں پھینک دو افشاں اپنے بیگ سے چیزیں نکالتی سامنے دیکھے بغیر بول رہی تھی۔

اب بولو بھی کچھ یاں تم نے منہ میں دہی جمار کھا ہے سامنے سے جواب نہ پا کر افشاں پھنکاری تھی۔

مگر جیسے ہی اس نے سر اٹھا کر سامنے کا منظر دیکھا تھا وہ اپنی حرکت پر شرمندہ ہوئی تھی۔

عارض ہاتھ میں ٹیوب پکڑے افشاں کو ہی دیکھ رہا تھا جبکہ حیام اپنا سر جھکائے بیٹھی تھی۔

سو سوری۔۔۔ کہتے ساتھ ہی وہ دروازہ بند کر کے حیام اور ہارون کے کمروں کے درمیان بنے سیٹنگ ایریا کی جانب بڑھ گئی۔

یہ جگہ حیام نے خاص اپنے اور ہارون کے لیے تیار کروائی تھی اس میں ان دونوں کی بچپن سے لے کر اب تک ہی ہر تصویر موجود تھی اور ساتھ ہی ایک بڑی سی ایل سی ڈی لگی ہوئی تھی ساتھ پلے سٹیشن پڑا ہوا تھا۔

اس جگہ پر بیٹھنے کے لئے کشنز موجود تھے اور ایک جانب چھوٹا سا بک ریک موجود تھا جس میں حیام کے مختلف ناولز پڑے ہوئے تھے۔

اس ایریا کا کوئی دروازہ نہ تھا مگر اس کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور کے ساتھ ہی بالکونی موجود تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جہاں ایک بڑا سا جھولا لگا ہوا تھا اور ایک میز کے گرد دو کرسیاں تھی اور ان کرسیوں کے پیچھے مختلف پھولوں کے پودے تھے۔

اس بالکونی میں دو شیشے کے دروازے تھے جن میں سے ایک حیام کے کمرے میں کھلتا تھا اور دوسرا ہارون کے کمرے میں۔

حیام نیچے آکر ایک بار مما سے مل لیں افشاں کے جانے کے بعد عارض مرہم لگاتا بولا تھا۔

جی۔۔۔!

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

پانچ منٹ بعد جب عارض حیام کے کمرے سے باہر نکلا تو حیام بھی بالکونی کی جانب سے سیٹنگ ایریا میں گئی۔

افشاں تمھیں ہزار بار بولا ہے کہ میرے کمرے میں آنے سے پہلے دروازہ ناک کیا کرو۔

مگر وہ افشاں ندیم ہی کیا جو میری بات مان لے۔

تو اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تمھارا نام نہاد شوہر وہاں موجود ہو گا۔

اگر پتا ہوتا تو ناک کر کے اندر آتی۔۔۔افشاں کی بات پر حیام نے اسے غصے سے گھور کر دیکھا تھا۔

تم مجھے خود بتاؤ پہلے کبھی میں ناک کر کے آئی ہو جو آج آتی۔

افشاں نے آنکھیں گھوما کر بولا تھا۔

اسی لیے تو کہتی ہو کہ دروازہ ناک کر کے آیا کرو۔

اچھا ناں ویسے وہ اندر کر کیا رہا تھا۔

افشاں نے آئی بروا چکا کر پوچھا تھا۔

کچھ نہیں اس بات کو چھوڑو یہ بتاؤ نام نہاد شوہر کیا ہوتا ہے۔۔۔؟ زرہ اس پر اپنی فلاسفی کی روشنی فرمائیں۔

حیام کا لہجہ حد درجہ سنجیدہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھو حیام یہ وہی شخص ہے نا جس نے اپنی بیوی کے ہوتے کسی اور سے محبت کی اور اب وہ تمھیں تمھارا شوہر بن کر ایسے ٹریٹ کر رہا ہے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

حیام اگر تم اس کی محبت نہ ہوتی صرف بیوی ہوتی تو وہ تمھیں چھوڑنے میں ایک لمحہ نہ لگاتا۔

ہمم۔۔!

کیا کام تھا جو تمھیں یہاں آنے کی ضرورت آن پڑی تھی حیام نے بات بدلی تھی۔

وہ یار میرا لیپ ٹاپ خراب ہو گیا تھا تو مجھے تمھارا لیپ ٹاپ چاہیے تھا میم کی اسائنمنٹ بنانی ہے۔

اچھا میری بھی بنا دینا۔۔۔

میری تو بن جائے پہلے اور تم جانتی ہو انکی اسائنمنٹ کاپی پیسٹ بھی نہیں کر سکتے۔ افشی منہ بنا کر بولی تھی۔۔۔

اچھا کمرے میں آ جاؤ تم اسائنمنٹ بنا لینا میں تمھارے لیے کچھ لے کر آتی ہوں کہتے ساتھ ہی حیام نیچے کی جانب بڑھ گئی جبکہ افشاں اس کے کمرے میں چلی گئی۔

اسلام علیکم خالہ جان۔۔۔! حیام ایمان بیگم کے کمرے میں جیسے ہی داخل ہوئی تھی سب سے پہلے رانم صاحبہ کو سلام کیا تھا۔

واعلیکم السلام کیسی ہو بیٹا۔۔۔؟

میں ٹھیک ہوں خالہ جان۔

آپ کیسی ہیں۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

اللہ کا کرم ہے بیٹا۔

مما۔۔۔!

جی بیٹا۔۔۔

مماوہ افشاں آئی ہے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

خریت تھی بیٹا۔۔۔

اس دوران حیام نے عارض کو دیکھنے سے گریز ہی کیا تھا۔

جی مما اس کا لیپ ٹاپ خراب ہو گیا تھا تو میرے لیپ ٹاپ پر کام کرنے آئی ہے۔

مما۔۔۔!

خالہ جان۔۔۔!

آپ دونوں چائے پیے گی۔

نہیں بلکہ آپ دونوں بیٹھیں میں لے کر آتی ہوں۔

مگر حیام۔۔۔

اگر مگر کچھ بھی نہیں مما۔۔

See I am fit and fine

کہتے ساتھ ہی حیام کمرے سے باہر نکل گی۔

حیام کے جاتے ہی عارض بھی کال کا بہانا بنا کر باہر آیا تھا۔

یام۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عارض نے سیڑھیوں سے اترتی حیام کو آواز دی تھی مگر وہ نظر انداز کر کے نیچے اتر گئی۔

عارض بھی تیز قدموں سے اترتا حیام کے پیچھے کچن میں داخل ہوا تھا۔

حیام۔۔۔! آپ کو ایک بار کوئی بات سمجھ کیوں نہیں آتی۔

اب میں نے کیا کیا ہے۔۔۔؟

وہ چائے بنانے کے لیے فریج سے دودھ نکالتے بولی تھی۔

یہی تو مسئلہ ہے آپ سب کچھ کر کے کہتی ہیں میں نے کیا کیا ہے۔۔؟

کیا کیا ہے میں نے۔۔۔؟

حیام غصے سے بولی تھی۔

ابھی یہاں آپ کا بھوت کھڑا چائے بنا رہا ہے۔

اب آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں کھل کر سانس بھی نہ لوں خود کو کمرے تک بند کر لوں۔

نہیں حیام میں نے ایسا کب کہا ہے۔

مگر کہنے کا مطلب تو یہی تھا۔۔۔

افف اللہ حیام۔۔۔ عارض نے اپنا ماتھا پیٹا تھا۔

اچھا آپ ادھر بیٹھیں چائے میں بناتا ہوں۔

عارض حیام کے ہاتھ سے پین اور دودھ لیتے بولا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بہت شکریہ آپ کا مجھے ابھی مرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔

استغفر اللہ اب ایسی بھی بات نہیں ہے کہ کوئی میری بنائی چائے نہ پی سکے۔

عاض آپ پلیز جا کر بیٹھ جائیں مجھے چائے بنانے دیں۔

ایک منٹ کیا کہا آپ نے۔

کان خراب ہو گئے ہیں کیا آپ کے۔۔۔؟

میں نے بولا ہے مہربانی فرما کر اپنی تشریف باہر لے جائیں مجھے چائے بنانے دیں۔۔۔

نہیں اس سے پہلے کیا کہا تھا۔کچھ بھی نہیں کہا۔

حیام چائے کے لیے پانی چڑھاتے اور اس میں پتی ڈالتے بولی تھی۔

نہیں نہیں حیام آپ نے مجھے عاض کہا۔

اللہ۔۔۔حیام چڑ کر بولی تھی۔

کیا ہوا حیام۔۔۔؟

آپ جا رہے ہیں یاں نہیں۔

اچھا اچھا جاتا ہوں کہتے ہی عارض منہ بناتا کچن سے باہر نکل گیا تھا۔

ویسے میں اچھے بچوں کی طرح یہاں منہ پر انگلی رکھ کر بھی بیٹھ سکتا ہوں۔

عارض کچن کے دروازے سے منہ اندر کیے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کے کہنے پر حیام نے اسے گھور کر دیکھا تھا--۔

حیام کے گھورنے کی پرواہ کیے بغیر عارض چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا میز تک آیا اور کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا اور بظاہر اپنا فون استعمال کرنے لگا مگر اس کا سارا دھیان حیام کی جانب تھا۔

یہ نرم لہجہ یہ پیاری باتیں

یہ نرم لہجہ یہ پیاری باتیں

آپ کے لیے ہیں...!!

ہم اس لہجے میں

اب کی بار اس لائن پر زور دیتے اس نے بولا تھا۔

ہم اس لہجے میں

ہر کسی سے بات نہیں کرتے

اب چھچھوروں اور لوفروں والے کام بھی شروع کر دیے ہیں انہوں نے---حیام بڑبڑائی تھی۔

عارض کے شعر پڑھنے پر اپنے غصے پر قابو پاتی حیام کپوں میں چائے نکالنے لگی۔

مسز کچھ کہا آپ نے۔

جی---چائے میں چینی کتنی لیں گے آپ۔

ہالف سپون۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اونلی۔

یس۔۔۔!

ہمم حیام سکون سے کپ میں چمچ ہلاتے عارض کے قریب آئی۔

Hope so you will like it Aaz

انتہائی سنجیدگی سے کہتے چائے کا کپ عارض کے سامنے رکھ کر حیام ٹرے تھامے وہاں سے چلی گئی تھی۔

جبکہ عارض بے یقینی سے حیام کو جاتا دیکھ رہا تھا۔

یار حیام واقعی اتنی نارمل ہے یاں صرف مجھے دیکھانے کے لیے کر رہی ہے۔

عارض خود سے ہی بڑبڑایا تھا۔

چلو جو بھی ہے اچھا ہے اور شکر ہے اس وقت وہ دو شیطان کے چیلے یہاں نہیں تھے ورنہ حیام کو نارمل رکھنے کے لیے جو تھرڈ کلاس عاشقوں والی حرکتیں کی ہیں انہوں نے ضرور میرا ریکارڈ لگانا تھا کہتے ساتھ ہی عارض نے دانت کچکچائے تھے۔

جیسے اپنے خیال میں ہی ان کا مزاق بنانا سوچ رہا ہو۔

اپنی سوچوں کو جھٹکتے عارض نے چائے کا ایک گھونٹ لیا تھا مگر اگلے ہی لمحے وہ بھاگ ہر سنک کے پاس آیا اور کلیاں کرنے لگا۔

یا اللہ حیام۔۔۔یہ لڑکی اس لیے اتنا نارمل ایکٹ کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے چائے میں دو چمچ چینی اور ایک چمچ نمک کا ڈالا تھا۔

جس کی وجہ سے چائے کا عجیب ذائقہ بنا ہوا تھا۔

عارض کتنی ہی بار کلیاں کر چکا تھا مگر اس کے منہ سے اس ایک گھونٹ چائے کا ذائقہ جا ہی نہیں رہا تھا۔

عارض صبر کے گھونٹ بھرتا ایمان بیگم کے کمرے کی جانب بڑھا۔

ابھی سے ان کا یہ حال ہے بعد میں معلوم نہیں میرے ساتھ کیا کریں گی۔

اپنی سوچوں میں ہی عارض نے کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے ہی حیام اور افشاں بیٹھی ہوئی تھی۔

افشاں نے سر اٹھا کر جب آنے والے کو دیکھا تو اپنا چائے کا کپ رکھتی بولی حیام میں تمھارا لیپ ٹاپ گھر لے کر جا رہی ہوں کل دے جاؤ گی۔

کہتے ہی وہ اٹھی اور سب سے سلام لے کر اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

اچھا کو میں بھی آ رہی ہوں خود پر عارض کی نظریں محسوس کر کے حیام بھی وہاں سے بھاگی تھی جبکہ عارض حیام کی ہی خالی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔

یام اس کا حساب تو میں آپ سے بعد میں لوں گا۔۔۔

عارض بند دروازے کو دیکھتا دل میں بولا تھا۔

افشاں حیام کا لیپ ٹاپ لیے گھر چلی گئی تھی اور رانم صاحبہ اور عارض دو گھنٹے بعد گئے تھے۔

جانے سے پہلے رانم صاحبہ حیام کے کمرے میں آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے اس کے سر پر پیار دے کر اس کو ڈھیروں دعائیں دی تھیں۔

مگر حیام کی نظر دروازے کی جانب تھی۔

وہ غیر ارادی طور پر اس شخص کا انتظار کر رہی تھی جس نے ناں آنے کی قسم کھائی تھی۔

جب حیام یونیورسٹی گئی تو سب پروفیسرز نے اس کی طبیعت کے مطلق پوچھا تھا۔

نور افشاں اور زہرہ پہلے ہی پروفیسرز کو اپنی بنائی ہوئی الٹی سیدھی حیام کے ایکسیڈنٹ کی کہانی سنا چکی تھی اور ان کے بقول وہ الٹ پٹانگ کہانی پچھلے ایک ماہ سے دھر ادھر اکر ان کو یاد ہو گئی تھی۔

حیام کا چہرہ سرخ و سفید رنگت میں ابھی بھی بیماری کی زردی گھلی ہوئی تھی اور اس کی گردن پر لگے ٹانکے ابھی بھی موجود تھے۔

حیام دیکھو آج دھوپ نکلی ہے گراؤنڈ میں چلتے ہیں۔

نہیں میں لائبریری میں جا رہی ہوں ساتھ ہی حیام نے اپنے قدم اس جانب بڑھائے کیونکہ لائبریری چند ہی قدم کے فاصلے پر تھی۔۔۔

حیام رکو۔۔۔

زری نے اسے روکنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ زری جانتی تھی کہ وہ نہیں رکے گی۔

حیام نے جیسے ہی لائبریری کا بند دروازہ دھکیلا سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر دروازے سے ہی پلٹ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کو واپس آتا دیکھ نور بولی اب کیوں آئی ہو واپس۔۔۔

میں نے سوچا دھوپ اچھی ہوتی ہے اس لیے کچھ دیر دھوپ میں بیٹھ جاتی ہوں۔

لگتا ہے میڈم کی گھاس چرنے گئی عقل جلدی واپس آگئی ہے۔

فضول مت بولو افشی ورنہ دانت توڑ دوں گی تمھارے۔

اچھا تو توڑ کر دکھاؤ افشاں بھی چیلنج کرتے بولی تھی۔

یااللہ مجھے صبر دے کہتے ساتھ ہی حیام اپنی بیساکھی سنبھالتی گراونڈ کی جانب بڑھی تھی۔

اب وہ ان سب کو کیا بتاتی جس شخص کی نظروں سے وہ بچنا چاہ رہی تھی وہ اس وقت لائبریری میں موجود تھا۔

اس دن کے بعد حیام اور عارض کا سامنا نہیں ہوا تھا۔

حیام خاموشی سے جا کر اوول گراونڈ میں بیٹھ گئی تھی۔

انہیں بیٹھے بمشکل پانچ منٹ ہی ہوئے تھے جب زری بولی۔

کیا تم عارض بھائی کو معاف کر دو گی۔۔۔؟ حیام نے سنجیدہ نظروں سے زری کی جانب دیکھا اور بولی زری میں معاف کر چکی ہوں۔

اتنا سب ہو جانے کے بعد بھی۔۔۔؟ نور اپنا فون سائیڈ پر رکھتی بولی تھی۔

نور وہ کوئی غیر نہیں میرے شوہر ہیں میں کیسے معاف نہ کرتی۔

اچھا تو اس بات کا کیا جب انہوں نے اپنی بیوی کے ہوتے کسی اور سے محبت کی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو وہ کوئی اور بھی تو میں ہی ہوں۔

حیام۔۔۔؟

کیا حیام۔۔!جب میرے اللہ نے میرے شوہر کے دل میں میرے علاوہ کسی غیر کی محبت نہیں ڈالی تو میں کون ہوتی ہوں ان کو معاف نہ کرنے والی۔

جب اللہ نے میری ہر دعا کو قبولیت کا رنگ دیا ہے تو میں کون ہوتی ہوں سزا دینے والی۔

تو کیا اب تم بالکل نارملی ان سے بات کرو گی۔۔؟نور نے سوال کیا تھا۔

ایسا کس نے کہا میں ان سے خفا ہوں اور میری خفگی ابھی بھی بر قرار ہے اور ان سے خفا ہونا میرا حق ہے۔

چلو اب تم دل بھر کر خفا ہو کیونکہ تمھارا مجازی خدا ادھر ہی آ رہا ہے۔

افشاں جل بھن کر بولی تھی۔

کیا مطلب۔۔۔؟نور اور زری نے گردن گھوما کر دیکھا تھا۔

مگر حیام نے مڑ کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا یہ بھی ناراضگی کا اظہار تھا۔

اسلام علیکم پیاری لڑکیوں۔۔۔

واعلیکم السلام تینوں نے یک زبان ہو کر جواب دیا تھا۔

سلام کرتے ہی عارض حیام کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آج تو اس نے اجازت لینا بھی مناسب نہیں سمجھا تھا بلکہ پورے حق سے اس کے ساتھ بیٹھا تھا جبکہ زین اور عالیان ایک جانب بیٹھ گئے تھے۔

بھابھی اب کیسی طبیعت ہے آپ کی۔۔۔؟

الحمدللہ زین میں ٹھیک ہوں۔

اچھا زری تم مجھے کیا کہہ رہی تھی۔۔۔

زری نے حیرانی سے حیام کی جانب دیکھا تھا۔

اسائنمنٹ کے ٹاپکس۔۔!

ہاں ٹھیک ہے میں تم دونوں کے بھی ٹاپکس دیکھ لوں گی۔

چلو میں چلتی ہوں۔

حیام تم گھر جا رہی ہو؟

نہیں ابھی تو بتایا تھا لائبریری جانا ہے کہتے ساتھ ہی حیام اپنا بیگ کندھے پر ڈالتی بیساکھی کی مدد سے اٹھی تھی۔

اچھا ہم بھی آتے ہیں۔۔۔

نہیں تم لوگ یہی بیٹھو میں نے اس کے بعد گھر جانا ہے۔

حیام جب گھر جانا ہو گا مجھے بتا دینا میں آپ کو چھور آؤں گا۔

Posted On Kitab Nagri

بہت شکریہ آپ کا عارض میں خود چلی جاؤں گی کہتے ساتھ ہی حیام رکی نہیں تھی آگے بڑھ گئی تھی۔

کچھ دور جا کر وہ رکی اور انہی قدموں سے واپس آئی تھی۔

افشاں تم بس پر جاؤ گی یاں میرے ساتھ۔۔۔

مگر حیام تم اپنی گاڑی پر نہیں آئی آج۔۔۔

افشاں لاہور میں کیبز کی کمی تو نہیں ہے۔

ہمم تم چلی جانا میں بس پر ہی آؤ گی۔

حیام مجھے فون کر دینا میں آپ کو چھوڑ آؤں گا۔

حیام کو دیکھتے عارض دوبارہ بولا تھا۔

افشاں آج بابا کے ساتھ جاؤں گی نئی سم لینے تو میں تمھیں میسج کر دوں گی پھر تم مجھے کام بھیج دینا۔۔۔

حیام نے عارض کو نظر انداز کرتے اس کی بات کا جواب بھی دے دیا تھا کہ اس کے پاس فون تو ہے مگر اس میں سم نہیں ہے۔

اچھا۔۔۔!افشاں کا اچھا سن کر وہ رکی نہیں تھی لائبریری کی جانب بڑھ گئی تھی۔

حیام کو جاتا دیکھ عارض بھی اپنا بیگ اٹھا کر اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

حیام میری بات سنیں۔

حیام۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

عارض نے اسے دو سے تین بار پکارا تھا جسے حیام نے سرے سے ہی نظر انداز کیا تھا اور اپنے قدموں میں تیزی لائی تھی۔

جب حیام اس حصے میں پہنچی جہاں سٹوڈنٹس ناں ہونے کے برابر تھے تو عارض نے لپک کر حیام کو بازو سے تھام کر اسے روکا تھا۔

حیام میری بات سنیں۔۔۔

نہیں سننی مجھے آپ کی کوئی بھی بات عارض مت بنائیں میرا مزید تماشا۔ حیام کے لہجے سے غصہ صاف ظاہر تھا۔

حیام میں نے کب بنایا ہے آپ کا تماشا بتائیں مجھے۔

عارض حیام کا رخ اپنی طرف کرتے دانت پیس کر بولا تھا۔

عارض بازو چھوڑیں میرا۔۔۔

نہیں چھوڑوں گا حیام۔ پہلے میرے سوال کا جواب دیں کب بنایا میں نے آپ کا تماشا۔۔۔؟

اگر تماشا ہی بنانا ہوتا تو اس دن سب کی نظروں سے بچا کر نہ لے کر جاتا۔

عارض اپنا غصہ دبانے کی کوشش کرتے بولا تھا۔

دور رہیں مجھ سے عارض۔۔۔!

کیوں مجھے آزما رہی ہیں حیام۔۔۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

میں آپ کو آزما نہیں رہی صرف آپ سے دور رہنا چاہتی ہوں۔

یعنی آپ مجھے تباہ کرنا چاہتی ہیں۔

حیام میری غلطی اتنی بڑی بھی نہیں تھی جتنی بڑی آپ مجھے سزا دے رہی ہیں۔

عارض کی بات پر حیام تلخی سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہنسی تھی۔

سچ میں عارض کیا آپ کو ایسا لگتا ہے۔۔؟

بازو چھوڑیں میرا عارض۔۔۔

ساتھ ہی حیام نے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔ حیام کی کوشش پر عارض نے اپنی گرفت سخت کی تھی۔

حیام یہ بازو میں نے چھوڑنے کے لیے نہیں تھاما۔

عارض ایک ایک لفظ وہ چبا کر بولا۔

عارض مجھے ایک کمزور لڑکی سمجھنے کی کوشش مت کیجئے گا۔

میں نہیں سمجھ رہا میری زخمی شیرنی۔

زخمی شیرنی۔۔۔! حیام کو صدمہ لگا تھا۔

ہاں ناں جب میری بیوی مجھ جیسے بدتمیز اور پتھر دل انسان کے دل میں اپنا مقام بنا سکتی ہے اور مستقیم جیسے گھٹیا انسان سے لڑ کر اپنی عزت کی حفاظت کر سکتی ہے تو وہ کمزور کیسے ہو گی۔

Posted On Kitab Nagri

بتاؤ ذرہ زخمی شیرنی عارض اس کے ماتھے کے زخم کے نشان پر شہادت کی انگلی رکھتا بولا تھا۔

حیام کو اس کے زخمی شیرنی کہنے کی وجہ سمجھ آگئی تھی۔

عارض کی بات پر اس نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو عارض سے چھڑوایا تھا اور اپنے قدم آگے کی جانب بڑھائے تھے۔

حیام رکیں میری بات سنیں کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔؟

ورنہ اس دن ہمارے درمیان سب ٹھیک ہو گیا تھا۔

نہیں سننی مجھے آپ کی کوئی بات۔۔۔

کیوں مسز۔۔۔؟

عارض کے مسز کہنے پر حیام کے قدموں کو بریک لگی تھی اور اس نے نظریں گھوما کا ارد گرد دیکھا تھا اور پھر اپنا رخ عارض کی جانب موڑا تھا۔

کیونکہ مسٹر آپ ایک نہایت بدتمیز، پتھر دل، کھڑوس، اکڑو اور بے رحم انسان ہیں۔

واہ اس بار آپ نے مزید تین ناموں کا اضافہ کیا ہے۔

عارض جان گیا تھا حیام اس سے کسی بات پر ناراض ہے۔

چلیں کوئی بات نہیں جیسا بھی ہوں بدتمیز، پتھر دل، کھڑوس، اکڑو اور بے رحم مگر اللہ نے لکھا آپ کے ہی نصیب میں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

افف۔۔۔!حیام اس کی بات پر چڑی تھی۔

آپ پاگل بھی ہیں غصے سے کہتے وہ آگے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

مس احمد یہی پاگل انسان آپ کو آپ کے گھر کی دہلیز تک چھوڑ کر آئے گا۔

عارض کی بات کو حیام نے ان سنا کر دیا تھا۔

محترمہ لگتا ہے آپ کو لائبریری کا رستہ بھول گیا ہے۔

عارض کی بات پر حیام رکی اور لائبریری کی جانب اپنے قدم بڑھائے۔

جس کے پلے آپ جیسا پاگل پڑے گا اس کا دماغ ہلے گا نہیں تو اور کیا ہو گا۔

سوچ لیں محترمہ یہ پاگل تو ساری زندگی آپ کے پلے پڑا رہے گا تھورے بادام شادام کھانا شروع کر دیں۔

مجھے بادام مت کھلائیں خود جا کر کھائیں تاکہ آپ کا دماغ اپنی جگہ پر آئے۔

اس وقت ہم یونیورسٹی میں ہیں اور آپ کو چھیچھوری حرکتیں سوجھ رہی ہیں۔

تو محترمہ کون سا کسی غیر کے ساتھ کر رہا ہوں اپنی ہی منکوحہ کے ساتھ کر رہا ہوں۔

یا اللہ مجھے صبر دے۔۔۔ حیام منمنائی تھی۔

کچھ کہا محترمہ۔۔۔؟

جی بھاڑ میں جائیں حیام کو ایک بار پھر غصہ آیا تھا۔

ٹھیک ہے پھر آپ راستہ بتا دیں بلکہ ایسا کریں وہاں تک چھوڑ آئیں مجھے۔

Posted On Kitab Nagri

عارض۔۔۔!حیام غصے بھری نظر اس پر ڈال کر لائبریری میں داخل ہوئی تھی۔

جتنی دیر حیام لائبریری میں کام کرتی رہی تھی اتنی دیر ہی عارض اس کے پاس بیٹھا اپنا کام کرتا رہا تھا۔

حیام کا ارادہ تو گھر جانے کا ہی تھا وہ جانتی تھی اگر وہ یہ کہے گی کہ گھر جارہی ہے تو عارض اس کے منع کرنے کے باوجود گھر تک چھوڑنے جائے گا اور وہ اس کو آس پاس پا کر بمشکل خود کی اس سے ناراضگی ظاہر کرتی تھی۔

معاف تو وہ عارض کو اسی دن کر چکی تھی بس اب مصنوعی خفگی جھاڑ رہی تھی۔

حیام کہاں گم ہیں۔

اس کو مسلسل سوچوں میں گم پا کر عارض نے اس کے سامنے اپنا ہاتھ لہرایا تھا۔

ج جی۔۔۔!

کہاں گم ہیں۔

کہیں نہیں۔

اچھا چلیں آپ کو گھر چھوڑ دوں اور یہ مت کہنا میں چلو جاؤں گی اٹھیں اپنا سامان سمیٹیں۔

عارض اپنے اکھڑ لہجے میں کہتا اٹھا اور ریکس میں پڑے اپنے بیگ کی جانب بڑھا۔

یہ مت کہنا میں خود چلی جاؤں گی اٹھیں اپنا سامان سمیٹیں۔

عارض کے جاتے ہی حیام منہ بسور کر اس کی نقل اتارتے منمنائی تھی۔

دس منٹ بعد وہ دونوں یونیورسٹی کے باہر موجود تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہم جائیں گے کیسے گاڑی تو آپ لائے نہیں ہیں میرا گھر یہاں سے والکنگ ڈسٹنس پر نہیں ہے جو ہم ٹہلتے ہوئے چلے جائیں گے۔

اچھا یہ پکڑیں میں آتا ہوں۔عارض نے اپنا بیگ حیام کو تھمایا تھا اور خود یونیورسٹی کے باہر پارک بائیکس میں سے ایک بائیک نکال کر حیام کے سامنے لایا تھا۔

عارض نے ہیلمیٹ پہن رکھا تھا۔

بائیک کو دیکھ کر حیام کی آنکھوں میں کچھ چمکا تھا۔

ذہن کے پردوں پر ایک منظر نمودار ہوا تھا۔

ماضی

حیام کیا کر رہی ہو۔۔۔؟

کچھ نہیں ایک نظر اٹھا کر اس نے آنے والے کو دیکھا اور واپس کاغذ پر لکیریں کھینچنے میں مصروف ہو گئی۔

حیام۔۔۔!

ہم بولو میرے ہاتھ مصروف ہیں مگر کانوں سے سن سکتی ہوں میں۔

افشاں منہ بناتے اس کے سامنے آکر بیٹھی تھی۔

دوست اتنے دونوں بعد تمھارے گھر آئی ہے اور تم اس فضول سے کاغذ میں سر دیے بیٹھی ہو دیکھاؤ تو صحیح کیا کر رہی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

ساتھ ہی افشاں نے حیام کے ہاتھ سے وہ کاغذ لیا تھا۔

اوومائے گوڈ حیام اٹس لک سو بیوٹیفل۔

حیام نے اس کاغذ پر ہیوی بائیک پر سوار ایک لڑکا بنایا تھا جو مڑ کر اپنے پاس کھڑی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

ان دونوں نفوس کے چہرے نظر نہیں آرہے تھے کیونکہ لڑکی کی پشت بنائی گئی تھی اور لڑکے کا چہرہ ہیلمٹ میں چھپا ہوا تھا۔

وہ منظر کسی یونیورسٹی کا معلوم ہوتا تھا۔

حیام یہ کہاں سے دیکھ کر بنایا ہے۔۔۔؟

کہیں سے بھی نہیں اور چھوڑو اس کو یہ بتاؤ خیریت سے آج میرے غریب خانے میں چلی آئی ہو۔

کیوں میں بغیر کسی خیریت کے نہیں آسکتی۔

نہیں میں نے ایسا کب کہا۔۔۔؟

افشی سے کاغذ لے کر حیام نے اس پر اپنے سائین کیے تھے۔

اچھا یہ تو بتاؤ یہ سکیچ والا سین کون سی مووی کا ہے؟

کسی بھی نہیں۔۔۔حیام افشاں کو دیکھتے بولی تھی۔

آج تم مجھے ان سب ڈرائینگز کے راز بتا ہی دو۔۔!

ان کا کوئی راز نہیں ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

حیام اٹھ کر اپنے کمرے میں موجود چینجنگ ایریا کی جانب بڑھی تھی اور الماری کھول کر وہ کاغذ ایک مخصوص جگہ پر رکھا۔

رکو حیام مجھے یہ سب دکھاؤ۔

نہیں افشاں ابھی نہیں۔

چلو ہم نیچے چلتے ہیں۔

ابھی نہیں تو ایسے بول رہی ہو جیسے میں نے تمھاری سن لینی ہے کہتے ہی افشاں نے اسے پیچھے ہٹا کر خود اس کی جگہ لی تھی اور وہ تمام کاغذات نکال کر اس کے بیڈ پر آ بیٹھی۔

افشاں کی حرکت پر حیام نے صبر کا گھونٹ بھرا تھا۔

اس کی بنائی گئی ہر تصویر میں لڑکے اور لڑکی کے چہرے نہیں تھے ہر تصویر کو پشت سے بنایا گیا تھا۔

حیام یہ سب کس کی ڈرائینگز ہیں۔

میرے خیالات کے وہ رنگ ہیں جن کی میں خواہش کرتی ہوں شاید وہ کبھی میری زندگی میں پورے ہو جائے۔

وہ یہی تو ہمیشہ سے کرتی تھی کوئی بھی ایسی آس جو حیام کے دل میں جاگتی، جو وہ چاہتی تھی کہ اس کا شوہر اس کے لیے پورا کرے تو وہ ان کو کاغذ کے ٹکڑوں پر ایک تصویر کی شکل میں ڈھال دیتی تھی۔

حال

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حیام کن سوچوں میں گم ہیں واپس گھر نہیں جانا کیا۔۔؟

جانا ہے۔۔۔

پھر بیٹھیں۔۔۔

آپ کے ساتھ نہیں نہیں ایسے ہی میں گر گئی تو آپ کو پتا بھی نہیں چلے گا۔

میں گرنے نہیں دوں گا۔عارض نے مڑ کر حیام کو دیکھا تھا۔

چند لمحات کو عارض کے مڑنے سے حیام کی ڈرائینگ کے منظر نے حقیقت کا رنگ لیا تھا۔

حیام کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

محترمہ آپ بائیک پر بیٹھ کر مسکرا لیجیے گا۔

آپ کے شوہر نے آفس بھی جانا ہے ورنہ آپ کے سسر صاحب نے تنظوں کی بارش کر دینی ہے آپ کے بد تمیز، بے رحم، پتھر دل، اکڑو، کھڑوس اور پاگل شوہر پر۔

ویسے آج تک اکڑو اور کھڑوس کے الفاظ ہی سنے تھے اپنے لیے چلو بیگم کی دی گئ سوگات ہے دل و جان سے قبول ہے۔

یہ سب باتیں عارض صرف بڑبڑا ہی سکا تھا اگر بول دیتا تو کوئی بعید نہیں تھی کہ اس کی یہی بیگم گھر پہنچنے سے پہلے اسے ہسپتال پہنچا دے۔

عارض چلیں بھی اب آپ کو دیر نہیں ہو رہی۔عارض کے پیچھے بیٹھتے حیام بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دھیان سے پکڑ کر بیٹھنا حیام اور یہ بیساکھی مجھے دیں۔۔۔

عارض کے کہتے ہی حیام نے اپنی بیساکھی اسے تھما کر اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

افف یہ محترمہ میرے پورے دل پر قبضہ کر کے مجھے پتھر دل کہتی ہیں۔

عارض بائیک سٹارٹ کرتے سائیڈ مرر میں نظر آتے حیام کے عکس کو دیکھتا سوچ رہا تھا۔

زین۔۔۔!

عالیان۔۔۔!

وہ دونوں مین گیٹ کی جانب بڑھ رہے تھے جب آہل نے ان کو آواز دی۔

ہاں آہل کیا ہوا سب خیریت ہے؟ کہیں بھابھی نے تو کچھ نہیں کہہ دیا۔۔۔؟

زین تم جب بھی بولنا فضول ہی بولنا۔

اچھا اب بتاؤ بھی کیا ہوا ہے؟

کچھ مجھے عارض سے بات کرنی تھی کہاں ہے وہ۔

تمھیں نہیں پتا کہاں ہے عارض۔۔۔؟

مجھے معلوم ہوتا تو تم دونوں سے کیوں پوچھتا۔

اچھا چلو میں تمھیں بتاتا ہوں کیا ہوا ہے۔ زین آہل کی گردن میں اپنا بازو ڈالے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا کوئی مسئلہ ہو گیا ہے۔۔۔؟

ایسا ویسا بہت بڑا ہوا ہے۔

وہ حیام بھابھی ناں۔۔۔!

کیا ہوا حیام کو عارض نے کچھ کہا ہے کیا۔۔؟اس کو میں نہیں چھوڑوں گا۔

میں نے اسے کہا بھی تھا اگر میری بہن کو اس نے کوئی بھی تکلیف دی تو میں اس کا پورا حساب لوں گا۔

اوے کچھ نہیں کہا اس نے تمھاری بہن کو بلکہ وہ اس کو گھر چھوڑنے گیا ہے۔

گدھے انسان آہل نے اس کی کمر میں مکا جڑا تھا۔

اچھا تم یہ بتاو کیا کام تھا عارض سے۔۔۔؟

کچھ خاص نہیں بس اس کے ساتھ مارکیٹ جانا تھا میں نے اور اس نے کچھ چیزیں لینی تھی۔

اووا چھا آگر جانا ہے تو ہم ساتھ چلتے ہیں اس کا تو پتہ نہیں وہ کب فارغ ہوتا ہے۔۔۔

خیر ایسا کرتے ہیں کل چاروں چلیں گے۔۔۔

یہ بھی صحیح ہے۔۔۔ آہل ایک بات تو بتاو زین آہل کی گردن میں اپنا بازو دوبارہ ڈالتے ایسے بولا تھا جیسے بہت ہی راز کی بات کرنے والا ہو۔

ہاں پوچھو کیا ہوا ہے۔۔۔؟

کیا تم بھی حلال ہونے کے بعد ایسا ہو جاوگے۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

کیسے۔۔۔؟

آہل نے حیرت سے سوال کیا تھا۔

عارض جیسے۔۔۔؟

کیا مطلب عارض جیسے۔۔۔؟

مطلب یہ میرے یار کے زن مریدی کرتے کرتے ہمیں بھول جائے گا۔

زین۔۔۔! آہل ایک دم چیخا تھا۔

زین وہاں سے دوڑ لگا چکا تھا اب منظر کچھ یوں تھا کہ زین آگے آگے بھاگ رہا تھا اور آہل اس کے پیچھے تھا۔

میں پارکنگ میں جا رہا ہو تم دونوں لڑ مر کے وہی آ جانا۔

رک جاو زین آج تم میرے ہاتھوں نہیں بچو گے۔

چند ہی قدموں میں آہل نے اسے گردن سے پکڑ لیا تھا۔

اب بتاؤ کیا بکواس کر رہے تھے تم۔

کچھ نہیں میرے بھائی میں تو بس یہ بول رہا تھا کہیں تم ہمیں بھول نا جاؤ۔

نہیں ایسا نہیں ہو گا۔

پکا ناں۔

ہاں ہاں۔

Posted On Kitab Nagri

رکو ذرہ میں یہ سب ریکارڈ کرلوں کل کو تم بدل گئے تو میں تمھیں یہی ثبوت دیکھاؤ گا۔

زین کی بات پر آہل کا قھقھہ گونجا تھا۔

فکر مت کرو میرے بھائی میں نہیں بدلوں گا۔ اور اس کو اب اندر رکھ لے۔

آہل زین کا فون والا ہاتھ نیچے کرتا بولا تھا۔

کیا یاد کرو گے تم کس سخی سے پالا پڑا ہے جاو تمھیں معاف کیا۔

کرم نوازی ہے محترم کی۔ آہل اپنے سینے پر ہاتھ رکھتا سر جھکا کر بولا۔

اب چلیں۔

جو حکم محترم کا۔

اس کے بعد وہ دونوں پارکنگ کی جانب بڑھے جہاں عالیان ان کا انتظار کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میز پر پیپرز اور فائلز کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔

میز کے ایک طرف احمد صاحب اور دوسری طرف وحید صاحب بیٹھے کچھ کاغذات کا معائنہ کر رہے تھے۔

احمد---!

جی بھائی---؟

Posted On Kitab Nagri

ادوانی نے کب سے کمپنی میں جعلی ادویات کا کام شروع کیا ہے۔

پچھلے بارہ سال سے بھائی۔

یعنی بارہ سال پہلے ہمارے پروجیکٹ میں جو کلیش ہوئے تھے ان کی وجہ بھی ادوانی تھا۔

جی بھائی اور ادوانی صاحب کی وجہ سے میری کمپنی کو کافی لوس بھی ہوا ہے۔۔۔

یہ تو شکر ہے میں نے اس کی اس حرکت پر ایکشن لے لیا ورنہ نجانے وہ میری کمپنی کو اور کتنا نقصان پہنچاتا۔

احمد۔۔!

وحید صاحب نے احمد صاحب کو پکارا تھا۔

کیا مستقیم ادوانی کا بیٹا ہے۔۔۔؟

جی بھائی۔

اس نے کافی کوشش کی تھی کہ میں ادوانی کے بیل پیپرز پر سائین کر دوں مگر جب میں نے انکار کیا تو آپ نے دیکھاناں اس نے حیام کا کیا حال کیا تھا۔

وحید بھائی۔۔۔!

احمد صاحب نے ان کو پکارا تھا۔

بھائی مجھے لگتا ہے کہ حیام کو پاور اوف اٹارنی بنانے کا میرا فیصلہ غلط تھا۔

احمد تم یہ صرف ایک حادثے کی بنا پر بول رہے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی کچھ دیر پہلے تم نے ہی بتایا تھا کہ حیام نے کمپنی کے لیے کتنے اچھے فیصلے لیے ہیں۔

مگر بھائی۔۔!

دیکھنا وہ جب اس کمپنی کو سنبھالے گی تو تمھیں اس پر کتنا فخر ہو گا۔

میں جانتا ہوں بھائی وہ مجھے بزنس کے معاملات میں کبھی مایوس نہیں کرے گی۔

مگر بھائی میں یہ نہیں چاہتا کہ اس بزنس کی وجہ سے اس کی عزت پر کوئی بھی آنچ آئے۔

احمد حیام ایک مضبوط لڑکی ہے وہ چاہتی تو مستقیم کی فائل پر سائین کر سکتی تھی مگر اس نے نہیں کیے۔

جب اس گھٹیا انسان نے اس کی عزت پر حملہ کیا تو اس نے بہت اچھے سے اپنی حفاظت بھی کی۔

بھائی وہ سب ٹھیک ہے مگر۔۔۔

احمد حیام ایک سمجھدار بچی ہے اس کے لیے پریشان مت ہو۔ حالات کے ساتھ وہ سب معاملات کو سمجھ جائے گی۔

مجھے یہ بتاؤ کہ ادوانی کے کیس کی اگلی پیشی کب ہے۔۔۔؟

بھائی اس کے کیس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ عدالت نے اس کو دس سال قید بامشقت سنائی ہے۔

یہ تو اچھا ہوا وہ اپنے برے کاموں کی وجہ سے انجام کو پہنچ گیا۔

ابھی وہ دونوں بات کر ہی رہے تھی جب احمد صاحب کا فون رنگ ہوا۔

عارض کی کال ہے وحید صاحب کی طرف دیکھتے انہوں نے کال اٹھائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اگلے ہی لمحے ان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

بیٹا آپ جب چاہو اسے اپنے ساتھ لے کر جاسکتے ہو اس میں اجازت کی کیا ضرورت ہے۔

دوسری جانب سے نجانے کیا کہا گیا تھا جس کی وجہ سے ان کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی۔

بیسٹ اوف لک بیٹا کہتے ہی انہوں نے فون بند کیا تھا۔

کیا کہہ رہا تھا عارض۔

اجازت مانگ رہا تھا کہ حیام کو کچھ دیر کے لیے اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہے۔

خریت تھی۔۔۔؟

جی بھائی کہہ رہا تھا وہی کام ہے جس کے بارے میں اس نے ہم سب سے بات کی تھی۔

بس اللہ سے دعا ہے احمد کی اللہ ہمارے بچوں کو ایسے ہی ہستا بستا رکھے۔

ان کو ہر آزمائش سے بچا کر رکھے۔

آمین۔

دونوں یک زبان ہو کر بولے تھے۔

ان دونوں نے اپنے بچوں کی ابدی خوشیوں کی دعا کی تھی۔

زندگی ایک کتاب کی مانند ہے اور ہم اس کتاب کے کورے کاغذ پر اپنی خوشیوں اور غموں کی سیاہی سے لمحہ بہ لمحہ احوال درج کرتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

کبھی یہ زندگی طوفان میں سمندر کی لہروں کی مانند بپھر جاتی ہے اور کبھی صحرا کی ریت کی مانند ٹھہر جاتی ہے۔

رشتے ناطے، دوستیاں ہی اصل میں زندگی کی رونق ہیں اور ان رشتوں میں سب سے اہم پہلو محبت ہے۔

محبت میں شدت بھی ہوتی ہے اور گہرائی بھی۔

رشتوں میں موجود شدت تو وقت کے ساتھ ساتھ کم ہوتی جاتی ہے لیکن گہرائی بڑھتی چلی جاتی ہے۔

جو رشتے گہرے ہوتے ہیں وہ کبھی نہیں ٹوٹتے اور جن میں گہرائی کی جگہ شدت ہوتی ہے وہ رشتے ریت کی مانند ہاتھ سے پھسل کر بکھر جاتے ہیں۔

تین دن گزر چکے تھے حیام ہسپتال سے گھر آچکی تھی۔

جب سے حیام گھر آئی تھی وہ بالکل خاموش تھی۔

کوئی بھی اس سے کوئی بات کرتا تو مختصر سا جواب دے کر خاموش ہو جاتی۔

سب اس کا پہلے سے بڑھ کر خیال رکھتے تھے۔

مما بابا آپ دونوں کب تک آئیں گے۔ وہ دونوں جانے کے لیے تیار کھڑے تھے جب حیام نے بیساکھی کے سہارے کھڑے ہوتے ان سے سوال کیا تھا۔

حیام بیٹا شام تک آجائیں گے۔۔۔

اوکے مما۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

حیام آپ بھی ہمارے ساتھ چلو۔

نہیں مما آپ دونوں جائیں۔

میں نے افشاں کو فون کر کے اپنے پاس آنے کا کہہ دیا ہے۔

کچھ دیر تک وہ آجائے گی آپ پریشان مت ہوں۔

حیام ان کے قریب آتی بولی تھی۔

ٹھیک ہے بیٹا اپنا خیال رکھنا ہمارے آنے سے پہلے ہارون بھی گھر ا جائے گا اور کچھ دیر تک گل بھی آجائے گی۔

جی مما اور حیام بیٹا ابھی کچھ دیر میں عارض آئے گا آپ نے ڈاکٹر کے پاس جانا تھا وہ آپ کو لے جائے گا۔۔۔

بابا میں کل آپ کے ساتھ چلی جاؤں گی۔

ضد نہیں کرو حیام۔۔۔!

بابا۔۔۔!

عارض آئے گا اس کے ساتھ چلی جانا۔

جی بابا۔ حیام نے اپنا سر جھکا لیا تھا۔

اپنا خیال رکھنا بیٹا۔

حیام کے سر پر پیار کرتے وہ دونوں وہاں سے باہر نکل گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

احمد صاحب اور ایمان بیگم کو گئے بامشکل پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے جب دروازہ بجا۔

اپنی بیساکھی سنبھالتی حیام اٹھی اور اس نے دروازہ کھولا تھا۔

اس کے سامنے گل کھڑی تھی۔

اسلام علیکم آپی۔۔۔!

واعلیکم السلام۔۔۔!

کیسی ہیں آپ۔۔۔؟

گل فوراًاس کے گلے لگی تھی۔

میں۔۔۔حیام کو اپنی ہی آواز کہیں دور سے آتی محسوس ہوئی تھی۔

آپی۔۔! آپ کو کیا ہوا ہے۔اس نے حیام کے ہاتھ میں بیساکھی اب دیکھی تھی۔

ک ک کچھ نہیں رعناوہ بس میں۔۔۔حیام کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اسے کیا بتائے۔

آپ کیا آپی گل نے اس کے دونوں بازو تھامے تھے۔

گل میرا چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔

بس اور کچھ خاص نہیں۔

آپی آپ بیساکھی کے سہارے چل رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کچھ خاص نہیں۔

گل پریشانی سے حیام سے پوچھ رہی تھی۔کچھ نہیں ہوا گل تم جاؤجا کر فریش ہو جاؤ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

میں بھی اپنے کمرے میں جا رہی ہوں کچھ دیر میں افشاں آئے گی اسے میرے کمرے میں بھیج دینا۔

جی آپی کہتے ہی رعنا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

اپنے کمرے میں جا کر سب سے پہلے حیام نے اپنا کمرہ درست کیا جسے اس نے کچھ دیر پہلے اپنے سر میں اٹھتے درد اور غصے کے باعث پھیلایا تھا۔

کمرہ درست کرنے کے بعد حیام اپنا ایک ڈریس لے کر فریش ہونے کے لیے چلی گئی۔

جب حیام فریش ہو کر باہر نکلی تھی افشاں اس کے کمرے میں موجود تھی۔

اسلام علیکم۔۔۔!

آگئی تم۔۔۔حیام ٹاول ایک جانب رکھتے بولی تھی۔

واعلیکم السلام نہیں ابھی تک ہر گلی میں اپنی دوست کا گھر ڈھونڈتے ڈھونڈتے دیواروں کو سر مار رہی ہوں۔

ہمم اچھی بات ہے۔

اوو میری آسمانی پری ذرہ اپنے پر تو دیکھاؤ۔

دروازے سے اندر آتی زری حیام کو دیکھ کر شرارتاً بولی تھی۔

اس پری کے پر زخمی ہیں۔

تو ہم کس مرض کی دوا ہیں۔

ہم ان پروں کے ہر زخم پر مرہم لگا دیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ میں جوس کے گلاسوں کی ٹرے تھامے نور اندر آتی بولی تھی۔

افشاں تمھیں یہ چڑیلیں کہاں سے ملی تھی۔

وہ یار اصل میں جب میں گلی گلی خاک چھانتی تمھارا گھر ڈھونڈ رہی تھی تب تمھارے دروازے کے باہر ملی تھی مجھے۔

تو تم ان کو اندر کیوں لائی اپنے گیلے بال سلجھاتے حیام نے سوال کیا تھا۔

یہ کہہ رہی تھیں کہ اس گھر میں ایک پری رہتی ہے اور ہمیں اس کا خون پینا ہے تو میں نے کہا آ جاؤ ساتھ مل کر اس کا خون چوسیں گے۔

فکر مت کرو تمھارا سارا خون نہیں پیتے ابھی تو ہمارے بھانجے بھانجیوں نے بھی تمھارا خون چوسنا ہے۔

زہرہ۔۔۔!

حیام یار مزاق کر رہے ہیں۔

ہمم۔۔۔!

او دکھی آتما یہ سنجیدہ شکل میرے سامنے مت بنایا کرو۔

خاموش ہو جاؤ تم لوگ ورنہ اپنے گھر سے دھکے دے کر نکالوں کی تم تینوں کو۔۔۔

اپنا ہیر برش ڈریسنگ پر پٹکتے ہوئے حیام غصے سے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم تینوں باتیں کرو میں ابھی آتی ہو اپنے گیلے بالوں کو کھلا چھوڑ کر اپنے کندھوں پر آسمانی رنگ کا دوپٹہ پھیلاتے ہوئے حیام بولی تھی۔

جلدی آجانا ایسا نہ ہو تمھیں ڈھونڈنے کے لیے ٹائم مشین منگوانی پڑے۔

بکو مت۔۔۔ کہتے ساتھ ہی حیام غصے سے باہر نکل آئی تھی۔

گل۔۔۔!

گل۔۔۔!

سیڑھیوں سے اترتی وہ گل کو آواز دے رہی تھی۔

جی آپی۔۔۔

گل آؤ دوپہر کے کھانے کا انتظام کرلیں۔۔۔

جی آپی وہ بھاگتی حیام کے ہم قدم کچن میں داخل ہوئی تھی۔

آپی آج چائینیز بنائیں گی۔

نہیں گل یہ جو اوپر تین بھوتنیاں بیٹھی ہوئی ہیں مجھ سے زیادہ بریانی میں ان کی جان ہے اس لیے چکن نکال دو۔

جی آپی وہ مسکراتی فریج کی جانب بڑھی اور چکن نکال کر دھونے لگی۔

آپی آپ آرام کرلیں میں بنالوں گی۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں گل میں ٹھیک ہو تم فریج سے سلاد اور رائیتے کا سامان نکالو اور دھو کر مجھے دو۔

میں بناتی ہوں تم کھانا تیار کر کو۔زری سب سے پہلے انہی دو چیزوں کا سوال کرے گی۔

جی آپی۔۔۔!

گل آج ہمارے گھر ایک مہمان نے بھی آنا ہے۔

حیام اپنی بیساکھی کی مدد سے اٹھتے بولی تھی۔

کس نے آنا ہے آپی؟

وہ۔۔۔حیام ابھی بول ہی رہی تھی جب دروازے پر بیل ہوئی۔

گل دیکھو کون ہے۔۔۔؟

حیام کے کہتے ہی وہ بھاگ کر دروازے کی جانب بڑھی اور آنے والے کا نام دریافت کیا۔

عارض احمد وہاب شائستگی سے نام بتایا گیا تھا۔

حیام آپی کوئی عارض احمد وہاب آئے ہیں دروازے کے سامنے کھڑی گل نے حیام کو آواز دی تھی۔

گل دروازہ کھول دو اور ان سب کو بھی اوپر سے بلالاؤ کھانا تیار ہے۔

حیام نے کچن کے دروازے میں کھڑے ہو کر گل کو ہدایت دی تھی۔

حیام کی ہدایت پر گل نے فوراًدروازہ کھول دیا تھا۔

اسلام علیکم۔۔۔!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

گل نے عارض کو سلام کیا تھا اور جواب سنے بغیر ہی اوپر کی جانب بھاگی تھی۔

گل لاؤنج میں بیٹھاؤ میں آ رہی ہو۔

گل وہاں ہوتی تو سنتی۔حیام کی آواز پر عارض اس سمت بڑھا تھا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں غصے سے لال ہوئی تھی۔

حیام کچن میں چھوٹے سے سٹول پر کھڑی کیبن سے برتن نکال رہی تھی۔

حیام۔۔۔!

عارض ایک دم دھاڑا تھا اور اس سے پہلے کہ حیام سٹول کے ہلنے کی وجہ سے گرتی عارض نے فوراً سٹول کا بیلنس درست کیا تھا۔

نیچے اتریں ابھی وہ دھاڑا تھا۔

مگر میں۔۔۔

وہ۔۔۔

کیا میں میں لگائی ہے حیام آپ نے میں نے کہا ہے نیچے اتریں۔

اس سے پہلے حیام اپنی بیساکھی پکڑتی عارض نے اسے سہارا دے کر نیچے اتارا تھا اور اسے بیساکھی تھمائی تھی۔

بیساکھی تھام کر چولہا بند کرتے کچن سے باہر نکل آئی تھی۔

حیام میری بات سنیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں کچھ کہہ رہا ہوں ۔۔۔عارض غصے سے حیام کے سامنے آتا بولا تھا۔

میں سن رہی ہوں عارض میرے کان بند نہیں ہے حیام غصے سے بولی تھی۔

حیام آپ کو ایک بار کی کہی بات سمجھ نہیں آتی حاشر نے کیا کہا تھا آپ نے ریسٹ کرنی ہے۔

مگر میں تو صرف ۔۔۔

شٹ اپ حیام۔

آپ اتنی لاپرواکیوں ہیں ۔۔۔

کیوں کسی کا کہا نہیں مانتیں ۔۔۔۔

جانتی ہیں آپ کی وجہ سے پہلے ہی سب کتنے پریشان رہے ہیں۔

آپ کو تکلیف میں دیکھ کر ہم سب کتنی اذیت سے گزرے ہیں۔

مگر نہیں حیام آپ کو کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔

عارض نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تھا۔

عارض کی باتوں پر حیام کے تاثرات بدلے تھے۔

حیام نے کچھ کہے بغیر ایک غصیلی نگاہ عارض پر ڈالی اور اپنے قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھائے۔

سیڑھیوں پر کھڑی نور زری افشاں اور گل ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

گل سب کے لیے کھانا ٹیبل پر لگادو میں کچھ دیر میں آتی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

مگر حیام آپی۔۔۔

گل کہاناں میں آجاؤں گی کہتے ساتھ ہی حیام نے اپنے کمرے میں داخل ہو کر اس کا دروازہ زور سے بند کیا۔

نیچے کھڑا عارض غصے سے حیام کی پشت کو دیکھ رہا تھا۔

عارض کو یوں کھڑا دیکھ افشاں فوراً نیچے آئی عارض بھائی آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔

جی۔۔! آئیں آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔

افشاں نے ڈائننگ کی جانب اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے اس جانب بڑھ گیا۔

نور ایک گلاس پانی دینا پلیز۔

افشی کی بات پر عمل کرتے ہوئے نور نے اسے گلاس تھمایا تھا۔

افشاں نے وہی گلاس عارض کے سامنے رکھ دیا۔

بھائی پانی پی لیں۔

عارض نے دو گھونٹ پانی پی کر خود کو نارمل کیا تھا۔

آپ ٹھیک ہیں بھائی۔۔۔؟ افشان نے عارض کی جانب دیکھتے سوال کیا تھا۔

افشاں آپ نے کیا بات کرنی تھی۔

عارض بھائی یقیناً آپ حیام کو بہت اچھے سے جانتے ہوں گے مگر وقت کے ساتھ ساتھ انسان میں بہت کچھ بدل جاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ماناحیام ضدی ہے مگر۔۔۔

میں جانتاہوافشاں اس وقت وہ ضدی نہیں بلکہ چڑچڑی ہوئیں ہے۔

پھر آپ یہ بھی جانتے ہوں گے جب وہ پریشان یاد کھی ہوتی ہے تو خود سے بھی لاپرواہ ہو جاتی ہے۔

عارض خاموشی سے افشاں کو دیکھ رہاتھا۔

وقت نے اس میں یہ بدلا ہے بھائی۔

اگر آپ اس کو پیار سے سمجھائیں گے وہ آپ کی ہر بات مانے گی۔

آپ کی سختی یا غصہ اسے خود سے مزید لاپرواہ کر دے گا۔

اور بھائی وہ جتنی خود سے لاپرواہ ہو گی خاموشی کو اتنا ہی اپنی ذات کا حصہ بنائے گی۔

وہ جس حالات سے گزر رہی ہے اسے ہم سب کے پیار اور توجہ کی ضرورت ہے نہ کے غصے اور ڈانٹ کی۔

آپ جتنا اسے پیار سے سنبھالیں گے وہ اتنا ہی جلدی ان سب سے باہر آئے گی۔

آپ میری بات سمجھ رہے ہیں بھائی۔۔۔؟ اپنی بات کے آخر پر افشاں نے اس سے سوال کیا تھا۔

افشاں میں ابھی آتاہوں۔۔۔

عارض اٹھ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھا تھا۔

عارض بھائی۔۔۔!

سیڑھیاں چڑھتے عارض نے مڑ کر زری کی جانب دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی حیام غصے میں بہت کچھ فضول بول جاتی ہے آپ نظر انداز کر دیجئے گا۔

زری کی بات پر وہ سر ہلا کر اوپر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

مگر حیام کے کمرے کے سامنے جا کر اس کے قدم تھمے تھے۔

حیام جیسے ہی اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی اس نے اپنے غصے کا سب سے پہلا مظاہرہ دروازے کو زور سے مار کر کیا تھا۔

پھر اس نے اپنے کمرے میں موجود ہر چیز زمین بوس کر دی تھی۔

غصے کی حالت میں حیام گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھی تھی اور پھوٹ پھوٹ کر روتے اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپا گئی تھی۔

اللہ جی پلیز میری آزمائش کو کم کر دیں۔

مجھے اس واقعے کو بھولنے کی ہمت دیں۔

یہی وہ وقت تھا جب عارض اس کے کمرے کے سامنے آ کر رکا تھا مگر حیام کو اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہوا تھا۔

اللہ میں نے اتنے سال اس شخص سے محبت میں گزارے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کی یہ بات سن کر دروازہ کھولتے عارض کو ایسے لگا وہ سانس نہیں لے سکے گا اس نے اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کے لیے بھی دیوار کا سہارا لیا تھا۔

ح ح حیام آپ کسی سے محبت کرتی ہیں۔۔؟ وہ زیر لب بڑبڑایا تھا۔

اللہ میں نے ہر روز ہر نماز کی ہر دعا میں آپ سے اس کو مانگا ہے۔

عارض نے بے اختیار دل پر ہاتھ رکھا تھا۔

اگر اسے معلوم ہوتا کہ حیام کے پاس آکر اسے اس سچائی کی آگ میں جلنا پڑے گا تو وہ کبھی نہ آتا۔۔

حیام کسی اور سے محبت کیوں۔۔۔؟

آپ تو میرے نکاح میں ہیں پھر کیسے۔۔۔؟

یہ بے وفائی کیوں۔۔۔؟

عارض کا دل اس کے سینے میں اپنی محبت کے کرچی کرچی ہونے پر تڑپ رہا تھا۔

یا اللہ میں آپ سے ہمیشہ دعا کرتی تھی کہ میری محبت اس کے دل میں ڈال دے وہ جو صرف میرا ہے۔

حیام کی بات پر عارض کی آنکھیں نم ہوئی تھی اس نے بہت مشکل سے اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکا تھا۔

وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ اس کی محبت اس کی بیوی کسی اور کے نصیب میں لکھی جائے جس پر صرف اس کا حق تھا۔

اور حیام۔۔۔ان کو کتنا یقین تھا وہ شخص اس کا ہی ہے جب کہ وہ میرے نکاح میں ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اور آج اللہ جی جب وہ بھی سے محبت۔۔ نہیں محبت نہیں عشق کرتا ہے تو میں اس قابل بھی نہیں ہو کہ اس سے نظریں ملا کر بات کر سکوں یا اللہ اس سے میرا دل پھٹ جائے گا۔

کاش میں اسی وقت یا کوما میں ہی مر جاتی کم سے کم اس ذلت کے ساتھ اس شخص کا اور سب کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

عارض ادھ کھلے دروازے سے حیام کی ٹوٹی بکھری حالت دیکھ رہا تھا۔

اس وقت وہ حیام کی تکلیف سمجھ سکتا تھا جس سے وہ گزر رہی تھی اس لیے تو وہ خود بھی بکھر رہا تھا حیام کے الفاظ اسے توڑ رہے تھے۔

عارض کو ہجر قبول تھا۔

مگر جدائی۔۔۔

جدائی موت تھی۔

کیوں عارض۔۔۔؟

کیوں۔۔؟ حیام چیخی تھی۔

باہر کھڑا عارض اپنے نام کی پکار پر چونکا تھا۔

عارض آپ نے مجھے اس وحشی کی وحشت سے تو بچا لیا مگر اس قابل نہیں چھوڑا کہ میں آپ کا سامنا کر سکوں۔

اس دن مجھے ایسی حالت میں دیکھ کر۔۔۔ آگے کے الفاظ حیام نے ادا نہیں کیے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اس نے ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا تھا۔

عارض بے یقین تھا۔

کیا حیام مجھ سے محبت۔۔۔انہوں نے مجھ سے بے وفائی نہیں کی۔

بے یقینی کی کیفیت میں عارض اپنا سر تھام کر زمین پر بیٹھتا چلا گیا تھا۔

اپنی بیوی کی اپنے لیے محبت جان کر عارض کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے۔

یہ آنسو خوشی کے نہیں بلکہ دکھ کے تھے کہ اس نے اپنی ہی منکوحہ کو کتنا غلط سمجھا۔

آپ مجھ سے محبت۔۔۔

یایایام۔۔۔عارض بے بسی کی انتہا پر تھا۔

اس نے ایک دھندلی نظر دروازے سے دکھائی دیتے حیام کے وجود پر ڈالی تھی۔

عارض کی ہمت نہیں ہو رہی تھی حیام کا سامنا کرنے کی اس نے حیام کو کس قدر غلط سمجھا تھا۔

عارض آپ میرے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے میں کیسی لڑکی ہو۔

مگر عارض میری کوئی غلطی نہیں تھی۔

حیام اپنے بال مٹھیوں میں جکڑ کر روتے ہوئے چیخی تھی۔

عارض آپ میرے اتنے قریب آکر مجھ سے دور چلے جائیں گے ت تو میں مر جاؤں گی۔

میں مر جاؤں گی عارض میری آپ سے محبت مجھے مار ڈالے گی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام بے بسی کی انتہا پر چیخ رہی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اور حیام کے الفاظ عارض کو توڑ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کو افسوس ہوا تھا کہ حیام اسے باقی مردوں کی طرح سمجھ رہی تھی کہ وہ اسے اس حادثے کے بعد چھوڑ دے گا۔

زمین پر بیٹھا عارض فوراً اٹھا اور دھاڑ کی آواز سے دوروازہ کھول کر حیام کے سامنے جا بیٹھا۔

حیام۔۔۔!

کیوں آئے ہیں آپ یہاں۔۔۔؟

کیا یہ دیکھنے آئیں ہیں کی میں زندہ ہو یا مر گئی ہوں۔۔۔؟

حیام ایسی باتیں مت کریں عارض تڑپ کر بولا تھا۔

تو اور کیا کہوں عارض آپ ہی مجھے بتا دیں حیام چیخی تھی۔

عارض آج بھی آپ یہاں اس لڑکی کے لیے آئے ہیں جس سے آپ محبت کرتے ہیں نہ کہ اس لڑکی کے لیے جو آپ کی منکوحہ ہے۔

ایسی بات نہیں ہے یام۔

پھر کیسی بات ہے عارض بتائیں مجھے۔۔۔؟

کیا آپ کو ایک بار بھی خیال نہیں آیا تھا کہ جب آپ کی بیوی کو یہ سب معلوم ہو گا اس کے دل پر کیا گزرے گی۔

حیام نے ساتھ ہی اپنے بازو سے عارض کا ہاتھ ہٹایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یام۔۔۔ نہیں ہوں میں یام اگر آپ کو اپنی یام کا خیال ہوتا تو آپ یہ بات یاد رکھتے عارض احمد وہاب کہ یام آپ کی بیوی ہے۔

میں اس بات پر شرمندہ ہوں۔

آپ شرمندہ ہیں۔۔۔؟

اپنی بات پر حیام سرخ آنکھوں سے تنظریہ انداز میں ہنسی تھی۔

عارض اگر آپ کی محبت کی راہ میں میری دعائیں حائل نہ ہوتی تو کیا آپ مجھے چھوڑ دیتے کیا آپ اس لڑکی کو چھوڑ دیتے جس نے اپنی زندگی کے بارہ سال اپنے نام کی پہچان سے زیادہ آپ کے نام کی پہچان سے گزارے ہیں۔

حیام بہتے آنسوؤں کے ساتھ بول رہی تھی۔

جب بھی میں نے اپنے نام سے اپنی پہچان بنانی چاہی تب تب سب نے مجھے آپ کے نام کی پہچان دی۔

اس سب کے بعد عارض آپ نے کیا کیا کسی اور سے محبت۔۔۔

عارض اگر میں ہی آپ کی بیوی نہ ہوتی پھر۔۔۔؟ حیام چیخی تھی۔

اور آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ شرمندہ ہیں؟ عارض آپ ایک خود غرض انسان ہیں جس نے اپنی محبت کے لیے اپنی بیوی کو فراموش کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ کو کسی اور سے محبت ہوتی تو آپ اپنی محبت کے حصول کے لئے آج میرے کردار پر بھی انگلی اٹھا دیتے۔

آپ میرے پاک دامن ہوتے ہوئے بھی مجھے۔۔۔

اس کے آگے کے الفاظ ادا کرنے کی بجائے حیام رو پڑی تھی۔

حیام عارض کو اسی بات پر آئینہ دیکھا رہی تھی جس کی وجہ سے وہ پچھلے ایک ماہ سے خود سے لڑ رہا تھا۔

حیام مجھے معاف کر دیں۔۔۔

آپ چاہتے ہیں عارض آپ کے دیے گئے زخموں پر میں آپ کو معافی دے دوں۔

حیام میری بات سنیں۔ساتھ ہی عارض نے حیام کو دونوں بازوں سے تھاما تھا۔

نہیں سننی مجھے آپ کی کوئی بھی بات آپ جائیں یہاں سے۔۔۔

آپ جانتے بھی ہیں اس دن میں کس قدر اذیت سے گزری تھی۔

مستقیم سے حد درجہ خوفزدہ ہونے کے باوجود میں نے ہمت نہیں ہاری کیوں کہ میرے باپ کی عزت کے ساتھ آپ کی عزت بھی مجھ سے جڑی تھی عارض۔

حیام نے اپنی بات کے آخر میں روتے ہوئے عارض کو خود سے دور دھکیلا تھا۔

یام۔۔۔

دور رہیں مجھ سے عارض۔

Posted On Kitab Nagri

ایسا مت کریں۔

اس نے روتی ہوئی حیام کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا جبکہ حیام مسلسل عارض کو دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

خاموش ہو جائیں حیام۔

اس کے سر کو سلہاتے عارض سرگوشی نما آواز میں بولا تھا اور ساتھ ہی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عارض نے اپنی تھوڑی اس کے سر پر رکھ دی تھی۔

حیام اگر اس دن آپ نے وہ اذیت اپنے وجود پر سہی تھی تو آپ کو اس حالت میں دیکھ کر انگاروں پر میں بھی جلا تھا۔

کسی مرد کے لیے یہ آسان نہیں ہوتا جس کو وہ اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے اسے ایسی حالت میں دیکھے۔

عارض رو رہا تھا اس کے بہتے آنسو حیام کے بالوں میں جزب ہو رہے تھے۔

جبکہ اس کے سینے سے لگی حیام خاموشی سے آنسو بہا رہی تھی۔

حیام کے آنسو عارض کی شرٹ کو بھگو رہے تھے۔

اس نے بھی اپنے آنسوؤں کو بہنے سے نہیں روکا تھا۔

اس لمحے وہ خود کے تڑپتے وجود میں سکون اترتا محسوس کر رہی تھی۔

جانتی ہیں حیام جب مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ ہی میری منکوحہ ہیں۔

اس دن کے بعد میں بہت تکلیف میں مبتلا رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہر روز اللہ سے اپنی خطا کی معافی مانگتا تھا حیام۔

میں اپنی زندگی میں کبھی نہیں رویا تھا۔

نانا ابو کی وفات کے بعد، آپ نے مجھے بہت رولایا ہے حیام۔۔۔

شاید اللہ نے میری معافی قبول کر لی تھی جو اس نے آپ کو زندگی کی جانب لا کر مجھے واپس کر دیا۔

میرا یقین کریں حیام میں واقعی بہت شرمندہ ہوں۔

آپ کے نام کو خود سے جوڑنے کے لیے میں نے بھی اللہ سے دعا کی تھی مگر شاید میری کچھ ماہ کی دعاؤں کے سامنے آپ کی سالوں کی دعائیں ڈھال بن گئی تھی۔

اللہ نے میری مراد سے پہلے آپ کی دعائیں سنی ہیں حیام۔

میں اگر آج آپ کے سامنے آپ کا ہو کر کھڑا ہو تو وہ بھی آپ کی ہی دعاؤں کی قبولیت ہے۔

دعاؤں کا اثر میں نے آج جانا ہے حیام جب میری محبت پر آپ کی دعائیں غالب آ گئی۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ اپنا نصیب نہیں لکھ سکتے تو وہ غلط ہیں ان کی بھلی اور جائز دعائیں ان کا نصیب بدل سکتی ہیں۔

حیام آپ مجھ پر چیخیں چلائیں مجھ سے ناراض رہیں مگر مجھ سے دور مت جائیے گا۔

کبھی اپنے منہ سے مرنے کی بات مت کیجئیے گا حیام۔

آپ اپنے ساتھ ساتھ ایک اور زندگی کو بھی تباہ پائیں گی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ مجھے بھی تباہ پائیں گی حیام۔

عارض حیام کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر آہستہ سے بولا تھا۔

حیام احمد حیات ایک بات یاد رکھیئے گا عارض احمد وہاب صرف آپ کا ہے اور آپ کے بغیر ادھورا ہے۔

آپ میری حیات میری زندگی ہیں۔

اگر کسی نے بھی آپ کی طرف غلط نگاہ ڈالی تو اس کا وہ حشر کروں گا کہ وہ خود کو دیکھنے سے بھی خوف کھائے گا۔

بے شک اللہ نے ہر آزمائش کے بعد اس کا انعام رکھا ہوتا ہے اور اس آزمائش کے انعام میں اللہ تعالی نے حیام کی دعاؤں کو قبولیت کا رنگ دیا تھا۔

آپ جانتی ہیں حیام مجھے کس چیز نے آپ کی محبت میں گرفتار کیا تھا۔

آپ کی ان گہری آنسوؤں سے بھری آنکھوں نے۔۔۔عارض نے نرمی سے اس کی آنسو صاف کیے تھے۔

حیام بس خاموشی سے عارض کو دیکھ رہی تھی۔

عارض آپ مجھ سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں۔۔۔؟حیام نے عارض کو دیکھتے سوال کیا تھا۔

محبت صرف محبت ہے۔

اس کی وضاحت نہیں کی جاسکتی۔

چلیں اٹھیں سب کے پاس نیچے چلتے ہیں۔عارض نے حیام کی کھڑے ہونے میں مدد کی تھی۔

میں فریش ہو کر آتی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں عارض نے اسے بیساکھی تھمائی تھی۔

حیام چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی واشروم آئی تھی۔

واش بیسن کے سامنے کھڑے جب حیام نے اپنا عکس دیکھا تو اسے شرمندگی ہوئی تھی۔

وہ کس حالت میں عارض کے سامنے تھی اور اس کا دوپٹہ بھی اس کے پاس نہیں تھا اور آنکھیں خطرناک حد تک سوجھی ہوئی تھی۔

حیام نے ٹھنڈے پانی سے منہ دھویا تھا اور ٹیشو سے خشک کرتی باہر آئی تھی۔

حیام کے باہر آتے ہی عارض نے اس کے کندھوں کے گرد اس کا آسمانی رنگ کا دوپٹہ لپیٹا تھا۔

چلیں۔۔۔؟

جی۔۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ عارض کی ہمراہی میں نیچے آئی تھی۔

حیام کھانے کے بعد ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔

جی۔۔۔ حیام ایک کرسی کھینچ کر بیٹھی تھی جبکہ عارض اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

حیام تم اوپر کیا کر رہی تھی اتنی دیر تمھاری وجہ سے میں نے صبر کیا ہے بریانی کھانے کے لیے۔

زری اپنی پلیٹ میں چاول نکالتے بولی تھی۔

وہ میں فریش ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا سچ میں۔۔۔

تم تینوں کو مشکوک نگاہوں سے مجھے کیوں دیکھ رہی ہو۔

کچھ نہیں تم کھانا کھاؤ زری فوراً بولی تھی۔

ہمم۔۔۔ تم لوگ کھانا کھا کر گھر چلی جانا۔

مجھے عارض کے ساتھ ہوسپٹل جانا ہے۔

باقی جو بات کرنی ہو گی یونیورسٹی میں کریں گے۔

کیا مطلب ہے تمہارا حیام تم یونیورسٹی جاؤ گی۔

تو اب کیا گھر بیٹھ کر اس بربادی کا سوگ مناؤں۔

حیام نے غصے سے اپنا چمچ پلیٹ میں رکھا تھا۔

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا حیام۔

تو پھر اس بات کا کیا مقصد تھا نور۔

حیام تمہاری طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہے ڈاکٹر نے ابھی ریسٹ کرنے کا کہا ہے۔

تو میرا یونیورسٹی کا کام کون کرے گا۔۔۔؟ ڈاکٹر حاشر۔۔

حیام کیا ہو گیا ہے ریلیکس کھانا کھائیں۔ میں نے کھا لیا ہے عارض۔

کہتے ہی حیام اٹھ کر جانے لگی جب عارض نے اسے دوبارہ بیٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کھانا چھوڑ کر نہیں جاتے اسے ختم کریں۔

جبکہ حیام سے بیٹھ کر باقی کا کھانا کھانے لگ گئی۔

افشاں آپی۔۔۔!

جی گل۔۔۔؟

حیام آپی کو کیا ہوا ہے۔

کچھ نہیں گل بس آپ کی حیام آپی کے سر پر چوٹ لگ گئی تھی۔

جس سے اس کے دماغ پر اثر ہو گیا ہے۔

کب۔۔۔؟

جب آپ اپنی خالہ کے گھر گئی تھی۔

اب خاموشی سے کھانا کھائیں۔

جی آپی۔۔۔

کھانے کے بعد وہ سب اپنے اپنے گھر جانے کے لیے نکل گئی تھیں جبکہ حیام عارض کے ساتھ ہسپتال چلی گئی تھی۔

اس کے بعد دو دن تک عارض نے حیام سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں کیا تھا اور نہ ہی اس کے گھر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آج بھی رانم صاحبہ کے کہنے پر وہ ان کو حیام کے گھر لے کر آیا تھا۔

حیام بیٹا تمھاری خالہ اور عارض آئے ہیں کچھ دیر ان کے پاس نیچے آجاؤ۔

مما میں کچھ دیر میں آتی ہوں۔

بیٹا جلدی آجانا۔۔۔

مما میں کچھ دیر بعد آتی ہوں آپ ان سے کہہ دیں حیام سو رہی ہے۔

حیام بہت بری بات ہے بیٹا۔۔۔

مما پلیز میں کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتی ہوں۔

ایمان بیگم حیام کو گھورتی کمرے سے باہر نکل گئی تھیں۔ان کو آئے تقریباً دو گھنٹے گزر چکے تھے۔

ایمان بیگم اور رانم صاحبہ لاؤنج میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی اور عارض ان کے سامنے بیٹھا فون میں مصروف تھا مگر وقتاً فوقتاً ایمان بیگم کے سوالوں کا جواب دیتا تھا۔

خالہ جان۔۔۔!

جی بیٹا۔۔۔

اگر آپ کی اجازت ہو تو میں حیام سے مل آؤں۔

بے شک حیام اس کی بیوی تھی، وہ ایمان بیگم سے اجازت لیے بغیر بھی اس سے مل سکتا تھا مگر ادب کے دائرے میں رہتے اس نے پہلے اجازت لینا مناسب سمجھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی بیٹا مل آؤ--

ایمان بیگم کی اجازت ملتے ہی عارض حیام کے کمرے کی جانب بڑھا۔

عارض نے دروازہ ناک کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا مگر پھر کچھ سوچتے ہوئے ہینڈل گھوما کر دروازہ کھول دیا۔

کمرہ مکمل اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور حیام اپنے بستر پر سو رہی تھی۔

عارض قدم قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا اور اس کے بیڈ کی ایک سائیڈ پر بیٹھ کر حیام کو دیکھنے لگ گیا۔

حیام--!

عارض نے بہت پیار سے اسے اٹھانے کی کوشش کی تھی۔

نیند میں ہی حیام نے عارض کا ہاتھ پیچھے کیا تھا اور کروٹ بدل لی تھی۔

بے اختیار عارض کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

حیام---!

عارض نے حیام کے چہرے پر بکھرے بال ہٹائے تھے۔

مم مستقیم حیام ہڑبڑا کر اٹھی تھی۔

اپنے قریب کسی وجود کو دیکھ وہ فوراً پیچھے ہوئی تھی۔

مما--!

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے حیام دوسری بار چیختی عارض نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا حیام نے فوراً اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی تھی۔

اسی کوشش کے دوران حیام کا ہاتھ اپنی ہی گردن کے زخم پر لگا تھا۔

زخم کچا ہونے کے باعث اس میں سے خون کی دھار بہی تھی۔

حیام میں ہو عارض۔۔۔

میں اپنا ہاتھ ہٹا رہا ہوں چیخنا مت کہتے ہی عارض نے اپنا ہاتھ ہٹایا تھا۔

اس کے ہاتھ پیچھے کرتے ہی حیام نے فوراً لیمپ اون کیا تھا۔

عارض آپ میرے کمرے میں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟

کیا میں آپ کے کمرے میں نہیں آسکتا۔۔۔؟ سکون سے سوال کیا گیا تھا۔

نہیں۔۔۔! جائیں یہاں سے کوئی آجائے گا۔

حیام۔۔۔! عارض نے اس کی گردن سے نکلنے والے خون کو چھوا تھا۔

عارض کے چھوتے ہی حیام نے بھی اس جگہ کو چھوا تھا۔

اپنی انگلیوں کی سطح پر خون دیکھ کر حیام نے فوراً اسے ٹیشو سے صاف کیا تھا۔

حیام میڈیسنز کہاں ہے۔۔۔؟

عارض کچھ بھی نہیں ہوا یہ ٹھیک ہے میں لگا لوں گی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام میڈیسنز کہاں ہے اس بار اس کے لہجے میں نرمی نہیں تھی۔

عارض آپ کو جانا چاہیے خالہ آپ کا انتظار کر رہی ہوں گی۔

اوکے فائین میں خود ہی ڈھونڈ لیتا ہوں کہتے ساتھ ہی عارض ڈریسنگ کی جانب بڑھا تھا۔

آپ کو کسی نے بتایا نہیں ایک لڑکی کے کمرے کی چیزوں کو نہیں چھیڑتے۔۔۔

حیام کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

اگر کمرہ لڑکی کا ہو اور وہ لڑکی آپ کی بیوی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اب بتا رہی ہیں یاں میں خود ڈھونڈوں۔

سٹڈی ٹیبل کے فرسٹ ڈرار میں ہیں کہتے ساتھ ہی حیام اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

اٹھنا نہیں واپس بیٹھیں میں خود لے لیتا ہوں حیام کو اٹھتا دیکھ وہ فوراً اس جانب بڑھا تھا۔

سب سے پہلے اس نے کمرے میں کھڑکیوں پر موجود پردے ہٹائے تھے پھر میڈیسن لے کر عارض حیام کے سامنے بیڈ پر بیٹھا تھا۔

م م میں لگا لوں گی آپ جائیں۔

خاموش ہو جائیں حیام۔

ورنہ میں زبردستی لگاؤں گا۔

آپ مجھے دے دیں میں لگا لوں گی۔

Posted On Kitab Nagri

اب آواز نہ آئے آپ کی۔

میں آپ کے سامنے ہی لگا لیتی ہوں دیں مجھے---

حیام نے ٹیوب لینے کے لیے اپنا ہاتھ عارض کے سامنے بڑھایا تھا۔

عارض نے حیام کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

ادھر دیکھائیں مجھے اپنی گردن۔

وہ---وہ ٹھیک ہے۔

حیام نروس ہو رہی تھی۔

دیکھائیں مجھے---

ویسے کتنی عجیب بات ہے ایک لڑکی جو سب کا منہ بند کروا دیتی ہے وہ آج گھبرا رہی ہے۔

ن ن نہیں---

حیام میں نے آپ کو پریزینٹیشن دیتے دیکھا تھا اور یہ بھی کیسے آپ نے ارشد کے فضول سوال کا جواب دے کر اسے خاموش کروایا تھا۔

آپ نے مجھے حیران کر دیا تھا۔

حیام کو باتوں میں لگا کر عارض اس کے دوپٹہ کو گردن سے ہٹا کر اس کا زخم دیکھ رہا تھا۔

جو وہ عارض کے اٹھتے ہی اوڑھ چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ع ع عارض یہ ٹھیک ہیں۔

حیام اب بولی تو آپ کے منہ پر ٹیپ لگا دوں گا۔

آپ کا شوہر ہوں کوئی غیر نہیں ہوں جسے آپ دیکھا نہیں سکتی۔

عارض کی بات سن کر حیام بالکل خاموش ہو گئی تھی۔

عارض نے ٹیوب سے کریم اپنی انگلی پر نکالی تھی۔

ابھی وہ کریم حیام کی گردن پر لگا ہی رہا تھا جب دھڑام کی آواز سے دورازہ کھلا۔

حیام نے زور سے آنکھیں بند کی تھی جبکہ عارض آنے والے وجود کو ہی دیکھ رہا تھا جو اپنی ہی دھن میں بولے جا رہا تھا۔

افشاں کب سے حیام کو کال کر رہی تھی مگر وہ فون ہی نہیں اٹھا ری تھی۔

ایک تو میرے لیپ ٹاپ کی آج ہی موت واقع ہونی تھی اوپر سے یہ میڈم بھی فون نہیں اٹھا رہی۔

الماری سے اپنا بیگ نکالتے وہ مسلسل اپنے لیپ ٹاپ اور حیام کو کوس رہی تھی۔

اس نے پروفیسر جویریہ کی اسائنمنٹ جمع کروانی تھی اور اس کا لیپ ٹاپ بھی خراب ہو گیا تھا۔

اب اس کا ارادہ حیام کے لیپ ٹاپ پر کام کرنے کا تھا مگر وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی۔

اپنے کمرے کا دروازہ بند کرتے اس نے ایک بار پھر حیام کو کال کی تھی مگر بے کار۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مما میں حیام کی طرف جا رہی ہوں تھوڑا ٹائم لگ جائے گا اسائنمنٹ بنانی ہے مجھے۔

لاونج میں بیٹھی فرحت چوہدری کو دیکھ کر افشاں نے انہیں آگاہ کیا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا دھیان سے جانا۔

اللہ حافظ مما ان کے گلے لگتے وہ بولی تھی۔

اللہ حافظ۔

دس منٹ میں وہ حیام کے گھر موجود تھی۔

اسلام علیکم افشاں آپی۔۔۔

گل نے دروازہ کھولتے ہی اسے سلام کیا تھا۔

واعلیکم السلام حیام گھر ہی ہے جی آپی۔

اوکے۔ کہتے ہی وہ تیزی سے حیام کے کمرے کی جانب بڑھی تھی اور دھڑام سے دروازہ کھولا تھا۔

تمھارا مسئلہ کیا ہے حیام فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی۔

اگر سائیلنٹ پر ہی رکھنا ہوتا ہے تو کوڑے دان میں پھینک دو افشاں اپنے بیگ سے چیزیں نکالتی سامنے دیکھے بغیر بول رہی تھی۔

اب بولو بھی کچھ یاں تم نے منہ میں دہی جما رکھا ہے سامنے سے جواب نہ پا کر افشاں پھنکاری تھی۔

مگر جیسے ہی اس نے سر اٹھا کر سامنے کا منظر دیکھا تھا وہ اپنی حرکت پر شرمندہ ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض ہاتھ میں ٹیوب پکڑے افشاں کو ہی دیکھ رہا تھا جبکہ حیام اپنا سر جھکائے بیٹھی تھی۔

سو سوری۔۔۔ کہتے ساتھ ہی وہ دروازہ بند کر کے حیام اور ہارون کے کمروں کے درمیان بنے سیٹنگ ایریا کی جانب بڑھ گئی۔

یہ جگہ حیام نے خاص اپنے اور ہارون کے لیے تیار کروائی تھی اس میں ان دونوں کی بچپن سے لے کر اب تک ہی ہر تصویر موجود تھی اور ساتھ ہی ایک بڑی سی ایل سی ڈی لگی ہوئی تھی ساتھ پلے سٹیشن پڑا ہوا تھا۔

اس جگہ پر بیٹھنے کے لئے کشنز موجود تھے اور ایک جانب چھوٹا سا بک ریک موجود تھا جس میں حیام کے مختلف ناولز پڑے ہوئے تھے۔

اس ایریا کا کوئی دروازہ نہ تھا مگر اس کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور کے ساتھ ہی بالکونی موجود تھی۔

جہاں ایک بڑا سا جھولا لگا ہوا تھا اور ایک میز کے گرد دو کرسیاں تھی اور ان کرسیوں کے پیچھے مختلف پھولوں کے پودے تھے۔

اس بالکونی میں دو شیشے کے دروازے تھے جن میں سے ایک حیام کے کمرے میں کھلتا تھا اور دوسرا ہارون کے کمرے میں۔

حیام نیچے آکر ایک بار مما سے مل لیں افشاں کے جانے کے بعد عارض مرہم لگاتا بولا تھا۔

جی۔۔۔!

پانچ منٹ بعد جب عارض حیام کے کمرے سے باہر نکلا تو حیام بھی بالکونی کی جانب سے سیٹنگ ایریا میں گئی۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں تمھیں ہزار بار بولا ہے کہ میرے کمرے میں آنے سے پہلے دروازہ ناک کیا کرو۔

مگر وہ افشاں ندیم ہی کیا جو میری بات مان لے۔

تو اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تمھارا نام نہاد شوہر وہاں موجود ہو گا۔

اگر پتا ہوتا تو ناک کر کے اندر آتی۔۔۔ افشاں کی بات پر حیام نے اسے غصے سے گھور کر دیکھا تھا۔

تم مجھے خود بتاؤ پہلے کبھی میں ناک کر کے آئی ہو جو آج آتی۔

افشاں نے آنکھیں گھوما کر بولا تھا۔

اسی لیے تو کہتی ہو کہ دروازہ ناک کر کے آیا کرو۔

اچھا ناں ویسے وہ اندر کر کیا رہا تھا۔

افشاں نے آئی بروا چکا کر پوچھا تھا۔

کچھ نہیں اس بات کو چھوڑو یہ بتاؤ نام نہاد شوہر کیا ہوتا ہے۔۔۔؟ زرہ اس پر اپنی فلاسفی کی روشنی فرمائیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حیام کا لہجہ حد درجہ سنجیدہ تھا۔

دیکھو حیام یہ وہی شخص ہے نا جس نے اپنی بیوی کے ہوتے کسی اور سے محبت کی اور اب وہ تمھیں تمھارا شوہر بن کر ایسے ٹریٹ کر رہا ہے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

حیام اگر تم اس کی محبت نہ ہوتی صرف بیوی ہوتی تو وہ تمھیں چھوڑنے میں ایک لمحہ نہ لگاتا۔

ہمم۔۔!

Posted On Kitab Nagri

کیا کام تھا جو تمھیں یہاں آنے کی ضرورت آن پڑی تھی حیام نے بات بدلی تھی۔

وہ یار میرا لیپ ٹاپ خراب ہو گیا تھا تو مجھے تمھارا لیپ ٹاپ چاہیے تھا میم کی اسائنمنٹ بنانی ہے۔

اچھا میری بھی بنا دینا۔۔۔

میری تو بن جائے پہلے اور تم جانتی ہو انکی اسائنمنٹ کاپی پیسٹ بھی نہیں کر سکتے۔افشی منہ بنا کر بولی تھی۔۔۔

اچھا کمرے میں آ جاؤ تم اسائنمنٹ بنا لینا میں تمھارے لیے کچھ لے کر آتی ہوں کہتے ساتھ ہی حیام نیچے کی جانب بڑھ گئی جبکہ افشاں اس کے کمرے میں چلی گئی۔

اسلام علیکم خالہ جان۔۔۔!حیام ایمان بیگم کے کمرے میں جیسے ہی داخل ہوئی تھی سب سے پہلے رانم صاحبہ کو سلام کیا تھا۔

واعلیکم السلام کیسی ہو بیٹا۔۔۔؟

میں ٹھیک ہوں خالہ جان۔

آپ کیسی ہیں۔۔۔؟

اللہ کا کرم ہے بیٹا۔

مما۔۔۔!

جی بیٹا۔۔۔

مما وہ افشاں آئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

خریت تھی بیٹا۔۔۔

اس دوران حیام نے عارض کو دیکھنے سے گریز ہی کیا تھا۔

جی مما اس کا لیپ ٹاپ خراب ہو گیا تھا تو میرے لیپ ٹاپ پر کام کرنے آئی ہے۔

مما۔۔۔!

خالہ جان۔۔۔!

آپ دونوں چائے پیے گی۔

نہیں بلکہ آپ دونوں بیٹھیں میں لے کر آتی ہوں۔

مگر حیام۔۔۔

اگر مگر کچھ بھی نہیں مما۔۔

See I am fit and fine

کہتے ساتھ ہی حیام کمرے سے باہر نکل گی۔

حیام کے جاتے ہی عارض بھی کال کا بہانا بنا کر باہر آیا تھا۔

یام۔۔۔

عارض نے سیڑھیوں سے اترتی حیام کو آواز دی تھی مگر وہ نظر انداز کر کے نیچے اتر گئی۔

عارض بھی تیز قدموں سے اترتا حیام کے پیچھے کچن میں داخل ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام۔۔۔! آپ کو ایک بار کوئی بات سمجھ کیوں نہیں آتی۔

اب میں نے کیا کیا ہے۔۔۔؟

وہ چائے بنانے کے لیے فریج سے دودھ نکالتے بولی تھی۔

یہی تو مسئلہ ہے آپ سب کچھ کر کے کہتی ہیں میں نے کیا کیا ہے۔۔؟

کیا کیا ہے میں نے۔۔۔؟

حیام غصے سے بولی تھی۔

ابھی یہاں آپ کا بھوت کھڑا چائے بنا رہا ہے۔

اب آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں کھل کر سانس بھی نہ لوں خود کو کمرے تک بند کر لوں۔

نہیں حیام میں نے ایسا کب کہا ہے۔

مگر کہنے کا مطلب تو یہی تھا۔۔۔

افف اللہ حیام۔۔۔ عارض نے اپنا ماتھا پیٹا تھا۔

اچھا آپ ادھر بیٹھیں چائے میں بناتا ہوں۔

عارض حیام کے ہاتھ سے پین اور دودھ لیتے بولا تھا۔

بہت شکریہ آپ کا مجھے ابھی مرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔

استغفر اللہ اب ایسی بھی بات نہیں ہے کہ کوئی میری بنائی چائے نہ پی سکے۔

Posted On Kitab Nagri

عاض آپ پلیز جا کر بیٹھ جائیں مجھے چائے بنانے دیں۔

ایک منٹ کیا کہا آپ نے۔

کان خراب ہو گئے ہیں کیا آپ کے۔۔۔؟

میں نے بولا ہے مہربانی فرما کر اپنی تشریف باہر لے جائیں مجھے چائے بنانے دیں۔۔۔

نہیں اس سے پہلے کیا کہا تھا۔کچھ بھی نہیں کہا۔

حیام چائے کے لیے پانی چڑھاتے اور اس میں پتی ڈالتے بولی تھی۔

نہیں نہیں حیام آپ نے مجھے عاض کہا۔

اللہ۔۔۔حیام چڑ کر بولی تھی۔

کیا ہوا حیام۔۔۔؟

آپ جا رہے ہیں یاں نہیں۔

اچھا اچھا جاتا ہوں کہتے ہی عارض منہ بناتا کچن سے باہر نکل گیا تھا۔

ویسے میں اچھے بچوں کی طرح یہاں منہ پر انگلی رکھ کر بھی بیٹھ سکتا ہوں۔

عارض کچن کے دروازے سے منہ اندر کیے بولا تھا۔

عارض کے کہنے پر حیام نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کے گھورنے کی پرواہ کیے بغیر عارض چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا میز تک آیا اور کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا اور بظاہر اپنا فون استعمال کرنے لگا مگر اس کا سارا دھیان حیام کی جانب تھا۔

یہ نرم لہجہ یہ پیاری باتیں

یہ نرم لہجہ یہ پیاری باتیں

آپ کے لیے ہیں...!!

ہم اس لہجے میں

اب کی بار اس لائن پر زور دیتے اس نے بولا تھا۔

ہم اس لہجے میں

ہر کسی سے بات نہیں کرتے

اب چھیچھوروں اور لوفروں والے کام بھی شروع کر دیے ہیں انہوں نے۔۔ حیام بڑبڑائی تھی۔

عارض کے شعر پڑھنے پر اپنے غصے پر قابو پاتی حیام کپوں میں چائے نکالنے لگی۔

مسز کچھ کہا آپ نے۔

جی۔۔۔ چائے میں چینی کتنی لیں گے آپ۔

ہالف سپون۔

اونلی۔

Posted On Kitab Nagri

یس۔۔۔!

ہمم حیام سکون سے کپ میں چمچ ہلاتے عارض کے قریب آئی۔

Hope so you will like it Aaz

انتہائی سنجیدگی سے کہتے چائے کا کپ عارض کے سامنے رکھ کر حیام ٹرے تھامے وہاں سے چلی گئی تھی۔

جبکہ عارض بے یقینی سے حیام کو جاتا دیکھ رہا تھا۔

یار حیام واقعی اتنی نارمل ہے یاں صرف مجھے دیکھانے کے لیے کر رہی ہے۔

عارض خود سے ہی بڑبڑایا تھا۔

چلو جو بھی ہے اچھا ہے اور شکر ہے اس وقت وہ دو شیطان کے چیلے یہاں نہیں تھے ورنہ حیام کو نارمل رکھنے کے لیے جو تھرڈ کلاس عاشقوں والی حرکتیں کی ہیں انہوں نے ضرور میرا ریکارڈ لگانا تھا کہتے ساتھ ہی عارض نے دانت کچکچائے تھے۔

جیسے اپنے خیال میں ہی ان کا مزاق بنانا سوچ رہا ہو۔

اپنی سوچوں کو جھٹکتے عارض نے چائے کا ایک گھونٹ لیا تھا مگر اگلے ہی لمحے وہ بھاگ ہر سنک کے پاس آیا اور کلیاں کرنے لگا۔

یا اللہ حیام۔۔۔یہ لڑکی اس لیے اتنا نارمل ایکٹ کر رہی تھی۔

حیام نے چائے میں دو چمچ چینی اور ایک چمچ نمک کا ڈالا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جس کی وجہ سے چائے کا عجیب ذائقہ بنا ہوا تھا۔

عارض کتنی ہی بار کلیاں کر چکا تھا مگر اس کے منہ سے اس ایک گھونٹ چائے کا ذائقہ جا ہی نہیں رہا تھا۔

عارض صبر کے گھونٹ بھرتا ایمان بیگم کے کمرے کی جانب بڑھا۔

ابھی سے ان کا یہ حال ہے بعد میں معلوم نہیں میرے ساتھ کیا کریں گی۔

اپنی سوچوں میں ہی عارض نے کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے ہی حیام اور افشاں بیٹھی ہوئی تھی۔

افشاں نے سر اٹھا کر جب آنے والے کو دیکھا تو اپنا چائے کا کپ رکھتی بولی حیام میں تمھارا لیپ ٹاپ گھر لے کر جا رہی ہوں کل دے جاؤں گی۔

کہتے ہی وہ اٹھی اور سب سے سلام لے کر اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

اچھا رکو میں بھی آ رہی ہوں خود پر عارض کی نظریں محسوس کر کے حیام بھی وہاں سے بھاگی تھی جبکہ عارض حیام کی ہی خالی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔

یام اس کا حساب تو میں آپ سے بعد میں لوں گا۔۔۔

عارض بند دروازے کو دیکھتا دل میں بولا تھا۔

افشاں حیام کا لیپ ٹاپ لیے گھر چلی گئی تھی اور رانم صاحبہ اور عارض دو گھنٹے بعد گئے تھے۔

جانے سے پہلے رانم صاحبہ حیام کے کمرے میں آئی تھی۔

انہوں نے اس کے سر پر پیار دے کر اس کو ڈھیروں دعائیں دی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

مگر حیام کی نظر دروازے کی جانب تھی۔

وہ غیر ارادی طور پر اس شخص کا انتظار کر رہی تھی جس نے ناں آنے کی قسم کھائی تھی۔

جب حیام یونیورسٹی گئی تو سب پروفیسرز نے اس کی طبیعت کے مطلق پوچھا تھا۔

نور افشاں اور زہرہ پہلے ہی پروفیسرز کو اپنی بنائی ہوئی الٹی سیدھی حیام کے ایکسیڈنٹ کی کہانی سنا چکی تھی اور ان کے بقول وہ الٹ پٹانگ کہانی پچھلے ایک ماہ سے دھر ادھر اکر ان کو یاد ہو گئی تھی۔

حیام کا چہرہ سرخ و سفید رنگت میں ابھی بھی بیماری کی زردی گھلی ہوئی تھی اور اس کی گردن پر لگے ٹانکے ابھی بھی موجود تھے۔

حیام دیکھو آج دھوپ نکلی ہے گراؤنڈ میں چلتے ہیں۔

نہیں میں لائبریری میں جا رہی ہوں ساتھ ہی حیام نے اپنے قدم اس جانب بڑھائے کیونکہ لائبریری چند ہی قدم کے فاصلے پر تھی۔۔۔

حیام رکو۔۔۔

زری نے اسے روکنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ زری جانتی تھی کہ وہ نہیں رکے گی۔

حیام نے جیسے ہی لائبریری کا بند دروازہ دھکیلا سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر دروازے سے ہی پلٹ گئی۔

حیام کو واپس آتا دیکھ نور بولی اب کیوں آئی ہو واپس۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

میں نے سوچا دھوپ اچھی ہوتی ہے اس لیے کچھ دیر دھوپ میں بیٹھ جاتی ہوں۔

لگتا ہے میڈم کی گھاس چرنے گئی عقل جلدی واپس آگئی ہے۔

فضول مت بولو افشی ورنہ دانت توڑ دوں گی تمھارے۔

اچھا توڑ کر دکھاؤ افشاں بھی چیلنج کرتے بولی تھی۔

یا اللہ مجھے صبر دے کہتے ساتھ ہی حیام اپنی بیساکھی سنبھالتی گراونڈ کی جانب بڑھی تھی۔

اب وہ ان سب کو کیا بتاتی جس شخص کی نظروں سے وہ بچنا چاہ رہی تھی وہ اس وقت لائبریری میں موجود تھا۔

اس دن کے بعد حیام اور عارض کا سامنا نہیں ہوا تھا۔

حیام خاموشی سے جا کر اوول گراونڈ میں بیٹھ گئی تھی۔

انہیں بیٹھے بمشکل پانچ منٹ ہی ہوئے تھے جب زری بولی۔

کیا تم عارض بھائی کو معاف کر دو گی۔۔۔؟ حیام نے سنجیدہ نظروں سے زری کی جانب دیکھا اور بولی زری میں معاف کر چکی ہوں۔

اتنا سب ہو جانے کے بعد بھی۔۔۔؟ نور اپنا فون سائیڈ پر رکھتی بولی تھی۔

نور وہ کوئی غیر نہیں میرے شوہر ہیں میں کیسے معاف نہ کرتی۔

اچھا تو اس بات کا کیا جب انہوں نے اپنی بیوی کے ہوتے کسی اور سے محبت کی۔۔۔

ہاں تو وہ کوئی اور بھی تو میں ہی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

حیام۔۔۔؟

کیا حیام۔۔!جب میرے اللہ نے میرے شوہر کے دل میں میرے علاوہ کسی غیر کی محبت نہیں ڈالی تو میں کون ہوتی ہوں ان کو معاف نہ کرنے والی۔

جب اللہ نے میری ہر دعا کو قبولیت کا رنگ دیا ہے تو میں کون ہوتی ہوں سزا دینے والی۔

تو کیا اب تم بالکل نارملی ان سے بات کرو گی۔۔؟نور نے سوال کیا تھا۔

ایسا کس نے کہا میں ان سے خفا ہوں اور میری خفگی ابھی بھی برقرار ہے اور ان سے خفا ہونا میرا حق ہے۔

چلو اب تم دل بھر کر خفا ہو کیونکہ تمھارا مجازی خدا ادھر ہی آرہا ہے۔

افشاں جل بھن کر بولی تھی۔

کیا مطلب۔۔۔؟نور اور زری نے گردن گھوما کر دیکھا تھا۔

مگر حیام نے مڑ کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا یہ بھی ناراضگی کا اظہار تھا۔

اسلام علیکم پیاری لڑکیوں۔۔۔

واعلیکم السلام تینوں نے یک زبان ہو کر جواب دیا تھا۔

سلام کرتے ہی عارض حیام کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

آج تو اس نے اجازت لینا بھی مناسب نہیں سمجھا تھا بلکہ پورے حق سے اس کے ساتھ بیٹھا تھا جبکہ زین اور عالیان ایک جانب بیٹھ گئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بھابھی اب کیسی طبیعت ہے آپ کی۔۔۔؟

الحمدللہ زین میں ٹھیک ہوں۔

اچھازری تم مجھے کیا کہہ رہی تھی۔۔۔

زری نے حیرانی سے حیام کی جانب دیکھا تھا۔

اسائنمنٹ کے ٹاپکس۔۔!

ہاں ٹھیک ہے میں تم دونوں کے بھی ٹاپکس دیکھ لوں گی۔

چلو میں چلتی ہوں۔

حیام تم گھر جارہی ہو؟

نہیں ابھی تو بتایا تھا لائبریری جانا ہے کہتے ساتھ ہی حیام اپنا بیگ کندھے پر ڈالتی بیساکھی کی مدد سے اٹھی تھی۔

اچھاہم بھی آتے ہیں۔۔۔

نہیں تم لوگ یہی بیٹھو میں نے اس کے بعد گھر جانا ہے۔

حیام جب گھر جاناہو گا مجھے بتادینا میں آپ کو چھور آؤں گا۔

بہت شکریہ آپ کا عارض میں خود چلی جاؤں گی کہتے ساتھ ہی حیام رکی نہیں تھی آگے بڑھ گئی تھی۔

کچھ دور جاکر وہ رکی اور انہی قدموں سے واپس آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں تم بس پر جاؤ گی یاں میرے ساتھ۔۔۔

مگر حیام تم اپنی گاڑی پر نہیں آئی آج۔۔۔

افشاں لاہور میں کیبز کی کمی تو نہیں ہے۔

ہمم تم چلی جانا میں بس پر ہی آؤ گی۔

حیام مجھے فون کر دینا میں آپ کو چھوڑ آؤں گا۔

حیام کو دیکھتے عارض دوبارہ بولا تھا۔

افشاں آج بابا کے ساتھ جاؤں گی نئی سم لینے تو میں تمھیں میسج کر دوں گی پھر تم مجھے کام بھیج دینا۔۔۔

حیام نے عارض کو نظر انداز کرتے اس کی بات کا جواب بھی دے دیا تھا کہ اس کے پاس فون تو ہے مگر اس میں سم نہیں ہے۔

اچھا۔۔۔!افشاں کا اچھا سن کر وہ رکی نہیں تھی لائبریری کی جانب بڑھ گئی تھی۔

حیام کو جاتا دیکھ عارض بھی اپنا بیگ اٹھا کر اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

حیام میری بات سنیں۔

حیام۔۔۔!

عارض نے اسے دو سے تین بار پکارا تھا جسے حیام نے سرے سے ہی نظر انداز کیا تھا اور اپنے قدموں میں تیزی لائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جب حیام اس حصے میں پہنچی جہاں سٹوڈنٹس ناں ہونے کے برابر تھے تو عارض نے لپک کر حیام کو بازو سے تھام کر اسے روکا تھا۔

حیام میری بات سنیں۔۔۔

نہیں سنی مجھے آپ کی کوئی بھی بات عارض مت بنائیں میرا مزید تماشا۔ حیام کے لہجے سے غصہ صاف ظاہر تھا۔

حیام میں نے کب بنایا ہے آپ کا تماشا بتائیں مجھے۔

عارض حیام کا رخ اپنی طرف کرتے دانت پیس کر بولا تھا۔

عارض بازو چھوڑیں میرا۔۔۔

نہیں چھوڑوں گا حیام۔ پہلے میرے سوال کا جواب دیں کب بنایا میں نے آپ کا تماشا۔۔۔؟

اگر تماشا ہی بنانا ہوتا تو اس دن سب کی نظروں سے بچا کر نہ لے کر جاتا۔

عارض اپنا غصہ دبانے کی کوشش کرتے بولا تھا۔

دور رہیں مجھ سے عارض۔۔۔!

کیوں مجھے آزما رہی ہیں حیام۔۔۔

میں آپ کو آزما نہیں رہی صرف آپ سے دور رہنا چاہتی ہوں۔

یعنی آپ مجھے تباہ کرنا چاہتی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

حیام میری غلطی اتنی بڑی بھی نہیں تھی جتنی بڑی آپ مجھے سزا دے رہی ہیں۔

عارض کی بات پر حیام تلخی سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہنسی تھی۔

سچ میں عارض کیا آپ کو ایسا لگتا ہے۔۔؟

بازو چھوڑیں میرا عارض۔۔۔

ساتھ ہی حیام نے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔ حیام کی کوشش پر عارض نے اپنی گرفت سخت کی تھی۔

حیام یہ بازو میں نے چھوڑنے کے لیے نہیں تھاما۔

عارض ایک ایک لفظ وہ چبا کر بولا۔

عارض مجھے ایک کمزور لڑکی سمجھنے کی کوشش مت کیجئے گا۔

میں نہیں سمجھ رہا میری زخمی شیرنی۔

زخمی شیرنی۔۔۔!حیام کو صدمہ لگا تھا۔

ہاں ناں جب میری بیوی مجھ جیسے بدتمیز اور پتھر دل انسان کے دل میں اپنا مقام بنا سکتی ہے اور مستقیم جیسے گھٹیا انسان سے لڑ کر اپنی عزت کی حفاظت کر سکتی ہے تو وہ کمزور کیسے ہو گی۔

بتاؤ زرہ زخمی شیرنی عارض اس کے ماتھے کے زخم کے نشان پر شہادت کی انگلی رکھتا بولا تھا۔

حیام کو اس کے زخمی شیرنی کہنے کی وجہ سمجھ آ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کی بات پر اس نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو عارض سے چھڑوایا تھا اور اپنے قدم آگے کی جانب بڑھائے تھے۔

حیام رکیں میری بات سنیں کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔؟

ورنہ اس دن ہمارے درمیان سب ٹھیک ہو گیا تھا۔

نہیں سننی مجھے آپ کی کوئی بات۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

کیوں مسز۔۔۔؟

عارض کے مسز کہنے پر حیام کے قدموں کو بریک لگی تھی اور اس نے نظریں گھوما کا ارد گرد دیکھا تھا اور پھر اپنا رخ عارض کی جانب موڑا تھا۔

کیونکہ مسٹر آپ ایک نہایت بد تمیز، پتھر دل، کھڑوس، اکڑو اور بے رحم انسان ہیں۔

واہ اس بار آپ نے مزید تین ناموں کا اضافہ کیا ہے۔

عارض جان گیا تھا حیام اس سے کسی بات پر ناراض ہے۔

چلیں کوئی بات نہیں جیسا بھی ہوں بد تمیز، پتھر دل، کھڑوس، اکڑو اور بے رحم مگر اللہ نے لکھا آپ کے ہی نصیب میں ہے۔

افف۔۔۔! حیام اس کی بات پر چڑی تھی۔

آپ پاگل بھی ہیں غصے سے کہتے وہ آگے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

مس احمد یہی پاگل انسان آپ کو آپ کے گھر کی دہلیز تک چھوڑ کر آئے گا۔

عارض کی بات کو حیام نے ان سنا کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

محترمہ لگتا ہے آپ کو لائبریری کا رستہ بھول گیا ہے۔

عارض کی بات پر حیام رکی اور لائبریری کی جانب اپنے قدم بڑھائے۔

جس کے پلے آپ جیسا پاگل پڑے گا اس کا دماغ ہلے گا نہیں تو اور کیا ہو گا۔

سوچ لیں محترمہ یہ پاگل تو ساری زندگی آپ کے پلے پڑا رہے گا تھوڑے بادام شادام کھانا شروع کر دیں۔

مجھے بادام مت کھلائیں خود جا کر کھائیں تا کہ آپ کا دماغ اپنی جگہ پر آئے۔

اس وقت ہم یونیورسٹی میں ہیں اور آپ کو چھیچھوری حرکتیں سوجھ رہی ہیں۔

تو محترمہ کون سا کسی غیر کے ساتھ کر رہا ہوں اپنی ہی منکوحہ کے ساتھ کر رہا ہوں۔

یا اللہ مجھے صبر دے۔۔۔حیام منمنائی تھی۔

کچھ کہا محترمہ۔۔۔؟

جی بھاڑ میں جائیں حیام کو ایک بار پھر غصہ آیا تھا۔

ٹھیک ہے پھر آپ راستہ بتا دیں بلکہ ایسا کریں وہاں تک چھوڑ آئیں مجھے۔

عارض۔۔۔!حیام غصے بھری نظر اس پر ڈال کر لائبریری میں داخل ہوئی تھی۔

جتنی دیر حیام لائبریری میں کام کرتی رہی تھی اتنی دیر ہی عارض اس کے پاس بیٹھا اپنا کام کرتا رہا تھا۔

حیام کا ارادہ تو گھر جانے کا ہی تھا وہ جانتی تھی اگر وہ یہ کہے گی کہ گھر جا رہی ہے تو عارض اس کے منع کرنے کے باوجود گھر تک چھوڑنے جائے گا اور وہ اس کو آس پاس پا کر بمشکل خود کی اس سے ناراضگی ظاہر کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

معاف تو وہ عارض کو اسی دن کر چکی تھی بس اب مصنوعی خفگی جھاڑ رہی تھی۔

حیام کہاں گم ہیں۔

اس کو مسلسل سوچوں میں گم پا کر عارض نے اس کے سامنے اپنا ہاتھ لہرایا تھا۔

ج جی۔۔۔!

کہاں گم ہیں۔

کہیں نہیں۔

اچھا چلیں آپ کو گھر چھوڑ دوں اور یہ مت کہنا میں چلو جاؤں گی اٹھیں اپنا سامان سمیٹیں۔

عارض اپنے اکھڑ لہجے میں کہتا اٹھا اور ریکس میں پڑے اپنے بیگ کی جانب بڑھا۔

یہ مت کہنا میں خود چلی جاؤں گی اٹھیں اپنا سامان سمیٹیں۔

عارض کے جاتے ہی حیام منہ بسور کر اس کی نقل اتارتے منمنائی تھی۔

دس منٹ بعد وہ دونوں یونیورسٹی کے باہر موجود تھے۔

ہم جائیں گے کیسے گاڑی تو آپ لائے نہیں ہیں میرا گھر یہاں سے واکنگ ڈسٹنس پر نہیں ہے جو ہم ٹہلتے ہوئے چلے جائیں گے۔

اچھا یہ پکڑیں میں آتا ہوں۔ عارض نے اپنا بیگ حیام کو تھمایا تھا اور خود یونیورسٹی کے باہر پارک بائیکس میں سے ایک بائیک نکال کر حیام کے سامنے لایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے ہیلمیٹ پہن رکھا تھا۔

بائیک کو دیکھ کر حیام کی آنکھوں میں کچھ چمکا تھا۔

ذہن کے پردوں پر ایک منظر نمودار ہوا تھا۔

ماضی

حیام کیا کر رہی ہو۔۔۔؟

کچھ نہیں ایک نظر اٹھا کر اس نے آنے والے کو دیکھا اور واپس کاغذ پر لکیریں کھینچنے میں مصروف ہو گئی۔

حیام۔۔۔!

ہمم بولو میرے ہاتھ مصروف ہیں مگر کانوں سے سن سکتی ہوں میں۔

افشاں منہ بناتے اس کے سامنے آکر بیٹھی تھی۔

دوست اتنے دونوں بعد تمھارے گھر آئی ہے اور تم اس فضول سے کاغذ میں سر دیے بیٹھی ہو دیکھاؤ تو صحیح کیا کر رہی ہو۔

ساتھ ہی افشاں نے حیام کے ہاتھ سے وہ کاغذ لیا تھا۔

اوو مائے گوڈ حیام اٹس لک سو بیوٹیفل۔

حیام نے اس کاغذ پر ہیوی بائیک پر سوار ایک لڑکا بنایا تھا جو مڑ کر اپنے پاس کھڑی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ان دونوں نفوس کے چہرے نظر نہیں آرہے تھے کیونکہ لڑکی کی پشت بنائی گئی تھی اور لڑکے کا چہرہ ہیلمٹ میں چھپا ہوا تھا۔

وہ منظر کسی یونیورسٹی کا معلوم ہوتا تھا۔

حیام یہ کہاں سے دیکھ کر بنایا ہے۔۔۔؟

کہیں سے بھی نہیں اور چھوڑو اس کو یہ بتاؤ خیریت سے آج میرے غریب خانے میں چلی آئی ہو۔

کیوں میں بغیر کسی خیریت کے نہیں آسکتی۔

نہیں میں نے ایسا کب کہا۔۔۔؟

افشی سے کاغذ لے کر حیام نے اس پر اپنے سائین کیے تھے۔

اچھا یہ تو بتاؤ یہ سکیچ والا سین کون سی مووی کا ہے؟

کسی بھی نہیں۔۔۔حیام افشاں کو دیکھتے بولی تھی۔

آج تم مجھے ان سب ڈرائینگز کے راز بتا ہی دو۔۔!

ان کا کوئی راز نہیں ہے۔۔۔

حیام اٹھ کر اپنے کمرے میں موجود چینجنگ ایریا کی جانب بڑھی تھی اور الماری کھول کر وہ کاغذ ایک مخصوص جگہ پر رکھا۔

رکو حیام مجھے یہ سب دکھاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں افشاں ابھی نہیں۔

چلو ہم نیچے چلتے ہیں۔

ابھی نہیں تو ایسے بول رہی ہو جیسے میں نے تمھاری سن لینی ہے کہتے ہی افشاں نے اسے پیچھے ہٹا کر خود اس کی جگہ لی تھی اور وہ تمام کاغذات نکال کر اس کے بیڈ پر آ بیٹھی۔

افشاں کی حرکت پر حیام نے صبر کا گھونٹ بھرا تھا۔

اس کی بنائی گئی ہر تصویر میں لڑکے اور لڑکی کے چہرے نہیں تھے ہر تصویر کو پشت سے بنایا گیا تھا۔

حیام یہ سب کس کی ڈرائینگز ہیں۔

میرے خیالات کے وہ رنگ ہیں جن کی میں خواہش کرتی ہوں شاید وہ کبھی میری زندگی میں پورے ہو جائے۔

وہ یہی تو ہمیشہ سے کرتی تھی کوئی بھی ایسی آس جو حیام کے دل میں جاگتی، جو وہ چاہتی تھی کہ اس کا شوہر اس کے لیے پورا کرے تو وہ ان کو کاغذ کے ٹکڑوں پر ایک تصویر کی شکل میں ڈھال دیتی تھی۔

حال

حیام کن سوچوں میں گم ہیں واپس گھر نہیں جانا کیا۔۔۔؟

جانا ہے۔۔۔

پھر بیٹھیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کے ساتھ نہیں نہیں ایسے ہی میں گر گئی تو آپ کو پتا بھی نہیں چلے گا۔

میں گرنے نہیں دوں گا۔عارض نے مڑ کر حیام کو دیکھا تھا۔

چند لمحات کو عارض کے مڑنے سے حیام کی ڈرائینگ کے منظر نے حقیقت کا رنگ لیا تھا۔

حیام کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

محترمہ آپ بائیک پر بیٹھ کر مسکرا لیجیے گا۔

آپ کے شوہر نے آفس بھی جانا ہے ورنہ آپ کے سسر صاحب نے تنظوں کی بارش کر دینی ہے آپ کے بد تمیز، بے رحم، پتھر دل، اکڑو، کھڑوس اور پاگل شوہر پر۔

ویسے آج تک اکڑو اور کھڑوس کے الفاظ ہی سنے تھے اپنے لیے چلو بیگم کی دی گئ سوگات ہے دل و جان سے قبول ہے۔

یہ سب باتیں عارض صرف بڑبڑا ہی سکا تھا اگر بول دیتا تو کوئی بعید نہیں تھی کہ اس کی یہی بیگم گھر پہنچنے سے پہلے اسے ہسپتال پہنچا دے۔

عارض چلیں بھی اب آپ کو دیر نہیں ہو رہی۔عارض کے پیچھے بیٹھتے حیام بولی تھی۔

دھیان سے پکڑ کر بیٹھنا حیام اور یہ بیساکھی مجھے دیں۔۔۔

عارض کے کہتے ہی حیام نے اپنی بیساکھی اسے تھما کر اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

افف یہ محترمہ میرے پورے دل پر قبضہ کر کے مجھے پتھر دل کہتی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

عارض بائیک سٹارٹ کرتے سائیڈ مرر میں نظر آتے حیام کے عکس کو دیکھتا سوچ رہا تھا۔

زین۔۔۔!

عالیان۔۔۔!

وہ دونوں مین گیٹ کی جانب بڑھ رہے تھے جب آہل نے ان کو آواز دی۔

ہاں آہل کیا ہوا سب خیریت ہے؟ کہیں بھابھی نے تو کچھ نہیں کہہ دیا۔۔۔؟

زین تم جب بھی بولنا فضول ہی بولنا۔

اچھا اب بتاؤ بھی کیا ہوا ہے؟

کچھ مجھے عارض سے بات کرنی تھی کہاں ہے وہ۔

تمھیں نہیں پتا کہاں ہے عارض۔۔۔؟

مجھے معلوم ہوتا تو تم دونوں سے کیوں پوچھتا۔

اچھا چلو میں تمھیں بتاتا ہوں کیا ہوا ہے۔زین آہل کی گردن میں اپنا بازو ڈالے بولا تھا۔

کیا کوئی مسئلہ ہو گیا ہے۔۔۔؟

ایسا ویسا بہت بڑا ہوا ہے۔

وہ حیام بھابھی ناں۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا حیام کو عارض نے کچھ کہا ہے کیا۔۔؟اس کو میں نہیں چھوڑوں گا۔

میں نے اسے کہا بھی تھا اگر میری بہن کو اس نے کوئی بھی تکلیف دی تو میں اس کا پورا حساب لوں گا۔

اوے کچھ نہیں کہا اس نے تمھاری بہن کو بلکہ وہ اس کو گھر چھوڑنے گیا ہے۔

گدھے انسان آہل نے اس کی کمر میں مکا جڑا تھا۔

اچھا تم یہ بتاو کیا کام تھا عارض سے۔۔۔؟

کچھ خاص نہیں بس اس کے ساتھ مارکیٹ جانا تھا میں نے اور اس نے کچھ چیزیں لینی تھی۔

اوو اچھا آگر جانا ہے تو ہم ساتھ چلتے ہیں اس کا تو پتہ نہیں وہ کب فارغ ہوتا ہے۔۔۔

خیر ایسا کرتے ہیں کل چاروں چلیں گے۔۔۔

یہ بھی صحیح ہے۔۔۔ آہل ایک بات تو بتاو زین آہل کی گردن میں اپنا بازو دوبارہ ڈالتے ایسے بولا تھا جیسے بہت ہی راز کی بات کرنے والا ہو۔

ہاں پوچھو کیا ہوا ہے۔۔۔؟

کیا تم بھی حلال ہونے کے بعد ایسا ہو جاوگے۔۔۔؟

کیسے۔۔۔؟

آہل نے حیرت سے سوال کیا تھا۔

عارض جیسے۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

کیا مطلب عارض جیسے ۔۔۔؟

مطلب یہ میرے یار کے زن مریدی کرتے کرتے ہمیں بھول جائے گا۔

زین ۔۔۔! آہل ایک دم چیخا تھا۔

زین وہاں سے دوڑ لگا چکا تھا اب منظر کچھ یوں تھا کہ زین آگے آگے بھاگ رہا تھا اور آہل اس کے پیچھے تھا۔

میں پارکنگ میں جا رہا ہو تم دونوں لڑ مر کے وہی آجانا۔

رک جاو زین آج تم میرے ہاتھوں نہیں بچو گے۔

چند ہی قدموں میں آہل نے اسے گردن سے پکڑ لیا تھا۔

اب بتاؤ کیا بکواس کر رہے تھے تم۔

کچھ نہیں میرے بھائی میں تو بس یہ بول رہا تھا کہیں تم ہمیں بھول نا جاؤ۔

نہیں ایسا نہیں ہو گا۔

پکا ناں۔

ہاں ہاں۔

رکو ذرہ میں یہ سب ریکارڈ کر لوں کل کو تم بدل گ ئے تو میں تمھیں یہی ثبوت دیکھاؤ گا۔

زین کی بات پر آہل کا قہقہہ گونجا تھا۔

فکر مت کرو میرے بھائی میں نہیں بدلوں گا۔ اور اس کو اب اندر رکھ لے۔

Posted On Kitab Nagri

آہل زین کا فون والا ہاتھ نیچے کرتا بولا تھا۔

کیا یاد کرو گے تم کس سخی سے پالا پڑا ہے جاو تمھیں معاف کیا۔

کرم نوازی ہے محترم کی۔ آہل اپنے سینے پر ہاتھ رکھتا سر جھکا کر بولا۔

اب چلیں۔

جو حکم محترم کا۔

اس کے بعد وہ دونوں پارکنگ کی جانب بڑھے جہاں عالیان ان کا انتظار کر رہا تھا۔

میز پر پیپرز اور فائلز کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔

میز کے ایک طرف احمد صاحب اور دوسری طرف وحید صاحب بیٹھے کچھ کاغذات کا معائنہ کر رہے تھے۔

احمد۔۔۔!

جی بھائی۔۔۔؟

ادوانی نے کب سے کمپنی میں جعلی ادویات کا کام شروع کیا ہے۔

پچھلے بارہ سال سے بھائی۔

یعنی بارہ سال پہلے ہمارے پروجیکٹ میں جو کلیش ہوئے تھے ان کی وجہ بھی ادوانی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی بھائی اور ادوانی صاحب کی وجہ سے میری کمپنی کو کافی لوس بھی ہوا ہے۔۔۔

یہ تو شکر ہے میں نے اس کی اس حرکت پر ایکشن لے لیا ورنہ نجانے وہ میری کمپنی کو اور کتنا نقصان پہنچاتا۔

احمد۔۔!

وحید صاحب نے احمد صاحب کو پکارا تھا۔

کیا مستقیم ادوانی کا بیٹا ہے۔۔۔؟

جی بھائی۔

اس نے کافی کوشش کی تھی کہ میں ادوانی کے بیل پیپرز پر سائین کر دوں مگر جب میں نے انکار کیا تو آپ نے دیکھاناں اس نے حیام کا کیا حال کیا تھا۔

وحید بھائی۔۔۔!

احمد صاحب نے ان کو پکارا تھا۔

بھائی مجھے لگتا ہے کہ حیام کو پاور اوف اٹارنی بنانے کا میرا فیصلہ غلط تھا۔

احمد تم یہ صرف ایک حادثے کی بنا پر بول رہے ہو۔

ابھی کچھ دیر پہلے تم نے ہی بتایا تھا کہ حیام نے کمپنی کے لیے کتنے اچھے فیصلے لیے ہیں۔

مگر بھائی۔۔!

دیکھنا وہ جب اس کمپنی کو سنبھالے گی تو تمھیں اس پر کتنا فخر ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

میں جانتاہوں بھائی وہ مجھے بزنس کے معاملات میں کبھی مایوس نہیں کرے گی۔

مگر بھائی میں یہ نہیں چاہتا کہ اس بزنس کی وجہ سے اس کی عزت پر کوئی بھی آنچ آئے۔

احمد حیام ایک مضبوط لڑکی ہے وہ چاہتی تو مستقیم کی فائل پر سائین کر سکتی تھی مگر اس نے نہیں کیے۔

جب اس گھٹیا انسان نے اس کی عزت پر حملہ کیا تو اس نے بہت اچھے سے اپنی حفاظت بھی کی۔

بھائی وہ سب ٹھیک ہے مگر۔۔۔

احمد حیام ایک سمجھدار بچی ہے اس کے لیے پریشان مت ہو۔ حالات کے ساتھ وہ سب معاملات کو سمجھ جائے گی۔

مجھے یہ بتاؤ کہ ادوانی کے کیس کی اگلی پیشی کب ہے۔۔۔؟

بھائی اس کے کیس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ عدالت نے اس کو دس سال قید بامشقت سنائی ہے۔

یہ تو اچھا ہو اوہ اپنے برے کاموں کی وجہ سے انجام کو پہنچ گیا۔

ابھی وہ دونوں بات کر ہی رہے تھی جب احمد صاحب کا فون رنگ ہوا۔

عارض کی کال ہے وحید صاحب کی طرف دیکھتے انہوں نے کال اٹھائی تھی۔

مگر اگلے ہی لمحے ان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

بیٹا آپ جب چاہو اسے اپنے ساتھ لے کر جاسکتے ہو اس میں اجازت کی کیا ضرورت ہے۔

دوسری جانب سے نجانے کیا کہا گیا تھا جس کی وجہ سے ان کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بیسٹ اوف لک بیٹا کہتے ہی انہوں نے فون بند کیا تھا۔

کیا کہہ رہا تھا عارض۔

اجازت مانگ رہا تھا کہ حیام کو کچھ دیر کے لیے اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہے۔

خریت تھی۔۔۔؟

جی بھائی کہہ رہا تھا وہی کام ہے جس کے بارے میں اس نے ہم سب سے بات کی تھی۔

بس اللہ سے دعا ہے احمد کی اللہ ہمارے بچوں کو ایسے ہی ہستا بستا رکھے۔

ان کو ہر آزمائش سے بچا کر رکھے۔

آمین۔

دونوں یک زبان ہو کر بولے تھے۔

ان دونوں نے اپنے بچوں کی ابدی خوشیوں کی دعا کی تھی۔

زندگی ایک کتاب کی مانند ہے اور ہم اس کتاب کے کورے کاغذ پر اپنی خوشیوں اور غموں کی سیاہی سے لمحہ بہ لمحہ احوال درج کرتے ہیں۔

کبھی یہ زندگی طوفان میں سمندر کی لہروں کی ماند بپھر جاتی ہے اور کبھی صحرا کی ریت کی مانند ٹھہر جاتی ہے۔

رشتے ناطے، دوستیاں ہی اصل میں زندگی کی رونق ہیں اور ان رشتوں میں سب سے اہم پہلو محبت ہے۔

محبت میں شدت بھی ہوتی ہے اور گہرائی بھی۔

Posted On Kitab Nagri

رشتوں میں موجود شدت تو وقت کے ساتھ ساتھ کم ہوتی جاتی ہے لیکن گہرائی بڑھتی چلی جاتی ہے۔

جو رشتے گہرے ہوتے ہیں وہ کبھی نہیں ٹوٹتے اور جن میں گہرائی کی جگہ شدت ہوتی ہے وہ رشتے ریت کی مانند ہاتھ سے پھسل کر بکھر جاتے ہیں۔

حیام۔۔۔!

جی۔۔۔؟

کیا آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے۔۔۔؟

امید پر دنیا قائم ہے عارض۔

اوو اچھا مجھے تو آپ کا سرد گرم رویہ دیکھ کر لگتا ہے محترمہ آپ کی ناراضگی ختم ہو چکی ہی بس آپ مجھ سے نخرے اٹھوا رہی ہے۔

عارض کے اتنا کہتے ہی حیام نے شیشے میں جھلملاتے اس کے عکس کو دیکھا تھا۔

حیام اس کے اتنے درست اندازے پر خود کی حیرت پر قابو پاتے بولی دل کو بھلانے کو غالب یہ خیال بھی اچھا ہے۔

یہ بھی صحیح ہے۔

عارض۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

ہم آپ کے نام کا مطلب کیا ہے۔

کیوں میرے نام کے مطلب سے میری شخصیت کو پرکھنا چاہ رہی ہیں۔

کتنا فضول سوچتے ہیں آپ۔۔۔

ابھی تو میں بہت کچھ سوچ رہا ہوں مگر وہ بالکل بھی فضول نہیں ہے۔

جہاں تک بات ہے میرے نام کے مطلب کی تو عارض کا مطلب ابر ہے۔

ابر کا مطلب معلوم ہے یا وہ بھی بتاؤ۔۔؟

معلوم ہے حیام منہ بنا کر بولی تھی۔

وہ شخص جو اس کا شوہر تھا اس نے ایک بادل کی طرح ہی اس پر سایہ کیا ہوا تھا۔اس نے حیام پر کڑے حالات کی تپتی دھوپ میں ایک بادل کی طرح سایہ کر کے ٹھنڈی ہوا پہنچائی تھی۔

زمانے اور خاندان بھر کے سوالات کے سامنے وہ خود ڈھال بن کر کھڑا ہوا تھا اور ہر ایک کا منہ بند کر دیا تھا۔

وہ کیسے اس شخص سے خفا رہتی جو اس کا محافظ تھا۔۔؟

حیام ہماری منزل آگئی ہے۔۔۔

عارض کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی۔

مگر عارض یہ میرا گھر نہیں ہے۔

حیام اپنی سوچوں میں اس قدر گم تھی کہ اس کو انجان رستوں کا بھی علم نہیں ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی یہ آپ کا نہیں ہمارا گھر ہے۔۔۔

عارض ہیلمٹ اتار کر اپنے بال درست کر رہا تھا۔

اپنے بال سیٹ کرتا عارض اس لمحے حیام کو بہت ہی پیارا لگا تھا۔

حیام آئیں اندر چلیں۔۔۔عارض بائیک پارک کر کے اس کا ہاتھ تھامتے بولا تھا۔

مگر عارض مجھے گھر جانا ہے۔۔۔

یہ بھی آپ کا ہی گھر ہے حیام۔اس نے حیام کی سنے بغیر اس کا ہاتھ تھامتے چلنا شروع کیا۔

مگر میری بیساکھی۔۔۔؟

جب آپ کو سہارا دینے کے لیے میں ہوں تو اس کی ضرورت نہیں ہے کہتے ہی عارض نے اپنی جیب سے چابی نکال کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تھا۔

علی چاچا۔۔!دروازہ بند کرتے ہی عارض نے اس گھر کی نگرانی کے لیے موجود چاچا کو آواز دی جو کسی بوتل کے جن کی طرح سامنے حاضر ہوئے تھے۔

اسلام علیکم علی چاچا۔۔۔

واعلیکم السلام کیسے ہو بیٹا۔۔۔

بیٹا اس بار ہفتے میں دوسری بار اپنی شکل دکھائی ہے پہلے تو مہینے میں ایک بار ہی چکر لگاتے تھے۔

چچا بس ایک ضروری کام تھا اسی لئے آیا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

چلو صحیح آپ اپنا کام کر لیں میں کھانے کا انتظام کرواتا ہوں۔

ابھی صبح ہی رشیدہ کو کہہ کر آپ کا کمرہ صاف کروایا تھا۔

چاچا وہ میرا پارسل آگیا تھا۔۔؟

جی بیٹا آپ کی الماری میں رکھوادیا تھا۔

بہت شکریہ علی چاچا۔

عارض۔۔!

عارض کو باتوں میں مصروف دیکھ کر حیام نے اسے آواز دی تھی۔

حیام کی آواز پر علی چاچا نے پہلے اس کی جانب دیکھا جو کندھے پر بیگ ڈالے ان کے سامنے کھڑی تھی اور پھر عارض کی جانب دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہے ہوں یہ لڑکی کون ہے۔

کیونکہ عارض جب بھی آتا تھا اکیلا ہی آتا تھا آج اس کے ساتھ حیام کو دیکھ کر ان کی حیرانی بجا تھی۔

ان کے اس طرح دیکھنے پر عارض مسکراتا ہوا حیام کا ہاتھ تھامے علی چاچا کے مقابل کھڑا ہوا جبکہ حیام اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔

چچا ان سے ملیے یہ ہیں مسز عارض اور حیام یہ ہیں علی چچا یہ اس گھر کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

عارض نے ان کو اپنے نکاح کے بارے میں کچھ دن پہلے ہی بتایا تھا۔

اسلام علیکم چچا۔۔۔حیام نے جھجھکتے سلام کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وا علیکم السلام بیٹا انہوں نے مسکرا کر حیام کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا تھا۔

ہمیشہ خوش رہو دونوں شکریہ چچا۔

آئیں حیام میں آپ کو ہمارا گھر دیکھاتا ہوں کہتے ہی عارض آگے کی جانب بڑھا تھا۔

عارض پلیز میرا ہاتھ چھوڑ دیں اچھا نہیں لگتا۔

کس کو اچھا نہیں لگتا وہ سیڑھیاں چڑھتے پوچھ رہا تھا۔

وہ چچا کے سامنے۔۔۔!

حیام چچا کچھ نہیں سوچیں گے سیڑھیاں چڑھتے عارض نے رک کر اس کی جانب رخ موڑتا بولا تھا۔

اب خاموشی سے چلیں۔

عارض مما پریشان ہو رہی ہوں گی۔

آپ فکر مت کریں ان کو معلوم ہے کہ آپ میرے ساتھ ہیں۔

عارض کے بات سن کر حیام نے خاموشی سے عارض کے ساتھ اپنے لڑکھڑاتے قدم بڑھائے تھے۔

عارض اس کو پورا گھر دیکھتا رہا جو حیام کو بہت پسند آیا تھا۔

حیام اب اس آخری کمرے کی باری یہ والا کمرا ہمارا ہو گا۔

عارض نے جیسے ہی دروازہ کھولا ایک لمحے کو حیام رکی تھی۔

عارض جانتا تھا کہ حیام کا کچھ ایسا ہی ری ایکشن ہو گا اسی لیے اس نے حیام کا ہاتھ بھی چھوڑ دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض چاہتا تھا کی اب وہ اس کے یا بیساکھی کے سہارے کے بغیر چلنے کی کوشش کرے اسی لیے وہ بیڈ پر جا بیٹھا جبکہ حیام چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی دیوار پر لگی اس بڑے سائز کی تصویر کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔

عارض یہ۔۔۔کیا ہوا پسند نہیں آئی۔

نہیں عارض بہت پیاری ہے اس نے ایک نظر اس تصویر کو دیکھا تھا۔

جو حیام اور عارض کے نکاح کی تھی۔

دس سال کا عارض اور آٹھ سال کی حیام ایک دوسرے کے سنگ بہت ہی پیارے لگ رہے تھے۔

عارض نے سفید رنگ کا کرتا پاجامہ پہنا ہوا تھا جبکہ حیام نے سفید رنگ کی گولڈن کام والی انارکلی فراک کے ساتھ لال دوپٹہ لیا ہوا تھا۔

حیام کی آنکھیں نم ہوئی تھی وہ نم آنکھوں کے ساتھ مڑی اور عارض کے پاس آکر بیٹھی تھی۔

خبر دار اگر آپ روئیں تو۔۔۔عارض کے کہتے ہی حیام نے اپنی نم آنکھوں صاف کی تھی۔

عارض میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس تصویر کو میں یوں آپ کے کمرے میں دیکھوں گی۔

بلکہ میں نے تو آج تک اس بات کا بھی صرف تصور ہی کیا تھا کہ آپ یوں میرے مقابل موجود ہوں گے۔

حیام اب اس بات کا یقین کر لیں میں آپ کے سامنے موجود ہوں۔ یہ سارے کھیل قسمت کے ہوتے ہیں۔

جب کسی شخص کی روح سے ہماری روح کا ٹکراؤ ہوتا ہے تب ہی ہم محبت سے عشق کی انتہا کو پہنچتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

ورنہ یہاں تو مٹی کے وجودوں کی ظاہری کشش بھی انسان کو نہیں بھاتی اور کبھی سادہ روح والا انسان ہمیں جان سے پیارا ہو جاتا ہے۔

جانتی ہیں حیام آپ کی روح کی سادگی نے ہی مجھے اپنا اسیر بنایا تھا۔

ورنہ میرے ارد گرد بہت سے وجودوں کی ظاہری کشش موجود تھی۔

مگر جانتی ہیں کشش کچھ عرصے بعد ختم ہو جاتی ہے مگر جب دو روحوں کا ملن ہوتا ہے تو وہ ایک دوسرے سے وفا نبھاتے ہی دم توڑتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں یہ چیز لوگوں میں بہت عام ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ پسند کی شادیاں زیادہ دیر نہیں چلتی میں تو اس بارے میں یہ کہوں گا کہ وہ لوگ وقتی کشش کے اثر میں بہت بڑے فیصلے لے لیتے ہیں جس کی وجہ سے بعد میں بات لڑائی جھگڑوں اور علیحدگی تک پہنچ جاتی ہے۔

جہاں تک ہماری بات ہے تو ہماری روحوں کو تو اللہ نے بچپن میں ہی ایک کر دیا تھا نکاح جیسے خوبصورت بندھن میں باندھ کر۔

اکثر میں یہ سوچتا ہوں شاید میں آپ کی جانب متوجہ ہوا وہ ہمارے اسی رشتے کی طاقت کا اثر تھا۔

ہماری روحیں ایک تھی حیام۔

ہم ایک دوسرے کے وجود کا حصہ ہیں۔

حیام اس کی آواز کے اثر میں کھوئی اس کی تمام باتیں سن رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ عارض کچھ اور بولتا دروازہ ناک ہوا تھا۔

آجائیں۔۔۔!عارض کے پکارتے ہی علی چچا اندر آئے تھے۔

عارض بیٹا بٹیا رانی کو لے کر آجاؤ کھانا تیار ہے۔

جی چچا ہم آرہے ہیں۔ان کے جاتے عارض حیام کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

حیام میری ایک بات مانیں گی۔۔۔

عارض کی بات پر حیام نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

میں آپ سے دوبارہ نکاح کرنا چاہتا ہو۔حیام نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

وہ شخص کیسے اس کے دل کی ہر خواہش اس کی زبان پر آنے سے پہلے جان جاتا تھا۔

عارض نے حیام کے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔

حیام جب ہمارا نکاح ہوا تھا ہم دونوں بہت چھوٹے تھے اس رشتے کی اہمیت سے بے خبر تھے۔

ان دونوں نے ایک ساتھ دیوار کی جانب دیکھا تھا۔

میں چاہتا ہوں کی ہم دوبارہ نکاح کریں تاکہ اس خوشی کو محسوس کر سکیں آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں۔

عارض کی بات پر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

اوکے پھر میں ماما بابا خالہ اور خالو سے کہتا ہو دو ہفتے بعد ہی وقاص بھائی کے ولیمے پر ہمارا نکاح رکھ لیں۔

عارض کی خوشی اس کی باتوں سے جھلک رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ توسب ایسے بتارہا تھا جیسے ساری پلیننگ کر کے بیٹھا ہو۔

عارض کے چہرے سے جھلکتی خوشی دیکھ کر حیام بھی مسکرا دی۔

تھینک یو سو مچ زندگی میں بتا نہیں سکتا میں کتنا خوش ہوں۔

اپنی خوشی میں عارض بے اختیار اس کے ماتھے پر بوسا دے کر گلے لگا گیا جبکہ اس کی اس بے اختیاری پر حیام کو سمجھ ہی نہیں آئی کہ وہ کیا کہے۔

اس لیے شرما کر خاموشی سے سر جھکا گئی۔

عارض مجھے بھوک لگ رہی ہے۔

ہاں آئیں کھانا کھانے چلتے ہیں پھر میں آپ کو گھر چھوڑ آؤں گا۔

مگر اس سے پہلے آپ کو میری ایک وش پوری کرنی ہو گی آپ میری وہ وش پوری کریں گی تو پھر میں آپ کو ایک گفٹ دوں گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ادنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

کیا وش ہے۔۔۔؟ سیڑھیاں اترتی حیام پوچھ رہی تھی۔

پہلے کھانا کھائیں پھر بتاؤں گا۔

مگر وش بھی میں تب پوری کروں گی اگر وہ قابل قبول ہوئی۔

او کے باس اور کوئی حکم۔۔۔؟

نہیں۔۔۔

ان دونوں نے ایک خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا تھا۔

کھانے کے بعد ایک بار پھر وہ دونوں اسی کمرے میں موجود تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عارض جلدی بتائیں آپ کی کیا وش ہے۔

مسز اتنی بھی کیا جلدی ہے تھوڑا صبر کریں۔ عارض کی بات پر حیام نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کو گھورا تھا۔

اچھا حیام یہ دیکھیں یہ کچھ خالی کاغذات ہیں آپ کو ان پر سائین کرنے ہوں گے عارض حیام کی گھوری کو خاطر میں لائے بغیر بولا تھا۔

بالکل بھی نہیں ایسے ہی آپ ان پر کچھ بھی لکھ دیں گے اور بعد میں وہ میرے گلے پڑ جائے گا۔

اچھا ادھر دیکھیں حیام کے سامنے ہی عارض نے ان کاغذات پر کراس کی شکل میں لائنز لگا دی تھی۔

اب تو میں کچھ نہیں کر سکتا اب تو مجھے اوٹو گراف دیں گی۔

کیا یاد کریں گے لائیں دیں۔

نہیں ادھر آکر بیٹھیں عارض اپنے ساتھ موجود خالی جگہ کی جانب وہ اشارہ کرتے بولا تھا۔

حیام خاموشی سے چلتی اس جگہ پر جا بیٹھی اور ایک پیپر پکڑ کر اس پر اپنے سائین کیے اور یہ لیں کر دی آپ کی وش پوری کر دی۔

یہ تو راؤنڈ ون تھا اب راؤنڈ ٹو ایک آنکھ بند کر کے اس پر سائین کریں۔

عارض نے دوسرا کاغذ اس کے سامنے رکھا۔

عارض بالکل بچوں والی وشز ہے آپ کی۔

مگر اس کا ریوارڈ بچوں والا نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ہمم---!

پیپر دیں۔حیام نے اس پر سائین کیے تو عارض نے اس کو دونوں آنکھیں بند کر کے سائن کرنے کو کہا۔

جس پر حیام نے آنکھیں بند کی اور سائن کرنے کو ہاتھ بڑھایا مگر عارض نے اسی کاغذ کے اوپر ایک اور کاغذ رکھ دیا اور حیام کا ہاتھ اس جگہ رکھا جہاں اس نے سائن کرنے تھے۔

جیسے ہی حیام نے سائن کیے عارض نے تیزی سے وہ دونوں کاغذات اٹھا لیے۔

چلیں بیگم میری وشز تو پوری ہوئی۔

شکر ہے اب گھر چلیں---

اوہو رکیں اب آپ کے گفٹ کی باری---

آج نہیں پھر کبھی---

سوچ لیں---

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

سوچ لیا گھر چلیں پانچ بجنے والے ہیں۔

ایک تو معلوم نہیں میری منکوحہ کو گھر جانے کی کون سی جلدی ہے۔

ہاں تو ابھی منکوحہ ہوناں اسی لیے گھر جانے کی جلدی ہے۔

میں تو گفٹ آج ہی دوں گا۔

عارض ضدی انداز میں بولا تھا۔

اوکے مگر جلدی۔

نہیں چلیں آپ کو گھر چھوڑ آؤں بعد میں ہی دے دوں گا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

شکر ہے آپ کو میرے گھر کا خیال تو آیا۔

ویسے محترمہ یہ بھی آپ کا ہی گھر ہے۔

اچھاناں چلیں ساتھ ہی حیام اٹھی اور سیڑھیاں اترتی لاؤنج میں پہنچی۔

اپنا بیگ کندھے پر ڈالے وہ جانے کے لیے بالکل تیار تھی۔

اتنی دیر میں حیام کا فون رنگ ہوا۔

اس نے فوراً بیگ اتار کر فون نکالا۔اس پر افشاں کی کال تھی۔

اسلام علیکم افشی۔۔۔!

واعلیکم السلام کہاں مری ہوئی تھی تم۔افشاں اس کے لہجے سے خوشی محسوس کر گئی تھی۔

حیام آجائیں میں باہر انتظار کر رہا ہوں۔

حیام کیا تم عارض بھائی کے ساتھ ہو۔۔۔؟افشاں نے عارض کی آواز سن کر حیام سے سوال کیا تھا۔

ہاں۔۔۔!

اچھا افشی میں گھر پہنچ کر تم سے بات کرتی ہوں اللہ حافظ۔

جیسے ہی اس نے فون بند کیا اس پر افشاں کی پانچ مسڈ کالز تھی۔

جسے دیکھ حیام نے اپنا ماتھا پیٹا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا حیام۔۔۔؟ حیام کے باہر جاتے ہی عارض نے اس سے سوال کیا۔

کچھ نہیں عارض چلیں۔

تقریباً چھے بجے کے قریب وہ دونوں گھر پہنچے۔

اسلام علیکم مما آج حیام بغیر بیساکھی کے اپنے قدموں پر گھر میں داخل ہوئی تھی اس کی نظر لاونچ میں بیٹھی

ایمان بیگم پر گئی تو اس نے ان کو سلام کیا۔

واعلیکم السلام کیسا ہے میرا بچہ۔۔۔؟

آپ کو کیسی لگ رہی ہوں۔

بہت پیاری۔

ماما۔۔! کہتے ساتھ ہی حیام ان کے ساتھ بیٹھ کر گلے لگی۔

اسلام علیکم خالہ۔۔۔!

واعلیکم السلام عارض بیٹا کیسے ہو۔۔۔؟

آپ کی دعائیں ہیں خالہ جان۔

عارض چلتا ہوا ایمان بیگم کے سامنے موجود صوفے پر بیٹھ گیا۔

عارض بیٹا آپ کا کام ہو گیا۔۔۔؟

جی خالہ جان مان گئی ہے آپ کی بیٹی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

چلو یہ تو اچھا ہے۔

حیام اب بتاؤ کس دن جانا ہے تم نے اپنے نکاح کا ڈریس لینے۔

میرے ساتھ جاؤ گی یا اپنی دوستوں کے ساتھ۔

دیکھتے ہیں مما حیام مصروف سے انداز میں فون پر کچھ ٹائپ کرتی بولی۔

مگر اگلے ہی لمحے اس نے چونک کر سر اٹھایا۔

مما آپ یہ سب جانتی تھی۔۔۔ مطلب آپ نے یہ بات مجھ سے چھپائی۔۔۔؟

بیٹا عارض نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ وہ تم سے خود بات کرے گا اور تم بھی تو یہ چاہتی تھی۔

تم ہمیشہ کہتی تھیں اگر تمھارا نکاح بچپن میں ناں ہوا ہوتا تو تم اس دن کی خوشی کو محسوس کر پاتی۔

مما۔۔۔!

حیام کو صدمہ لگا تھا اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس کی مما یہ سب عارض کے سامنے بول دیں گی۔

کیا سچ میں خالہ۔۔۔

ہاں بلکل۔

اوو اب سمجھا حیام اتنی جلدی کیسے مان گئی۔

عارض شرارت سے مسکراتے بولا۔

مما میں آپ سے ناراض ہوں کوئی ایسے کرتا ہے بھلا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا بیٹا۔۔؟

مما آپ اپنی بیٹی کی باتیں کسی کو بھی بتا دیں گی حیام منہ بنا کر بولی تھی۔

بیٹا عارض کوئی غیر تھوڑی ہے، میرا بیٹا ہے۔

یہ غلط ہے مما اتنا کہہ کر حیام منہ پھولائے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

ان کو کیا ہوا خالہ۔۔؟

فکر مت کرو عارض کچھ دیر بعد ٹھیک ہو جائے گی۔

بہت دنوں بعد آج میری بچی کے چہرے سے خوشی جھلک رہی ہے۔

میری دعا ہے میری بچی ہمیشہ خوش رہے۔عارض وہ اس واقعے کے بعد بہت خاموش رہنے لگ گئی ہے جس کی وجہ میرا دل کٹ کر رہ جاتا ہے۔

خالہ جان آپ فکر مت کرے وہ بہت جلد پہلے جیسی ہو جائے گی۔

عارض اپنے صوفے سے اٹھ کر ان کے پاس آ بیٹھا تھا۔

خالہ وہ دیکھیں آج حیام بغیر بیساکھی کے اپنے قدموں پر چل رہی ہیں۔

ایمان بیگم نے فوراً سیڑھیاں چڑھتی حیام کی جانب دیکھا تھا۔

یا اللہ تیرا شکر ہے ایمان بیگم کی آنکھیں نم ہوئی تھیں یہ ان کی ہی محنت اور محبت کا نتیجہ تھا جو حیام اتنی جلدی اپنے قدموں پر چلنے لگ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایمان بیگم دن میں تین بار حیام کی مالش کرتی تھی اور ساتھ میں اس کو ایکسر سائز کرواتی تھیں۔

عارض میری بچی کو دنیا کے ہر سرد و گرم سے بچانا وہ بہادر ہے مگر اتنی ہی حساس ہے۔

آپ فکر نہ کریں خالہ جان میرا وعدہ ہے میری طرف سے آپ کو کبھی شکایت نہیں ہو گی۔

ہمیشہ خوش رہو بیٹا۔

ایمان بیگم نے عارض کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا تھا۔

خالہ جان کافی وقت ہو گیا ہے اب میں چلتا ہوں مما انتظار کر رہی ہوں گی۔

بیٹا رات کا کھانا کھا کر جانا۔۔۔

پھر کبھی خالہ جان کہتے ساتھ ہی عارض کھڑا ہوا اور ایمان بیگم کو سلام کرتا اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

اگلے دن یونیورسٹی میں وہ چاروں ایک درخت کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔

اچھا یار میں نے تم لوگوں سے ایک بات کرنی تھی۔

ہاں بولو زری کیا بات ہے۔حیام کے کہتے ہی زری پہلے ایک لمحے کو ان تینوں کو دیکھتی رہی اور پھر بولی میں تم لوگوں کو چھوڑ کر جا رہی ہوں۔

کیا مطلب جا رہی ہوں اور کہاں جا رہی ہو تم نور آنکھیں گھوما کر بولی تھی۔

یو کے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کس لیے جارہی ہو وہاں۔۔۔؟اب کی بار افشاں نے سوال کیا تھا۔

تم لوگوں کو میں بہت تنگ کرتی ہوناں اس لیے جارہی ہوں۔

سوچا تم بیچاریوں پر تھوڑا ترس کھالوں اور تم لوگوں کی جان چھوڑ دوں۔

کیوں فضول بول رہی ہو زری ہم نے کب تم سے کہا تم ہمیں پریشان کرتی ہو۔حیام اسے گھور کر بولی تھی۔

بس آگئی تم اپنے ہٹلر موڈ میں۔۔۔زری کی بات پر حیام نے آنکھیں گھمائی تھی۔

زری تم کیوں جارہی ہو۔۔۔؟نور نے اس کے سر پر رجسٹر مارا تھا۔

بس اب میں فیصلہ کر چکی ہوں مجھے یہاں نہیں رہنا۔

زری دماغ تو نہیں ہل گیا تمھارا یہاں نہیں رہنا تو کہا جانا ہے تم نے۔

ابھی بتایا تو ہے یوکے جانا ہے۔

ایسا کیا ہے وہاں جو پاکستان میں نہیں ہے۔

حیام میری جان وہاں تم تینوں کے بھائی اور۔۔۔

اور کیا زری۔۔؟

اور میرے وہ۔۔زری تھوڑا شرماتے بولی تھی۔

وہ کون زری۔۔۔؟

وہ کا مطلب وہ ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

زہرہ ناصر تم نے سیدھی طرح بتانا ہے یاں نہیں ورنہ میں نے کوئی چیز اٹھا کر تمھیں مارنی ہے تاکہ جو تمھارا دماغ جو سٹھیا گیا ہے اپنی جگہ پر واپس آجائے۔

یار میں تم لوگوں کو یہ بات بہت پہلے بتا دینا چاہتی تھی مگر اس وقت حیام کی طبیعت کی وجہ سے نہیں بتائی تھی۔

بات کیا ہے۔۔۔؟

میرا رشتہ طے ہو گیا ہے اور لڑکا یوکے میں رہتا ہے۔

زری تم ڈگری پوری ہونے سے پہلے کہیں نہیں جا رہی ہو سمجھ آئی ہے۔

حیام یار ماما بابا کو رشتہ اچھا لگا تھا اس لیے انہوں نے ہاں بول دی تھی اور اب لڑکے والے چاہتے ہیں کہ شادی جلدی ہو جائے۔

فائین۔۔۔!

تمھاری لائف ہے جو مرضی کرو تم۔

یار حیام یہ کیا بات ہوئی۔

اچھا تم لوگ مجھ سے پوچھو گے نہیں لڑکے کا نام کیا ہے وہ کرتا کیا ہے۔۔۔

اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں ہے بس تم انکل آنٹی سے کہو کہ لڑکے والوں کو بولیں تمھاری ڈگری ختم ہونے تک وہ لوگ انتظار کریں۔

ڈگری سے پہلے تم نے کہیں نہیں جانا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مگر حیام۔۔۔!اگر مگر کچھ نہیں زری۔حیام ہتمی انداز میں بولی تھی۔

اچھا چھوڑااس بات کو میں تم تینوں کو ٹریٹ دیتی ہوں۔

نہیں لینی ہمیں کوئی بھی ٹریٹ۔

تینوں خفا خفا سی بولی تھی۔

اسلام علیکم پیاری لڑکیوں۔۔۔!

واعلیکم السلام۔ان چاروں نے ایک ساتھ عارض کے سلام کا جواب دیا تھا۔

سب خریت ہے عارض نے حیام کی جانب دیکھتے سوال کیا تھا۔

اور اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا جبکہ عالیان اور زین بھی قریب ہی بیٹھ گئے تھے۔

عارض بھائی آپ سے ایک بات پوچھوں۔

جی جی ضرور پوچھیں۔

کیا آپ مجھ سے ٹریٹ لیں گے۔

ارے واہ زہرہ نیکی اور پوچھ پوچھ زین فوراً بولا تھا۔

دیکھا سب تیار ہے سوائے تم تینوں کے۔

تم پوری یونیورسٹی کو بھی اکھٹا کرلو مگر ہم نہیں جائیں گی حیام غصے سے بولی تھی۔

کیا ہوا ہے حیام آپ غصے میں کیوں ہیں۔۔۔؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں ہوا اس کو مجھ سے ناراض ہیں بس تینوں۔

کس وجہ سے۔۔۔؟

بس ایسے ہی چھوٹی سی بات پر منہ بنا کر بیٹھ جاتی ہیں۔

ویسے زری آپ ہمیں ٹریٹ دے کس خوشی میں رہی ہیں۔

ہر چیز کے پیچھے کوئی وجہ ہوتی ہے اس کے پیچھے کیا وجہ ہے زین میں آپ تینوں کو بتاؤں گی پہلے ان تینوں کو جانے کے لیے راضی کریں۔

بس اتنا سا کام دیکھنا ابھی مان جائیں گی عارض چٹکی بجاتے بولا تھا۔

دیکھتے ہیں بھائی۔زری چیلنج کرتے انداز میں بولی تھی۔

حیام۔۔۔!جی عارض کے پکارتے ہی حیام نے جواب دیا تھا۔

مسز ویسے میرے پاس آپ کے بچپن کی تصویر ہے جس میں آپ کافی مزاحیہ انداز میں ہمارے نکاح والے دن چاکلیٹس تھا رہی تھی اور ساتھ مجھے منہ چڑا رہی تھیں کہتی ہیں تو سب کو دیکھا دوں۔

ایک لمحے کو حیام کے سامنے وہ منظر گھوما تھا۔

اس تصویر میں وہ بہت ہی عجیب و غریب مخلوق لگ رہی تھی۔

عارض کی بات پر حیام نے اسے گھورا تھا۔

اس کا حساب میں آپ سے بعد میں لوں گی۔کہتے ہی حیام اپنا بیگ تھامتے اٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اٹھو تم دونوں بھی چلیں۔

مگر ٹریٹ ہم نے نہیں لینی کھانا کھلانا ہے تو کھیلا دو۔

اوکے ڈن زری اچھلتی ہوئی بولی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ ساتوں ایک ریسٹورنٹ کے باہر موجود تھے۔

کھانا بہت خاموشی میں کھایا گیا تھا۔

کھانے سے جب وہ لوگ فارغ ہوئے تو حیام بولی چلو اب گھر چلیں۔

نہیں حیام کھانے کے بعد میٹھا بھی ہوتا ہے۔

ہمم۔۔!

اپنی جگہ سے اٹھتی حیام واپس بیٹھ گئی تھی۔

زری نے سب کے لیے آئسکریم آڈر کی تھی۔

حیام کیا ہوا ہے آپ کو ایسے کیوں بیحیو کر رہی ہیں۔

کچھ نہیں ہوا عارض۔۔۔

پھر آپ تینوں کا موڈ کیوں اوف ہے۔

اتنی دیر میں سب کی آئسکریم آگئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی اپنی آئسکریم تھامے عارض زین اور عالیان کھانا شروع ہو گئے تھے جبکہ حیام نور اور افشی خاموشی سے زری کو دیکھ رہی تھی جو عارض سے بات کر رہی تھی۔

عارض بھائی میٹھا ہمیشہ خوشی کے موقع پر ضرور ہوتا ہے۔

جی بالکل۔۔۔!

آپ سب کیوں نہیں کھا رہیں۔۔۔ عارض نے ایک نظر ان تینوں کی جانب دیکھا تھا۔

وہ میٹھا آپ کو ہی مبارک ہو جو زری کو ہم سے دور لے کر جا رہا ہے۔

کیا مطلب بھابھی۔۔۔ حیام کی بات پر زین فوراً بولا تھا۔

اس میڈم کا اپنی بی ایس کی ڈگری اپنے سسرال جا کر پوری کرنی کا ارادہ ہے۔

کیا مطلب نور اب کی بار عارض بولا تھا۔

مطلب یہ زری کا رشتہ فائنل ہو گیا ہے اور اب اس کے سسرال والے جلدی شادی کا کہہ رہے ہیں۔

آپ تینوں کو کیا ہو گیا ہے ایسی بہکی باتیں کیوں کر رہیں ہیں۔

افشاں کی بات پر عالیان بولا تھا۔

نہیں عالیان یہ تینوں ٹھیک کہہ رہی ہیں۔

میرا رشتہ پکا ہو گیا ہے۔۔ زری کی بات پر زین کے ہاتھ رکے تھے اور اس کے گلے میں آئسکریم پھنسی تھی۔

زین بری طرح کھانسنے لگ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیاہوا آپ کو زین۔۔۔؟زری نے پانی کا گلاس اس کے سامنے رکھا تھا۔

کک کچھ نہیں۔

وہ بس آئیس کریم۔۔۔زین نے فوراًپانی پیا تھا۔

عارض بھائی دیکھیں ناں کتنی غلط بات ہے ان تینوں نے مجھے مبارکباد بھی نہیں دی آپ ہی دے دیں۔

زری منہ پھولا کر بولی تھی۔

کونجریچولیش زری۔

شکریہ بھائی۔۔۔

بہت مبارک ہو زری عالیان بھی فوراًبولا تھا۔

کونجریچولیش نے زین۔۔۔عارض زین کی طرف دیکھ کر بولا تھا جبکہ زین نے فوراًعارض کی جانب دیکھا کم گھورا زیادہ تھا۔

میرا مطلب تم بھی مبارک دو۔

ہمم۔۔۔ویسے زری،بھابھی افشاں اور نور بالکل ٹھیک ہیں آپ کو اپنی سٹڈی پوری ہونے سے پہلے شادی نہیں کرنی چاہیے۔

دارصل میں بھی ایسا نہیں چاہتی ماما بابا کو رشتہ مناسب لگا تھا تو انہوں نے انکار نہیں کیا اب لڑکے والے شادی جلدی کرنا چاہتے ہیں کہ لڑکے نے واپس یوکے جانا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کیاپتا آپ کو سٹڈی پوری ہونے پر کوئی اس سے زیادہ اچھا رشتہ مل جائے۔۔؟

پھر سوچا جا سکتا ہے اس بارے میں۔

مگر جو میرا نصیب اور مما بابا کو فیصلہ ہو گا وہ دل و جان سے قبول ہو گا۔

ارے واہ ہماری بہن تو شاعرہ بننے کی تیاری کر رہی ہے۔

عارض زری کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

حیام کچھ سیکھیں زری سے ابھی بس اس کا رشتہ فائنل ہوا ہے اور شاعرہ بننے کی تیاری شروع کر دی ہے اس نے اور آپ۔۔۔عارض ابھی بول ہی رہا تھا جب حیام نے گھور کر اسے دیکھا اور حیام کے دیکھتے ہی عارض نے اپنے منہ پر انگلی رکھ لی تھی۔

وائف پاور۔۔۔عالیان کہتے ہی قہقہہ لگا کر ہنسا تھا جبکہ ٹیبل کے نیچے سے عارض نے اس کے پاؤں پر زور سے اپنا پاؤں رکھا تھا۔

عارض کی اس حرکت پر عالیان صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گیا تھا۔

زری ایک مشورہ دوں۔۔۔

جی جی عالیان بولیں۔

اپنے شوہر کو ایسے ہی لگام ڈال کر رکھنا۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان آپ میری دوست کے بارے میں ایسے بولیں گے تو بہت برا پیش آؤں گی۔ زری نے انگلی اٹھا کر عالیان کو وارن کیا تھا۔

سوری پیاری بہنا۔۔۔ عالیان فوراً بولا تھا۔

ویسے زری میرے پاس ایک آئیڈیا ہے جس سے آپ پاکستان اور اپنی دوستوں کے پاس رہ سکتی ہیں۔

وہ کیا ہے۔۔۔؟ زری حیران ہوتے ہوئے بولی تھی۔

آپ کسی پاکستانی لڑکے سے شادی کر لیں سمپل۔

ویسے میری نظر میں ایک لڑکا ہے عقل کا گدھا ہے مگر دل کا بہت اچھا ہے۔

عالیان کے کہتے ہی زین نے اس کو مکا مارا تھا اوے میں تمھیں گدھا نظر آتا ہوں۔

زین دانت پیس کر اس کے کان میں بولا تھا۔

ڈونٹ مائنڈ آج اسے پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔ عالیان زین کو آنکھیں دیکھاتا سب سے بولا تھا۔

باتوں باتوں میں وہ سب اپنی آئیس کریم کھا چکے تھے۔

زری حیام نور اور افشی سے باتوں میں مصروف تھی جبکہ عارض کال سننے وہاں سے باہر گیا تھا اور زین خاموشی سے زری کو دیکھ رہا تھا جبکہ عالیان اپنے فون میں مصروف تھا۔

زین کیا ہوا ہے تمھیں۔۔۔؟

کچھ نہیں عالیان مگر حقیقت میں اسے زین کا رشتہ آنا اچھا نہیں لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

توپھر ایسے منہ لٹکائے کیوں بیٹھے ہو۔

سوچ رہاہوں آج گھر جانے کی بجائے سیدھا آفس ہی چلا جاؤں۔

ہاں ٹھیک ہے بس ان سب کو ڈروپ کر کے تجھے آفس چھوڑ دیں گے۔

ہمم۔۔۔ زین نے عالیان سے صاف جھوٹ بولا تھا جبکہ اس کی سوچ صرف زری کے رشتے پر ہی رکی ہوئی تھی۔

معلوم نہیں کیوں پر اسے اچھا نہیں لگا تھا۔

چلو پیاری لڑکیوں بل میں پے کر آیاہوں اب اپنا سامان اٹھاؤ ہم سب گھر چلیں۔

یہ کیا بات ہوئی عارض بھائی یہ ٹریٹ میری طرف سے تھی۔

بہنیں ہمیشہ بھائیوں سے ٹریٹ لیتی ہیں نا کہ ان کو دیتی ہیں۔

عارض زری کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتا بولا تھا۔

تھینک یو بھائی۔۔۔!

اور بیگمات زور زبردستی سے اپنی فرمائشات منواتی ہیں۔

عارض تھوڑا سا حیام کی جانب جھکتا بولا تھا۔

ہم پبلک پلیس میں ہیں عارض۔ عارض کی بات پر حیام جھینپ گئی تھی۔

اس نے عارض کے پاؤں پر اپنا ہیل والا پاؤں زور سے مارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اووچ---!

کیاہوابھائی؟زری نے فوراًاپنے پیچھے کھڑے عارض کی جانب مڑ کر دیکھا تھا۔

کچھ نہیں زری ان کو---چلواٹھو چلیں کہتے ہی حیام اپنا بیگ کندھے پر ڈالے باہر کی جانب بڑھی تھی۔

افشاں نوراور زری اس کے پیچھے لپکی تھی۔

ریسٹورنٹ کے بالکل دوسری جانب ایک بیکری تھی۔

یار مما کو کیک بہت پسند ہے سوچ رہی ہوں ان کے لیے لے جاؤں۔

ہاں لے آؤافشی مگر جلدی آنا۔

اوکے تم سب میرا یہی انتظار کرنا اپنا بیگ زری کو پکڑا کر افشاں اپنا فون استعمال کرتی بیکری کی جانب بڑھی تھی۔

افشی کے جاتے ہی وہ تینوں باتوں میں مصروف ہو گئی تھیں۔

افشاں---!

اس سے پہلے افشاں مڑ کر پکارنے والے کو دیکھتی کسی نے اسے پیچھے کی جانب دھکیلا تھا۔

مگر تیز رفتار گاڑی عالیان کو ایک طرف اچھال گئی تھی۔

عالیان---!افشاں چیختے ہوئے اس کی جانب بڑھی تھی۔

ان دونوں کے اس طرح چیخ کر پکارنے پر سب ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں نے فوراً کو عالیان تھام کر اس کی کھڑے ہونے میں مدد کی تھی۔

عالیان اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں بازوں تھامتا کھڑا ہوا تھا۔

اس کے سر سے بھی خون بہہ رہا تھا۔

سب ان کے قریب پہنچ چکے تھے۔افشاں عالیان کے ماتھے پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔جب عارض نے عالیان کو تھاما تھا۔

عارض بھائی گاڑی نکالے ان کو ہسپتال لے کر جانا ہے۔

زین تم سب کو گھر چھوڑ آؤ میں عالیان کو لے کر ہسپتال جاتا ہوں۔

نہیں بھائی میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گی۔

افشاں مجھے کچھ نہیں ہوا آپ سب گھر جائیں میں عارض کے ساتھ چلا جاتا ہوں۔

آپ کچھ دیر خاموش نہیں رہ سکتے افشاں ڈپٹنے والے انداز میں بولی تھی۔

افشاں کے ضدی لہجہ دیکھ کر عارض فوراً گاڑی ان کے قریب لایا تھا۔

افشاں عالیان اور حیام عارض کی گاڑی میں بیٹھے تھے جبکہ زین عالیان کی گاڑی میں نور اور زری کو لے کر ہسپتال پہنچا تھا۔

عالیان کو فوراً ایمرجنسی میں لے جایا گیا تھا۔

ڈاکٹر نے اس کے سر پر پٹی کر دی تھی اور اس کی بازو کا ایکسرے کروایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایکسرے کی رپورٹ آنے میں ابھی کچھ دیر تھی۔

عالیان بیڈ پر لیٹا ہوا تھا جب زین اس کے پاس آیا۔

پہلے حیام کے لیے ہسپتال کے چکر لگاتے رہے ہیں اب تو آپڑا ہے یہاں۔

زین آتا ہی عالیان کو ایک مکا مار کر بولا تھا۔

یار کچھ تو شرم کر ہسپتال کے بستر پر پڑا ہوں پھر بھی تم مجھے مار رہے ہو۔

کس بے بولا تھا ہیرو بننے کو زین دبے دبے غصے سے بولا تھا۔

ہاں تو اگر میں ہیرو نہیں بنتا تو افشاں کا ایکسیڈنٹ ہو جاتا۔

بڑا آیا افشاں کا ایکسیڈنٹ ہو جاتا زین منہ بنا کر بولا تھا۔

ایک بار یہاں سے آزاد ہونے دے پھر تیری اچھے سے درگت بناتا ہوں۔

عالیان مجھے تمھارے رنگ ڈھنگ ٹھیک نہیں لگ رہے۔

جیسے بھی ہیں تو دفع ہو جا یہاں سے مجھے کچھ دیر آرام کرنے دے۔

زین مجھے عالیان سے بات کرنی ہے۔

اس سے پہلے زین کچھ کہتا افشاں ان کے پاس آتی بولی تھی۔

زین نے ایک نظر افشاں کو پھر عالیان کو دیکھا۔

اب مجھے دیکھ کیا رہا ہے جا۔ عالیان بڑبڑایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب کیسی طبعیت ہے آپ کی زین کے جاتے ہی افشاں عالیان سے بولی تھی۔

بہتر ہوں آپ ٹھیک ہیں آپ کو چوٹ تو نہیں لگی۔

عالیان فکر مندی سے بیٹھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

نہیں میں ٹھیک ہوں افشاں سر جھکائے بولی تھی۔

عالیان۔۔۔!

جی۔۔۔؟

آپ بار بار میرے لیے اپنی جان خطرے میں کیوں ڈالتے ہیں۔

میں نہیں ڈالتا آپ ہی بار بار مصیبت کو دعوت دیتی ہیں میں تو بس آپ کی حفاظت کرتا ہوں۔

اور یہ جان تو اللہ کی امانت ہے ایک دن ویسے ہی چلی جانی ہے۔

عالیان ایسی بات مت کریں۔۔۔افشاں تڑپ کر بولی تھی۔

افشی جو لوگ ہماری زندگی میں اہمیت رکھتے ہیں ان کا تحفظ ہم پر لازم ہوتا ہے۔

عالیان ہولے سے اس کا ہاتھ تھام کر بولا تھا۔

چاہیے انسان اپنی زندگی خطرے میں ڈال لے۔افشاں ناراض انداز میں بولی تھی۔

انسان اپنی زندگی صرف اپنوں کے لیے ہی خطرے میں ڈالتا ہے۔

اب اگر آپ نے ایسی کوئی بات کی تو۔۔۔افشاں ایک لمحے کو رکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تو۔۔؟

عالیان اس کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا لہجے میں غصہ صاف ظاہر تھا۔

وہ کیوں۔۔۔؟عالیان نے حیرت سے پوچھا تھا۔

کیونکہ ہر کوئی وجدان کی طرح عمریں نہیں گزار سکتا۔۔۔

مطلب۔۔؟کچھ نہیں آپ ریسٹ کریں۔

عالیان نے ابھی بھی اس کا ہاتھ یونہی تھاما ہوا تھا۔

اہم اہم۔۔۔عارض کے گلا صاف کرنے پر عالیان نے فوراً اس کا ہاتھ چھوڑا تھا۔

وہ میں۔۔مجھے زری بلا رہی تھی میں چلتی ہوں۔افشاں فوراً وہاں سے بھاگی تھی۔

عارض نے مسکرا کر افشاں کی پشت دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا اور پھر عالیان کے پاس جاتے اس کے کان کھینچے تھے۔

یہ سب کیا چل رہا تھا عالیان۔۔؟

آ آ آ۔۔۔میرا کان تو چھوڑ دو عارض۔عالیان چیخا تھا۔

پہلے مجھے بتاؤ یہ سب کب سے چل رہا ہے عارض نے گھور کر پوچھا تھا۔

اس کا تو پتا نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا۔۔!

اور تمھارا۔۔؟

میں تو بچپن اسے سے جانتا ہوں اور تب سے ہی وہ مجھے اچھی لگتی ہے۔

مطلب۔۔؟عارض حیران ہوا تھا۔

جس پر عالیان نے اسے ساری کہانی بتائی تھی۔

ویسے مجھے کہتے ہو میں نے اپنے نکاح کا نہیں بتایا اور یہاں تم کب سے چھپے رستموں کی طرح معشوقی کر رہے تھے۔

ہاں تو کون سا گناہ کیا ہے۔۔؟عالیان کے کہنے پر عارض نے اس کو ایک مکا مارا تھا۔

ایک تو کسی کو میرا احساس ہی نہیں ہے مریضوں کی طرح بستر پر پڑا ہوں مگر تم لوگ ماری جا رہے ہو۔

عارض زین کسی کام سے باہر گئے ہیں ڈاکٹر رپورٹس کا پوچھ رہے ہیں آپ لے آئیں۔حیام ان کے قریب آتی بولی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اچھا۔۔کہتے ہی عارض جانے کے لیے اٹھا تھا۔اور حیام اس کے پیچھے باہر کی جانب بڑھی تھی۔

بھابھی۔۔!

عالیان نے حیام کو آواز دی تھی۔

جی عالیان۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

وہ آپ سے ایک بات پوچھنی تھی۔

جی جی پوچھیں۔

اس کا کیا مطلب ہے ہر کوئی وجدان کی طرح کے لیے عمریں نہیں گزار سکتا۔

یہ آپ کو کس نے کہا ہے۔۔؟

کسی نے بھی نہیں وہ بس کل انسٹا گرام پر پڑھا تھا۔

اچھا۔۔!

اس ناول میں ملیحہ اور وجدان ایک دوسرے کو پسند کرتے ہوتے ہیں مگر ملیحہ مر جاتی ہے تو وجدان اس کے بعد کسی سے شادی نہیں کرتا اور آخری دم تک اس سے وفا کرتا ہے۔

تو وہ یہ بات کہتا ہے میں عمریں گزار آیا ہوں ملیحہ میں خود کو ہار آیا ہوں۔۔

کچھ سمجھ آیا۔۔؟ مختصر سا بتا کر حیام نے اس سے سوال کیا تھا۔

جی۔۔۔ شکریہ بھابھی۔

آپ کو کچھ چاہیے تو بتا دیں۔

نہیں بس زین آئے گا تو اسے بھیج دیجئے گا۔

جی۔۔۔ کہتے ساتھ ہی حیام باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

تقریباً دس منٹ بعد زین عالیان کے پاس آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا بات ہے زین تم کچھ پریشان ہو۔۔۔؟

ہاں ٹھیک ہوں بس کچھ سوچ رہا تھا۔

زین تم سوچتے بھی ہو۔

زین نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے عالیان کو گھورا تھا۔

کیا بات سے زین اب کی بار عالیان نے سنجید گی سے پوچھا تھا۔

عالیان مجھے زری کا یوں رشتہ آنا اچھا نہیں لگا۔

کیسی باتیں کر رہا ہے زین اس کا رشتہ پکا ہو گیا ہے بہت جلد شادی ہونے والی ہے اور تم کہہ رہے ہو تمھیں اس کا رشتہ آنا اچھا نہیں لگا۔

پتا نہیں عالیان جب سے اس نے یہ بات کی ہے دل عجیب سی کیفیت کا شکار ہے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔

زین کہیں تم اسے۔۔۔

پتا نہیں عالیان یہ کیا ہے بس مجھے اچھا نہیں لگ رہا وہ دور چلی جائے گی۔

زین میرے بھائی کیا ہو گیا ہے۔۔۔

عالیان اللہ کرے اس کا رشتہ ختم ہو جائے۔

زین تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔عالیان کی بجائے عارض نے جواب دیا تھا۔

عارض تم میری کیفیت بھی تو سمجھو مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔

Posted On Kitab Nagri

زین اگر تمھیں اچھا نہیں لگ رہا اس بنا پر اس کے والدین یہ رشتہ ختم نہیں کریں گے اور اب اپنا منہ بند رکھنا اگر ان چاروں میں سے کسی نے بھی یہ بات سن لی تو وہ تمھارے بارے میں کیا سوچیں گی۔

مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا وہ جو بھی سوچتی ہیں کہتے ہی زین اٹھ کر باہر کی جانب بڑھا تھا۔

لگتا ہے یہ لڑکا پاگل ہو گیا ہے۔زین کو جاتا دیکھ عارض اس کی پشت دیکھتا بولا تھا۔

ان سب کو ہسپتال سے گھر جاتے جاتے تین بج گئے تھے۔

عالیان کے سر پر چوٹ آئی تھی اور اس کے بائیں بازوں کی ہڈی تھوڑی سے ڈسلوکیٹ ہو گئی تھی۔

ڈاکٹر نے اسے ایک ہفتہ آرام کرنے کا مشورہ دیا تھا۔

ایک ہفتہ گزر چکا تھا وقاص کی شادی اور عارض اور حیام کے نکاح میں کچھ ہی دن باقی تھے۔

وہ چاروں ابھی لیکچر لے کر باہر نکلی تھی جب نور بولی یار اب ہم پورا ڈیڑھ گھنٹا فری ہیں۔

کیا کریں گے۔۔؟

اتنی دیر میں ہم ناشتہ کریں گے اور پھر باتیں۔

اچھا ہم کیا باتیں کریں گے بتانا ذرہ حیام۔حیام کی بات پر زری بولی تھی۔

میں نے تم تینوں کو کچھ بتانا ہے۔

کیا۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

کیفے جا کر بتاتی ہوں۔

ایسی کون سی ضروری بات ہے جو تم ہمیں یہاں نہیں بتا سکتی۔

بہت ضروری بات ہے تم لوگ چلو تو سہی۔

اگلے پانچ منٹ بعد وہ چاروں کیفے میں موجود تھی۔

یہاں تو بیٹھنے کی بھی جگہ نہیں ہے ہم کہاں بیٹھیں گے۔

وہاں دیکھو وہ لوگ اٹھ رہے ہیں وہاں چلتے ہیں نور ایک جانب اشارہ کرتے بولی تھی۔

ہاں چلو۔وہ تیز قدم اٹھاتی اس ٹیبل کی جانب بڑھ گئیں۔

نور افشاں اور زری تینوں ٹیبل کے گرد بیٹھ گئیں جبکہ حیام آڈر دینے چلی گئی۔

جب وہ واپس آئی تو اس نے اپنے بیٹھنے کے لیے کرسی پیچھے کی جانب کھینچی مگر دوسری جانب بلیک ہوڈی میں ایک لڑکا اپنی کرسی کافی پیچھے کیا بیٹھا تھا جس کی وجہ سے اتنی جگہ نہیں تھی کہ حیام اپنی کرسی دھکیل کر بیٹھ سکتی۔

ایکسکیوزمی مسٹر بلیک ہوڈی مہربانی فرما کر اپنی کرسی تھوڑی آگے کر لیں۔حیام کے لہجے میں سنجیدگی اور سختی دونوں تھی۔

مقابل بیٹھے شخص نے اپنا سر نہیں اٹھایا تھا بس خاموشی سے اپنی کرسی آگے کی جانب کر لی تھی۔

جی تو بتائیں آپ نے کیا بات کرنی تھی مس حیام۔

Posted On Kitab Nagri

رکو بتاتی ہوں۔

پہلے ایک چھوٹا سا کام ہے وہ کر لوں کہتے ہی حیام نے اپنے بیگ سے اپنی ڈائری اور پین نکالا پھر بیگ کرسی کی پشت پر لٹکا دیا۔ڈائری کھول کر حیام نے کچھ لکھنا شروع کیا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد اس نے ڈائری سے اپنا سر اٹھایا اور ایک نظر ان چاروں کو دیکھا اور پھر فاتحانہ انداز میں اپنے سامنے کھلی ڈائری کو۔

حیام کے یہ انداز دیکھ کر زری نے اس کے ہاتھ سے ڈائری کھینچی اور اس کی لکھی سطروں کو پڑھنے لگی زری کے پڑھنے کے بعد وہی سطریں نور اور افشاں نے بھی پڑھیں جبکہ حیام مسکرا کر ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

کیسی لگی۔۔۔؟

کمال کر دیا حیام۔میں ابھی بھائی کو سینڈ کرتی ہوں۔ساتھ ہی زری نے اپنا فون نکالا تھا جبکہ حیام نے اس کے ہاتھ سے ڈائری کھینچی۔

خبر دار لڑکی کچھ باتیں راز رہیں تو اچھی ہوتی ہیں۔

مگر اتنا اچھا تو لکھا ہے تم نے حیام۔

ششششش باز آجاؤ نور۔۔۔کہتے ساتھ ہی حیام نے وہ ڈائری بند کر کے اپنے بیگ میں ڈال دی۔

مگر حیام یہ غلط ہے۔

کچھ غلط نہیں ہے وہ دیکھو ناشتہ آگیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے ہی لڑکے نے ان کی ٹیبل پر ناشتہ رکھا حیام نے اسے اپنی پانی والی بوتل تھمائی تھی۔

چھوٹے اس میں پانی بھر کر لا دو۔

جی باجی کہتے ہی وہ لڑکا غائب ہوا تھا۔

حیام تم نے ہمیں کیا بتانا تھا۔۔۔؟

اوو ہاں۔۔۔وہ تو میں بھول ہی گئی تھی۔

تو اب بتا دو کیا بات تھی۔

اچھا میں نے کہنا تھا کہ تم لوگ اپنے کپڑے وغیرہ تیار کر لو۔

مگر کس لیے حیام۔۔؟زری بولی تھی۔

حوصلہ رکھو بتاتی ہوں۔

ارے کہیں تمھاری شادی تو نہیں ہو رہی نور لہجے میں حیرت لیے پوچھ رہی تھی۔

تم اپنے اندازے بعد میں لگانا پہلے اسے بولنے دو افشاں نے نور کو ٹوکا تھا۔

حیام تم بولو۔

اچھا بات یہ ہے کہ وقاص بھائی کے ولیمے والے دن میرا اور عارض کا نکاح بھی ہے۔ حیام کے بتانے پر ان تینوں نے حیرت سے حیام کی جانب دیکھا تھا جبکہ وہ بہت ہی سکون سے ناشتہ کر رہی تھی۔

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو تم تینوں میں نے کوئی انوکھی بات تو نہیں کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہاں مگر۔۔۔!

مگر کیا افشی۔۔۔؟ حیام نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

کچھ نہیں۔۔۔

میں جانتی ہوں تمھارا سوال۔۔۔

تم یہی پوچھنا چاہتی ہو ناں کہ ہمارا نکاح تو ہو چکا ہے۔ مگر اب دوبارہ ہو رہا ہے تو اس میں غلط کیا ہے۔

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔

حیام۔۔۔!

ہمم بولو زری۔

تمیں کس نے بتایا تھا تمھاری مما نے یا ساس نے۔

ساس لفظ پر حیام نے زری کو گھورا۔

میرا مطلب تھا تمھاری خالہ نے۔

مجھ سے عارض نے بات کی تھی۔

مطلب عارض بھائی نے تم سے خود بولا کہ وہ تم سے دوبارہ نکاح کرنا چاہتے ہیں۔

ہاں۔۔۔!

مطلب انہوں نے تمہیں پرپوز کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نور ایکسائٹڈ ہوتے بولی۔

نہیں۔۔۔!

کیا مطلب نہیں پرپوز نہیں کیا تو کیا کہا تھا۔

بس یہی کہا تھا کہ حیام میں آپ سے دوبارہ نکاح کرنا چاہتا ہوتا کہ ہم اس خوشی کو محسوس کر سکیں۔

بس۔۔۔!نور کو صدمہ لگا تھا۔

حیام انتہائی کوئی ان رومنٹک شوہر ہے تمھارا چلو مانا دوبارہ نکاح کا پوچھنا ہی تھا تو کسی اچھے سے انداز میں تو پوچھتے۔

نور کی بات پر حیام نے اسے گھور کر دیکھا جس پر اس کی چلتی زبان کو بریک لگی۔

تم کیا چاہتی ہو اب وہ پورا ایک اینوایرمنٹ کریٹ کرتے اور ایک انگھوٹی مجھے دے کر کہتے حیام کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔

پاگل لڑکی میں پہلے ہی ان کے نکاح میں ہوں۔

ہاں وہ تو ٹھیک ہے مگر ہر لڑکی کے کچھ ارمان ہوتے ہیں۔

زری میرے کوئی ارمان نہیں ہیں۔

جھوٹ بول رہی ہے یہ زری اس کی سب سے بڑی خواہش ہے یہ۔۔۔

منہ بند رکھو افشاں اور ناشتہ کرو سارا ناشتہ ٹھنڈا ہو چکا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اور یہ چھوٹا میری بوتل لے کر نہیں آیا ابھی تک میں دیکھ کر آتی ہو۔

کھانا تو کھا جاؤ حیام۔

بس کھالیا میں نے تم لوگ کھاؤ کہتے ساتھ ہی حیام اٹھ کر چلی گئی۔

ایک تو یہ لڑکی معلوم نہیں کیوں کھانے کی دشمن ہے۔

اچھا تم تو کھاؤ ناں آتی ہے تو کھالے گی وہ بھی۔

پانچ منٹ بعد حیام واپس آکر اپنی کرسی پر بیٹھی تھی یہ چھوٹا بہت لاپرواہ ہو گیا ہے میری بوتل کہیں رکھ کر بھول گیا تھا۔

کوئی بات نہیں مل گئی ناں اب ناشتہ کرو۔

اچھا میں نے مما کے ساتھ مال جانا ہے شاپنگ کے لیے تو پھر میں نکلتی ہو بہت کام ہے کرنے والے دو ہفتے ہیں میرے پاس۔

حیام اپنے ہاتھ مسلتے بولی جو ٹھنڈ کے باعث ٹھنڈے ہو رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اچھا ڈیٹ تو بتا دو۔۔؟

فروری کی دو تاریخ ہے۔

اس سے پہلے حیام اٹھتی عارض ان کے قریب آیا تھا۔

اسلام علیکم پیاری لڑکیوں کیسی ہیں آپ سب۔

Posted On Kitab Nagri

وا علیکم السلام ہم ٹھیک ہیں۔۔۔

بھائی آپ کیسے ہیں۔۔۔؟

عارض ایک کرسی کھینچ کر حیام کے ساتھ بیٹھا تھا۔

شکر ہے اللہ کا بہت پیارا کیوں صحیح کہہ رہا ہوں حیام۔

عارض نے حیام کی جانب دیکھا تھا۔

بس شروع ہو گئی آپ کی چھیچھوری حرکتیں حیام نے اسے گھورا تھا۔

اچھا بھئی پیاری بہنوں مجھے نہیں معلوم آپ کی دوست نے آپ سب کو ہمارے نکاح کی دعوت دی ہے یاں نہیں تو۔۔

جی جی بھائی دے دی ہے دعوت۔

چلو یہ تو اچھا ہے۔

عارض بھائی ہم آپ کی بہنیں بن کر نہیں آئیں گی بلکہ آپ کی سالیاں بن کر آئیں گی۔

یہ بھی ٹھیک ہے جس مرضی رشتے سے آنا، آنا تو ہمارے نکاح میں ہی ہے۔

حیام مسلسل عارض کو گھور رہی تھی اور وہ اس کی گھوریوں کو کسی خاطر میں نہیں لا رہا تھا۔

حیام ایسے مت دیکھیں مجھے اب کیا مارنے کا ارادہ ہے آپ کا۔

عارض کی بات پر حیام نے آنکھیں گھومائی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

واو۔۔حیام یہ رنگ کتنی پیاری ہے دیکھائیں مجھے عارض کی نظر جیسے ہی حیام کے بائیں ہاتھ پر پڑی وہ فوراً بولا۔

حیام نے خاموشی سے وہ رنگ اُتار کر عارض کو تھمائی تھی۔

حیام کیا یہ رنگ سچ میں آپ کی ہے۔

عارض اس انگوٹھی کو اپنی آنکھوں کے سامنے کرتا بولا۔

اس کا حیران ہونا غلط نہیں تھا کیونکہ وہ انگوٹھی کسی چھوٹی بچی کی لگ رہی تھی۔

عارض نے ایک نظر اس انگوٹھی کو دیکھا اور پھر حیام کے ہاتھ کی باریک مگر لمبی انگلیوں کو۔

حیام اس کو میں اپنے پاس رکھ لوں عارض بہت محبت سے بولا تھا۔

رکھ لیں۔حیام نے بات ختم کرنے والے انداز میں بولی۔

عارض بھائی۔۔۔!

جی۔۔۔!

لوگ اپنی بیویوں کو تحفے دیتے ہیں مگر آپ تو اپنی بیوی سے ہی لے رہے ہیں۔

ویسے زری مجھے لگتا ہے آپ کی دوست کو تحفے پسند نہیں ہیں کچھ دن پہلے میں نے ایک تحفہ دینا چاہا تھا مگر

انہوں نے ہی انکار ہی کر دیا تو میں نے سوچا یہ تو لے نہیں رہی میں ہی لے لیتا ہوں۔

بہت اچھا خیال ہے آپ کا۔

میرا کام تو ہو گیا۔۔۔ آپ سب انجوائے کریں بعد میں ملتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

آخری بات اس نے حیام کو دیکھ کر بولی تھی۔حیام کی رنگ اپنی جیکٹ کی پاکٹ میں ڈال کر وہ کھڑا ہوا تھا۔

اللہ حافظ پیاری لڑکیوں۔

اللہ حافظ بھائی۔

ایک نظر حیام پر ڈال کر عارض وہاں سے چلا گیا تھا۔

شام کو جب عارض اور وحید صاحب آفس سے گھر آئے تو رانم صاحبہ کو لاؤنج میں وقاص کی دلہن کا سارا سامان رکھے بیٹھا پایا تھا۔

اسلام علیکم مما۔۔۔

کیسی ہے آپ؟عارض رانم صاحبہ کو سلام کر کے انکے گلے لگا اور ساتھ ان کے ماتھے پر بوسا دیا۔

واعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں میرا بیٹا کیسا ہے۔

شکر الحمد اللہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔

ماں بیٹے کا پیار دیکھ کر میں جیلس ہو رہا ہوں۔

اٹس نوٹ فیر بابا عارض پیار سے ان کی جانب دیکھتے بولا تھا۔

مما یہ سارا سامان بھابھی کا ہے کیا۔۔۔؟

جی بیٹا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سوچ رہی ہو کل آپ کی بھابھی کے گھر کل ہی بھجوادوں۔

گڈ ایڈیا یہ ناں ہو کہ بھائی بعد میں کہیں ان کی بیگم کو سب چیزیں وقت پر نہیں ملیں عارض ان کے ساتھ بیٹھتے بولا تھا۔

عارض صاحب میری بیگم کی چیزوں کی فکر مت کریں ان کی چیزیں پوری ہیں۔ آپ اپنی بیگم کے لیے پوری کریں۔

بھائی۔۔۔!عارض ایک دم سیڑھیوں سے اترتے وقاص کو دیکھ کر اس کی جانب بھاگا تھا۔

بھائی آپ کب آئے۔۔۔؟

جب تم یونیورسٹی تھے۔

مما آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔

سرپرائز۔۔۔!رانم وحید اپنے دونوں بیٹوں کی جانب دیکھتے بولی تھیں۔

آرے یار کوئی آپی کو بھی بلا لیتا۔۔۔عارض سیڑھیاں اترتا بولا تھا۔

ویسے بھی بھائی کی آزادی کے دن بہت کم رہ گئے ہیں ہم کچھ انجوائے ہی کر لیتے بعد میں تو آپ بھابھی سے پوچھیں گے بیگم آپ کی اجازت ہو تو میں چلا جاؤں۔

عارض لڑکیوں جیسی ایکٹنگ کرتا بولا تھا۔

بیٹا آپ کی آزادی کے بھی ساتھ ہی ختم ہو جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

کس نے کہا بھائی میری بھابھی تو گھر آجائے گی مگر آپ کی بھابھی کو آنے میں ابھی وقت ہے کہتے ہی عارض نے وقاص کو آنکھ ماری تھی۔

کسی نے مجھے یاد کیا تھا۔

اس آواز پر عارض ایک جھٹکے سے مڑا تھا۔ آپی۔۔۔!اور بھاگ کر سیڑھیاں اترتی عیشل کے پاس پہنچا تھا۔

آپی آپ نے بھی مجھے نہیں بتایا بہت غلط بات ہے۔

میں آپ سے ناراض ہوں عارض منہ پھلائے بولا تھا جبکہ عیشل نے عارض کے کان کھینچے تھے۔

آآآ۔۔

آپی میں نے کیا کیا؟

سدھر جاؤ عارض ورنہ تمھیں سدھارنے کے لیے حیام کو گھر لے آئیں گے۔

کیا!!! آپی آپ سچ کہہ رہی ہیں یعنی میں بگرنے کے انتظامات کروں۔

دو سال تک سوچنا بھی مت عیشل نے عارض کے سر پر چپت لگائی تھی۔

آپی۔۔۔!۔

دل امید توڑا ہے کسی نے۔۔عارض گنگناتا عیشل کے ساتھ نیچے اترا تھا۔

چلو سب آجاؤ کھانا کھالو۔

اووشٹ میں کیسے بھول گیا۔وقاص نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا بھائی۔۔۔؟۔

کچھ نہیں مجھے ضروری کام سے جانا تھا۔

بھائی کہیں بھابھی سے ملنے تو نہیں جانا عارض نے میز پر بیٹھتے بہت رازدارنہ انداز میں پوچھا تھا۔

تم خود تو آدھا دن اپنی بیوی کے ساتھ گزارتے ہو اور میں اپنی بیوی سے ملنے بھی نہیں جا سکتا۔

بھائی اب ہم ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں اس میں میرا کیا قصور ہے۔عارض نے کندھے اچکائے تھے۔

اور بھائی بھابھی سے ملنے سے آپ کو کس نے روکا ہے آپ کی بیوی ہیں جب چاہیں ملیں۔

جب میں اس سے ملنے جاؤں گا ناں تو واپسی پر خالہ کے گھر سے ہو کر آؤں گا۔اور حیام سے ضرور ملوں گا اور اسے تمھاری شکایت بھی لگاؤں گا۔

بھائی پلیز ایسا مت کیجئے گا وہ پہلے ہی خفا ہیں مجھ سے عارض کی بات پر وقاص کا قہقہہ گونجا تھا۔

اب تو پکا جاؤں گا۔

بھائی آپ کب سے اتنے ظالم ہو گئے ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بیٹا ابھی تو میں اس سے بھی زیادہ ظالم بنو گا۔

بہت غلط بات ہے بھائی میاں بیوی کے درمیان پھوٹ نہیں ڈلوانی چاہیئے اللہ ناراض ہوتا ہے۔

میرے بھائی پھوٹ کون ڈلوا رہا ہے۔

مگر بھائی وہ پہلے ہی مجھ سے خفا ہیں اور آپ ظالم سماج بن جائیں ہمارے درمیان۔

Posted On Kitab Nagri

کیایاد کروگے نہیں جاؤں گا خالہ کی طرف۔

بھائی جائیں ضرور جائیں بس جب بھی جائیں مجھے ساتھ لے کر جائیے گا۔

وقاص عارض خاموشی سے کھانا کھاؤ۔

جی مما کہتے ہی وقاص خاموشی سے کھانا کھانے لگ گیا تھا۔

مگر عارض کو دیکھ کر یوں لگ رہا تھا جیسے اس نے آج ہی عیشل اور وقاص سے باتیں کر لینی تھی۔

عیشل آپی میرا لاڈلہ نظر نہیں آرہا۔

کمرے میں سو رہا ہے۔

چلیں اس چیمپیئن سے میں بعد میں ملوں گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زری کیا ہوا ہے یوں کیوں بیٹھی ہو۔؟

زری کب سے خاموش بیٹھی بظاہر افشی اور نور کی باتیں سن رہی تھی جب حیام نے اس سے پوچھا تھا۔

حیام کے پوچھنے پر اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

وہ اپنے ہی سوچوں میں گم تھی ۔

زری۔۔۔!افشی نے ہلایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں گم ہو۔۔۔زری نے خالی خالی نظروں سے ان کو دیکھا تھا۔

زری۔۔؟ہم تم سے بات کر رہے ہیں ہم اس بار نور نے بلایا تھا۔

کیاہوا کون سی قیامت آگئی ہے تم تینوں پر۔زری تھوڑا غصے سے بولی تھی۔

ان تینوں نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

کیابات ہے زری تمھیں کون سی چیز الجھا رہی ہے؟

پہلے تو وہ خاموش نگاہوں سے ان کو دیکھتی رہی پھر بولی۔

کل جب میں یونیورسٹی سے گھر گئی تھی تو ماما نے اس رشتے کے بارے میں دوبارہ میری رائے پوچھی تھی کیونکہ لڑکے والے جلدی مچا رہے ہیں۔

پھر تم نے ان کو کیا جواب دیا۔۔میں نے بولا تھا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

تم نے انکار کیوں نہیں کیا تھا۔۔۔؟

زری کوئی تو ایسی بات ہے جو وہ لوگ جلدی کا شور ڈال رہے ہیں۔

مجھے نہیں معلوم حیام مگر اب مجھے وہ خوشی نہیں ہو رہی ہیں جو مجھے اس رشتے کے آنے پر ہو رہی تھی نجانے کیوں دل عجیب سی کیفیت میں مبتلا ہے۔

مجھے ایسے لگ رہا ہے جیسے میں کوئی بہت ہی قیمتی چیز چھوڑ رہی ہوں ہو۔

Posted On Kitab Nagri

میری رضامندی کے بعد میں نے اپنے والدین کے چہرے پر خوشی نہیں دیکھی اور یہ چیز مجھے الجھا رہی ہے۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کل سے سوچ سوچ کر لگتا ہے اب سر پھٹ جائے گا۔

یہ سب تمھارے دماغ کا فتور ہے جتنا سوچو گی اتنا الجھو گی۔

چھوڑو اس سب کو اور اپنی شکل ٹھیک کرو۔افشی زری کو سمجھانے کے انداز میں بولی تھی۔

زری تم اس رشتے سے انکار کر دو۔۔۔

حیام۔۔!۔

تمہارے چہرے پر وہ رونق ہی نہیں ہے جو ہمیشہ ہوتی ہے۔اگر تم اس رشتے سے مطمئن نہیں ہو رہی تو انکار کر دو۔

ہمم۔۔!حیام نے اسے کہہ تو دیا تھا کہ زری انکار کر دے جبکہ اس کا ذہن اب مزید الجھ گیا تھا وہ یہ سمجھ نہیں پا رہی تھی یہ صرف اس کی سوچیں ہیں یا ں کسی آنے والے طوفان سے آگاہی کرتی اس کی چھٹی حس۔

اچھا مجھے بھی تم تینوں سے ایک بات کرنی تھی۔

سب کے خاموش ہوتے ہی افشاں بولی تھی۔

ہاں بولو کیا بات ہے۔

نہیں پہلے زری تم اپنا موڈ ٹھیک کرو پھر بتاتی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

یار افشاں میرا موڈ ٹھیک ہے تم بتاؤ۔

یار دراصل جب حیام ہسپتال میں تھی۔

تب میرے ساتھ۔۔۔! افشاں ان کو اس رات کا تمام واقع بتا رہی تھی جب عالیان نے اسے آوارہ لڑکوں سے بچایا تھا۔

افشاں ویسے تمھیں شرم آنی چاہیے ایک ماہ بعد تمھیں یہ بات ہمیں بتانا یاد آئی ہے۔

یار اس وقت سب ویسے ہی حیام کی وجہ سے بہت پریشان تھے میں کیا بتاتی۔

افشاں کی بات پر حیام نے آنکھیں گھمائی تھی۔

ویسے میری بیماری میں تم لوگوں نے کافی سارے راز اکھٹے کر لیے ہیں۔

نور اگر تمھارا بھی کوئی راز ہے تو بتا دو۔ حیام غصے سے بولی تھی۔

نہیں میرا کوئی راز نہیں ہے نور منہ پھولا کر بولی تھی۔

ہمم ہونا بھی نہیں چاہے اور پھر وہ زری کی جانب گھومی تھی۔

زری یہ شادی تمھارا فیصلہ ہے۔

تمھاری زندگی ہے تم بہتر جانتی ہو تمھیں کیا کرنا ہے بس یہی دعا ہے کہ تم جس کے ساتھ بھی رہو خوش رہو اور ایک سکون بھری زندگی گزارو۔

سکون بھری زندگی۔۔۔! حیام کی بات زری کے ذہن میں اٹک گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا جس شخص سے شادی کرنے جا رہی تھی اس کے ساتھ سکون بھری زندگی گزار سکے گی۔۔۔؟

اگر ابھی وہ اس رشتے سے خوش نہیں ہو پا رہی تو کیا وہ بعد میں خوش رہے گی۔

ابھی سے اسے ایسے لگ رہا ہے کہ وہ کچھ کھو رہی ہے کیا واقعی وہ کچھ کھو رہی تھی۔

زری کے دماغ میں ایک بار پھر سوال گردش کر رہے تھے اور ان سب سوالوں کے جوابات اسے کوئی نہیں دے سکتا تھا اسے خود ہی تلاش کرنے تھے۔

عالیان نے افشاں کو کال کر کے حیام نور اور زری کے ساتھ ایک جگہ آنے کا کہا تھا۔

دس منٹ کے اندر اندر وہ تینوں عالیان کی بتائی گئی جگہ پر موجود تھی۔

مگر اپنے سامنے کا منظر دیکھ کر سب کو حیرت ہوئی تھی۔

عالیان یہ سب کیا ہے۔۔۔؟ حیام نے حیرت سے سوال کیا تھا۔

عالیان نے ایک میز کو پھولوں سے سجا کر اس پر ایک چھوٹا سا کیک رکھا تھا اور اس کے ساتھ ہی پھولوں کا ایک گلدستہ رکھا تھا۔

ان سب کے پیچھے بہت اہم وجوہات ہیں۔ عالیان میز کی جانب اشارہ کرتے بولا تھا۔ ان کی مسلسل نظر افشاں کے حجاب میں لپٹے چہرے پر تھی۔

پھر سسپینس کیوں ڈال رہے ہیں جلدی بتائیں۔

Posted On Kitab Nagri

نور صدا کی بے صبری بولی تھی۔

صبر رکھیں نورا ابھی آپ کو سب پتا چل جائے گا۔

کچھ دیر پہلے۔۔۔

عالیان نے آفس سے سیدھا یونیورسٹی آنا تھا اور یونیورسٹی پہنچتے اسے دیر ہو جانی تھی اس لیے اس نے پہلے ارمان کو کال کر کے کچھ چیزیں لانے کا بولا اور پھر عارض کو کال کر کے سارا معاملہ سمجھایا۔

آدھے گھنٹے بعد ارمان سب چیزیں لے کر عارض اور زین کے پاس موجود تھا اور وہ عالیان کا کام سرانجام دے رہے تھے۔

ان کا کام تقریباً مکمل ہو چکا تھا جب عالیان نے زین کو کال کی تھی۔

زین میرا کام ہو گیا۔۔۔؟

زین کے فون اٹھاتے ہی اس نے سوال کیا تھا۔

ناسلام نہ دعا سیدھا مطلب کی بات پر آ گیا کمینے انسان۔

سلام دعا کو چھوڑ اور جو پوچھ رہا ہوں وہ بتا۔عالیان کی جھنجلائی آواز ابھری تھی۔

کر دیا ہے تمھارا کام یہ جو دو جن تم نے میرے ساتھ چھوڑے ہیں ناں انہوں نے وقتاً فوقتاً میری خاصی بیٹری چارج کی ہے۔

جب تک لاتوں اور مکوں سے تمھاری بیٹری چارج ناں کی جائے تم کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرتے۔

Posted On Kitab Nagri

بھلے کا زمانہ ہی نہیں ہے ایک تو تم۔لوگوں کا کام کرو اوپر سے دس ہزار باتیں بھی سنوں۔زین تپ ہی گیا تھا۔

کام پورا کیا ہے ناں تم لوگوں نے۔

نہیں میرے بھائی پھولوں کی سجاوٹ کرتے لڑکیوں والی فیلنگز آرہی تھی اس لیے ادھا کیا ہے۔

اوپر سے عارض کہتا ہے میرے بھائی کی شادی پر بھی سجاوٹ کے لیے آ جانا پیسے بچ جائیں گے۔

اتنا بڑا بزنس کرتا ہے حرکتیں بالکل کنجوسوں والی کر رہا ہے۔

زین کی بات پر عالیان کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

چل اب فون رکھ میں پہنچ گیا ہوں یونیورسٹی پانچ منٹ میں تم لوگوں کے پاس ہوں گا۔

آتے ہوئے میرے لیے کولڈ ڈرنک لے کر آنا وہ بھی کوک۔

اس کی جگہ تمھیں تھوڑا سا زہر نا لا دوں۔

دفع ہو جاؤ تم بے غیرت انسان۔زین نے غصے سے فون بند کر دیا تھا۔

موجودہ وقت۔

اس سجاوٹ کا پہلا مقصد یہ ہے کہ جہاں مین انٹرنشپ کر رہا تھا وہاں میری جوب پرمانینٹ ہو گئی ہے۔

واو۔۔۔کونجریچولیشنز نور فوراً بولی تھی۔

تھینکس نور۔۔۔

اور اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ آج ہی مجھے ایک بہت بڑا پروجیکٹ ملا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میری کامیابی کا سفر اسی پروجیکٹ سے شروع ہو گا۔

انشاء اللہ وہ سب ایک ساتھ بولے تھے۔

تیسری اور سب سے اہم وجہ ابھی باقی ہے۔

عالیان دو قدم پیچھے گیا تھا اور میز پر پڑے پھول اٹھا کر افشاں کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

عالیان کو اپنی جانب آتا دیکھ کر افشا۔کے دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگی تھیں۔

افشاں آپ نے کہا تھا ناں کہ ہر کوئی وجدان کی طرح عمریں نہیں گزار سکتا۔

اور کسی کے بغیر ایک عمر گزارنا کیسا ہوتا ہے یہ ہم سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا۔

میں محمد عالیان آج اپنی پوری زندگی آپ کے نام کرتا ہوں۔

عالیان نے بہت نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

یہ کیا بدتمیزی ہے عالیان۔۔!

افشاں نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالا تھا۔

آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے۔۔۔؟شرم آنی چاہیے آپ کو عالیان۔

آپ میری ایک بات کا اتنا غلط مطلب لیں گے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

افشاں اس کے منہ پر اس کے سارے جذبات مار کر وہاں سے چلی گئی تھی۔

مگر جاتے ہوئے وہ عالیان کو جس تکلیف میں مبتلا کر گئی تھی یہ بات وہ کبھی نہیں جان سکتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

دو ہفتے شادی کی تیاریوں میں کیسے گزرے کسی کو اندازہ ہی نہ ہوا آج وقاص کی مہندی تھی۔

حیام اپنے کمرے میں شیشے کے سامنے کھڑی بار بار اپنی بندی ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

جس نے آج نہ ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہوا تھا۔

حیام ہلکے سے میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔

حیام بیٹا کتنی دیر ہے ہم لوگ نکلنے لگے ہیں۔

مما بس دو منٹ میں آئی۔۔۔ کہتے ساتھ ہی وہ جھک کر اپنے جوتے پہننے لگی پھر بھاگتی ہوئی جا کر سب کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی۔

سوری مما مجھے دیر ہو گئی۔

کوئی بات نہیں بیٹا ہم ابھی لیٹ نہیں ہوئے۔

پندرہ منٹ میں وہ سب وحید پیلس کے باہر موجود تھے۔

آج وہ عمارت اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ کھڑی مختلف رنگوں سے سجی ہوئی تھی۔

ایسا کیوں ناں ہوتا آج اس گھر کے بڑے چراغ کی شادی تھی۔

ہر چیز کا انتظام بہت ہی دھوم دھام سے کیا گیا تھا سب مہمانوں سے مل کر حیام اپنی خالہ کے پاس گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم خالہ جان کیسی ہیں آپ۔۔؟

واعلیکم السلام۔۔۔!

ماشاءاللہ میرا بچہ بہت پیارا لگ رہا ہے۔رانم صاحبہ نے اسی وقت چند نوٹ اس کے سر سے وار کر ملازمہ کو تھمائے تھے۔

اللہ میرے بچے کو نظر بد سے بچائے۔

آمین۔

خالہ جان۔۔!

جی خالہ کی جان۔

خالہ تمام انتظامات ہوگئے ہیں یا کچھ رہ گیا ہے؟

اگر ہے تو بتادیں میں دیکھ لیتی ہو۔

نہیں بیٹا سب انتظامات عارض نے دیکھ لیے تھے آپ بس اندر سے پھولوں کی ٹوکری لے آؤ اسٹیج پر پھول رکھنے ہیں۔

ٹھیک ہے میں لے آتی ہوں اور خالہ وہ۔حیام بولتے تھوڑا جھجھکی تھی۔

کیا بات ہے حیام۔۔۔؟

خالہ جان وہ عارض۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کی ادھوری بات پر رانم صاحبہ مسکرائی تھی جاؤ بیٹاوہ بھی اندر ہی ہے اپنے کمرے میں ہو گا۔

ان کی بات پر حیام سر ہلاتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

آج کا دن اس کی زندگی کو مزید خوشیوں سے بھرنے والا تھا۔

اس کے ہر زخم کو بھرنے والا تھا۔

عارض یار تم اور کتنی دیر لگاوگے تیار ہونے میں۔

زین اس کے پاس کھڑا منہ بنا کر بولا تھا جو کب سے کبھی اپنے بال سیٹ کر رہا تھا تو کبھی اپنے کپڑوں پر ناں نظر آنے والی شکنوں کو درست کر رہا تھا۔

عارض میرا خیال ہے مہندی تمھاری نہیں تمھارے بھائی کی ہے زین ایک بار پھر بولا تھا۔

دلہے کا بھائی ہوں یار ہینڈسم دکھنا تو بنتا ہے اور بھولو مت میں بھی ہونے والا دلہا ہی ہوں۔

جی جی بالکل صحیح فرمایا آپ نے آپ اتنے ہینڈسم لگ رہے ہیں کہ کوئی بھی لڑکی آپ پر فدا ہو سکتی ہے۔

تم لوگوں کی بھابھی ہی کافی ہے باقیوں کا میں کیا کروں گا۔

عالیان کی بات پر عارض منہ میں بڑبڑایا تھا۔

پتہ نہیں کیوں اب وہ منہ بنا کر بیٹھی ہیں میں نے کچھ کہا بھی نہیں ہے۔

میرے بھائی جس طرح تم سب کو اپنا ایٹیٹیوڈ دیکھاتے ہو وہ تمھیں دیکھا رہی ہے۔

آہل۔۔۔!عارض اسے گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ویلے انسانوں تم لوگوں کو اور کوئی کام نہیں ہے نکلو میرے کمرے سے۔

اچھا اچھا جا رہے ہیں دوستوں کی عزت ہی نہیں ہے عالیان بڑبڑایا تھا۔

زین اور آہل تم دونوں چلو میں اپنے بال ٹھیک کر کے آتا ہوں۔

کمینے انسان تمھیں کوئی دیکھنے آرہا ہے جو تم نے اپنے بال صحیح کرنے ہیں ایسے ہی باہر نکلو ساتھ ہی عارض نے عالیان کو باہر کی جانب دھکیلا تھا جس پر وہ گھوم کر واپس شیشے کے سامنے آیا تھا۔

رک جاؤ یار کیا پتا کوئی لڑکی مجھے پسند کر لے۔

تمھیں کوئی پسند نہیں کرے گی اور جس کو تم نے اپنے لیے پسند کیا تھا وہ تمھاری محبت پھولوں سمیت تمھارے منہ پر مار گئی تھی۔

زین نے اپنا سر دروازے سے اندر کر کے اس کی دکھتی رگ پر پاؤں رکھا تھا۔

دفع ہو جاؤ زین عالیان نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہیر برش اس کی جانب پھینکا تھا جس سے وہ کمال مہارت سے بچ گیا تھا۔

میری چیزوں کا کیا قصور ہے تم بھی نکلو میرے کمرے سے عارض نے عالیان کو باہر نکال کر اس کے منہ پر دروازہ بند کر دیا تھا۔

عالیان کا چہرہ بجھ گیا تھا۔

چھوڑو اس کو عالیان ایک دن دیکھنا وہ تمھارے پاس خود چل کر آئے گی اور اپنے رویے کی معافی مانگے گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں لگتا۔۔۔زین نے اس کی گردن میں اپنا بازو ڈالا تھا۔

لکھوا لو مجھ سے عالیان خالد۔

وہ باتوں میں لگا کر اس کا موڈ کافی بہتر کر چکا تھا۔

ابھی وہ تینوں نیچے اتر رہے تھے ان کی نظر سامنے آتی حیام پر پڑی۔

زین فوراً عارض کے کمرے کی جانب بھاگا اور دروازہ کھول کر اپنا سر اندر کیا۔

ہونے والے دولہے صاحب آپ کی زوجہ محترمہ تشریف لے آئیں ہیں آپ بھی باہر نکل آئیں۔

حیام آگئیں۔۔۔؟

عارض فوراً اپنی گھڑی پہنتا باہر کی جانب بڑھا اور تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگا۔

لو جی ہم اسے کب سے کہہ رہے تھے باہر نکل آئے تب نکل نہیں رہا تھا اور اب بھابھی کا سن کر کیسے بھاگا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عارض کے نیچے اترتے ہی زین اور آہل کے قہقہے گونجے تھے۔

آخری سیڑھی پر عارض ایک دم رکا تھا۔

سامنے سے حیام چلتی باہر جا رہی تھی وہ کریم کلر کے لہنگے میں ہم رنگ دوپٹے کو سلیقے سے سر پر ٹکائے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لاؤنج میں بالکل خاموشی تھی اور اس خاموشی میں حیام کی ہیل کی ٹک ٹک ایک الگ ہی آواز پیدا کر رہی تھی۔

عارض حیرت سے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

یہ میرا عشق تھا یا پھر دیوانگی کی انتہا

اس کے قریب سے گزر گئے اسی کے خیال میں

حیام اپنے ہی دھیان میں پھولوں کی ٹوکری تھامے باہر چلی گئی تھی۔

عارض اتر بھی جاؤ اب نیچے یا تم نے یہی کھڑے رہنا ہے۔

ہاں چلو عارض سنبھل کر بولا تھا۔باتیں کرتے وہ سب باہر لان کی جانب بڑھ گئے تھے۔

کیونکہ مہندی کے فنکشن کا سارا انتظام لان میں ہی کیا گیا تھا بظاہر تو عارض اپنے کاموں میں مصروف تھا مگر اسکی نگاہوں کا مرکز حیام تھی۔

ابھی بھی وہ حیام کو ہی دیکھ رہا تھا جب عالیان اس کے کان کے قریب بولا بھائی آج تمھارا بھابھی کو نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔؟

کہتے ہی اس نے اپنی ہنسی دبائی تھی۔

دفع ہو جا عالیان اور جا کر سب انتظامات دیکھو وقاص بھائی کی رسم ہونے والی ہے۔

مہندی کا فنکشن اپنے عروج پر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

گیارہ بجے کے قریب سب بڑے مہندی کی رسم کر کے لاؤنج میں موجود تھے۔

حیام اور شامہ بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

حیام۔۔۔!

شامہ۔۔۔! بیٹا آپ دونوں بھی چلے جاؤ لان میں اب تو ینگ پارٹی کے انجوائے کرنے کا ٹائم ہے۔ آپ دونوں بھی انجوائے کرو۔

جی خالہ کہتے ساتھ ہی وہ دونوں اپنے اپنے لہنگے سمیٹتے اٹھی حیام نے اپنی ہیلز پہنی اور لان کی جانب قدم بڑھائے۔

ارے آہل بھائی آپ ابھی تک یہی ہے آپ نے تو جلدی جانا تھا۔

ہاں جانا تو تھا چھوٹی مگر یہ جو تمھارا شوہر ہے اس نے ویٹر ہی سمجھ لیا ہے مجھے کہتا ہے سب کو ایک بار پھر کھانا دے کر جانا۔

چلیں آئیں ان کو میں دیکھ لیتی ہو خود نہیں دے سکتے سب کو کھانا آپ کو کیوں روکا ہے کہتے ساتھ ہی اپنا لہنگا ہاتھوں سے تھوڑا اوپر اٹھا کر تیز قدم اٹھاتی حیام لان کی جانب بڑھی۔

لان میں ڈانس چل رہا تھا۔

حیام آہستہ چلو گر جاؤ گی شامہ نے پیچھے سے آواز لگائی تھی جسے وہ اگنور کرتی آگے کی جانب بڑھ گئی۔

شامہ اور آہل اس کے پیچھے ہی باہر آئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کو باہر آتا دیکھ آہل کا کام آسان ہو گیا تھا کیونکہ وہ پہلے ہی حیام کو بلانے کے لیے اندر جا رہا تھا۔

حیام جیسے ہی لان میں داخل ہوئی ایک دم سب لائیٹس آف ہو گئی۔

اب یہ لائیٹ کیوں چلی گئی ہے۔

اسی لمحے ایک سونگ پلے ہوا تھا اور عارض حیام کے ہاتھ تھامے پیچھے کی جانب قدم بڑھا رہا تھا۔

اس کے ہر قدم کے ساتھ سپوٹ لائیٹ آگے کی جانب بڑھ رہی تھی۔

عارض نے سٹیج پر لا کر اس کے ہاتھ چھوڑے تھی اور اب سپوٹ لائیٹ کی جگی کلر فل لائٹس جگ مگ کر رہیں تھیں۔

سونگ کا میوزک ختم ہونے والا تھا اور لیرکس شروع ہوئے والے تھے۔

عارض نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر تھوڑا اوپر کیے تھے۔

عارض یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔

میں نہیں۔۔۔

ہم اور ہم ڈانس کر رہے ہیں۔

واٹ مگر مجھے نہیں آتا۔

اس میں کون سا مشکل بات ہے جیسے جیسے میں کہہ رہا ہوں بس کرتی جائیں۔

نہیں نہیں عارض۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

جی۔۔۔؟

آپ ایک بار مجھ سے پوچھ تو لیتے سب مزاق بنائیں گے۔

کوئی بھی نہیں بنائے گا مزاق میں ہوں ناں۔

گانے کے بول شروع ہوئے تھے۔

مرہمی ساچاند ہے تو

عارض نے حیام کے تھامے ہاتھوں کو ہوا میں بلند کیا تھا اور ایک ہاتھ چھوڑ کر اس کو دور جانے کا کہا تھا۔

جس پر وہ عارض سے دور ہوئی تھی۔

دلجھنا سا میں اندھیرا

حیام اب گھوم کر میرے سامنے آئیں۔عارض نے اس کو ایک اور ہدایت دی تھی جس پر اس نے ایسے ہی کیا تھا جیسے ہی حیام گھوم کر عارض کے سامنے آئی تھی اس کی پشت عارض کے سینے سے لگی تھی۔

آآآآ۔۔۔عارض ایک دم چیخا تھا کیونکہ کہ حیام کی پہنی ہیل اس کے پاؤں پر آئی تھی۔

اب یہ تو ہو گا مجھے کون ساڈانس آتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اٹس اوکے Leben کہتے ساتھ ہی عارض نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے اس کے گرد بازو باندھا تھا۔

حیام کے دھڑکن عارض کے اس عمل پر ایک دم تیز ہوئی تھی۔

حیام کو یہ سب بہت عجیب لگ رہا تھا یوں سب کے سامنے ڈانس کرنا۔

عارض۔۔!

حیام نے بہت آہستگی سے اسے پکارا تھا جس پر عارض نے اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی رکھی تھی۔

ایک دوجے کے لیے ہے

اس نے حیام کے کندھے سے تھوڑی اٹھا کر اس کے گرد سے اپنا حصار توڑا تھا۔

ابھی کیا بولا ہے آپ نے۔۔۔؟Leben۔اس کا کیا مطلب ہے۔

اس کا مطلب کچھ دیر بعد بتاؤ گا۔

ہمم حیام خاموش ہو گئی تھی۔

عارض نے اس کو ایک بار پھر خود سے دور جانے کا بولا تھا۔

نیند میری خواب تمھارا

Posted On Kitab Nagri

حیام اب میرے گرد ایک چکر لگائیں عارض کے کہنے پر حیام نے ویسے ہی کیا تھا۔

جیسے ہی وہ اس کے قریب آئی تھی۔

پلیز عارض مجھے جانے دیں مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔

حیام گھوم کر عارض کے سامنے آئی تھی۔

تو گھٹا ہے پھووار کی

جیسے ہی حیام عارض کے سامنے آئی تھی اس نے حیام کا ایک بازو بلند کر کے اسے گھومایا تھا اور اس کو گھوما کر خود حیام کے سامنے بیٹھ کر اس کا دوسرا ہاتھ تھاما تھا۔

میں گھڑی انتظار کی

عارض حیام کے دونوں ہاتھ تھامتا کھڑا ہوا تھا۔

ابھی تو یہ گیم شروع ہوئی ہے زندگی۔

اب اس نے Leben کی جگہ زندگی کا لفظ استعمال کیا تھا اور آپ ابھی سے جانا چاہتی ہیں۔

وہ کھڑا ہوتا بولا تھا۔ اور اس کو خود کے قریب کیا تھا۔

جس پر حیام نے ایک بار پھر ٹکرانے کے ڈر سے عارض کے سینے پر ہاتھ رکھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کی اس حرکت پر عارض مسکرایا تھا۔

آپ منکوحہ ہیں میری کچھ غلط نہیں کر رہا آپ کے ساتھ۔

عارض اس کا ڈرا ہوا چہرہ دیکھ کر بولا تھا۔

اپنا ملنا لکھا اسی برس ہے

عارض پلیز جانے دیں۔

عارض نے حیام کے ہاتھوں کو ایک بار پھر تھام کر خود سے دور کیا تھا اور پھر خود کے قریب کرتے بولا حیام اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھیں۔

جیسے ہی حیام نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا عارض نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھا تھا۔

عاض۔۔۔!

حیام آپ کو پتا ہے یہاں بکھرے رنگوں میں سے مجھے سب سے پیارا رنگ کون سا لگ رہا ہے۔

حیام نے اپنی کب سے جھکائی نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

جو میری منزلوں کو جاتی ہے

عارض نے حیام کی کمر پر ہاتھ رکھے اسے ایک طرف جھکایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے ایک بار پھر اپنی نظریں جھکالی۔

کون سا۔۔؟

اس نے سوال کیا تھا۔

اس لمحے مجھے سب سے پیارے رنگ آپ کے چہرے پر بکھرے حیا کے رنگ لگ رہے ہیں۔

تیرے نام کی کوئی سڑک ہے ناں

عارض نے اسے بہت نرمی سے سیدھا کھڑا کیا تھا اب وہ آہستہ سے اسے تھامے گھوم رہا تھا۔

بس شروع ہو گئی آپ کی چھیچھوری حرکتیں۔

جو بیگم سے کی جاتی ہیں وہ چھیچھوری حرکتیں نہیں ہوتی سمجھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جو میرے دل کو دل بناتی ہے

حیام میرے ہاتھ چھوڑ کر تھوڑا دور جائیں اور جب میں ہاتھ بڑھاؤں گا تب اسے تھام لینا اور جیسے میں گھوموں گا ویسے گھومنا۔

عارض نے جس طرح بتایا تھا حیام اس کے ہاتھ چھوڑ کر دور ہوئی تھی اور پھر عارض کے ہاتھ آگے بڑھانے پر اس نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کے ہاتھ تھامتے ہی وہ دونوں گھوم کر ایک دوسرے کے قریب آئے تھے اور حیام نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

تیرے نام کی کوئی دھڑک ہے ناں

حیام کے عارض کے کندھے پر ایک ہاتھ رکھتے ہی عارض نے اس کا دوسرا ہاتھ بھی دوسرے کندھے پر رکھا تھا۔

جیسے ہی حیام نے دونوں ہاتھ رکھے تھے عارض نے اس کو ہوا میں بلند کیا تھا۔

عارض۔۔۔! حیام دبی دبی آواز میں چیخی تھی جبکہ عارض مسکرا کر اس کی گر جانے کے خوف سے پھیلی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

حیام میں آپ سے آج ایک بار دوبارہ پوچھتا ہوں کیا آپ عارض احمد وہاب کی بے رنگ زندگی میں شامل ہو کر اس میں اپنے رنگ بکھیرے گی۔

عارض نے حیام کو ایک جھٹکے سے نیچے اتار کر اپنے حصار میں لیا تھا۔

عارض احمد وہاب اللہ تعالیٰ نے حیام احمد حیات کو پہلے ہی آپ کی بے رنگ زندگی میں لکھ کر اس میں رنگ بکھیر دیے ہیں۔

حیام کی اس بات پر عارض مسکرایا تھا جبکہ پورا لان تالیوں اور سیٹیوں سے گونجا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

گانا ختم ہو چکا تھا۔

لان کی لائٹس اون ہو چکی تھی۔

لائٹس کے اون ہوتے ہی حیام سٹیج سے اتری تھی اور بھاگتی ہوئی لاونج میں داخل ہوئی تھی۔

اس کا چہرہ ابھی تک حیا سے سرخ تھا۔

کیا بات ہے حیام بیٹا کہاں جا رہی ہو۔۔۔اس کو سیڑھیاں چڑھتے دیکھ رانم صاحبہ نے سوال کیا تھا۔

رانم صاحبہ کے پوچھتے ہی سب نے مڑ کر حیام کی جانب دیکھا تھا۔

سب کے دیکھتے ہی اس نے نظریں جھکالی تھی۔

وہ۔۔وہ خالہ جان میں تھک گئی ہوں سوچا کچھ دیر آرام کرلوں۔

ہاں ٹھیک ہے بیٹا عارض کے کمرے میں چلی جاؤ۔

جی خالہ کہتے ہی اس نے اپنا رخ موڑ کر لہنگا سمیٹتے اوپر کی جانب دوڑ لگائی تھی۔

اوپر پہنچتے ہی اس نے عارض کے کمرے کا دروازا کھولا اور جلدی سے بند کر کے گہرے گہرے سانس لیے تھے۔

خود کو نارمل کر کے حیام نے اپنا دوپٹہ اتارا پھر گرنے کے انداز میں بیڈ پر لیٹی تھی اور اپنے بھاری جھمکے اتار کر ایک سائیڈ پر رکھے تھے کیونکہ ان کی وجہ سے اس کے کان دکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے ہی اس کے نظر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی عارض کی تصویر پر گئی وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور اس تصویر کے قریب گئی۔

اس نے بہت محبت سے اس تصویر کو چھوا تھا۔

بہت برے ہیں آپ عارض سب وہاں موجود تھے آپ نے کسی کا بھی لحاظ نہیں کیا۔

سب کیا سوچ رہے ہوں گے۔

اس کے آگے حیام کچھ بولتی اس کا فون رنگ ہوا وہ جانتی تھی اس وقت کس کی کال ہو گی۔

ایک تو ان کو بھی سکون نہیں ہے کہتے ہی حیام واپس بیڈ پر آکر بیٹھی تھی۔

اسلام علیکم فون کان سے لگاتے ہی اس نے سلام کیا تھا۔

واعلیکم السلام۔

اووو عقل سے پیدل لڑکی وائس کال نہیں ویڈیو کال ہے۔

حیام نے فون کان سے ہٹا کر ان سب کو گھور کر دیکھا تھا اور ان تینوں کو دل میں صلواتیں سنانے کے چکروں میں اس نے اس پر غور ہی نہیں کیا تھا کہ وائس کال ہے یاں ویڈیو کال۔

حیام تم کیا کر رہی تھی۔

میں۔۔۔؟

ہاں تم۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

ایک دم حیام کے لبوں پر کچھ دیر پہلے کے لمحات یاد کرتے ایک شرمیلی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

واہ جی واہ میڈم شرما رہی ہے۔

چپ کرو تم۔۔۔

حیام نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے نور کو ڈپٹا تھا۔

خریت ہے ناں حیام۔۔؟اب کی بار زری بولی تھی۔

ویسے میرا شوہر ان رومینٹک نہیں ہے۔حیام کی زبان پھسلی تھی وہ ایک بار پھر مسکرا رہی تھی۔

اوہوو۔۔!وہ تینوں ایک ساتھ بولی تھی۔

حیام کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

مسکرالو حیام ہم کون سا منع کر رہے ہیں یا کون سا عارض بھائی تمھیں دیکھ رہے ہیں۔

حیام نے عارض کے ذکر پر گھور کر نور کو دیکھا تھا۔

اچھا حیام کہیں عارض بھائی تمھارے فیورٹ جہاں سکندر ہی کی طرح چھپ کر تمھاری جاسوسی تو نہیں کرتے۔

ہاں صحیح کہہ رہی ہو زری مجھے بھی لگتا ہے۔

چپ کرو تم دونوں بھئی دل کو دل سے راہ ہوتی ہے سمجھا کرو۔۔۔ ساتھ ہی نور نے شرارت سے آنکھ ماری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بس کرو تم لوگ وہ میرے شوہر ہیں کچھ بھی میرے لیے پلین کر سکتے ہیں تم تینوں کیوں جل رہی ہو۔

یہ بولتے ہوئے بھی حیام بلش کر رہی تھی۔

اووو دیکھو دیکھو ہمارا بچا بلش کر رہا ہے۔نورا سے تنگ کرنے سے کہاں باز آنے والی تھی۔

حیام تم اچھی طرح کھڑکیاں دروازے بند کر لو یہ ناں ہو عارض بھائی جہاں کی طرح ہی کسی کھڑکی سے کمرے میں انٹری ماریں۔

زری کے کہتے ہی حیام نے ادھر ادھر نظریں گھوما کر دیکھا تھا اس کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں واقعی اس شخص سے کوئی بعید نہیں تھی وہ ایسا بھی کر گزرے۔

چپ کرو تم سب اور بہت ہی بد تمیز ہوتی جا رہی ہو یونیورسٹی آکر سیٹ کرو گی تم تینوں کو۔

میڈم ہمیں سیٹ کرنے کی بجائے اپنے نکاح پر فوکس کرے اور ویسے ایک بات تو بتاؤ حیام تم اس وقت کس کے کمرے میں موجود ہو۔

حیام کتنی غلط بات ہے آپ میرے بیڈ پر اپنا پورا لہنگا پھیلا کر بیٹھی ہیں۔

میرے بیٹھنے کے لیے بھی کچھ جگہ چھوڑ دیتیں۔

اس سے پہلے کہ حیام کوئی جواب دیتی عارض فوراً بولا۔

عارض۔۔!حیام نے پھٹی پھٹی نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آپ شاید بھول رہی ہیں یہ میرا ہی کمرا ہے محترمہ۔

ایک کندھے سے دیوار کا سہارا لے کر وہ کھڑا ہوتا بولا تھا۔

مگر میں نے تو دروازہ لاک کیا تھا۔

حیام ہم تم سے بعد میں بات کرتے ہیں فون سے ایک دم افشاں کی آواز آئی تھی۔

ان کو وہ ایک منٹ کے لیے بھول گئی تھی۔

ہاں کہتے ساتھ ہی فون بند کر کے ایک طرف رکھا تھا اور بیڈ سے اپنا دوپٹہ اٹھاتے کھڑی ہوئی تھی۔

بیٹھی رہیں کھڑی کیوں ہو گئیں۔۔۔؟

نہیں آپ آرام کریں میں چلتی ہوں کہتے ہی حیام نے دروازے کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

پھر کچھ یاد آنے پر مڑی تھی عارض آپ بہت بدتمیز آپ کو معلوم ہے مجھے اتنی شرم آ رہی تھی۔

اوپر سے آہل بھائی زین اور عالیان وہ سب۔۔۔

میں کیسے ان کا سامنا کروں گی۔

وہ سب کیا سوچیں گے۔

اگر وہ کچھ سوچیں گے تو میں ان کا جبڑا توڑ دوں گا۔

عارض نے اس کا ہاتھ تھام کر بیڈ پر بیٹھایا تھا اور خود دوسری جانب جھک کر دراز سے ایک ڈبی نکالی تھی۔

حیام یہ آپ کے لیے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کیا ہے عارض۔۔۔؟حیام نے حیرت سے پہلے ڈبی اور پھر عارض کو دیکھا تھا۔

کھولیں۔۔۔عارض کے کہتے ہی حیام نے ڈبی کھولی تھی۔

اس ڈبی میں موجود انگوٹھی دیکھ کر حیام کی آنکھیں بے یقین ہوئی تھیں۔

جانتی ہیں حیام جس جیولر سے میں نے یہ لی ہے وہ مجھے کہتا آپ نے اپنی چھوٹی بہن کے لیے انگوٹھی بنوانی ہے اور اس نے مجھے پہلے بچوں کے ڈیزائن ہی دیکھائے تھے۔

اس ڈبی سے انگوٹھی نکال کر عارض نے حیام کا بائیاں ہاتھ تھاما تھا۔

پھر مجھے اسے بتانا پڑا بھائی یہ میری بیوی کی انگلی کا سائیز ہے۔

بچارا کیا سوچتا ہو گا میری بیوی کوئی چھوٹی سی بچی ہو گی مگر وہ بچی جو پورے بیس سال کی ہے۔

عارض اسکی انگلی میں انگوٹھی پہنا چکا تھا۔

عاض اب آپ میرا مزاق بنا رہے ہیں۔

میں خالہ کو بتاؤں گی۔

آپ میاں بیوی کی بات مما کو بتائیں گیں۔

بالکل بتاؤں گی کہ آپ مجھے تنگ کرتے ہیں میرا مزاق بناتے ہیں۔

عارض حیرت سے اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔

جو منہ پھلائے اس سے شکوہ کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے میں بھی بتاؤں گا آپ میری بات نہیں مانتیں۔

آپ جھوٹ بولیں گے عارض کتنی غلط بات ہے۔

میں خالہ کو بتاؤں گی آپ غلط بیانی کر رہے ہیں وہ میری بات مان جائیں گی۔

دیکھیں گے وہ کس کی سنیں گی کہتے ساتھ عارض پیچھے کی جانب گرنے کے انداز میں لیٹا تھا۔

عارض۔۔۔!

جی۔۔۔

عارض نے لیٹے لیٹے اپنی گردن اس کی جانب موڑی تھی۔

وہ جو آپ نے مجھے ایک لفظ بولا تھا ڈانس کے دوران اس کا کیا مطلب تھا۔

کون سا۔۔۔؟

پتا نہیں وہ جو کہہ رہے تھے leb۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

او اچھا۔۔۔!

آپ نے اچھے خاصے لفظ کا بیڑا غرق کر دیا ہے حیام وہ leb نہیں (Leben) ہے۔

اب اتنے مشکل انگلش کے الفاظ بولیں گے تو مجھے کیسے سمجھ آئے گی۔

کس نے کہا یہ انگلش کا لفظ ہے۔

کیا۔۔۔؟ یہ انگلش کا نہیں ہے۔ حیام کو صدمہ لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔۔۔عارض کے معصومیت بھرے انداز میں اس وقت لڑکیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا۔

اور میں کب سے سوچ رہی تھی کہ میری انگلش اتنی کمزور کیسے ہو سکتی ہے۔

پھر یہ کون سی زبان کا لفظ ہے خود ڈھونڈیں۔

آپ کو ڈھونڈ لیا اتنا کافی نہیں ہے کیا۔۔۔؟ حیام بڑبڑائی تھی۔

سوچوں گی اس بارے میں کہ مجھے اس پر ریسرچ کرنی بھی چاہیے یا نہیں۔

اووو تو بیگم سوچیں گی۔

جی بالکل سوچوں گی کہتے ساتھ ہی حیام اپنا فون تھام کر دروازے کی جانب بڑھی تھی۔

حیام۔۔۔!اس سے پہلے کہ حیام دروازہ کھولتی عارض نے اسے پکارا تھا۔

جی۔۔۔اس نے مڑ کر عارض کی جانب دیکھا تھا۔

محترمہ اپنے جھمکے تو لے کر جائیں یا آپ چاہتی ہیں کہ میں آپ کے ناولز کے ہیروز کی طرح ان جھمکوں کو اپنے پاس سنبھال کر رکھوں اور محترمہ کے جانے کے بعد میں ان کی یاد میں جھمکوں کو دیکھ دیکھ کر ان کے بارے میں سوچوں۔

عارض اگر مجھے یاد کرنے کے لیے آپ کو ان جھمکوں کی ضرورت ہے تو ان کو میری نشانی کے طور پر رکھ لیں۔

Posted On Kitab Nagri

دل میں بسے لوگوں کو یاد نہیں رکھنے کے لیے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔--عارض حیام کی جانب دیکھ کر بولا تھا۔

عارض کی بار پر حیام ہولے سے مسکرا دی تھی۔

ویسے عارض آپ میری ایک انگوٹھی پہلے ہی اپنے پاس رکھ چکے ہیں۔

جی تو اس کے بدلے میں اتنی خوبصورت انگوٹھی بھی تو گفٹ کی ہے۔

وہ بیڈ سے اٹھ کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا حیام کے قریب آیا تھا۔

حیام آنکھیں کھولے عارض کو دیکھ رہی تھی۔

اب آپ ایک ایک چیز کا حساب رکھیں گے شرم تو نہیں آتی آپ کو۔

بالکل بھی نہیں۔

عارض نے اسے دیکھتے آنکھ ونک کی تھی۔

آپ کی یہ نشانی اب میرے پاس ہی رہے گی۔

آپ ایک نشانی کی بات کرتے ہیں عارض جبکہ پوری حیام احمد حیات آپ کی ہے۔ حیام کی بات پر عارض مسکرایا تھا۔

اب اگر میں نے آپ کو کچھ کہا تو پھر آپ نے مجھے گھورنے لگ جانا ہے کہتے ساتھ ہی عارض ایک قدم حیام کے قریب ہوا تھا جبکہ حیام ایک قدم پیچھے ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

میں نے ہر بار نئی آنکھ سے دیکھا تجھ کو

مجھ کو ہر بار نیا عشق ہوا ہے تجھ سے

عارض نے بہت ہی دھیمے لہجے میں اس کے ایک کندھے پر جھولتا دوپٹا ٹھیک کرتے شعر پڑھا تھا۔

ویسے عارض یہ جو Leben لینگویج ہے یہ اور کس کس کو آتی ہے۔

مسز یہ لینگویج نہیں ہے بلکہ کسی لینگویج کا ایک لفظ ہے۔

عارض نے اس کے ماتھے پر لگی بندی ٹھیک کی تھی۔

میرا بھی وہی مطلب تھا بتائیں ناں کس کو آتی ہے۔

ہمم وقاص بھائی کو آتی ہے مگر مجھ سے اچھی نہیں کیونکہ ان کو بھی میں نے ہی سیکھائی ہے اور تھوڑی بہت آپی کو بھی آتی ہے۔

مگر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں۔

نہیں بس ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔

اچھا اب آپ سو جائیں تھک گئے ہوں گے میں چلتی ہوں۔

اللہ حافظ۔حیام کہتے ہی باہر نکلی تھی۔

دروازہ بند کرتے ہی حیام ایک نظر بند دروازے کی جانب دیکھ کر مسکرائی تھی۔

پھر سیڑھیاں اترتی نیچے کی جانب بڑھی جب آدھی سیڑھیوں سے ہی اس نے واپس اوپر کا رخ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وقاص کے کمرے کے سامنے کھڑی ابھی حیام اسی کشمکش میں تھی وہ دروازہ ناک کرے یا نہیں۔

جب اسے پیچھے سے اپنے نام کی پکار سنائی دی۔

کیا بات ہے حیام گڑیا یہاں کیوں کھڑی ہو۔

عیشل آپی۔۔۔!

وہ آپی۔۔!

کیا بات ہے حیام۔

مجھے آپ سے ایک بات پوچھنی تھی۔

جی پوچھو۔

حیام نے تھوڑا آگے ہو کر عارض کے کمرے کے دروازے کی جانب دیکھا جو بند تھا۔

عارض سے بات کرنی ہے کیا۔۔۔؟عیشل نے اپنا اندازہ لگایا تھا۔

ششش آہستہ بولیں آپی ان کے کان بہت تیز ہیں اور وہ میری آواز تو دور سے ہی سن لیتے ہیں۔

عیشل کو اس وقت وہ بہت ہی کیوٹ لگی تھی جو اپنی گھبراہٹ چھپاتے عارض کے کمرے کو دیکھ رہی تھی۔

اچھا چلو آؤ میرے کمرے میں چلتے ہیں۔

عیشل نے کمرے میں جاتے ہی دروازہ بند کیا تھا جبکہ حیام سوئے ہوئے آریان کی جانب بڑھی تھی اور اس کے دونوں گالوں پر پیار کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

خالہ کا چھوٹا سا بچہ تھک گیا ہے۔

اتنی شرارتیں کی ہے آج میرے بے بی نے حیام اس کے سر میں پیار سے ہاتھ پھیرتے باتیں کر رہی تھی۔

اب بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔؟

عارض نے کچھ کہا ہے کیا۔۔۔؟

آپی وہ تو سب کچھ کہہ کر بھی معصوم سی شکل بنالیتے ہیں اور اوپر سے ہر بات پر اپنے شوہر ہونے کا روعب جھاڑتے۔۔۔ بولتے بولتے حیام نے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی تھی اور ایک چور نظر عیشل پر ڈالی تھی۔

حیام کے خاموش ہوتے ہی عیشل کی کھکھلاہٹ کمرے میں گونجی تھی۔

اگر تو یہی بات ہے تو بھئی یہ میرے بھائی کا اور تمھارا معاملہ ہے اس کو خود ہی سنبھالو۔

نہیں آپی مجھے یہ بات نہیں کرنی تھی وہ تو غلطی سے بول دی تھی۔

حیام اس لمحے نروس ہو چکی تھی۔

وہ ایک لفظ کا مطلب پوچھنا تھا آپ سے عارض نے بتایا تھا وہ لینگویج آپ کو بھی آتی ہے۔

ہاں پوچھو۔۔۔!

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

آپی Leben کا کیا مطلب ہے یقیناً اس نے یہ نہیں بتایا ہو گا یہ کون سی لینگویج کا ورڈ ہے۔

حیام نے سر جھکائے نفی میں گردن ہلائی تھی۔

یہ جرمن لینگویج ہے اب اس کا مطلب خود عارض سے ہی پوچھ لینا اوکے۔ عیشل سے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

جی آپی۔۔۔!

حیام تھینک یو گڑیا۔

کس لیے آپی؟ وہ حیران ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میرے بھائی کو معاف کرنے کے لیے۔

آپی جن رشتوں میں محبت اللہ نے ڈالی ہوتی ہے ان میں اپنی انا کو لانا بے کار ہوتا ہے۔

رشتوں میں اللہ کی ڈالی گئی محبت انا کی آگ سے راکھ ہو جاتی ہے اور میں ہمارے اس خوبصورت رشتے کو کسی چیز کی نظر نہیں کرنا چاہی ہوں۔

اب میں چلتی ہوں آپی کہتے ساتھ ہی حیام مسکرا کر عیشل کے کمرے سے باہر نکلی۔

اور ایک نگاہ عارض کے کمرے کی جانب ڈال کر سیڑھیاں اترتے نیچے چلی گئی۔

حیام کو گھر آئے تقریباً دو گھنٹے ہو چکے تھے۔ اپنے بستر پر لیٹی وہ آج کے دن کے گزرے ہر لمحے کو یاد کر رہی تھی۔

بے شک آج کا دن اس کے لیے یادگار دنوں میں سے ایک دن تھا Leben اس کے دماغ میں عارض کا کہا گیا یہ لفظ گونجا تھا اس نے فوراً موبائل نکالا اور ڈکشنری کھول کر اس کا مطلب ڈھونڈا (زندگی) سکرین پر یہ الفاظ دیکھ کر اس کے لب مسکرا اٹھے تھے۔

مجال ہے جو میرا شوہر سیدھی طرح کوئی بات بتا دے۔۔۔ حیام بڑبڑائی تھی۔

اور پھر مسکرا کر اپنی سب سوچوں کو جھٹکتی سونے کے لیے لیٹ گئی کیونکہ کل بارات کے فنکشن سے پہلے اسے یونیورسٹی بھی جانا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جب سے زین کو زری کے رشتے کے بارے میں معلوم ہوا تھا اس نے اس دن سے زین نے زری سے دور رہنا شروع کر دیا تھا۔

جب بھی وہ بے چین ہوتا تھا وہ بس اپنے اللہ کے حضور ہی جھکتا تھا۔

اب وہ پہلے جیسا زین ہی نہیں لگتا تھا جس کی آنکھوں میں ہر وقت شرارت کی چمک ہوا کرتی تھی۔

اب وہ بالکل خاموش طبعیت ہو گیا تھا جو اس کی شخصیت کا خاصا نہیں تھا۔

انسان کے اندر چل رہی تباہیاں اس کو ہر لحاظ سے بدل دیتی ہے اس کی ایک مثال اس وقت زین العابدین تھا۔

انھی دنوں اس نے یونی لیور میں اپنی انٹرنشپ کرنے کا ارادہ کیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی پڑھائی کو لے کر کافی سنجیدہ ہو گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اس کا یہ بدلاؤ عارض اور عالیان سے چھپا نہیں رہا تھا ان کو لگ رہا تھا کہ یہ بدلاؤ اور ٹینشن صرف انٹرنشپ کی وجہ سے ہے اور وہ اسی وجہ سے دل لگا کر اپنی پڑھائی بھی کرتا ہے۔

وہ ہمیشہ کہتا تھا کہ اس کو اپنی ایک بزنس امپائر کھڑی کرنی ہے اور شاید اب کی بار وہ واقعی سنجیدہ ہو گیا تھا۔

مگر ان کو اس معاملے کی خبر نہ تھی وہ جو اپنی محبت کو خود سے بھی چھپانے کے کوشش کیے ہوئے تھا ان سے بھی چھپا رہا تھا۔

وہ ٹوٹ رہا تھا۔

کئی لوگوں نے اس سے بدلاؤ کی وجہ پوچھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زین ان سب کے سامنے اپنی پریشانی کو اپنے کام کا نام دے رہا تھا۔

بہت سے لوگ اسے دیکھ کر حیران ہوئے تھے۔

جس انسان کو وہ شرارت کے شاہکار نمونے اور اپنی موج مستی میں رہنے والے انسان کے طور پر جانتے تھے۔ آج وہ بدل گیا تھا۔

زین کا یہ نیا انداز اور رویہ زری سے بھی مخفی نہیں رہی تھا۔

وہ اس کے ہر عمل سے باخبر تھی۔

بعض دفعہ زری کو شدت سے احساس ہوتا تھا کہ زین اسے اگنور کر رہا ہے کیونکہ کہ پہلے وہ زری کو جان بوجھ کر تنگ کرتا جس پر زری اس پر غصہ کرتی اور وہ خاموشی سے سنتا تھا۔

نامحسوس انداز میں وہ دونوں ایک دوسرے کے کافی قریب آگئے تھے۔

یہ دوستی تھی یاں محبت اس بات سے وہ دونوں انجان تھے۔

جس قدر زین زری کے رشتے کو لے کر پریشان تھا اسی قدر زری اپنا رستہ طے ہو جانے پر ناخوش تھی۔

مگر اس جذبے کو وہ دونوں کوئی نام نہیں دے پا رہے تھے۔

آج بھی زین گراؤنڈ میں بیٹھا کسی کی مدد کر رہا تھا جب زری کا وہاں سے گزر ہوا تھا۔

اس کو دیکھ کر زری بے اختیار وہاں رک کر اسے دیکھنے لگ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کتنا بدل گیا تھا بڑھی ہوئی داڑھی چہرے پر سنجیدگی کام کے دوران اس کے بکھرے بال بلاشبہ وہ اس ہلیے میں بھی بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا۔

سب کو تنگ کرنے والا آج خاموش ہے زری نے بے اختیار سوچا تھا۔

سب کو لگتا تھا کہ وہ پڑھائی کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہے شاید اب اس نے اپنی پڑھائی کو سنجیدگی سے لے لیا ہے۔م

گر در حقیقت وہ زری سے دور رہنا چاہتا تھا۔

زری کو لگتا تھا شاید زین اس سے ناراض ہے جو اس سے بات نہیں کرتا یا اس کو دیکھ کر اپنا رستہ بدل لیتا ہے ۔

زری ابھی اپنی سوچوں میں ہی گم تھی جب کوئی لڑکی زین کے قریب آئی نجانے کیوں زری کو اس لڑکی کا زین کو مخاطب کرنا برا لگا تھا۔

شاید یہ ایک فطری عمل تھا جس کی وجہ سے زری کو محسوس ہو رہا تھا زین اس کو چھوڑ کر باقی لڑکیوں سے بے تکلف ہو کر بات کر رہا ہے۔

زین کا یہ عمل زری کو مزید احساس دیلا رہا تھا کہ زین اس سے ناراض ہے۔

شاید اس نے مجھے نہیں دیکھا ورنہ ضرور مجھ سے بات کرتا۔

اتنے دنوں میں ویسے ان سب کی ہی ہم سے بات نہیں ہوئی میں ایسا کیوں سوچ رہی ہوں۔

ایسا بھی تو ہو سکتا ہے میں درست ہوں زین نے مجھے یہاں کھڑے دیکھ لیا ہو گا اس لیے وہ انجان بن رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

زری خود ہی اپنے اندازوں کے مطابق دھاگے باندھ رہی تھی۔

آخر میں جب اس کی آنکھوں میں نمی آنے لگی تو وہ ایک نظر زین پر ڈال کر وہاں سے چلی گئی۔

زین نے وہاں کھڑی زری کو دیکھ لیا تھا مگر وہ اس کو اگنور کرتا رہا جیسے اس نے زری کو دیکھا ہی نہیں ہے اور اپنے کام میں مصروف رہا اور جب اس کو احساس ہوا کہ وہ چلی گئی ہے تو اس نے سر اٹھا کر اس جانب دیکھا جہاں وہ کھڑی تھی۔

زین نے دکھ سے ایک سرد آہ بھری تھی ۔

یہ قسمت بھی انسان کو کیا کیا کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

زین نے تلخی سے سوچا تھا۔

عارض یونیورسٹی نہیں آیا تھا جبکہ عالیان بھی کسی وجہ سے نہیں آیا تھا۔

وہاں سے جاتے زری نے بہت ہی بے دردی سے اپنی نم آنکھیں صاف کی تھی وہ اپنے احساسات کو کوئی نام نہیں دے پا رہی تھی۔

زری اپنے دھیان میں چلتی جا رہی تھی جب ایک لڑکے سے اس کا تصادم ہوا تھا ۔

اس ٹکراؤ کی وجہ سے زری کے ہاتھ میں پکڑی گلاسز نیچے گری تھی اور اس لڑکے کا پاؤں اوپر آنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی ٹوٹی گلاسز دیکھ کر زری کی آنکھیں پھر سے نم ہوگئی تھی اور اس بار زری نے اپنے بہنے آنسوؤں کو نہیں روکا تھا۔

Oh I am so sorry. I will pay for it

اس لڑکے کی اس بات پر زری کو مزید رونا آیا تھا۔

ہچکیوں سے آنسو بہتے اس کے ذہن میں ایک آواز گونجی چیزوں کی اہمیت ان سے نہیں لوگوں سے ہوتی ہے۔

اس گونجتی آواز نے اسے مزید رولایا تھا۔

زری۔۔۔!نور اور افشاں زری کو ڈھونڈتے اس کے قریب آئی تھیں جو پانچ منٹ کا کہہ کر غائب ہوگئی تھی جبکہ حیام گھر جاچکی تھی۔

زری کو اس طرح روتا دیکھ کر وہ دونوں پریشان ہوگئی تھی۔

زری کیا ہوا ہے۔۔۔؟

وہ دونوں فوراً اس تک پہنچی تھیں جبکہ وہ لڑکا زری کے پاس کھڑا مسلسل اس سے معذرت کر رہا تھا۔

نور نے اس لڑکے کو اچھی خاصی سنائی تھیں۔

افشاں اسے خاموش کروارہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لڑکا پہلے زری کے رونے اور پھر نور کے رد عمل پر بوکھلا گیا تھا اس کو سمجھ نہیں آ رہی تھی پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا آپ میرا یہی انتظار کریں میں ابھی آتا ہوں۔

وہ زری کی گلاسز لے کر گراؤنڈ کی طرف بھاگا تھا۔ اس لڑکے کو یوں بھاگتا دیکھ زری اس کے پیچھے لپکی تھی جبکہ نور اور افشی نے اسے روکنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

آج وقاص کی بارات تھی اور وہ کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

پورے گھر میں گہما گہمی کا عالم تھا۔

سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے حیام کی فیملی بھی وحید پیلس پہنچ چکی تھی۔

سب سے مل کر حیام لاونج میں آئی تھی اس نے عیشل کے پاس جانا تھا۔

پورا لاؤنج مہمانوں سے بھرا پڑا تھا وہاں بہت سے حیام اور عارض کے کزنز تھے اور کچھ صرف عارض کے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ان سب کو نظر انداز کر کے حیام عیشل کے پاس کچن میں چلی گئی جو آریان کا دودھ بنانے میں مصروف تھی۔

اسلام علیکم آپی۔۔!۔

واعلیکم السلام گڑیا کیسی ہو۔۔۔؟۔

Posted On Kitab Nagri

میں ٹھیک ہوں آپ ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئی۔

بس آریان کے لیے دودھ بنا رہی تھی اس کو پلا کر تیار ہوتی ہوں۔

آپ ایسا کریں یہ مجھے دیں میں اسے دے دیتی ہوں آپ تیار ہو جائیں کہتے ساتھ ہی حیام نے اس کے ہاتھ سے دودھ لیا تھا۔

وہ ڈسٹی بیلو کلر کے فراک میں ملبوس بہت پیاری لگ رہی تھی۔

ابھی وہ کچن سے باہر نکلی ہی تھی جب اس نے ایک آواز سنی تھی۔

No one will be damn handsome in today's function except him

حیام نے غیر ارادی طور پر اس جانب دیکھا تھا جہاں دیکھ کر وہ لڑکی یہ جملہ بول رہی تھی۔

اس جانب دیکھتے ہی حیام کو غصہ آیا تھا کیونکہ وہ جملہ ٹائی لگاتے سڑھیاں اترتے عارض کے لیے بولا گیا تھا۔

حیام برق رفتاری سے سیڑھیوں کی جانب بڑھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Ohh Hey Leben!

کیسا لگ رہا ہوں میں۔۔۔؟ آخری سیڑھی پر حیام کو پا کر اس نے بہت محبت سے پوچھا تھا۔

بہت برے ساتھ ہی حیام نے اس کے بال بگاڑ دیے تھے اور اس کی بلیک ٹائی جو اس نے بلیک ٹو پیس کے ساتھ لگائی تھی کھول دی۔

عارض حیرانی سے حیام کو دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا حیام۔۔۔؟

کچھ نہیں میرے ساتھ چلیں میں آپ کو بتاتی ہوں کیا پہنیں آپ کو خود نہیں معلوم کیا پہننا چاہیے ایک ہاتھ میں آریان کا دودھ اور اپنی فراک اور دوسرے سے عارض کی بازو دبوچے اوپر کی جانب بڑھی تھی۔

وہ لڑکی جو شاید عارض کی کزن تھی ہکا بکا کھڑی ان دونوں کو سیڑھیاں چڑھتے دیکھ رہی تھی۔

حیام نے عارض کا بازو اس کے کمرے میں جا کر چھوڑا اور آریان کا دودھ ایک طرف رکھ کر وہ اس کی الماری کی جانب بڑھی تھی۔

عارض خاموشی سے کھڑا اس کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد احیام کے ہاتھ میں ایک ڈسٹی بیلو کلر کا ٹو پیس موجود تھا۔

حیام نے فاتحانہ انداز میں اسے دیکھا اور اسے لے کر وہ عارض کی جانب بڑھ رہی تھی۔

عارض خاموشی سے حیام کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔

یہ لیں۔۔۔!

عارض نے اس کے ہاتھ سے ڈریس لیا تھا اور ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا۔

اب کیسا لگ رہ ہوں حیام۔۔۔؟

پانچ منٹ بعد جب وہ باہر آیا تھا تو اس نے حیام سے پوچھا تھا۔

ایک لمحے کو حیام اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بہت برے۔۔۔!

ابھی بھی برا لگ رہا ہوں وہ اپنے بال بناتے بولا تھا۔

جی بہت زیادہ۔۔۔

ویل تھینک یو۔۔۔ آپ مجھ سے زیادہ بری لگ رہی ہیں۔

عارض کے اس انکشاف پر حیام نے اسے گھورا تھا۔

بہت شکریہ کہتے ہی حیام آریان کا دودھ تھام کر اس کے کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

حیام کے جاتے ہی عارض مسکرایا تھا۔

میری پاگل بیوی۔۔۔

دس منٹ بعد جب وہ واپس لاونج میں گئی تو عارض کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔

اس کو نظر انداز کر کے حیام خاموشی سے کچن میں چلی گئی تھی۔

عارض یہ ڈریس بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا اگر آپ بلیک پہنتے تو زیادہ اچھے لگتے۔

عارض کی ایک کزن نے خاصے بے تکلفانہ انداز میں اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولا تھا۔

یہ سارا منظر باہر جاتی حیام نے دیکھا تو پلٹ کر عارض کے قریب آئی تھی۔

عارض۔۔۔!اس نے عارض کو آواز دی تھی۔

ماشاءاللہ۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

You look so stunning my love

حیام اس کی پہنی ریڈ ٹائی کو تھوڑا کھینچ کر کستے ہوئے بولی۔

حیام کی اس حرکت پر عارض نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔

وہ جانتا تھا کہ وہ وہاں کھڑی لڑکی کو کیا باور کروانا چاہ رہی ہے۔

Oo Thank you Leben!

چلیں ہال میں سب انتظار کر رہے ہوں گے ساتھ ہی عارض نے اپنا ہاتھ حیام کے سامنے کیا تھا۔

جس کو اس نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ تھام لیا تھا اور پھر وہ دونوں باہر کی جانب بڑھ گئے تھے۔

آنے والا دن حیام اور عارض کا تھا۔

ایک بار پھر اجاب و قبولیت کی گھڑی آنی تھی۔

تیرہ سال بعد ایک بار پھر انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ ایک مضبوط رشتے میں بندھنا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ لڑکا زری کی گلاسز لے کر جیسے ہی گراؤنڈ میں پہنچا تھا اس کو زین سامنے بیٹھا نظر آیا تھا وہ لڑکا فوراً زین کی جانب بڑھا تھا۔

وہ جانتا تھا اس معاملے کو زین حل کر سکتا ہے کیونکہ کہ وہ لڑکا زین کی کلاس کا ہی تھا۔

زین ۔۔!

Posted On Kitab Nagri

اس لڑکے نے اسے پکارا تھا۔

کیا ہوا کامران زین اس کی بوکھلاہٹ دیکھ کر پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

بھائی مجھے تمہاری مدد چاہیے ۔۔۔؟

زین وہ۔۔!ساتھ ہی کامران نے پیچھے کی جانب اشارہ کیا تھا ۔

زین نے مڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا جہاں زری بھاگتی ہوئی ان کی جانب ہی آرہی تھی۔

زین وہ مجھ سے ان کی گلاسز ٹوٹ گئی ہیں ساتھ ہی اس نے وہ گلاسز زین کو تھما دی۔

زین نے ایک بار پھر قریب آتی زری کی جانب دیکھا تھا اس کی آنکھیں سرخ تھی جو اس نے رونے کا پتا دے رہی تھی۔

جب وہ مزید قریب آئی تو زین نے دیکھا اس کی آنکھیں ابھی بھی نم تھیں۔

زین سمجھ نہیں پایا تھا کہ وہ اپنی گلاسز ٹوٹنے پر روئی ہے یا اس کی دی ہوئی گلاسز کے ٹوٹ جانے پر۔

برائے مہربانی آپ مجھے میری گلاسز واپس کر دیں۔

زین۔۔۔!کامران نے زین کو پکارا تھا۔

زری۔۔۔!آپ ایک معمولی سی بات پر روئی ہیں۔

زین نے اس کی جانب دیکھ کر پوچھا تھا۔

اپنی گلاسز ٹوٹنے پر کون روتا ہے۔۔۔؟زری نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین کو اچھی طرح یاد تھا جب اس سے زری کی گلاسز ٹوٹ گئی تھی تب زری نے اس پر اچھا خاصا غصہ کیا تھا۔

مگر اب ---

سسٹر میں آپ کا یہ نقصان پورا کر دوں گا۔

آپ میرا نقصان پورا نہیں کر سکتے۔

زین نے چونک کر زری کو دیکھا تھا۔

مگر---!۔

پلیز اور چیزوں کی اہمیت ان سے نہیں لوگوں سے ہوتی ہے زری غصے سے کہتی زین کے ہاتھوں سے اپنی گلاسز لے کر وہاں سے چلی گئی۔

زین دور جاتا زری کو دیکھ رہا تھا وہ لڑکی اسے ساکت کر گئی تھی۔

کیا اس کی کہی ہوئی بات اور اس کی دی ہوئی چیز زری کے لیے اس قدر معنی رکھتی تھی۔

زری کے رویے پر زین الجھ گیا تھا۔

کامران تم جاؤ---زین اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا تھا۔

زین تم اس لڑکی کو جانتے تھے---؟

ہاں زین نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا اور اپنا بیگ تھامتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین جب سے گھر آیا تھاوہ زری کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا آخراس کے رونے کی وجہ کیا تھی وہ اپنے گلاسز ٹوٹ جانے کی وجہ سے رو رہی تھی یااس کی دی ہوئی گلاسز ٹوٹ جانے کی وجہ سے۔۔۔

پھر وہ بات جو اس نے کامران کو گھور کے کہی تھی کہ چیزوں کی اہمیت ان سے نہیں لوگوں سے ہوتی ہے۔

وہ کافی دیر زری کی وجہ سے الجھا رہا تھا۔

کسی بات کا سرا اس کے ہاتھ نہیں آ رہا تھا۔

اپنے کمرے میں چکر لگاتا زین سر تھام کر ایک دم بیڈ پر بیٹھا تھا۔

کیا میں زری کے لیے اہم ہوں؟ لیکن اس کا تو رشتہ ہو گیا تھا۔

زین کے ذہن میں چلتے سوال اسے مزید الجھا رہے تھے۔

وہ زری کے رویے سے اس کے دل کی کیفیت کو جاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

آج مجھے زری کے چہرے پر کہیں بھی وہ خوشی کیوں نظر نہیں آ رہی تھی جو کچھ دن پہلے اس کے چہرے پر تھی۔

کیا اس کے ساتھ اس رشتے کے معاملے میں زبردستی کی جا رہی ہے۔۔۔؟

اگر ایسا ہے تو میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔

وہ لڑکی جو اپنے حق کے لیے لڑا کرتی تھی اس کو چھوڑا نہیں کرتی تھی آج اس نے کیسے چھوڑ دیا؟

آج کامران سے اس کی گلاسز ٹوٹ گئی اور زری نے اسے کچھ بھی نہ کہا بلکہ اس بات پر رو دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی ہی سوچوں میں بری طرح الجھا ہوا تھا جب زین کو عارض کی کال آئی ہیلو۔

کال اٹینڈ کرتے ہی زین بولا تھا۔

اگر تم ایک منٹ بھی لیٹ ہوئے تو میں نے تمہیں فنکشن سے دھکے دے کر باہر نکال دینا ہے۔

یار نہیں ہوتا لیٹ بلکہ پہلے ہی آجاؤ گا یہ دیکھنے کہ آج پھر تو نہیں تو دولہے کی طرح تیار ہو گیا۔

زین نے خود کو نارمل کیا تھا۔

دوسری جانب عارض کا قہقہہ گونجا تھا۔

بھائی آج ہم اپنی بیگم کی پسند سے تیار ہوئے ہیں۔

ارے واہ نکاح کل ہے آپ آج سے ہی زن مریدی پر اتر آئے ہیں۔

زین نے بھی اس کی ٹانگ کھینچی تھی۔

بیگم سے ڈرنا پڑتا ہے جناب۔

کچھ دیر مزید گفتگو کر کے اس نے کال بند کر دی تھی۔

کال بند ہوتے ہی زین اپنی سٹڈی ٹیبل کے قریب آکر رکا اور دراز سے کچھ نکالا اور کھول کر دیکھا۔

اس کی آنکھیں چمکی تھی۔

زین نے ایک کاغذ پر تحریر لکھی اور اس کے اندر رکھا اور پھر اٹھ کر فنکشن میں جانے کے لیے تیار ہوا کہیں عارض اسے واقعی باہر نہ نکال دے۔

Posted On Kitab Nagri

زین تیار ہو کر نگین بیگم کے کمرے میں آیا تھا۔

مما میں کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔؟

ماشاءاللہ بہت پیارے لگ رہے ہو۔

نگین بیگم اپنے اکلوتے بیٹے کے صدقے واری گئیں جو کہ کہ بلیک تھری پیس سوٹ میں بہت ہینڈسم لگ رہا تھا اور یہ ڈریسنگ تھیم بھی عارض کی ہی طے کردہ تھا۔

مما میں ابھی کسی ضروری کام سے جارہا ہوں اور پھر عارض کے بھائی کی شادی میں جاؤں گا۔

اگر میں وقت پر نہ پہنچا تو آپ کا دوسرا بیٹا مجھے فنکشن سے باہر نکالنے کا ارادہ رکھتا ہے اس پر نگین بیگم مسکرا دی اور پھر اس کے سر پر چپت رسید کی۔

مما۔۔۔

کیا مما۔۔۔؟

اچھی بات ہے کہ وہ وقت کی پابندی کرتا ہے ساتھ تم جیسے نالائق کو بھی کرواتا ہے۔

اٹس ناٹ فیر مما۔ زین منہ بنا کر بولا تھا۔

اچھا میں چلتا ہوں شام میں ملاقات ہوتی ہے اپنی ماں کے گلے ملتے وہ وہاں سے باہر نکل گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زری ابھی گھر آئی ہی تھی سب سے پہلے وہ اپنی ماما کے کمرے میں گئی اور ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی بے شک ماں کا لمس ایک ایسا احساس دیتا ہے کہ انسان اپنی ہر پریشانی بھول کر پر سکون ہو جاتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ کے بعد ایک وہی ہستی ہے جو انسان کو ہر طرح کے وقت میں تھام لیتی ہے اور اپنی بے لوث محبت سے اس کے سکون کا باعث بنتی ہے۔

زری کے بالوں میں ہاتھ چلاتے اس کی مما نے اس سے پوچھا بیٹا کیا بات ہے۔

تم خوش تو ہو ناں۔۔۔؟۔

معلوم نہیں مما۔

زہرہ بیٹا تم خوش ہو؟ ان کے پوچھنے پر زری نے بس سر ہلا دیا تھا۔

مما میں فریش ہونے اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔

اس وقت زری کو اپنے کمرے میں جانا ہی مناسب لگا کیونکہ کہ وہ ان کے سوالوں سے بھاگنا چاہتی تھی۔

او کے بیٹا۔۔۔

نازش بیگم نے زری کے سر کا بوسہ لیتے ہوئے اس کو جانے کی اجازت دے دی تھی۔

زری اپنے کمرے میں آکر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

زری کی گلاسز کے ساتھ ساتھ اس کا دل بھی ٹوٹا تھا ٹوٹی ہوئی گلاسز کو جوڑنا تو آسان ہے مگر ٹوٹے ہوئے دل کو جوڑنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

زری کو سمجھ نہیں آ رہی تھی اس کا دل زین کو ایسے دیکھ کر کیوں بکھرا تھا یا اللہ جو بھی ہو میرے حق میں بہتر ہو بے اختیار اس کے لبوں سے دعا نکلی تھی۔

زری کا دل عجیب سے احساسات میں گھرا تھا نہ جانے وہ کب دعا کرتے ہوئے سو گئی۔

اس کی آنکھ اگلی صبح ہی کھلی تھی۔

زری نے وقت دیکھا تو صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔

اس نے اپنی مندی مندی آنکھوں سے فون اٹھا کر حیام کو کل ملائی۔

دوسری ہی بیل پر فون اٹھا لیا گیا تھا۔

ہیلو حیام۔۔۔!اس نے نیند زدہ آواز میں اسے پکارا تھا۔

یار آج میں یونیورسٹی نہیں آوں گی۔

زری کی بات پر حیام نے اسے دس ہزار گالیوں سے نوازا تھا۔

اوہ شٹ۔۔۔زری ایک دم اٹھ کر بیٹھی تھی۔

میں کیسے بھول گئی آج حیام کا نکاح ہے۔

کوئی ضرورت نہیں ہے تمھیں میرے نکاح پر آنے کی حیام کی چنگاڑتی آواز فون سے باہر آئی تھی ساتھ اس نے ٹھک سے فون بند کر دیا تھا۔

زری خود میں اتنا الجھی ہوئی تھی کہ اتنا اہم دن وہ بھول گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زری فوراً اٹھ کر فریش ہوئی تھی۔

فریش ہو کر زری بھاگتے ہوئے نیچے آئی تھی۔

مما۔۔۔

مما۔۔۔

نازش بیگم کو آوازیں لگاتی وہ کچن میں آئی تھی۔

مما مجھے جلدی سے ناشتہ دے دیں۔

میں نے حیام کی طرف جانا ہے۔

بیٹا سب ٹھیک ہے۔۔۔؟

نہیں مما۔۔۔میرا مطلب جی سب ٹھیک ہے آج اس کا نکاح ہے اور میں بھول گئی۔

اس نے مجھے فون پر دس ہزار باتیں سنائیں ہیں۔

بیٹا کوئی حال نہیں ہے تمھارا۔۔۔

اچھا مما میرا ناشتہ کمرے میں بھیج دیجئے گا۔

اچھا یہ لیتی جاؤ ناں بس دو منٹ لگے گے۔

مما اس ویلی بھوتنی کے ہاتھ بھجوا دیجئے گا۔

Posted On Kitab Nagri

زری اپنے کمرے میں آ کر فوراً اپنی الماری کی جانب بڑھی اور اپنا ڈریس نکال کر بیڈ پر رکھا ساتھ ہی اس نے جیولری اور اپنی ہیلز نکالی تھیں۔

تقریباً پانچ منٹ بعد اس کے کمرے کا دروازہ بجا تھا۔

آ جاؤ سیمار زری نے مصروف سے انداز میں اسے اندر آنے کی اجازت دی تھی۔

زری یہ لو ناشتہ اور تمھارے لیے کسی نے پھول اور یہ ڈبا بھیجا ہے۔

کس نے بھیجا ہے۔۔۔؟

شاید احمد بھائی نے بھیجا ہو ۔

سیمار نے شانے اچکائے تھے۔

اچھا ادھر رکھ دو۔

زری نے بیڈ پر چیزیں رکھتی وہ باہر کی جانب نکل گئی تھی۔

سیمار کے جاتے ہی زری اپنے بیڈ کے قریب آئی اور وہ پھول اٹھا کر پوری قوت سے دیوار پر دے مارے۔

زری خود بھی نہیں جانتی تھی اس نے یہ کیوں کیا ہے۔

بکے سے نکل کر سارے پھول زمین پر گر گئے تھے۔

پھولوں کے پھینکتے ہی ان میں سے ایک پرچی نکل کر ایک طرف گری تھی۔

زری نے فوراً بڑھ کر اسے اٹھا کر کھولا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اس پرچی پر زی اے لکھا ہوا تھا زری نے نا سمجھی سے اس پرچی کو دیکھا تھا۔

میرا نام تو زہرہ ناصر ہے اس مناسبت سے اس پر زی این لکھا ہونا چاہے تھا۔

مگر اس پر زی اے لکھا ہے۔

زری الجھی تھی۔

زری چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی بیڈ تک آئی اور وہ دبا الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی۔

جب اس نے وہ ڈبہ کھولا تو اس کے اندر بہت ہی خوبصورت گولڈ پلیٹیڈ فریم میں گلاسز موجود تھی۔

زری نے ان گلاسز کو نکالا اور سراہے بغیر نہ رہ سکی۔

ان گلاسز کے نیچے ایک پرچی بھی تھی زری نے اس پرچی کو اٹھایا اور پڑھنے لگی جس پر لکھا ہوا تھا اس لڑکی کے نام جو کبھی اپنا حق کبھی نہیں چھوڑتی تھی اور اس کے لئے ہمیشہ لڑتی تھی۔

اس تحریر کے نیچے بھیجنے والے نے اپنا نام بھی لکھا تھا۔

زین العابدین۔۔۔زری دو منٹ اس پرچی کو دیکھتی رہی اور پھر اپنا سر تھام کر بیٹھ گئی۔

اس وقت زری سوچ رہی تھی کہ اس نے خود کو کتنا بدل لیا ہے اس نے کبھی اپنا حق نہیں چھوڑا تھا وہ ہمیشہ اس کے لیے لڑتی تھی اور آج۔۔۔! آج وہ اتنا بدل گئی ہے نجانے کتنی دیر اپنی سوچوں میں گم ایسے ہی وہاں بیٹھی رہی۔

جب اس کا فون بجا۔۔۔اس نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم افشاں۔۔۔

واعلیکم السلام دوسری طرف سے آواز آئی تھی۔

جلدی کرو کہاں مری ہو تم ہاں بس ریڈی ہو رہی تھی۔

یار مجھے لگتا ہے تم نے تیار ہونے میں آج حیام سے بھی زیادہ دیر لگانی ہے۔

دس بج گئے ہیں اور بارہ بجے فنکشن ہے۔

ہاں بس میں نکل رہی ہوں۔

اوکے اللہ حافظ۔

اگلے آدھے گھنٹے میں زری تیار ہو کر گھر سے نکلی تھی۔

اس نے وہی والی گلاسز لگائی تھی جو زین نے اسے بھیجی تھیں۔

سب لوگ ہال میں موجود تھے ہر طرف گہما گہمی کا عالم تھا۔

اس وقت سٹیج پر وقاص اور میرال بیٹھے تھے۔

جب عارض بھاگتا ہوا ان کے پاس آیا۔

بھائی۔۔! آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے اب میری اور میری بیگم کی باری ہے کہتے ہی عارض نے آنکھ ونک کی تھی۔

جی جی ضرور ابھی جگہ خالی کر دیتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

میرال عارض اور وقاص کے تایا کی سب سے چھوٹی بیٹی تھی۔

وقاص اور میرال کا نکاح بھی عارض اور حیام کی طرح پہلے ہی ہو چکا تھا۔

اس سے پہلے عارض سٹیج سے اترتا وحید صاحب سٹیج پر چڑھے تھے۔

سولیڈیز اینڈ جینٹل مین جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں آج میرے بڑے بیٹے وقاص کا ولیمہ ہے اس خوشی کے موقع پر میں ایک اور خوشی بھرا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔

سب نے حیرت سے وحید صاحب کو دیکھا تھا۔

آج اسی موقع پر میں نے اپنے چھوٹے بیٹے عارض کا نکاح بھی کروں گا ساتھ ہی وحید صاحب نے عارض کو اپنے پاس بلایا تھا۔

سب لوگوں کی حیرت میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

سب خاندان والے حیام اور عارض کے بچپن کے نکاح سے بے خبر تھے۔

عارض وہیں سٹیج پر بیٹھ گیا تھا جبکہ وحید صاحب نیچے اتر گئے تھے۔

حیام اس وقت برائیڈل روم میں بیٹھی تھی۔

اس کے پاس زری نور افشی گل اور زمل موجود تھی۔

حیام کا لہنگا لاوینڈر کلر کا تھا جس کے اوپر سلور کام ہوا تھا۔

آج اس نے اپنی گلاسز کی جگہ لینز لگائے ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

زری نے پیچ کلر کا فراک نور نے پنک، افشاں نے آسمانی جب کہ زمل نے بیسکٹی رنگ کا فراک پہنا تھا۔

حیام یہ دیکھو میں یہ والا جھمکا پہنو یا یہ والا۔

زری حیام کو دیکھتے بولی تھی۔

حیام اس کو چھوڑو تم مجھے بتاؤ میں ٹھیک لگ رہی ہوں۔۔۔اب کی بار نور بولی تھی۔

حیام تم ان دونوں کو چھوڑو تم مجھے یہ بتاؤ میری بندی ٹھیک لگ رہی ہے۔

حیام نے ایک نظر ان تینوں کو دیکھا کم گھورا زیادہ تھا۔

نکاح میرا ہے اور تیار ہونے کی فکر تم لوگوں کو پڑی ہے۔

اوپر سے اس پالر والی نے اتنا سارا میک اپ کر دیا ہے۔

حیام منہ بنا کر بولی تھی۔

میں نے اسے کہا بھی تھا کہ لائیٹ سا کرے۔

حیام تم دلہن ہو۔

تو۔۔۔!زمل نے اپنا ماتھا پیٹا تھا۔

حیام کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سب ہیوی چیزیں اتار دے اور جا کر منہ دھولے۔

ابھی وہ سب باتیں کر رہی تھیں جب ایمان بیگم اور رانم صاحبہ برائیڈل روم میں داخل ہوئی تھیں۔

مما۔۔۔!حیام نے منہ بنا کر انہیں پکارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا حیام۔۔۔؟

مما سب بہت ہیوی ہو رہا ہے۔

حیام مار کھاؤ گی اب تم خاموشی سے بیٹھی رہو۔

ایمان بیگم نے اسے ڈپٹا تھا۔

جس پر حیام نے منہ پھولا لیا تھا۔

گل بیٹا حیام پر نیٹ کا دوپٹا دے تو مولوی صاحب آنے والے ہیں۔

جی کہتے ساتھ ہی اس نے حیام پر بڑا سا نیٹ کا دوپٹہ ڈال دیا تھا۔

مما آپ میری سانس مزید بند کر دیں۔

حیام بیٹا بس کچھ دیر کی بات ہے۔رانم صاحبہ نے اسے پیار سے سمجھایا تھا۔

اتنے میں دروازہ بجا تھا اور احمد صاحب اور وحید صاحب کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

ان کے پیچھے مولوی صاحب بھی تھے۔

ان دونوں نے باری باری حیام کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

پھر اجاب و قبولیت کی گھڑی آئی تھی۔

حیام کے بعد اب وہ سب عارض کے پاس موجود تھے۔

سب لوگوں کو جاننا تھا عارض کا نکاح کس سے ہو رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

نکاح کے بعد عارض کی دلہن کو لایا جانا تھا۔

حیام جیسے ہی برائیڈل روم سے نکل کر باہر آئی تھی پورے حال میں اندھیرا ہو گیا تھا۔

وہ ایک لمحے کو رکی تھی۔

حیام نے پنک نیٹ کے دوپٹے کا گھونگٹ کیا ہوا تھا اور اس کو سامنے کی طرف سے اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑا ہوا تھا۔

حیام کا وہ دوپٹہ اتنا بڑا تھا کہ اس کے پیچھے نور اور زری نے ایک ایک طرف سے پکڑا تھا اور ان کے پیچھے افشی اور زمل نے بھی پکڑا تھا۔

حیام چلو۔۔۔!زری کے کہتے ہی حیام نے اپنے قدم آگے بڑھائے تھے۔

سامنے ہی سٹیج پر عارض سپورٹ لائیٹ کے نیچے کھڑا تھا۔

بیک گراؤنڈ میں ڈی جے نے سونگ پلے کیا تھا۔

اس سونگ کی آواز کافی ہلکی تھی۔

توہی یہ مجھ کو بتا دے چاہوں میں یاں ناں

اپنے تو دل کا پتا دے چاہوں میں یاں ناں

توہی یہ مجھ کو بتا دے چاہوں میں یاں ناں

Posted On Kitab Nagri

اپنے تو دل کا پتا دے چاہوں میں یاں ناں

اتنا بتا دوں تجھ کو چاہت یہ اپنی مجھ کو

یوں تو نہیں اختیار پھر بھی یہ سوچا دل نے

اب جو لگا ہوں ملنے پوچھوں تمھیں اک بار

تو ہی یہ مجھ کو بتا دے چاہوں میں یاں ناں

اپنے تو دل کا پتا دے چاہوں میں یاں ناں

اس گانے پر حیام کے لب مسکرائے تھے جبکہ سٹیج پر کھڑا عارض بھی مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

اس کے ہاتھ میں اس لمحے مائیک تھا۔

سب لوگوں کی نظر حیام پر تھی۔

اندھیرا ہونے کی وجہ کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا اس گھونگٹ کے پیچھے کس کا چہرہ سے سب اس چہرے کو دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔

حیام مسکراتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی سٹیج کی جانب بڑھ رہی تھی جب ہال میں عارض کی آواز گونجی۔

یہ کہانی ہے اس جستجو کی۔

عارض سٹیج پر کھڑا مائیک میں بول رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جس کی تکمیل کے لیے

دو دلوں نے جنگ لڑی

ان الفاظ پر حیام صحیح معنوں میں چونکی تھی۔ بولتے ہوئے عارض سٹیج سے اترا تھا اس کے اترتے ہی سپورٹ لائیٹ اس کے ساتھ چل رہی تھی۔

ایک نے حالات سے

تو دوسرے نے قسمت سے

عارض حیام کے بالکل مقابل سپوٹ لائیٹ کے گھیرے میں آکر رکا تھا۔

یہ کہانی ہے دو مسافروں کی

آج حیام نے ہیلز پہن رکھی تھی اس لیے وہ عارض کی آنکھوں میں باآسانی دیکھ سکتی تھی ورنہ وہ صرف اس کے کندھے تک ہی آتی تھی۔

جن کے راستے الگ تھے

Posted On Kitab Nagri

مگران کی منزل ایک ہی تھی

عارض نے حیام کا ہاتھ تھاما تھا اور اپنے قدم پیچھے کی جانب بڑھائے تھے۔

یہ سفر ہے حجر سے وصل تک کا

یہ سفر ہے محبت سے عشق تک کا

سپورٹ لائیٹ ابھی بھی صرف عارض پر تھی۔ وہ دونوں سٹیج پر پہنچ چکے تھے۔ نور زری افشی اور زمل نے حیام کا دوپٹہ چھوڑ دیا تھا۔

حیام دم سادھے کھڑی تھی۔

یہ سفر ہے حیام اور عارض کا۔

عارض نے حیام کو بھی سپورٹ لائیٹ کے گھیرے میں لیا تھا۔

اس کے سپارٹ لائیٹ کے نیچے آتے ہی پورا ہال روشن ہوا تھا۔

آہل نے فوراً عارض کے ہاتھ سے مائیک لیا تھا۔

حیام ابھی تک بے یقین تھی اور اسی بے یقینی سے عارض کو دیکھ رہی تھی۔

بیک گراؤنڈ میں چلتا سونگ ختم ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پورے ہال میں تالیوں کی آواز گونج رہی تھی۔

عارض نے ہاتھ بڑھا کر حیام کا گھونگٹ ہٹایا تھا۔عارض کے گھونٹ ہٹاتے ہی حیام کا چہرہ سب کے سامنے آیا تھا بہت سے لوگوں نے اس دونوں کو ستائش سے دیکھا تھا۔

عارض نے حیام کا ہاتھ تھامے اس کی بیٹھنے میں مدد کی تھی۔

پھر ان دونوں نے باری باری سب کی مبارک باد قبول کی تھی۔

حیام اور عارض سٹیج پر بیٹھے تھے جب آہل ان کے پاس آیا بہت بہت مبارک ہو شکریہ۔۔

عارض اٹھ کر اس سے گلے ملا تھا۔

عارض اور کتنا بیٹھنا پڑے گا میں تھک گئی ہوں۔

حیام نے عارض کے بیٹھتے ہی ہولے سے پوچھا تھا۔

بس تھوڑی دیر اور حیام پھر ہم گھر چلے گے۔

اوکے۔۔۔

حیام اس ہیوی جیولری اور کپڑوں میں ان کمفرٹیبل محسوس کر رہی تھی۔

ابھی حیام کچھ اور عارض سے کہتی سٹیج پر زین عالیان ارمان اور آہل چڑھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

بھابھی۔۔!زین نے حیام کو پکارا تھا۔

جی۔۔۔؟

کیا آپ ہم سب کی ایک تصویر لے دیں گی؟

جی۔۔۔حیام اپنی جگہ سے اٹھی تھی تو زین نے اسے اپنا فون پکڑایا تھا۔

حیام۔۔!عارض کچھ کہتا زین نے اسے چپ کروایا تھا اٹس اوکے عارض میں لے دیتی ہوں۔

حیام نے ان پانچوں کی چار سے پانچ تصاویر مختلف زاویوں سے بنا کر فون زین کو تھمایا تھا۔

آپ سب کو شرم نہیں آتی۔

نور اپنی فراک تھامے سیڑھیاں چڑھتی بولی تھی۔

کیوں ہم نے کیا کیا۔۔۔؟زین نے معصومیت بھرے انداز میں پوچھا تھا۔

دلہن سے کون تصویر کھینچواتا ہے۔اب کی بار زری بولی تھی۔

دلہن ہماری پیاری سی بھابھی ہیں۔

جب ان کو کوئی اعتراض نہیں تو آپ سب کو بھی نہیں ہونا چاہیے۔

عالیان اپنے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا بولا تھا۔

ابھی وہ اس بات پر مزید بحث کرتے کیمرہ مین سٹیج کے سامنے آیا تھا۔

آپ لوگ مہربانی کر کے سیدھے کھڑے ہوں مجھے تصویر بنانی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

کیمرہ مین کے کہتے ہی زین عارض کے ساتھ اور زری حیام کے ساتھ بیٹھ گئی تھی جبکہ زری کے پیچھے نور کھڑی تھی۔

نور کے ایک طرف ارمان تھا۔

ارمان کے ساتھ ہی عالیان کھڑا تھا عالیان کے ساتھ افشاں تھی اور افشاں کے ساتھ زمل کھڑی تھی اور زمل کے ساتھ آہل تھا اور آہل کے آگے زین بیٹھا تھا۔

سب نے اپنے چہروں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ سجائی تھی۔

کلک کی آواز کے ساتھ ایک خوبصورت منظر قید کیا گیا تھا اور اس طرح کئی منظر کیمرے کی آنکھ میں قید کئے گئے تھے۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد گھر جانے کا شور اٹھا تھا۔

دونوں دلہنوں کو ان کی گاڑیوں میں بیٹھایا گیا تھا۔

ایک گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ وقاص نے جبکہ دوسرے کی عارض نے سنبھالی تھی۔

وقاص کی گاڑی نکل چکی تھی اس سے پہلے عارض گاڑی نکالتا زین نے اس کی طرف کا شیشہ بجایا تھا۔

دولہے صاحب گھر تک لفٹ مل سکتی ہے۔

آج کے دن کو بالکل بھی نہیں کہتے ہی عارض گاڑی زن نے باہر لے گیا تھا۔

مین روڈ پر آتے ہی حیام نے اپنا سر دروازے کے ساتھ ٹکا لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کیا ہوا آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔

جی عارض میں بہت تھک گئی ہوں۔

حیام نے ایک گہری سانس لی تھی۔

عارض نے ایک نظر تھکی تھکی حیام کی جانب دیکھا تھا۔

آپ نے کھانا ٹھیک سے نہیں کھایا تھاناں۔

بس کھالیا تھا۔

حیام نے منہ بناتے اپنی ہتھلی کو تھاما تھا۔

عارض سمجھ گیا تھا حیام نے کھانا ٹھیک سے نہیں کھایا تھا۔

دس منٹ میں وہ دونوں گھر پہنچ چکے تھے۔

عارض میں کچھ دیر آپ کے کمرے میں آرام کرلوں۔۔؟

عارض کے گاڑی روکتے ہی حیام نے سوال کیا تھا۔

پوچھ کیوں رہی ہیں آپ کا ہی کمرہ ہے پورے حق سے جائیں۔

عارض کہتے ہی باہر نکلا تھا اور گھوم کر حیام کی جانب آکر اس کا دروازا کھولا اور اس کی باہر نکلنے میں مدد کی۔

حیام کا ہاتھ تھامے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اندر کی جانب بڑھا تھا۔

ولیمے اور نکاح کے فنکشن کے بعد سب لوگوں نے وحید پیلس میں جمع ہونا تھا اور اب سب وہاں موجود تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کا ہاتھ تھامے حیام آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔

حیام کا لہنگا بار بار اس کے پیروں میں آ رہا تھا۔

یہ دیکھ کر عارض نے جھک کر حیام کا لہنگا تھوڑا سا اونچا کیا تھا۔

تا کہ اسے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے مشکل ناں ہو۔

اپنے کمرے کے سامنے جا کر وہ رکا تھا اور آہستہ سے دروازہ کھولا تھا۔

حیام آرام سے چل کر بیڈ پر جا بیٹھی تھی۔

حیام کے بیٹھتے ہی عارض نے اپنا کوٹ اتار کر ایک جانب رکھا تھا۔

پھر حیام کے قدموں کے پاس پنجے کے بل بیٹھتے اس کا ایک پاؤں تھاما۔

وہ ساری دُنیا کو اپنی ٹھوکر پر رکھنے والا مرد تھا۔

اس کو صرف اپنی محبوب بیوی کے قدموں میں بیٹھنا منظور تھا۔

عارض یہ کیا کر رہے ہیں چھوڑیں۔

حیام نے اپنا پاؤں چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔

خاموشی سے بیٹھی رہیں حیام۔۔ کہتے ہی عارض نے اس کے پاؤں میں پہنی ہیلز اتار دی تھیں۔

اس کے سرخ و سفید نرم پاؤں عارض کو بہت پیارے تھے۔

عارض کے دل نے اس بات کا اعتراف کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور پھر عارض نے تھوڑا مزید جھک کر اس کے سرخ ہوتے پیروں پر اپنا محبت بھرا لمس چھوڑا تھا۔

عارض کی اس حرکت پر حیام کا چہرہ حیا سے سرخ ہو چکا تھا۔

آپ کو شرم نہیں آتی۔۔۔؟

وہ خود میں سمٹی ہوئی تھی۔

اپنی بیوی کے جوتے اتارنے اور اس کے پاؤں چومنے میں کیسی شرم۔۔۔؟

عارض اس کی آنکھوں میں دیکھتا کھڑا ہوا۔

اب آپ یہاں آرام سے بیٹھیں میں ابھی آتا ہوں کہتے ہی کمرے کا دروازا بند کرتے عارض وہاں سے چلا گیا تھا اور پھر کچھ دیر بعد ہاتھ میں کھانے کی ٹرے پکڑے واپس آیا تھا۔

اس کے پیچھے افشی زری اور نور بھی کمرے میں آئی تھیں۔

جن کو عارض نے ہی بلایا تھا تاکہ حیام سکون سے ان سے باتیں کرتی کھانا کھالے۔

زمل پہلے ہی آہل کے ساتھ گھر چلے گئی تھی کیونکہ اسے کوئی ضروری کام آن پڑا تھا۔

آپ سب انجوائے کریں میں چلتا ہوں کمرے کا دروازا بند کر کے عارض ایک بار پھر باہر نکل گیا تھا۔

نور مبہوت سی اس کمرے کو دیکھ رہی تھی۔

دروازے کے بالکل سامنے ڈریسنگ ٹیبل پڑا تھا اور اس کے ساتھ ہی اندر کی جانب ڈریسنگ روم اور باتھ روم تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈریسنگ کی سامنے والی دیوار کے ساتھ عارض کا بیڈ تھا اور اس پر عارض کی انلارج تصویر لگی تھی۔

وہی ایک کونے میں صوفے اور ٹیبل پڑا تھا جبکہ ان کے درمیان ایک سٹڈی روم بنا تھا۔

جس دیوار کے ساتھ بیڈ لگا تھا۔ اس دیوار کو اس طرح بنایا گیا تھا کہ بیڈ والا حصہ تھوڑا آگے کو تھا جبکہ جہاں سٹڈی روم کا دروازہ تھا وہ دیوار تھوڑی پیچھے کی جانب تھی۔

اسی لیے عارض منہدی والے دن کمرے میں کھڑا حیام کی سب باتیں سن رہا تھا اور اسے علم بھی نہیں ہوا تھا اور وہ سٹڈی روم سے ہی اپنے روم میں داخل ہوا تھا کیونکہ سٹڈی کے دو دروازے تھے ایک عارض کے کمرے میں کھلتا تھا اور ایک باہر کی جانب۔

عارض کے جانے کے بعد حیام اس کا کوٹ تھامتی اٹھی تھی اور ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی تھی۔

حیام کہاں جارہی ہو۔۔۔؟

میں ابھی آتی ہوں۔۔۔ وہاں جا کر حیام نے عارض کا کوٹ اپنی ناک کے قریب کرتے اس کی خوشبو کو محسوس کیا تھا اور پھر مسکرا کر اس کوٹ کو عارض کی الماری میں لٹکا دیا تھا۔

حیام آ بھی جاؤ۔

آرہی ہوں دو منٹ میں حیام باہر آ کر ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا تھا۔

پھر اس نے بہت احتیاط سے اپنی نتھلی اتاری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ان تینوں نے حیام کی ساری کاروائی خاموشی سے دیکھی تھی۔

حیام کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔نور کے کہتے ہی وہ چھوٹے چھوٹے قدم قدم اٹھاتی بیڈ پر آ بیٹھی تھی اور کھانے سے بھری ٹرے اپنی جانب کسکائی۔

تم تینوں نے کھانا کھایا۔۔۔؟

ہاں جی ہم لوگوں نے کھالیا ہے اب تم بھی سکون سے کھالو۔

اچھا۔۔۔کہتے ہی حیام نے کھانا شروع کیا تھا۔

حیام ماشاءاللہ تم بہت پیاری لگ رہی تھیں۔

جزاک اللہ حیام نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔ان چاروں سے باتوں کے دوران حیام کھانا کھا چکی تھی اس نے اپنے ساتھ ساتھ زبردستی ان تینوں کے منہ میں بھی نوالے ڈالے تھے۔

یار بہت تھک گئی ہوں میں آج اتنا بھاری بھاری ہے سب پتا نہیں سب کیسے پہن لیتے ہیں تم تینوں کو مشورہ دوں تو دیکھ کر ڈریس لینا لائیٹ ویٹ سا۔

اچھا جی ابھی تو تم نے دلہن بننا ہے اور تم ابھی سے منہ بنا رہی ہو نور نے اس کے بالوں کی باہر آتی لٹ کھینچی تھی۔

آآآ۔۔۔نور باز آجاؤ۔

حیام نے نور کے سر پر چپت لگائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حیام۔۔۔!

نور نے فوراً اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

یہ عارض بھائی نے دی ہے۔

نور اس کی انگلی میں پہنی انگوٹھی کو دیکھتی بولی تھی۔

ہاں۔۔۔حیام نے اثبات میں سر ہلایا۔

اس کے چہرے پر ایک شرمیلی مسکراہٹ تھی۔

نکاح کا تحفہ۔۔۔!زری فوراً بولی تھی۔

نہیں۔۔!ویسے ہی دی ہے۔

اچھا جی۔۔۔!

جی۔۔۔!خیر میری باتوں کو چھوڑو مس افشاں ندیم تم مجھے ایک بات بتاؤ۔

کیا۔۔؟افشاں سمجھ گئی تھی وہ کیا پوچھنے والی ہے۔

تم ہال میں سب سے الگ تھلگ کھڑی عالیان سے کیا بات کر رہی تھی۔

اس دن تم نے جو ان کے ساتھ کیا تھا اس کے بعد تو ایسا ممکن نہیں تھا کہ وہ تم سے کوئی بات کرتے وہ ابھی اتنا مسکراتے ہوئے۔

افشان نے ایک نظر اپنی دلہن بنی دوست کو دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شرم کرو کہنے کو تم دلہن بنی ہوئی تھی مگر نظر پھر بھی ہر ایک پر تم نے رکھی ہوئی تھی۔

افشاں اس کے سر پر چپت لگاتے بولی تھی۔

ہاں تو جس کی تم لوگوں جیسی دوستیں ہو گی اس کو تو ہر طرف نظر رکھنی پڑے گی۔

بات مت بدلو افشاں اور بتاؤ کیا بات ہوئی تھی تمھارے اور عالیان کے درمیان۔

زری نے اس کو بات بدلتے دیکھ کر پوچھا تھا۔

افشاں نے ایک گہرا سانس لے کر ان تینوں کو دیکھا تھا۔

میں نے ان سے اپنے اس دن کے رویے کی معافی مانگی تھی۔

اس دن میں نے کچھ زیادہ ہی ری ایکٹ کر دیا تھا۔

پھر عالیان نے کیا کہا۔۔۔کچھ نہیں انہوں نے اٹس اوکے کہہ دیا تھا۔

اور پھر انہوں نے تمھارا ہاتھ کیوں پکڑا ہوا تھا۔حیام نے آئی بروا چکا کر پوچھا تھا۔

ایسی کوئی چیز ہے جو تم نے ناں دیکھی ہو اس لمحے۔۔۔افشاں چڑ گئی تھی۔

حیام نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

کچھ نہیں جب مین نے ان سے اپنے رویے کی معافی مانگی تھی تو کہہ رہے تھے ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

شاید وہ ابھی مناسب وقت نہیں تھا۔

افشاں نے ان کو ساری بات بتادی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے حیام اس سے کوئی اور سوال کرتی کمرے کا دروازہ ناک ہوا تھا اور عارض اندر آیا تھا۔

پیاری لڑکیوں اگر آپ سب کو اعتراض نا ہو تو میں اپنی مسز سے کچھ دیر بات کر سکتا ہوں۔

جی جی بھائی آپ آئیں افشاں کہتے ہی بیڈ سے نیچے اتری تھی اس کی حیام کے سوالوں سے جان چھوٹ گئی تھی

اور زری اور نور کو وہ کسی نہ کسی طرح الجھا دیتی جس سے وہ اس سے مزید سوال نہ کرتیں۔

اس کے اٹھتے ہی زری اور نور بھی اٹھی تھی اور کھانے والی ٹرے تھام کر باہر کی جانب بڑھ گئی تھیں۔

ان کے دروازہ بند کرتے ہی عارض حیام کے پاس بیٹھا تھا۔

تھینک یو حیام۔۔۔!

کس لیے۔۔۔؟ حیام نے حیرت سے پوچھا تھا۔

ہر چیز کے لیے کہتے ہی عارض نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

حیام نے مسکرا کر عارض کی جانب دیکھا تھا۔

عارض اس میں اپنا نام ڈھونڈیں۔

حیام نے اپنے مہندی لگے ہاتھ اس کے سامنے پھیلائے تھے۔

عارض نے پہلے اس کے منہدی لگے ہاتھوں کو اپنے ناک کے قریب کر کے مہندی کی خوشبو سونگھی تھی۔

آپ کو پتا ہے حیام مجھے مہندی کی خوشبو بہت پسند ہے۔

آپی جب بھی لگاتی تھیں میں ان کے ہاتھوں پر لگی مہندی کی خوشبو ضرور سونگھتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض اس کے ہاتھوں کو بغور دیکھ رہا تھا۔

شاید وہ اس میں اپنانام ڈھونڈ رہا تھا۔

آپ نے مہندی کب لگوائی۔۔؟

آج صبح۔۔۔!پہلے اس لیے نہیں لگوائی تھی کیونکہ پھر اس کا رنگ کم ہو جانا تھا۔

عارض حیام کی بات سنتے اس کے مہندی کے ڈیزائن پر انگلی پھیرتے اپنانام ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ویسے زندگی نہایت ہی مشکل کام ہے یہ۔۔۔!

آفس میں کسی نے فائیل میں غلطی کی ہو میں ایک نظر میں پکڑ لیتا ہوں اور یہاں مجھے اپنانام پانچ بار دیکھنے پر بھی نہیں مل رہا۔

وہ منہ بنا کر بولا تھا جبکہ اس کی بات پر حیام کھلائی تھی۔

آرام سے ڈھونڈیں بہت محنت سے چھپایا ہے میں نے۔

اگر ڈھونڈ لیا پھر میر اانعام کیا ہو گا۔

ایک کپ کافی۔۔۔!وہ مسکرائی تھی۔

اور اگر آپ ناں ڈھونڈ سکے پھر۔۔۔؟

ہمم پھر۔۔عارض نے کچھ سوچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں آپ کو ایک خوبصورت سا گفٹ دوں گا اور میں آپ کو وہ گفٹ دینا چاہتا ہوں اس لیے میں نہیں ڈھونڈ رہا۔

عارض۔۔۔!حیام کو حیرت ہوئی تھی۔

آپ ایسے کہیں کہ آپ اپنی ہار قبول کرتے ہیں۔

آپ کی جیت کے لیے عارض احمد وہاب پوری دنیا سے بھی ہار تسلیم کر سکتا ہے۔

حیام کی آنکھوں میں دیکھتے عارض اٹھا تھا اور اپنے سٹڈی روم میں گیا تھا۔

دو منٹ بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک فائیل اور ایک ڈبی تھی۔

حیام کے قریب آتے عارض ایک بار پھر اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

حیام یہ آپ کے لیے ہمارے نکاح کا تحفہ عارض نے وہ فائیل حیام کی جانب بڑھائی تھی۔

اس فائیل کو تھامتے ہی حیام نے اسے کھول کر پڑھا تھا۔

لمحہ بہ لمحہ اس کے تاثرات بدل رہے تھے اور عارض ان تاثرات کو انجوائے کر رہا تھا۔

عارض۔۔۔!حیام بے یقین تھی۔

کیسا لگا تحفہ۔۔۔؟

بہت اچھا۔۔۔حیام بے اختیار ہوتی اس کے گلے لگی تھی۔

عارض نے بھی اس کے گرد اپنا حصار باندھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کا مقابلہ دنیا کی خوبصورت ترین دلہن بھی نہیں کر سکتی حیام۔

پھر عارض نے حیام کو تھوڑا پیچھے کرتے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔

حیام کھکھلائی تھی۔اسی دوران ایک دم دروازہ کھولا تھا۔

میں آپ صے ناض ہوں ماموں۔

وہ دونوں ایک دوسرے سے فاصلے بنا کر بیٹھے تھے۔

کیوں میرا بیٹا کیوں ناراض ہے مجھ سے۔۔؟

عارض نے آریان کے قریب آتے ہی اسے اٹھا کر اپنی گود میں بیٹھایا تھا۔

آلہ میں آپ صے بھی ناض ہوں۔

(خالہ میں آپ سے بھی ناراض ہوں)

آریان بیٹا یہ آپ کی خالہ نہیں ممانی ہیں۔

No she is my Alaa

بالکل ٹھیک کہا آریان نے میں اس کی خالہ ہوں نا کہ ممانی۔

حیام نے عارض کو گھور کر کہتے اس کی گود سے آریان کو تھاما تھا۔

You know Alaa

کیا خالہ کی جان۔

Posted On Kitab Nagri

Mamu is so bad

آریان نے منہ پھولا کر کہا تھا۔

کیوں ماموں نے کیا بولا ہے میرے بچے کو۔۔؟

وہ مجھے آئس کیم (کریم) نہیں لے کے دیتے۔

اوو میرا بچہ میں آپ کو لے کر دوں گی۔ بلکہ آپ کے ماموں ہم دونوں کو کھلائیں گے۔

سچی آلہ۔۔۔!

جی بالکل سچ میری جان۔

ڈن عارض۔

حیام عارض کی جانب دیکھتی بولی تھی۔

جی محترمہ ڈن۔ عارض نے دانت کچکچائے تھے۔

تھینکو آلہ۔۔۔! آریان نے اس کا گال چوما تھا۔

عارض گھور کر آریان کو دیکھ رہا تھا جس نے ان کے خوبصورت لمحات میں خلل پیدا کر دیا تھا جبکہ حیام اور آریان اپنی شرارتوں میں مصروف تھے۔

آریان بیٹا آپ کو مما بولا رہی ہے۔

عارض نے آریان کو حیام کی گود سے لے کر نیچے اتارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں بعد میں چلا جاؤں گا۔

آریان بیٹا مما کی بات سب سے پہلے سنتے ہیں۔

اوکے میں بات سن کے آتا ہوں پھر ہم باتیں کریں گے آلہ۔

اوکے میرا بچا۔حیام نے اس کے گال کھینچے تھے۔

آریان جیسے ہی کمرے سے باہر گیا تھا عارض نے فوراً دروازہ بند کیا تھا۔

اس کے جاتے ہی حیام کھکھلا کر ہنسی تھی۔

آپ کو زیادہ ہنسی نہیں آرہی۔

عارض اس کے سامنے بیٹھتا بولا تھا۔

عارض آپ چھوٹے سے بچے سے جیلس ہو رہے تھے۔

جی بالکل ہو رہا تھا۔۔۔عارض نے حیام کو تھوڑا سا اپنی جانب کھینچا تھا۔

عارض۔۔!حیام نے بوکھلا کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔

ویسے تو آپ بہت بولتی ہیں اب کیا ہوا۔

عارض حیام کی پھیلی آنکھوں کو دیکھتے بولا تھا۔

کک کچھ نہیں۔حیام کی حالت پر عارض قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

یہ لیں۔۔۔عارض نے وہ ڈبی حیام کے سامنے کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ آپ کی جیت کا انعام۔ حیام یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔

کھولیں عارض اس کے سامنے کہنی کے بل لیٹا تھا۔

حیام نے اس ڈبی کو کھولا تھا تو اس میں بہت ہی خوبصورت پینڈنٹ تھا۔

تھینک یو عارض حیام نے وہ ڈبی بند کی تھی جب عارض نے اس کے ہاتھ سے لے لی۔

اس کو پہنیں۔

بلکہ لائیں میں پہنا تا ہوں۔

عارض نے سیدھے ہوتے حیام کے ہاتھ سے وہ پینڈنٹ لے کر اسے پہنایا تھا۔

عارض۔۔! حیام نے اسے مخاطب کیا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ہمم۔۔ یہ بہت خوبصورت ہے حیام نے انگلی کی پوروں سے پینڈنٹ کو چھوا تھا۔

نہیں اسے آپ نے پہنا ہے اس لیے یہ خوبصورت ہے۔

کچھ بھی۔۔۔ حیام بلش ہوئی تھی۔

ایسے بلش کریں گی تو میں معاملات مشکل ہو جائیں گے۔

عارض۔۔۔! حیام نے ایک بار پھر اسے مخاطب کیا تھا۔

جی زندگی۔۔

اس فائیل پر میرے بھی سیگنیچرز تھے مگر کیسے ؟

Posted On Kitab Nagri

میں نے تو۔۔۔!حیام رکی تھی۔

عارض آپ نے اس مجھ سے ان پیپرز پر سائین کروائے تھے۔

جی۔۔۔عارض مسکرا کر اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

عارض وہ گھر آپ کا تھا پھر مجھے کیوں۔۔۔؟

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ میرے نام ہو یا آپ کے آپ بھی میری ہی ہیں۔

کچھ دیر سب کے پاس باہر چلیں۔

عارض اس کے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی گھوماتے بولا تھا۔

جی۔۔۔!بیڈ سے اترتے اس نے اپنی ہیلز تھامی تھیں۔

اس کو یہیں رہنے دیں آپ میرے سلیپرز پہن لیں۔

جی۔۔۔!عارض نے اپنے سلیپرز اس کے سامنے رکھے تھے۔

آپ نے وہ پوئیٹری کہاں سے لی تھی۔

عارض نے سیدھے ہوتے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

ویسے مجھے معلوم ہی نہیں تھا آپ نے اپنے اندر اتنی اچھی شاعرہ بھی چھپا رکھی ہے۔

عارض اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔

نہیں وہ بس جب دل کرتا ہے تب ہی ٹوٹے پھوٹے اشعار لکھ لیتی ہوں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اتنا اچھا لکھتی ہیں حیام۔

عارض نے اس کی نتھلی واپس پہنائی تھی۔

جزاک اللہ کہتے ہی حیام نے اپنی نظریں جھکائی تھی۔

جی تو وہ پوئیٹری کہاں سے ملی یہی سوال ہے آپ کا۔۔۔؟

حیام نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

تو مسز آپ کو مسٹر بلیک ہوڈی تو یاد ہی ہو گا جو آپ کو کیفے میں ملا تھا۔

کیا وہ آپ تھے۔۔۔؟ حیام کو جھٹکا لگا تھا اور اس دن آپ نے ڈائری اپنے بیگ میں ڈالنے کی بجائے بے دھیانی میں نیچے گرا دی تھی۔

وہ میں نے اٹھالی تھی۔

مگر آپ نے اس دن بلیو جیکٹ پہنی تھی۔

آپ میری ہر چیز پر نظر رکھتی ہیں وہ مسکرایا تھا۔

جبکہ حیام نے عارض کو گھورا تھا۔

جب آپ اٹھ کر اپنی بوتل لینے گئی تھیں میں بھی وہاں سے چلا گیا تھا پھر زین کے ساتھ جیکٹ بدل کر واپس آیا تھا۔

بہت تیز ہو گئے ہیں آپ عارض۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کا ہی اثر ہے۔۔۔

چلیں اب نیچے چلتے ہیں۔۔۔

جی۔۔۔حیام کی کہتے ساتھ ہی عارض آئینے کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

اس کے پیچھے حیام کا عکس بھی نمایاں تھا۔

عارض کی آنکھوں میں کچھ چمکا تھا۔

آئینوں میں کیا دیکھوں اور کس قدر دیکھوں

کہ آتا ہے میرے سامنے کوئی اور چہرہ شاید

عارض کے اس شعر پر حیام چلتی عارض کے قریب آئی تھی۔

دیدار کی طلب لیے وہ ڈھونڈتا ہے ہمیں آئینوں میں

دیکھنا ہے جو ہمیں پہلے وہ نگاہیں تو مانگ

حیام نے عارض کے ساتھ کھڑے ہوتے اسے مسکرا کر دیکھا تھا۔

بس تو ہی تو نظر آتا ہے ہمیں

Posted On Kitab Nagri

میرا آئینہ بھی تو میری نظر بھی تو

عکس ہوں میں تیرا تیرے بغیر

میں نہیں میرے بغیر نہیں ہے تو

عارض حیام کو اپنے حصار میں لیے آئینے سے ہی اس کی آنکھوں میں دیکھتا بول رہا تھا۔

اہم اہم۔۔!اگر شعر و شاعری ختم ہو گئی ہو تو اپنا دیدار سب کو کروا دیں۔

آپی۔۔!

اب تو کم سے کم آنے سے پہلے دروازا ناک کر لیا کریں اب میں شادی شدہ ہوں۔

جی نہیں ابھی آپ صرف نکاح شدہ ہے۔

عیشال کی بات پر عارض نے منہ بسورا تھا۔

چلو نیچے آؤ دونوں عیشل دروازا بند کرتے نیچے کی جانب بڑھی تھی۔

حیام نے عارض کو گھور کر دیکھا اور اپنا لہنگا اٹھاتے دروازے کی جانب بڑھی تھی۔

اس دن کا اختتام بہت خوبصورت یادیں اور خوشیوں سے ہوا تھا۔

مگر اس رات ان سب کی زندگیوں میں بہت سے طوفانوں سے گزرنا لکھ دیا گیا تھا۔

ہر ایک نے اپنے اپنے حصے کے درد سے گزرنا تھا۔

کچھ امتحانات اور کچھ آزمائشیں ابھی باقی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کس کے نصیب میں کیا آنے والا تھا یہ وقت کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا۔

وقت بہت بے رحم ہو تا ہے جب اس کی چابی گھومتی ہی تو یہ کچھ چیزوں کو گھوما کر خوبصورت کہانیوں اور کچھ کو بے دردیوں میں چھوڑ جاتی ہے۔

حیام اور عارض کے نکاح کو دو دن ہو گئے تھے۔

اس کا یونیورسٹی جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

زری صبح تیار ہونے کے بعد آنکھوں میں لینز لگاتی نیچے کی جانب بڑھی تھی۔

اس کی آنکھیں رات رونے کی وجہ سے اچھی خاصی لال اور سوجی ہوئی تھی اور اوپر سے بڑھ کر اس نے آج لینز لگا لیے تھے۔

زری کو لینز کی وجہ سے خاصی مشکل ہو رہی تھی۔

ناشتہ کرنے کے بعد اس نے سب سے پہلے اپنے روم میں جا کر لینز اتارے تھے۔

سب نے اس سے اس کی آنکھوں کے متعلق پوچھا تھا جس پر وہ آرام سے نیند نہ پوری ہونے کا بہانا بنا گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زری نے اپنے لینز اتار کر ڈبی میں رکھے تھے اور اپنی گلاسز والا باکس کھولتی ایک گلاسز نکالنے ہی والی تھی جب لاؤنج سے آتی آوازوں کی جانب متوجہ ہوئی اس نے جو گلاسز ہاتھ میں آئی وہ لگالی اور وقت دیکھا اس وقت صبح کے گیارہ بج رہے تھے۔

اس وقت کون آگیا۔۔۔؟

ڈبہ بند کر کے واپس رکھتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔

وہ اپنا دوپٹہ درست کرتی سیڑھیاں اتر رہی تھی جب اس کے قدم منجمد ہوئے۔

ڈرائنگ روم کا منظر واضح تھا۔

وہاں احمد بلال کی والدہ بیٹھی تھی۔

دیکھیں ہم اپنے بیٹے کی شادی جلدی کرنا چاہتے ہے۔

مگر ہماری بیٹی ابھی پڑھ رہی ہے نازش صاحبہ بولی تھیں۔

وہ شادی کے بعد بھی پڑھ سکتی ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

میں اس بارے میں ناصر صاحب سے بات کر کے آپ کو آگاہ کر دوں گی۔

ان کی آوازیں صاف باہر آرہی تھی۔

نازش بیگم ہمیں جہیز میں گاڑی اور جدید الیکٹرانکس کا سامان بھی چاہیے ہے آخر کو آپ کی بیٹی نے ہی وہ سب استعمال کرنا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

سیڑھیوں پر کھڑی زری گہرا سانس لیتے ہوئے نیچے اتری اور ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی۔

مما آپ کچھ دن پہلے مجھ سے پوچھ رہی تھیں ناں کہ میں اس رشتے کے لیے راضی ہوں تو مما میں ابھی اس کے لیے تیار نہیں ہوں ابھی مجھے پڑھنا ہے۔

اپنا نام بنانا ہے۔

اوہ السلام علیکم آنٹی میں زہرہ ناصر۔

زری احمد بلال کی والدہ کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے بولی۔

دیکھیے آنٹی ایسی بات نہیں ہے کہ میرے والدین مجھے یہ سب نہیں دے سکتے وہ دنیا کی ہر چیز لا کر میرے قدموں میں ڈھیر کر سکتے ہیں مگر آپ کی بتائی ہوئی ایک چیز بھی میں ان کو لینے کی اجازت نہیں دوں گی۔

میں جس کسی سے بھی شادی کروں گی اس بات کا خیال ضرور رکھوں گی کہ وہ مجھے ان سب چیزوں کے ساتھ قبول کرے جو میرے ماں باپ اپنی خوشی سے مجھے لے کر دیں نہ کہ اپنی مرضی کے مطابق ڈیمانڈز رکھے اور ویسے بھی میرے نزدیک آپ کو گاڑی اور جدید الیکٹرونکس سے پیار ہے بلکہ اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ ماں باپ اپنے جگر کا ٹکڑا نکال کر آپ کو دے رہے ہیں۔

ماں باپ کے لیے ان کی اولاد ہی ان کی دولت ہوتی ہے جب وہ اپنی یہ قیمتی دولت آپ کو دیتے تو پھر آپ کسی اور چیز کا مطالبہ کیوں کرتے ہیں۔

آنٹی آپ کی بھی بیٹی ہو گی اگر کوئی آپ سے ہی یہ سب ڈیمانڈز کرے تو آپ کو کیسا محسوس ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک بار اس بارے میں سوچیئے گا ضرور جو آپ دوسروں سے اپنے بیٹے کے لیے ڈیمانڈز کر رہی ہیں اگر کل کو کوئی آپ سے جب آپ کی بیٹی کا رشتہ لینے آتا ہے۔تو یہ ڈیمانڈز کرے تو آپ کو کیسا محسوس ہو گا۔

مما میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں اپنی بات مکمل کر کے زری اٹھی اور ان کا جواب سنے بغیر جیسے ہی وہ اپنے کمرے میں چلی آئی۔

اپنا دوپٹہ اتار کر بیڈ پر رکھتے وہ خود آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

کیا میں نے ٹھیک کیا۔۔؟

زری اپنا عکس دیکھتے سوچ رہی تھی۔

کتنے لالچی لوگ ہیں ایک بار بھی نہیں سوچتے جو یہ لوگ دوسروں کے ساتھ کرتے ہیں اگر وہی ان کے ساتھ ہو پھر۔۔۔؟

خود کلامی کرتے زری نے اپنا ہاتھ گلاسز اتارنے کے لیے بڑھایا تھا۔

مگر اس کے ہاتھ تھمے تھے۔

زری نے اپنی بے دھیانی میں وہ گلاسز لگائی تھی جو حیام کے نکاح سے پہلے زین نے اسے بھجوائی تھی۔

وہ اس کے اوپر بہت اچھی لگی تھی۔

میں کبھی اپنا حق نہیں چھوڑوں گی۔اس وقت وہ پر اعتماد تھی۔

اس نے زین کا چہرہ اپنی نگاہوں میں رکھتے خود سے عظم کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے بال سنوار کر زری اپنی کتابیں لیے بیڈ پر جا بیٹھی تھی۔

جب نازش بیگم اس کے کمرے میں آئیں۔ مما۔۔۔مجھے آواز دے دیتی۔

زری نے فوراً ان کے لیے جگہ بنائی تھی جبکہ نازش بیگم اس کے پاس بیٹھنے کی بجائے اسے اپنے حصار میں لے گئی تھیں۔

زری بیٹا تم کب اتنی بڑی ہو گئی۔۔؟

مما میں کب بڑی ہوئی ہوں ابھی بھی چھوٹی سی ہو۔

بد تمیز۔۔۔انہوں نے زری کے گال پر چپت لگا کر اس کے سر پر پیار کیا تھا۔

مما مجھے جو ٹھیک لگا میں نے وہ کہہ دیا ویسے بھی ہمیں زمر یوسف کی طرح بہادر ہونا چاہیے اور زمر کے کہے کے مطابق اگر دولت خوشیوں کی ضامن ہوتی تو آج سب سے زیادہ خوش شہزادیاں ہوتیں۔

آپ لوگ ان کے سامنے جھک جاتے اور ان کی تمام ناجائز خواہشات پوری کر دیتے تو جہاں آج انہوں نے ایک چیز مانگی ہے کل کو مزید کرتے اس لیے سب سے بہتر یہی ہے کی یہ رشتہ ہی ختم ہو جائے۔

ہمیشہ خوش رہو میرا بچہ نازش بیگم نے ایک بار پھر اس کے سر پر پیار کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے لیکچرز سے فارغ ہو کر وہ چاروں اپنے بلاک کی بیسمنٹ میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی جب زمل اور آہل ان کے ساتھ آ کر بیٹھے۔

ہائے آہل۔۔!

وہ سب باتیں کر رہے تھے جب آہل کو کسی نے آواز دی تھی۔

آہل نے گردن گھوما کر ادھر ادھر دیکھا تھا۔

اوے گدھے اوپر دیکھ۔۔۔!

آہل نے فوراًاوپر کی جانب دیکھا تھا۔

جہاں زین آدھا ریلنگ پر لٹکا آہل کو ہائے بول رہا تھا۔

ان پانچوں نے بھی اس سمت دیکھا تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

بندر صفت انسان تجھ سے سیدھی طرح نیچے آکر بات نہیں ہوتی۔

آہل نے بھی اسے لتاڑا تھا۔

اچھا آتا ہوں ابھی کہتے ہی زین وہاں سے پیچھے ہوا تھا۔

دو منٹ بعد ہی زین ان کے پاس نیچے آیا تھا اس کے پیچھے عالیان اور عارض بھی موجود تھے۔

زین آہل کے ساتھ بیٹھا تھا جب آہل نے اس کی گردن دبوچی اب بتاؤ کیا ہانک رہے تھے تم اوپر سے کچھ نہیں میں تو بس تمھیں ہائے بول رہا تھا۔

یہ کون سا طریقہ تھا بندروں کی طرح لٹک کر ہائے بولنے کا۔

اچھا ناں اس کو چھوڑو تم یہ بتاؤ کیا باتیں ہو رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان اور عارض بھی اپنی اپنی کرسی کھینچ کر وہاں بیٹھ گئے تھے۔

کچھ نہیں یار پروفیسر احمد مجھے کہہ رہے تھے اگلے سمیسٹر میں بزنس میتھ پڑھانے کا۔

پھر کیا بولا تم نے کچھ نہیں یار میں نے سوچنے کا وقت مانگا ہے۔

تم نے ان کو ڈایریکٹلی ہاں کیوں نہیں بولی۔

یار کچھ وجوہات ہیں جن کی بناہ پر میں نے وقت مانگا ہے۔

تم ویسے کہہ دو وہاں بھابھی نہیں ہوں گی اس لیے تم ہمارے ننھے ننھے بچوں کو نہیں پڑھانا۔

آآآہ۔۔۔! آہل نے زین کی کمر میں مکا جڑا تھا۔

ظالم انسان۔۔۔

کیا مطلب ننھے ننھے بچوں کو۔۔۔؟ حیام کو زین کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

دیکھیں بھابھی یہ جو فرسٹ یا سیکنڈ سمیسٹر کے بچے ہوتے ہیں ناں ان کو کوئی بھی بات کہو تو کہتے ہیں مما سے پرمیشن لے لوں بابا سے پرمیشن لے لوں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آپ یونیورسٹی لیول پر آکر بھی مما بابا کریں گے تو ننھے ننھے بچے ہی ہوئے ناں۔

زین کی بات پر اس نے اپنا ماتھا پیٹا تھا۔

وہ زین العابدین ہی کیا جس کی منطق نرالی ناں ہو۔

کوئی حال نہیں ہے آپ کا زین۔

Posted On Kitab Nagri

چھوڑو ان باتوں کو تم لوگ بتاؤ تم دونوں کی انٹرنشپ کیسی جا رہی ہے۔

شکر ہے اللہ کا ٹھیک جا رہی ہے۔

دونوں ایک ساتھ بولے تھے۔

اور عارض تمھارا بزنس۔

الحمدللہ سیٹ جا رہا ہے۔

ہیلو ایوری ون دور سے چلتا ارمان ان کے قریب آیا تھا۔

ارے واہ بڑے بڑے لوگ آئے ہیں آج۔ زین سب سے پہلے اٹھ کر اس کے گلے ملا تھا۔

یار بس کیا کروں تم لوگوں سے ملنے کے لیے یونیورسٹی کے دوسرے کونے میں آنا پڑتا ہے۔

مجھے تو ڈر رہتا ہے میں گم ناں ہو جاؤں۔ ارمان باری باری سب کے گلے ملا تھا اور آہل اور نور کے درمیان کرسی رکھ کر بیٹھ گیا۔

زری آپ بتائیں کب تک دلہن بنے کا ارداہ ہے آپ کا عالیان واپس اپنی کرسی پر بیٹھتے بولا تھا۔

عالیان کے سوال پر اس لمحے زین کے اندر کچھ ٹوٹا تھا۔

یعنی اب عارض اور حیام بھابھی کے بعد زری آپ کی باری ہے۔

ارمان زری کی جانب دیکھتا بولا۔

دراصل ارمان۔۔!

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے زری کچھ کہتی ارمان بولا۔

ایک منٹ زری۔

آہل تھوڑی سے شرم کرلو ہمیں لگا تھا عارض کے بعد اگلا نمبر تمھارا ہو گا۔

کیا پتا آہل بھائی کا ہی ہو۔ارمان کے خاموش ہوتے ہی زری بولی تھی۔

مطلب۔۔۔!حیام سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔

مطلب یہ کہ میں کہیں نہیں جارہی یہاں ہی ہوں تم لوگوں کے پاس۔

سچی۔۔۔!نور اور حیام دونوں نے ایک دم اسے دبوچا تھا۔

ہاں ہاں میں یہیں ہوں آرام سے لڑکیوں۔

زری نے ان دونوں کو پیچھے کیا تھا۔

یہ سب کیسے ہوا۔۔۔؟نور نے لہجے میں حیرت لیے پوچھا تھا۔

اس رشتے میں میرے والدین کی خوشی شامل نہیں اور اگر وہ خوش نہیں تھے تو میں کیسے ہو سکتی تھی۔

اس لیے میں نے انکار کر دیا اور ویسے بھی انسان کو اپنے حق کے لیے تو بولنا چاہیے ناں کہتے ہوئے زری نے مسکرا کر زین کو دیکھا تھا۔

جو حیرت بری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو وہ جو کہہ رہی ہے وہ سب سچ ہے۔

مطلب۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

اب کی بار زمل نے پوچھا تھا۔

مجھے کسی نے بولا تھا کہ میں اپنا حق کبھی نہیں چھوڑتی اور ہمیشہ اس کے لیے لڑتی ہوں بس پھر اس کے بعد میں نے بہت سوچا اور اس رشتے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ لوگ میرے والدین سے بہت سی ناجائز خواہشات کر رہے تھے بلکہ یوں کہہ لو کہ مجھے جہیز کی چیزوں کے عوض تول رہے تھے۔

بہت اچھا فیصلہ لیا ہے زری عارض نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے سر پر رکھا تھا۔

ویسے عارض تم کیا کیا لوگے حیام بھابھی کے مما بابا سے۔

ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا کی زین کوئی شگوفہ ناں چھوڑے اور آج تو وہ بہت خوش تھا۔

زری کا رشتہ ختم ہونے پر۔

میں خالہ اور خالو جان سے صرف اپنی زندگی مانگوں گا اس کے علاوہ مجھے کچھ نہیں چاہیے۔

عارض کی آنکھوں میں جزبات کا ایک سمندر تھا۔

جس کی تاب ناں لاتے ہوئے حیام نظریں جھکا گئی تھی جبکہ زین سیٹی بجانا شروع ہو گیا تھا۔

بس کر زین۔۔۔!

آہل نے اسے ایک دھموکا جڑا تھا۔

وہ سب ایک بار پھر باتوں میں مصروف ہو گئے تھے جب سامنے سے اڑتی ہوئی ایک بال آئی تھی۔

ارمان بال کو دیکھ چکا تھا اس لیے اس نے فوراً ہاتھ بڑھا کر بال کو کیچ کیا ورنہ وہ بال سیدھا نور کے منہ پر لگتی۔

Posted On Kitab Nagri

ارمان وہ بال ان لڑکوں کی جانب واپس پھینکتا اس سے پہلے نور بولتی کھڑی ہوئی تھی۔

یہ دونوں۔۔۔لگتاہے اس دن ان کو اثر نہیں ہوا تھا جو آج پر یہ مجھ سے منہ توڑوانا چاہتے ہیں۔

کیا مطلب۔۔!

سب چونکے تھے اور مڑ کر ان لڑکوں کی جانب دیکھا تھا۔

چند دن پہلے ہی کی بات ہے ریڈ شرٹ والے نے میرا دوپٹا کھینچا تھا اور میرے ساتھ بدتمیزی کرنے کی کوشش کی تھی جس کے جواب میں میں نے اتنی زور سے اس کی ناک پر مکا مارا تھا کہ خون نکل آیا تھا۔

سب لوگ حیرت سے نور کو دیکھ رہے تھے۔

اف جزباتی لڑکی تمھیں کتنی بار منع کیا ہے یوں ہر کسی سے پنگے مت لیا کرو۔

حیام ابھی نور کو ڈانٹ رہی تھی جب ارمان اور عارض ان دونوں لڑکوں کی جانب بڑھے تھے۔

یا اللہ آہل روکیں ان دونوں کو۔

اس سے پہلے آہل اٹھتا عالیان ان دونوں کی جانب بھاگا تھا۔

ایک طرف اس کا بھائیوں جیسا دوست اور دوسری طرف اس کا بھائی تھا۔

وہ دونوں ان دو لڑکوں پر اپنے مکوں کی برسات کر چکے تھے۔

ارمان عارض چھوڑو ان کو۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان نے ان دونوں کو پیچھے کیا تھا جبکہ نور پریشان سی کھڑی ارمان اور عارض کو ان دونوں لڑکوں سے لڑتا دیکھ رہی تھی۔

عالیان سے ان دونوں کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔جب حیام اٹھ کر عارض کی جانب بڑھی تھی۔

عارض رک جائیں۔۔۔حیام نے عارض کا بازو تھام کر اسے پیچھے کیا تھا۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔؟حیام دھاڑی تھی۔

حیام جب میں ہمارے رشتے سے انجان تھا۔

اس وقت میں نے مستقیم کو مار مار کر مرنے کے در پر لا کھڑا کیا تھا کیوں نے اس نے آپ کے ساتھ بد تمیزی کی تھی اور ان دونوں نے تو۔۔۔عارض بولتے بولتے رکا تھا اور ریڈ شرٹ والے لڑکے کو لات ماری۔

یار بس کر دو دونوں۔۔۔!

تم لوگوں کے گھر میں ماں بہن نہیں ہے جو دوسروں کی بہن بیٹی پر غلیظ نگاہیں ڈالتے ہو۔ارمان نے ان میں سے ایک لڑکے کا بازو اپنے جا گرز سے مسلا تھا۔

وہ لڑکا بلبلا اٹھا تھا۔عالیان نے ارمان کو جھٹکا دے کر پیچھے کی جانب کھینچا تھا۔

جاو میں اس سے نمٹ لیتا ہو۔

اس نے ارمان کو جانے کا اشارہ کیا تھا جبکہ حیام اور عارض ابھی بھی وہی کھڑے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

یو باسٹر یہ سب تم دونوں کے ساتھ اس لیے ہوا ہے کیونکہ ایک لڑکی کے ہاتھ کا مکا کھا کر تم لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے تھے۔

عالیان ریڈ شرٹ والے کا کالر دبوچے پھنکارا تھا۔

دفع ہو جاؤ یہاں سے اگر آئندہ کسی لڑکی کے آس پاس بھی نظر آئے تو زندہ گھر نہیں جاؤ گے۔

وہ دونوں لڑکے اٹھ کر وہاں سے باہر کی جانب بھاگے تھے۔

حیام نے ابھی تک عارض کا بازو نہیں چھوڑا تھا جبکہ ارمان اور عالیان واپس جا کر بیٹھ چکے تھے۔

لیبن میرا بازو چھوڑ دیں کیا واپس جا کر بیٹھنے کا ارادہ نہیں ہے آپ کا۔

اگر آج کے بعد آپ نے ایسی حرکت کی تو جان نکال لوں گی آپ کی۔

حیام نے اس کا کالر دبوچا تھا۔

اب تم دونوں وہاں کھڑے ہو کر کون سی جنگ عظیم فتح کر رہے ہو۔

عارض اور حیام کو وہی کھڑا دیکھ کر آہل بولا تھا۔

نہیں ہم لڑ تو نہیں رہے تھے۔۔۔عارض حیام کا ہاتھ تھامے ان کے قریب آتے بولا تھا۔

تو اور کیا وہاں کھڑے محبت کا اظہار کر رہے تھے۔۔۔؟زین فوراً بولا تھا۔

کیا پتا کر دیتا اگر تم لوگ ڈسٹرب نہ کرتے۔

افف حیام اپنی خفت مٹانے کے لیے اپنا چہرہ جھکا گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہائے۔۔۔!ایک جانی پہچانی آواز پر زین عالیان اور عارض نے مڑ کر دیکھا تھا۔

کیسے ہو سب۔۔۔؟

سب ٹھیک ہیں تم بتاؤ کوئی کام تھا۔

ہاں عالیان دراصل عارض سے ایک کام تھا۔

کیا کام ہے تمھیں۔۔۔؟

میرے ساتھ چلو بتاتی ہوں۔

ثنا نے ایک نفرت بھری نگاہ عارض کے ساتھ بیٹھی حیام پر ڈالی تھی۔

جو کام ہے یہیں بتاؤ۔۔۔

نہیں عارض چلو میرے ساتھ پھر بتاتی ہوں۔

اب کی بار ثنا نے اس کا بازو کھینچا تھا۔

نامحسوس انداز میں عارض نے اس سے اپنا بازو چھوڑوا کر حیام کی جانب اپنا رخ کیا تھا۔

بیگم آپ کی اجازت ہو تو جاؤں۔

نہیں۔۔۔!عارض کی آنکھوں میں چمک واضح تھی جیسے اسے پہلے ہی اندازہ تھا کہ حیام انکار کر دے گی۔

حیام کے منہ پھولا کر کہنے پر سب کو ہنسی آئی تھی۔

ثنا میری بیگم نے منع کر دیا ہے تم عالیان یا زین میں سے کسی سے اپنا کام کروالو۔

Posted On Kitab Nagri

ایک منٹ عارض تمھاری شادی کب ہوئی۔۔۔؟ ثنا حیران تھی۔

جب بھی ہوئی ہے تمھیں اس سے مطلب۔۔۔؟

نہیں میرا مطلب تم نے بلایا ہی نہیں۔

میں نے صرف اپنے بہت خاص دوستوں کو بلایا تھا۔

ہمم۔۔۔! ثنا اپنا پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ اس کا غصہ سوا نیزے پر تھا۔

وہ سب باتوں میں مصروف تھے جب زین بار بار زری کی جانب دیکھ رہا تھا۔

وہ سوچ رہا تھا یہ کلر اس پر بہت سوٹ کیا ہے۔

اس فریم میں زری کی بھوری آنکھوں کی چمک کم نہیں ہوئی کیونکہ فریمز کے کلرز دیکھتے وقت اس کے ذہن میں یہی تھا کہ وہ جو بھی کلر وہ پسند کرے اس میں زری کی آنکھوں کی چمک ماند نہ پڑے اور آج اس کو یہ گلاسز پہنے دیکھ اس کو اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا کہ اس فریم میں واقعی اس کی آنکھوں کی چمک ماند نہیں پڑی تھی۔

زین کا بار بار زری کو دیکھنا عالیان نے باخوبی دیکھا تھا۔

ایسا نہیں ہو سکتا زین جب تم کسی کے لیے خاص طور پر کوئی فریم ڈیزائن کرو اور اس میں اس شخص کی آنکھوں کی چمک ماند پڑ جائے۔

بہت تیز نظریں ہیں تیری کمینے انسان۔

ہاں تو دوست کس کا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

تم جیسے دوست ہو تو عقاب جیسی نظر رکھنے پڑتی ہیں۔

نظریں تو میں بھی تمھاری کہیں اور محسوس کر رہا ہوں۔

محبت کے انداز ہی نرالے ہیں میرے بھائی کسی پر نگاہیں ہو کر بھی نہیں ہو تیں۔

مجھے کسی سے کوئی محبت وحبت نہیں ہے۔

جی جی سب سمجھ آرہا ہے مجھے۔

اپنی خوبصورت یادیں بکھیرتے ان سب نے اپنے دن کا اختتام خوشگوار لمحات میں کیا تھا۔

ذیشان ہاوس میں موجود ایک کمرہ مکمل تو پر تباہی کی نظر ہو گیا تھا۔

یونیورسٹی سے گھر آکر ثنا نے غصے میں اپنے کمرے کی ایک ایک چیز توڑ دی تھی۔

اس مستقیم کو کہا بھی تھا اس منحوس لڑکی کو زندہ نہیں چھوڑنا۔

افف مستقیم اگر تم اسے مار دیتے تو آج عارض میرا ہو تا۔

ثنا نے چیختے ہوئے ایک گلدان دیوار پر مارا تھا۔

حیام احمد اب تم اپنے دن گننا شروع کر دو کیونکہ نا صرف تم عارض کی زندگی سے جاؤ گے بلکہ میں تمھیں اس دنیا سے ہی رخصت کر دوں گی کیونکہ میں نہیں چاہتی اس دنیا سے جاتے ہوئے بھی تم میرے عارض کا نام اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

پتا نہیں کون سے ادائیں دیکھائیں ہیں اس نے عارض کو کہ اس نے اس لڑکی سے شادی کرلی۔

ثنا اپنے کمرے کی ہر چیز توڑ چکی تھی۔

جو کام مستقیم ادوانی نہیں کر سکا وہ اب ثنا ذیشان کرے گی۔

اس کے لہجے میں حیام کے لیے حد درجہ نفرت تھی۔

اس نے فون نکال کر ایک انسان کو کال کی اور بات کرنے لگی۔ کچھ دیر بعد اس کا موبائل پر میسیج موصول ہوا۔

اسی دیکھتے ثنا کے چہری پر ایک تنظیہ مسکراہٹ تھی۔

لگا ہے ابھی عارض تمھاری اصلیت سے ناواقف ہے اسے یہ ویڈیو دیکھاؤں گی تو وہ تمھیں کھڑے کھڑے طلاق دے دے گا اور پھر عارض صرف میرا ہو گا۔ صرف ثنا ذیشان کا۔

ثنا کے دماغ میں کیا چل رہا تھا وہ دو وجود اس بات سے بے خبر اپنی زندگی خوشی سے گزار رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زمل یار ہمارے فائنل ایگزیمز کب سٹارٹ ہو رہے ہیں یہ سوال حیام کوئی بیسویں بار زمل سے پوچھ رہی تھی آہل جو کب سے زمل کی وجہ سے جلا بھنا بیٹھا تھا وہ بول پڑا۔

بہت شوق ہو رہا ہے حیام ایگزیمز دینے کا۔

نہیں بھائی۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

میں تو اس لیے پوچھ رہی ہوں کہ یہ سیمسٹر کب تک ختم ہوگا زمل تم ایک کام کرو میرا ٹیسٹ چھوڑو تم اس کا لے لو اور میرا فون دے دو یار اور بھی بہت کام ہے مجھے میں تھک گیا ہوں صبح سے پڑھا رہی ہو کبھی کچھ تو کبھی کچھ۔

یار حیام تم ہی میری کوئی مدد کر دو۔۔۔

اپنا مقدمہ خود لڑیں اس نے آہل کو ہری جھنڈی دیکھدی تھی اور پھر وہ وہاں سے اٹھ کر لائبریری کی جانب چلی گئی۔

جہاں افشی نور اور زری اس کا انتظار کر رہی تھی۔

آج سے ان لوگوں نے فائنل ایگزیمز کی تیاری شروع کر دی تھی کیونکہ کہ تقریباً دو ہفتوں بعد ان کے امتحانات تھے اسی لیے حیام کچھ اہم سوالات کا پوچھنے زمل کے پاس گئی تھی جب وہ واپس آئی تو حیام ان تینوں کو ان سوالات کے مطلق بتا رہی تھی تبھی وہ لائبریرین کی آواز پر خاموش ہوئی۔۔۔

خاموشی سے بیٹھیں آپ چاروں ورنہ باہر چلی جائیں۔

حیام چھوڑو ان کو تم آگے بتاؤ افشاں کے کہتے ہی وہ پھر سے ان کو سمجھانے لگی چار سے پانچ بار لائبریرین ان کو سرزنش کر چکیں تھے۔

اف یار اب ان کو کون سمجھائے ہمارا سبجیکٹ خاموشی سے نہیں پڑھا جا سکتا ہے کافی بار میم کی بات سن کر وہ چاروں اپنے اپنے سوالات کی پریکٹس کرنے میں مشغول ہوگئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

افشی اور نور دونوں کانوں میں ہینڈ فری گھسائے بی ٹی ایس کے گانے سننے کے ساتھ ساتھ سوالات کرنے لگی۔

حیام اور زری نے ایک نظر ان دونوں کی جانب دیکھا اور پھر ایک دوسرے کو دیکھنے لگی کہ ان دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا۔

وہ دونوں ایک بار پھر اپنے سوالات حل کرنے لگ گئی تھیں۔

تقریباً دو گھنٹے بعد جب وہ لائبریری سے نکلی تو ان کا رخ کیفے کی جانب تھا یا اللہ میں اپنی بوتل لائبریری میں ہی بھول گئی۔

یہ حیام کا ہمیشہ کا کام تھا اپنی بوتل کہیں نا کہیں بھول آتی تھی۔

نور میری پیاری بہن ہو ناں جاؤ بوتل لے آؤ۔

میں نہیں جانے والی۔۔۔

افشی تم لے آؤ اس نے بھی حیام کو ہری جھنڈی دیکھا دی۔

بھاڑ میں جاؤ تم دونوں زری اٹھو ہم دونوں لے آتے ہیں۔

وہ دونوں باہر نکلنے لگی تھی جب نور نے ان کو پیچھے سے آواز دی تھی۔

حیام کیا تم اسے ڈھونڈ رہی تھی۔

حیام نے مڑ کر دیکھا اور تن فن کرتی اس کے سر پر پہنچی اور وہی خالی بوتل نور کے ہاتھ سے لے کر ان دونوں کو ماری۔

Posted On Kitab Nagri

باز آجاؤ دونوں اپنی حرکتوں سے۔۔۔

میں نے تم دونوں کو چھوڑنا نہیں ہے۔

پھر ان چاروں نے لنچ کیا اور باتیں کرنے بیٹھ گئی ان کی زیادہ تر باتیں آج کے تیار کردہ کام کے متعلق تھی اور وہ آنے والے دنوں کے لیے لائحہ عمل طے کرنے پر تھی۔

چلو اب بس گھر چلتے ہیں نور اپنا بیگ اٹھا کر اٹھی تھی جب ثنا ان کے قریب آئی تھی۔

ہائے گرلز۔۔۔ کیسی ہو آپ سب۔۔۔؟

ٹھیک افشاں نے جواب دیا تھا۔

دراصل مجھے حیام تم سے بات کرنی تھی۔

جی فرمائیں۔

حیام کافی درشتی سے بولی تھی۔

ایکچیولی حیام۔۔!

حیام نہیں مسز عارض کہو۔

حیام کی بات پر ثنا نے خود پر بامشکل ضبط کیا تھا۔

دراصل مجھے تم سے اپنے پچھلے رویے کے لیے معافی مانگنی تھی۔

میں نے تم سے کافی بری طرح بات کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اٹس او کے۔

چلو اٹھو چلیں ثنا کو جواب دیتے ہی حیام ان تینوں سے مخاطب ہوئی تھی۔

کیا ہم دوست بن سکتے ہیں۔

حیام کے اٹھتے ہی اس نے سوال کیا تھا۔

سوری مگر یہ تمھارا اگلا رویہ بتائے گا کہتے ہی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی جبکہ ثنا نے ٹیبل پر ایک مکا مارا تھا۔

ابھی وہ کیفے سے باہر نکل ہی رہی تھی جب حیام کو سامنے سے عارض دیکھائی دیا۔

حیام ایک دم واپس گھومی اور کیفے کے اندر آئی۔

یا اللہ اب میں کیا کروں ان کا پتہ نہیں کیا ردعمل ہو گا۔

حیام نے اپنا فون نور کو پکڑایا تھا۔

اس کو بیگ میں ڈالو اور آج میں اپنا فون گھر بھول آئی ہوں سمجھ آئی۔

وہ تینوں نا سمجھی سے حیام کو دیکھ رہی تھی اسی وقت عارض کیفے میں داخل ہوا تھا۔

اور حیام کو کھا جانے والی نظر سے دیکھا تھا۔

اصل میں کل رات عارض بار بار حیام کو کال کر کے زچ کر رہا تھا۔

جب ایک بار دوبارہ عارض نے اسے کال کی تو حیام پھٹ پڑی۔۔۔

عارض اب آپ نے کال کی تو میں آپ کو بلاک کر دوں گی کام کرنے دیں مجھے۔

Posted On Kitab Nagri

اگلی بار جب عارض نے اسے کال کی تو اپنی بات پر عمل کرتے حیام نے واقعی اس کا نمبر بلاک کر دیا اور اسی لیے اس لمحے عارض حیام کے سر پر موجود تھا۔

وہ صبح سے عارض سے بھاگ رہی تھی۔

حیام آپ کا فون کہاں ہے۔۔۔؟

عارض نے بغیر کوئی تمہید باندھے حیام سے اس کا فون مانگا۔

وہ۔۔وہ تو میں آج گھر بھول آئی۔

اچھا۔۔۔عارض نے آئی برو اٹھا کر حیام کو دیکھا تھا۔

افشاں زرا اپنا فون دینا۔۔۔عارض نے حیام کے پیچھے کھڑی افشاں کو مخاطب کیا جس پر افشاں نے اپنا فون اس کو تھما دیا۔

افشاں پاسورڈ۔

جس پر اس نے جلدی سے فون ان لاک کیا۔

حیام کے نمبر پر فون کرو ابھی۔عارض کی بات پر افشی نے سر اٹھا کر عارض کو دیکھا جو سینے پر ہاتھ باندھے حیام کو ہی دیکھ رہا تھا۔

عارض کی نظروں سے بچنے کے لیے حیام نے اپنے چہرے کے سامنے فائیل رکھی ہوئی تھی۔

بے شک اس کا فون نور کے پاس تھا مگر سائیلنٹ پر نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

افشی نے ایک نظر عارض کو دیکھا اور پھر حیام کو۔

حیام نے نظروں سے ہی اسے فون نا کرنے کا بولا تھا۔

افشاں کال کریں۔۔۔

مرتی کیا نہ کرتی اس نے حیام کے نمبر پر کال ملائی۔

اتنے میں حیام کا فون رنگ ہوا آواز نور کے پاس سے آرہی تھی۔

نور حیام کا فون۔۔۔!

ک کیا۔۔!عارض کا رخ اپنی جانب دیکھ کر نور بے اختیار بولی۔

نور حیام کا فون۔۔۔؟ساتھ ہی عارض نے اپنا ہاتھ نور کے سامنے کیا۔

نور نے حیام کو دیکھا جو اسی کو گھور رہی تھی۔

حیام کی گھوریوں کو خاطر میں لائے بغیر نور نے اس کا فون عارض کو تھما دیا۔

حیام نے کھا جانے والی نظروں سے نور کو دیکھا۔

تم بچو مجھ سے۔۔۔

حیام پاسورڈ کیا ہے۔۔۔؟

میں کر دوں گی ان بلاک حیام نے منہ بنا کر عارض کے ہاتھ سے اپنا فون جھپٹا تھا۔

اس وقت عارض سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا کیونکہ حیام بہت ہی کیوٹ لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اب دبارہ تنگ تو نہیں کریں گے۔

نہیں کرتا تنگ میری جان عارض نے پیار سے اس کے سر پر چپت لگائی تھی۔

اگر دوبارہ کیا تو میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔

روجر مسز۔۔۔ساتھ ہی عارض اپنے سینے پر ہاتھ رکھتا اس کی جانب جھکا تھا۔

یاد رکھیئے گا۔۔۔عارض کو انگلی دیکھاتی حیام باہر کی جانب بڑھی تھی کیونکہ نور افشی اور زری وہاں سے پہلے ہی جاچکی تھی۔

عارض نے مسکرا کر حیام کی پشت کو دیکھا تھا۔

یہ منظر ثنا کی کہر برساتی آنکھوں نے بھی بغور دیکھا تھا۔

جب حیام گھر پہنچی تو اس کو ایک انون نمبر سے کال آنے لگی اس نے کال کاٹ دی کیونکہ وہ کسی بھی انجانے نمبر سے کال نہیں اٹھاتی تھی اس کا فون مسلسل رنگ ہو رہا تھا مگر وہ ایسے ہی چھوڑ کر واشروم میں فریش ہونے چلی گئی اور جب باہر نکلی تو اس کے فون پر 10 مسڈ کالز تھی اور اسی دوران پھر سے فون بجنے لگا۔

حیام نے غصے سے فون اٹھایا اور بولی ایک انسان جب فون نہیں اٹھا رہا تو کیوں بار بار تنگ کر کے رکھا ہے اور دوسری جانب موجود شخص کے کچھ کہنے سے پہلے ہی حیام نے فون کاٹ دیا۔

حیام فون اپنے بیڈ پر پھینکتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا رخ کچن کی جانب تھا ۔

حیام جیسے ہی کچن میں داخل ہوئی اس نے فریج کا دروازہ کھولا کچھ دیر پہلے والا غصہ ایک بار پھر عود آیا تھا۔

ہارون ۔۔۔!۔

ہارون ۔۔۔!۔

حیام اسے غصے سے آوازیں لگا رہی تھی اسی دوران وہ حیام کا فون تھامے کچن میں داخل ہوا۔

بندر تم نے میری چاکلیٹس کیوں کھائی ہیں۔

میں نے ۔۔۔؟۔

آپی میں نے نہیں کھائی۔۔۔

گل نے کھائی ہوں گی۔

گل کیوں کھائے گی میری چاکلیٹس۔

پتا نہیں آپی ۔۔۔ لو ہو گئے شروع پھر سے ٹام اینڈ جیری لاونج میں جاتی ایمان بیگم نے تبصرہ کیا تھا۔

اپنا غصہ ہارون پر نکال کر جب وہ خاموش ہوئی تو ہارون نے معصومیت بھرے انداز میں اسے پکارا۔

آپی وہ عارض بھائی کال پر ہیں ان سے بات کر لیں۔

حیام نے اس سے فون تھامتے ہی سکرین کی جانب دیکھا جہاں کال چلتے دس منٹ ہو چکے تھے۔

اسلام علیکم ۔۔۔! حیام نے فون کان سے لگاتے ہی سلام کیا۔

Posted On Kitab Nagri

واعلیکم السلام۔۔! آتے ہی ہارون کوڈانٹنا شروع کر دیا۔

جب وہ الٹے کام کرے گا تو ڈانٹ تو کھائے گا۔

غصہ کم کریں زندگی صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔

میں کون سا زیادہ غصہ کرتی ہوں بس تھوڑا سا ہی کرتی ہوں۔

جی جی بہت تھوڑا کرتیں ہیں آپ۔

اچھا آپ کو کوئی کام تھا جو آپ نے کال کی ساتھ ساتھ حیام چائے کے لیے پانی چڑھا چکی تھی۔

مسز عارض کو کال کرنے کے لیے کسی کام کا ہونا ضروری ہے۔۔۔؟ حیام کے لب مسکرائے تھے۔

نہیں۔۔۔!ویسے ابھی میں نے ایک کام سے ہی فون کیا تھا۔

میں کب سے خالہ جان کے نمبر پر کال کر رہا تھا مگر ان کا فون بند جا رہا ہے۔

اچھا میں آپ کی بات کرواتی ہوں ان سے۔

نہیں بس آپ ان کو بتا دیجیے گا۔

اگلے ہفتے ہمارے گھر دعوت ہے اور سب نے آنا ہے۔

او کے مگر میں نہیں آوں گی۔

کیوں۔۔۔؟ عارض نے حیرت سے پوچھا تھا کیونکہ مجھے اور بھی بہت سارے کام کرنے ہیں۔

اگر آپ ناں آئی تو آپ کو آپ کے گھر سے اٹھا کر لے جاوں گا۔

Posted On Kitab Nagri

اسی نوک جھونک کے دوران وہ اپنے اور مما کے لیے چائے بنا چکی تھی۔

چلیں اب بھاگیں یہاں سے میں مما کے پاس جارہی ہوں۔

جی جی ضرور آپ کے پاس کچھ عرصہ ہی ابھی اپنے میکے میں مزے کرلیں۔

اچھا جی تو بعد میں کیا ہوگا۔۔؟

جو میں چاہوں گا۔۔۔

بہت خوش فہمیاں پال رکھیں ہیں آپ نے۔

چلیں دیکھتے ہیں۔۔۔

اوکے۔۔۔ آپ آرہی ہیں پھر عارض نے ایک بار پھر اس سے سوال کیا تھا۔

سوچوں گی اس بارے میں کہتے ہی حیام نے فون بند کردیا۔

آپ ایک بار گھر آئیں پھر بتاتا ہوں آپ کو۔۔۔

حیام کے فون بند کرتے ہی عارض نے سوچا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔

آج سب لوگ وحید پیلس میں موجود تھے۔

کھانے سے فارغ ہوکر بڑے لاونج میں بیٹھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

سب اپنی باتوں میں مصروف تھے جب حیام اور میرال سب کے لیے چائے بنا کر لائی تھی اور ساتھ ہی ارفع اور شمامہ ڈرائے کیک لائی تھی۔

سب کو چائے دینے کے بعد میرال ادھر ہی بیٹھ گئی جبکہ وہ تینوں ینگ پارٹی کی چائے لے کر ان کے پاس گئی اور ان کو سرو کی۔

حیام آپی آپ بہت اچھی چائے بناتی ہیں کچھ میری اس چڑیل بہن کو بھی سکھا دیں۔اس کی بات پر حیام کھل کر مسکرائی تھی۔

معلوم نہیں سب بھائیوں کو کیوں لگتا ہے ان کی بہنیں اچھا کھانا نہیں بناتی یاں ان کو کوئی کام کرنا نہیں آتا۔

چائے کے بعد وہ سب اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے۔

حیام آپی آجائیں مما بابا بلا رہے ہیں۔

اچھا آتی ہوں۔

ابھی وہ جانے کے لیے اٹھنے ہی والی تھی جب عارض نے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی۔

مسز آپ اتنی اچھی چائے بناتیں ہیں۔

کیا خیال ہے آپ کو ایک انعام دیا جائے۔۔۔؟

حیام نے حیرت سے عارض کو دیکھا تھا۔

مجھے کچھ نہیں چاہیے میں جارہی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

حیام اٹھ کر باہر آگئی۔۔۔

ابھی وہ سب کے پاس لاونچ میں پہنچی تھی اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی اس کے پیچھے سے آتے عارض نے ایمان بیگم کو مخاطب کیا۔

خالہ جان۔۔! آج سب کزنز اکھٹے ہوئے ہیں آپ حیام اور ہارون کو بھی یہی رکنے دیں۔

اس کے لہجے میں حد درجہ محبت تھی۔

حیام نے مڑ کر عارض کو دیکھا تھا۔

ٹھیک ہے بیٹا۔

شکریہ خالہ جان۔۔۔عارض ان کے گلے لگا تھا۔

خوش رہو بیٹا۔حیام نے بے یقینی سے اپنی مما کو دیکھا جو پھر سے رانم صاحبہ سے باتوں میں مصروف ہو چکی تھیں۔

حیام احمد عارض واپس اوپر چلیں۔

نہیں مجھے گھر جانا ہے۔

کیوں۔۔؟کیونکہ میں نے صبح یونیورسٹی بھی جانا ہے۔

تو چلی جایئے گا۔

کیا مطلب چلی جایئے گا۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

حیام نے بھی اپنے قدم سیڑھیاں چڑھتے عارض کے پیچھے بڑھائے تھے۔

میری تمام چیزیں گھر ہیں جو میں نے کل لے کر جانی ہے۔

تو کیا ہوا حیام آپ کل میری چیزیں لے جائے گا۔

آپ بی بی اے کے سٹوڈنٹ ہے اور میں میتھ کی اور ہماری بکس بھی مختلف ہیں۔

بکس آپ کی فرینڈز کے پاس ہوں گی اور نوٹس بنانے کے لیے آپ میرا رجسٹر لے جانا سمپل۔

اپنی بات کے آخر میں اس نے کندھے اچکائے تھے۔

عارض۔۔۔!

جی زندگیِ عارض۔عارض حیام کی جانب گھوما تھا۔

افف کچھ نہیں۔۔۔

وہ سرخ ہوئی تھی ہمیشہ ایسے ہی ہوتا تھا حیام عارض کی جزبات بھری نظروں سے جھینپ جاتی تھی۔

وہ خاموشی سے عارض کے ایک جانب سے نکل کر سب کزنز کے درمیان جا کر بیٹھ گئ۔

کچھ دیر بعد ایمان بیگم اور احمد صاحب گھر کے لیے نکل گئے تھے۔

تقریباً نو بج رہے تھے ساری گرلز پارٹی ایک کمرے میں موجود تھی جب عارض نے حیام کو کال کی۔

فون کے بجتے ہی حیام نے اٹھا کر دیکھا۔

کیا ہوا حیام کس کی کال ہے۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

وہ عیشل آپی میں ابھی آتی ہوں۔

پگلی۔۔۔حیام کے جاتے ہی عیشل سر ہلاتی بولی تھی۔

دو منٹ بعد حیام واپس کمرے میں آئی تھی۔

عیشل آپی بات سنیں حیام کے بلاتے ہی وہ اٹھ کر حیام کے ساتھ باہر آئی تھی۔

آپی وہ عارض۔۔۔

کیا ہوا گڑیا۔۔۔؟۔

کچھ نہیں وہ کہہ رہے تھے کہ باہر جانا ہے نیچے آجاؤ حیام اپنے دوپٹے کا کونا مڑوڑ رہی تھی۔

تو چلی جاؤ ناں۔۔۔

وہ آریان کو بھی ساتھ بھیج دیں۔

بالکل بھی نہیں تم دونوں جاؤ۔

نہیں وہ عارض نے نکاح والے دن مجھ سے اور آریان سے وعدہ کیا تھا وہ ہم دونوں کو باہر لے کر جائیں گے۔

اوہ اچھا لے جاؤ اسے۔

آریان بیٹا کم ہیر۔

کمرے میں جھانک کر عیشل نے اسے آواز دی تھی جو بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا تھا۔

یس مما۔

Posted On Kitab Nagri

Beta go with your Khala

اوکے مما۔۔۔

چلیں آلہ۔۔۔ آریان حیام کا ہاتھ تھام کر بولا تھا۔

جی میرا بچہ کہتے ہی حیام نے اسے گود میں اٹھالیا اور نیچے کی جانب بڑھی تھی۔

عارض باہر گاڑی میں ان دونوں کا ویٹ کر رہا تھا۔

حیام کے بیٹھتے ہی اس نے گاڑی چلائی تھی۔

ہم ایسا کرتے ہیں سب سے پہلے مال چلتے ہیں کچھ شاپنگ کریں گے پھر آئیس کریم کھا کر گھر آئیں گے۔

عارض آپ نے کبھی لوکل مارکیٹ سے خریداری کی ہے۔۔۔؟

نہیں۔۔۔ عارض نے گاڑی موڑتے جواب دیا تھا۔

کیا آپ آج میرے ساتھ لوکل مارکیٹ میں شوپنگ کریں گے۔

ٹھیک ہے چلتے ہیں کہاں جانا ہے؟ عارض نے گاڑی موڑتے سوال کیا تھا۔

انارکلی بازار چلتے ہیں۔

کیا۔۔۔؟ حیام مال ہی چلتے ہیں ناں ۔

مجھے کہیں نہیں جانا واپس گھر چلتے ہیں عارض نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا چلتے ہیں۔۔۔ کچھ دیر بعد عارض نے جی سی یونیورسٹی کی بیک سائیڈ پر گاڑی کھڑی کی اور وہاں سے بازار میں داخل ہوا اس نے آریان کو اٹھایا ہوا تھا۔

رات کے اس پہر بھی وہاں کافی رش تھا۔

آپ کو معلوم ہے عارض ہم لوگ جب اوئٹ اف بڑجیٹ ہو جاتے ہیں تو کسی مال جانے کی بجائے یہاں آ جاتے ہیں۔

عارض سے بات کرتے کرتے حیام ایک دکان پر رکی۔

حیرت ہے ویسے پاور اوف اٹارنی صاحبہ بھی آوٹ اف بڑجیٹ ہو جاتی ہیں۔

پاور اف اٹارنی ہوں تو کیا ہوا انسان کو فضول خرچ نہیں ہونا چاہیے۔

چچا یہ والی شال دیکھائیں۔۔۔

حیام ایک شال کی جانب اشارہ کرتے بولی تھی۔

یہ کتنے کی ہے۔۔۔؟

پندرہ سو بیٹا۔۔۔

چچا یہ بہت زیادہ ہیں تھوڑے کم کریں۔

ٹھیک ہے بٹیا آپ تیرہ سو دے دو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نہیں چچا میں ہزار دوں گی۔۔۔ حیام دکاندار سے بحث میں مشغول تھی اور عارض اس کو حیرت سے دیکھ رہا تھا جو کتنے مزے سے بحث کر رہی تھی۔

بٹیا یہ بہت کم ہے۔

نہیں چچا بالکل مناسب قیمت بتائی ہے آپ کو۔

حیام بالکل ٹھیک پرائیس ہے کیوں بحث کر رہی ہو ان سے۔

آپ چپ کریں عارض آپ کو کچھ نہیں معلوم۔

Mamu what happened to Aala

I don't know beta

عارض نے کندھے اچکا دیے تھے۔

اس دکاندار سے پندرہ منٹ بحث کرنے کے بعد حیام نے ان سے تین شالز تین ہزار کی خریدی تھیں۔

حیام تین شالز کس کے لیے لیں ہیں۔۔۔ اس دکان سے باہر نکلتے عارض بولا تھا۔

ایک خالہ کے لیے ایک آپی کے لیے اور ایک بھابھی کے لیے۔

اور اپنے لیے کیوں نہیں لی۔۔۔؟

میرے پاس تو بہت ساری ہیں۔

اتنا کہہ کر حیام اگلی دکان میں گھس گئی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض احمد وہاب۔

کڑوروں کے بزنس کا اکلوتا مالک۔

آج اپنی بیوی کی محبت میں اس کے پیچھے شاپنگ بیگز تھامے انار کلی بازار کی خاک چھان رہا تھا۔

اس وقت وہ بچوں کے کپڑوں والی دکان میں گھسی آریان کے لیے شاپنگ کر رہی تھی۔

بھائی وہ بلیک والا سوٹ دیکھائیں۔

وہ چھوٹی سے شلوار قمیض تھی جو بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔

باجی آپ کے بیٹے پر یہ بہت کھلے گی۔

بھائی مجھے معلوم ہے میرے بیٹے پر کیا اچھا لگے گا۔

آپ وہ براؤن والا دیکھائیں۔

حیام آریان کے ساتھ لگا کر سائز چیک کر رہی تھی۔

بھائی یہ بلیک شرٹ بھی دیکھائیں۔

حیام ایک ایک سوٹ آریان کے ساتھ لگا کر دیکھ رہی تھی۔

اس وقت حیام کا انداز خالص ماؤں والا تھا۔

بھائی ان تینوں کی قیمت بتائیں۔

باجی یہ شلوار قمیض بارہ سو اور یہ پینٹ شرٹ گیارہ سو کی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

کل آپ کے تیئس سو گئے۔

ایسے ہی تیئس سو ہو گئے۔

میں نے صرف پندرہ سو دینا ہے۔

نہیں باجی یہ بہت کم ہیں۔

آپ اٹھارہ سو دے دیں۔۔۔

میں پندرہ سو سے ایک روپیہ زیادہ نہیں دوں گی۔

حیام دے دو ان کو جتنے وہ کہہ رہے ہیں۔

آپ کی جیب سے پیسے جا رہے ہیں۔۔۔؟ حیام نے اسے گھورا تھا۔

جی مسز میری ہی جیب سے جا رہے ہیں۔

افف اللہ چپ کر کے کھڑے رہیں اور یہ شاپرز پکڑیں۔

حیام نے شالز والے تینوں شاپرز اسے تھمائے تھے۔

جی بھائی یہ لیں پندرہ سو۔

باجی دو سو اور دیں۔۔۔

نہیں بھائی بالکل ٹھیک ہیں حیام نے شاپرز اٹھائے اور جھک کر آریان کو اپنی گود میں اٹھایا۔

چلیں عارض۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی چلیں---

حیام یہ دیکھیں کتنا پیارا ڈریس ہے---

جی--- آپی پر کتنا پیارا لگے گاناں۔

عارض کا دل کیا اپنا ماتھا پیٹ لے وہ حیام کے لیے وہ ڈریس دیکھ رہا تھا اور وہ عیشل کے لیے۔

اندر آئیں میرے ساتھ عارض حیام کا ہاتھ تھامے اسے دکان کے اندر لے گیا تھا۔

بھائی یہ والا ڈریس ان کے سائز کا دیکھائیں۔

عارض نے اس ڈریس کی جانب اشارہ کیا تھا۔

عارض میرے پاس ہیں۔

صبح یونیورسٹی کیا پہن کر جانا ہے آپ نے---؟

عارض کی بات پر حیام خاموش ہو گئی تھی۔

یہ لیں بھائی۔

وہ المونڈ کلر کا بہت ہی پیارا اور نفیس سوٹ تھا جس کے ساتھ مہرون رنگ کا دوپٹہ تھا۔

بھائی یہ کتنے کا ہے۔

پینتیس سو کا---

بہت مہنگا دے رہے ہیں آپ۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں باجی بالکل مناسب ہے۔

بھائی دینا ہے تو پچیس سو کا دیں ورنہ ہم جا رہے ہیں۔

باجی آپ تین ہزار دے دیں۔

نہیں پچیس سو بہت مناسب قیمت ہے۔

نہیں باجی اتنے کی ہماری خریداری بھی نہیں ہے۔

ٹھیک ہے بھائی آپ رہنے دیں اٹھیں عارض چلیں۔

باجی آجائیں لے لیں۔۔۔حیام نے عارض کو فاتحانہ انداز میں دیکھا تھا۔

اف کیا بنے گا ان کا۔۔۔

حیام کے کندھے پر سر رکھے آریان کب کا سو چکا تھا۔

اس دکان سے نکلتے ہی عارض نے حیام سے آریان کو تھاما تھا۔

عارض میں اس کے ساتھ میچنگ چوڑیاں لے لوں۔

چلیں۔۔۔

حیام چوڑیوں کی دکان پر رک کر چوڑیاں دیکھ رہی تھی۔

اس نے ایک بہت ہی خوبصورت سیٹ پسند کیا تھا۔

بھائی یہ کتنے کا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

دو سو کا۔۔۔ڈیڑھ سو کا دیں۔

لے لیں۔۔۔حیام اسے پیسے پکڑا کر آگے بڑھ گئی تھی۔

حیام ادھر آئیں عارض اسے جوتوں کی دکان میں لے کر گیا تھا۔

یہاں سے کیا لینا ہے۔

بیٹھیں۔۔۔!

بھائی مہرون رنگ کا کھوسا دیکھائیں۔

حیام کو وہاں سے کوئی بھی جوتا پسند نہیں آیا تھا۔

دو سے تین دکانیں اور دس منٹ کی بحث کے بعد اس نے جوتا لیا تھا۔

حیام نے اپنے سوٹ کے ساتھ کا حجاب بھی خریدا تھا۔

حیام اب گھر چلیں آریان بھی کب کا سو چکا ہے۔

نہیں بس ایک کام اور ہے۔

اب کی بار حیام عارض کو لیے جینٹس کی دوکان پر گئی تھی۔

جہاں سے اس نے تین شرٹس عارض وقاص بھائی اور خالو جان کے لیے لیں تھیں۔

ان کو بازار میں بارہ بج گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

بیک سیٹ پر سارا سامان رکھ کر حیام کے بیٹھتے ہی عارض نے آریان کو حیام کی گود میں لیٹایا تھا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھا تھا۔

مجھے اندازہ نہیں تھا آپ لوکل مارکیٹ سے اتنی اچھی شاپنگ کر لیتی ہیں۔

انسان کو ہر کام آنا چاہیے۔۔۔

گاڑی موڑتے عارض نے مسکرا کر حیام کو دیکھا تھا۔

جی بس ایک کام نہیں آتا آپ کو۔۔۔

کون سا۔۔۔؟ حیام نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

کوئی نہیں۔۔۔

بتائیں عارض۔۔۔

بتادوں گا ابھی یہ بتائیں آئیس کریم کھائیں گی۔

بہت لیٹ ہو گئے ہیں ہم عارض۔

سب سو گئے ہوں گے۔

فکر مت کریں مہمانوں کے علاوہ کوئی نہیں سویا ہو گا۔

اوکے۔۔۔ان کو گھر جاتے جاتے ایک بج گیا تھا۔

گیراج میں گاڑی روکتے ہی عارض گھوم کر حیام کی جانب آیا تھا اور دروازہ کھول کر تھوڑا جھکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام آپ نے پوچھا تھا ناں کہ وہ کون سا کام ہے جو آپ کو نہیں آتا۔

جی۔۔؟

تو میری زندگی آپ کو میری محبت کا جواب محبت سے دینا نہیں آتا کہتے ہی عارض نے اس کا گال چوما تھا اور پھر آریان کو حیام کی گود سے اٹھایا تھا۔

اپنے کمرے کی کھڑکی سے یہ منظر رانم صاحبہ نے دیکھا تھا۔

ان کے لب مسکرائے تھے ان دونوں کی محبت دیکھ کر۔

بیک سیٹ سے شاپرز اٹھا کر وہ دونوں اندر کی جانب بڑھے تھے۔

آریان کو عیشل کے کمرے میں لیٹا کر حیام اور عارض رانم صاحبہ اور وحید صاحب کے کمرے میں آئے تھے۔

ان کے پیچھے میرال وقاص اور عیشل بھی داخل ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہاں کا منظر کچھ یوں تھا کہ رانم صاحبہ وحید صاحب اور عیشل بیڈ پر بیٹھے تھے جبکہ ایک صوفے پر حیام اور عارض اور دوسرے پر وقاص اور میرال بیٹھے تھے۔

جی تو عارض صاحب کیسا محسوس ہو رہا ہے آج آپ کو۔۔۔؟

عارض کے تھکے تھکے چہرے کو دیکھ کر وقاص اپنی ہنسی چھپاتے بولا تھا۔

بھائی خالص شوہروں والی فیلنگ آ رہی تھی۔

بیٹا اتنے سالوں سے یہ ڈیوٹی میں نے سرانجام دی ہے اب تم دونوں کی باری ہے۔

بابا آپ تو ماما کے ساتھ مال جاتے ہیں۔

میری بیگم نے مجھے انارکلی بازار کی خاک چھنوائی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں موجود سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

بہت اچھا کیا ہے حیام نے۔۔۔

تم جیسے بندے کے ساتھ ایسے ہی ہونا چاہیے تھا۔

عارض سب کو خفا خفا نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

خالہ جان یہ آپ کے لیے خالو جان یہ آپ کے لیے آپی یہ آپ کے اور یہ آریان کے لیے۔

بھائی یہ آپ کے لیے اور بھابھی یہ آپ کے لیے۔۔۔

حیام نے سب کو ایک ایک شاپر پکڑایا تھا۔

شکریہ بیٹا۔۔۔!

مما آپ سب کے لیے حیام نے اپنی پسند کی چیزیں لیں ہیں۔

تم نے ہماری بیٹی کے لیے کچھ نہیں لیا عارض۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے میں نے لیا ہے مما وہ آپ سب صبح دیکھ لیجئے گا۔

یعنی کوئی بہت ہی خاص چیز لی ہے تم نے۔

یس مام۔۔۔

چلو شاباش اٹھو سب اپنے اپنے کمرے میں جا کر سو۔

جی مما۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

خالہ جان میں نے کہاں سونا ہے۔۔۔؟

بیٹا آپ عیشل کے ساتھ اس کے روم میں سو جاؤ۔

جی خالہ۔۔۔رانم صاحبہ کے کہتے ہی عیشل حیام اور میرال کمرے سے باہر نکل گئی تھیں۔

جبکہ وقاص اور وحید صاحب کسی کام سے سٹڈی روم میں گئے تھے۔

مما آپ جانتی ہیں آج وہاب اینڈ سنز کے اونر کی بیگم نے سو اور دو سو روپے کے پیچھے اچھی خاصی بحث کی ہے۔

عارض نے منہ پھولا کر حیام کی شکایت لگائی تھی۔

مما میں نے آپ کی بیٹی کو بولا تھا کہ مال چلتے ہیں میڈم نے فرمائش کی کہ نہیں انارکلی جانا ہے۔

کوئی بات نہیں عارض تمھارے لیے اس کی خوشی اہم ہونی چاہیے۔

مما ان کی خوشی اہم نہ ہوتی تو کبھی ناں لے کر جاتا۔

وہاں مجھے ان کے لیے ایک ڈریس پسند آیا تو کہتی ہیں یہ آپی پر کتنا اچھا لگے گا ناں۔

بیٹا وہ اس لیے کیونکہ وہ ہمیشہ اپنی خوشی سے پہلے دوسروں کے بارے میں سوچتی ہے۔

آپ کو معلوم ہے جب وہ آریان کے لیے سوٹ لے رہیں تھی تو ان کا انداز مجھے خالص ماؤں والا لگا تھا۔

وہ رانم صاحبہ کی گود میں سر رکھے ان کو سب بتا رہا تھا۔

ویسے مما ساری باتیں ایک طرف آپ کی بیٹی نے تیس ہزار والی شاپنگ صرف دس ہزار میں کی ہے۔

حیام کے بارے میں بات کرتے عارض کی آنکھوں میں جزبات کی شدت تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جو کوئی بھی باآسانی دیکھ سکتا تھا۔

چلو اس نے جو کیا کیا تم نے تھوڑی دیر پہلے کیا کیا تھا۔۔۔؟

میں نے کب مما۔۔۔؟ عارض کے لہجے میں حیرت تھی۔

جب تم نے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔

اف مما آپ چھپ چھپ کر اپنے بیٹوں پر نظر رکھتی ہیں۔

بہت غلط بات ہے یار مما اب آپ کے بیٹے بڑے ہو گئے ہیں اور شادی شدہ ہیں۔

ہماری بھی کوئی پرائیویسی ہونی چاہیے۔

بیٹا جی جو کام آپ نے پبلیکلی کیا ہو اس کی پرائیویسی نہیں ہوتی اور میرے بیٹے تو تب بھی شادی شدہ تھے جب ان کو خود کے جوتے کا تسمہ بھی بند کرنا نہیں آتا تھا۔

رانم صاحبہ نے اس کے سر پر چپت لگائی تھی۔

تھینک یو مما میرے لیے اتنی پیاری بیوی ڈھونڈنے کے لیے کہتے ہی اس نے ان کا ہاتھ لبوں سے لگایا تھا۔

ہٹ پاگل۔۔۔!

برخوردار آج ہی سارا پیار اپنی ماں پر نچھاور کر دینا ہے آپ نے تھوڑا کل کے لیے بھی بچا کر رکھیں۔

وحید صاحب وقاص کے ساتھ سٹڈی سے باہر آتے بولے تھے۔

مما مجھے لگتا ہے بابا جیلس ہو رہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں ان تینوں کا مدہم سا قہقہہ گونجا تھا۔

ویسے بابا آپ میری بیگم کو اس گھر میں لے آئیں میں آپ کی بیگم سے دور رہوں گا۔

دو سال تک ایسا سوچنا بھی مت۔

بابا اٹس ناٹ فیر۔۔۔ عارض منہ بناتا کمرے سے نکل گیا تھا۔

اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی عارض سب سے پہلے سٹڈی روم میں گیا تھا۔

اس نے وہاں نے ایک رجسٹر نکالا اور پھر اپنے پینز کی کولیکشن میں سے سب سے خوبصورت اور قیمتی پین نکال کر باہر آیا۔

اپنے بیڈ پر بیٹھ کر اس نے رجسٹر کا پہلا صفحہ کھول کر اس کر کچھ لکھا اور پھر بند کر کے ایک جانب رکھتا سونے کے لیے لیٹ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عارض اور حیام کے جانے کے کچھ دیر بعد شامہ عارض کے کمرے میں گئی تھی۔

شامہ نے ایک ایک چیز کو چھو کر عارض کا لمس محسوس کرنے کی کوشش کی تھی۔

اس کمرے میں رہنے والے شخص کے دل پر حکومت کرنا اس کی خواہشات میں سے ایک خواہش تھی مگر وہ اس کے دل کی سلطنت پر کبھی اپنا قعلہ تعمیر نہیں کر سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہاں حیام کی حکمرانی تھی۔

اس سلطنت میں تو شاید اسے اپنا مقبرہ بنانے کی جگہ بھی ناں ملتی اور وہ۔۔۔وہ تو اپنی حکومت کا سوچ بیٹھی تھی۔

جب اسے عارض اور حیام کے نکاح کا معلوم ہوا تھا اس کے اندر بہت کچھ ٹوٹا تھا۔

مگر وہ خود کو سنبھال گئی تھی۔

اس کمرے میں عارض کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتے اس کی آنکھ سے بہت سے آنسو بہے تھے جیسے وہ بے دردی سے صاف کر گئی تھی۔

اس کمرے سے نکلنے سے پہلے شامہ نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا تھا۔

جب اس کی نظر شیشے سے ہی عارض کے بیڈ کے اوپر لگی حیام اور عارض کی تصویر پر گئی تھی۔

میری دعا ہے حیام آپ دونوں ہمیشہ خوش رہیں اس کی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسو بہے تھے۔

اس بار اس نے انہیں بہنے سے نہیں روکا تھا بلکہ خود ان کے کمرے سے نکل گئی تھی۔

محبت کے نا ملنے کا دکھ بہت گہرا ہوتا ہے، محبت حاصل ہو یا لا حاصل اس کی شمع کبھی کم نہیں ہوتی، وہ ہمارے دلوں میں ہمیشہ روشنی بکھیرتی ہے۔

یہ ایک ایسا تلخ تجربہ ہوتا ہے جو ہر ایک کی زندگی میں کسی ناں کسی طرح اثرات مرتب کرتا ہے اور اس نے شامہ کی زندگی پر بھی کیئیے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے کچھ عرصے بعد واپس امریکہ جانے اور پھر کبھی پاکستان واپس ناں آنے کا عزم کیا تھا۔

وہ محبت میں ہاری تھی۔۔۔

اپنی دوست جیسی بہن کی خوشیوں کی خاطر۔

ان دونوں کی ابدی خوشیوں کی دعا کرتے اس نے اپنے قدم پیچھے کر لیے تھے۔

عارض احمد وہاب کی محبت شمامہ قاسم کا نصیب نہیں تھی۔

وہ صرف حیام احمد حیات کا نصیب تھا۔

حیام کی آنکھ صبح آلارم کے بجنے کی وجہ سے کھلی تھی۔

بہت ہی خاموشی سے اٹھ کر وہ اپنا فون اٹھاتے باہر آئی تھی کیونکہ عیشل کچھ دیر پہلے ہی سوئی تھی۔

صبح کے پانچ بجے کا وقت تھا۔

حیام سب سے پہلے گیسٹ روم کی جانب گئی تھی اس نے بہت آرام سے دروازہ کھولا تھا مگر وہاں بھی سب سو رہے تھے۔

وہ واپس نیچے آئی تھی اور عارض کے دروازے کے باہر کھڑے ہو کر اس نے اسے کال کی تھی۔

بیل جا رہی تھی مگر وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا۔

حیام اسی سوچ میں تھی اب وہ کیا کرے پھر اس نے کچھ سوچتے ہوئے دروازے کا ہینڈل گھومایا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بغیر اس کی اجازت کے اس کمرے میں جا سکتی تھی ان کے درمیان موجود رشتہ اسے اس بات کی اجازت دیتا تھا۔

دروازہ لاک نہیں تھا۔

حیام قدم قدم چلتی اس کے قریب آئی تھی۔

وہ منہ تک کمبل تانے سو رہا تھا۔

حیام نے تھوڑا سا اسکے چہرے سے کمبل ہٹایا تھا۔

عارض۔۔۔!۔

عارض اٹھیں حیام نے اسے ہلایا تھا۔

حیام سونے دیں۔

عارض نے کسمسا کر کروٹ بدل لی تھی۔

عارض اٹھیں۔۔۔ حیام نے اسے ایک بار پھر اٹھایا تھا۔

مگر وہ پھر سے گہری نیند میں تھا۔

عارض۔۔۔!حیام نے غصے سے اس پر سے کمبل کھینچا تھا مگر کھینچ کر وہ خود ہی شرمندہ ہوئی تھی۔

عارض ہڑبڑا کر اٹھا تھا۔

کیا ہوا حیام۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

مجھے نماز پڑھنی ہے۔۔۔حیام نظریں جھکا کر بولی تھی۔

ہاں تو پڑھ لیں مجھے کیوں اٹھا رہی ہیں عارض واپس لیٹنے کے لیے تکیہ درست کر رہا تھا جب حیام نے اس کا بازو تھاما۔

مجھے جائے نماز چاہئیے۔

میری کبرڈ سے لے لیں ناں۔

مگر میں نماز کہاں پڑھوں گی۔۔۔؟

حیام یہیں پڑھ لیں۔

عارض۔۔۔!۔

جی میری زندگی۔عارض نے نیند بھری آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

آپ نے نماز نہیں پڑھنی۔

کچھ دیر بعد پڑھتا ہوں۔

حیام کا رخ واشروم کی جانب تھا۔

جب وہ باہر آئی عارض سونے کے لیے لیٹ چکا تھا۔

عارض ٹائیم کم رہ گیا ہے اسے ایک بار پھر ہلا کر حیام ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔

کیا وقت ہوا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تقریباً سواپانچ۔۔۔

افف میں لیٹ ہو گیا عارض اٹھ کر واشروم میں گم ہوا تھا۔

عارض کے آنے تک حیام اپنے اور اس کے لیے جائے نماز بیچھا چکی تھی۔

وضو کر کے جب وہ باہر آیا تو اس نے حیام کو اپنے انتظار میں پایا تھا۔

عارض مسکراتا ہوا اس کی جانب آیا تھا پھر حیام نے عارض کی امامت میں نماز ادا کی تھی۔

آج کی نماز میں اسے پہلے سے زیادہ سکون محسوس ہوا تھا۔

نماز سے فارغ ہو کر عارض نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے۔

حیام اس کے پر نور چہرے میں کھو چکی تھی۔

دعا مانگتے عارض کے لب مسکرائے تھے۔

حیام اس کے ہلتے لبوں کو دیکھ رہی تھی جیسے وہ سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو وہ کیا مانگ رہا ہے۔

اسی مسکراہٹ کے ساتھ عارض نے دعا ختم کی تھی۔

حیام بغور اسے دیکھ رہی تھی۔

ہاتھ نیچے کر کے اب وہ کچھ پڑھ رہا تھا۔ پھر اس نے مڑ کر حیام کا پر نور چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے اس پر پھونک ماری تھی۔

حیام پلک جھپکے بغیر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عارض آپ نے دعامیں کیامانگا۔

عارض نے تھوڑا پیچھے کی جانب ہو کر حیام کے برابر بیٹھتے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

میں نے اس خوبصورت صبح کے آغاز اور آپ کے ساتھ پر اس رب کا شکر ادا کیا ہے۔

آپ نے ہر نماز کے بعد دعاؤں میں مجھے اتنے سال مانگا ہے تو یہ مجھ پر لازم ہے کہ میں ہمارے ایک ہو جانے پر اس رب کا شکر ادا کروں۔

حیام کی عارض کی اس بات پر آنکھیں چھلکی تھیں۔

ارے آپ رو کیوں رہی ہیں۔۔۔؟عارض نے فوراًاس کے آنسو صاف کیے تھے۔

تھیک یوعارض مجھے خاص بنانے کے لیے۔

حیام آپ میری حیات ہیں۔

آپ کے بغیر عارض احمد وہاب خود کو بھی کھو دے گا۔

چلیں اٹھیں اب یونیورسٹی کے لیے تیار ہو جائیں۔

حیام نے اس کے حصار سے نکلنا چاہا تھا۔

آپ نے دعا نہیں مانگنی۔

جب آپ ہاتھ اٹھائے اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے تب میں دل میں اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی۔

حیام کی بات پر عارض نے اس کے دوپٹے سے لپٹے سر پر اپنے لب رکھے تھے اور اٹھ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کے اٹھتے ہی حیام نے ایک بار پھر سجدہ کیا تھا وہ سجدہِ شکر تھا۔

ہر اس چیز کے لیے جو اللہ نے اسے نوازی تھی۔

عارض مسکرا کر حیام کو دیکھ رہا تھا۔

حیام کے اٹھتے ہی اس نے حیام سے جائے نماز لے کر اپنی الماری میں رکھا اور باہر آیا۔

حیام میں جاگنگ کے لیے جا رہا ہوں آپ بے شک یہی فریش ہو جائے اور پلیز میرے لیے بھی کپڑے نکال دیجیئے گا کہتے ہی عارض اپنے کمرے کا دروازا بند کرتے باہر نکل گیا تھا اور ہاں آپ کے کپڑے میری الماری میں پڑے ہیں تیار ہو جائے گا۔

عارض نے دوبارہ دروازہ کھول کر حیام کو آگاہ کیا تھا۔

جی۔۔۔عارض کے جاتے ہی حیام ڈریسنگ روم میں آئی تھی اور اس کی الماری سے اپنے اور اس کے کپڑے نکال کر استری کیے اور شاور لینے چلی گئی۔

اس کے گیلے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے جن کو سوکھنے کے لیے اس نے کھولا چوڑا تھا اس کا مہرون دوپٹہ بیڈ پر پڑا ہوا تھا۔

حیام نے اپنے بوندے اٹھا کر پہنے اور پھر پینڈینٹ پہنا جو عارض نے اسے نکاح کے تحفے میں دیا تھا۔

اس سے پہلے وہ اپنی چوڑیاں پہنتی۔

دروازہ کھلا اور اپنے کانوں سے ہیڈ فری نکالتے عارض کمرے میں داخل ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ یہ بھول گیا تھا کہ اس وقت حیام اس کے کمرے میں موجود ہے۔

المونڈ کلر کے کپڑوں میں ملبوس اسے دیکھ کر عارض رکا تھا وہ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔

حیام نے بیڈ سے دوپٹا اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالا تھا۔

عارض آپ فریش ہو جائیں میں ناشتہ بناتی ہوں۔

میں نے آپ کا ڈریس واشروم میں ہی لٹکا دیا تھا۔

اپنے بال باندھتے حیام عارض کو بتا رہی تھی جبکہ عارض اس کے ہاتھوں کی حرکت کو دیکھ رہا تھا۔

حیام اپنے بال کھلے رکھا کریں اچھی لگتیں ہیں کہتے ہی وہ واشروم میں گم ہوا تھا۔

جبکہ حیام چوڑیاں اور اپنی انگوٹھی پہنتی کچن کی جانب بڑھی تھی۔

ابھی وہ ناشتا بنا ہی رہی تھی جب عارض کیچن میں آیا تھا۔

اس نے کافی کا سامان نکال کر کاونٹر پر رکھا وہ کپ میں کافی نکال کر اس کو پھینٹنے لگ گیا۔

حیام اپنے اور اس کے لیے ناشتہ تقریباً تیار کر چکی تھی۔

کافی پھینٹتے عارض کی نگاہیں ہنوز حیام پر ہی تھی۔

وہ جو کہ اس کی نظریں کب سے اپنے اوپر محسوس کر رہی تھی آخر کار چڑ کر بولی عارض کیا مسئلہ ہے اپنا کام کریں نا کب سے مجھے کیوں دیکھ رہے ہیں۔

اپنی بیگم کو دیکھ رہا ہوں کون سا کسی اور کی کو دیکھ رہا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

کسی اور کی بیگم کو دیکھا تو آپ کی آنکھیں نکال لوں گی۔

وہ دونوں بچوں کی طرح لڑتے ناشتہ بنا رہے تھے۔

اتنا ظلم کریں گی میرے ساتھ۔۔۔

جی بالکل۔۔۔

باتوں کے دوران وہ ٹیبل پر کھانا لگا چکی تھی۔

عارض آجائیں ناشتہ کریں کافی میں بناتی ہوں۔

کافی بس تیار ہے آپ بیٹھیں۔

حیام ایک کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھ گئی تھی۔

دو منٹ بعد عارض بھی آکر بیٹھا تھا۔

کھانے کے دوران حیام میڈم کے نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے اور عارض اس کے نخرے اٹھا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہر کسی کے بس میں کہاں ہے بھلا

اپنے من پسند شخص کے نکھرے اٹھانا

وہ دونوں ناشتہ کر رہے تھے جب شامہ کچن میں داخل ہوئی تھی۔

عارض آپ مجھے یونیورسٹی چھوڑ دیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں ابھی میں مصروف ہوں۔

اوکے۔۔۔ شامہ بجھے ہوئے دل سے واپس اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

عارض آپ نے اسے ایسا کیوں کہا۔۔۔؟

وہ کتنے مان سے آپ کو کہنے آئی تھی۔

حیام اسے یونیورسٹی لے کر جانا میری ذمیداری نہیں ہے اور ویسے بھی میں مصروف ہوں جبکہ حیام نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

ناشتہ کر کے حیام واپس اوپر آئی اور اپنا حجاب سیٹ کیا۔

اتنے میں عارض بھی کمرے میں داخل ہوا اور حیام کی جانب ایک رجسٹر اور پین بڑھایا تھا یہ لیں آپ اس پر اپنے نوٹس بنا لیجئے گا۔

خفا خفا سی حیام نے اس کے ہاتھ سے وہ دونوں چیزیں لے کر اپنا دوپٹہ کندھے پر ڈالتی نیچے کی جانب بڑھنے لگی۔

کہاں۔۔؟ نیچے جا رہی ہوں مجھے یونیورسٹی جانا ہے۔

کیب بھی بک کروانی ہے میں نے۔

تو آپ میرے ساتھ چلی جانا۔

نہیں آپ آج مصروف ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کا خفا انداز دیکھ کر اس کے لب مسکرائے تھے۔

I am busy for the world but not for my world

عارض۔۔۔! حیام اپنی نظریں جھکا گئی تھی۔

یہ منظر کمرے کے باہر کھڑی شامہ نے دیکھا تھا۔

حیام آپ نیچے چلیں میں اپنا بیگ اور چابیاں لے کر آتا ہوں۔

اوکے۔۔۔

اپنا بیگ اور چابی اٹھا کر عارض شامہ کے کمرے میں گیا۔

شامہ دومنٹ میں اپنا سامان لے کر نیچے آجاؤ میں یونیورسٹی اتار دوں گا۔

جی ابھی آئی۔۔۔ اپنا سامان اٹھا کر وہ عارض کے پیچھے پیچھے نیچے بھاگی تھی۔

چلیں محترمہ۔۔۔!

جی۔۔۔ شامہ ان دونوں کے پیچھے گاڑی تک آئی تھی۔

عارض نے حیام کے لیے دروازہ کھولا تھا۔

اتنے میں شامہ بھی بیک سیٹ پر بیٹھ چکی تھی۔

عارض نے بھی گھوم کر آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔

حیام ایک بات پوچھوں۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں پوچھو شامہ۔۔۔ عارض نے بیک مرر سے ایک نظر شامہ کو دیکھا تھا جبکہ حیام پیچھے کی جانب دیکھ رہی تھی۔

تم عارض سے کتنی محبت کرتی ہو۔۔۔؟ شامہ کے سوال کر حیام کے چہرے پر رنگ بکھرے تھے اور اس نے مسکراہر اپنا چہرہ آگے کر لیا تھا۔

ان کے چہرے کے رنگوں نے خود ہی میرا مقام بتا دیا ہے۔

اس سے پہلے حیام کچھ کہتی عارض بولا تھا۔

پانچ منٹ میں وہ لوگ پنجاب یونیورسٹی کے باہر موجود تھے۔

شکریہ عارض گاڑی سے اترنے سے پہلے اس نے عارض کا شکریہ ادا کیا تھا۔

پندرہ منٹ بعد وہ لوگ اپنی یونیورسٹی کے باہر موجود تھے عارض نے گاڑی پارک کی تھی۔

اس سے پہلے حیام گاڑی سے نکلتی عارض نے اسے روکا۔

اب بتائیں شامہ کو کیا جواب دینے والی تھیں آپ؟

کچھ نہیں۔

بتائیں۔۔۔

وہ میں کہنے والی تھی کہ۔۔۔

کہ۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

مجھے آپ سے جتنی محبت ہے وہ آپ جانتے ہیں مجھے کسی اور کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔

حیام نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا۔

عارض کو لگا تھا کہ وہ اطراف کرے گی مگر وہ تو کچھ اور ہی کہہ گئی تھی۔

عارض گاڑی کو لاک کر کے حیام کی طرف مڑا تھا مگر وہ تیزی اور بے دھیانی سے آگے کی جانب چل رہی تھی۔

حیام۔۔۔!عارض نے حیام کی جانب لپک کر اس کو ایک دم پیچھے کھینچا تھا۔ اگر وہ اس کو نہ کھینچتا تو حیام بائیک کے ساتھ ٹکرا جاتی ۔

عارض کے پیچھے کھینچنے سے حیام اس کے سینے سے ٹکرائی تھی۔

سنبھل کر کھڑے ہوتے اس نے نظریں اٹھا کر عارض کی جانب دیکھا۔

عارض کافی غصے سے اسے گھور رہا تھا۔

حیام آپ دیکھ کر نہیں چل سکتیں۔

چار چار آنکھیں ہیں آپ کے پاس مگر پھر بھی آپ کو نظر نہیں آتا۔

عارض اسے ڈانٹ رہا تھا اور وہ خاموشی سے اس کی ڈانٹ سنتے اس کے ساتھ چل رہی تھی۔

جیسے ہی وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے باہر پہنچے تھے۔عارض نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔

عارض جب اپنی کلاس میں داخل ہوا وہ تھوڑا غصے میں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کیا ہوا ہے تمھیں۔

زین اور عالیان اس کے قریب آتے بولے۔

کچھ نہیں یار۔

ہائے۔۔۔!عارض نے ایک نظر اٹھا کر آہل کو دیکھا۔

بائے۔۔۔اس کو کیا ہوا ہے۔

آہل بھی ان تینوں کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔

معلوم نہیں گھر سے ہی ایسے آیا ہے۔

کیا ہوا ہے عارض۔۔۔؟

کچھ نہیں کسی دن تمھاری بہن میری جان لے لے گی۔

اب کیا ہوا ہے صبح آتے ہی اس سے لڑنا شروع کر دیا تم نے۔

نہیں یار وہ رات بھی ساتھ ہی تھی۔

خاصا خوار ہوا ہوں رات کو۔

عارض نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے سیدھا کیا تھا۔

صرف دو گھنٹے ہی محترمہ نے سونے دیا ہے اور صبح صبح انڈے پراٹھے کا ناشتہ بھی کروادیا۔

وہ تینوں حیرت سے منہ کھولے عارض کو دیکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مطلب تم نے رخصتی بھی کروالی اور ہمیں بلایا بھی نہیں۔

ہیں ہیں۔۔۔!۔

کیا بکواس کر رہے ہو تم۔

میں نے کوئی رخصتی نہیں کروائی۔

پھر۔۔؟ کل ہمارے گھر دعوت تھی تو سب کے اصرار پر وہ وہی رک گئیں تھیں اور رات کو خوار ہونے والی اور دو گھنٹے سونے والی بات۔

کمینوں جیسا تم لوگ سمجھ رہے ہو ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔

رات کو ان کو شاپنگ پر لے کر گیا تھا تو لیٹ ہو گئے اور پھر انہوں نے مجھے فجر کے وقت اٹھا دیا تھا۔

اچھاا۔زین نے اچھا کو تھوڑا لمبا کیا تھا اور پھر خاصا ہیوی ناشتہ بھی کروادیا ہے۔

آج یہ معجزہ کیسے ہو گیا۔۔۔؟

بس یار بیگم کی بات تو ماننی پڑتی ہے۔

عشق نے نکما کر دیا غالب۔۔۔زین کے اس شعر پر سب کا قہقہہ بلند تھا۔

کلاس میں لیکچر کے دوران وہ عارض کی باتوں اور محبت کو سوچتی مسکرا رہی تھی۔

میڈم آج تو آپ کے انداز ہی بدلے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

جی بالکل کوئی اعتراض ہے آپ کو۔۔۔

کس کے ساتھ آئی ہو تم۔۔۔؟

افشی نے اس سے سوال کیا تھا۔

اپنے شوہر کے ساتھ۔

وہ چاروں اس وقت دبی دبی آواز میں باتیں کر رہی تھی۔

حیام افشان نور العین زہرہ۔اپنے نام کی پکار پر وہ چاروں سیدھی ہوئی تھیں۔

یس سر۔۔۔!خاموشی سے لیکچر نوٹ کریں اب آپ چاروں کی آواز ناں آئے۔

سوری سر اب نہیں ہو گا۔۔۔

پروفیسر کی ڈانٹ سن کر ان سب نے اپنے اپنے رجسٹر نکالے تھے۔

حیام نے جیسے ہی کام کرنے کے لیے رجسٹر کھولا وہاں پہلے ہی صفحے پر عارض کی لکھائی میں

Lots of love and Blessings To My beloved Mrs.

Hayam Ahmad Hayat

From your Mr

Aareez Ahmad Wahab.

حیام نے مسکرا کر اس کے نام پر ہاتھ پھیرا اور اسی وقت نور نے اس کے ہاتھ سے رجسٹر کھینچا اور دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے مڑ کر حیام کی جانب دیکھا تھا۔جو سر جھکائے بیٹھی تھی۔

افشی نے نور کو اس طرح حیام کو تکتے پا کر اس کے ہاتھ سے رجسٹر لیا اور اس تحریر کو پڑھا۔

پھر زری نے حیام کا رجسٹر کھینچ کر اس کو واپس کیا اور اپنے رجسٹر سے کچھ صفحات پھاڑے اور حیام کو تھمائے۔

وہ جانتی تھی کہ حیام اس رجسٹر پر کچھ نہیں لکھے گی۔

ان کا سارا دن ہی لیکچرز لیتے پیپرز کی تیاری کرتے مصروفیت کی نظر ہو گیا۔

جب یونیورسٹی سے آف ہوا تو حیام افشاں اور زمل کے ساتھ باتوں میں مصروف بس پر چڑھ رہی تھی جب عارض نے اسے آواز دی حیام کیا آپ اپنے بھائی کو بھول گئی ہیں۔

عارض کی بات پر حیام سے آگے چڑھتی زمل اور افشاں نے مڑ کر پہلے حیام اور پھر عارض کو دیکھا۔

اوہ ہارون۔۔۔! اسے میں کیسے بھول گئی۔

حیام اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے نیچے اتری تھی۔

میں عارض کے ساتھ جاؤں گی کیونکہ ہارون خالہ کی طرف ہے اور پھر اس کے ساتھ گھر جاؤں گی۔

اوکے۔۔۔وہ دونوں سے ہلا کر بس میں چڑھ گئیں۔

عارض چلیں گھر۔۔۔حیام نے اسے پکارا جو فون میں مصروف ہو چکا تھا۔

جی۔۔۔حیام اس کے ساتھ قدم بڑھاتی گاڑی کی جانب بڑھ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں پارکنگ کی جانب بڑھ رہے تھے جب حیام کو کسی نے پیچھے سے پکارا تھا۔

اس نے مڑ کر پکارنے والے کو دیکھا تھا۔

منال۔۔۔!حیام اس کی جانب بڑھی اور گلے لگا کر سلام کیا۔

منال حیام کو کسی لڑکے کے ساتھ دیکھ کر چونکی تھی کیونکہ اس نے ہمیشہ حیام کے ساتھ زہرہ افشاں اور نور کو ہی دیکھا تھا اور اب اسے ایک لڑکے کے ساتھ دیکھ کر چونکنا تو بنتا تھا۔

منال عارض کو عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

حیام نے منال کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

He is my cousin Minal

آج ان کے گھر جانا تھا تو اسی لیے ان کے ساتھ جاؤں گی۔

اس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی اپنی باتوں میں مصروف ہو گئی تقریباً پانچ منٹ میں حیام وہاں سے فارغ ہو کر عارض کے پاس گئی۔

وہ کسی سے باتوں میں مصروف تھا۔

جب وہ اس کے قریب گئی تو معلوم ہوا وہ شخص زین تھا۔

زین سامنے سے آتے حیام کو دیکھ چکا تھا۔

عارض مجھے پلیز گھر چھوڑ دو۔۔۔زین اس کی منتوں پر اتر آیا تھا مگر وہ نہیں مان رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین کہہ رہاہوں ناں خود گھر چلے جاؤتوایک بار بات کیوں نہیں سن لیتے۔

کیوں تمھیں کیاتکلیف ہے۔۔۔

تم کیوں نہیں چھوڑ سکتے تم نے کون سا بھابھی کے ساتھ ڈیٹ پر جانا ہے۔

میں نے اس کے ساتھ ڈیٹ پر جانا ہو یا گھر بس تجھے نہیں لے کر جاؤں گا۔

بھابھی کو چھوڑ کر تم نے کہیں اور جانا ہے۔

ہاں جانا ہے۔۔۔

اس چوہیا آرٹیفیشل تھوبڑے کے ساتھ۔

ہاں اسی کے ساتھ جانا ہے۔

تمھیں بھابھی سے ڈر نہیں لگتا اگر ان کو معلوم ہو گیا۔

نہیں۔۔۔

یہ میرا فیصلہ ہے میں تمھیں ڈروپ نہیں کروں گا۔

چاہیے تو جو مرضی سوچو اپنی طرف سے۔

عارض چلیں میں فری ہوں۔

جی حیام آپ بیٹھیں میں آتا ہوں۔

عارض نے حیام کو گاڑی کی چابی تھمائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تم بھابھی سے نہیں ڈرتے ناں اب جاؤ وہ ساری باتیں سن چکی ہیں۔

عارض نے گردن گھوما کر گاڑی کی جانب جاتی حیام کو دیکھا تھا۔

اوو میرے بھائی کو ڈر لگ رہا ہے زین اس کی ہلکی بڑھی داڑھی کو پکڑتے بولا تھا۔

اپنی بات کہہ کر زین وہاں سے دوڑ لگا چکا تھا۔

زین کی بات پر وہ پیر پٹکتے گاڑی کی جانب چل دیا جہاں حیام اس کا انتظار کر رہی تھی۔

جب عارض گاڑی میں بیٹھا تو حیام نے ایک نظر اس پر ڈالی اور پھر سے فون پر بات کرنے میں مصروف ہو گئی۔

ان کی گاڑی جب وحید پیلس کے باہر رکی تو عارض نے اپنا رخ حیام کی جانب موڑا تھا۔

حیام آپ زین کی باتوں پر دھیان مت دیناوہ کچھ بھی فضول بولتا رہتا ہے۔

عارض جب کسی کی ذات پر کامل اعتبار کیا جاتا ہے تو کوئی کچھ بھی کہتا رہے اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہتے ہی حیام گاڑی سے باہر نکل گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حیام کے یہ الفاظ اس کے لیے سکون کا باعث بنے تھے۔

وہ کب سے سوچ رہا تھا کہ پتا نہیں حیام ان کی باتوں پر کیا سوچ رہی ہو گی۔

عارض گاڑی لاک کرتا حیام کے پیچھے اندر آیا تھا۔

عارض کے قدموں کی آہٹ محسوس کر کے حیام مڑی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض آپ فکر نہ کریں میری دوست آپ کے دوست کو سیدھا کر دے گی۔

کیا مطلب حیام۔

کیا آپ افشاں اور عالیان۔۔۔!۔

نہیں میں زین اور زری کی بات کر رہی ہوں۔

عارض نے چونک کر حیام کی جانب دیکھا۔

Ooo...! Come on Aareez.

میں کوئی دودھ پیتی بچی نہیں ہو جو زین کے زری کو دیکھنے کے انداز کو نہ سمجھ سکتی ہوں۔

زین کی آنکھوں میں زری کے لیے محبت میں نے اس دن دیکھی تھی جب زری نے سب کو اپنے رشتے کے بارے میں بتایا تھا۔

ویسی ہی چمک میں نے زری کی آنکھوں میں بھی دیکھی تھی۔

جب اس نے رشتہ ختم ہونے کے بارے میں بتایا تھا۔

پھر ہمیں اس بارے میں ان کی مدد کرنی چاہیے۔

بالکل بھی نہیں عارض یہ ان کی محبت ہے یا وقتی کشش اس بات کا فیصلہ ان دونوں کو خود کرنے دیں۔

اگر یہ ان کی محبت ہے تو ان کو خود ان مراحل سے گزرنے دیں جب ان کو اس بارے میں احساس ہو کہ یہ ان کی ایک دوسرے کے لیے محبت ہے کہتے ہی حیام سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے ساتھ عارض کو نہ پا کر حیام نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا جو ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

کیا ہوا۔۔۔!ناولز کم پڑھا کریں حیام۔

کیوں۔۔۔؟ عارض اب حیام کے برابر آ چکا تھا۔

بہت کتابی باتیں کرنا شروع ہو گئیں ہیں آپ۔

حیام نے اپنی آنکھیں گھمائی تھیں۔

پندرہ منٹ بعد حیام فریش ہو کر کچن میں آئی تھی جب میرال برتن سمیٹ رہی تھی۔

بیٹھو حیام میں کھانا نکال کر دیتی ہوں کہتے ہی نے وہ ایک ڈش میں چاول نکالنے لگ گئی تھی۔

ارے بھابھی آپ رہنے دیں میں کر لیتی ہوں۔

آپ ادھر آرام سے بیٹھو میں آپ کو کھانا دیتی ہوں دیورانی صاحبہ۔۔۔

ورنہ عارض بھائی کہیں گے میری بیگم ابھی اس گھر میں آئی نہیں ہے بھابھی نے اس سے پہلے کام کروانا شروع کر دیا ہے۔

کچھ بھی نہیں کہیں گے وہ۔۔۔

آپ ادھر بیٹھیں۔۔۔ حیام نے میرال کو تھام کر وہاں پڑی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھایا تھا۔

کھانا گرم کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے باتیں کرنے لگی۔

ویسے بھابھی آج کا کھانا کس کی پسند کا بنا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں کیا ہوا۔۔؟

کچھ بچوں نے فرمائش کی تھی اور کچھ ہارون نے چچی کو بتایا تھا کہ آپ کو مکس وتیج والے کھانے بہت پسند ہیں۔

جی بھابھی ان میں تو میری جان ہے۔

حیام سب کی فیورٹ ڈش بریانی ہوتی ہے مگر آپ میں نے پہلی دیکھی ہیں جن کو مکس وتیج بہت پسند ہے۔

بس بھابھی سب کی اپنی اپنی پسند ہوتی ہے۔

ویسے بھابھی ایک بات پوچھوں اگر آپ کو برا نہ لگے۔

جی جی پوچھو مجھے کیوں برا لگے گا۔

بھابھی کیا آپ اپنا سر نیم بدلوائیں گی۔۔؟ مطلب کچھ لڑکیاں ہوتی ہے نہ شادی کہ بعد اپنا سر نیم چینج نہیں کرتی تو آپ اپنا نام میرال فاطمہ ہی رہنے دیں گی یا میرال وقاص کروالیں گی۔

حیام شادی کے بعد ایک لڑکی اپنے شوہر کے نام سے ہی جانی جاتی اور میں بھی یہی چاہوں گی کہ میں بھی اپنے شوہر کے نام سے ہی پہچانی جاؤں۔

میرا چھوڑیں آپ بتائیں آپ کا کیا ارادہ ہے۔

بھابھی میرا بس ہوتا تو اپنے شناختی کارڈ پر پہلے ہی حیام احمد حیات کی جگہ حیام احمد عارض لکھوالیتی۔

اہوو کیا بات ہے۔۔۔!۔

ویسے عارض بھائی بہت لکی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کیسے--؟حیام کھانا ٹیبل پر سیٹ کرتے بولی تھی۔

وہ ایسے کی ان کو آپ جیسی پیاری سی لڑکی ملی ہے۔

باہر کھڑے عارض نے ان کی سب باتیں سنیں تھیں۔

حیام کی باتوں پر اس کے لب مسکرائے تھے۔

اچھا بھابھی میں عارض کو بولا کر لاتی ہوں۔

بھابھی مجھے کھانا دے دیں---عارض فوراً کچن میں آتا بولا تھا۔

عارض کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

عارض آپ بیٹھیں میں نے کھانا لگا دیا ہے۔

حیام کو چولہے کے پاس کھڑا دیکھ عارض چلتا ہوا حیام کے پاس آیا اور کہنے لگا وہو--!۔

بیگم صاحبہ نے ابھی سے کام کرنا شروع کر دیے ہیں۔

عارض نے اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی ٹکائی تھی۔

عارض کیا کر رہے ہیں پیچھے ہوں۔

آپ دونوں کھانا کھائیں میں چلتی ہوں۔

عارض بھابھی کا ہی خیال کر لیتے آپ بھی ناں---میرال کے باہر جاتے ہی حیام بولی تھی۔

اصولاً تو بھابھی کو تب ہی چلے جانا چاہیے تھا جب میں کچن میں آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض بیٹھیں اب کھانا کھائیں۔

عارض کے ساتھ حیام بھی کرسی کھینچ کر بیٹھی تھی۔

بیٹھتے ہی عارض نے ڈش کا ڈھکن اٹھا کر دیکھا تھا۔

یہ کیا ہے۔۔۔؟

میری ڈکشنری میں تو اسے کھانا کہتے ہیں آپ کی ڈکشنری میں معلوم نہیں یہ کیا ہے۔

حیام مجھے یہ کھانا نہیں پسند۔

آپ کو نہیں پسند تو پھر کیا۔۔؟

پھر یہ کہ میں یہ نہیں کھاؤں گا۔

آپ یہی کھائیں گے اور میں دیکھتی ہوں آپ کو کیا ہوتا ہے۔

حیام بھی دھونس جما کر بولی تھی۔

حیام۔۔۔!۔

کھائیں اسے۔۔۔ حیام نے اس کی پلیٹ میں کھانا نکالا تھا جسے وہ ناک منہ بنا کر کھا رہا تھا۔

دونوں نے بہت خاموشی سے کھانا کھایا تھا۔

حیام آپ ہارون کو بلا لائیں میں گاڑی نکال رہا ہوں آپ دونوں کو گھر چھوڑ آتا ہوں۔

جی میں بلاتی ہوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کہتے ہی حیام برتن سمیٹ کر ایک جانب رکھتی اوپر کی جانب بڑھ گئی۔

افشی ابھی گھر آکر فریش ہوئی تھی۔

وہ فون کھولے تصاویریں دیکھنے میں مصروف تھی۔

جب اس کے سامنے زمل کی سالگرہ والی تصویریں آئی۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے عالیان کی چیٹ اوپن کی۔

ان دونوں میں کافی حد تک بات چیت نارمل ہو چکی تھی۔

ہمیشہ عالیان ہی اس کو میسج کیا کرتا تھا۔

آج افشی نے پہلی بار اسے خود میسج کیا تھا۔

اسلام علیکم کیسے ہے آپ---؟

واعلیکم السلام میں بالکل ٹھیک---

زہے نصیب آج آپ نے مجھے کیسے یاد کیا---؟

کچھ خاص نہیں بس ایسے ہی فارغ تھی تو سوچا آپ سے بات کرلو۔

ارے یہ تو ہماری خوش نصیبی ہے پھر۔

فوراًعالیان کا میسج موصول ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر وہ عالیان سے باتیں کرتی رہی۔

عالیان آپ سے ایک بات پوچھوں۔

جی جی آپ دو پوچھیں۔۔۔اس نے جواب لکھ کر بھیجا تھا۔

آپ مجھے پہلے سے جانتے تھے ناں۔۔؟

جی۔۔۔بہت پہلے سے۔۔۔

کیسے۔۔۔؟

مجھے نہیں یاد کہ میں آپ سے پہلے کبھی ملی ہوں اور پھر آپ میرے گھر کے بارے میں بھی جانتے ہیں۔

آپ کو کیسے معلوم کہ کسی کے بغیر رہنے کا دکھ میں نے محسوس کیا ہے۔

افشاں یہ بات سچ ہے کہ میں آپ کو بہت پہلے سے جانتا ہوں آپ بھی مجھے جانتیں ہیں مگر آپ کو یاد نہیں ہے۔

آپ مجھے یاد دلوادیں۔۔۔

اس نے لکھ کر عالیان بھیجا تھا۔

افشاں ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے اور وقت آنے پر آپ سب جان جائیں گی۔

اچھا۔۔!انتظار رہے گا اس دن کا۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں نے براسامنہ بنا کر میسج سینڈ کیا تھا کہتے ہی اس نے عالیان کی چیٹ بند کر دی تھی اور اپنے دراز سے ایرہ کی ایک تصویر نکال کر بیڈ کراون سے ٹیک لگائے اس پر پیار سے ہاتھ پھیرتے دیکھنے لگی۔

چودہ سال پہلے۔

ایرہ اور فرحت چودہری اس کے کمرے میں موجود تھیں جب راشدہ چوہدری ان کے قریب آکر بیٹھیں۔

بیٹا کیا بتایا ڈاکٹر نے۔۔۔؟

ان کے سوال پر ایرہ خاموش رہی جبکہ فرحت چوہدری نے نفی میں سر ہلایا۔

بیٹا کیا بات ہے بتاؤ۔

ایرہ جو بامشکل اپنے آنسو ضبط کرکے بیٹھی تھی ماں کے سینے سے لگ کر رو پڑی۔

امی یہ دنیا اب مجھے جینے نہیں دے گی۔

مجھ سے طرح طرح کے سوال کرے گی مجھے بدکار کہے گی۔

امی میرا کیا قصور تھا۔

ایرہ روتے روتے بول رہی تھی۔

فرحت بیٹا کیا ہوا ہے کیا کہا ہے ڈاکٹر نے۔

Ammi Aira is conceiving.

ک کیا۔۔۔؟راشدہ چوہدری کے پیروں تلے سے زمین کسی نے کھینچ لی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

امی یہ اس کا انجام کردا گناہ ہے۔

اس کی سزا میں کیوں کاٹوں۔۔؟

مجھے نہیں چاہیے یہ بچہ۔۔اس نے روتے ہوئے سر اٹھایا تھا۔

حوصلہ کرو میری بچی راشدہ نے پیار سے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔

امی۔۔۔!مم میں ابورشن کروالوں گی اور اس ابراہیم کے خلاف کیس بھی کروں گی۔

مگر بیٹا وہ تو مر چکا ہے ناں۔

مما وہ مر گیا ہے تو کیا اس کی نسلوں کو اس کی سزا بھگتنی ہو گی۔

وہ ہزیانی انداز میں روتے ہوئے بول رہی تھی۔

بیٹا اگر تم اس کے خلاف کیس کرنا چاہتی ہو تو تمھیں اس بچے کی حفاظت کرنی ہو گی۔

امی میرے وجود میں موجود یہ بچہ مجھے خود سے نفرت میں مبتلا کر رہا ہے۔

مجھے نہیں چاہیے یہ بچہ۔۔۔

مجھے اس کی اگلی پچھلی نسل کو اس کے گناہ کی سزا دینی ہے۔

اس لمحے وہ بھول گئی تھی جس اگلی نسل کو وہ تباہ کرنے کی بات کر رہی ہے وہ اسی کے وجود میں جنم لے رہی تھی۔

اچھا تم نے جو کرنا ہو گا کرنا تمھیں کوئی نہیں روکے گا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی کچھ دیر آرام کرلو۔۔۔انہوں نے ایرہ کو اس کے بستر پر لٹایا تھا۔

راشدہ چوہدری اس کے پاس بیٹھی اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔

کچھ دیر میں ہی وہ گہری نیند سو گئی تھیں۔

ایرہ کے سونے کے بعد راشدہ چوہدری فرحت کے کمرے میں آئی اور ان سے ایرہ کے مطلق پوچھنے لگی۔

شام کو جب ایرہ اٹھ کر باہر آئی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

فرحت چوہدری سب کے لیے کھانا لگا رہی تھی۔

آؤ ایرہ بیٹھو کھانا بس لگ گیا ہے۔

جی بھابھی کہتے ہی ایرہ خاموشی سے آکر بیٹھ گئی تھی۔

کھانا بہت خاموشی سے کھایا جارہا تھا۔

بھائی۔۔۔! اپنے کھانے سے ہاتھ روک کر ایرہ نے ندیم چوہدری کو مخاطب کیا تھا۔

فرحت اس سے پوچھ لو کیا بات ہے۔

اپنے بھائی کی اتنی بے رخی پر اس کی آنکھیں بھر آئیں تھیں۔

بھائی میں وکیل کے پاس جانا چاہتی ہوں آپ میرے ساتھ چلیئے گا۔

جس طرح گھر سے اکیلے بھاگ کر گئی تھی اسی طرح وکیل کے پاس بھی خود ہی جاؤ۔ ندیم چوہدری تلخی سے بولے تھے۔

ایرہ اپنا کھانا چھوڑ کر اٹھی تھی اور خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

ندیم چوہدری نے افسوس سے اپنی بہن کو جاتے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں بیٹا جاؤ پھوپھو کے پاس ان کا کھانا لے جاؤ۔

فرحت نے چھوٹی سی افشاں کو ایرہ کے کھانے کی پلیٹ تھمائی تھی۔

ندیم آپ اس سے آرام سے بھی بات کر سکتے تھے۔

افشاں کے جاتے ہی فرحت چوہدری ندیم چوہدری سے مخاطب ہوئی تھی۔

فرحت وہ میری بہن ہے میں جانتا ہوں اس کا قصور نہیں ہے۔

پھر تم اس کے ساتھ یہ رویہ کیوں رکھتے ہو۔

امی میں نہیں چاہتا وہ کمزور پڑے۔

میں چاہتا ہوں وہ اپنی جنگ ہمارے سہارے کے بغیر لڑے۔

ابھی وہ بول ہی رہے تھے جب ایرہ بڑی سی چادر لیے افشاں کا ہاتھ تھامے باہر کی جانب بڑھی تھی۔

ایرہ کہاں جا رہی ہو۔ بھابھی میں وکیل کے پاس جا رہی ہوں۔

افشاں بھی میرے ساتھ جا رہی ہے۔

مگر کس وکیل کے پاس جا رہی ہو۔۔۔؟

امی سحر نے بتایا تھا اس کے ماموں کے بیٹے وکیل ہیں انہی کے پاس جا رہی ہوں۔

اچھا بیٹا خریت سے جاؤ۔

اللہ حافظ امی کہتے ہی ایرہ باہر نکل گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سحر کے بتائے ہوئے اڈریس پر پہنچ کر وہ دروازہ کھول کر خالد صاحب کے آفس میں داخل ہوئی تھی۔

اسلام علیکم سر۔

واعلیکم السلام تشریف رکھیں۔

خالد صاحب نے شائستگی سے اس کو بیٹھنے کا بولا تھا۔

سر مجھے آپ کی مدد چاہیئے۔

بیٹا میں آپ کی مدد کروگا۔

مگر مجھے پہلے تسلی سے بتائیں ہوا کیا ہے۔۔۔؟

اس سے پہلے ایرہ کچھ کہتی افشاں بولی تھی۔

انکل کسی گندے آنکل نے میری پھوپھو کو مارا ہے۔

پھر تو وہ بہت گندے انکل تھے۔

خالد صاحب اپنی کرسی سے اٹھ کر اس بچی کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھے۔

بیٹا آپ کا نام کیا ہے۔۔۔؟

خالد صاحب نے کرسی پر بیٹھی ٹانگ جھولاتی بچی سے پوچھا تھا۔

افشاں۔۔۔!

اچھا افشاں بیٹا آپ کارٹون دیکھتی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

جی۔خالد صاحب اسے لیے اپنے آفس سے منسلک دروازے سے نکل کر اپنے بچوں کے پاس لاؤنچ میں چھوڑ آئے تھے اور آکر ایرہ سے تفصیلی گفتگو کی تھی۔

سر میں اس کا گناہ نہیں اس دنیا میں لانا چاہتی اپنی بات کے آخر میں اس نے خالد صاحب سے بولا تھا۔

ایرہ دیکھیں یہ سب سے بڑا ثبوت ہے اس کے گناہ کا اگر آپ انصاف چاہتیں ہے تو آپ کو اس بچے کی حفاظت کرنی ہوگی۔

مگر سر---

ایرہ یہ ہمارے کیس کا واحد ثبوت ہے۔

اوکے سر میں اس کی حفاظت کروگی۔

گڈ---!خالد صاحب نے کہتے ہی اس کے سامنے اپنا کارڈ رکھا تھا۔

میں آپ کو انصاف ضرور دلواوں گا۔

انہوں نے ایک عزم سے ایرہ سے کہا تھا۔

تھینک یو سر۔

بیٹا اگر آپ کی طبیعت اجازت دیتی ہے تو میں جلد سے جلد اس کیس کی پیشی رکھوالوں۔

سر آپ کو جیسے مناسب لگے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

سر میری بھتیجی کو بلادیں---

Posted On Kitab Nagri

جی میں ابھی لے کر آتا ہوں۔۔۔

افشاں بیٹا آ جائیں۔۔۔

پھوپھو آپ کا ویٹ کر رہی ہیں۔

جی انکل۔۔۔ کہتے ہی افشاں صوفے سے اٹھ کر ان کی جانب آئی تھی۔

انکل وہ عالیان بھائی بہت گندے ہیں۔

انہوں نے میری پونی کھینچی تھی۔افشاں نے عالیان کی شکایت خالد صاحب سے لگائی تھی۔

بیٹا میں اس کے کان کھینچوں گا۔اب آپ کو تنگ نہیں کرے گا۔

اوکے انکل۔افشی نے مڑ کر عالیان کو منہ بنا کر دیکھا تھا اور پھر بھاگتی ہوئی ایرہ کی گود میں چڑھ گئی۔

میری پیاری بیٹی ایرہ نے اس کا ماتھا چوما تھا۔

گھر چلیں۔۔۔

جی پھوپھو افشاں نے اپنا سر ہلایا تھا۔

ایرہ افشاں کو نیچے اتار کر کھڑی ہوئی تھی اور باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

حال

ایرہ کو یاد کرتے ہوئے افشاں کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے۔

وہ تیزی سے اپنا موبائل تھامتے بیڈ سے نیچے اتری تھی اور اپنی چادر لیتے باہر کی جانب بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تیز تیز قدموں سے قبرستان میں داخل ہوئی تھی اور ایک قبر کے سامنے جا کر رکی تھی۔

ایرہ چوہدری ولد طاہر چوہدری۔

پھوپھو۔۔۔!افشاں گھٹنوں کے بل گری تھی۔

پھوپھو آپ کیوں ہمیں اتنی جلدی چھوڑ کر چلی گئی۔

افشاں رو رہی تھی۔

اس کے قبر کے پاس بیٹھے وہ ارد گرد سے بے خبر رو رہی تھی۔

اسی دوران اس کو کسی کے قدموں کی آواز اپنے قریب آتی سنائی دی تھی۔

پھر ان قدموں نے اسے پیچھے چھوڑ دیا تھا۔

وہ کچھ دور جا کر تھمے تھے شاید وہ بھی اپنے کسی پیارے کو اپنے دل کی داستاں سنانے آئے تھے جیسے اس وقت افشاں ایرہ کے پاس موجود تھی۔

آپ جانتی ہیں اس دن اگر عالیان مجھے ناں بچاتا تو میرے ساتھ بھی شاید وہ سب ہوتا جو آپ کے ساتھ ہوا تھا۔

وہ بہت اچھا ہے پھوپھو۔۔۔وہ کہتا ہے وہ مجھے جانتا ہے۔

پھوپھو میں نے انہیں بہت تکلیف دی ہے اور اب بھی میں صرف ان سے اپنے سوالوں کے جواب حاصل کرنا چاہتی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

پھو پھو وہ ایسا ہے کہ کسی کو بھی اس سے محبت ہو جائے۔

مگر مجھے اس سے محبت نہیں ہے۔

اس نے کئی بار اپنی جان خطرے میں ڈال کر میری جان بچائی ہے۔

میں اس سے محبت کرنا چاہوں بھی تو میں نہیں کر سکتی۔

مجھے محبت سے ڈر لگتا ہے پھو پھو۔

مجھے اب کسی کو بھی کھونے سے ڈر لگتا ہے۔

مجھے آپ سے سب سے زیادہ محبت تھی آپ نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا۔

یہ محبت میرے لیے نہیں بنی پھو پھو۔

مجھے ڈر لگتا ہے اگر مجھے کسی سے محبت ہو گئی تو وہ بھی کہیں مجھ سے آپ کی طرح دور نا ہو جائے۔

ایک بار پھر افشاں کو اپنے قریب آتے قدموں کی آواز سنائی دی تھی۔

اس بار وہ قدم اس کے قریب آکر رکے تھے۔

وہ شخص اس کے ساتھ نیچے بیٹھا تھا۔

جن سے محبت ہوتی ہے ان کی قبروں پر آکر اتنا نہیں روتے ان کو تکلیف ہوتی ہے۔

ان کی روحوں کو تکلیف میں نہیں ڈالنا چاہیے خاص طور پر ایرہ چوہدری کی روح کو جنہوں نے اپنی زندگی میں

بہت تکلیفات برداشت کی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں نے سر اٹھا کر اس وجود کو دیکھا تھا یقیناً اس نے افشی کی سب باتیں سن لی تھی۔

اس وجود نے افشاں کا ہاتھ تھام کر اسے کھڑا کیا تھا اور پھر کچھ فاصلے پر بنی قبر کے سامنے جا کر رکا تھا۔

اس کے سامنے بیٹھ کر پیار سے قبر پر ہاتھ پھیرا تھا۔

اس قبر پر نام دیکھنے کی افشاں کو ضرورت نہیں تھی۔

وہ جب ایرہ کے پاس آتی تھی ہمیشہ اس قبر پر بھی آتی تھی۔

بیوروکریٹ محمد خالد اختر ولید محمد اختر۔

افشاں میرا پورا نام محمد عالیان خالد ہے۔

عالیان گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔

افشاں عالیان کے ساتھ نیچے بیٹھی تھی۔

آپ جانتی ہیں افشاں ایرہ پھوپھو کے قتل کے بعد بابا چاہتے تھے انہیں انصاف ملے اور اس انصاف کے لیے

انہوں نے اپنی جان دے دی۔

یہ بات سچ ہے جن سے ہمیں سب سے زیادہ محبت ہوتی ہے وہ ہمیں جلدی چھوڑ جاتے ہیں۔

عالیان افشاں کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

چودہ سال پہلے

Posted On Kitab Nagri

خالد صاحب نے ایرہ کو کچھ ٹیسٹ کروانے کا بولا تھا جن سے صاف ظاہر تھا ایرہ کے ساتھ جو بھی کچھ ہوا ہے اس کا ذمہ دار ابراہیم ہے۔

وہ کئی ماہ سے اس کیس پر کام کر رہے تھے۔

اس کیس کی اب صرف ایک پیشی رہتی تھی جس میں فیصلہ ہو جانا تھا۔

اس سارے واقعے کے بعد ارشد لغاری کو اپنی سیاست اپنے ہاتھ سے جاتی نظر آ رہی تھی۔

پیشی میں بس ایک ہفتہ باقی تھا۔

ہمیشہ کی طرح ایرہ نے اپنے بھرے بھرے وجود کو چادر سے لپیٹا اور خالد صاحب کے پاس جانے کے لیے نکلی تھی۔

آج پہلی بار وہ افشاں کے ضد کرنے کے باوجود اسے اپنے ساتھ نہیں لے کر گئی تھی۔

خالد بھائی میں اندر آ جاؤں۔

ارے ایرہ آؤ۔

اس کیس کے دوران خالد صاحب نے ایرہ کو اپنی منہ بولی بہن بنایا تھا۔

اسی لیے اب وہ ان کو خالد بھائی ہی کہتی تھی۔

بھائی میں بہت خوش ہوں آخر کار مجھے انصاف مل جائے گا۔

اگر آپ ناں ہوتے تو شاید مجھے کبھی انصاف ناں ملتا۔

Posted On Kitab Nagri

ایرہ پھوپھو عالیان بھاگتا ہوا ان کے قریب آیا تھا۔

بیٹا جاؤ پھوپھو کے لیے جوس لے کر آؤ۔

جی بابا۔عالیان بھاگتا ہوا کچن میں گیا تھا۔

مما مما ایرہ پھوپھو آئی ہیں ان کے لیے جوس دیں۔

عالیان نے فاطمہ صاحبہ کا دوپٹا ہلا کر ان کو آگاہ کیا تھا۔

عالیان کے بتاتے ہی وہ جوس کا گلاس تھامتی لاؤنج میں آئی تھیں۔

ایرہ یہ لو۔۔۔

انہوں نے محبت سے گلاس اس کے آگے کیا تھا۔

شکریہ بھابھی۔

آج افشاں نہیں آئی۔۔۔؟

بھابھی وہ بہت ضد کر رہی تھی آنے کی مگر میں اسے نہیں لے کر آئی۔

پھوپھو آپ بے بی کا کیا نام رکھے گی۔

آپ کو کون سا نام پسند ہے آپ بتا دیں آپ کی پھوپھو وہی نام رکھیں گی۔

پھوپھو آپ بابا سے پوچھ لیں ناں میر ایشل اور انزلہ کے نام انہوں نے ہی رکھے تھے۔

ارے بھئی جو بھی نام ہو گا بے بی کا وہ آپ کی پھوپھو خود رکھیں گی۔

Posted On Kitab Nagri

ایرہ کی شکل میں ان تینوں کو پھوپھو کا پیار ملا تھا۔

بھائی اب میں چلتی ہوں افشاں نے گھر میں بھابھی کو بہت تنگ کیا ہو گا۔

نہیں ایراہ کھانا کھا کر جانا فاطمہ صاحبہ نے کچن سے آواز دی تھی۔

نہیں بھابھی اگلی بار ضرور۔۔۔ کہتی ہی اپنا بیگ تھامتے خالد صاحب سے پیار لیتی ایرہ باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

ایرہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اپنے گھر والی گلی میں داخل ہوئی تھی جب کچھ نقاب پوش اس کے سامنے آئے تھے۔

ان میں سے ایک نے ایرہ کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے پیٹ کا نشانہ لے کر گولی چلائی تھی۔

گولی لگتے ہی اس کی درد بھری چیخیں بلند ہوئی تھی۔

ایرہ کے اندر جنم لیتا ننھا وجود ختم ہو گیا تھا۔

ایرہ۔۔۔! کسی نے بہت دور سے اسے آواز دی تھی۔

اسی دوران دوسری گولی چلی تھی اور سب کچھ ساکت ہو گیا تھا۔

ایرہ کا سفید چادر میں لپیٹا خون آلود وجود ایک جانب ڈھلک گیا تھا۔

ایرہ۔۔۔!

ایرہ اٹھو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ندیم صاحب بھاگتے ہوئے اس کے قریب آئے تھے۔

مگر اس کا وجود بے جان تھا۔

انہوں نے فوراً ایمبولینس کو فون کیا تھا مگر اب سب کچھ بے کار تھا۔

ایرہ کے چہرے پر ایک سکون تھا۔

اس کی سب تکلیفات ختم ہو چکی تھیں۔

چوہدری ہاؤس میں ایرہ کے وجود کو ایک اور سفید چادر سے ڈھک کر لایا گیا تھا۔

اس کی میت کو لاؤنج میں رکھا گیا تھا۔

میت کے پیچھے ندیم چوہدری بھی لاؤنج میں داخل ہوئے تھے۔

ان کے سارے کپڑے ایرہ کے خون سے رنگے تھے۔

سب گھر والے کسی کی میت دیکھ کر رکے تھے۔

ندیم یہ کون ہے۔۔۔؟ راشدہ چوہدری لاؤنج میں آتی حیرانی سے بولی تھی۔

ان کے پیچھے احتشم کو اٹھائے فرحت چوہدری بھی آئی تھی۔

ندیم چوہدری کوئی جواب دیتے اس سے پہلے ان کا فون رنگ ہوا تھا۔

ہیلو ندیم کیسے ہو۔۔۔؟ دوسری طرف خالد صاحب موجود تھے۔

ندیم ایرہ گھر پہنچ گئی ہے۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

میں کب سے اسے کال کر رہا ہوں وہ میری کال نہیں اٹھا رہی۔

جی خالد بھائی وہ پہنچ گئی ہے۔

ندیم چوہدری نے سفید چادر میں لپٹے وجود کی جانب دیکھا تھا۔

میں خود اسے کفن میں لپٹا گھر لے کر آیا ہوں۔

ندیم چوہدری کی بات پر راشدہ اور فرحت ساکت ہوئی تھی جبکہ خالد صاحب کا بھی ان سے مختلف حال نہیں تھا۔

میں ابھی آتا ہوں۔۔۔!

جی۔۔۔ندیم چوہدری نے یک لفظی جواب دے کر فون بند کر دیا تھا۔

چوہدری ہاؤس میں قیامت برپا تھی۔

مگر ایک وجود پر سکون تھا۔

ایرہ چوہدری کا۔

اس کے ارد گرد کہرام مچا تھا مگر وہ پر سکون گہری نیند سو رہی تھی۔

جو پچھلے کئی ماہ سے اسے نصیب نہیں ہوئی تھی۔

عیشاء کے بعد اسے سپرد خاک کیا گیا تھا۔

اس کی قبر پر بیٹھ کر ندیم چوہدری بچوں کی طرح روئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے ہمیشہ اپنی بہن کے لاڈ اٹھائے تھے۔

اسے بچپن میں اپنے کندھے پر بیٹھا کر گھر میں گھومتے تھے۔

آج ندیم چوہدری نے اسے انہیں کندھوں پر اٹھا کر اسے سپردِ خاک کیا تھا۔

ندیم صاحب حوصلہ رکھیں۔

خالد اختر نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

ایراہ کی موت کی وجہ وہ جانتے تھے۔

اس کو ارشد لغاری نے قتل کرایا تھا۔

خالد صاحب نے اب ارشد کے خلاف ایرہ کو قتل کرنے کا کیس درج کیا تھا۔

جیسے ہی اس کو اس بارے میں علم ہوا اس نے خالد صاحب کے گھر میں داخل ہو کر ان کو ان کی بیوی اور بچوں کے سامنے قتل کیا تھا۔

اس دن کے بعد سے اس خاندان پر مشکلات نے اپنا بسیرا کیا تھا۔

حال

جانتی ہیں افشاں اس دن بابا کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کیا گیا تھا۔

انہوں نے بابا کو بہت کہا تھا کہ وہ ایرہ پھوپھو کا قتل کیس چھوڑ دیں مگر وہ نہیں مانے تھے۔

انہوں نے اپنی جان سے آگے اپنا وعدہ رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مرتے دم تک انہوں نے پھوپھو سے کیا وعدہ پورا کیا تھا۔

آپ نے مجھ سے پوچھا تھا ناں کہ میں ہمیشہ آپ کے لیے اپنی جان خطرے میں کیوں ڈالتا ہوں۔

میں بس پھوپھو سے کیا گیا اپنا وعدہ نبھاتا ہوں۔۔۔

آپ جب بھی ان کے ساتھ ہمارے گھر آتی تھی پھوپھو ہمیشہ مجھ سے وعدہ لیتی تھی کہ میں آپ کا خیال رکھوں گا۔

آخری بار بھی جب وہ آئی تھیں میں نے ان سے وعدہ کیا تھا میں ہمیشہ آپ کا خیال رکھوں گا۔

افشی کے تھمے آنسو ایک بار پھر بہے تھے۔

عالیان مجھے معاف کر دیں۔

افشاں اپنے کیے پر شرمندہ تھی۔

مجھے آپ سے اتنا بڑا جھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھا۔

افشاں میں اس دن کا انتظار کروں گا جب آپ مجھ سے خود اس بات کا اقرار کریں گی۔

عالیان نے اس کے آنسو صاف کرنے چاہے تھے مگر افشاں اٹھ گئی تھی۔

اس نے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔

عالیان خاموشی سے افشاں کو جاتا دیکھ رہا تھا۔

اس واقعے کو دو دن گزر چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں دو دن یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔

سب نے اسے بہت بار کہا تھا یونیورسٹی آجائے مگر وہ بضد تھی کہ وہ یونیورسٹی نہیں آئے گی اور وہ نہیں آئی تھی۔

افشاں اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب اس کا فون رنگ ہوا اس نے نام دیکھے بغیر کال اٹھائی تھی۔

تم لوگوں کو کتنی بار کہا ہے میں نے ابھی نہیں آنا جب میرا دل ہو گا میں آجاؤں گی اب تم میں سے کسی نے بھی مجھے فون کیا تو تم تینوں کو بلاک کر دوں افشاں غصے سے پھٹ پڑی تھی۔

کیسی ہیں آپ۔۔۔؟ افشاں نے فون کان سے پیچھے کر کے کال کرنے والے کا نام دیکھا تھا۔

میں ٹھیک ہوں اس کا لہجہ ٹھنڈا پڑا تھا۔

آپ یونیورسٹی کیوں نہیں آرہیں۔۔۔؟

عالیان میری طبیعت نہیں ٹھیک۔

آپ کی طبیعت بالکل ٹھیک ہے بس آپ میرا سامنا نہیں کرنا چاہتیں۔

ن ن نہیں ایسی بات نہیں ہے۔

پھر آپ کے لہجے میں ہکلاہٹ کیوں ہے۔۔۔؟ اس سوال پر افشاں خاموش رہی تھی۔

آپ کل سے یونیورسٹی آئیں گی اگر آپ میرا سامنا نہیں کرنا چاہتی تو میں آپ کے سامنے نہیں آؤں گا۔

عالیان ایسی بات نہیں ہے۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

میں بس شرمندہ ہوں۔۔۔

افشاں آپ نے میرے سامنے سچ کو تسلیم کیا ہے اس میں شرمندہ ہونے والی کوئی بات نہیں ہے۔

یہ بات صرف ہم دونوں کے درمیان ہی رہے گی آپ بے فکر رہیں اس بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہو گا۔

اس وقت افشاں کے دل نے عالیان کی اچھائی کی گواہی دی تھی۔

آپ کو مجھ سے محبت نہیں ہے کوئی بات نہیں ہم کسی کے دل میں اپنی محبت نہیں ڈال سکتے ہاں مگر میں اس دن کا انتظار ضرور کروں گا جس دن آپ کا دل اس بات کی گواہی دے گا کہ عالیان خالد آپ کی دھڑکنوں میں بس چکا ہے۔

میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں اس دن سے پہلے اس بارے میں آپ سے کوئی بات نہیں کروں گا۔عالیان کی بات افشاں کا دل دھڑکا تھا۔

کیا یہ دھڑکن اس کے نام کی تھی اس بات کا فیصلہ افشاں نہیں کر پائی تھی۔

اللہ حافظ۔۔۔!افشاں نے کہتے ہی فون بند کر دیا تھا۔

افشی کے فون بند کرتے ہی عالیان نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔

حیام صبح سے عارض کو کالز کر رہی تھی مگر وہ اس کا فون نہیں اٹھا رہا تھا آج وہ یونیورسٹی بھی نہیں آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آج حیام یونیورسٹی اپنی گاڑی پر آئی تھی اس لیے اس نے گھر جانے سے پہلے وہاب اینڈ سنز جانے کا ارادہ کیا تاکہ وہ عارض کی کلاس لے سکے۔

حیام کافی غصے سے یونیورسٹی سے نکلی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ وہاب اینڈ سنز کے سامنے موجود تھی۔

حیام آفس کا دروازاد ھکیل کر اندر داخل ہوئی تھی۔

وہ ریسیپشن پر جا کر رکی تھی۔

ایکسکیوز می۔۔۔!

اس نے وہاں موجود لڑکی کو مخاطب کیا تھا۔

یس۔۔۔؟اس لڑکی نے سر اٹھا کر حیام کو دیکھا تھا۔

مسٹر عارض آفس میں ہیں۔۔۔؟

جی۔۔۔

اوکے کہتے ہی حیام نے اندر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

آپ کے پاس کوئی اپوائنٹمنٹ ہے۔

حیام رک کر مڑی تھی۔

نہیں۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

پھر آپ اندر نہیں جاسکتی۔

اس لڑکی نے حیام کو روکا تھا۔

مجھے اندار جانے کے لیے کسی کی اجازت اور اپوائنٹمنٹ کی ضرورت نہیں ہے۔

حیام پہلے ہی غصے میں تھی اوپر سے یہ لڑکی اسے مزید غصہ دلارہی تھی۔

حیام وہاں سے جانے لگی تھی جب اس لڑکی نے بازو سے تھام کر اسے روکا تھا۔

تم جیسے چھوٹے لوگ پتا نہیں خود کو کیا سمجھتے ہیں۔

منہ اٹھا کر جہاں مرضی چلے جاتے ہیں۔

اپنی اوقات تک کا ان کو معلوم نہیں ہوتا۔

ایکسکیوزمی۔۔۔!حیام نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو اس سے چھڑایا تھا۔

ایک نظر اس آفس میں دیکھو یہاں کیسے لوگ کام کرتے ہیں تم جیسی کو یہاں ایک کام کرنے والی سے زیادہ نوکری نہیں ملے گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپنی زبان کو سنبھال کر بات کرو تم اوقات کی بات کرتی ہو تمھاری اس گھٹیا سوچ سے بڑھ کر یہاں مقام ہے میرا۔

کم سے کم تم سے پانچ سے چھ سال بڑی ہو میں اس لیے مجھ سے تمیز سے بات کرو۔

اس لڑکی نے حیام کی آنکھوں میں دیکھتے اس کی بازو میں اپنے ناخن گاڑھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لڑکی حیام کو سترہ اٹھارہ سال کی ایک چھوٹی سی لڑکی سمجھ رہی تھی۔

میں یہاں کھڑے کھڑے تمھیں تمھاری اس بدتمیزی پر نوکری سے نکال سکتی ہوں۔

اوہ اچھا نکال کر دکھاؤ۔

You bloody bastard.

اپنے سر کو بلاؤ میں ان کے سامنے تم سے بات کروں گی۔

ہمارے سر تم جیسے بدلحاظ اور چھوٹے لوگوں کے منہ نہیں لگتے کہتے ساتھ ہی اس لڑکی نے حیام کو باہر کی جانب دھکا دیا تھا۔

حیام نے بامشکل اپنا توازن برقرار کیا تھا۔

What the hell is this Khadija...?

عارض کی آواز پر حیام اس کے قریب آئی تھی۔

حیام، خدیجہ اور عارض کے درمیان کھڑی ہوئی تھی۔

عارض آپ نے اپنے آفس میں کس طرح کے لوگ رکھے ہوئے ہیں۔

And You Miss Khadija. You are fired.

کل سے آپ مجھے اس آفس میں نظر نا آئیں۔

سر۔۔۔! خدیجہ نے عارض کو مخاطب کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

خدیجہ اپناٹرمینیشن لیٹر لے جائے گا۔

خدیجہ کی آنکھوں میں حیرت تھی۔

سر میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔

یہ لڑکی میرے ساتھ بدتمیزی کر رہی تھی۔

خدیجہ ابان اپنی زبان سنبھال کر بات کریں اور تمیز سے ان کو میم کہیں عارض دھاڑا تھا۔

جب آپ کو معلوم ناں ہو کہ آپ کس کے بارے میں بات کر رہیں ہیں تو آپ کو فضول نہیں بولنا چاہیے۔

مگر سر میری کوئی غلطی نہیں ہے انہوں نے مجھ سے بدتمیزی۔۔۔

شٹ اپ خدیجہ۔۔۔!

آپ جن کے بارے میں بات کر رہی ہیں وہ اونر ہیں اس کمپنی کی اور مسز عارض کسی سے بھی بدتمیزی سے بات نہیں کر تیں۔

اب آپ اپنے گھر جاسکتیں ہیں آپ کی یہاں کوئی جگہ نہیں ہے کہتے ہی عارض سب کو حیرت میں چھوڑ کر حیام کا ہاتھ تھامے اپنے آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔

اپنے آفس میں آکر اس نے حیام کا ہاتھ چھوڑا تھا۔

زندگی آپ کیوں آگئیں مجھے کال کر لیتیں۔

کیا ایک دن آپ سے میرے بغیر نہیں رہا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کی بات پر حیام نے اسے غصے سے گھورا تھا۔

زرا اپنا فون دیکھیں صبح سے دس ہزار کالز کر چکی ہوں آپ کو عارض نے فوراً اپنا فون نکال کر دیکھا تھا۔

آئی ایم سوری زندگی عارض نے اس کا چہرہ تھاما تھا۔

اپنے کان پکڑیں۔۔۔!

ٹیبل پر بیٹھ کر حیام نے آڈر جاری کیا تھا۔

کیا۔۔۔؟

میں نے بولا عارض احمد وہاب اپنے کان پکڑیں حیام کے کہتے ہی عارض نے اپنے دونوں کان پکڑے تھے۔

گلاس وال کے دوسری جانب سب لوگ یہ منظر حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

ان کا باس جس سے وہ سب ڈرتے تھے اس کو ایک چھوٹی سی لڑکی قابو کیے ہوئے تھی۔

اب اٹھک بیٹھک کریں۔

زندگی۔۔!عارض کو ایک اور صدمہ لگا تھا۔

میں نے آپ کو بیس کالز کی ہے اس لیے بیس بار ہی کریں۔

کان پکڑے عارض کی نظر باہر گئی تھی جہاں سب لوگ اسی کو دیکھ رہے تھے۔

عارض نے دانت کچکچا کر دیواروں پر پردے گرا دیے تھے۔

اب آفس کے اندر کا منظر چھپ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی تو مسز آپ کیا کہہ رہیں تھی۔

عارض حیام کے سامنے آتا بولا تھا یہی کہ آپ اٹھک بیٹھک کریں اور وہ بھی کان پکڑ کر۔

عارض چلتا چلتا حیام کے پاس آیا تھا۔

اور اگر نا کروں تو۔۔؟

تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی۔

عارض نے ٹیبل پر چڑھ کر بیٹھی حیام کی دونوں جانب اپنے ہاتھ رکھے تھے۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب تھے۔

عارض کیا کر رہے ہیں پیچھے ہوں۔۔۔

کوئی آجائے گا۔۔۔

میرے آفس میں میری اجازت کے بغیر کوئی داخل نہیں ہوتا کہتے ہی عارض نے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔

عارض پیچھے ہوں حیام نے اسے خود سے دور کیا اور اٹھ کر جانے لگی۔

آپ مجھ سے ناراض ہیں تو میں آپ کو منا رہا ہوں۔

میں آپ سے کب ناراض ہوئی۔

ابھی جب آپ نے کہا تھا اگر میں اٹھک بیٹھک نہیں کروں گا تو آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں گی۔

Posted On Kitab Nagri

تو میں اٹھک بیٹھک نہیں کر رہا تو آپ مجھ سے ناراض ہیں ناں۔

اگر کوئی ناراض ہو جائے تو اسے ایسے مناتے ہیں۔حیام نے آنکھیں گھومائیں تھیں۔

نہیں بس اگر بیوی ناراض ہو تو اسے ایسے مناتے ہیں۔

بہت ہی بے شرم ہیں آپ۔

حیام نے عارض سے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔

جی وہ تو مجھے معلوم ہے کہتے ہی عارض نے حیام کے کندھے سے ڈھلکا دوپٹہ درست کیا تھا۔

ابھی وہ مزید کچھ کہتا ایک دم دروازہ کھولا تھا اور اس کی پرسنل سیکرٹری اندر داخل ہوئی تھی جو اپنے ہی دھیان میں بولتی آرہی تھی۔

عارض نے حیام کا بازو چھوڑا تھا۔

عارض کی جانب سے کوئی جواب ناں پا کر اس کی چلتی زبان کو بریک لگی تھی اس نے سر اٹھا کر عارض کی جانب دیکھا تھا جو غصے سے اسے گھور رہا تھا۔

ابھی کوئی کہہ رہا تھا اس کے آفس میں کوئی بغیر اجازت داخل نہیں ہوتا۔۔۔

حیام نے اس کی جانب دیکھ کر نارمل انداز میں بولا تھا۔

سحر آپ کو کتنی بار بتایا ہے یہ آپ کا گھر نہیں ہے جہاں آپ منہ اٹھا کر اندر آجاتیں ہیں۔

سوری سر۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

یہ کون ہیں۔۔۔؟

اچھا آپ نیو امپلائے ہیں۔۔۔

ہائے میرا نام سحر ہے۔ سحر نے حیام کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔

نائیس ٹو میٹ یو۔

میرا نام حیام ہے۔

سحر آپ مجھے آفس نہیں دیکھائیں گی۔

شیور میں آپ کو ابھی آفس دیکھاتی ہوں۔

سحر نے اپنے ہاتھ میں تھامی فائلز عارض کی ٹیبل پر رکھی تھیں۔

سر یہ فائیلز ایک بار دیکھ لیجیے گا۔

عارض نے سحر کی بات پر اسے گھورا تھا۔

سحر میں آپ کی کمپنی میں نیو ایمپلائی نہیں ہوں۔

پھر۔۔۔؟

میں مسز عارض احمد وہاب ہوں۔

آپ مزاق کر رہی ہیں ہیں ناں کہاں سر تیئیس چوبیس سال کے اور کہاں آپ سترہ اٹھارہ سال کی۔

سحر نے دانتوں تلے اپنی زبان دبائی تھی اپنی بے اختیاری میں وہ کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے بے اختیار مڑ کر عارض کی جانب دیکھا تھا جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو کیا میں واقعی اتنی چھوٹی لگتی ہوں۔

عارض نے کندھے اچکا دیے تھے۔

نہیں میں آپ کے سر سے صرف دو سال چھوٹی ہوں۔

کیا آپ سچ میں سر کی وائف ہیں۔۔۔؟

جی۔۔۔ سحر کے لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

میں ابھی سب کو بتا کر آتی ہوں۔

سب کو معلوم ہے سحر اور بہتر ہو گا اگر آپ جا کر اپنا کام کریں عارض غصے سے بولا تھا۔

اوکے سر۔۔۔

سحر کی ساری ایکسائیٹمنٹ ہوا ہوئی تھی۔

وہ کچھ فائلز تھامتی واپس چلی گئی تھی۔

حیام ہم لنچ کرنے چلیں۔۔۔؟

سحر کے جاتے ہی عارض نے اس سے پوچھا تھا۔

نہیں آپ آرام سے کام کریں۔

میں گھر جا رہی ہوں مما ویٹ کر رہی ہوں گی۔

میں خالہ سے بات کر لیتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں عارض پھر کبھی۔

حیام اپنا بیگ اٹھا کر عارض کے قریب آتے بولی تھی۔

اوکے اللہ حافظ عارض۔۔۔!

اللہ حافظ زندگی۔۔۔عارض نے اس کے سر پر پیار کیا تھا۔

اتنی دیر میں سحر واپس آئی تھی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر عارض تھوڑا پیچھے کو ہوا تھا۔

اف یہ لڑکی۔۔۔!

سوسوری سر میں نیکسٹ خیال رکھوں گی۔

وہ فوراً دروازہ بند کرتے وہاں سے بھاگی تھی۔

ویسے سحر بہت کیوٹ لڑکی ہے ناں۔

حیام دروازے کی جانب دیکھتی بولی تھی۔

معلوم نہیں کیوں بابا نے اسے میری پی اے بنا دیا ہے۔

بہت بولتی ہے۔۔ سر کھا جاتی ہے میرا۔

ویسے اچھی بات ہے آپ کو ایسی ہی پی اے ملنی چاہیے تھی کہتے ہی حیام ہستے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

شادی ہونے دیں پھر آپ کو ہی پی اے رکھوں گا۔

Posted On Kitab Nagri

خوش فہمیاں ہے آپ کی حیام نے مسکرا کر دروازہ بند کیا تھا اور باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

اس سے پہلے حیام آفس سے باہر نکلتی خدیجہ اس کے سامنے آئی تھی۔

آئی ایم سوری میم۔۔۔! پلیز آپ سر کو کہیں وہ مجھے نہ نکالیں۔

میں آپ کی اس معاملے میں کوئی مدد نہیں کر سکتی حیام دروازہ دھکیل کر باہر نکل گئی تھی۔

خدیجہ اس کو جاتا دیکھتی رہی تھی۔

اگلے دن افشاں یونیورسٹی گئی تھی۔

عالیان کے علاوہ اس کا سامنا باقی سب سے ہوا تھا۔

سب نے اس سے دو دن ناں آنے کی وجہ پوچھی تھی جس پر اس نے بخار کا بہانا بنایا تھا۔

تمھاری شکل دیکھ کر لگ نہیں رہا کہ تمھیں بخار تھا بلکہ تم تو کھا کھا کر موٹی ہو کر آئی ہو۔

نور کی بات پر افشی نے اسے ایک لگائی تھی۔

یہ بتاؤ تم لوگوں نے میرے بغیر کیا کیا کام کیا ہے۔

بہت سارا کام کیا ہے ہم نے۔

پوری نمبر تھیوری کی کتاب حفظ کر لی ہے بلکہ زری نے تو اس پر ایک نئی کتاب بھی لکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہاہاہا بہت ہنسی آرہی ہے مجھے افشاں نور کو گھور کر بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ بھی نہیں کیا ہم نے دو دن سب پر وفیسر ز نے اچھی خاصی در گت بنائی ہوئی تھی ہماری کوئیز لے لے کر زری منہ بنا کر بولی تھی۔

جبکہ حیام اپنے فون میں مصروف تھی۔

تم کہاں مصروف ہو۔۔۔؟

افشاں نے اس کے ہاتھ سے فون کھینچا تھا۔

کہیں نہیں وہ بس میں۔۔۔

جی جی عارض بھائی سے بات کر رہی تھی۔

بالکل بھی نہیں میں تو ناول پڑھ رہی تھی۔

اف یہ لڑکی ناولز کی جان معلوم نہیں کب چھوڑے گی۔

کیوں تمھیں ٹیکس آرہا ہے میرے ناول پڑھنے سے۔

ہاں آرہا ہے۔۔۔!

ٹھیک ہے پھر پے بھی کر دینا حیام افشاں کو گھورتی بولی۔

مجھے بھوک لگ رہی ہے زرا خیال نہیں ہے تم لوگوں کو اپنی دوست کا۔

نہیں۔۔۔ دوست کو بھی تو خیال نہیں آیا تھا دو دن چھٹیاں کرتے۔

اچھا میری ماں معاف کر دو اب کیا تانے دے دے کر مارو گی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں ماروں گی اور میرا فون واپس کرو مجھے ناول پڑھنا ہے کہتے ہی حیام نے افشی کے ہاتھ سے فون کھینچا تھا۔

پہلے اٹھو کچھ کھا کر آئیں اس بار زری نے اس کے ہاتھ سے فون کھینچا تھا۔

کیا مسئلہ ہے یار کوئی سکون سے ناول پڑھنے بھی نہیں دیتا حیام منہ بنا کر کھڑی ہوئی تھی۔

پانچ منٹ بعد وہ چاروں کیفے میں موجود تھیں۔

ان کا کھانا آنے میں ابھی وقت تھا جب ناول میں غرق حیام کو دیکھ کر نور بولی۔

پہلے میں ڈاکٹر بننا چاہتی تھی۔

پھر میں نے جنت کے پتے پڑھا۔۔۔

میں جہاں کی طرح آرمی میں جانا چاہتی تھی۔

پھر میں نے آبِ حیات پڑھا۔۔۔

میں سالار کی طرح بینکر بننا چاہتی تھی

پھر میں نے نمل پڑھا۔۔۔

تو میں وکیل بننا چاہتی تھی۔

پھر میں نے حالم پڑھا۔۔۔

میں تالیہ کی طرح آرٹسٹ بننا چاہتی تھی۔

پھر میں نے پری زاد پڑھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں اس کی طرح امیر بننا چاہتی تھی۔

پھر میں نے امر بیل پڑھا۔۔۔

میں عمر کی طرح پولیس فورس جوائین کرنا چاہتی تھی۔

نور اب تم پیٹو گی مجھ سے۔

حیام نے اپنا فون بند کر کے بیگ میں پٹکا تھا۔

یار میں تو بس ٹک ٹاک دیکھ رہی تھی تو سامنے آ گیا۔

اچھا جی اور اگر میرے سامنے اس وقت چپل آ گیا تو میں نے تمھاری اسی سے دھلائی کر دینی ہے۔

ظالم عورت۔۔!

ویسے ایک بات بتاؤ حیام۔۔۔!

شادی کے بعد تم ناول پڑھ رہی ہو گی اور عارض بھائی تمھیں پڑھنے نہیں دیں گے تو تب تم کیا کرو گی۔

ان کو کمرے سے نکال کر پڑھ لوں گی۔

یا اللہ زری نے اپنا ماتھا پیٹا تھا۔

تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا حیام ویسے اب کون سا ناول سٹارٹ کیا ہے تم نے۔

امر بیل۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

ایک بات ہے جیسے ناولز میں ایسا ہوتا ہے کہ ہیروئین کا دوپٹہ کسی کھڑوس مغرور ہیرو کی گھڑی یا کسی بٹن میں پھنس جاتا ہے میرے ساتھ تو آج تک ایسے نہیں ہوا بلکہ میرا سر ہمیشہ ٹوٹی میں لگا ہے کہنی ٹیبل یا دروازے پر لگی ہے ہاتھ سے برتن گر کر ٹوٹے ہیں وہ بھی اماں کے جہیز کے۔۔۔بعد میں ان کی لان تان الگ سننی پڑتی ہے اور ان سب کے بعد بچانے کے لیے کوئی ہیرو بھی نہیں آتا۔

نور کو الگ صدمہ لگا ہوا تھا۔

حیام تم بتاؤ ناول ہیروز اور عارض بھائی میں کون سی بات ملتی جلتی لگتی ہے۔

ان دونوں میں مماسلت کا تو مجھے نہیں معلوم ہاں مگر جو میں نے سوچا تھا وہ بتا دیتی ہوں۔

مجھے شوق تھا کہ میرا پالا کسی کھڑوس سے بندے سے ہو اور پھر میں اسے اچھی خاصی سناؤں۔

پوائنٹ ون ڈن۔

کیسے۔۔؟ حیام نے زری کو حیرت سے دیکھا تھا۔

ہمارے لیے نہیں مگر باقی سب کے لیے بھائی کھڑوس ہیں اور تم نے ان کو اچھی خاصی سنائی بھی ہوئی ہے۔

زری کی بات پر حیام نے اپنا ماتھا پیٹا تھا۔

کیا پتا اب بھی سناتی ہو۔۔۔افشاں حیام کی جانب دیکھ کر بولی تھی جس پر حیام نے اسے گھورا تھا۔

تم آگے بولو۔۔

پھر اسے مجھ سے عشق ہو جائے اور وہ مجھ پر نظر رکھے۔

Posted On Kitab Nagri

پوائنٹ ٹوڈن۔

عارض بھائی کو تم سے بے انتہا محبت ہے اور وہ تم پر نظر بھی رکھتے ہیں۔

نور کی بات پر حیام نے آنکھیں گھومائی تھیں۔

کوئی لڑکا میری طرف غلط نگاہ بھی ڈالے تو وہ اس کی جان لینے کے در پر آجائے۔

پوائنٹ تھری ڈن۔

ویسے عارض بھائی نے مستقیم کی خاصی درگت بنائی تھی۔۔۔اب کی بار افشاں بولی تھی۔

ہر جگہ مجھے پروٹیکٹ کرے اور میرے نخرے اٹھائے۔

پوائنٹ فور ڈن۔

عارض بھائی نے تمھیں پوری یونیورسٹی کے سامنے پروٹیکٹ کیا تھا اور تمھارے تو نخرے ویسے ہی بہت ہیں جو وہ اٹھاتے نہیں تھکتے۔

زری۔۔۔! حیام نے منہ بنایا تھا۔

اور۔۔۔؟ نور نے تجسس سے پوچھا تھا۔

اور۔۔۔

اور یہ کہ اگر مجھے کوئی تکلیف ہو تو اس کا درد وہ بھی ایسے محسوس کرے جیسے وہ تکلیف اسے ہو۔

پوائنٹ فائیو آلسو ڈن۔ نور نے پان انگلیاں ہوا میں بلند کئیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اتنے میں ان کا آڈر پھر آ چکا تھا۔

باتوں کو دوران کھانا کھاتے وہ چاروں اپنے دن کو یاد گار بنا رہی تھی۔

اسی کے ساتھ ان کے ایک خوبصورت دن کا اختتام نوک جھونک اور خوشی بھرے لمحات سے ہوا تھا۔

یار یہ آج یونیورسٹی میں اتنا رش کیوں ہے۔

ارے ارے بھائی آرام سے دھکا کیوں دے رہے ہو۔

نجانے آج سب کو اتنی جلدی کیوں ہے۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی یہ سب لوگ کہاں جا رہے ہیں۔

یا اللہ خیر ہو بس کہیں آج یونیورسٹی میں کچھ ہو تو نہیں گیا آپ سب آئیں گے میرے ساتھ۔

میں بھی ناں دیکھیں آپ سب سے پوچھنے بیٹھ گئی ہوں۔۔

آیئے ہم سب اس کے پیچھے چلتے ہیں۔

اُفف اللہ۔۔! ارے یار یہ کونسا اندھا ہے جو مجھے دھکا دے کر گیا ہے ہائے میری گلاسز۔۔۔

مجھے کچھ نظر بھی نہیں آ رہا۔

Posted On Kitab Nagri

یار کوئی تو میرا چشمہ پکڑا دو میں آگے ناول کیسے لکھوں گی۔

میرے پاس تو کوئی زین بھی نہیں ہے جو مجھے نئ گلاسز لے کر دے۔

پیاری بہن یا بھائی تم جو بھی ہو زرہ بتانا یہ ٹوٹی تو نہیں۔

نہیں ۔۔

اچھا چلو شکر ہے۔ ورنہ میں کسی زین کو کہاں سے ڈھونڈتی۔۔۔

اوہ سوری میری وجہ سے آپ سب کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔

میں بھی ناں چلیں آئیں ہم اندر بخاری گروانڈ کی جانب چلتے ہیں۔

مجھے لگتا ہے یونیورسٹی میں کوئی فنکشن ہے۔

آپ سب کو کیا لگتا ہے۔ خیر کوئی بات نہیں ابھی پتا چل جائے گا۔ کیا کہا آپ نے سب کے ہاتھوں میں کتابیں دیکھی ہے اس کا مطلب جی جی بالکل صحیح سمجھا آپ نے ان سب کے امتحانات ہونے والے ہیں۔

ارے ادھر دیکھیں وہ کون ہے جس نے پورے کا پورا اپنا سر ہی کتابوں کے ڈھیر میں دیا ہوا ہے۔

کوئی اس کو بتاؤ اس بچاری کی نظر کمزور ہو جائے گی۔

ایکسکیوز می سسٹر۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے کتاب سے سر نکال کر دیکھا تھا۔

اوہو آپ کو تو پہلے چشمہ لگ ہوا ہے۔میں کیسے بھول گئی میں نے ہی تو اس چشمے کو ان کی شخصیت کا حصہ بنایا تھا۔

جی تو آپ سب جان گئے ہوں گے یہ کون ہے۔ نہیں نہیں یہ زری نہیں ہماری پیاری سب کی لاڈلی حیام ہیں۔

جی جی وہی جنہوں نے پچھلی قسط میں اپنے شوہر کو انارکلی بازار کی خاک چھنوائی تھی۔ خیر ان کو پڑھنے دیں ہم آگے چلتے ہیں ۔

ارے ارے آرام سے یہ کتابوں کے ڈھیر لے کر کون رہا ہے یار کوئی اس لڑکی سے پوچھ لو اس نے اتنا پڑھنا بھی ہے یا نہیں۔

پتا نہیں لوگ اتنی کتابیں کیوں پکڑ لیتے ہیں جتنی انہوں نے پڑھنی نہیں ہوتی۔

اپس سوری۔۔۔ یہ تو ہماری اپنی زری ہے آپ ان کے بارے میں بالکل بھی ایسا مت سوچیں جیسا میں نے آپ کو بتایا ہے یہ بہت پڑھنے والی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دیکھیے ان کے پیچھے نور اور افشی بھی ہیں مگر یہ دونوں کس بات پر بحث کر رہی ہیں آیئے ذرا ان کی بحث سنتے ہیں۔

نور یہ والا سوال جس فارمولے سے تم نے کیا ہے وہ مجھ سے نہیں ہو رہا۔ تم ایک دفعہ اس طریقے سے کر کے دیکھو جس طرح میں نے کیا ہے زیادہ آسان ہو جائے گا۔

افشی جو مرضی فارمولا استعمال کر لو جواب تو ایک ہی آئے گا۔

ہاں مگر نور جس طریقے سے تم نے کیا ہے بعد میں تمہیں خود کو ہی بھول جائے گا اس لئے بہتر ہے کہ تم آسان طریقے سے کر لو۔

نہیں میں نہیں بھولوں گی۔

جیسے تمھاری مرضی افشاں نے کندھے اچکا دیے تھے۔

مگر نور اپنی بات پر بضد تھی کہ اس نے اسی طریقے سے کرنا ہے جس طرح اس نے کیا ہے اور اس کو یہی آسان لگتا ہے۔

حیام یار تم نے اپنا منہ کیوں سجھایا ہوا ہے یوں لگتا ہے ساری رات روتی رہی ہو۔

ہاں یار وہ بس چھوڑو تم لوگ یہ بتاؤ کتابیں لے آئے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

کتابیں ہم لے آئیں ہیں مگر تم بتاؤ تو کیوں روئی ہو۔

زری نے اس کے سامنے بیٹھ کر حیام کے ہاتھ تھامے تھے۔

یار۔۔۔! حیام کی آنکھیں بھر آئیں تھی۔ میری جان کیا ہوا ہے۔۔۔؟ نور فوراً اس کے دوسری جانب آکر بیٹھی تھی۔

عارض بھائی نے کچھ کہا ہے۔

نہیں۔ حیام نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

پھر۔۔؟ افشاں پریشان سی کھڑی اس سے پوچھ رہی تھی۔

وہ امر بیل کا ہیرو مر گیا۔۔۔

وہ بہت اچھا تھا۔

یا اللہ ان تینوں نے اپنا ماتھا پیٹا تھا۔ حیام یہاں لوگ انسانوں کے مرنے پر نہیں روتے اور تم ایک کہانی کے فرضی کردار کے مرنے پر رو رہی ہو۔

چاہیے فرضی کردار تھا مگر تھا تو انسان ہی۔

Posted On Kitab Nagri

اوو۔۔ناول کی دیوانی ناول کی دنیا سے باہر آجاؤ ورنہ تمھارا ایسا ناول بناؤں گی کہ فائنل ایگزامز تک اس کو یاد کرتی رہو گی۔

زری کو غصہ ہی آ گیا تھا۔

حیام تمھارے اندر زرا شرم نام کی چیز ہے دو دن بعد ایگزیم ہے اور تمھیں ناول پڑھنے کی پڑی ہوئی ہے

ہاں وہ ناول ختم ہونے والا تھا تو اب پورا نہ کرتی۔

حیام کو عمر جہانگیر کی موت کا لگا دکھ پھر سے یاد آیا تھا۔

اپنا فون پکڑاو مجھے تمھارے فون سے تو میں ابھی سارے ناول ڈیلیٹ کرتی ہو تا کہ ایگزامز تو اچھے سے گزر جائیں۔

زری نے اس کا فون چھینا تھا۔

اگر بھائی نے تمہیں ایسی حالت میں دیکھ لیا تو ان کو کیا جواب دو گی بلکہ میں ایسا کرتی ہوں ان کو ابھی بتاتی ہوں کہ پیپر کی تیاریاں کرنے کے بجائے یہ میڈم حیام ناول پڑھنے میں مصروف ہے۔

پھر جو تمھاری اچھی خاصی کلاس لگے گی وہ ہم سب انجوائے کریں گے۔

تم جیسے دوستوں سے تو میرے دشمن ہی اچھے ہیں۔۔۔حیام منہ بنا کر بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میڈم دوستوں کے دماغ میں جو بات چل رہی ہوتی ہے اس تک تو شیطان بھی پہنچ نہیں پاتا۔

اپنی بات پر نور خود ہی کھکھلائی تھی۔

چند ہی منٹوں میں وہ تینوں حیام کا ناول نامہ بند کروا کر اسے میتھ نامے کی طرف لے آئیں تھیں۔

دو ہفتے بعد

حیام جلدی کرو پیپر شروع ہو جائے گا افشی مسلسل اس کو ڈانٹ رہی تھی کہ وہ تیز چلے مگر وہ اونگتے ہوئے سستی سے چل رہی تھی۔

ابھی پورے بیس منٹ ہیں۔

حیام کی اس حرکت پر افشی کو غصہ آرہا تھا وہ اس کو اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے لے جانے لگی۔

اگزیم ہال کے باہر پہنچ کر افشاں نے حیام کا ہاتھ چھوڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اندر چلو اب۔۔۔افشی غصے سے بولی تھی۔

یار نیند سے برا حال ہو رہا ہے میرا۔ تو میڈم رات کو جلدی سو جانا تھا۔

اچھا اور میرا پیپر تم نے دینا تھا کیا۔۔؟

میں ساری رات بیٹھ کر پڑھتی رہی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

یونیورسٹی والوں کو ذرا ہمارا احساس نہیں ہے دو بجے کون پیپر رکھتا ہے۔

یہ یونیورسٹی تمھارے ماموں کی نہیں ہے جو تمھارا خیال رکھے گے یہ لوگ۔۔۔

افشاں حیام کو کھینچ کر اندر لے گئ تھی اور اس کا رول نمبر دیکھ کر اسے کندھوں سے پکڑ کر وہاں بٹھایا تھا۔

اتنے میں نور اور زری بھی آگئ پھر وہ دونوں ان سے باتوں میں مصروف ہو گئیں۔

اسی دوران حیام کی نیند بھی اڑ چکی تھی پیپر شروع ہونے میں پانچ منٹ باقی تھے جب عائشہ آئی۔

کلاس میں داخل ہونے سے پہلے وہ کچھ پڑھ کر کمرے کے دروازے پر پھونکنے لگی اس کی یہ حرکت سب ہی دیکھ رہے تھے۔

عائشہ کیا پڑھ کر پھونکا ہے دروازے پر۔اس کے اندر آتے ہی حیام نے سوال کیا تھا۔

میں نے آیت الکرسی پڑھ کر پھونکی ہے تاکہ جو بھی پروفیسر اینویجیلیشن کے لیے آئے وہ بہت اچھا ہو اور ہمیں آرام سے ایک دوسرے سے کچھ بھی پوچھنے کی اجازت دے دے۔

عائشہ کے اتنے رازداری سے کہنے پر وہ مسکرا دی۔

حیام کو بتاتے ہی عائشہ اپنی جگہ پر جا بیٹھی تھی۔

ان کا پیپر شروع ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سب اپنا اپنا پیپر دینے میں مصروف ہو گئے تھے۔

عائشہ کی دروازے پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونکنا رائیگاں نہیں گیا تھا۔

ان کا اینویجیلیٹور اچھا تھا اور اس نے ان سب کو تھوڑی بہت مشاورت کی اجازت دے دی تھی

اور کسی ڈوبتے کے لیے ایک تنکے کا سہارا ہی کافی ہوتا ہے۔

کمرہ امتحان میں دو طرح کے بچے ہوتے ہیں ایک وہ جو اپنا سر تک پیپر سے ہلانے کی ذہمت نہیں کرتے اور دوسرا وہ جن کو دیکھنے سے ہی معلوم ہو رہا ہوتا ہے کہ انہوں نے سارا سال کچھ نہیں پڑھا۔

کمرہ امتحان کا منظر ایسے ہی تھا کہ کچھ پیپر میں سر دیئے لکھنے میں مصروف تھے اور کچھ ادھر ادھر دیکھنے میں۔

اسی دوران ایک اکیل نامی لڑکا بار بار حیام کو تنگ کر رہا تھا کہ وہ اسے کچھ بتا دے۔اگر حیام اسے کچھ دیکھا دیتی تو حیام کی چھوٹی چھوٹی لکھائی سمجھنے بیٹھ جاتا اور بار بار پوچھتا کہ کیا لکھا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کی حرکتوں سے حیام عاجز آگئی تھی۔

آخر کار وہ غصے سے بولی۔دفع ہو جاؤ اکیل مجھے میرا پیپر کرنے دو اور پھر اس کے بار بار بلانے کی پرواہ کیے بغیر حیام اپنا پیپر کرنا شروع ہو گئی۔

دو ہفتے امتحانات کے دوران سب کا یہی حال تھا آج ان کا آخری پیپر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سب ہمیشہ کی طرح آج بھی بھرپور تیاری کے ساتھ آئی تھی زری اور نور چلتی ہوئی حیام اور افشاں کے پاس آئی اوران کو سلام کیا جبکہ زری نے اونگھتی ہوئی حیام کے سر پر چپت لگائی تھی۔

حیام مریل شکل تو مت بناؤ۔

ہاں یار آج آخری دن ہے میں نے گھر جا کر سکون سے نیند پوری کرنی ہے۔

وہ تو سب ہی کریں گے۔فائینلی اب ہم ایک اور سمیسٹر سینیر ہو جائیں گے۔

یاہو۔۔۔نور کی خوشی اس کی چہرے سے عیاں تھی۔

ایسے کون چیختا ہے نور حیام نے اسے غصے سے گھورا تھا۔

زری تم نے دروازے پر لگی لسٹ دیکھی ہے۔

نہیں کیوں کیا ہوا ہے۔۔۔؟

ابھی تو کچھ نہیں ہوا تم لسٹ دیکھ آؤ پھر بہت کچھ ہو گا۔

مطلب زری نے ناسمجھی سے حیام کو دیکھا تھا۔

جاؤناں حیام نے اسے دروازے کی جانب دھکیلا تھا۔

لسٹ دیکھ کر زری کو گہرا صدمہ پہنچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسی صدمے کے اثر میں وہ دو منٹ بعد دوبارہ حیام کے ساتھ آکر بیٹھی تھی۔

زری جھٹکا زیادہ زور سے تو نہیں لگا۔

یار مجھے بھی کچھ بتادو کیا ہوا ہے۔

اس بار ہماری کلاس دو رومز میں بیٹھے گی کچھ رولنمبز اس روم میں ہے اور کچھ ساتھ والے اور تمھارا میرا اور حیام کا اسی روم میں ہے جبکہ زری کا ساتھ والے روم میں ہے بے صبری ہوتی نور کو دیکھ کر افشی بولی تھی۔

یہ کیا بدتمیزی ہے زری کو غصہ ہی آگیا تھا۔

زری کیا ہو گیا ہے پیپر تو ہم سب نے اپنا اپنا ہی کرنا ہے پھر پریشانی والی کیا بات ہے۔

مگر اپنے دوستوں کو اپنے سامنے دیکھ کر ایک سہارا بھی تو ہوتا ہے پیپر تو میں نے خود ہی کرنا ہے مگر ان ظالموں نے میرا سہارا چھین لیا۔

زری بیچاری کو کچھ زیادہ ہی صدمہ لگ گیا تھا۔ اور پھر غصے سے اپنا سامان اٹھاتی پیر پٹکتی ساتھ والے کمرے میں چلی گئی کیونکہ پیپر شروع ہونے میں پندرہ منٹ باقی تھے۔

وہاں جاکر اس نے سب سے پہلے اپنا رولنمبر ڈھونڈا اور بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

آج زری نے سفید رنگ کا ڈریس پہنا تھا اور ساتھ ہی ہم رنگ حجاب لیا ہوا تھا۔ اس میں وہ بہت ہی پر کشش لگ رہی تھی مگر اس کی چمکتی آنکھوں میں صاف اداسی ظاہر تھی۔

زری کے بیٹھنے کے چند منٹوں بعد ہی ایک فلرٹی لڑکا اس کے پاس آیا۔

زہرہ آج اکیلی نظر آ رہی ہو تمھارے ساتھ جو تین چڑیلیں ہوتی ہیں وہ کہاں ہیں۔۔۔؟

کون چڑیلیں۔۔۔؟ زری نے حیرت سے پوچھا تھا۔

ارے زہرہ گنتی کی تین چڑیلیں ہی تو ہیں تمھارے پاس جو ہر وقت تمھارے ساتھ ہی چپکی رہتی ہے زری کو سمجھ آ گیا تھا کہ وہ حیام نور اور افشی کو چڑیلیں بول رہا ہے۔

وہ تو تمہیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑتی تو آج کیا ہو گیا انہوں نے تمھیں اکیلا چھوڑ دیا۔ چچ چچ چچ۔۔۔! بیچاری زہرہ۔

انس مرزا عرف بندر پہلی بات تو یہ کہ وہ چڑیلیں نہیں میری دوستیں ہیں۔

دوسری بات یہ کہ جو دل میں رہتے ہیں ان سے تھوڑا سا فاصلہ کوئی معنی نہیں رکھتا جب آپ کسی کے دل میں ہو تو آپ کبھی بھی اکیلے نہیں رہتے۔

Posted On Kitab Nagri

اور تیسری بات یہ کہ اپنی 8 فٹ لمبی زبان بند رکھو اور تمھارے بقول وہ چڑیلیں ہیں تو اگر ان چڑیلوں کو تمھاری اس حرکت کے بارے میں علم ہو گیا تو وہ تمھارے اس دو فٹ کے منہ میں تمھاری 8 فٹ لمبی زبان سی دیں گیں۔

زری اپنی انگلی اٹھا کر دبے دبے غصے سے بولی تھی۔

زری کی دھمکی پر وہ خاموشی سے اپنے منہ پر انگلی رکھ گیا تھا کیونکہ انس جانتا تھا اگر وہ تینوں وہاں آگئی تو یہ کام کرنے میں دو منٹ نہیں لگائیں گی۔

میرا مطلب تھا کہ زہرہ تمھاری دوستیں تو پرستان کی شہزادیاں ہیں۔ ان سے اچھا اس دنیا میں کوئی بھی نہیں ہے۔

انس کی اس چاپ لوسی پر زری نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

ویسے وہ ہیں کہاں۔۔۔؟ ساتھ والی کلاس میں۔

کیوں کوئی کام تھا کیا؟

نہیں تو پھر۔۔؟

کچھ نہیں میں تو ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک بات بتاؤں زہرہ۔

اب کیا ہے انس۔۔؟زری بیزار سا بولی تھی۔

تم اس سفید رنگ کے حجاب میں اچھی لگ رہی ہو انس کی اس بات پر زری نے اس کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

اچھا میں چلتا ہوں زری کے تیور دیکھ کر وہ وہاں سے کھسکا تھا۔

زری نے اس بندر کے جاتے ہی سر جھٹکا اور سوچنے لگی کہ وہ ان تینوں کو اس واقعے کا نہیں بتائے گی اگر اس نے ان کو بتا دیا تو وہ اس بندر کو اتنا ذلیل کریں گی کہ وہ یونیورسٹی میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گا۔

ان کی دوستی ایسی ہی تھی نہ تو وہ ایک دوسرے کے بغیر رہ سکتی تھی اور نہ ہی ایک دوسرے کے خلاف کچھ سن سکتی تھیں۔

جگری یاروں سے سیکھا ہے یہ ہنر

فالتو لوگوں کو ان کی اوقات میں رکھنا

از قلم زہرہ ناصر

Posted On Kitab Nagri

پیپر ختم ہونے کے بعد ان سب نے ایک سکون کا سانس لیا کہ ایک بہت بڑی مصیبت ان کے سروں سے اتر گئی تھی۔

اور اب ان کا ارادہ اگلا سیمسٹر شروع نہ ہونے تک آرام کرنے کا تھا وہ سب لوگ ایک ہی کمرے میں موجود تھیں۔

جب زین عالیان ارمان اور عارض ان کے پاس آئے تھے۔

اسلام علیکم پیاری لڑکیوں۔۔۔

وا علیکم السلام۔

ان سب نے تھکے انداز میں جواب دیا تھا۔

ارے کیا ہوا آپ سب کو۔۔۔

عارض ان کی تھکی تھکی شکلیں دیکھ کر بولا تھا۔

کچھ نہیں عارض بس آج سکون کریں گے گھر جا کر۔

ویسے ہم لوگ آپ سب سے ایک بات کرنے آئے تھے۔

کیا بات کرنی تھی عارض حیام کرسی کی پشت چھوڑ کر سیدھے ہوتے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں سوچ رہا تھا کہ اب ہمیں سمیسٹر بریک ہے تو کیوں ناں ہم سب ایک چھوٹا سا ٹوور کریں۔

کہاں کا۔۔۔؟

فارم ہاؤس کیسا رہے گا۔

گریٹ آئیڈیا عارض۔۔۔! ہمارے فارم ہاؤس پر چلتے ہیں۔

کافی عرصہ سے بند ہے وہاں کوئی نہیں گیا مگر چلے گا۔

کیوں عالیان۔۔؟

اپنی بات کے آخر میں ارمان نے عالیان سے پوچھا تھا۔

ہاں ٹھیک ہے چلتے ہیں۔۔۔

مگر ہم دو دن ریسٹ کرنا چاہتے ہیں۔

آپ لوگ زمل اور آہل بھائی سے بھی پوچھ لیں۔

ہم نے ان سے پوچھا تھا مگر انہوں نے انکار کر دیا وہ کہہ رہے تھے۔

انہوں نے اپنی اپنی فیملیز کے ساتھ کہیں اور جانا ہے۔

اوکے پھر آج منگل ہے ہم لوگ جمعرات یا جمعہ کو نکلیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

ڈن۔۔۔حیام پر جوش سی بولی تھی۔

ان کے فارم ہاؤس جانے کے لیے جمعہ کا دن ڈیسائیڈ ہوا تھا۔

جمعرات کی صبح وہ سب اپنا اپنا سامان اٹھائے حیام کے گھر آگئی تھی۔

وہ سارا دن ان سب نے شاپنگ میں گزارا تھا۔

شام کو جب وہ تھکی ہاری گھر آئیں تو ایمان بیگم نے ان سب کے لیے کھانا تیار کر کے رکھا تھا۔

چلو سب جلدی سے فریش ہو کر آجاؤ میں کھانا لگا رہی ہوں۔

جی۔۔۔!وہ سب کہتے ہی اوپر حیام کے کمرے کی جانب بھاگی تھی۔

کھانے کے بعد وہ ساری رات انہوں نے اپنی پیکنگ میں لگائی تھی اور پھر فجر کے بعد وہ سب حیام کے کمرے میں ہی سونے کے لیے لیٹ گئی تھیں۔

حیام اور نور بیڈ پر تھیں جبکہ افشاں صوفے پر سوئی تھی اور زری صوفے اور بیڈ کے درمیان میٹرس بچھا کر۔

دن کے دس بج رہے تھے جب ایمان بیگم حیام کے کمرے میں آئیں مگر ان سب کو سوتا پا کر وہ دروازہ بند کرتے واپس چلی گئیں تھی۔

ابھی وہ لاؤنج میں آکر بیٹھیں ہی تھیں جب ان کا فون رنگ ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے فون اٹھا کر دیکھا اس پر عارض کی کال تھی۔

اسلام علیکم خالہ جان۔

واعلیکم السلام بیٹا کیسے ہو۔

میں ٹھیک خالہ جان آپ بتائیں آپ کی طبیعت کیسی ہے۔

شکر اللہ کا بیٹا۔

خالہ جان ہماری بیگم صاحبہ ابھی نہیں اٹھیں۔۔۔؟ کب سے ان کو کال کر رہا ہوں مگر بیل جا رہی ہے وہ اٹھا نہیں رہیں۔

بیٹا وہ ابھی سو رہی ہے۔

چاروں بچیاں فجر کے بعد سوئی ہیں تو میں نے ان کو اٹھایا نہیں۔

صبح تک وہ کیا کر رہی تھی۔

پہلے اپنے ہی شغل میلے میں مصروف تھی بعد میں آج کے لیے پیکنگ کر رہی تھیں۔

چلیں ٹھیک ہے خالہ جان آپ ان سب کو اٹھا دیں ہم بس دو گھنٹے تک آ جائیں گے سفر لمبا ہے آرام سے شام تک پہنچ جائیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔

اللہ حافظ خالہ جان۔

اللہ حافظ بیٹا۔۔۔کہتے ہی انہوں نے فون بند کر کے سائیڈ پر رکھ دیا اور ایک بار پھر حیام کے کمرے کی جانب بڑھیں تھیں۔

دو گھنٹے میں وہ سب ناشتہ کر کے جانے کے لیے تیار کھڑی تھیں۔جب عارض لاؤنج میں داخل ہوا۔

اسلام علیکم۔

واعلیکم السلام۔

باقی سب کہاں ہیں۔

خالہ جان وہ سب گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں۔

بیٹا ان کو بھی اندر لے آتے چائے پی کر جاتے۔

واپسی پر ضرور پیئں گے خالہ ابھی رات ہونے سے پہلے پہنچنا ہے ہم سب نے ورنہ لیٹ ہو جائیں گے۔

چلو ٹھیک ہے خیریت سے جاؤ اور رستے میں صدقہ نکالنا مت بھولنا۔

جی خالہ۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹا جوان بچیاں ساتھ ہیں خیال رکھنا۔

بے فکر رہیں خالہ جان۔۔۔اپنی جان سے بڑھ کر ان کی حفاظت کریں گے کہتے ہی عارض ان سے پیار لیتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔

عارض کے پیچھے حیام نور افشی اور زری اپنا اپنا بیگ تھامے باہر نکلی تھیں۔

زین عارض کی گاڑی کے پاس جبکہ ارمان اور عالیان ارمان کی گاڑی کے پاس کھڑے تھے۔

آپ یہ سامان یہاں ہی رہنے دیں اور گاڑی میں جا کر بیٹھے ہم یہ رکھ لیتے ہیں ان چاروں کے باہر آتے ہی عارض بولا۔

عارض ابھی آدھا سامان اندر پڑا ہے ہم وہ بھی لے کر آتے ہیں۔

اپنا بیگ عارض کو تھما کر حیام اندر کی جانب بڑھی تھی اور ایک بھاری سا سوٹ کیس تھام کر باہر کی جانب آئی تھی۔

حیام اس میں کیا ہے۔۔؟عارض نے اس سے وہ بیگ تھاما تھا۔

اس میں کچھ خاص نہیں بس دو کلو پیاز۔ایک کلو ٹماٹر۔تھوڑا سا ادرک اور لہسن مرچیں کچھ سبزیاں اور پھل وغیرہ ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اتنے میں افشاں بھی باہر آئی تھی۔

افشی اب اس میں کیا ہے۔۔۔؟عالیان نے حیرت سے پوچھا تھا۔

اس میں ہمارے جوتے تھوراساشاور کاسامان ہے۔

وہ چاروں حیرت سے منہ کھولے ان کو دیکھ رہے تھے۔

مگر اس کی کیاضرورت ہے وہاں سب موجود ہو گا۔

ہم وہاں جاکر اپنی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کے لیے بازار جائیں گے۔۔۔؟

حیام عارض کی بات پر غصے سے بولی تھی۔

مگر وہاں سب موجود ہو گا حیام۔

عارض یہ ساراسامان گاڑی میں رکھیں۔عارض حیران سا اپنی حکم نامہ جاری کرتی اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔

عارض نے ایک گہری سانس بھر کر اس سے بیگ پکڑ گیا تھا۔

اتنے میں نور اور زری بھی باہر آئیں تھیں۔

اب ان میں کیا ہے۔۔؟

زین نے حیرت سے پوچھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس میں ہمارا تھوڑا سا کوسمیٹک کا سامان ہے ساتھ میں فرسٹ ایڈ کا سامان ہے اور ساتھ میں کچھ اور سامان بھی ہماری ضرورت کا۔

اور زری اس میں۔۔؟

اس میں۔۔۔ تھوڑا سا رستے کے لیے کھانے پینے کا سامان ہے اور ساتھ میں دودھ چائے کافی اور گرین ٹی کا سامان اور کچھ مصالحہ جات ہیں۔

ان سب کا دل کیا تھا اپنا ماتھا پیٹ لیں۔

یہ سارا غیر ضروری سامان آپ سب واپس رکھ آئیں۔

وہاں سب مل جائے گا

اتنا سامان ہم کیسے لے کر جائیں گے۔

کیا مطلب کیسے لے کر جائیں گے۔

ادھر آئیں میں خود سب بیگز رکھواتی ہوں۔ حیام نے خود احتیاط سے سارے بیگز رکھوائے تھے۔

پھر خود زری کے ساتھ عارض کی گاڑی میں بیٹھ گئی ان کے ساتھ پینسجر سیٹ پر زین تھا۔

اور دوسری گاڑی میں عالیان ارمان نور اور افشاں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

تقریباً پانچ گھنٹے بعد وہ سب ان کے فارم ہاؤس موجود تھے۔

وہ فارم ہاؤس ان کی توقع کے برعکس تھا۔ ان کو لگا تھا جس طرح ارمان کہہ رہا تھا وہاں کافی عرصے سے کوئی نہیں گیا ان کو اس کی صفائی بھی خود ہی کرنی پڑے گی۔ مگر وہ تو بہت صاف ستھرا ویل فرنیشڈ تھا۔

اس وقت وہ سب دروازے کے بالکل سامنے لاؤنج میں موجود تھے۔

عالیان اور زین سارا سامان گاڑیوں سے نکال کر لا رہے تھے جبکہ ارمان کمروں کی چابی لینے گیا تھا۔

عارض بھائی۔۔۔!

ارمان کے ساتھ آتی ایک دس سالہ بچی بھاگتی ہوئی عارض کی ٹانگوں سے لپٹی تھی۔

ارے میری گڑیا کیسی ہو۔۔۔؟ عارض نے اس بچی کو گود میں اٹھایا تھا۔

بھائی میں بالکل ٹھیک ہوں آپ اتنی دیر بعد آئیں ہیں۔۔۔

اور کون کون آیا ہے۔

زین بھائی اور عالیان بھائی بھی آئیں ہیں۔ جی بالکل آئے ہیں۔

وہ کہاں ہیں۔۔؟

اس بچی نے عارض سے سوال کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گاڑی سے سامان نکال رہے ہیں۔

اچھا۔

وہ چاروں کھڑی اس بچی کو عارض سے باتیں کرتا دیکھ رہیں تھیں۔

عارض بھائی یہ کون ہیں۔۔۔؟اس نے حیام نور زری اور افشاں کی جانب اشارہ کیا تھا۔

ہانیہ بیٹا یہ سب آپ کی بہنیں ہیں۔

اور آپ کی۔۔؟اس نے معصومیت سے سوال کیا تھا۔

میری بھی سوائے ایک کے۔

وہ کیوں نہیں ہیں آپ کی بہن۔۔؟

کیونکہ ان سے میری شادی ہوئی ہے۔

بھائی آپ نے میرے بغیر ہی شادی کر لی۔آپ نے کہا تھا جب میں بڑی ہوں گی آپ میرے ساتھ شادی کریں گے۔

ہانیہ نے اپنی چھوٹی سی ناک پھولائی تھی۔

ان دونوں کی بات پر حیام کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چلو آؤ اپنی بھابھی سے ملو۔

نہیں مجھے نہیں ملنا۔۔۔ہانیہ اپنا منہ پھیر گئی تھی۔

اچھا میں اور آپ کی بھابھی آپ کی شادی کے ساتھ دوبارہ شادی کر لیں گے۔

پکا۔۔۔؟وہ انگلی اٹھا کر بولی تھی۔

جی پکا۔۔۔ چلو اب بھابھی سے نہیں ملو گی۔

ہانیہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔عارض اسے اٹھائے حیام کے قریب آیا تھا۔

ہانیہ ان سے ملو یہ ہیں آپ کی حیام بھابھی۔

ہانیہ نے حیام کی جانب اپنے بازو بڑھائے تھے جس پر وہ اسے تھام گئی تھی۔

بھابی آپ بہت پیاری ہیں۔

ہانیہ نے اس کے گال پر پیار کیا تھا۔

شکریہ۔۔۔ آپ بھی بہت پیاری ہو۔حیام نے اس کے گال کھینچے تھے۔

تھینک یو۔۔۔!

اتنے میں عالیان اور زین اندر آئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان بھائی زین بھائی۔۔۔

وہ حیام کی گود سے اتر کران کی جانب بڑھی تھی۔

گڑیا۔۔۔زین نے فوراً اسے اٹھایا تھا۔

کیسی ہو گڑیا۔۔۔؟عالیان نے اس کا گال کھینچا تھا۔

بالکل ٹھیک ہوں بھائی۔۔۔!

زین بھائی آپ مجھے جھولا نہیں دیں گے۔

جی بالکل دوں گا۔کہتے ہی زین نے اسے ہوا میں بلند کیا تھا۔

وہ اسے اچھال رہا تھا اور ہانیہ کی کھکھلاہٹ پورے لاؤنج میں گونج رہی تھیں۔

بس ہانیہ باقی جھولے ہم کل لیں گے۔

دو منٹ بعد ہی زین نے اسے نیچے کھڑا کیا تھا۔

اوکے بھائی۔

وہ چاروں اس بچی کی ان چاروں سے وابستگی دیکھ کر حیران ہوئی تھیں۔

عالیان بھائی زین بھائی اور ارمان بھائی آپ سب نے بھی عارض بھائی کی طرح شادی کر لی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں میرا بچا۔۔۔عالیان نے جھک کر اس کے گال کھینچے تھے۔

صرف آپ کے عارض بھائی کی ہی ہوئی ہے۔

پھر وہ کیا لگتیں ہیں آپ کی۔۔۔؟

ہم سب دوست ہیں۔۔۔

پھر آپ سب پہلے ان کو کیوں نہیں لے کر آتے تھے۔

ہانیہ اس سے سوال کر رہی تھی۔

کیوں کہ تب ہم بیزی تھے ناں اس لیے۔عالیان کی بجائے زری نے جواب دیا۔

آپ ہمارے پاس نہیں آؤ گی۔۔۔؟افشی نے اسے اپنے پاس بلایا تھا۔

ہانیہ نے پہلے عالیان کو دیکھا اور پھر افشی کو۔

جاؤ بیٹا۔۔۔

عالیان کے کہتے ہی وہ بھاگتی ہوئی ان کے قریب گئی۔

ہانیہ کاشی بھائی کی بیٹی ہے۔۔۔

کاشی بھائی اس فارم ہاؤس کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

آئیں آپی میں آپ سب کو گھر دیکھاتی ہوں۔

آ جاؤ وہ حیام کا ہاتھ تھامے آگے بڑھی تھی۔

وہ سب لاؤنج سے ہوتے دائیں جانب بنے پیسیج کی جانب بڑھی تھی۔

آپی یہ دیکھیں یہاں پر پول اور سیٹینگ ایریا ہے۔

یہاں سارے رومز ہیں۔۔۔وہ پیسیج میں چلتے بائیں جانب اشارہ کرتے بولی۔

میں آپ کو کچن دیکھاؤں وہ بہت پیارا ہے۔ آپ کو معلوم ہے جب بھی عارض بھائی ارمان بھائی اور عالیان بھائی آتے ہیں وہ یہاں کھانا بھی بناتے ہیں۔

ہانیہ نے یہ بات ان کو کافی رازداری سے بتائی تھی۔

اور آپ کے زین بھائی کیا کرتے ہیں۔۔۔؟

وہ بس پول کے پاس بیٹھ کر کہتے ہیں ظالموں کھانا دے دو دوست کو بھوکا مارو گے۔۔۔ہانیہ زین کے انداز میں ہی بولی تھی جس پر ان سب کا قہقہہ گونجا تھا۔

نور کچن میں کیبنیٹ کھول کھول کر دیکھ رہی تھی جو خالی تھے۔

ایسے ہی یہ سب کہہ رہے تھے کہ یہ سارا فضول سامان ہے کچن تو بالکل خالی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

زری فریج کھول کر دیکھتے بولی تھی جو بالکل خالی تھی۔

وہ اس لیے زری کیونکہ ہم جب بھی آتے ہیں اپنی ضرورت کے حساب سے بازار سے سامان لے آتے ہیں۔

عارض جو ان کو بلانے آیا تھا زری کی بات سن کر بولے بغیر نا رہ سکا۔ باقی گھر بعد میں دیکھیے گا پہلے فریش ہو جائیں۔

نہیں ہم پہلے گھر دیکھیں گے۔

ہانیہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ کمر پر رکھتے بولی تھی۔

حیام یہ بالکل آپ کی کاپی ہے۔۔۔ عارض کہتے ہی وہاں سے بھاگا تھا۔

عارض۔۔۔! حیام دبا دبا چلائی تھی۔

آپی وہ دیکھیں سامنے ڈائینگ روم ہے اور وہاں کپڑے دھونے والا روم ہے۔۔ اس کا نام مجھے نہیں آتا۔

لانڈری روم۔

جی جی وہی۔۔۔ ہانیہ نے اپنا سر زور زور سے ہلایا تھا۔

جتنی دیر میں ہانیہ نے انہیں گھر دیکھایا تھا وہ چاروں فریش ہو گئے تھے اور زین بازار سے جا کر کچھ کھانے کے لیے بھی لے آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام۔۔۔! کھانا آگیا ہے۔

آپ سب بھی آجائیں۔عارض نے اسے آواز دی تھی۔

ہم پہلے فریش ہو گیں۔

اوکے۔۔۔

آئیں میں آپ سب کو کمرہ دیکھاتا ہوں۔عارض نے اسی پیسیج میں بنے دو کمرے ان کو دیکھائے تھے۔

آپ سب کے لیے یہ دونوں کمرے ہیں۔

عارض بھائی ہم ایک کمرے میں نہیں رہ سکتیں۔۔۔؟

رہ سکتی ہیں۔۔۔

آپ دیکھ لیں میں آپ کے سونے کا انتظام کرواتا ہوں۔مگر پہلے کھانا کھالیں۔

اوکے کہتے ہی وہ چاروں ایک کمرے میں گھس گئیں تھی۔

ہانیہ بیٹا آؤ ہم کھانا لگاتے ہیں۔

جی بھائی عارض کا ہاتھ تھامتے وہ اس کے ساتھ بڑھ گئی تھی۔

ان سب نے سکون سے بیٹھ کر کھانا کھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کھانے کے بعد وہ چاروں برتن اٹھا کر کچن میں لے آئیں تھیں جبکہ حیام نے عارض کو آٹا اور ناشتے کے لیے انڈے لانے کا بولا تھا۔ جو وہ آدھے گھنٹے بعد لے آیا تھا۔

اب کیسا وقت آگیا ہے بیگم کے حکم پر یہ سب بھی لانا پڑے گا۔ عارض بربڑا کر کچن سے باہر نکلا تھا۔

حیام صبح کے ناشتے کے لیے آٹا گوندھ رہی تھی جبکہ افشاں برتنوں کو استعمال کے قابل بنانے کے لیے اچھے سے دھو رہی تھی۔

نور کیبنیٹ اور زری فریج میں سارا سامان سیٹ کر رہی تھیں جو وہ سب اپنے ساتھ لائی تھیں۔

ارے بھابھی آپ سب یہ کام کیوں کر رہیں ہیں صبح ملازمہ آئے گی وہ سب کام کر لے گی۔

ارمان کچن کے باہر سے گزر رہا تھا جب وہ ان سب کو کام کرتا دیکھ کر بولا تھا۔

نہیں ہم جب تک یہاں ہے سارا کام خود ہی کر لیں گی۔ ملازمہ صرف صفائی وغیرہ کر کے جا سکتی۔

حیام نے مڑ کر اسے جواب دیا تھا۔

جی بھابھی۔۔۔

ارمان۔۔۔! ارمان جانے لگا تھا جب حیام نے اسے آواز دی تھی۔

جی بھابھی۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے لیے ایک کمرے میں دو میٹرس لگوادیں ہم سب ایک ہی کمرے میں رہیں گی۔

جی۔۔۔وہ کہتے ہی واپس مڑ گیا تھا۔

رات کے دس بجے کچن کا سارا کام کر کے وہ سب کمرے میں آئی تھیں۔

ان سب کی پہلے ہی نیند پوری نہیں تھی اور پھر اس کے بعد اتنا لمبا سفر اور کچن کی سیٹنگ وہ بہت زیادہ تھک چکی تھیں۔

ارمان ان سب کے لیے سونے کا انتظام کر چکا تھا اس نے بیڈ کے ساتھ ہی ایک ڈبل میٹرس رکھوایا تھا جس کو باآسانی بیڈ کے نیچے بھی کیا جا سکتا تھا۔حیام اور زری بیڈ پر لیٹ گئی تھی جبکہ نور اور افشی میٹرس پر تھی۔

وہ چاروں تھکاوٹ کے باعث لیٹتے ہی گہری نیند سو چکیں تھیں۔

حیام کی آنکھ صبح فجر کے وقت کھلی تھی۔حیام اٹھ کر باہر آئی تھی۔

اس نے اپنے کمرے سے پہلے کمرے کی جانب دیکھا جہاں عارض اور زین موجود تھے جبکہ سب سے پہلے کمرے میں ارمان اور عالیان موجود تھے۔

اسے یاد تھا ہانیہ نے ان سب کو بتایا تھا سب سے پہلا کمرہ عالیان اور ارمان کا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے بعد والا ایشل اور ارسلان کا اور جس کمرے میں وہ چاروں تھی وہ والا انزلہ اور آیت کا اور اس سے اگلا فاطمہ صاحبہ اور مہرین مغل کا ہے۔

ہانیہ کے بقول جس کمرے میں وہ سب تھیں وہ کمرہ فارم ہاؤس کا سب سے پیارا کمرہ تصور کیا جاتا ہے۔

حیام قدم قدم چلتی واپس کمرے میں آئی تھی اور فون اٹھا کر عارض کا نمبر ملایا تھا جو دوسری بیل پر اٹھا لیا گیا تھا۔

ہیلو۔۔!عارض کی نیند میں ڈوبی آواز آئی تھی۔

اسلام علیکم۔۔۔!حیام نے نرمی سے سلام کیا تھا۔

واعلیکم السلام۔

عارض نے کان سے فون ہٹا کا وقت دیکھا تھا۔زندگی اتنی صبح صبح آپ نے صرف سلام کرنے کے لیے فون کیا ہے۔۔؟

نہیں۔۔۔!

پھر کیا بات ہے۔۔؟

عارض اٹھ کر نماز پڑھ لیں۔

Posted On Kitab Nagri

نماز کا وقت نکل جائے گا۔

حیام کچھ دیر بعد پڑھتا ہوں۔

عارض میں کہہ رہی ہوں وقت ختم ہو رہا ہے۔

میری زندگی میں پڑھ لوں گا پریشان نہیں ہوں۔

یار عارض تجھے آدھی رات کو بھی معشوقی سوجھ رہی ہے چپ کر کے سو جا۔

زین نے اسے ٹھوڈا مارا تھا جس پر وہ بیڈ سے نیچے گرا تھا۔

آآآ۔۔۔بے غیرت انسان عارض نے اس پر سے اٹھ کر کمبل کھینچا تھا۔

کیا مسئلہ ہے عارض سونے دو زین نے اٹھ کر عارض کے ہاتھ سے کمبل کھینچا تھا۔

حیام دوسری طرف موجود ان کی گفتگو باآسانی سن سکتی تھی۔

اور ہاں اپنی معشوقی باہر کرو مجھے سونے دو زین عارض کو گھورتے بولا تھا۔

کمینے انسان وہ بیوی ہے میری۔۔۔!عارض نے جھک کر فون اٹھایا تھا۔

ہاں جو بھی ہے باہر جا کر کر مجھے سونے دے۔

زین۔۔!عارض غرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب کیا ہے یار۔۔۔؟

کچھ نہیں دفع ہو۔۔۔

حیام میں نماز پڑھ لیتا ہوں آپ پریشان نہ ہوں کہتے ہی عارض فون بند کرنے لگا تھا جب حیام بولی۔

مجھے آپ کی امامت میں پڑھنی ہے۔

اس کے لہجے میں کچھ تھا جس کی وجہ سے عارض اسے منع نہیں کر پایا تھا۔

ٹھیک ہے میں وضو کر کے باہر آتا ہوں۔

وہ اس کی بیوی تھی اس سے اس طرح کی فرمائش کر سکتی تھی۔

پانچ منٹ بعد عارض حیام کے پاس موجود تھا جو لاؤنج میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔عارض کو آتا دیکھ اس نے اپنے اور اس کے لیے جائے نماز بیچھائی تھی۔

اس نے عارض کی امامت میں نماز ادا کی تھی۔اس کی امامت میں نماز ادا کرنے سے حیام کو الگ سا سکون محسوس ہوتا تھا۔

آج بھی نماز کے بعد عارض نے اس پر کچھ پڑھ کر پھونکا تھا اور دعا کر کے اس کے ساتھ بیٹھ کر اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیا تھا۔

عارض آپ نے اس دن بھی کچھ پڑھ کر پھونکا تھا اور آج بھی۔

حیام اس کی جانب دیکھتی پوچھ رہی تھی۔

آپ نے کیا پڑھ کر پھونکا ہے۔

حیام مسکرائی تھی۔ وہ اس کے ہلتے لبوں سے جان گئی تھی اس نے کیا پڑھ کر پھونکا تھا بس وہ عارض سے سننا چاہتی تھی۔

میں ہر نماز کے بعد آپ کو اللہ کی آمان میں دیتا ہوں تاکہ کبھی میں آپ کے قریب ناں ہوں یاں آپ تک ناں پہنچ سکوں تو میرا رب آپ کی حفاظت کرے۔

عارض اس کے ہاتھ میں پہنی ہوئی انگوٹھی کو گھومارہا تھا۔

حیام کے لب ہولے سے مسکرائے تھے اور آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

اس کے آنسو عارض کی شرٹ اور اس کے لپیٹے دوپٹے میں جزب ہوئے تھے۔

حیام۔۔!

جی عارض۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

کیامیں نے آپ کو کبھی بتایایہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں کتنی خوبصورت لگتی ہے۔۔۔ کہتے ہی اس نے حیام کا ہاتھ اٹھاکر چوماتھاوہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔

عارض آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی تھی۔۔۔؟

اور آگر آپ اتنے سالوں سے پاکستان میں تھے تو ہم سے ملنے کیوں نہیں آتے تھے۔۔۔؟

میں ہمارے بچپن کے اس قائم کردہ رشتے کوایک بوجھ سمجھتاتھاجو ہمارے والدین نے ہماری مرضی کے بغیر قائم کیاتھا۔

میری اپنی شریک حیات کے لیے کچھ ترجیحات تھی۔

اتنے سال میرا آپ سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔۔۔

میں نہیں جانتاتھاکہ آپ کیسی ہوں گی آپ کا کردار کیساہو گا۔

میں جب بھی ہمارے رشتے کے بارے میں سوچتاتھاتوچاہتاتھاکہ اس رشتے سے خود کو آزاد کرلوں۔

حیام دم سادھے اسے سن رہی تھی جو دھیمے دھیمے لہجے میں بول رہاتھا۔

پھر جب آپ مجھے یونیورسٹی میں ملی تو آپ میری ترجیحات پر پورااتر رہی تھیں۔

مجھے آپ سے پہلی نظر میں محبت نہیں ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پھر۔۔؟حیام نے حیرت سے پوچھا تھا۔

میں نے آپ کو سب سے پہلے یونیورسٹی میں ایک گانا گاتے سنا تھا۔۔ آپ کی سالگرہ والے دن۔

اس دن میں آپ کو یاد کرتے گا رہی تھی۔

پھر آپ کی فائیل جب گم ہوئی تھی میں اس پر آپ کا نام پڑھ کر ایک لمحے کو ٹھٹکا تھا۔

مگر پھر سوچا ایک نام کے بہت سے لوگ ہوتے ہیں اور آپ کا پورا نام تو حیام احمد حیات ہے۔

یعنی مجھے اپنا پورا نام اس فائیل پر لکھنا چاہیے تھا حیام شرارت سے بولی تھی۔

آپ کا نام سن کر میں بھی چونکی تھی۔

مگر آپ نے مجھے اپنا پورا نام کیوں نہیں بتایا تھا۔۔؟حیام نے شکوہ کیا تھا۔

معلوم نہیں حیام شاید ہمارا ملنا اور اپنے رشتے کے بارے میں جاننا ایسے ہی لکھا تھا۔ مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی تھی جب چودہ اگست والے دن آ مجھ سے ٹکرائیں تھیں تب آپ نے نانا جان کیوں بولا تھا۔۔؟

حیام نے سر اٹھا کر عارض کو دیکھا تھا۔

مجھے آپ سے نانا جان کی خوشبو آتی ہے۔حیام نے واپس اس کے کندھے پر سر رکھا تھا۔

حیام کی بات پر عارض مسکرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے سب سے زیادہ نانا جان سے محبت تھی۔

اور مجھ سے۔۔۔؟حیام نے اس کی سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔

میرے دل کی ہر دھڑکن اس بات کی گواہ ہے کہ آپ میری حیات میری زندگی ہیں۔

عارض نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے۔

عارض آپ نے بتایا نہیں آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی تھی۔۔۔؟

جس دن ہمارا ٹکراؤ ہوا تھا۔

اس دن آپ کے ٹکرانے پر میرا دل الگ انداز میں دھڑکا تھا اور زمل کی سالگرہ پر مجھے آپ سے محبت ہوئی تھی اور پھر محبت عشق میں بدلتی گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آپ کو یاد ہے آپ سے اس دن میرے منہ پر کیک لگا تھا۔

جی۔۔۔

اگر یہ حرکت زین یا عالیان میں سے کوئی کرتا تو ان کی خیر ناں ہوتی۔

اس بات پر حیام کی کھلاہٹ گونجی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض آپ سب کے ساتھ اتنا روڈلی کیوں پیش آتے ہیں۔۔۔؟

حیام میں ایک آزاد ماحول میں بڑا ہوا ہوں جہاں ایک لڑکا لڑکی کی دوستی بہت عام ہے بلکہ دوستی کے نام کے پیچھے وہ بہت سی حدود توڑتے ہیں۔

وہاں سب کو ان کی حدود میں رکھنے کے لیے میں نے یہ رویہ اپنایا تھا آہستہ آہستہ وہ میری شخصیت میں شامل ہو گیا۔

حیام نے مسکرا کر عارض کو دیکھا تھا۔

حیام اب آپ کو کمرے میں جانا چاہیے کچھ دیر آرام کر لیں۔

عارض اپنا حصار توڑ کر اٹھا تھا۔عارض نے اپنا جائے نماز اٹھایا تھا۔

عارض آپ سب ناشتہ کتنے بجے کریں گے۔حیام نے اٹھتے ہوئے سوال کیا تھا۔

دس بجے تک۔۔

اوکے۔۔۔کہتے ہی حیام اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

صبح کے نو بج رہے تھے جب افشاں کی آنکھ کھلی اس نے ان تینوں کو بھی اٹھا دیا تھا۔وہ سب فریش ہو کر باہر آئیں تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عارض اور زین لاونج میں بیٹھے ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھے جبکہ ارمان اپنے فون پر لگا تھا اور عالیان اپنے کمرے میں تھا۔

حیام کی نظر عارض پر گئی تھی۔

وہ کالے رنگ کی شلوار قمیض میں بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔حیام کو اپنی جانب دیکھتا پا کر وہ مسکرایا تھا۔

حیام نے اسے پہلی بار شلوار قمیض میں دیکھا تھا۔

بیگم ناشتہ ملے گا۔۔؟

جی میں ابھی بناتی ہوں۔کہتے ہی حیام نے اپنے قدم کچن کی جانب بڑھائے تھے۔

زری اس کے ساتھ کچن میں آئی تھی جبکہ نور اور افشاں کو اس نے کمرے درست کر کے آنے کا کہا تھا۔

نور سر ہلاتے زین اور عارض کے کمرے میں چلی گئی اور افشاں ارمان اور عالیان کے کمرے میں گئی تھی۔

افشاں جب کمرے میں داخل ہوئی تھی اسے واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔شاید عالیان واشروم میں تھا۔

کمرہ درست کرتے افشاں کی نظر سامنے دیوار پر لگی عالیان اور ارمان کی تصویر پر گئی تھی۔

وہ قدم قدم چلتی اس تصویر کے سامنے جار کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مسکراہٹ لیے عالیان نے ارمان کے کندھوں پر اپنا بازو پھیلایا ہوا تھا۔

افشی نے نرمی سے اس کی تصویر کو چھوا تھا۔

آپ بہت اچھے ہیں عالیان۔

آپ اتنے دن مجھ سے دور رہے ہیں۔ مجھے اس بات کا بہت شدت سے احساس تھا کہ میں نے آپ کے ساتھ جھوٹ بولا تھا محبت کا جھوٹا ڈرامہ کیا مگر ان سب کے بعد مجھے معلوم ہی نہیں ہوا میرا ریگریکٹ کب محبت میں بدل گیا۔

ہاں عالیان خالد، افشاں ندیم کو آپ سے محبت ہو گئی ہے۔

آپ کی سچائی اور اچھائی نے مجھے اپنا گرویدہ بنالیا ہے۔

میں آپ کے سامنے کبھی اپنی محبت کا اظہار نہیں کروں گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آپ کو میری محبت کو تلاشنا ہو گا۔

وہ کبھی بھی محبت کی راہی نہیں بننا چاہتی تھی اور عالیان نے اسے خود سے محبت کرنے کی ہر وجہ فراہم کی تھی۔

اتنے میں واشروم کا دروازا کھولا تھا اور عالیان باہر آیا تھا۔ وہ اپنے گیلے بال تولیے کی مدد سے صاف کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں ڈریسنگ پر ترتیب شدہ چیزوں کو ایک بار پھر ترتیب سے رکھ رہی تھی جبکہ عالیان کو دیکھ کر اس کا دل بری طرح دھڑکا تھا۔

افشاں آپ یہاں۔۔؟ عالیان حیران ہوا تھا۔

جی وہ بس میں کمرہ ٹھیک کرنے آئی تھی۔ افشاں فوراً باہر کی جانب بھاگی تھی۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر آپ اتنا گھبرا کیوں رہی ہیں۔۔؟

افشاں نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ بس کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

اس کے جانے کے بعد عالیان قدم قدم چلتا آئینے کے سامنے آیا تھا۔

اسے افشاں کے یوں بغیر جواب دیے جانے کی وجہ سمجھ آگئی تھی وہ مسکرایا تھا۔

نور اور افشاں کے کچن میں آنے تک حیام ناشتہ بنانا شروع ہو گئی تھی جبکہ زری آملیٹ کا سامان کاٹ رہی تھی۔

حیام میں پراٹھے بنا بنا کر توے پر ڈالتی جاتی ہوں تم ان کو تلتی جاؤ۔

کام جلدی ہو جائے گا۔ افشاں اپنی قمیض کے بازو تھوڑے اوپر کرتی بولی تھی۔

اوکے۔۔۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نور تم برتن نکال کر ڈائینگ روم میں رکھ آؤ مگر ایک بار اچھے سے صاف کر لینا۔

اچھا۔۔کہتے ہی نور برتن نکال کر صاف کرنے میں مصروف ہو گئی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ سب ناشتہ بنا کر ڈائینگ روم میں موجود تھیں۔

عارض عالیان ارمان اور زین بھی آچکے تھے۔

ناشتے کی خوشبو اچھی آرہی ہے مگر اس کو کھانے کے بعد اللہ ہی ہماری حفاظت فرمائے۔

زین آملیٹ والی پلیٹ تھامتے ہوئے بولا تھا۔

زین اگر آپ کو ہمارے بنائے کھانے پر شک ہے تو آپ اپنے لیے خود بنا سکتے ہیں۔

زری اس کے ہاتھ سے آملیٹ والی پلیٹ کھینچتے بولی تھی۔

ارے ارے میں تو مزاق کر رہا تھا۔خوشبو اچھی ہے یقیناً کھانا بھی اچھا بنا ہو گا۔

جی نہیں بالکل بھی اچھا نہیں ہے آپ اپنے لیے جا کر خود بنائیں۔

حیام بھابھی دیکھیں آپ کی دوست مجھے ناشتہ نہیں کرنے دے رہی۔

زین کی بات پر حیام نے کندھے اچکا دیے تھے۔

سب کھانا شروع کر چکے تھے۔جب ارمان بولا۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان ان پراٹھوں سے امی کی یاد آگئی ہے ناں۔۔؟

ہاں وہ بھی بالکل ایسے ہی ہمیں پراٹھے کے ساتھ آملیٹ اور اچار دیتی تھی۔

ان دونوں کے لہجے میں ان کے لیے بہت عقیدت تھی۔

امی کون۔۔۔؟نور پوچھے بغیر ناں رہ سکی۔

ہماری نانو۔۔۔پ

ہلے یہاں نانو اور نانا ابو رہتے تھے پھر چند سال پہلے ان دونوں کی کار ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ ہو گئی تھی۔

اللہ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

آمین۔۔۔حیام کے کہتے ہی وہ سب ایک ساتھ بولے تھے۔

اس کے بعد ان سب نے خاموشی سے کھانا کھایا تھا۔

ناشتے سے فارغ ہو کر وہ چاروں باہر چلے گئے تھے جبکہ وہ چاروں چینج کر کے لاؤنج میں آبیٹھی تھیں۔

میں نے تمہیں ایک کام کرنے کا کہا تھا۔وہ غصے سے چیخی تھی۔

دوسری جانب سے نجانے کیا کہا گیا تھا وہ چونکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں گئے ہیں وہ۔

مجھے کل تک نہیں آج شام تک ہی بتاؤ اور اگر تم نا کر سکے تو میں کسی اور کو کہہ دوں گی۔

اس نے فون بند کر کے اپنے بیڈ پر پھینکا تھا۔ تم کب تک مجھ سے بچو گی حیام تمھاری موت میرے ہی ہاتھوں لکھی ہے۔

وہ جنونی انداز میں قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔

پھر اپنی آنکھوں پر سن گلاسز لگاتی وہ باہر کی جانب بڑھی تھی۔

بلیک ہیلز میں قید پاؤں اس نے اپنے کمرے سے باہر نکالا تھا۔

وہ سیاہ جینز اور ریڈ شرٹ میں ملبوس ریڈ لپسٹک لگائے قدم قدم چلتی سیڑھیاں اتر رہی تھی۔

میم آپ کے لیے ایک کال ہے۔

وہ باہر کی جانب بڑھ رہی تھی جب اس کی ملازمہ نے اسے آواز دی۔

کس کی کال ہے تنفر سے پوچھا گیا تھا وہ ان چھوٹے لوگوں کے منہ لگنا کب پسند کرتی تھی۔

میم کوئی حمزہ ہے وہ کہہ رہے تھے آپ نے ان کو ایک کام کا کہا تھا۔

ثنا ذیشان نے غصے سے ملازمہ کو گھورا تھا اور تیزی سے فون کی جانب بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میرے سیل پر کال کرتے تمھیں موت آ رہی تھی اور گھر کے ملازموں کو کچھ بھی بتانے کی تمھاری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔؟

ایک کام دیا تھا تمھیں حمزہ تم نے وہ بھی نہیں کیا۔۔۔

شٹ اپ اور اب دوبارہ کال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس نے غصے سے فون رکھا تھا اور تن فن کرتی باہر نکل گئی تھی۔

وہ اس وقت حیات ہاؤس کے سامنے کھڑی تھی۔

ہاتھ بڑھا کر اس نے بیل بجائی۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھولا تھا۔

جی آپ کو کس سے ملنا ہے۔۔؟

گل نے دروازے کھولتے ہی شائستگی سے پوچھا تھا۔

کیا یہ حیام احمد کا گھر ہے۔۔۔؟

جی۔۔؟ گل کی آنکھوں میں اسے دیکھ کر حیرت تھی۔

میں ان کی دوست ہوں مس ذیشان۔

Posted On Kitab Nagri

ثنا نے گلاسز اپنے سے پر ٹکائی تھیں۔

جی آیئے۔ گل نے اسے اندر آنے کی دعوت دی تھی اور پھر اسے ڈرائینگ روم میں بیٹھایا تھا۔

آپ بیٹھیں س میں آنٹی کو بھیجتی ہوں۔

جی۔۔۔

گل کے جاتے ہی ثنا نے ایک نظر اس کمرے پر ڈالی تھی۔

شکل اور کپڑوں سے تو یہ بہت ہی مڈل کلاس لگتی ہے۔

مگر ہے خاصی امیر۔

اس کے باپ کے پاس میرے باپ سے زیادہ دولت نہیں ہو گی۔

اسلام علیکم بیٹا۔۔۔! ایمان بیگم نے آتے ہی سوال کیا تھا۔

ہائے آنٹی میں مس ذیشان ہوں حیام کی دوست۔

بیٹھو بیٹا۔۔۔ ایمان بیگم نے بامشکل اپنے تاثرات کو قابو کیا تھا۔

آنٹی میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ایکچولی میری اسلام آباد کی فلائیٹ ہے آپ حیام کو بلا دیں۔

بیٹا حیام گھر نہیں ہے وہ اپنے دوستوں کے ساتھ گئی ہوئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اوہ۔۔اس نے مجھے بتایا تھا مگر کب جانا ہے یہ نہیں بتایا تھا۔

آنٹی وہ کب تک واپس آئے گی۔

بیٹا کچھ دن ان کو لگ جائے گے۔

آپ اس کو کال کر لیں۔

ایکچیولی آنٹی وہ مجھے کب سے اپنے گھر انوائیٹ کر رہی تھی مگر میں بیزی تھی۔

چلیں پھر کبھی اس سے ملاقات ہو جائے گی۔

میں اس کو سرپرائز دینا چاہتی تھی۔

بیٹا وہ ابھی اسلام آباد گئی ہے آپ بعد میں ان سے مل لیجئے گا۔

آنٹی وہ اسلام آباد ہے۔۔۔؟

اوہ ڈیٹس گڈ میں بھی وہی جا رہی ہوں آپ مجھے اس کا اڈریس دے سکتی ہیں میں وہاں اس سے مل لوں گی۔

اوکے میں لاتی ہوں کہتے ہی ایمان بیگم باہر نکل گئی تھی۔

ثنا کے چہرے پر ایک شاطرانہ مسکراہٹ تھی۔

یہ لیں بیٹا۔۔۔ایمان بیگم نے اسے ایک پرچی تھمائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شکریہ آنٹی۔۔۔میں اب چلتی ہوں میری فلائیٹ کا ٹائیم ہو رہا ہے۔

ثنا اٹھ کر جانے لگی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

پھر دروازے کے قریب جا کر رکی آنٹی آپ حیام کو میرے بارے میں مت بتائے گا میں اسے سرپرائز دینا چاہتی ہوں۔

اوکے۔۔۔ایمان بیگم نے مسکرا کر جواب دیا تھا اور واپس اندر کی جانب بڑھ گئیں تھی۔

گاڑی میں بیٹھ کر ثنا نے اپنا بیگ ایک جانب پٹکا تھا اور اس پرچی کو اپنی مٹھی میں دبایا تھا۔

حیام احمد اب تمہیں برباد کرنے سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا تم نے میری محبت پر قبضہ کیا ہے نا۔ تمھارا انجام اچھا نہیں ہو گا۔

رات کے اندھیرے نے اپنی چادر ہر سو پھیلا رکھی تھی۔

وہ سب لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے۔عارض ارمان عالیان اور زین ٹی وی پر میچ دیکھنے میں مصروف تھیں۔

نور اور حیام اپنے اپنے فونز پر ناولز پڑھنے میں مصروف تھیں جبکہ زری کوئی ڈرامہ دیکھ رہی تھی اور افشی سب کے لیے چائے بنا رہی تھی۔

چلیں جی سب آجائے چائے پی لیں۔افشاں نے کپس والی ٹرے ٹیبل پر رکھتے سب کو مخاطب کیا تھا۔

گول۔۔۔!عارض اپنے دونوں بازو ہوا میں بلند کر کے چیخا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے اسے کڑے تیوروں سے دیکھا تھا۔

سوری سوری اب نہیں کرتا کہتے ہی عارض نے اپنا چائے کا کپ اٹھایا تھا۔

زین ارمان اور عالیان اپنا اپنا کپ تھام چکے تھے۔حیام نے بھی اٹھ کر اپنا اور زری کا کپ تھاما تھا اور اس کے ساتھ قالین پر جا بیٹھی۔

شکریہ حیام۔۔!زری نے کپ تھامتے ہی اس کا شکریہ ادا کیا جبکہ افشی پہلے ہی نور کو چائے دے چکی تھی۔

وہ سب اپنی اپنی باتوں میں مصروف چائے پی رہے تھے۔

کیا خیال ہے ہم کوئی گیم کھیلیں۔۔۔زین ٹی وی بند کرتا ایک کشن اپنی گود میں رکھتا بولا تھا۔

کس قسم کی گیم۔۔؟اپنا کپ ٹیبل پر رکھتے حیام بولی تھی۔

میرا خیال ہے کہ ہم کسی گیم کی جگہ اپنی کوئی نہ کوئی بات سب سے شیئر کریں۔۔۔

نائیس آئیڈیا زری۔۔۔عارض نے بھی اپنا کپ ٹیبل پر رکھا تھا۔

مگر کس طرح کی بات ہم شیئر کریں گے۔

نور میرے خیال سے ہم سب اپنی وہ وشز شیئر کرتے ہیں جو ہم چاہتے ہیں یا چاہتے تھے کی پوری ہوں۔

زری کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

گڈ پھر اس لے لیے سب نیچے قالین پر بیٹھتے ہیں اور ایک دائرہ بناتے ہیں۔

میوزک پلے کریں گے اور کشن جس کے پاس بھی ہو گا وہ سب سے پہلے اپنی وش بتائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

زین کہتے ہی حیام اور زری کے ساتھ قالین پر آکر بیٹھا تھا اور جو اپنی وش بتا دے گا وہ اس دائرے سے باہر ہو جائے گا۔

ٹھیک ہے۔۔۔

سب ایک ساتھ بولے تھے۔

اگلے ہی لمحے وہ سب ایک دائرہ بنا چکے تھے۔ مگر کچھ یوں تھا۔ سب سے پہلے ارمان، ارمان کے ساتھ زین، زین کے ساتھ عالیان اور عالیان کے ساتھ عارض بیٹھا تھا۔

جبکہ عارض کے ساتھ حیام، حیام کے ساتھ زری، زری کے ساتھ افشی اور افشی کے ساتھ نور بیٹھی تھی اور بالکل ارمان کے ساتھ تھی۔

نور اور ارمان ایک دوسرے سے لڑنے میں مصروف تھے۔

وہ دونوں آلتی پالتی مار کر بیٹھے ہوئے تھے مگر اپنی ایک ٹانگ کبھی نور ارمان کی ٹانگ کے اوپر رکھ رہی تھی تو کبھی ارمان۔

ان دونوں کی ابھی یہ لڑائی جاری تھی جب افشی نے حیام کو اپنی جانب کھینچا تو ان دونوں کے درمیان تھوڑا فاصلہ آگیا۔

Posted On Kitab Nagri

نور ابھی بھی ارمان کو گھور کر دیکھ رہی تھی۔

عارض ٹی وی پر سونگ لگا چکا تھا سونگ کے ساتھ ساتھ کشن وہ ایک دوسرے کی جانب اچھار ہے تھے۔

ایک دم سونگ بند ہوا تھا اور کشن افشاں کے ہاتھ میں تھا۔

جی تو افشی میڈم آپ کی کیا وش ہے۔

میری وش ہے۔۔

عالیان بغور افشاں کو دیکھ رہا تھا۔

کاش میں نے یہ سب چوز نہ کیا ہوتا۔

سب نے حیرانی سے افشاں کو دیکھا تھا۔سب سے زیادہ حیران اور بے یقین چہرہ عالیان کا تھا۔

کیا افشی سب کے سامنے مجھ سے محبت کا ڈرامہ کرنے والی بات کرنے لگیں ہیں۔۔۔؟

اس کے آگے وہ کچھ سوچتا حیام کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی۔

افشی کیا مطلب۔۔؟

تم ہم سب کا ساتھ حاصل کر کے خوش نہیں ہو۔نور خفا خفا سا اسے دیکھ کر بولی تھی۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پھر کیسی بات ہے زری نے بھی کڑے تیوروں سے پوچھا تھا۔

میرا مطلب تھا کاش میں میتھ کو چوز نہ کرتی۔ میری سب سے بڑی خواہش وکیل بنا تھی۔ میں ایڈوکیٹ افشاں ندیم بننا چاہتی تھی۔ افشی کے بات پر عالیان کے چہرے کا رنگ اڑھ گیا تھا۔

میں یشل کو جس چیز سے روک رہا تھا یہ جنونی لڑکی بھی وہی کرنا چاہتی ہے۔

عالیان کا دل کیا وہ اپنا ماتھا پیٹ لے۔

مگر اب کیا فائدہ اب تو میں نے میتھ میں ایڈمیشن لے لیا وہ بھی اس حیام کی بچی کی وجہ سے کہتے ہی افشاں نے کشن حیام کی جانب اچھالا تھا جو اس نے بروقت تھام لیا تھا۔

ہاں تو کیا اگر تم لا میں ایڈمیشن لے لیتی تو کیا ہم جیسی دوستیں ملتیں۔۔۔ نور نے ستائش سے کہا تھا۔

نہیں۔۔ افشاں بھی کھل اٹھی تھی۔

چلو بھئی اب دوبارہ کشن پاس کرو۔

زین تالیاں بجاتے بولا تھا۔

افشاں دائرہ سے باہر نکل گئی تھی اور دائرہ چھوٹا ہو گیا تھا۔

ایک بار پھر میوزک چلا تھا اور سب نے کشن اچھالا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس بار کشن زین پر آکر رکا تھا۔

تو میری وش ہے کہ۔۔۔

زین نے رک کر ایک لمحے کو سب کو دیکھا تھا۔

کہ۔۔۔؟سب ایک ساتھ بولے تھے۔

ویسے میں پہلے ایک بات بتا دوں میری کوئی ایک وش تھوڑی ہے۔۔۔

زین کی بات پر سب نے اپنی آنکھیں گھمائی تھیں۔

پھر کتنی ویشز ہیں تمھاری عالیان اسے دیکھتا پوچھ رہا تھا۔

بہت ساری۔۔۔زین نے بہت کو خاصا لمبا کیا تھا۔

اب ہم پر کرم کرکے یہ بہت ساری بتا ہی دو۔ ارمان نے اسے گھورا تھا۔

اب ساری وشز بتائی تھوڑی جاتیں ہیں۔۔۔زین نے اپنی بتیسی کی نمائش کی تھی۔

پھر۔۔۔اب کی بات عارض بولا تھا۔

چلو میں اپنی چھوٹی چھوٹی وشیز میں سے ایک سب سے بڑی والی بتا دیتا ہوں۔

بکو۔۔۔عالیان نے بھی اسے گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میری وش ہے کہ میری اس کمینے کی طرح ایک بزنس ایمپائر ہو۔۔ کہتے ہی زین نے عارض کی جانب اشارہ کیا تھا۔

مگر یہ سالا اپنی کامیابی کی سکلز نہیں بتاتا۔۔۔

زین کے سالا کہنے پر حیام نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا جبکہ عارض نے کشن اٹھا کر اس کے منہ پر مارا تھا۔

تیرے اندر یہ صلاحیت نہیں ہے کہ تو میرے جیسی ایمپائر کھڑی کر سکے۔۔۔

کمینے تو نے کون سا خود کھڑی کی ہے۔زین نے وہی کشن اب عارض کی جانب پھینکا تھا۔

کیا ہوا اگر میں نے کھڑی نہیں کی۔۔۔

مگر اسے آگے تو میں نے ہی بڑھایا ہے ناں۔۔۔

ان دونوں کی بحث کافی دیر تک جاری رہی تھی جسے زری نے ختم کروایا تھا۔

گیم ایک بار پھر شروع ہوئی تھی۔

اگلی باری عالیان کی آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میری وش ہے کاش میں حالات کو بدل پاتا۔ جو سب ہماری زندگیوں میں ہوا ہے جو سب ہم نے کھویا ہے کاش میں وہ واپس لا پاتا۔ عالیان افشاں کی جانب دیکھتا بول رہا تھا کاش کہ میں ایرہ پھوپھو اور بابا کو واپس ہماری زندگیوں میں لا سکتا۔ مگر مرنے والے کب واپس آتے ہیں۔

اس کی آواز میں نمی شامل ہو گئی تھی وہ خاموشی سے اس دائرے سے نکل گیا تھا۔ افشاں یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔

ایک بار پھر میوزک آن ہوا تھا۔

عالیان نے اپنی نم آنکھیں صاف کی تھی۔ اور یہ سب افشاں نے دیکھا تھا۔

اگلی باری نور کی تھی۔۔۔

میری وش ہے کہ میرا بندہ مجھے کھونے سے ڈرے اور اسے میری ایک پل کی بھی دوری برداشت نہ ہو۔۔۔ نور چہکی تھی۔

مطلب نور آپ سیدھا سیدھا کہہ دیں۔

کیا۔۔؟

زین کی بات پر نور نے ابرو اچکا کر پوچھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو فیوچر میں جورو کا غلام چاہیے۔

کوئی نہیں آپ کو مل جائے گا۔

کیا انداز تھا زین کا۔

ویسے بھی یہ آج کر عام رواج بن گیا ہے کیوں عارض۔۔۔؟ زین نے عارض کو بھی درمیان میں گھسیٹا تھا۔

Just like...

زین اب تیری زبان نہ نکلے باہر۔۔ اندر رکھ اسے۔ عارض دبا دبا پھنکارا تھا۔

وہ جانتا تھا زین کی تمام توپوں کا رخ اس وقت اس کی جانب ہے۔

جسٹ لائیک کے بچے جب تیری باری آئے گی پھر تم سے پوچھوں گا میں۔۔۔

ایک بار پھر میوزک چلا تھا اب زری کی باری آئی تھی۔

اپنی باری پر وہ سوچ میں پڑ گئی تھی۔

لگتا ہے زری آپ کی کوئی بہت بڑی وش ہے جو ابھی تک لینڈ نہیں ہو رہی اور آپ یوں سوچ میں پڑ گئیں ہے۔

جی بہت بڑی۔۔۔ عالیان کے کہتے ہی زری بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میری سب سے بڑی خواہش ہے کہ کاااااااش۔اس کا کاش اتنا لمبا تھا کہ سب اس کی جانب دیکھنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

کاش کہ میرا کوئی بھائی ہوتا جو میرے لاڈ اٹھاتا۔

زری کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔

زری ہمیں لگا تھا کی آپ کہنے لگی ہیں کاش کہ ہمارا بھی کوئی بھائی ہوتا جو آپ کے لاڈ اٹھاتا۔

عالیان کی اس بات پر سب ہنسے تھے۔

زری نے بھی نم آنکھیں صاف کی تھیں۔نہیں نہیں مجھے آپ لوگوں کے بھائی کی نہیں اپنے بھائی کی ضرورت ہے۔

زری ہم سب آپ کے بڑے بھائی ہی ہیں۔آئندہ کبھی ایسا مت کہیے گا کہ کاش آپ کا کوئی بھائی ہوتا جس سے آپ اپنے لاڈ اٹھواتی۔

آپ ہم سب سے لاڈ اٹھوائیں۔۔۔آخر کو اب ہم آپ کے بھائی ہیں۔

ارے نہیں بابا مجھے کوئی بہن نہیں چاہیے میں اکلوتا ہی اچھا ہوں۔۔۔

اور ویسے بھی میں اپنے بچوں پر پھوپھو کا ظلم برداشت نہیں کر سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

اوہیلو مسٹر اپنے خوابوں سے باہر نکل اپنی نہیں تو ہماری بہن کے لیے آئیس کریم لے کر آ۔

تمھیں نہیں مگر ہمیں تو اپنے بچوں کے لیے پھوپھو چاہیے۔

کیوں حیام۔۔۔؟ عارض درمیان میں حیام کو لے آیا تھا۔

جی نہیں یہ میرے بچوں کی خالہ ہو گی نہ کہ پھوپھو۔

ہمارے سب بچے زری کو خالہ ہی کہیں گے۔

مطلب آپ کو کتنے بچے چاہیے۔

عارض حیام کی سب بچوں والی بات پر حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

لوگ کہتے ہیں بچے دو ہی اچھے مگر بچے چار ہونے چاہیے۔۔۔۔

دو بیٹیاں اور دو بیٹے۔

وہ کیوں۔۔؟ عارض نے حیرت سے پوچھا تھا۔

تاکہ کسی بھی بچے کو یہ ناں ہو کہ ان کے پاس اپنے ماں باپ کے بعد باتیں شیئر کرنے کے لیے کوئی بہن بھائی نہیں ہے۔

عارض کا حیرت سے منہ کھل گیا تھا۔ مگر اس نے فوراً خود پر قابو پایا تھا۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

پھر چار کیوں۔۔۔؟زیادہ ہونے چاہیے ناں۔۔۔

عارض شرارت سے اس کے کان کے قریب بولا تھا۔

عارض کی بات پر اسے احساس ہوا تھاوہ جلدی جلدی میں کیا بول گئی ہے۔

زری تم فکر نہیں کرو تمھارے لیے ایک ایساشہزادہ آئے گا جو تمھیں ہم سب سے زیادہ چاہیے گا۔

حیام نے فوراًبات بدلی تھی۔

لو آ گیاشہزادہ سب کے لیے آئیس کریم لے کر۔

شہزادہ۔۔۔سب ایک ساتھ بولے تھے۔

ہاں تو میں ایک شہزادہ ہی ہوں وہ بھی اکلوتا اپنے ماں باپ کی سلطنت کا۔

تم آئیس کریم اتنی جلدی کیسے لے آئے ہو۔۔؟

بھائی آئیس کریم یہاں فریزر میں موجود تھی۔کچھ دیر پہلے ہی تو ہم لے کر آئے تھے۔

اچھا۔۔۔!

مجھے لگتا ہے تم لوگ ہل ول گئے ہو۔

زین سب کو ان کی آئیس کریم پکڑاتا بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جہاں تم جیسی بلا ہو وہاں سب کیسے سیٹ رہ سکتا ہے۔۔۔

عالیان کی بات پر زین نے اپنی آنکھیں گھومائی تھیں۔

گیم ایک بار پھر شروع ہوئی تھی۔

اب کی بار کشن حیام پر آکر رکا تھا۔

بھابھی آپ کی سب سے بڑی کیا وش ہے۔زین نے آئیس کریم کھاتے سوال کیا تھا۔

میری وش تھی۔۔۔حیام بولی تھی۔

تھی کیا مطلب بھابھی اب نہیں ہے۔۔۔عالیان کی جانب سے سوال آیا تھا۔

جب وش پوری ہو جائے تو ہماری وش وش نہیں رہتی۔

خواب دیکھنا اچھی بات ہے۔۔۔مگر خوابوں میں جینا اچھا نہیں ہے۔

یہ جانتے ہوئے بھی میں نے اپنی زندگی کے کئی سال اس ایک خواب کے زیر اثر گزارے ہیں۔

خواب اور خواہشات حقیقت کی شکل اختیار کر لیں۔

کس کی خواہش نہیں ہوتی،میری بھی تھی۔آہستہ آہستہ ان سب خوابوں نے حقیقت کی شکل لے لی۔

حیام مسکرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی مسکراہٹ کے پیچھے سالوں کی داستان نور زری اور افشی بہت اچھے سے جانتی تھیں۔

بھابھی آپ کے خوابوں کی کیا تعبیر نکلی پھر۔۔۔؟

ارمان نے تجسس سے پوچھا تھا۔

میرے ہر خواب کی تعبیر عارض احمد وہاب ہیں۔

حیام نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

Thank you Aareez for being my life partner

مسکراتے ہوئے حیام دائرے سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

یعنی وہ مزید کچھ نہیں کہنا چاہتی تھی۔

عارض اس کو مسکراہٹ لیے گھیرے سے باہر نکلتا دیکھ رہا تھا۔۔ وہ ہمیشہ ایک نئے انداز سے اسے حیران کر جاتی تھی۔

حیام کا ایک جانب رکھا کشن اٹھا کر ارمان نے عارض کو مارا تھا۔

گانا شروع ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض اور ارمان کشن ایک دوسرے کی جانب اچھال کم اور مار زیادہ رہے تھے۔ سونگ بند ہوا تھا کشن عارض کے ہاتھ میں تھا۔

چلو جناب عارض اب بتاؤ تمھاری کیا خواہش ہے۔۔۔

عارض نے حیام کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

میری خواہش ابھی صرف حیام جان سکتیں ہیں۔

ہم کیوں نہیں عارض بھائی۔۔۔ زری اداسی سے بولی تھی۔

وقت آنے پر آپ سب کو بھی معلوم ہو جائے گی۔۔۔ کہتے ہی عارض حیام کے ساتھ تھوڑا پیچھے ہو کر بیٹھا تھا۔

اور اس کے کان کے قریب ہوتے بولا تھا۔

میری سب سے بڑی خواہش ہے ہماری سب سے پہلی اولاد بیٹی ہو۔

عارض کی بات پر حیام مسکرا کر سر جھکا گئی تھی۔ جبکہ سب بغور ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

اہمم اہمم۔۔! ارمان کھنکارا تھا۔ عارض ابھی ہم کنوارے ہیں۔

ارمان کی بات پر عارض نے اسے کشن کھینچ کر مارا تھا۔

تم لوگ کنوارے ہو اس میں میرا کیا قصور ہے جا کر اپنے لیے بھی کوئی لڑکی ڈھونڈو۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی شادی وادی کا کوئی پلین نہیں ہے میرا اہاں مگر کوئی اچھی لڑکی مل جائے تو ارادہ بدل بھی سکتا ہے۔

ارمان آپ کو کیسی لڑکی چاہیے۔۔؟زری پوچھے بغیر ناں رہ سکی۔۔۔

مجھے معصوم لڑکی بالکل نہیں چاہیے۔۔۔

یعنی آپ کو لڑاکا طیارہ چاہیے زری کھکھلائی تھی۔

اب ایسا بھی نہیں کہا میں نے۔۔۔

میرا مطلب تھا کہ لڑکی بہادر ہو۔

سب کو جواب دے سکے اپنے حق کے لیے آواز اٹھا سکے۔

اس کی پیاری سی آنکھیں ہوں۔

جیسے کہ وہ ہے ناں۔۔۔

کیا۔۔۔؟سب ایک ساتھ بولے تھے۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

جو ان کی آنکھوں سے بیان ہوتے ہے

وہ لفظ شاعری میں کہاں ہوتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

سالے لوفر انسان ۔۔۔!زین اس کی کمر پر چڑھ کر اسے نیچے پٹک چکا تھا اور اب اس پر مکوں کی برسات کر رہا تھا۔

ایسی چھیچھوروں والی حرکتیں کرے گا تو یونہی مار کھائے گا لڑکیوں سے بھی۔

عالیان کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھا۔

عارض بھائی روکیں ان تینوں کو۔۔۔زری نے ان کو دیکھتے ہوئے عارض کو کہا تھا جو آپس میں گتھم گتھا ہو رہے تھے۔

میں کچھ نہیں کر سکتا عارض نے کندھے اچکا دیے تھے۔۔۔

رات کی چاندنی یونہی ان کے یاد گار لمحات کو اپنی چادر میں سمیٹ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یار یہ آج یونیورسٹی میں انتشار کیوں ہے۔

ارے ارے بھائی آرام سے دھکا کیوں دے رہے ہو۔

نجانے آج سب کو اتنی جلدی کیوں ہے۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی یہ سب لوگ کہاں جارہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

یا اللہ خیر ہو بس کہیں آج یونیورسٹی میں کچھ ہو تو نہیں گیا آپ سب آئیں گے میرے ساتھ۔

میں بھی ناں دیکھیں آپ سب سے پوچھنے بیٹھ گئی ہوں۔۔

آیئے ہم سب اس کے پیچھے چلتے ہیں۔

افف اللہ۔۔! ارے یار یہ کونسا اندھا ہے جو مجھے دھکا دے کر گیا ہے ہائے میری گلاسز۔۔۔

مجھے کچھ نظر بھی نہیں آرہا۔

یار کوئی تو میرا چشمہ پکڑا دو میں آگے ناول کیسے لکھوں گی۔

میرے پاس تو کوئی زین بھی نہیں ہے جو مجھے نئی گلاسز لے کر دے۔

پیاری بہن یا بھائی تم جو بھی ہو زرہ بتانا یہ ٹوٹی تو نہیں۔

نہیں ۔۔

اچھا چلو شکر ہے۔ورنہ میں کسی زین کو کہاں سے ڈھونڈتی۔۔۔

اوہ سوری میری وجہ سے آپ سب کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔

میں بھی ناں چلیں آئیں ہم اندر بخاری گراونڈ کی جانب چلتے ہیں۔

مجھے لگتا ہے یونیورسٹی میں کوئی فنکشن ہے۔

Posted On Kitab Nagri

آپ سب کو کیا لگتا ہے۔ خیر کوئی بات نہیں ابھی پتا چل جائے گا۔ کیا کہا آپ نے سب کے ہاتھوں میں کتابیں دیکھی ہے اس کا مطلب.جی جی بالکل صحیح سمجھا آپ نے ان سب کے امتحانات ہونے والے ہیں۔

ارے ادھر دیکھیں وہ کون ہے جس نے پورے کا پورا اپنا سر ہی کتابوں کے ڈھیر میں دیا ہوا ہے۔

کوئی اس کو بتاؤ اس بچاری کی نظر کمزور ہو جائے گی۔

ایکسکیوز می سسٹر۔

اس نے کتاب سے سر نکال کر دیکھا تھا۔

اوہو آپ کو تو پہلے چشمہ لگ ہوا ہے۔ میں کیسے بھول گئی میں نے ہی تو اس چشمے کو ان کی شخصیت کا حصہ بنایا تھا۔

جی تو آپ سب جان گئے ہوں گے یہ کون ہے۔ نہیں نہیں یہ زری نہیں ہماری پیاری سب کی لاڈلی حیام ہیں۔

جی جی وہی جنہوں نے پچھلی قسط میں اپنے شوہر کو انارکلی بازار کی خاک چھنوائی تھی۔ خیر ان کو پڑھنے دیں ہم آگے چلتے ہیں ۔

Posted On Kitab Nagri

ارے ارے آرام سے یہ کتابوں کے ڈھیر لے کر کون رہا ہے یار کوئی اس لڑکی سے پوچھ لو اس نے اتنا پڑھنا بھی ہے یا نہیں۔

پتا نہیں لوگ اتنی کتابیں کیوں پکڑ لیتے ہیں جتنی انہوں نے پڑھنی نہیں ہوتی۔

اپس سوری۔۔۔ یہ تو ہماری اپنی زری ہے آپ ان کے بارے میں بالکل بھی ایسا مت سوچیں جیسا میں نے آپ کو بتایا ہے یہ بہت پڑھنے والی ہیں۔

وہ دیکھیے ان کے پیچھے نور اور افشی بھی ہیں مگر یہ دونوں کس بات پر بحث کر رہی ہیں آیئے ذرا ان کی بحث سنتے ہیں۔

نور یہ والا سوال جس فارمولے سے تم نے کیا ہے وہ مجھ سے نہیں ہو رہا۔ تم ایک دفعہ اس طریقے سے کر کے دیکھو جس طرح میں نے کیا ہے زیادہ آسان ہو جائے گا۔

افشی جو مرضی فارمولا استعمال کر لو جواب تو ایک ہی آئے گا۔

ہاں مگر نور جس طریقے سے تم نے کیا ہے بعد میں تمہیں خود کو ہی بھول جائے گا اس لئے بہتر ہے کہ تم آسان طریقے سے کر لو۔

نہیں میں نہیں بھولوں گی۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے تمھاری مرضی افشاں نے کندھے اچکا دیے تھے۔

مگر نور اپنی بات پر بضد تھی کہ اس نے اسی طریقے سے کرنا ہے جس طرح اس نے کیا ہے اور اس کو یہی آسان لگتا ہے۔

حیام یار تم نے اپنا منہ کیوں سجھایا ہوا ہے یوں لگتا ہے ساری رات روتی رہی ہو۔

ہاں یار وہ بس چھوڑو تم لوگ یہ بتاؤ کتابیں لے آئے ہو۔

کتابیں ہم لے آئیں ہیں مگر تم بتاؤ تو کیوں روئی ہو۔

زری نے اس کے سامنے بیٹھ کر حیام کے ہاتھ تھامے تھے۔

یار۔۔۔! حیام کی آنکھیں بھر آئیں تھی۔ میری جان کیا ہوا ہے۔۔۔؟ نور فوراً اس کے دوسری جانب آ کر بیٹھی تھی۔

عارض بھائی نے کچھ کہا ہے۔

نہیں۔ حیام نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

پھر۔۔؟ افشاں پریشان سی کھڑی اس سے پوچھ تہی تھی۔

وہ امر بیل کا ہیرو مر گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بہت اچھا تھا۔

یا اللہ ان تینوں نے اپنا ماتھا پیٹا تھا۔ حیام یہاں لوگ انسانوں کے مرنے پر نہیں روتے اور تم ایک کہانی کے فرضی کردار کے مرنے پر رو رہی ہو۔

چاہیے فرضی کردار تھا مگر تھا تو انسان ہی۔

اوو۔۔ناول کی دیوانی ناول کی دنیا سے باہر آجاؤ ورنہ تمھارا ایسا ناول بناؤں گی کہ فائنل ایگزامز تک اس کو یاد کرتی رہو گی۔

زری کو غصہ ہی آگیا تھا۔

حیام تمھارے اندر زرا شرم نام کی چیز ہے دو دن بعد ایگزیم ہے اور تمھیں ناول پڑھنے کی پڑی ہوئی ہے

ہاں وہ ناول ختم ہونے والا تھا تو اب پورا نہ کرتی۔

حیام کو عمر جہانگیر کی موت کا لگا دکھ پھر سے یاد آیا تھا۔

اپنا فون پکڑاو مجھے تمھارے فون سے تو میں ابھی سارے ناول ڈیلیٹ کرتی ہو تا کہ ایگزامز تو اچھے سے گزر جائیں۔

زری نے اس کا فون چھینا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر بھائی نے تمہیں ایسی حالت میں دیکھ لیا تو ان کو کیا جواب دو گی بلکہ میں ایسا کرتی ہوں ان کو ابھی بتاتی ہوں کہ پیپر کی تیاریاں کرنے کے بجائے یہ میڈم حیام ناول پڑھنے میں مصروف ہے۔

پھر جو تمھاری اچھی خاصی کلاس لگے گی وہ ہم سب انجوائے کریں گے۔

تم جیسے دوستوں سے تو میرے دشمن ہی اچھے ہیں۔۔۔ حیام منہ بنا کر بولی تھی۔

میڈم دوستوں کے دماغ میں جو بات چل رہی ہوتی ہے اس تک تو شیطان بھی پہنچ نہیں پاتا۔

اپنی بات پر نور خود ہی کھکھلائی تھی۔

چند ہی منٹوں میں وہ تینوں حیام کا ناول نامہ بند کروا کر اسے میتھ نامے کی طرف لے آئیں تھیں۔

دو ہفتے بعد

حیام جلدی کرو پیپر شروع ہو جائے گا افشی مسلسل اس کو ڈانٹ رہی تھی کہ وہ تیز چلے مگر وہ اونگتے ہوئے سستی سے چل رہی تھی۔

ابھی پورے بیس منٹ ہیں۔

حیام کی اس حرکت پر افشی کو غصہ آرہا تھا وہ اس کو اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے لے جانے لگی۔

اگزیم ہال کے باہر پہنچ کر افشاں نے حیام کا ہاتھ چھوڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اندر چلو اب۔۔۔افشی غصے سے بولی تھی۔

یار نیند سے برا حال ہو رہا ہے میرا۔تو میڈم رات کو جلدی سو جانا تھا۔

اچھا اور میرا پیپر تم نے دینا تھا کیا۔۔؟

میں ساری رات بیٹھ کر پڑھتی رہی ہوں۔

یونیورسٹی والوں کو ذرا ہمارا احساس نہیں ہے دو بجے کون پیپر رکھتا ہے۔

یہ یونیورسٹی تمھارے ماموں کی نہیں ہے جو تمھارا خیال رکھے گے یہ لوگ۔۔۔

افشاں حیام کو کھینچ کر اندر لے گئی تھی اور اس کا رول نمبر دیکھ کر اسے کندھوں سے پکڑ کر وہاں بٹھایا تھا۔

اتنے میں نور اور زری بھی آگئی پھر وہ دونوں ان سے باتوں میں مصروف ہو گئیں۔

اسی دوران حیام کی نیند بھی اڑ چکی تھی پیپر شروع ہونے میں پانچ منٹ باقی تھے جب عائشہ آئی۔

کلاس میں داخل ہونے سے پہلے وہ کچھ پڑھ کر کمرے کے دروازے پر پھونکنے لگی اس کی یہ حرکت سب ہی دیکھ رہے تھے۔

عائشہ کیا پڑھ کر پھونکا ہے دروازے پر۔اس کے اندر آتے ہی حیام نے سوال کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے آیت الکرسی پڑھ کر پھونکی ہے تاکہ جو بھی پروفیسر اینویجیلیشن کے لیے آئے وہ بہت اچھا ہو اور ہمیں آرام سے ایک دوسرے سے کچھ بھی پوچھنے کی اجازت دے دے۔

عائشہ کے اتنے رازداری سے کہنے پر وہ مسکرادی۔

حیام کو بتاتے ہی عائشہ اپنی جگہ پر جا بیٹھی تھی۔

ان کا پیپر شروع ہو گیا تھا۔

سب اپنا اپنا پیپر دینے میں مصروف ہو گئے تھے۔

عائشہ کی دروازے پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونکنا رائیگاں نہیں گیا تھا۔

ان کا اینویجیلیٹور اچھا تھا اور اس نے ان سب کو تھوڑی بہت مشاورت کی اجازت دے دی تھی

اور کسی ڈوبتے کے لیے ایک تنکے کا سہارا ہی کافی ہوتا ہے۔

کمرہ امتحان میں دو طرح کے بچے ہوتے ہیں ایک وہ جو اپنا سر تک پیپر سے ہلانے کی ذہمت نہیں کرتے اور دوسرا وہ جن کو دیکھنے سے ہی معلوم ہو رہا ہوتا ہے کہ انہوں نے سارا سال کچھ نہیں پڑھا۔

کمرہ امتحان کا منظر ایسے ہی تھا کہ کچھ پیپر میں سر دیئے لکھنے میں مصروف تھے اور کچھ ادھر ادھر دیکھنے میں۔

Posted On Kitab Nagri

اسی دوران ایک اکیل نامی لڑکا بار بار حیام کو تنگ کر رہا تھا کہ وہ اسے کچھ بتا دے۔ اگر حیام اسے کچھ دیکھا دیتی تو حیام کی چھوٹی چھوٹی لکھائی سمجھنے بیٹھ جاتا اور بار بار پوچھتا کہ کیا لکھا ہے۔

اس کی حرکتوں سے حیام عاجز آگئی تھی۔

آخر کار وہ غصے سے بولی۔ دفع ہو جاؤ اکیل مجھے میرا پیپر کرنے دو اور پھر اس کے بار بار بلانے کی پرواہ کیے بغیر حیام اپنا پیپر کرنا شروع ہو گئی۔

دو ہفتے امتحانات کے دوران سب کا یہی حال تھا آج ان کا آخری پیپر تھا۔

وہ سب ہمیشہ کی طرح آج بھی بھرپور تیاری کے ساتھ آئی تھی زری اور نور چلتی ہوئی حیام اور افشاں کے پاس آئی اور ان کو سلام کیا جبکہ زری نے اونگھتی ہوئی حیام کے سر پر چپت لگائی تھی۔

حیام مریل شکل تو مت بناؤ۔

ہاں یار آج آخری دن ہے میں نے گھر جا کر سکون سے نیند پوری کرنی ہے۔

وہ تو سب ہی کریں گے۔ فائینلی اب ہم ایک اور سمیسٹر سینیر ہو جائیں گے۔

یاہو و۔۔۔ نور کی خوشی اس کی چہرے سے عیاں تھی۔

ایسے کون چیختا ہے نور حیام نے اسے غصے سے گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زری تم نے دروازے پر لگی لسٹ دیکھی ہے۔

نہیں کیوں کیا ہوا ہے۔۔۔؟

ابھی تو کچھ نہیں ہوا تم لسٹ دیکھ آؤ پھر بہت کچھ ہو گا۔

مطلب زری نے نا سمجھی سے حیام کو دیکھا تھا۔

جاؤناں حیام نے اسے دروازے کی جانب دھکیلا تھا۔

لسٹ دیکھ کر زری کو گہرا صدمہ پہنچا تھا۔

اسی صدمے کے اثر میں وہ دو منٹ بعد دوبارہ حیام کے ساتھ آکر بیٹھی تھی۔

زری جھٹکا زیادہ زور سے تو نہیں لگا۔

یار مجھے بھی کچھ بتادو کیا ہوا ہے۔

اس بار ہماری کلاس دو رومز میں بیٹھے گی کچھ رولنمبر اس روم میں ہے اور کچھ ساتھ والے اور تمھارا میرا اور حیام کا اسی روم میں ہے جبکہ زری کا ساتھ والے روم میں ہے بے صبری ہوتی نور کو دیکھ کر افشی بولی تھی۔

یہ کیا باتمیزی ہے زری کو غصہ ہی آگیا تھا۔

زری کیا ہو گیا ہے پیپر تو ہم سب نے اپنا اپنا ہی کرنا ہے پھر پریشانی والی کیا بات ہے۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اپنے دوستوں کو اپنے سامنے دیکھ کر ایک سہارا بھی تو ہوتا ہے پیپر تو میں نے خود ہی کرنا ہے مگر ان ظالموں نے میرا سہارا چھین لیا۔

زری بیچاری کو کچھ زیادہ ہی صدمہ لگ گیا تھا۔ اور پھر غصے سے اپنا سامان اٹھاتی پیر پٹکتی ساتھ والے کمرے میں چلی گئی کیونکہ پیپر شروع ہونے میں پندرہ منٹ باقی تھے۔

وہاں جاکر اس نے سب سے پہلے اپنا رولنمبر ڈھونڈا اور بیٹھ گئی۔

آج زری نے سفید رنگ کا ڈریس پہنا تھا اور ساتھ ہی ہم رنگ حجاب لیا ہوا تھا۔ اس میں وہ بہت ہی پرکشش لگ رہی تھی مگر اس کی چمکتی آنکھوں میں صاف اداسی ظاہر تھی۔

زری کے بیٹھنے کے چند منٹوں بعد ہی ایک فلرٹی لڑکا اس کے پاس آیا۔

زہرہ آج اکیلی نظر آرہی ہو تمھارے ساتھ جو تین چڑیلیں ہوتی ہیں وہ کہاں ہیں۔۔۔؟

کون چڑیلیں۔۔۔؟ زری نے حیرت سے پوچھا تھا۔

ارے زہرہ گنتی کی تین چڑیلیں ہی تو ہیں تمھارے پاس جو ہر وقت تمھارے ساتھ ہی چپکی رہتی ہے زری کو سمجھ آگیا تھا کہ وہ حیام نور اور افشی کو چڑیلیں بول رہا ہے۔

وہ تو تمہیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑتی تو آج کیا ہوگیا انہوں نے تمھیں اکیلا چھوڑ دیا۔ چچ چچ چچ۔۔۔! بیچاری زہرہ۔

Posted On Kitab Nagri

انس مرزا عرف بندر پہلی بات تو یہ کہ وہ چڑیلیں نہیں میری دوستیں ہیں۔

دوسری بات یہ کہ جو دل میں رہتے ہیں ان سے تھوڑا سا فاصلہ کوئی معنی نہیں رکھتا جب آپ کسی کے دل میں ہو تو آپ کبھی بھی اکیلے نہیں رہتے۔

اور تیسری بات یہ کہ اپنی 8 فٹ لمبی زبان بند رکھو اور تمھارے بقول وہ چڑیلیں ہیں تو اگر ان چڑیلوں کو تمھاری اس حرکت کے بارے میں علم ہو گیا تو وہ تمھارے اس دو فٹ کے منہ میں تمھاری 8 فٹ لمبی زبان سی دیں گیں۔

زری اپنی انگلی اٹھا کر دبے دبے غصے سے بولی تھی۔

زری کی دھمکی پر وہ خاموشی سے اپنے منہ پر انگلی رکھ گیا تھا کیونکہ انس جانتا تھا اگر وہ تینوں وہاں آگئی تو یہ کام کرنے میں دو منٹ نہیں لگائیں گی۔

میرا مطلب تھا کہ زہرہ تمھاری دوستیں تو پرستان کی شہزادیاں ہیں۔ان سے اچھا اس دنیا میں کوئی بھی نہیں ہے۔

انس کی اس چاپلوسی پر زری نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

ویسے وہ ہیں کہاں۔۔۔؟ساتھ والی کلاس میں۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں کوئی کام تھا کیا؟

نہیں تو پھر۔۔؟

کچھ نہیں میں تو ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔

ایک بات بتاؤں زہرہ۔

اب کیا ہے انس۔۔؟زری بیزار سا بولی تھی۔

تم اس سفید رنگ کے حجاب میں اچھی لگ رہی ہو انس کی اس بات پر زری نے اس کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

اچھا میں چلتا ہوں زری کے تیور دیکھ کر وہ وہاں سے کھسکا تھا۔

زری نے اس بندر کے جاتے ہی سر جھٹکا اور سوچنے لگی کہ وہ ان تینوں کو اس واقعے کا نہیں بتائے گی اگر اس نے ان کو بتا دیا تو وہ اس بندر کو اتنا ذلیل کریں گی کہ وہ یونیورسٹی میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گا۔

ان کی دوستی ایسی ہی تھی نہ تو وہ ایک دوسرے کے بغیر رہ سکتی تھی اور نہ ہی ایک دوسرے کے خلاف کچھ سن سکتی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

جگری یاروں سے سیکھا ہے یہ ہنر

فالتو لوگوں کو ان کی اوقات میں رکھنا

از قلم زہرہ ناصر

پیپر ختم ہونے کے بعد ان سب نے ایک سکون کا سانس لیا کہ ایک بہت بڑی مصیبت ان کے سروں سے اتر گئی تھی۔

اور اب ان کا ارادہ اگلا سیمسٹر شروع نہ ہونے تک آرام کرنے کا تھا وہ سب لوگ ایک ہی کمرے میں موجود تھیں۔

جب زین عالیان ارمان اور عارض ان کے پاس آئے تھے۔

اسلام علیکم پیاری لڑکیوں۔۔۔

وا علیکم السلام۔

ان سب نے تھکے تھکے انداز میں جواب دیا تھا۔

ارے کیا ہوا آپ سب کو۔۔۔

عارض ان کی تھکی تھکی شکلیں دیکھ کر بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں عارض بس آج سکون کریں گے گھر جا کر۔

ویسے ہم لوگ آپ سب سے ایک بات کرنے آئے تھے۔

کیا بات کرنی تھی عارض حیام کرسی کی پشت چھوڑ کر سیدھے ہوتے بولی تھی۔

میں سوچ رہا تھا کہ اب ہمیں سمیسٹر بریک ہے تو کیوں ناں ہم سب ایک چھوٹا سا ٹوور کریں۔

کہاں کا۔۔؟

فارم ہاؤس کیسا رہے گا۔

گریٹ آئیڈیا عارض۔۔۔!ہمارے فارم ہاؤس پر چلتے ہیں۔

کافی عرصہ سے بند ہے وہاں کوئی نہیں گیا مگر چلے گا۔

کیوں عالیان۔۔؟

اپنی بات کے آخر میں ارمان نے عالیان سے پوچھا تھا۔

ہاں ٹھیک ہے چلتے ہیں۔۔۔

مگر ہم دو دن ریسٹ کرنا چاہتے ہیں۔

آپ لوگ زمل اور آہل بھائی سے بھی پوچھ لیں۔

Posted On Kitab Nagri

ہم نے ان سے پوچھا تھا مگر انہوں نے انکار کر دیا وہ کہہ رہے تھے۔

انہوں نے اپنی اپنی فیمیلیز کے ساتھ کہیں اور جانا ہے۔

اوکے پھر آج منگل ہے ہم لوگ جمعرات یا جمعہ کو نکلیں گے۔

ڈن۔۔۔حیام پر جوش سی بولی تھی۔

ان کے فارم ہاؤس جانے کے لیے جمعہ کا دن ڈیسائیڈ ہوا تھا۔

جمعرات کی صبح وہ سب اپنا اپنا سامان اٹھائے حیام کے گھر آگئی تھی۔

وہ سارا دن ان سب نے شاپنگ میں گزارا تھا۔

شام کو جب وہ تھکی ہاری گھر آئیں تو ایمان بیگم نے ان سب کے لیے کھانا تیار کر کے رکھا تھا۔

چلو سب جلدی سے فریش ہو کر آجاؤ میں کھانا لگا رہی ہوں۔

جی۔۔۔!وہ سب کہتے ہی اوپر حیام کے کمرے کی جانب بھاگی تھی۔

کھانے کے بعد وہ ساری رات انہوں نے اپنی پیکنگ میں لگائی تھی اور پھر فجر کے بعد وہ سب حیام کے کمرے میں ہی سونے کے لیے لیٹ گئی تھیں۔

حیام اور نور بیڈ پر تھیں جبکہ افشاں صوفے پر سوئی تھی اور زری صوفے اور بیڈ کے درمیان میٹرس بچھا کر۔

Posted On Kitab Nagri

دن کے دس بج رہے تھے جب ایمان بیگم حیام کے کمرے میں آئیں مگر ان سب کو سوتا پا کر وہ دروازہ بند کرتے واپس چلی گئیں تھی۔

ابھی وہ لاؤنج میں آکر بیٹھیں ہی تھیں جب ان کا فون رنگ ہوا تھا۔

انہوں نے فون اٹھا کر دیکھا اس پر عارض کی کال تھی۔

اسلام علیکم خالہ جان۔

واعلیکم السلام بیٹا کیسے ہو۔

میں ٹھیک خالہ جان آپ بتائیں آپ کی طبیعت کیسی ہے۔

شکر اللہ کا بیٹا۔

خالہ جان ہماری بیگم صاحبہ ابھی نہیں اٹھیں۔۔؟ کب سے ان کو کال کر رہا ہوں مگر بیل جا رہی ہے وہ اٹھا نہیں رہیں۔

بیٹا وہ ابھی سو رہی ہے۔

چاروں بچیاں فجر کے بعد سوئی ہیں تو میں نے ان کو اٹھایا نہیں۔

صبح تک وہ کیا کر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

پہلے اپنے ہی شغل میلے میں مصروف تھی بعد میں آج کے لیے پیکنگ کر رہی تھیں۔

چلیں ٹھیک ہے خالہ جان آپ ان سب کو اٹھا دیں ہم بس دو گھنٹے تک آ جائیں گے سفر لمبا ہے آرام سے شام تک پہنچ جائیں گے۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔

اللہ حافظ خالہ جان۔

اللہ حافظ بیٹا۔۔۔ کہتے ہی انہوں نے فون بند کر کے سائیڈ پر رکھ دیا اور ایک بار پھر حیام کے کمرے کی جانب بڑھیں تھیں۔

دو گھنٹے میں وہ سب ناشتہ کر کے جانے کے لیے تیار کھڑی تھیں۔جب عارض لاؤنج میں داخل ہوا۔

اسلام علیکم۔

واعلیکم السلام۔

باقی سب کہاں ہیں۔

خالہ جان وہ سب گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں۔

بیٹا ان کو بھی اندر لے آتے چائے پی کر جاتے۔

Posted On Kitab Nagri

واپسی پر ضرور پیئیں گے خالہ ابھی رات ہونے سے پہلے پہنچنا ہے ہم سب نے ورنہ لیٹ ہو جائیں گے۔

چلو ٹھیک ہے خیریت سے جاؤ اور رستے میں صدقہ نکالنا مت بھولنا۔

جی خالہ۔

بیٹا جوان بچیاں ساتھ ہیں خیال رکھنا۔

بے فکر رہیں خالہ جان۔۔۔ اپنی جان سے بڑھ کر ان کی حفاظت کریں گے کہتے ہی عارض ان سے پیار لیتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔

عارض کے پیچھے حیام نور افشی اور زری اپنا اپنا بیگ تھامے باہر نکلی تھیں۔

زین عارض کی گاڑی کے پاس جبکہ ارمان اور عالیان ارمان کی گاڑی کے پاس کھڑے تھے۔

آپ یہ سامان یہاں ہی رہنے دیں اور گاڑی میں جا کر بیٹھے ہم یہ رکھ لیتے ہیں ان چاروں کے باہر آتے ہی عارض بولا۔

عارض ابھی آدھا سامان اندر پڑا ہے ہم وہ بھی لے کر آتے ہیں۔

اپنا بیگ عارض کو تھما کر حیام اندر کی جانب بڑھی تھی اور ایک بھاری سا سوٹ کیس تھام کر باہر کی جانب آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام اس میں کیا ہے۔۔؟عارض نے اس سے وہ بیگ تھاما تھا۔

اس میں کچھ خاص نہیں بس دو کلو پیاز۔ایک کلو ٹماٹر۔ تھوڑا سا ادرک اور لہسن مرچیں کچھ سبزیاں اور پھل وغیرہ ہیں۔

اتنے میں افشاں بھی باہر آئی تھی۔

افشی اب اس میں کیا ہے۔۔۔؟عالیان نے حیرت سے پوچھا تھا۔

اس میں ہمارے جوتے تھورا سا شاور کا سامان ہے۔

وہ چاروں حیرت سے منہ کھولے ان کو دیکھ رہے تھے۔

مگر اس کی کیا ضرورت ہے وہاں سب موجود ہو گا۔

ہم وہاں جا کر اپنی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کے لیے بازار جائیں گے۔۔۔؟

حیام عارض کی بات پر غصے سے بولی تھی۔

مگر وہاں سب موجود ہو گا حیام۔

عارض یہ سارا سامان گاڑی میں رکھیں۔عارض حیران سا اپنی حکم نامہ جاری کرتی اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔

عارض نے ایک گہری سانس بھر کر اس سے بیگ پکڑ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اتنے میں نور اور زری بھی باہر آئیں تھیں۔

اب ان میں کیا ہے۔۔؟

زین نے حیرت سے پوچھا تھا۔

اس میں ہمارا تھوڑا سا کوسمیٹک کا سامان ہے ساتھ میں فرسٹ ایڈ کا سامان ہے اور ساتھ میں کچھ اور سامان بھی ہماری ضرورت کا۔

اور زری اس میں۔۔؟

اس میں۔۔۔ تھوڑا سا رستے کے لیے کھانے پینے کا سامان ہے اور ساتھ میں دودھ چائے کافی اور گرین ٹی کا سامان اور کچھ مصالحہ جات ہیں۔

ان سب کا دل کیا تھا اپنا ماتھا پیٹ لیں۔

یہ سارا غیر ضروری سامان آپ سب واپس رکھ آئیں۔

وہاں سب مل جائے گا

اتنا سامان ہم کیسے لے کر جائیں گے۔

کیا مطلب کیسے لے کر جائیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

ادھر آئیں میں خود سب بیگز رکھواتی ہوں۔حیام نے خود احتیاط سے سارے بیگز رکھوائے تھے۔

پھر خود زری کے ساتھ عارض کی گاڑی میں بیٹھ گئی ان کے ساتھ پیسنجر سیٹ پر زین تھا۔

اور دوسری گاڑی میں عالیان ارمان نور اور افشاں تھیں۔

تقریباً پانچ گھنٹے بعد وہ سب ان کے فارم ہاؤس موجود تھے۔

وہ فارم ہاؤس ان کی توقع کے برعکس تھا۔ان کو لگا تھا جس طرح ارمان کہہ رہا تھا وہاں کافی عرصے سے کوئی نہیں گیا ان کو اس کی صفائی بھی خود ہی کرنی پڑے گی۔مگر وہ تو بہت صاف ستھرا ویل فرنیشڈ تھا۔

اس وقت وہ سب دروازے کے بالکل سامنے لاؤنج میں موجود تھے۔

عالیان اور زین سارا سامان گاڑیوں سے نکال کر لا رہے تھے جبکہ ارمان کمروں کی چابی لینے گیا تھا۔

عارض بھائی۔۔۔!

ارمان کے ساتھ آتی ایک دس سالہ بچی بھاگتی ہوئی عارض کی ٹانگوں سے لپٹی تھی۔

ارے میری گڑیا کیسی ہو۔۔۔؟عارض نے اس بچی کو گود میں اٹھایا تھا۔

بھائی میں بالکل ٹھیک ہوں آپ اتنی دیر بعد آئیں ہیں۔۔۔

اور کون کون آیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

زین بھائی اور عالیان بھائی بھی آئیں ہیں۔جی بالکل آئے ہیں۔

وہ کہاں ہیں۔۔؟

اس بچی نے عارض سے سوال کیا تھا۔

وہ گاڑی سے سامان نکال رہے ہیں۔

اچھا۔

وہ چاروں کھڑی اس بچی کو عارض سے باتیں کرتا دیکھ رہیں تھیں۔

عارض بھائی یہ کون ہیں۔۔۔؟اس نے حیام نورزری اور افشاں کی جانب اشارہ کیا تھا۔

ہانیہ بیٹا یہ سب آپ کی بہنیں ہیں۔

اور آپ کی۔۔؟اس نے معصومیت سے سوال کیا تھا۔

میری بھی سوائے ایک کے۔

وہ کیوں نہیں ہیں آپ کی بہن۔۔؟

کیونکہ ان سے میری شادی ہوئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی آپ نے میرے بغیر ہی شادی کر لی۔ آپ نے کہا تھا جب میں بڑی ہوں گی آپ میرے ساتھ شادی کریں گے۔

ہانیہ نے اپنی چھوٹی سی ناک پھولائی تھی۔

ان دونوں کی بات پر حیام کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔

چلو آؤ اپنی بھابھی سے ملو۔

نہیں مجھے نہیں ملنا۔۔۔ہانیہ اپنا منہ پھیر گئی تھی۔

اچھا میں اور آپ کی بھابھی آپ کی شادی کے ساتھ دوبارہ شادی کر لیں گے۔

پکا۔۔۔؟ وہ انگلی اٹھا کر بولی تھی۔

جی پکا۔۔۔چلو اب بھابھی سے نہیں ملو گی۔

ہانیہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ عارض اسے اٹھائے حیام کے قریب آیا تھا۔

ہانیہ ان سے ملو یہ ہیں آپ کی حیام بھابھی۔

ہانیہ نے حیام کی جانب اپنے بازو بڑھائے تھے جس پر وہ اسے تھام گئی تھی۔

بھابی آپ بہت پیاری ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

ہانیہ نے اس کے گال پر پیار کیا تھا۔

شکریہ۔۔۔ آپ بھی بہت پیاری ہو۔حیام نے اس کے گال کھینچے تھے۔

تھینک یو۔۔۔!

اتنے میں عالیان اور زین اندر آئے تھے۔

عالیان بھائی زین بھائی۔۔۔۔

وہ حیام کی گود سے اتر کر ان کی جانب بڑھی تھی۔

گڑیا۔۔۔زین نے فوراًاسے اٹھایا تھا۔

کیسی ہو گڑیا۔۔۔؟عالیان نے اس کا گال کھینچا تھا۔

بالکل ٹھیک ہوں بھائی۔۔۔!

زین بھائی آپ مجھے جھولا نہیں دیں گے۔

جی بالکل دوں گا۔کہتے ہی زین نے اسے ہوا میں بلند کیا تھا۔

وہ اسے اچھال رہا تھا اور ہانیہ کی کھکھلاہٹ پورے لاؤنج میں گونج رہی تھیں۔

بس ہانیہ باقی جھولے ہم کل لیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

دو منٹ بعد ہی زین نے اسے نیچے کھڑا کیا تھا۔

او کے بھائی۔

وہ چاروں اس بچی کی ان چاروں سے وابستگی دیکھ کر حیران ہوئی تھیں۔

عالیان بھائی زین بھائی اور ارمان بھائی آپ سب نے بھی عارض بھائی کی طرح شادی کرلی ہے۔

نہیں میرا بچا۔۔۔عالیان نے جھک کر اس کے گال کھینچے تھے۔

صرف آپ کے عارض بھائی کی ہی ہوئی ہے۔

پھر وہ کیا لگتیں ہیں آپ کی۔۔۔؟

ہم سب دوست ہیں۔۔۔

پھر آپ سب پہلے ان کو کیوں نہیں لے کر آتے تھے۔

ہانیہ اس سے سوال کر رہی تھی۔

کیوں کہ تب ہم بیزی تھے ناں اس لیے۔عالیان کی بجائے زری نے جواب دیا۔

آپ ہمارے پاس نہیں آؤ گی۔۔۔؟افشی نے اسے اپنے پاس بلایا تھا۔

ہانیہ نے پہلے عالیان کو دیکھا اور پھر افشی کو۔

Posted On Kitab Nagri

جاؤ بیٹا۔۔۔

عالیان کے کہتے ہی وہ بھاگتی ہوئی ان کے قریب گئی۔

ہانیہ کاشی بھائی کی بیٹی ہے۔۔۔

کاشی بھائی اس فارم ہاؤس کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

آئیں آپی میں آپ سب کو گھر دیکھاتی ہوں۔

آجاؤ وہ حیام کا ہاتھ تھامے آگے بڑھی تھی۔

وہ سب لاؤنج سے ہوتے دائیں جانب بنے پیسیج کی جانب بڑھی تھی۔

آپی یہ دیکھیں یہاں پر پول اور سیٹینگ ایریا ہے۔

یہاں سارے رومز ہیں۔۔۔وہ پیسیج میں چلتے بائیں جانب اشارہ کرتے بولی۔

میں آپ کو کچن دیکھاؤں وہ بہت پیارا ہے۔آپ کو معلوم ہے جب بھی عارض بھائی ارمان بھائی اور عالیان بھائی آتے ہیں وہ یہاں کھانا بھی بناتے ہیں۔

ہانیہ نے یہ بات ان کو کافی رازداری سے بتائی تھی۔

اور آپ کے زین بھائی کیا کرتے ہیں۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

وہ بس پول کے پاس بیٹھ کر کہتے ہیں ظالموں کھانا دے دو دوست کو بھوکا مارو گے۔۔۔ہانیہ زین کے انداز میں ہی بولی تھی جس پر ان سب کا قہقہہ گونجا تھا۔

نور کچن میں کیبنیٹ کھول کھول کر دیکھ رہی تھی جو خالی تھے۔

ایسے ہی یہ سب کہہ رہے تھے کہ یہ سارا فضول سامان ہے کچن تو بالکل خالی ہے۔

زری فریج کھول کر دیکھتے بولی تھی جو بالکل خالی تھی۔

وہ اس لیے زری کیونکہ ہم جب بھی آتے ہیں اپنی ضرورت کے حساب سے بازار سے سامان لے آتے ہیں۔

عارض جو ان کو بلانے آیا تھا زری کی بات سن کر بولے بغیر نا رہ سکا۔باقی گھر بعد میں دیکھیے گا پہلے فریش ہو جائیں۔

نہیں ہم پہلے گھر دیکھیں گے۔

ہانیہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ کمر پر رکھتے بولی تھی۔

حیام یہ بالکل آپ کی کاپی ہے۔۔۔عارض کہتے ہی وہاں سے بھاگا تھا۔

عارض۔۔۔!حیام دبا دبا چلائی تھی۔

آپی وہ دیکھیں سامنے ڈائینگ روم ہے اور وہاں کپڑے دھونے والا روم ہے۔۔اس کا نام مجھے نہیں آتا۔

Posted On Kitab Nagri

لانڈری روم۔

جی جی وہی۔۔۔ہانیہ نے اپنا سر زور زور سے ہلایا تھا۔

جتنی دیر میں ہانیہ نے انہیں گھر دیکھایا تھا وہ چاروں فریش ہو گئے تھے اور زین بازار سے جا کر کچھ کھانے کے لیے بھی لے آیا تھا۔

حیام۔۔۔! کھانا آگیا ہے۔

آپ سب بھی آجائیں۔عارض نے اسے آواز دی تھی۔

ہم پہلے فریش ہو گیں۔

اوکے۔۔۔

آئیں میں آپ سب کو کمرہ دیکھاتا ہوں۔عارض نے اسی پیسیج میں بنے دو کمرے ان کو دیکھائے تھے۔

آپ سب کے لیے یہ دونوں کمرے ہیں۔

عارض بھائی ہم ایک کمرے میں نہیں رہ سکتیں۔۔۔؟

رہ سکتی ہیں۔۔۔

آپ دیکھ لیں میں آپ کے سونے کا انتظام کرواتا ہوں۔مگر پہلے کھانا کھالیں۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے کہتے ہی وہ چاروں ایک کمرے میں گھس گئیں تھی۔

ہانیہ بیٹا آؤ ہم کھانا لگاتے ہیں۔

جی بھائی عارض کا ہاتھ تھامتے وہ اس کے ساتھ بڑھ گئی تھی۔

ان سب نے سکون سے بیٹھ کر کھانا کھایا تھا۔

کھانے کے بعد وہ چاروں برتن اٹھا کر کچن میں لے آئیں تھیں جبکہ حیام نے عارض کو آٹا اور ناشتے کے لیے انڈے لانے کا بولا تھا۔ جو وہ آدھے گھنٹے بعد لے آیا تھا۔

اب کیسا وقت آگیا ہے بیگم کے حکم پر یہ سب بھی لانا پڑے گا۔ عارض بڑبڑا کر کچن سے باہر نکلا تھا۔

حیام صبح کے ناشتے کے لیے آٹا گوندھ رہی تھی جبکہ افشاں برتنوں کو استعمال کے قابل بنانے کے لیے اچھے سے دھو رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نور کیبنیٹ اور زری فریج میں سارا سامان سیٹ کر رہی تھیں جو وہ سب اپنے ساتھ لائی تھیں۔

ارے بھابھی آپ سب یہ کام کیوں کر رہیں ہیں صبح ملازمہ آئے گی وہ سب کام کر لے گی۔

ارمان کچن کے باہر سے گزر رہا تھا جب وہ ان سب کو کام کرتا دیکھ کر بولا تھا۔

نہیں ہم جب تک یہاں ہے سارا کام خود ہی کر لیں گی۔ ملازمہ صرف صفائی وغیرہ کر کے جا سکتی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے مڑ کر اسے جواب دیا تھا۔

جی بھابھی۔۔۔

ارمان۔۔۔! ارمان جانے لگا تھا جب حیام نے اسے آواز دی تھی۔

جی بھابھی۔۔؟

آپ ہمارے لیے ایک کمرے میں دو میٹرس لگوا دیں ہم سب ایک ہی کمرے میں رہیں گی۔

جی۔۔۔ وہ کہتے ہی واپس مڑ گیا تھا۔

رات کے دس بجے کچن کا سارا کام کر کے وہ سب کمرے میں آئی تھیں۔

ان سب کی پہلے ہی نیند پوری نہیں تھی اور پھر اس کے بعد اتنا لمبا سفر اور کچن کی سیٹنگ وہ بہت زیادہ تھک چکی تھیں۔

ارمان ان سب کے لیے سونے کا انتظام کر چکا تھا اس نے بیڈ کے ساتھ ہی ایک ڈبل میٹرس رکھوایا تھا جس کو با آسانی بیڈ کے نیچے بھی کیا جا سکتا تھا۔ حیام اور زری بیڈ پر لیٹ گئی تھی جبکہ نور اور افشی میٹرس پر تھی۔

وہ چاروں تھکاوٹ کے باعث لیٹتے ہی گہری نیند سو چکیں تھیں۔

حیام کی آنکھ صبح فجر کے وقت کھلی تھی۔ حیام اٹھ کر باہر آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے اپنے کمرے سے پہلے کمرے کی جانب دیکھا جہاں عارض اور زین موجود تھے جبکہ سب سے پہلے کمرے میں ارمان اور عالیان موجود تھے۔

اسے یاد تھاہانیہ نے ان سب کو بتایا تھاسب سے پہلا کمرہ عالیان اور ارمان کا ہے۔

اس کے بعد والا ایشل اور ارسلان کا اور جس کمرے میں وہ چاروں تھی وہ والا انزلہ اور آیت کا اور اس سے اگلا فاطمہ صاحبہ اور مہرین مغل کا ہے۔

ہانیہ کے بقول جس کمرے میں وہ سب تھیں وہ کمرہ فارم ہاؤس کا سب سے پیارا کمرہ تصور کیا جاتا ہے۔

حیام قدم قدم چلتی واپس کمرے میں آئی تھی اور فون اٹھا کر عارض کا نمبر ملایا تھاجو دوسری بیل پر اٹھالیا گیا تھا۔

ہیلو۔۔!عارض کی نیند میں ڈوبی آواز آئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم۔۔۔!حیام نے نرمی سے سلام کیا تھا۔

واعلیکم السلام۔

عارض نے کان سے فون ہٹا کا وقت دیکھا تھا۔زندگی اتنی صبح صبح آپ نے صرف سلام کرنے کے لیے فون کیا ہے۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔۔۔!

پھر کیابات ہے۔۔؟

عارض اٹھ کر نماز پڑھ لیں۔

نماز کا وقت نکل جائے گا۔

حیام کچھ دیر بعد پڑھتا ہوں۔

عارض میں کہہ رہی ہوں وقت ختم ہو رہا ہے۔

میری زندگی میں پڑھ لوں گا پریشان نہیں ہوں۔

یار عارض تجھے آدھی رات کو بھی معشوقی سوجھ رہی ہے چپ کر کے سوجا۔

زین نے اسے ٹھوڈا مارا تھا جس پر وہ بیڈ سے نیچے گرا تھا۔

آآآ۔۔۔بے غیرت انسان عارض نے اس پر سے اٹھ کر کمبل کھینچا تھا۔

کیا مسئلہ ہے عارض سونے دو زین نے اٹھ کر عارض کے ہاتھ سے کمبل کھینچا تھا۔

حیام دوسری طرف موجود ان کی گفتگو باآسانی سن سکتی تھی۔

اور ہاں اپنی معشوقی باہر کرو مجھے سونے دو زین عارض کو گھورتے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کمینے انسان وہ بیوی ہے میری۔۔۔!عارض نے جھک کر فون اٹھایا تھا۔

ہاں جو بھی ہے باہر جا کر کر مجھے سونے دے۔

زین۔۔!عارض غرایا تھا۔

اب کیا ہے یار۔۔۔؟

کچھ نہیں دفع ہو۔۔۔

حیام میں نماز پڑھ لیتا ہوں آپ پریشان نہ ہوں کہتے ہی عارض فون بند کرنے لگا تھا جب حیام بولی۔

مجھے آپ کی امامت میں پڑھنی ہے۔

اس کے لہجے میں کچھ تھا جس کی وجہ سے عارض اسے منع نہیں کر پایا تھا۔

ٹھیک ہے میں وضو کر کے باہر آتا ہوں۔

وہ اس کی بیوی تھی اس سے اس طرح کی فرمائش کر سکتی تھی۔

پانچ منٹ بعد عارض حیام کے پاس موجود تھا جو لاؤنج میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔عارض کو آتا دیکھ اس نے اپنے اور اس کے لیے جائے نماز بیچھائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے عارض کی امامت میں نماز ادا کی تھی۔ اس کی امامت میں نماز ادا کرنے سے حیام کو الگ سا سکون محسوس ہوتا تھا۔

آج بھی نماز کے بعد عارض نے اس پر کچھ پڑھ کر پھونکا تھا اور دعا کر کے اس کے ساتھ بیٹھ کر اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

حیام نے اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیا تھا۔

عارض آپ نے اس دن بھی کچھ پڑھ کر پھونکا تھا اور آج بھی۔ حیام اس کی جانب دیکھتی پوچھ رہی تھی۔

آپ نے کیا پڑھ کر پھونکا ہے۔

حیام مسکرائی تھی۔ وہ اس کے ہلتے لبوں سے جان گئی تھی اس نے کیا پڑھ کر پھونکا تھا بس وہ عارض سے سننا چاہتی تھی۔

میں ہر نماز کے بعد آپ کو اللہ کی آمان میں دیتا ہوں تاکہ کبھی میں آپ کے قریب ناں ہوں یاں آپ تک ناں پہنچ سکوں تو میرا رب آپ کی حفاظت کرے۔

عارض اس کے ہاتھ میں پہنی ہوئی انگوٹھی کو گھومار ہا تھا۔

حیام کے لب ہولے سے مسکرائے تھے اور آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے آنسو عارض کی شرٹ اور اس کے لپیٹے دوپٹے میں جزب ہوئے تھے۔

حیام۔۔!

جی عارض۔۔۔!

کیا میں نے آپ کو کبھی بتایا یہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں کتنی خوبصورت لگتی ہے۔۔۔کہتے ہی اس نے حیام کا ہاتھ اٹھا کر چوما تھا وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔

عارض آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی تھی۔۔۔؟

اور اگر آپ اتنے سالوں سے پاکستان میں تھے تو ہم سے ملنے کیوں نہیں آتے تھے۔۔۔؟

میں ہمارے بچپن کے اس قائم کردہ رشتے کو ایک بوجھ سمجھتا تھا جو ہمارے والدین نے ہماری مرضی کے بغیر قائم کیا تھا۔

میری اپنی شریک حیات کے لیے کچھ ترجیحات تھی۔

اتنے سال میرا آپ سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔۔۔

میں نہیں جانتا تھا کہ آپ کیسی ہوں گی آپ کا کردار کیسا ہوگا۔

میں جب بھی ہمارے رشتے کے بارے میں سوچتا تھا تو چاہتا تھا کہ اس رشتے سے خود کو آزاد کرلوں۔

Posted On Kitab Nagri

حیام دم سادھے اسے سن رہی تھی جو دھیمے دھیمے لہجے میں بول رہا تھا۔

پھر جب آپ مجھے یونیورسٹی میں ملی تو آپ میری ترجیحات پر پورا اتر رہی تھیں۔

مجھے آپ سے پہلی نظر میں محبت نہیں ہوئی تھی۔

پھر۔۔؟حیام نے حیرت سے پوچھا تھا۔

میں نے آپ کو سب سے پہلے یونیورسٹی میں ایک گانا گاتے سنا تھا۔۔۔آپ کی سالگرہ والے دن۔

اس دن میں آپ کو یاد کرتے گا رہی تھی۔

پھر آپ کی فائیل جب گم ہوئی تھی میں اس پر آپ کا نام پڑھ کر ایک لمحے کو ٹھٹکا تھا۔

مگر پھر سوچا ایک نام کے بہت سے لوگ ہوتے ہیں اور آپ کا پورا نام تو حیام احمد حیات ہے۔

یعنی مجھے اپنا پورا نام اس فائیل پر لکھنا چاہیے تھا حیام شرارت سے بولی تھی۔

آپ کا نام سن کر میں بھی چونکی تھی۔

مگر آپ نے مجھے اپنا پورا نام کیوں نہیں بتایا تھا۔۔۔؟حیام نے شکوہ کیا تھا۔

معلوم نہیں حیام شاید ہمارا ملنا اور اپنے رشتے کے بارے میں جاننا ایسے ہی لکھا تھا۔مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی تھی جب چودہ اگست والے دن آ مجھ سے ٹکرائیں تھیں تب آپ نے نانا جان کیوں بولا تھا۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

حیام نے سر اٹھا کر عارض کو دیکھا تھا۔

مجھے آپ سے نانا جان کی خوشبو آتی ہے۔حیام نے واپس اس کے کندھے پر سر رکھا تھا۔

حیام کی بات پر عارض مسکرایا تھا۔

مجھے سب سے زیادہ نانا جان سے محبت تھی۔

اور مجھ سے۔۔۔؟حیام نے اس کی سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔

میرے دل کی ہر دھڑکن اس بات کی گواہ ہے کہ آپ میری حیات میری زندگی ہیں۔

عارض نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے۔

عارض آپ نے بتایا نہیں آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی تھی۔۔؟

جس دن ہمارا ٹکراؤ ہوا تھا۔

اس دن آپ کے ٹکرانے پر میرا دل الگ انداز میں دھڑکا تھا اور زمل کی سالگرہ پر مجھے آپ سے محبت ہوئی تھی اور پھر محبت عشق میں بدلتی گئی۔

آپ کو یاد ہے آپ سے اس دن میرے منہ پر کیک لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی۔۔۔

اگر یہ حرکت زین یا عالیان میں سے کوئی کرتا تو ان کی خیر ناں ہوتی۔

اس بات پر حیام کی کھکھلاہٹ گونجی تھی۔

عارض آپ سب کے ساتھ اتنا روڈلی کیوں پیش آتے ہیں۔۔۔؟

حیام میں ایک آزاد ماحول میں بڑا ہوا ہوں جہاں ایک لڑکا لڑکی کی دوستی بہت عام ہے بلکہ دوستی کے نام کے پیچھے وہ بہت سی حدود توڑتے ہیں۔

وہاں سب کو ان کی حدود میں رکھنے کے لیے میں نے یہ رویہ اپنایا تھا آہستہ آہستہ وہ میری شخصیت میں شامل ہو گیا۔

حیام نے مسکرا کر عارض کو دیکھا تھا۔

حیام اب آپ کو کمرے میں جانا چاہیے کچھ دیر آرام کر لیں۔

عارض اپنا حصار توڑ کر اٹھا تھا۔ عارض نے اپنا جائے نماز اٹھایا تھا۔

عارض آپ سب ناشتہ کتنے بجے کریں گے۔ حیام نے اٹھتے ہوئے سوال کیا تھا۔

دس بجے تک۔۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے۔۔۔کہتے ہی حیام اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

صبح کے نو بج رہے تھے جب افشاں کی آنکھ کھلی اس نے ان تینوں کو بھی اٹھا دیا تھا۔وہ سب فریش ہو کر باہر آئیں تھیں۔

عارض اور زین لاونج میں بیٹھے ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھے جبکہ ارمان اپنے فون پر لگا تھا اور عالیان اپنے کمرے میں تھا۔

حیام کی نظر عارض پر گئی تھی۔

وہ کالے رنگ کی شلوار قمیض میں بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔حیام کو اپنی جانب دیکھتا پا کر وہ مسکرایا تھا۔

حیام نے اسے پہلی بار شلوار قمیض میں دیکھا تھا۔

بیگم ناشتہ ملے گا۔۔؟

جی میں ابھی بناتی ہوں۔کہتے ہی حیام نے اپنے قدم کچن کی جانب بڑھائے تھے۔

زری اس کے ساتھ کچن میں آئی تھی جبکہ نور اور افشاں کو اس نے کمرے درست کر کے آنے کا کہا تھا۔

نور سر ہلاتے زین اور عارض کے کمرے میں چلی گئی اور افشاں ارمان اور عالیان کے کمرے میں گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں جب کمرے میں داخل ہوئی تھی اسے واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔شاید عالیان واشروم میں تھا۔

کمرہ درست کرتے افشاں کی نظر سامنے دیوار پر لگی عالیان اور ارمان کی تصویر پر گئی تھی۔

وہ قدم قدم چلتی اس تصویر کے سامنے جارکی تھی۔

مسکراہٹ لیے عالیان نے ارمان کے کندھوں پر اپنا بازو پھیلایا ہوا تھا۔

افشی نے نرمی سے اس کی تصویر کو چھوا تھا۔

آپ بہت اچھے ہیں عالیان۔

آپ اتنے دن مجھ سے دور رہے ہیں۔مجھے اس بات کا بہت شدت سے احساس تھا کہ میں نے آپ کے ساتھ جھوٹ بولا تھا محبت کا جھوٹا ڈرامہ کیا مگر ان سب کے بعد مجھے معلوم ہی نہیں ہوا میرا ریگریکٹ کب محبت میں بدل گیا۔

ہاں عالیان خالد، افشاں ندیم کو آپ سے محبت ہو گئی ہے۔

آپ کی سچائی اور اچھائی نے مجھے اپنا گرویدہ بنالیا ہے۔

میں آپ کے سامنے کبھی اپنی محبت کا اظہار نہیں کروں گی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو میری محبت کو تلاشنا ہو گا۔

وہ کبھی بھی محبت کی راہی نہیں بننا چاہتی تھی اور عالیان نے اسے خود سے محبت کرنے کی ہر وجہ فراہم کی تھی۔

اتنے میں واشروم کا دروازا کھولا تھا اور عالیان باہر آیا تھا۔ وہ اپنے گیلے بال تولیے کی مدد سے صاف کر رہا تھا۔

افشاں ڈریسنگ پر ترتیب شدہ چیزوں کو ایک بار پھر تریب سے رکھ رہی تھی جبکہ عالیان کو دیکھ کر اس کا دل بری طرح دھڑکا تھا۔

افشاں آپ یہاں۔۔؟ عالیان حیران ہوا تھا۔

جی وہ بس میں کمرہ ٹھیک کرنے آئی تھی۔ افشاں فوراً باہر کی جانب بھاگی تھی۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر آپ اتنا گھبرا کیوں رہی ہیں۔۔؟

افشاں نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ بس کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

اس کے جانے کے بعد عالیان قدم قدم چلتا آئینے کے سامنے آیا تھا۔

اسے افشاں کے یوں بغیر جواب دیے جانے کی وجہ سمجھ آگئی تھی وہ مسکرایا تھا۔

نور اور افشاں کے کچن میں آنے تک حیام ناشتہ بنانا شروع ہو گئی تھی جبکہ زری آملیٹ کا سامان کاٹ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام میں پراٹھے بنابنا کر توے پر ڈالتی جاتی ہوں تم ان کو تلتی جاؤ۔

کام جلدی ہو جائے گا۔افشاں اپنی قمیض کے بازو تھوڑے اوپر کرتی بولی تھی۔

اوکے۔۔۔

نور تم برتن نکال کر ڈائینگ روم میں رکھ آؤ مگر ایک بار اچھے سے صاف کر لینا۔

اچھا۔۔کہتے ہی نور برتن نکال کر صاف کرنے میں مصروف ہو گئی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ سب ناشتہ بنا کر ڈائینگ روم میں موجود تھیں۔

عارض عالیان ارمان اور زین بھی آچکے تھے۔

ناشتے کی خوشبو اچھی آرہی ہے مگر اس کو کھانے کے بعد اللہ ہی ہماری حفاظت فرمائے۔

زین آملیٹ والی پلیٹ تھامتے ہوئے بولا تھا۔

زین اگر آپ کو ہمارے بنائے کھانے پر شک ہے تو آپ اپنے لیے خود بنا سکتے ہیں۔

زری اس کے ہاتھ سے آملیٹ والی پلیٹ کھینچتے بولی تھی۔

ارے ارے میں تو مزاق کر رہا تھا۔خوشبو اچھی ہے یقیناً کھانا بھی اچھا بنا ہو گا۔

جی نہیں بالکل بھی اچھا نہیں ہے آپ اپنے لیے جا کر خود بنائیں۔

Posted On Kitab Nagri

حیام بھابھی دیکھیں آپ کی دوست مجھے ناشتہ نہیں کرنے دے رہی۔

زین کی بات پر حیام نے کندھے اچکا دیے تھے۔

سب کھانا شروع کر چکے تھے۔جب ارمان بولا۔

عالیان ان پراٹھوں سے امی کی یاد آگئی ہے ناں۔۔؟

ہاں وہ بھی بالکل ایسے ہی ہمیں پراٹھے کے ساتھ آملیٹ اور اچار دیتی تھی۔

ان دونوں کے لہجے میں ان کے لیے بہت عقیدت تھی۔

امی کون۔۔۔؟نور پوچھے بغیر ناں رہ سکی۔

ہماری نانو۔۔۔پ

ہلے یہاں نانو اور نانا ابو رہتے تھے پھر چند سال پہلے ان دونوں کی کار ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ ہو گئی تھی۔

اللہ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

آمین۔۔۔حیام کے کہتے ہی وہ سب ایک ساتھ بولے تھے۔

اس کے بعد ان سب نے خاموشی سے کھانا کھایا تھا۔

ناشتے سے فارغ ہو کر وہ چاروں باہر چلے گئے تھے جبکہ وہ چاروں چینج کر کے لاؤنج میں آبیٹھی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے تمہیں ایک کام کرنے کا کہا تھا۔وہ غصے سے چیخی تھی۔

دوسری جانب سے نجانے کیا کہا گیا تھا وہ چونکی تھی۔

کہاں گئے ہیں وہ۔

مجھے کل تک نہیں آج شام تک ہی بتاؤ اور اگر تم نا کر سکے تو میں کسی اور کو کہہ دوں گی۔

اس نے فون بند کر کے اپنے بیڈ پر پھینکا تھا۔ تم کب تک مجھ سے بچو گی حیام تمھاری موت میرے ہی ہاتھوں لکھی ہے۔

وہ جنونی انداز میں قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔

پھر اپنی آنکھوں پر سن گلاسز لگاتی وہ باہر کی جانب بڑھی تھی۔

بلیک ہیلز میں قید پاؤں اس نے اپنے کمرے سے باہر نکالا تھا۔

وہ سیاہ جینز اور ریڈ شرٹ میں ملبوس ریڈ لپسٹک لگائے قدم قدم چلتی سیڑھیاں اتر رہی تھی۔

میم آپ کے لیے ایک کال ہے۔

وہ باہر کی جانب بڑھ رہی تھی جب اس کی ملازمہ نے اسے آواز دی۔

Posted On Kitab Nagri

کس کی کال ہے تنفر سے پوچھا گیا تھا وہ ان چھوٹے لوگوں کے منہ لگنا کب پسند کرتی تھی۔

میم کوئی حمزہ ہے وہ کہہ رہے تھے آپ نے ان کو ایک کام کا کہا تھا۔

ثنا ذیشان نے غصے سے ملازمہ کو گھورا تھا اور تیزی سے فون کی جانب بڑھی تھی۔

میرے سیل پر کال کرتے تمھیں موت آ رہی تھی اور گھر کے ملازموں کو کچھ بھی بتانے کی تمھاری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔؟

ایک کام دیا تھا تمھیں حمزہ تم نے وہ بھی نہیں کیا۔۔۔

شٹ اپ اور اب دوبارہ کال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس نے غصے سے فون رکھا تھا اور تن فن کرتی باہر نکل گئی تھی۔

وہ اس وقت حیات ہاؤس کے سامنے کھڑی تھی۔

ہاتھ بڑھا کر اس نے بیل بجائی۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھولا تھا۔

جی آپ کو کس سے ملنا ہے۔۔؟

گل نے دروازے کھولتے ہی شائستگی سے پوچھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا یہ حیام احمد کا گھر ہے۔۔۔؟

جی۔۔؟ گل کی آنکھوں میں اسے دیکھ کر حیرت تھی۔

میں ان کی دوست ہوں مس ذیشان۔

ثنا نے گلاسز اپنے سے پر ٹکائی تھیں۔

جی آیئے۔ گل نے اسے اندر آنے کی دعوت دی تھی اور پھر اسے ڈرائینگ روم میں بیٹھایا تھا۔

آپ بیٹھیں میں آنٹی کو بھیجتی ہوں۔

جی۔۔۔

گل کے جاتے ہی ثنا نے ایک نظر اس کمرے پر ڈالی تھی۔

شکل اور کپڑوں سے تو یہ بہت ہی مڈل کلاس لگتی ہے۔

مگر ہے خاصی امیر۔

اس کے باپ کے پاس میرے باپ سے زیادہ دولت نہیں ہو گی۔

اسلام علیکم بیٹا۔۔۔! ایمان بیگم نے آتے ہی سوال کیا تھا۔

ہائے آنٹی میں مس ذیشان ہوں حیام کی دوست۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹھو بیٹا۔۔۔ایمان بیگم نے بامشکل اپنے تاثرات کو قابو کیا تھا۔

آنٹی میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ایکچولی میری اسلام آباد کی فلائیٹ ہے آپ حیام کو بلا دیں۔

بیٹا حیام گھر نہیں ہے وہ اپنے دوستوں کے ساتھ گئی ہوئی ہے۔

اوہ۔۔اس نے مجھے بتایا تھا مگر کب جانا ہے یہ نہیں بتایا تھا۔

آنٹی وہ کب تک واپس آئے گی۔

بیٹا کچھ دن ان کو لگ جائے گے۔

آپ اس کو کال کر لیں۔

ایکچیولی آنٹی وہ مجھے کب سے اپنے گھر انوائیٹ کر رہی تھی مگر میں بیزی تھی۔

چلیں پھر کبھی اس سے ملاقات ہو جائے گی۔

میں اس کو سرپرائز دینا چاہتی تھی۔

بیٹا وہ ابھی اسلام آباد گئی ہے آپ بعد میں ان سے مل لیجئے گا۔

آنٹی وہ اسلام آباد ہے۔۔۔؟

اوہ ڈیٹس گڈ میں بھی وہی جا رہی ہوں آپ مجھے اس کا اڈریس دے سکتی ہیں میں وہاں اس سے مل لوں گی۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے میں لاتی ہوں کہتے ہی ایمان بیگم باہر نکل گئی تھی۔

ثنا کے چہرے پر ایک شاطرانہ مسکراہٹ تھی۔

یہ لیں بیٹا۔۔۔ایمان بیگم نے اسے ایک پرچی تھمائی تھی۔

شکریہ آنٹی۔۔۔میں اب چلتی ہوں میری فلائیٹ کا ٹائیم ہو رہا ہے۔

ثنا اٹھ کر جانے لگی تھی۔

پھر دروازے کے قریب جا کر رکی آنٹی آپ حیام کو میرے بارے میں مت بتائے گا میں اسے سرپرائز دینا چاہتی ہوں۔

اوکے۔۔۔ایمان بیگم نے مسکرا کر جواب دیا تھا اور واپس اندر کی جانب بڑھ گئیں تھی۔

گاڑی میں بیٹھ کر ثنا نے اپنا بیگ ایک جانب پٹکا تھا اور اس پرچی کو اپنی مٹھی میں دبایا تھا۔

حیام احمد اب تمہیں برباد کرنے سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا تم نے میری محبت پر قبضہ کیا ہے نا۔ تمھارا انجام اچھا نہیں ہو گا۔

رات کے اندھیرے نے اپنی چادر ہر سو پھیلا رکھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سب لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے۔عارض ارمان عالیان اور زین ٹی وی پر میچ دیکھنے میں مصروف تھیں۔

نور اور حیام اپنے اپنے فونز پر ناولز پڑھنے میں مصروف تھیں جبکہ زری کوئی ڈرامہ دیکھ رہی تھی اور افشی سب کے لیے چائے بنا رہی تھی۔

چلیں جی سب آ جائے چائے پی لیں۔افشاں نے کپس والی ٹرے ٹیبل پر رکھتے سب کو مخاطب کیا تھا۔

گول۔۔۔!عارض اپنے دونوں بازو ہوا میں بلند کر کے چیخا تھا۔

حیام نے اسے کڑے تیوروں سے دیکھا تھا۔

سوری سوری اب نہیں کرتا کہتے ہی عارض نے اپنا چائے کا کپ اٹھایا تھا۔

زین ارمان اور عالیان اپنا اپنا کپ تھام چکے تھے۔حیام نے بھی اٹھ کر اپنا اور زری کا کپ تھاما تھا اور اس کے ساتھ قالین پر جا بیٹھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شکریہ حیام۔۔!زری نے کپ تھامتے ہی اس کا شکریہ ادا کیا جبکہ افشی پہلے ہی نور کو چائے دے چکی تھی۔

وہ سب اپنی اپنی باتوں میں مصروف چائے پی رہے تھے۔

کیا خیال ہے ہم کوئی گیم کھیلیں۔۔۔زین ٹی وی بند کرتا ایک کشن اپنی گود میں رکھتا بولا تھا۔

کس قسم کی گیم۔۔؟اپنا کپ ٹیبل پر رکھتے حیام بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میرا خیال ہے کہ ہم کسی گیم کی جگہ اپنی کوئی نہ کوئی بات سب سے شیئر کریں۔۔۔

نائیس آئیڈیا زری۔۔۔عارض نے بھی اپنا کپ ٹیبل پر رکھا تھا۔

مگر کس طرح کی بات ہم شیئر کریں گے۔

نور میرے خیال سے ہم سب اپنی وہ وشز شیئر کرتے ہیں جو ہم چاہتے ہیں یا چاہتے تھے کی پوری ہوں۔

زری کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔

گڈ پھر اس لے لیے سب نیچے قالین پر بیٹھتے ہیں اور ایک دائرہ بناتے ہیں۔

میوزک پلے کریں گے اور کشن جس کے پاس بھی ہو گا وہ سب سے پہلے اپنی وش بتائے گا۔

زین کہتے ہی حیام اور زری کے ساتھ قالین پر آ کر بیٹھا تھا اور جو اپنی وش بتا دے گا وہ اس دائرے سے باہر ہو جائے گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے۔۔۔

سب ایک ساتھ بولے تھے۔

اگے ہی لمحے وہ سب ایک دائرہ بنا چکے تھے۔ مگر کچھ یوں تھا۔ سب سے پہلے ارمان، ارمان کے ساتھ زین، زین کے ساتھ عالیان اور عالیان کے ساتھ عارض بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ عارض کے ساتھ حیام، حیام کے ساتھ زری، زری کے ساتھ افشی اور افشی کے ساتھ نور بیٹھی تھی اور بالکل ارمان کے ساتھ تھی۔

نور اور ارمان ایک دوسرے سے لڑنے میں مصروف تھے۔

وہ دونوں آلتی پالتی مار کر بیٹھے ہوئے تھے مگر اپنی ایک ٹانگ کبھی نور ارمان کی ٹانگ کے اوپر رکھ رہی تھی تو کبھی ارمان۔

ان دونوں کی ابھی یہ لڑائی جاری تھی جب افشی نے حیام کو اپنی جانب کھینچا تو ان دونوں کے درمیان تھوڑا فاصلہ آگیا۔

نور ابھی بھی ارمان کو گھور کر دیکھ رہی تھی۔

عارض ٹی وی پر سونگ لگا چکا تھا سونگ کے ساتھ ساتھ کشن وہ ایک دوسرے کی جانب اچھار ہے تھے۔

ایک دم سونگ بند ہوا تھا اور کشن افشاں کے ہاتھ میں تھا۔

جی تو افشی میڈم آپ کی کیا وش ہے۔

میری وش ہے۔۔

عالیان بغور افشاں کو دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کاش میں نے یہ سب چوز نہ کیا ہوتا۔

سب نے حیرانی سے افشاں کو دیکھا تھا۔سب سے زیادہ حیران اور بے یقین چہرہ عالیان کا تھا۔

کیا افشی سب کے سامنے مجھ سے محبت کا ڈرامہ کرنے والی بات کرنے لگیں ہیں۔۔؟

اس کے آگے وہ کچھ سوچتا حیام کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی۔

افشی کیا مطلب۔۔؟

تم ہم سب کا ساتھ حاصل کر کے خوش نہیں ہو۔نور خفا خفا سا اسے دیکھ کر بولی تھی۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔

پھر کیسی بات ہے زری نے بھی کڑے تیوروں سے پوچھا تھا۔

میرا مطلب تھا کاش میں میتھ کو چوز نہ کرتی۔میری سب سے بڑی خواہش وکیل بنا تھی۔میں ایڈوکیٹ افشاں ندیم بننا چاہتی تھی۔افشی کے بات پر عالیان کے چہرے کا رنگ اڑھ گیا تھا۔

میں یشل کو جس چیز سے روک رہا تھا یہ جنونی لڑکی بھی وہی کرنا چاہتی ہے۔

عالیان کا دل کیا وہ اپنا ماتھا پیٹ لے۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اب کیا فائدہ اب تو میں نے میتھ میں ایڈمیشن لے لیا وہ بھی اس حیام کی بچی کی وجہ سے کہتے ہی افشاں نے کشن حیام کی جانب اچھالا تھا جو اس نے بروقت تھام لیا تھا۔

ہاں تو کیا اگر تم لا میں ایڈمیشن لے لیتی تو کیا ہم جیسی دوستیں ملتیں۔۔۔نور نے ستائش سے کہا تھا۔

نہیں۔۔افشاں بھی کھل اٹھی تھی۔

چلو بھئی اب دوبارہ کشن پاس کرو۔

زین تالیاں بجاتے بولا تھا۔

افشاں دائرہ سے باہر نکل گئی تھی اور دائرہ چھوٹا ہو گیا تھا۔

ایک بار پھر میوزک چلا تھا اور سب نے کشن اچھالا تھا۔

اس بار کشن زین پر آ کر رکا تھا۔

تو میری وش ہے کہ۔۔۔

زین نے رک کر ایک لمحے کو سب کو دیکھا تھا۔

کہ۔۔۔؟ سب ایک ساتھ بولے تھے۔

ویسے میں پہلے ایک بات بتا دوں میری کوئی ایک وش تھوڑی ہے۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زین کی بات پر سب نے اپنی آنکھیں گھمائی تھیں۔

پھر کتنی ویشز ہیں تمھاری عالیان اسے دیکھتا پوچھ رہا تھا۔

بہت ساری۔۔۔زین نے بہت کو خاصا لمبا کیا تھا۔

اب ہم پر کرم کر کے یہ بہت ساری بتا ہی دو۔ ارمان نے اسے گھورا تھا۔

اب ساری وشز بتائی تھوڑی جاتیں ہیں۔۔۔زین نے اپنی بتیسی کی نمائش کی تھی۔

پھر۔۔۔اب کی بات عارض بولا تھا۔

چلو میں اپنی چھوٹی چھوٹی وشیز میں سے ایک سب سے بڑی والی بتا دیتا ہوں۔

بکو۔۔۔عالیان نے بھی اسے گھورا تھا۔

میری وش ہے کہ میری اس کمینے کی طرح ایک بزنس ایمپائر ہو۔۔۔کہتے ہی زین نے عارض کی جانب اشارہ کیا تھا۔

مگر یہ سالا اپنی کامیابی کی سکلز نہیں بتاتا۔۔۔

زین کے سالا کہنے پر حیام نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا جبکہ عارض نے کشن اٹھا کر اس کے منہ پر مارا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تیرے اندر یہ صلاحیت نہیں ہے کہ تو میرے جیسی ایمپائر کھڑی کر سکے۔۔۔

کمینے تو نے کون سا خود کھڑی کی ہے۔زین نے وہی کشن اب عارض کی جانب پھینکا تھا۔

کیا ہوا اگر میں نے کھڑی نہیں کی۔۔۔

مگر اسے آگے تو میں نے ہی بڑھایا ہے ناں۔۔۔

ان دونوں کی بحث کافی دیر تک جاری رہی تھی جیسے زری نے ختم کروایا تھا۔

گیم ایک بار پھر شروع ہوئی تھی۔

اگلی باری عالیان کی آئی تھی۔

میری وش ہے کاش میں حالات کو بدل پاتا۔جو سب ہماری زندگیوں میں ہوا ہے جو سب ہم نے کھویا ہے کاش میں وہ واپس لا پاتا۔عالیان افشاں کی جانب دیکھتا بول رہا تھا کاش کہ میں ایرہ پھوپھو اور بابا کو واپس ہماری زندگیوں میں لا سکتا۔مگر مرنے والے کب واپس آتے ہیں۔

اس کی آواز میں نمی شامل ہو گئی تھی وہ خاموشی سے اس دائرے سے نکل گیا تھا۔افشاں یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔

ایک بار پھر میوزک آن ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان نے اپنی نم آنکھیں صاف کی تھی۔اور یہ سب افشاں نے دیکھا تھا۔

اگلی باری نور کی تھی۔۔۔

میری وش ہے کہ میرا بندہ مجھے کھونے سے ڈرے اور اسے میری ایک پل کی بھی دوری برداشت نہ ہو۔۔۔

نور چہکی تھی۔

مطلب نور آپ سیدھا سیدھا کہہ دیں۔

کیا۔۔؟

زین کی بات پر نور نے ابرو اچکا کر پوچھا تھا۔

آپ کو فیوچر میں جورو کا غلام چاہیے۔

کوئی نہیں آپ کو مل جائے گا۔

کیا انداز تھا زین کا۔

ویسے بھی یہ آج کر عام رواج بن گیا ہے کیوں عارض۔۔۔؟زین نے عارض کو بھی درمیان میں گھسیٹا تھا۔

Just like...

زین اب تیری زبان نہ نکلے باہر۔۔۔اندر رکھ اسے۔عارض دبا دبا پھنکارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جانتا تھا زین کی تمام توپوں کا رخ اس وقت اس کی جانب ہے۔

جسٹ لائیک کے بچے جب تیری باری آئے گی پھر تم سے پوچھوں گا میں۔۔۔

ایک بار پھر میوزک چلا تھا اب زری کی باری آئی تھی۔

اپنی باری پر وہ سوچ میں پڑ گئی تھی۔

لگتا ہے زری آپ کی کوئی بہت بڑی وش ہے جو ابھی تک لینڈ نہیں ہو رہی اور آپ یوں سوچ میں پڑ گئیں ہے۔

جی بہت بڑی۔۔۔عالیان کے کہتے ہی زری بولی تھی۔

میری سب سے بڑی خواہش ہے کہ کااااااش۔اس کا کاش اتنا لمبا تھا کہ سب اس کی جانب دیکھنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کاش کہ میرا کوئی بھائی ہوتا جو میرے لاڈ اٹھاتا۔

زری کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔

زری ہمیں لگا تھا کی آپ کہنے لگی ہیں کاش کہ ہمارا بھی کوئی بھائی ہوتا جو آپ کے لاڈ اٹھاتا۔

عالیان کی اس بات پر سب ہنسے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

زری نے بھی نم آنکھیں صاف کی تھیں۔ نہیں نہیں مجھے آپ لوگوں کے بھائی کی نہیں اپنے بھائی کی ضرورت ہے۔

زری ہم سب آپ کے بڑے بھائی ہی ہیں۔ آئیندہ کبھی ایسا مت کہیے گا کہ کاش آپ کا کوئی بھائی ہوتا جس سے آپ اپنے لاڈ اٹھواتی۔

آپ ہم سب سے لاڈ اٹھوائیں۔۔۔ آخر کو اب ہم آپ کے بھائی ہیں۔

ارے نہیں بابا مجھے کوئی بہن نہیں چاہیے میں اکلوتا ہی اچھا ہوں۔۔۔

اور ویسے بھی میں اپنے بچوں پر پھوپھو کا ظلم برداشت نہیں کر سکتا۔

او ہیلو مسٹر اپنے خوابوں سے باہر نکل اپنی نہیں تو ہماری بہن کے لیے آئیس کریم لے کر آ۔

تمھیں نہیں مگر ہمیں تو اپنے بچوں کے لیے پھوپھو چاہیے۔

کیوں حیام۔۔۔؟ عارض درمیان میں حیام کو لے آیا تھا۔

جی نہیں یہ میرے بچوں کی خالہ ہو گی نہ کہ پھوپھو۔

ہمارے سب بچے زری کو خالہ ہی کہیں گے۔

مطلب آپ کو کتنے بچے چاہیے۔

Posted On Kitab Nagri

عارض حیام کی سب بچوں والی بات پر حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

لوگ کہتے ہیں بچے دو ہی اچھے مگر بچے چار ہونے چاہیے۔۔۔۔

دو بیٹیاں اور دو بیٹے۔

وہ کیوں۔۔؟ عارض نے حیرت سے پوچھا تھا۔

تاکہ کسی بھی بچے کو یہ ناں ہو کہ ان کے پاس اپنے ماں باپ کے بعد باتیں شیئر کرنے کے لیے کوئی بہن بھائی نہیں ہے۔

عارض کا حیرت سے منہ کھل گیا تھا۔ مگر اس نے فوراً خود پر قابو پایا تھا۔

پھر چار کیوں۔۔۔؟ زیادہ ہونے چاہیے ناں۔۔۔

عارض شرارت سے اس کے کان کے قریب بولا تھا۔

عارض کی بات پر اسے احساس ہوا تھا وہ جلدی جلدی میں کیا بول گئی ہے۔

زری تم فکر نہیں کرو تمھارے لیے ایک ایسا شہزادہ آئے گا جو تمھیں ہم سب سے زیادہ چاہیے گا۔

حیام نے فوراً بات بدلی تھی۔

لو آ گیا شہزادہ سب کے لیے آئیس کریم لے کر۔

Posted On Kitab Nagri

شہزادہ۔۔۔سب ایک ساتھ بولے تھے۔

ہاں تو میں ایک شہزادہ ہی ہوں وہ بھی اکلوتا اپنے ماں باپ کی سلطنت کا۔

تم آئیس کریم اتنی جلدی کیسے لے آئے ہو۔۔؟

بھائی آئیس کریم یہاں فریزر میں موجود تھی۔کچھ دیر پہلے ہی تو ہم لے کر آئے تھے۔

اچھا۔۔۔!

مجھے لگتا ہے تم لوگ ہل ول گئے ہو۔

زین سب کو ان کی آئیس کریم پکڑاتا بولا تھا۔

جہاں تم جیسی بلا ہو وہاں سب کیسے سیٹ رہ سکتا ہے۔۔۔

عالیان کی بات پر زین نے اپنی آنکھیں گھمائی تھیں۔

گیم ایک بار پھر شروع ہوئی تھی۔

اب کی بار کشن حیام پر آکر رکا تھا۔

بھابھی آپ کی سب سے بڑی کیا وش ہے۔زین نے آئیس کریم کھاتے سوال کیا تھا۔

میری وش تھی۔۔۔حیام بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تھی کیا مطلب بھابھی اب نہیں ہے۔۔۔ عالیان کی جانب سے سوال آیا تھا۔

جب وش پوری ہو جائے تو ہماری وش وش نہیں رہتی۔

خواب دیکھنا اچھی بات ہے۔۔۔ مگر خوابوں میں جینا اچھا نہیں ہے۔

یہ جانتے ہوئے بھی میں نے اپنی زندگی کے کئی سال اس ایک خواب کے زیر اثر گزارے ہیں۔

خواب اور خواہشات حقیقت کی شکل اختیار کر لیں۔

کس کی خواہش نہیں ہوتی، میری بھی تھی۔ آہستہ آہستہ ان سب خوابوں نے حقیقت کی شکل لے لی۔

حیام مسکرائی تھی۔

اس کی مسکراہٹ کے پیچھے سالوں کی داستان نور زری اور افشی بہت اچھے سے جانتی تھیں۔

بھابھی آپ کے خوابوں کی کیا تعبیر نکلی پھر۔۔۔؟

ارمان نے تجسس سے پوچھا تھا۔

میرے ہر خواب کی تعبیر عارض احمد وہاب ہیں۔

حیام نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

Thank you Aareez for being my life partner

Posted On Kitab Nagri

مسکراتے ہوئے حیام دائرے سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

یعنی وہ مزید کچھ نہیں کہنا چاہتی تھی۔

عارض اس کو مسکراہٹ لیے گھیرے سے باہر نکلتا دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ ہمیشہ ایک نئے انداز سے اسے حیران کر جاتی تھی۔

حیام کا ایک جانب رکھا کشن اٹھا کر ارمان نے عارض کو مارا تھا۔

گانا شروع ہو چکا تھا۔

عارض اور ارمان کشن ایک دوسرے کی جانب اچھال کم اور مار زیادہ رہے تھے۔سونگ بند ہوا تھا کشن عارض کے ہاتھ میں تھا۔

چلو جناب عارض اب بتاؤ تمھاری کیا خواہش ہے۔۔۔

عارض نے حیام کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

میری خواہش ابھی صرف حیام جان سکتیں ہیں۔

ہم کیوں نہیں عارض بھائی۔۔۔زری اداسی سے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وقت آنے پر آپ سب کو بھی معلوم ہو جائے گی۔۔۔ کہتے ہی عارض حیام کے ساتھ تھوڑا پیچھے ہو کر بیٹھا تھا۔

اور اس کے کان کے قریب ہوتے بولا تھا۔

میری سب سے بڑی خواہش ہے ہماری سب سے پہلی اولاد بیٹی ہو۔

عارض کی بات پر حیام مسکرا کر سر جھکا گئی تھی۔ جبکہ سب بغور ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

اہمم اہمم۔۔!ارمان کھنکارا تھا۔عارض ابھی ہم کنوارے ہیں۔

ارمان کی بات پر عارض نے اسے کشن کھینچ کر مارا تھا۔

تم لوگ کنوارے ہو اس میں میرا کیا قصور ہے جا کر اپنے لیے بھی کوئی لڑکی ڈھونڈو۔

ابھی شادی وادی کا کوئی پلین نہیں ہے میرا ہاں مگر کوئی اچھی لڑکی مل جائے تو ارادہ بدل بھی سکتا ہے۔

ارمان آپ کو کیسی لڑکی چاہیے۔۔؟زری پوچھے بغیر ناں رہ سکی۔۔۔

مجھے معصوم لڑکی بالکل نہیں چاہیے۔۔۔

یعنی آپ کو لڑاکا طیارہ چاہیے زری کھلکھلائی تھی۔

اب ایسا بھی نہیں کہا میں نے۔۔۔

میرا مطلب تھا کہ لڑکی بہادر ہو۔

Posted On Kitab Nagri

سب کو جواب دے سکے اپنے حق کے لیے آواز اٹھا سکے۔

اس کی پیاری سی آنکھیں ہوں۔

جیسے کہ وہ ہے ناں۔۔۔

کیا۔۔۔؟سب ایک ساتھ بولے تھے۔

جو ان کی آنکھوں سے بیان ہوتے ہے

وہ لفظ شاعری میں کہاں ہوتے ہیں۔

سالے لوفر انسان۔۔۔!زین اس کی کمر پر چڑھ کر اسے نیچے پٹک چکا تھا اور اب اس پر مکوں کی برسات کر رہا تھا۔

ایسی چھیچھوروں والی حرکتیں کرے گا تو یونہی مار کھائے گا لڑکیوں سے بھی۔

عالیان کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھا۔

عارض بھائی روکیں ان تینوں کو۔۔۔زری نے ان کو دیکھتے ہوئے عارض کو کہا تھا جو آپس میں گتھم گتھا ہو رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

میں کچھ نہیں کر سکتا عارض نے کندھے اچکا دیے تھے۔۔۔

رات کی چاندنی یونہی ان کے یادگار لمحات کو اپنی چادر میں سمیٹ رہی تھی۔

آج کے لیے کیا پلین ہے کہاں جائیں گے ہم۔۔۔؟

وہ سب ناشتے کی میز پر بیٹھے تھے جب نور نے سوال کیا تھا۔

میں سوچ رہا ہوں کہ آج یادگار پاکستان اور فیصل مسجد چلتے ہیں کھانا ہم آج باہر سے کھا لیں گے۔

کیا خیال ہے سب کا۔۔۔؟

ہاں ٹھیک ہے عارض اچھا پروگرام ہے۔عالیان نے بھی حامی بھری تھی۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ سب جانے کے لیے تیار کھڑے تھے۔

عارض گاڑی کی چابی۔۔۔!حیام نے اس کے سامنے اپنا ہاتھ کیا تھا۔

عارض نے حیرت سے حیام کو دیکھا تھا۔مگر ہم سب ساتھ جا رہے ہیں میں گاڑی چلاتا ہوں۔

آپ سب ایک گاڑی میں بیٹھ جائیں۔۔۔ہم سب الگ گاڑی میں آجائیں گی۔

اوکے۔۔۔عارض نے اسے خاموشی سے چابی تھما دی تھی کیونکہ ان سے بحث کرنا بے فضول تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آدھے گھنٹے میں وہ سب یادگار پاکستان کے باہر موجود تھے۔

ایک طرف یادگار پاکستان تھا تو دوسری جانب میوزیم۔

یادگار کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر ان سب نے اچھی خاصی تصاویر بنوائیں تھی۔

عالیان اور عارض ان چاروں کے لیے آج ایک فوٹو گرافر کا کام کر رہے تھے۔

یادگار کے پیچھے بنے مہراب کی جانب جب وہ لوگ آئے تو پورا اسلام آباد ان کے سامنے تھا۔

اس خوبصورت منظر کی تصاویر اپنے کیمروں میں قید کرتے وہ سب بہت خوش نظر آرہی تھی۔

حیام ایک طرف کھڑی اس منظر کو محبوط سی دیکھ رہی تھی جب عارض اس کے قریب آکر کھڑا ہوا تھا۔

اسلام آباد بہت خوبصورت ہے ناں۔

بہت زیادہ۔۔!حیام کی آنکھوں میں ایک چمک تھی۔

سوچ رہا ہوں ہمارے لیے یہاں ایک گھر لے لوں۔

کچھ بھی۔۔۔حیام نے اپنی آنکھیں گھومائی تھیں۔

لاہور اسلام آباد سے زیادہ خوبصورت ہے۔

حیام کی بات پر عارض کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض آجاؤ میوزیم چلیں۔

اس سے پہلے عارض کچھ کہتا ارمان نے اسے آواز دی تھی۔

وہ حیام کا ہاتھ تھامے ان کے پیچھے بڑھا تھا۔

میوزیم میں داخل ہو کر وہ لوگ سب سے پہلے ہیریٹیج گفٹ شاپ کی جانب گئے تھے جہاں مختلف قسم کی نایاب اور تاریخی اشیاء اور نوادرات، ثقافت اقدار، روایات کی کتابیں اور لوک موسیقی موجود تھی۔

وہاں سے باہر نکل کر وہ سب سامنے بنے فریڈم فائٹرز کی جانب بڑھے تھے۔

جہاں مجاہدین تحریک آزادی گیلری موجود تھی اور ہر ایک مجسمے کے ساتھ ان کا بنیادی تعارف اور خدمات موجود تھیں۔

اس کے بعد وہ سب میوزیم کی بیسمنٹ کی جانب بڑھے تھے۔

وہاں سامنے ہی قائداعظم کے زیر استعمال رہنے والی گاڑی موجود تھی اور اس کے پیچھے قائداعظم اور فاطمہ جناح کا ایک مجسمہ تھا۔

وہ سب چلتے چلتے مسلمز ارایول کی جانب آئے تھے۔ وہاں کی گئی مجسمہ سازی کو دیکھ کر وہ مبحوط رہ گئے تھے۔

اس وقت وہ سب فرسٹ وار آف انڈیپینڈینس میں موجود تھے۔

Posted On Kitab Nagri

زری بورڈ کے پاس کھڑی ساری ہسٹری پڑھ رہی تھی۔

The First War of Independence was an attempt by Indians to regain power from British rule through the use of force. It was a desperate attempt by the subjugated people to break the shackles of an oppressive colonial power. It was failed due to the lack of organized and an effective leadership, the Company's full control over mean of communication and transport and acute economic problems of the Indian people

The war of independence had much negative implications for the Muslims as they were victimized more than other communities.

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مس زری۔۔!زین نے اسے مخاطب کیا تھا۔

جی۔۔!

اپنی عینک درست کرتے زری زین کی جانب گھومی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ جو ساری آپ نے یہاں لکھی انگریزی جھاڑی ہے اس کا اردو ترجمہ بھی بتادیں کیونکہ میں ایک پاکستانی ہوں اور مجھے اردو زیادہ اچھی سمجھ آتی ہے۔

جی۔۔!زری نے اسے نا سمجھی سے دیکھا تھا۔

اس کو اُردو میں سمجھا دیں کیونکہ کہ میں خالص پاکستانی ہوں۔

زین کی بات پر زری نے اسے گھورا تھا۔

باقی سب لوگ مختلف مجسمے دیکھ رہے تھے اس لیے ان کا دھیان زری اور زین کی جانب نہیں تھا۔

آزادی کی پہلی جنگ ہندوستانیوں کی طرف سے طاقت کے استعمال کے ذریعے برطانوی راج سے دوبارہ اقتدار حاصل کرنے کی کوشش تھی۔

یہ محکوم لوگوں کی طرف سے ایک جابرانہ استعماری طاقت کے طوق کو توڑنے کی ایک مایوس کن کوشش تھی۔

یہ منظم اور موثر قیادت کی کمی، مواصلات اور نقل وحمل کے ذرائع پر کمپنی کا مکمل کنٹرول اور ہندوستانی عوام کے شدید معاشی مسائل کی وجہ سے ناکام ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آزادی کی جنگ کے مسلمانوں پر بہت زیادہ منفی اثرات مرتب ہوئے کیونکہ وہ دوسری برادریوں کے مقابلے میں زیادہ شکار ہوئے۔

زین ہونکوں کی طرح زری کو دیکھ رہا تھا۔

اب کیا ہوا۔۔۔؟زری نے اپنی آنکھیں گھومائی تھیں۔

اب اتنی خالص اردو بھی مجھے نہیں آتی۔

آپ خالص پاکستانی ہیں تو آپ کو آنی چاہیے۔زری نے اپنے کندھے اچکائے تھے اور آگے بڑھ گئی تھی۔

وہی پر سر سید احمد خان کا ایک مجسمہ علی گڑھ یونیورسٹی کے پورٹریٹ کے سامنے کھڑا کیا گیا تھا۔

حیام نور افشی عالیان ارمان اور عارض اس کے پاس کھڑے تھے جب زین اور زری بھی ان سب کے قریب آئے تھے۔

عارض کو پیچھے کرتے زین بالکل سر سید کے مجسمے کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔

حیام بھابھی۔۔۔!زین نے اپنے ساتھ کھڑی حیام کو مخاطب کیا تھا۔

جی۔۔حیام نے اس کی جانب دیکھے بغیر جواب دیا تھا۔

یہ علی گڑھ یونیورسٹی سر سید احمد خان نے بنائی تھی کیا۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

جی۔۔۔حیام نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

زین نے اپنارخ واپس مجسمے کی جانب کیا تھااور بولا۔۔۔

سر جی آپ نے اتنی بڑی یونیورسٹی بنائی ہے اس کا فائدہ کیا ہوا۔

سب نے چونک کر زین کو دیکھا تھا کہ اب یہ نمونہ کون سی بکواس کرنے والا ہے۔

بس آج تک سب یونیورسٹیوں میں اسائنمنٹس، کوئیز، پریزنٹیشنز، مڈز اور فائنلز لے کر سب بچوں کو بس ذلیل ہی کیا جاتا ہے۔

زین کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔عالیان نے اسے مکا رسید کیا تھا۔

میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں ان کو چاہیے تھا کہ سٹوڈنٹس رائٹس پر کچھ کرتے تا کہ سب بچے سکون سے پڑھائی کرتے اور ان اسائنمنٹس، کوئیز، پریزنٹیشنز، مڈز اور فائنلز جیسی بلاؤں سے کوسوں دور رہتے۔

نا کوئی اگزیم سسٹم ہوتا۔۔۔نا کوئی پریشانی ہوتی۔۔۔

کتنی سکون بھری زندگی ہوتی ناں۔۔۔ زین اپنی ہی دھن میں بول رہا تھا۔ جبکہ حیام قور زری اسے گھور رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زین آپ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ سٹوڈنٹس رائٹس کے نام سے ایک یونیورسٹی کھول لیں جس میں نو ایگزیمز سسٹم ہو۔ حیام نے صاف تنز کیا تھا۔

گڈ آئیڈیا بھابھی۔۔اب میں یہی کروں گا۔

اور آپ دیکھیے گا میری یونیورسٹی کتنی کامیاب ہو گی۔

جی اتنی کامیاب ہو گی کہ اس سے پاس آؤٹ ہونے والے بچے یہ ضرور سوچیں گے ہم نے یہاں ایڈمیشن کیوں لیا۔

زری نے اپنی آنکھیں گھومائی تھی۔

زری اب آپ میری یونیورسٹی کے بارے میں ایسے مت کہیں۔۔۔

اب وہ اور بھی کچھ بولنے والا تھا جب عارض نے اس کے چلتی زبان کو بریک لگوائی تھی۔

اپنے شیخ چلی والے خواب بعد میں بننا ابھی آگے چلو۔

عارض کے کہتے ہی وہ سب وہاں سے آگے کی جانب بڑھ گئے تھے۔

اس وقت وہ سب علامہ اقبال کے نوادرات والے سیکشن میں موجود تھے۔

وہاں علامہ اقبال کے کپڑوں کو دیکھ کر زین نے حیام کو مخاطب کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بھابھی-- یہ دیکھیں اقبال کے کپڑے اگر آپ ان جیسے بنوالیں گی ناں تو آپ مزید اچھی شاعرہ بن جائیں گی۔

زین کی بات پر حیام نے اپنی آنکھیں گھومائی تھیں۔

نہیں بلکہ بھابھی آپ رہنے دیں۔

کیوں اب کیاہوا---؟ ارمان نے فوراً سوال کیا تھا۔

یار ارمان میں یہ سوچ رہاہوں کہ جس طرح اقبال انکل نے برصغیر کی تقسیم کے لیے کوششیں کی تھی۔اگر اس طرح بھابھی نے پاکستان کے لیے کی تو ہم سب معصوم بچوں کا کیا بنے گا ساتھ ہی اس نے اپنے مصنوعی آنسو صاف کیے تھے۔

زین کی بات پر عارض نے اسے زور سے مکامارا تھا۔جس پر وہ تکلیف سے دہرا ہوا تھا۔

اپنی کمر سہلاتا وہ آگے کی جانب بڑھا تھا اور پھر کچھ دور جاکر رکا تھا اور ان سب کو اپنے پاس بلایا تھا۔

جب سب اس کے پاس پہنچے تو زین کہنے لگا یہ دیکھو۔

سب نے زین کے کہتے ہی اقبال کے مجسمے کی جانب دیکھا تھا۔

جہاں اقبال صوفے پر بیٹھے کچھ سوچنے میں مصروف تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ہے زین۔۔۔؟ عالیان بولا تھا۔

یہ دیکھو عارض نے مجھے اتنی زور سے مکا مارا ہے کہ اب میں یہاں اداس بیٹھا ہوں۔

زین نے بیچاروں والی شکل بنائی تھی۔ جبکہ اس کی شکل دیکھ کر سب کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

گدھے انسان تو اپنی حرکتوں سے کبھی باز نہیں آ سکتا۔

عارض نے اس کے کندھوں پر اپنا بازو پھیلایا تھا۔ جس پر وہ بھی مسکرا دیا تھا۔

پینوراما پاکستان کے ساتھ ہی دیوار پر ایک مجسمہ سازی کی گئی تھی وہ سب اس دیوار کے سامنے کھڑے تھے۔

زین یہاں دیکھ۔۔ عالیان کے کہتے ہی سب نے ایک ساتھ اس جانب دیکھا تھا۔

اس دیوار پر چار لوگوں کی مجسمہ سازی کی گئی تھی۔

یہ بالکل تمھارے جیسا لگ رہا ہے۔۔۔ یقیناً یہ بھی اپنے زمانے میں تمھاری ہی طرح بہت شرارتی رہا ہو گا۔

ہاں اور یہ دیکھو بالکل عارض جیسا ہے اکڑو کھڑوس اور بدتمیز۔۔۔ زین منہ بنا کر بولا تھا۔

ہمم۔۔۔ عارض فون پر مصروف سا بولا تھا۔

کیا ہمم۔۔۔! زین نے اس کا فون کھینچا تھا۔

تمھاری ان تعریفات کا شکریہ عارض نے اپنا فون زین سے واپس لیا تھا اور اپنے اردگرد دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی نظریں حیام کو ڈھونڈ رہی تھیں۔

سب لڑکیاں کہاں ہیں۔۔۔؟

عارض ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اپنا فون پاکٹ میں رکھتے عارض ان کو دیکھنے کے لیے بڑھا تھا مگر وہ سب اس کو کہیں نہیں نظر آئیں تھیں۔

عارض نے فوراً حیام کو فون ملایا تھا۔ جو دوسری ہی بیل پر اٹھا لیا گیا تھا۔

حیام کہاں ہے آپ سب اس کے فون اٹھاتے ہی عارض بولا تھا۔۔۔

پیچھے سے کچھ آوازیں آرہی تھی وہ حیام کی بات سن نہیں پایا تھا۔

حیام میں کچھ پوچھ رہا ہوں کہاں ہے آپ۔

عارض ہم پینوراما پاکستان میں ہیں۔

حیام کی بات پر عارض کا دل کیا تھا ان سب کو دو لگا دے کتنا پریشان ہو گیا تھا وہ۔

فوراً سے پہلے باہر آئیں۔۔۔ کہتے ہی عارض نے فون بند کر دیا تھا۔

پانچ منٹ بعد وہ سب ان کے سامنے باہر موجود تھیں۔

آپ سب ہمیں بتا کر چلی جاتیں تا کہ ہم پریشان نہ ہوتے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات تھی عارض بھائی ہم سب یہیں تھیں۔

آپ چاروں ہم چاروں کی زمہ داری ہیں۔ اس لیے آئیندہ اس بات کا خیال رکھیے گا۔ اس وقت عارض جس قدر غصے میں تھا اس نے ان سے اسی قدر نرمی سے بات کی تھی۔

عارض وہ ہم بس۔۔۔ ابھی حیام بول رہی تھی جب عارض نے اسے ٹوکا تھا۔

آئیندہ اس بات کا خیال رکھیے گا حیام۔۔۔ کہتے ہی عارض اس کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھ گیا تھا۔

یادگار پاکستان کے بعد وہ سب فیصل مسجد کی سیر کو گئے تھے اور پھر شام کا کھانا کھا کر گھر واپس آئے تھے۔

عارض اپنے کمرے میں موجود تھا جب حیام نماز پڑھ کر اس کے پاس آئی تھی۔

کیا بات ہے ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔؟

نہیں۔۔ کھڑکی کے پاس کھڑے عارض نے اپنا رخ اس کی جانب کیا تھا۔

حیام قدم قدم چلتی بیڈ پر جا بیٹھی تھی۔

آج آپ ڈر گئے تھے۔۔۔؟ حیام نے عارض سے سوال کیا تھا۔

بہت زیادہ زندگی۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

کیوں۔۔؟حیام نے اس کی جانب دیکھ کر سوال کیا تھا۔

کیونکہ مجھے آپ کو کھونے سے بہت ڈر لگتا ہے۔

اتنے میں عارض کا فون بجا تھا۔

کس کا فون ہے۔۔۔؟

سحر کا۔۔۔عارض نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

اوکے۔۔۔حیام اٹھ کر جانے لگی تھی جب عارض نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

پوچھیں گی نہیں کیوں کال کر رہی ہے۔

اپنے بزنس کے معاملات سے مجھے دور رکھیں۔۔۔حیام نے نرمی سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا۔اور باہر نکل گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رات کا پہلا پہر تھا۔

حیام لاونج سے کچن میں جا رہی تھی جب ارمان نے اسے مخاطب کیا تھا۔

بھابھی۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

جی۔۔حیام نے اپنا رخ ارمان کی جانب کیا تھا۔

آپ میرے لیے رشین سلاد بنا دیں گی۔اوکے۔۔۔کہتے ہی حیام کچن کی جانب بڑھ گئی تھی۔

زری نور اور افشی کچن میں کھڑی تھی۔

زری چائے تیار ہے۔

الموسٹ۔۔زری نے اپنا رخ اس کی جانب کیا تھا۔نور تم ارمان کے لیے رشین سلاد بنا دو۔

مگر مجھے بنانا نہیں آتا۔

زری سے دو چائے کے کپ تھامتے حیام نے اسے ریسیپی بتائی تھی اور پھر باہر نکل گئی تھی۔

حیام کے جانے کے بعد زری نے دو کپ افشاں کے سامنے رکھے تھی اور پھر باقی دو کپوں میں بھی چائے ڈال کر باہر نکل گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ راتیں یہ موسم یہ ندی کا کنارا یہ چنچل ہوا۔

عارض آسمان کو دیکھتا گا رہا تھا جب حیام چائے کے دو کپ تھامے باہر آئی تھی۔

یہ راتیں یہ موسم یہ ندی کا کنارا یہ چنچل ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام اپنے سامنے کھڑے عارض کو دیکھ کر قدم قدم چلتی اس کے قریب آرہی تھی۔

کہادو دلوں نے کہ مل کر کبھی ہم نہ ہونگے جدا

عارض کی جانب قدم بڑھاتے حیام نے بھی اس کے ساتھ گاناشروع کیا تھا۔

یہ راتیں یہ موسم یہ ندی کا کنارایہ چنچل ہوا۔

حیام نے اس کے ساتھ کھڑے ہوتے عارض کو چائے کا کپ تھما کر اس کا بازو تھاما تھا۔

یہ کیا بات ہے آج کی چاندنی میں

عالیان۔۔۔!افشاں عالیان کو آواز دیتی ٹیرس میں داخل ہوئی تھی۔

یہ کیا بات ہے آج کی چاندنی میں

کہ ہم کھو گئے پیار کی راگنی میں۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان---!افشاں اس کے قریب آئی تھی۔ آپ یہاں پر کھڑے میں کب سے آپ کو ڈھونڈ رہی تھی۔

افشی نے چائے کا کپ اس کے سامنے کیا تھا۔

یہ باہوں میں باہیں یہ بہکی نگاہیں

لو آنے لگا زندگی کا مزا

افشاں سے کپ تھام کر عالیان نے ایک نظر اسے دیکھ کر دوبارہ آسمان کی جانب دیکھا تھا۔

کیا ہوا عالیان---؟

افشاں نے پوچھتے عالیان کے کندھے پر سر رکھا تھا۔

کچھ نہیں افشی---وہ مسکرایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ راتیں یہ موسم یہ ندی کا کنارا یہ چنچل ہوا

زین آپ کی چائے زری نے دو کپ بالکونی میں ایک جانب بیٹھے زین کے سامنے رکھے تھے اور پھر خود بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ستاروں کی محفل نے کر کے اشارہ

زری۔۔۔!زین نے اسے مخاطب کیا تھا۔

جی۔

آج کی چاندنی رات کتنی خوبصورت ہے ناں۔

ان دونوں نے آسمان کی جانب دیکھا تھا۔

بہت زیادہ۔۔۔کہتے ہی زری نے اپنا کپ تھاما تھا۔

کہا اب تو سارا جہاں ہے تمھارا۔

زین۔۔!اب کی بار زری نے اسے مخاطب کیا تھا۔

جی۔۔؟زین نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

چائے پی لیں آپ کی چائے ٹھنڈی ہو جائے گی۔زری نے اسے کپ تھمایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

محبت جواں ہو کھلا آسماں ہو

کرے کوئی دل آرزو اور کیا

وہ دونوں چاندنی رات میں ایک دوسرے کا ساتھ نبھاتے بھاپ اڑاتی چائے پی رہے تھے۔

یہ راتیں یہ موسم یہ ندی کا کنارا یہ چنچل ہوا

بھابھی سلاد بن گیا۔۔۔ ارمان کچن میں داخل ہوتے بولا تھا مگر سامنے کھڑی نور کو سلاد بناتا دیکھ کر وہ اس کی جانب آیا تھا۔

نور ایسے نہیں کرتے ارمان نے اس کے ہاتھ سے کریم لی تھی۔

ایسے نہیں بنتا یہ۔۔ نور اسے کام کرتا دیکھ بولی تھی۔

میں ٹھیک کر رہا ہوں آپ ہاتھ مت لگائیں۔ خراب ہو جائے گا۔

قسم ہے تمھیں تم اگر مجھ سے روٹھے

آئے بڑے جہاں سکندر۔۔۔ خود ہی بنائیں نور منہ بنا کر ایک جانب ہوتے شیلف پر بیٹھ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رہے سانس جب تک یہ بندھن نہ ٹوٹے

اچھا اچھا سوری آپ صیحح بنا رہی تھیں مجھے بتائیں میں آگے کیسے بناؤں۔

ارمان نے اپنی انگلی پر لگی کریم نور کی ناک پر لگا دی تھی۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔؟

وہ فوراً کریم صاف کرتے بولی تھی۔

کچھ نہیں ارمان نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

تمھیں دل دیا ہے یہ وعدہ کیا ہے

صنم میں تمھاری رہوں گی صدا

چپ کر کے کام کریں نور نے اسے گھورا تھا اور اس میں تھوڑا سا نمک اور کالی مرچیں ڈال کر اچھے سے ہلائیں۔

اور نور کے کہنے کے مطابق ارمان نے سب کچھ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ راتیں یہ موسم یہ ندی کا کنارا یہ چنچل ہوا

حیام اور عارض دونوں چائے ختم کر کے لان میں ایک جانب پڑے جھولے پر بیٹھ گئے تھے۔

کہا دو دلوں نے کہ مل کر

کبھی ہم نہ ہوں گے جدا

عارض آہستہ آہستہ جھولا جھول رہا تھا جب حیام نے اس کے کندھے پر اپنا سر رکھا تھا۔

حیام کے سر رکھتے ہی عارض نے حیام کو اپنی چادر کے ہالے میں لیا تھا۔

یہ راتیں یہ موسم یہ ندی کا کنارا یہ چنچل ہوا

کہا دو دلوں نے کہ مل کر کبھی ہم نہ ہونگے جدا

وہ دونوں آنکھیں بند کیے ایک دوسرے کو محسوس کرتے گنگنا رہے تھے۔

حیام ویسے ہی اس کے کندھے پر سر رکھے سو گئی تھی۔

حیام کی بھاری ہوتی سانسیں سن کر عارض نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام۔۔!عارض نے اسے آواز دی تھی مگر وہ سو چکی تھی۔

حیام کے سو جانے کا یقین کر کے عارض سیدھا ہو کر بیٹھا تھا اور اس کا سر اپنے سینے پر رکھ لیا تھا۔

رات کا ایک بج رہا تھا حیام ابھی تک کمرے میں نہیں آئی تھی۔

یہ حیام کہاں رہ گئی ہے نور دروازے کی جانب دیکھتی بولی تھی۔

رکو میں اسے کال کرتی ہوں زری نے بیڈ پر پڑا اپنا فون اٹھا کر اسے کال ملائی تھی۔

مگر حیام کا فون اسی کمرے میں کہیں موجود بجا تھا۔

افشاں نے اٹھ کر اس کا فون ڈھونڈا تھا۔افف اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا۔

افشاں کہتے ہی کمرے کے دروازے کی جانب بڑھی تھی۔

اب تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟افشی کو باہر جاتے دیکھ نور بولی تھی۔

ادھر ہی ہوں۔۔۔ کہتے ہی وہ باہر نکل گئی تھی اور اس نے راہداری میں بنے پہلے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔

اندر سے کوئی جواب موصول نہ ہونے پر اس نے ایک بار پھر دروازے پر دستک دی تھی۔

اب کی بار دروازہ بجنے پر عالیان نے دروازہ کھولا تھا۔

وہ اپنی آنکھیں مسلتا باہر نکلا تھا مگر اپنے سامنے افشاں کو دیکھ کر چونکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا بات ہے افشاں سب خیریت ہے۔

نہیں وہ حیام ابھی تک کمرے میں نہیں آئی شاید وہ عارض بھائی کے ساتھ ہو گی۔

تو آپ عارض کو کال کر کے پوچھ لیں۔

اوہ یہ تو میرے ذہن میں ہی نہیں آیا۔۔۔افشاں نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا۔

آپ ایک بار بھائی کو کال کریں۔۔۔

جس پر عالیان کمرے میں واپس گیا تھا اور اپنا فون لے کر آیا تھا۔

عالیان نے دروازہ بند کرتے عارض کو کال ملائی تھی جو اس نے کاٹ دی تھی۔

What the hell...

عالیان نے فون کو گھورا تھا۔

آپ نے سارا فارم ہاؤس دیکھا۔۔۔؟ عالیان نے افشاں سے سوال کیا تھا۔

نہیں۔۔میں دیکھتی ہوں کہتے ہی افشاں جانے لگی تھی جب عالیان نے اس کا بازو تھام کر اسے روکا تھا۔

رکیں۔۔میں دیکھتا ہوں۔کہتے ہی عالیان باہر کی جانب بھاگا تھا۔

اس نے سارا فارم ہاؤس دیکھا تھا مگر وہ دونوں اسے کہیں نہیں نظر آئے تھے۔عالیان بھاگتا ہوا واپس آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیاوہ وہ دونوں ملے۔

نہیں میں نے پورافارم ہاؤس دیکھ لیاہے وہ دونوں کہیں بھی نہیں ہیں۔

آپ نے اچھے سے دیکھا۔۔۔؟

افشاں نے اس سے سوال کیاتھا۔

بیک لان۔۔عالیان کہتے ہی اس جانب بھاگا تھا۔

اسے وہ دونوں وہیں مل گئے تھے۔عالیان نے پہلے سوئی ہوئی حیام کو دیکھا تھااور پھر عارض کی جانب دیکھا۔

تم یہاں کیا کررہے ہو کیا ہوا ہے۔۔۔؟عارض عالیان کو دیکھ کر دبا دبا بولا تھا۔

یہ اچھا طریقہ ہے۔۔۔

عالیان نے لڑاکا عورتوں کی طرح اپنی کمر پر ہاتھ رکھے تھے۔

وہاں ہم سب پریشان ہو رہے تھے کہ تم دونوں کہاں مرے ہوئے ہو مگر یہاں تو۔۔۔عالیان نے اپنی بات اُدھوری چھوڑدی تھی۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب دیکھ لیا ہم صحیح سلامت یہی پر ہیں تو دفع ہو جاؤ میری بیوی کی نیند خراب مت کرو۔

ہاں ہاں جارہا ہوں مجھے بھی کباب میں ہڈی بننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔

عالیان اسے گھورتا بولا تھا اور اپنے قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے۔

عالیان۔۔۔عارض نے گردن موڑ کر اسے آواز دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا تھا۔

ایک کمبل لا دو۔

عالیان نے اپنے ہاتھ کا اشارہ کر کے اس پر لعنت بھیجی تھی اور اندر چلا گیا تھا۔

عالیان کیا وہ دونوں ملے۔۔۔عالیان کو اندر آتے دیکھ کر افشاں بولی تھی۔

عالیان نے ایک نظر اسے دیکھا تھا اور کمرے میں چلا گیا تھا۔

افشاں اس کمرے کے دروازے تک گئی تھی۔۔۔عالیان میں کچھ پوچھ رہی ہوں۔عالیان الماری سے ایک کمبل نکال کر باہر کی جانب بڑھا تھا۔

محمد عالیان خالد میری بات کا جواب دیں۔افشاں دھاڑی تھی۔

جی وہ دونوں پچھلے لان میں ہیں۔میں آپ سے آکر بات کرتا ہوں کہتے ہی عالیان واپس لان میں چلا گیا تھا۔

دو منٹ میں وہ عارض کے سامنے موجود تھا۔

اگر مجھے بھابھی کی نیند کا خیال نہ ہوتا تو میں اس وقت یہ کمبل تمھارے منہ پر دے مارتا۔

عالیان نے عارض کو گھورتے اسے کمبل تھمایا تھا۔

جو عارض نے تھام کر فوراً حیام پر پھیلایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان خاموشی سے اندر چلا گیا تھا۔ جبکہ عارض اس کے جانے کے بعد جھولے سے ٹیک لگا کر حیام کی بھاری سانسیں سنتا رہا تھا۔

اس کی سانسیں سنتے عارض کب سو گیا تھا اسے علم ہی نہیں ہوا تھا۔

عالیان وہ دونوں وہاں کیا کر رہے ہیں۔ عالیان کے اندر آتے ہی افشی نے سوال کیا تھا۔

افشاں وہ دونوں۔۔۔ عالیان کچھ بولتے بولتے رکا تھا۔

سو رہے تھے۔۔۔

آپ نے ان کو اٹھایا کیوں نہیں۔ افشاں نے اس سے سوال کیا تھا۔

میں نے مناسب نہیں سمجھا تھا اور آپ وہاں مت جایئے گا ان کو کچھ وقت ساتھ گزارنے دیں کہتے ہی عالیان اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

عالیان کے جاتے ہی افشاں بھی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

عارض کی آنکھ اپنے بازو میں اٹھنے والے درد کے باعث کھلی تھی۔

حیام ابھی تک سو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

عارض اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیکھ رہا تھا۔

اس نے بہت نرمی سے حیام کے چہرے سے بال ہٹائے تھے۔

جس پر وہ تھوڑا کسمسائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض حیام کی اس حرکت پر مسکرایا تھا۔وہ اسے خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔

دور کہیں فجر کی اذان ہو رہی تھی۔

حیام کی آنکھ فجر کی اذان پر کھلی تھی۔

حیام کو آنکھیں کھولتا دیکھ عارض نے فوراًاپنی آنکھیں بند کی تھیں۔

اپنی آنکھیں مسلتے حیام نے ادھر ادھر دیکھا تھا۔

خود کو عارض کے سینے پر سوئے دیکھ اس نے حالات کو سمجھنے کی کوشش کی تھی۔

ایک دم رات کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آیا تھا۔

وہ مسکرا کر اپنا سر واپس رکھ گئی تھی۔

اپنا ہاتھ اس کی بیرڈ پر پھیرتے حیام نے عارض کی جانب دیکھا تھا۔

مگر اگلے لمحے اس کی مسکراہٹ پل میں ہوا ہوئی تھی۔

عارض جاگ رہا تھا وہ فوراًاس سے ہر بڑا کر دور ہوئی تھی۔

عارض سمجھ گیا تھا حیام کو معلوم ہو گیا ہے کہ وہ جاگ رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے وہاں سے بھاگنا چاہا تھا جب عارض نے اس کا ارداہ بھانپتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولی تھی اور اپنے پاس سے اٹھتی حیام کو اس کی بازو سے تھام کر واپس بیٹھایا تھا۔

That's not fair Aareez.

حیام نے معصوم سی شکل بنا کر اسے دیکھا تھا۔

اب آپ کیا چاہتی ہیں میں اپنی جان سے بھی جاؤں۔ عارض نے حیام کا نیند زدہ چہرہ دیکھتے ہوئے اس کی ناک دبائی تھی۔

عارض۔۔۔! حیام نے اسے آنکھیں دیکھائیں تھی اور اپنا ہاتھ اس سے چھڑوا کر اندر بھاگ گئی تھی۔

اس کے جاتے ہی عارض کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

کہاں ہو تم۔۔۔؟ میں نے تمھیں ایک کام بولا تھا۔۔۔؟

اپنے کمرے کے چکر لگاتی وہ غصے سے بول رہی تھی۔

میڈم ہم نے دیکھا ہے مگر وہاں کی سیکیورٹی کافی سخت ہے ہم اندر نہیں جاسکتے۔ انہوں نے دیواروں پر بھی کانچ لگوایا ہوا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میری بلا سے جو مرضی کرو چوکیدار کو پیسے دو یا اس کو مار دو مجھے بس میرا کام چاہیے۔

مگر میڈم۔۔۔!

شٹ اپ میں تم سب کو کو فضول بیٹھنے کے پیسے نہیں دے رہی ہوں۔

تم لوگ کچھ نہیں کر سکتے اب جو کرنا ہو گا مجھے ہی کرنا ہو گا۔

اس کا غصہ اس وقت سوا نیزے پر تھا۔

اپنے فون پر کچھ تلاش کرتے وہ پریشانی سے ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔

اپنی مطلوبہ چیز پا کر ثنا کے چہرے پر ایک مکرو مسکراہٹ آئی تھی۔

مطلوبہ چیز ایک نمبر پر سینڈ کرتے اس نے کچھ میسجز کیے تھے۔

جہان سے پانچ منٹ بعد ہی اوکے کا میسج رسیو ہوا تھا۔

حیام احمد اب تم نے بہت دن گزار لیے عارض کے ساتھ۔۔۔

مگر اب نہیں تمھیں میں تباہ کر دوں گی۔۔

ثنا پاگلوں کی طرح ہنس رہی تھی اور ہنستی ہی جا رہی تھی۔

اس کو دیکھنے سے لگتا تھا جیسے وہ پاگل ہو گئی ہو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پاگل ہی تو تھی۔

مگر صرف عارض کے لیے اس کی محبت میں۔وہ کسی بھی طرح سے عارض کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتی تھی۔

اپنے نام کو اس کے نام کے ساتھ جوڑنا چاہتی تھی۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ نام کو جوڑ لینے سے دو دل نہیں جڑ جاتے اور ناں ہی روحیں ایک ہوتی ہیں۔

اس لمحے اس پر صرف اپنی محبت کو اپنے نام کرنے کا جنون سوار تھا۔

اس جنون کی راہ پر چلتے ہو کس کی زندگی تباہ کرے گی۔

یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

ایک تکونی محبت اور نفرت کا رشتہ حیام عارض اور ثنا کے درمیان قائم ہو چکا تھا۔

حیام اور عارض کی محبت امر ہو گی یا ثنا کی یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا۔

شام کا وقت تھا وہ سب لاونچ میں موجود تھی۔

اسی لمحے سب لڑکے اپنے اپنے کمروں سے تیار سے کہیں جانے کے لیے باہر نکلے تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ سب کہاں جا رہے ہیں۔

حیام نے انہیں دیکھ کر سوال کیا تھا۔

کہیں نہیں ابھی آ جاتے ہیں۔۔عارض نے اپنی شرٹ کے بازو موڑتے ہوئے جواب دیا تھا۔

ہمم۔۔کب تک آئیں گے۔

حیام نے ایک بار پھر سوال کیا تھا۔

بھابھی کم سے کم دو گھنٹے لگ جائیں گے۔اب کی بار عالیان نے جواب دیا تھا۔

اور زیادہ سے زیادہ۔۔۔؟افشاں نے ابرو اچکا کر پوچھا تھا۔

تین۔۔۔عالیان نے اسی سکون سے جواب دیا تھا۔

شرم نہیں آتی آپ سب کو گھر میں لڑکیوں کو اکیلا چھوڑ کر جا رہے ہیں۔

افشاں اس میں شرم والی کون سی بات ہے۔

آپ سب کوئی دودھ پیتی بچیاں تھوڑی ہیں۔اب کی بار ارمان نے جواب دیا تھا۔

ویسے تو ہم اپنی حفاظت کرنا بہت اچھے سے جانتیں ہیں پھر بھی ہماری حفاظت آپ سب کی زمہ داری ہے۔

Posted On Kitab Nagri

جی بالکل آپ ہماری ذمہ داری ہیں نور مگر ہم جہاں جا رہے ہیں وہاں میں خود بور ہونے والا ہوں۔۔۔زین منہ بناتا بولا تھا۔

تو پھر جا ہی کیوں رہے ہیں۔۔۔زری آنکھیں گھوما کر بولی تھی۔

ہم بھی ساتھ آئیں گی۔حیام کا لہجہ اٹل تھا۔

مگر حیام۔۔!

کیا۔۔؟حیام نے عارض کو آنکھیں دیکھائی تھیں۔

کچھ نہیں جلدی باہر آ جائیں کہتے ہی وہ باہر کی جانب بڑھا تھا۔

عارض بھائی ویسے یہ تو بتا دیں جا کہاں رہے ہیں آپ سب۔

ارمان اور عارض نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔

بائیک ریسنگ کرنے۔

واٹ۔۔۔!نور اچھلی تھی۔

آپ سب گاڑی میں بیٹھے ہم آ رہی ہیں اور عارض جاتے جاتے گاڑی کی چابی افشاں کو دیتے جائیں۔

آپ کہاں جا رہی ہیں حیام۔

Posted On Kitab Nagri

میں ابھی آتی ہوں کہتے ہی وہ کمرے میں گم ہوئی تھی۔

پانچ منٹ بعد جب وہ باہر آئی تب چاروں لڑکے وہاں موجود نہیں تھے۔

حیام یہ سب کیا ہے۔۔؟اس کے آتے ہی افشاں نے سوال کیا تھا۔

کچھ نہیں چلو۔۔افشاں سے گاڑی کی چابی لیتے حیام اپنی چادر سنبھالتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔

یہ لڑکی نہیں سدھر سکتی۔۔۔افشاں نے اپنا ماتھا پیٹا تھا۔

حیام کے بعد وہ سب بھی گاڑی میں جا بیٹھی تھیں۔

کچھ دیر بعد دونوں گاڑیاں ایک جگہ رکی تھی۔

پہلی گاڑی میں سے عارض اور ارمان باہر نکل کر ایک جانب بڑھے تھے۔اور پھر بائیکس لے کر مارگلہ اونیو کی جانب بڑھے تھے۔

مارگلہ اوینو پر عارض اور ارمان بائیک چلانے کے لیے تیار تھے جب زین نے ان کو ریس کا اشارہ کیا تھا۔

ریس شروع ہو چکی تھی ارمان اور عارض بائیکس چلا نہیں اڑا رہے تھے جب ان کے درمیان ایک اور بائیک سوار آیا تھا۔

عارض اور ارمان دونوں نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ شخص بائیک ان دونوں سے آگے لے گیا تھا۔

اس کے آگے بڑھتے ہی عارض اور ارمان نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔

ایک عارض احمد وہاب۔۔۔

جو امریکہ کی سڑکوں پر بائیک ریسز کرتے بڑا ہوا تھا۔

اور دوسرا ارمان جاوید مغل۔۔۔

بائیکس جس کا جنون تھیں۔

اس کا پہلا عشق تھیں۔

اب ان دونوں کے درمیان کوئی تیسرا آیا تھا۔وہ تیسرا کون تھا۔۔۔؟

یہ وہ دونوں نہیں جانتے تھے۔اس کا چہرہ ہیلمٹ میں چھپا ہوا تھا۔

اپنی بائیکس کی سپیڈ بڑھاتے وہ دونوں اس تیسرے ریسر کے قریب پہنچے تھے۔

وہ تینوں اس وقت ہواؤں سے باتیں کر رہے تھے۔

جب وہ تیسرا ریسر مارگلہ اوینو کے گول چکر کے قریب جا کر رکا تھا۔وہ پوائنٹ ان کی ریس کا اینڈنگ پوائنٹ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس ریسر سے تھوڑا پیچھے عارض اور ارمان نے بائیکس روکی تھیں۔

سن کے رکتے ہی وہ ریسر ان کے قریب آیا تھا۔

ارمان کی بائیک کے گرد ایک چکر کاٹ کر وہ اب عارض کے گرد مسلسل چکر کاٹ رہا تھا۔

ایک چکر۔۔۔

دو چکر۔۔۔

تین چکر۔۔۔

چار چکر۔۔۔

جب اس نے پانچویں بار چکر کاٹا تھا تب عارض بولا تھا۔

کون ہو تم۔۔۔؟

وہ بائیک سوار مسکرایا تھا اس کی مسکراہٹ ان دونوں نے نہیں دیکھی تھی اور پھر اپنی بائیک تھوڑی

اندھیرے والی جگہ پر لے گیا تھا اور ایک ادا سے نیچے اترا تھا۔

اور اتنا روشنی میں آیا تھا کہ صرف اس کے ہاتھ واضح ہوئے تھے۔

ان ہاتھوں کو دیکھ کر وہ دونوں چونکے تھے اور ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ شخص ایک قدم مزید روشنی میں آیا تھا۔ اور اس نے اپنی جیکیٹ کی زپ کھولی تھی۔ زپ کے کھلتے ہی اس بائیک سوار کا آنچل ہوا سے لہرایا تھا۔

اب ان دونوں کو کوئی شبہ نہیں رہا تھا وہ ایک لڑکی تھی۔

اس لڑکی نے مہارت سے جیکٹ کے نیچے سیٹ کی اپنی چادر نکال کر خود پر پھیلائی تھی۔

کون ہو تم۔۔؟

عارض نے اپنا سوال دہرایا تھا۔

کہاں سے آئی ہو۔۔۔ اس کے اگلے الفاظ ابھی منہ میں ہی تھے جب وہ لڑکی ایک ہاتھ سے ہیلمٹ اتارتے روشنی میں آئی تھی۔

وہ چہرہ تو ہمیشہ عارض کی آنکھوں کی چمک بڑھا دیتا تھا۔ اس لمحے بھی اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔

عارض کی آنکھیں اس وقت ڈھلتی رات کے دھمکتے چاند کو بھی مات دے رہی تھی۔

میں حیام احمد عارض ہوں جس کی ہواؤں سے باتیں کرتی رفتار سے پوری لاہور کی سڑکیں واقف ہیں۔

ریسنگ جس کا دوسرا عشق ہے مسٹر ہزبینڈ۔

اور رہا آپ کا دوسرا سوال کہ کہاں سے آئی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

تو مسٹر اکڑو میں عارض احمد وہاب کے تصورات سے حقیقت میں آئی ہوں۔

ارمان ان دونوں میاں بیوی کی انوکھی تکرار دیکھ کر مسکراتے ہوئے سر جھکا کر اپنی بائیک کی جانب بڑھ گیا تھا۔

اور عارض منہ کھولے اپنی متاعِ حیات کو دیکھ رہا تھا جو ہمیشہ کی طرح اسے آج بھی ایک نئے انداز میں حیرت میں ڈال گئی تھی۔

عارض کے قریب رک کر حیام نے اپنے ہاتھ کے نرم لمس سے اس کا منہ بند کیا تھا۔

عارض اپنا منہ بند کر لیں اندر مچھر چلا جائے گا کہتے ہی حیام نے اپنی ہنسی دبائی تھی۔

آپ نے بائیک چلانا کب سیکھی۔۔۔؟

حیام کا ہاتھ تھامتے عارض نے سوال کیا تھا۔

کافی سال پہلے سیکھی تھی۔

ایسا کون سا کام ہے جو آپ نے نا کیا ہو۔ عارض اپنے ہاتھوں میں موجود حیام کے سرد ہاتھوں کو اپنی جیکیٹ کی جیب میں ڈال چکا تھا۔

نفرت۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نفرت وہ واحد کام ہے جو میں نے آج تک نہیں کیا۔

حیام نے عارض کی آنکھوں میں دیکھ کر جواب دیا تھا۔

آپ کی محبت اتنی بے مثال ہے تو جب کسی سے نفرت کریں گی تو کس حد تک جائیں گی۔

عارض نے اس کی جیکٹ کی زپ بند کرتے پر سوچ لہجے میں کہا تھا۔

Then I made him bleed.

عارض نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

ارمان ان دونوں کو وہاں چھوڑ کر کب کا واپس چلا گیا تھا۔

مستقیم کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کیا آپ کو اس سے نفرت نہیں ہے۔

نہیں۔۔۔

مگر اس نے جو سب۔۔۔ عارض کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی جب حیام نے اس کی بات کاٹی تھی۔

نفرت کا جذبہ بھی انہیں لوگوں کے لیے ہوتا ہے جن سے آپ کو ایک وقت میں محبت ہوتی ہے۔

جس سے جتنی شدید محبت ہوتی ہے، اس سے نفرت بھی اتنی ہی شدید ہوتی ہے۔

اور اگر کبھی آپ کو مجھ سے نفرت ہو گئی پھر۔۔۔ عارض نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

Then you will forgive me your blood Mr. Aareez Ahmad Wahab.

آج اس چاندنی رات میں اللہ کو گواہ بنا کر عارض احمد وہاب حیام احمد عارض کو اپنا خون معاف کرتا ہے۔

عارض کی بات پر حیام کھلکھلائی تھی۔عارض آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کو مار سکتی ہوں۔۔۔

حیام کی بات پر عارض نے کوئی جواب نہیں دیا تھا بس خاموشی سے اپنی جیکیٹ کی پاکٹ میں سے حیام کے ہاتھ کے نیچے پڑا اپنا فون نکالا تھا اور ایک نمبر پر کال کی تھی۔

حیام خاموشی سے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

دوسری جانب سے فون اٹھا لیا گیا تھا۔

ہیلو حماد میں عارض بات کر رہا ہوں۔دوسری جانب سے کچھ کہا گیا تھا۔

میں نے اپنی بیوی کے لیے جو وصیت تیار کروائی تھی اس میں ایک اور چیز ڈالو۔

میری بیوی کو میرا خون معاف ہے۔

اگر میری بیوی میرے ساتھ کچھ بھی کرتی ہے تو کوئی بھی اس سے اس بارے میں سوال نہیں کرے گا۔

عارض۔۔۔!

حیام نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا جبکہ حماد نے کان سے فون ہٹا کر فون کو گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عجیب سر پھرا انسان ہے جبکہ عارض اپنی بات کہہ کر فون کاٹ گیا تھا۔

حیام میں آپ کے لیے جتنا کر سکتا ہوں اپنے مرنے سے پہلے کروں گا۔

حیام نے اپنا سر عارض کے بازو کے ساتھ ٹکایا تھا۔ ا

گر کبھی مجھے کچھ ہو جائے تو آپ روئیں گی نہیں۔

مجھ سے وعدہ کریں جب آپ روتی ہیں تو آپ کے آنسو میرے دل پر گرتے ہیں۔

عارض کی بات پر حیام عارض کے بازو سے سر ٹکائے بے آواز رو دی تھی۔

حیام۔۔۔!عارض نے اسے پکارا تھا مگر حیام نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

عارض نے حیام کا چہرہ تھام کر اپنے سامنے کیا تھا۔

حیام نے فوراً اپنا چہرہ صاف کیا تھا اور اپنا رخ موڑ گئی تھی۔

ابھی کوئی مجھے قتل کرنے کی بات کر رہا تھا اور اب میرے مرنے کی بات سن کر رو رہا ہے۔

عارض نے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی۔

عارض آپ بہت برے ہیں۔

حیام نے مڑ کر اس کے سینے پر مکے مارے تھے۔ جس پر عارض اسے اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے ناں انسان بہت بے بس ہوتا ہے۔۔۔عارض نے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔

حیام اس سے دور ہوئی تھی اور بائیک کی جانب بڑھ گئی تھی۔

ویسے نانا جان ہمیشہ کہتے تھے کہ ان کی بیٹی بہت اچھی بائیک چلاتی ہے۔

عارض کی بات پر حیام کے قدم تھمے تھے۔

اس نے مڑ کر عارض کی جانب دیکھا تھا۔

مجھے لگتا تھا وہ شامہ کی بات کرتے ہیں۔عارض قدم قدم چلتا اس کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔

مگر وہ تو آپ کی بات کرتے تھے۔

ویسے مسز عارض آپ ہمیں دھوکا دے کر جیتی تھی۔

میں نے کیا دھوکا دیا ہے آپ کو۔

محترمہ آپ نے ہمیں ایسی حیرت اور سوچ میں ڈال دیا کہ ہم دونوں یہی سوچتے ہار گئے کہ ہمارے درمیان تیسرا کون آگیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

آپ مجھے چیلنج کررہے ہیں۔

حیام کی بات پر عارض مسکرایا تھا۔

یہی تو اس کا مقصد تھا حیام کا دھیان بھٹکانا۔

تو ہو جائے دوبارہ ریس۔۔۔حیام نے کہتے ہی اپنی بائیک سنبھالی تھی۔

جی ضرور مگر آپ ہار جائیں گی۔

دیکھتے ہیں حیام نے کہتے ہی اپنا ہیلمٹ پہنا تھا۔

ارمان حیام اور عارض کہاں ہیں۔

ارمان کے واپس آتے ہی عالیان نے سوال کیا تھا۔

وہ دونوں باتیں کررہے تھے تو میں وہاں سے آگیا۔

باتیں کررہے تھے یا پھر وہ کمینا انسان اپنا رومینس جھاڑنے بیٹھ گیا تھا۔

زین کی بات پر عالیان نے اسے مکامارا تھا۔فضول مت بکا کر زین۔

وہ دونوں کوئی ٹین ایجرز نہیں ہیں ایک شادی شدہ کپل ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو ہم کنواروں کا کیا قصور ہے۔۔؟

تو بھی اپنے لیے کوئی ڈھونڈ لے۔

کم سے کم ان بیچاروں کی جان چھوڑ دے۔باتیں ہی کر رہے تھے اتنا بچا نہیں ہے وہ کہ اسے جگہ کا خیال نہ ہو۔

اچھا بس بس اب مجھے بھوک لگ رہی ہے جلدی گھر چلو۔

مگر ہم نے کھانے کے لیے گھر میں کچھ نہیں بنایا۔

افشاں نے پہلی بار ان کی گفتگو میں اپنا حصہ ڈالا تھا۔

ہیں۔۔۔؟

وہ کیوں۔۔؟

کیونکہ دوپہر کا کھانا ہم سب نے باہر کھایا تھا اور اب ہم یہاں موجود ہیں۔

زین کی بات پر زری فوراً بولی تھی۔

اچھا چل راستے سے کچھ لے لیتے ہیں پریشان نہیں ہو۔

ارمان نے اس کے کندھے پر بازو پھلایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہیلو میڈم---وہ اپنے کمرے میں بیٹھی لیپ ٹاپ پر کچھ دیکھ رہی تھی جب اسے کال آئی تھی۔

ہاں بولو کام ہو گیا۔

نہیں میڈم وہ سب فارم ہاؤس پر نہیں ہیں۔

کیا مطلب نہیں ہیں---؟

ہمیں پہلے لگا تھا کہ چوکیدار جھوٹ بول رہا ہے مگر ہم نے زبردستی گھر کی تلاشی لی تھی وہ واقعی گھر میں نہیں تھے۔

تو کچھ دیر انتظار کرتے موت آتی تھی تم لوگوں کو۔

میڈم ہم نے انتظار کیا تھا مگر---

مگر کیا---؟وہ دھاڑی تھی۔

باقی سب دوست ان کے آگئے تھے وہ دونوں ابھی تک گھر نہیں آئے۔

کیا--؟ثنا اپنی جگہ چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

تم لوگ ایک لڑکی کو نہیں ڈھونڈ پا رہے۔ میری تین گھنٹے بعد لاہور کی فلائیٹ ہے۔ اتنے دن میں تم لوگوں نے کچھ نہیں کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ثنا چلا رہی تھی۔

میڈم ہم نے گارڑ کو پیسے دیے تھے مگر ان سب کا اچانک کہیں جانے کا پلین بن گیا۔باقی سب تو گھر آ گئے ہیں مگر وہ دونوں ابھی تک نہیں آئے ورنہ کام ہو جانا تھا۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔!وہ اتنا اونچا دھاڑی تھی کہ اس کمرے کے در و دیوار بھی لرز اٹھے تھے۔

تم لوگ کسی کام کے نہیں ہو۔۔۔

غلطی کی ہے تم لوگوں پر اعتماد کر کے۔

مگر۔۔۔

کچھ نہیں سننا مجھے دفع ہو جاؤ۔۔۔کہتے ہی ثنا نے فون بند کر دیا تھا۔

اس کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔وہ جلد از جلد حیام کو عارض کی زندگی سے نکالنا چاہتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حیام اور عارض دونوں کی بائیکس ایک بار پھر سڑک پر ہواؤں سے باتیں کر رہی تھیں۔کبھی حیام آگے ہوتی تو کبھی عارض وہ لوگ اس وقت فارم ہاؤس والی سڑک پر موجود تھے۔

حیام کی بائیک عارض کی بائیک سے آگے تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے ہیلمٹ کا شیشہ اٹھا کر ایک نظر فارم ہاؤس کو دیکھا تھا اور پھر مڑ کر عارض کو۔

اس وقت حیام کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی۔

عارض نے اپنی بائیک کی سپیڈ کم کر دی تھی۔اس زندگی بھری مسکراہٹ کی خاطر عارض احمد وہاب کو اپنی ہار بھی قبول تھی۔

حیام نے اپنی بائیک فارم ہاؤس کے سامنے روکی تھی وہ فاتح قرار پائی تھی۔

اپنی اپنی بائیکس ایک طرف لگاتے وہ دونوں اندر کی جانب بڑھے تھے۔

جب وہ دونوں لاؤنج میں داخل ہوئے تو وہاں سب بیٹھے نوڈلز کھانے میں مصروف تھے۔

ارے واہ ہماری غیر موجودگی میں یہاں پارٹی چل رہی ہے۔

عارض ان سب کی جانب دیکھ کر بولا تھا۔

ہاں تو تو جو کام کر رہا تھا واپس جا کر وہی کرناں اب بھی کیوں آیا ہے۔۔۔زین نوڈلز سے منہ بھر کر بولا تھا۔

دفع ہو۔۔۔عارض نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تھا۔

میرے لیے کچھ رکھا ہے تم تینوں نے کہ نہیں حیام نور زری اور افشی کے سر پر پہنچی تھی۔

نہیں۔۔۔زری نے اپنا سر اٹھا کر حیام کو دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شرم تو نہیں آتی ناں۔۔ حیام نے اسے ایک چپت لگائی تھی۔

آہہہ۔۔۔!زری چلائی تھی۔

اب مجھے بھوک لگی ہے میں کیا کروں۔۔۔حیام نے دوہائی دی تھی۔

اللہ نے تمھیں ہاتھ دیے ہیں ناں جا کر بنالو۔افشاں اسے گھورتی بولی تھی۔

میں نہیں بنارہی تم بنا کر دو میرے آنے تک کہتے ہی حیام چینج کرنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

میں نہیں بنانے والی۔۔۔کمرے میں جانے سے پہلے حیام نے افشاں کی آواز سنی تھی۔

حیام نے کمرے کا دروازہ زور سے بند کیا تھا۔

حیام کے جاتے ہی عارض بھی اپنے کمرے میں چلا گیا تھا اور پھر دو منٹ بعد باہر آیا تھا۔

تقریباً بیس منٹ بعد عارض ٹرے تھامے حیام کے کمرے کے سامنے موجود تھا۔

اس نے دروازے کا ہینڈل گھومایا تھا۔

مگر دروازہ لاکڈ تھا۔

دروازے کو لاک پا کر عارض نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ حیام کا نام لیتا اندر سے حیام کی آواز آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جہاں مرضی جا کر مرو تم لوگ زرا تمیز نہیں ہے کہ دوست کو بھوک لگی ہو گی کچھ بنا دیں بس اپنے کھانے کی پڑی ہوئی تھی تم تینوں کو۔

حیام کی آواز سے ناراضگی صاف ظاہر تھی۔

حیام میں ہوں۔۔۔! عارض نے دوبارہ ہلکا سا دروازا بجایا تھا۔

حیام نے فوراً اٹھ کر دورازہ کھولا تھا۔

عاض۔۔۔! اس نے آج کافی عرصے بعد عارض کو اس نام سے پکارا تھا۔

عارض نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا وہ ابھی ابھی جینز کے اوپر گھٹنوں سے تھوڑا اوپر تک آتی شرٹ میں ملبوس تھی۔

البتہ کچھ دیر پہلے پہنی جیکٹ اور شال وہ اتار چکی تھی۔

آپ نے ابھی تک چینج نہیں کیا۔۔۔ عارض ہاتھ میں تھامی ٹرے بیڈ پر رکھ چکا تھا۔

حیام نے ایک نظر اپنے ہلیے پر ڈالی تھی اور پھر فوراً بیڈ سے اپنی شال اٹھا کر اپنے گرد پھیلائی تھی اور الماری کی جانب بڑھی تھی۔

حیام کی تیزی پر عارض مسکرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زندگی شوہر ہوں آپ کا میرے سامنے آپ جیسے مرضی رہیں۔

ہاں البتہ اب باہر جانے سے پہلے چینج کر لیجی ئے گا۔

عارض کی بات پر اپنے کپڑے نکالتی حیام نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

وہ صحیح کہہ رہا تھا وہ اس کا شوہر تھا۔۔۔اس کے سامنے حیام جیسے مرضی رہ سکتی تھی۔

مگر پھر بھی ان دونوں کے درمیان اس کی حیا موجود تھی اور عارض کو حیام کی یہی حیا اچھی لگتی تھی۔

آپ دو منٹ بیٹھیں میں ابھی آتی ہوں کہتے ہی وہ واشروم میں گم ہوئی تھی اور پھر دو منٹ بعد چینج کر کے گرین کلر کے ڈریس میں واپس آئی تھی۔

سپیگیٹیز۔۔۔!بیڈ پر بیٹھتے ہی حیام نے ٹرے میں رکھے باول کی جانب دیکھا تھا اور ٹرے اپنی جانب کھسکائی تھی۔

عارض کہنی کے بل بیڈ پر لیٹا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

آخر کار ان چڑیلوں کو میرا خیال آ ہی گیا۔

حیام نے اس میں سے ایک چمچ لیا تھا۔

ہمم۔۔۔!عارض کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض یہ بہت مزے کی بنی ہیں زری اور افشی میں سے کس نے بنائیں ہیں۔۔۔حیام کھاتے ہوئے بولی تھی۔

کسی نے بھی نہیں۔۔۔

پھر۔۔۔؟کہتے ہی حیام نے ایک چمچ عارض کو کھلایا تھا۔

سوچیں۔۔حیام کا چہرہ عارض کی نظروں کے حصار میں تھا۔

نور نہیں بنا سکتی۔۔۔

نہیں نور نے نہیں بنائیں۔۔۔

حیام نے ایک اور چمچ عارض کے منہ میں ڈالا تھا۔

حیام کو کبھی بھی اکیلے کھانا نہیں پسند تھا۔جب بھی وہ کھانا کھاتی تو اس لمحے اس کے پاس جو بھی ہوتا تھا اسے بھی اپنے ساتھ کھلاتی تھی۔

اور ابھی وہ یہی کام عارض کے ساتھ کر رہی تھی۔

بتائیں ناں کس نے بنایا ہے۔۔۔؟حیام نے عارض سے پھر سے سوال کیا تھا۔

میں نے۔۔

حیام کا منہ تک لے کر جاتا چمچ والا ہاتھ رکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا سچ میں آپ نے بنائیں ہیں۔

جی۔۔! عارض نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

مگر اس میں ویجیز بھی۔۔۔ اور آپ کو مکس ویجیز نہیں پسند۔۔۔ حیام نے اپنے دونوں جملے مکمل ادا نہیں کیے تھے۔

ہاں جی تو میں زیادہ شوق سے کھاتا نہیں ہوں اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ میں بنا بھی نہیں سکتا۔

عارض نے حیام کا ہاتھ تھام کر چمچ اس کے منہ کے قریب کیا تھا۔

مگر آپ کھا تو رہے ہیں۔۔۔ حیام نے ایک چمچ بھر کر اس کی جانب بڑھایا تھا۔

جسے عارض نے آرام سے کھالیا تھا۔

جی بالکل۔۔۔! میں تو آپ کی محبت میں کھا رہا ہوں۔

اچھا جی۔۔۔ حیام کھکھلائی تھی۔

باتوں کے درمیان وہ دونوں سپیگیٹیز کھا چکے تھے۔

ابھی عارض جانے کے لیے اٹھا ہی تھا جب کمرے کا دروازا کھول کر نور زری اور افشی اندر آئی تھیں۔

افشی کے ہاتھ میں چائے کے کپس تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مسٹر اینڈ مسز آپ دونوں کے لیے چائے۔زری شرارت سے بولی تھی۔

آ گیا تم لوگوں کو اپنی دوست کا خیال۔۔۔زرہ برابر بھی فکر ہے تم لوگوں کو میری۔۔۔

حیام ان کو گھورتے ہوئے بولی تھی۔

نہیں بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔کیونکہ ہمیں معلوم ہے تمھاری فکر کرنے کے لیے تمھارا شوہر موجود ہے۔

کہتے ہی نور نے حیام کو دیکھ کر آنکھ دبائی تھی۔

دفع ہو جاؤ۔۔۔حیام نے اپنے پیچھے پڑا کشن اٹھا کر نور کی جانب اچھالا تھا جو اس کے منہ پر لگ کر نیچے گرا تھا۔

ظالم عورت۔۔۔نور نے دوہائی دی تھی۔

آپ سب چائے انجوائے کریں میں چلتا ہوں۔

عارض دو قدم بیڈ پر بیٹھی حیام کے قریب آیا تھا اور اس کے سر پر پیار کر کے باہر نکل گیا تھا۔

جبکہ عارض کی اس حرکت پر حیام اپنا سر جھکا گئی تھی اور نور زری اور افشی،عارض کی ان کے سامنے اس قدر بے باکی پر حیران تھی۔

اہمم اہمم۔۔۔!ہوش کی دنیا میں آتے زری سب سے پہلے اپنا گلہ کھنکھارتے حیام کے سامنے جا بیٹھی تھی۔

سر اٹھا لیں محترمہ آپ کی شوہر محترم تشریف لے جا چکے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

زری کی بات پر حیام نے اپنی دوسرے جانب پڑا کشن اٹھا کر اسے مارا تھا۔

ویسے حیام ہم ایک بات سوچ رہیں تھیں۔حیام کی چائے کا کپ اسے تھماتے نور بولی تھی۔

کیا۔۔۔؟اپنی چائے کا پہلا گھونٹ لیتے حیام نے پوچھا تھا۔

یہی کہ تم اب اپنے گھر دفع ہو جاؤ۔

بس میں کیوں دفع ہوں۔۔۔؟

تم لوگ بھی ساتھ ہی دفع ہو گی۔

ارے نہیں نہیں حیام نور کی اپنے گھر سے مراد ہے۔۔اب کی بار افشاں بولی تھی۔

فضول کے سسپینس ڈالے بغیر تم لوگ بات نہیں کر سکتیں حیام کو غصہ آیا تھا۔

ان دونوں کا مطلب ہے کہ دیکھو تمھارا نکاح ہوا ہے۔

تو۔۔۔؟زری کی بات پر حیام نے اسے گھورا تھا۔

تو یہ کہ اب تم اپنی رخصتی کروالو۔

وجہ۔۔۔؟حیام نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا تھا۔

یار دیکھوناں پھر ہی ہمارے آنگن میں پیارے پیارے بچے آئیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

جو ہمیں خالہ خالہ کہیں گے۔

زری کی بات پر حیام کا دل کیا تھا وہ اپنا چائے والا کپ اس کے سر پر دے مارے مگر اسے اپنی چائے بہت عزیز تھی۔

یہ دیکھ رہی ہو کیا ہے۔۔۔حیام نے اپنا دوسرا ہاتھ ہوا میں بلند کیا تھا۔

تمھارا ہاتھ۔۔۔۔نور فوراً بولی تھی۔

اس سے پہلے تم تینوں کو میرا یہ ہاتھ پڑے اپنی اپنی شکلیں گم کرو یہاں سے۔

عارض اپنے کمرے میں موجود تھا جب اس کے فون پر بار بار وحید صاحب کی کال آرہی تھی۔

اسلام علیکم بابا۔۔

واعلیکم السلام۔۔۔

کہاں ہو۔۔۔؟

کمرے میں۔۔۔۔

اچھا اور حیام کہاں ہے۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے کمرے میں۔۔۔

کیوں کیا ہوا سب ٹھیک ہے بابا۔۔؟عارض نے پریشانی سے سوال کیا تھا۔

برخوردار زرہ ویڈیو کال پر سامنے آئیں ساتھ ہی عارض کے فون پر ان کی ویڈیو کال آنے لگ گئی تھی۔

کیا ہوا بابا۔۔۔؟سب ٹھیک ہے ناں۔

برخوردار آپ ہمارا ہارٹ فیل کروانے والے کام کر کے پوچھ رہے ہیں سب ٹھیک ہے۔

کیوں بابا میں نے کیا کیا ہے۔۔۔؟

بیٹا جی کیا کیا ہے آپ نے یہ زرا ایک بار آپ خود سے پوچھیں۔

بابا پہیلیاں کیوں بجھوا رہے ہیں۔

بیٹے حیام کو نکاح کے تحفے میں کیا دیا تھا۔۔؟

جانیں دیں بابا۔۔۔

یعنی قریشی صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے تھے۔

عارض بے اختیار ہنسا تھا۔

لاہور آتے ہی سب سے پہلے امریکہ والی برانچ اور گھر کے پیپرز مجھے میری ٹیبل پر چاہئیں ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

بابا۔۔!

شٹ اپ۔

اوکے۔۔وہ ہنسا تھا۔

تمھارا بس چلے تو تم سارا بزنس اور بینک بیلنس اس کے نام کر دو۔

اگر یہ پوری کائنات میری ہوتی تو وہ بھی ان کے نام ہوتی۔

تمھاری ماں سے میں بھی بہت محبت کرتا ہوں مگر اتنا عقل سے پیدل نہیں ہوا تھا۔

بابا میں نے حیام سے محبت نہیں عشق کیا ہے۔

عارض۔۔۔!وہ دبا دبا چلائے تھے۔

لیواٹ بابا۔۔۔

وحید احمد وہاب کو اس وقت اپنے اس بیٹے سے زیادہ نالائق کوئی نہیں لگ رہا تھا جس پر انہوں نے ساری زندگی فخر کیا تھا۔

ان سب کو وہاں آئے تقریباً ایک ہفتہ ہونے والا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

روز وہ اسلام آباد کو ڈسکور کرنے نکل پڑتے تھے۔

آج ان کا ارادہ گھر رہ کر آرام کرنے کا تھا۔حیام کچن میں کھڑی دوپہر کا کھانا بنا رہی تھی اور زری اس کی مدد کر رہی تھی جبکہ افشی ملازمہ سے اپنی نگرانی میں صفائی کروا رہی تھی اور نور کمرے میں بیٹھی ناول پڑھنے میں مصروف تھی۔

افشاں صفائی کروا کر لاؤنج میں آئی تھی جہاں عالیان فٹبال میچ دیکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی سوکس پہننے میں مصروف تھا۔

افشاں کے آتے ہی عالیان نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا اور اپنے جوگرز سیدھے کر کے اپنے سامنے رکھے تھے۔

دھیان اس کا ابھی بھی میچ کی جانب تھا۔

آپ کو کوئی کام تھا ایل ای ڈی کی جانب دیکھتے اس نے سوال کیا تھا۔

نہیں افشی نے اپنے قدم کچن کی جانب بڑھائے تھے۔

آپ کا ایک جھمکا گر گیا ہے کیا۔۔۔؟عالیان میچ دیکھتے دیکھتے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان کے کہنے پر افشاں نے فوراً اپنے کان کو چھوا تھا جہاں واقعی ایک جھمکا نہیں تھا۔ افشاں کے مطابق عالیان کا سارا دھیان میچ کی جانب تھا مگر وہ شخص ایک نظر میں اس کا جائزہ لے گیا تھا۔

پتا نہیں لوگ اتنے غور سے کیوں دیکھتے ہیں۔

عالیان اپنے جوتے پہن چکا تھا۔

سب لوگ نہیں دیکھتے بس وہی لوگ دیکھتے ہیں جو آپ سے محبت کرتے ہیں۔

دیکھتے رہیں، جتاتے کیوں ہیں۔۔۔؟

بدلے میں اسی طرح کی محبت کے طلب گار ہوتے ہیں۔

عالیان افشاں کے مقابل کھڑا ہوا تھا۔

حد ہے۔۔۔افشی نے اپنی آنکھیں گھومائی تھیں۔

اور پھر وہاں سے جانے لگی تھی جب رکی اور مڑ کر عالیان کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

اپنی جرابیں ایک بار دیکھ لیجیے گا۔

افشاں کے کہتے ہی عالیان نے اپنے پیروں کی جانب دیکھا تھا جہاں اس نے مختلف رنگوں کی جرابیں پہنیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مسکرایا تھا۔

ابھی کوئی کہہ رہا تھا کہ لوگ اتنے غور سے کیوں دیکھتے ہیں اور اب۔۔۔؟عالیان کی بات پر افشی اسے گھورتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

اس کے جانے کے بعد عالیان بھی وہاں سے چلا گیا تھا۔

وہ دونوں ایک دوسرے سے عشق کر بیٹھے تھے۔

مگر عشق کب چھپتا ہے وہ تو امتحان لیتا ہے۔

اور یہ عشق ان کا بہت بڑا امتحان لینے والا تھا۔

وہ امتحان کیسا ہو گا یہ آنے والا وقت بتائے گا۔

وقت گزرتا جارہا تھا۔

صبح سے دوپہر ہو چکی تھی۔

وہ چاروں باہر گئے ہوئے تھے۔

اس وقت حیام زری نور اور افشی ہی گھر پر موجود تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چاروں لاونج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب نور نے اس پر سونگ پلے کیا۔

سونگ کی دھن بج رہی تھی۔

وہ چاروں اپنی جگہ سے اٹھ کر اس پر جھومنے لگ گئیں تھیں۔

انگریزی چڑیا کی خاطر دیسی دل میرا توڑ دیا

نور کاوچ پر چڑھ کر اپنے ہاتھ سے دل بنا کر اسے توڑتے ہوئے بولی تھی۔

میں نے چھوڑ دیا اسے چھوڑ دیا

نور اپنے ہاتھوں سے اشارے کرتی جھومی تھی۔

اس کی کالی کرتوتوں نے اس کا بھانڈا پھوڑ دیا

اب کی بار زری بھی نور کے ساتھ والے صوفے پر کھڑی ہوتی ہاتھوں کی مدد سے بھرپور ایکٹنگ کرتی بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے چھوڑ دیا اسے چھوڑ دیا

اسی وقت سب لڑکے لاونج میں داخل ہوئے تھے مگر سامنے کا منظر دیکھ کر ان کے قدم وہی جم گئے تھے۔

دل پہ پتھر رکھ کہ منہ پہ میک اپ کر لیا۔

افشی نے منہ پر میک اپ کرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے ان دونوں کو نیچے کھینچا تھا۔

اوہ دل پہ پتھر رکھ کہ منہ پہ میک اپ کر لیا۔

وہ سب خود میں اتنی مگن تھیں کہ ان کو وہاں لڑکوں کی موجودگی کا بھی علم نہیں ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میرے سائیاں جی سے آج میں نے بریک اپ کر لیا۔

اب حیام میدان میں آئی تھی۔

اس کی ایکٹنگ دیکھ کر عارض حیران ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرے سائیاں جی سے آج میں نے بریک اپ کر لیا۔

وہ ادھر ادھر جھومتی ساتھ ساتھ گا رہی تھی۔

صبح سویرے اٹھ کہ میں نے یہ سب کر لیا

افشاں ایک بھرپور انگڑائی لیتے بولی تھی۔

میرے سائیاں جی سے آج میں نے بریک اپ کر لیا۔

حیام جھومتی ہوئی افشاں کے گرد گھومی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہم کو بن بتائے تو نے یہ کب کر لیا؟

عالیان ان کے درمیان آتے افشاں کو دیکھتے ہاتھوں سے کب کا اشارہ کرتے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ارے ہم کو بن بتائے تونے یہ کب کرلیا؟

وہ سب چونکیں تھیں۔۔ان سب کے قدم وہیں کے وہیں تھم گئے تھے۔

تیرے سائیاں جی سے کاہے تونے بریک اپ کرلیا۔

عالیان کے بعد عارض بھی لائینز بولتا ان کے درمیان آیا تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر حیام کی سیٹی گم ہوئی تھی۔

تیرے سائیاں جی سے آج کاہے تونے بریک اپ کرلیا۔

عارض حیام کو اپنا کندھا مارتے کیوں کا اشارہ کرتے بولا تھا۔

آگے گانا چل رہا تھا وہ چاروں خاموش کھڑی ان چاروں کی شکلیں دیکھ رہی تھیں۔

نور نے فوراًآگے بڑھ کر سونگ بند کیا تھا۔

ویسے ہماری غیر موجودگی میں آپ سب نے کافی انجوائے کیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ارمان نے اپنی ہنسی روکی تھی۔

زندگی چار دن کی ہے جب بھی موقع ملے اسے بھرپور جینا چاہیے۔۔۔کہتے ہی حیام وہاں سے بھاگی تھی۔

عارض کی نظروں نے دور تک اسے جاتا دیکھا تھا۔

پھر وہ مسکرا دیا تھا۔

میری پاگل بیوی۔۔۔وہ بڑبڑایا تھا۔

حیام کے بعد وہ تینوں بھی وہاں سے بھاگی تھی۔

ان کی جلدی دیکھ کر ان چاروں کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

وہ سب کب سے اپنے کمرے میں بند تھیں اب رات بھی ہو چکی تھی۔

سب لڑکے ایک بار پھر کہیں جانے کے لیے تیار ہو رہے تھے۔

جب عارض حیام کے قریب آیا تھا۔

کہیں جا رہے ہیں آپ حیام اسے تیار سا دیکھ کر بولی تھی۔

جی کسی کام سے جا رہے ہیں ابھی آجائیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے۔۔۔حیام نے اس کی جیکٹ کی زپ بند کی تھی۔

اللہ حافظ زندگی۔۔۔پریشان مت ہونا زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹا لگے گا۔

حیام نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا بس اسے دیکھتی رہی تھی۔

مگر عارض کمرے سے جا چکا تھا۔

ان سب کے گھر سے نکلنے سے پہلے ہی وہ چاروں ٹیرس پر چلی گئی تھیں۔

حیام ٹیرس کی گریل کے پاس کھڑی لان میں دیکھ رہی تھی جب نور نے اسے مخاطب کیا تھا۔

حیام تمھیں معلوم ہے۔۔۔

کیا۔۔؟اس نے گردن موڑ کر نور کو دیکھا۔

جب ہم یہاں آ رہے تھے میں بہت بور ہوئی تھی۔

کیوں۔۔؟زری نے اس سے سوال کیا تھا۔

تمھارے ساتھ افشی تھی تو پھر کیوں تم بور ہوئی۔

حیام کی بات پر نور نے ایک سرد آہ بھری تھی۔

اب میں کیا بتاؤں تم دونوں کو۔جبکہ نور کی بات پر افشی نے اسے گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یار وہ شعر ہے ناں۔۔۔

کون سا زری اور حیام ایک ساتھ بولیں تھیں۔

وہ یار نظریں جناب پر والا۔

ایڈیٹ وہ ہے۔۔۔

نظریں کتاب پر اور سوچیں جناب پر۔

حیام نے اس کی توسیع کی تھی۔

جی ہاں وہی۔۔۔ مگر یہاں تو سوچیں اور نظریں دونوں ہی جناب پر اٹکی ہوئی تھی۔

پھر جب یہ حال تھا تو تم سمجھ سکتی ہو میں نے بور ہی ہونا تھاناں۔

نور کی بات پر زری اور حیام دونوں کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

حیام نے ایک بار پھر لان کی جانب دیکھا تھا۔

وہ چاروں باہر جا رہے تھے۔

ان کے جانے کے بعد حیام اپنی خالی جگہ پر آ بیٹھی تھی۔

افشاں تم کیوں میرے بھائی کو دیکھ رہیں تھیں۔ حیام کے بیٹھتے ہی زری افشی سے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے افشی کوئی جواب دیتی نور بولی تھی۔

جب دل میں کچھ کچھ ہو گا تو میڈم دیکھے گی ہی۔

جبکہ نور کی اس بات پر افشاں نے اسے چپت لگائی تھی۔

جس کا اس پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا تھا۔

تم لوگوں کو معلوم ہے آگے کیا ہو گا۔

نور پر جوش سی اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

کیا۔۔۔؟حیام اور زری نے تجسس سے اس سے پوچھا تھا۔

نور چلتی چلتی ٹیرس کی گیرل کے پاس گئی تھی۔

اور وہاں جا کر اپنے دونوں بازوں ہوا میں بلند کر کے ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرتے بولی تھی۔

ان فیوچر یہ ہونے والا ہے۔

کہتے ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہونٹوں کے گرد جمایا تھا۔

وہ تینوں حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھیں کہ وہ کیا کرنے والی ہے۔

عالیان۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

عالیان۔۔۔!

عالیان۔۔۔!

سن رہے ہیں۔

رات کی خاموشی میں اس کی آواز گونج رہی تھی۔

وہ افشاں کے انداز میں بول رہی تھی۔

مجھے آپ سے بے انتہا محبت ہے مگر اظہار محبت کس انداز میں کیا جائے مجھے نہیں آتا میں بس اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ آپ اپنی فیملی کو لے کر میرے گھر آجانا میری طرف سے اجازت ہے۔

نور اپنی ہی دھن میں بول رہی تھی۔

مگر اسے اس بات کا احساس نہیں ہوا تھا کہ اس کی یہ سب باتیں ان تینوں کے علاوہ ایک اور نفس نے بھی سنی تھیں۔

شرم کرو نور۔۔۔!

نور کے واپس بیٹھتے ہی حیام نے اسے آڑھے ہاتھوں لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین ارمان اور عالیان کے بیٹھتے ہی عارض نے اپنی گاڑی فارم ہاؤس کے مین گیٹ سے باہر نکالی تھی۔

وہ جانتا تھا کہ حیام ٹیرس پر کھڑی اس کی ایک نظر کے انتظار میں ہے۔

مگر وہ اس وقت اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

وہ جانتا تھا حیام کی بولتی آنکھیں اسے جانے سے روک دیں گی۔

وہ ان میں اپنے لیے رات کے اس وقت باہر جانے کی پریشانی دیکھ چکا تھا۔

مگر جس کام کے لیے وہ جا رہا تھا وہ بھی اسی کی حفاظت کے لیے ضروری تھا۔

یہ بائیک ریسنگ سے اگلے دن دوپہر کے وقت کی بات ہے جب گارڈ نے ارمان یا عالیان سے بات کرنے کے لیے دروازہ بجایا تھا۔

دروازے کے بجنے پر عارض نے دروازہ کھولا تھا۔

جس پر گارڈ نے ارمان اور عالیان سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔

ارمان، عالیان اور عارض اس وقت وہ تینوں گارڈ کے سامنے موجود تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جب اس نے ان کو ایک ایک بات بتا دی تھی کس طرح کسی نے اسے پیسے دیے اور اس نے گھر کی تلاشی لی اور یہ بھی کہ وہ شخص بار بار عارض کی بیوی کے بارے میں سوال کرتا تھا اور معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا کہ کون کب کہاں جاتا ہے۔

یہ سب سن کر عارض کا دماغ گھوم گیا تھا اس نے بہت مشکل سے خود پر ضبط کیا تھا۔

اور اسی دن سے اس نے اس شخص کی تلاش شروع کر دی تھی اور آج جب وہ اس کا پتہ معلوم کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔

تو وہ چاروں ہر سوال کا اس شخص سے جواب حاصل کرنے جا رہے تھے۔

یہی وہ لمحہ تھا جب وہ چاہتا تھا کہ وہ حیام کی جانب ناں دیکھے۔

پہلی بار اس نے ان آنکھوں میں دیکھنے سے گریز کیا تھا جن کی چمک میں اس کا سارا جہاں آباد تھا۔

اس نے اپنی بیوی کی حفاظت کی خاطر اس کی بولتی آنکھوں میں دیکھنے سے انکار کیا تھا۔

عارض نے گاڑی باہر نکالتے ہی روک دی تھی۔

یار عالیان ایک کام کر۔۔۔عارض نے مڑ کر عالیان کی جانب دیکھا تھا

کیا۔۔۔؟عالیان نے اس سے سوال کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک بار ان چاروں سے پوچھ آ کہ واپسی آتے ہوئے ان کے لیے کیا لے کر آئیں۔

ان سب سے پوچھنا ہے یاں صرف بھابھی سے۔۔۔عارض کی بات پر زین شرارت سے بولا تھا۔

بکواس مت کر زین۔۔۔وہ سب ہمارے آنے تک جاگتی رہیں گی۔

اس لیے میں کھانے کا بول رہا ہوں کہ ایک بار ان سے پوچھ آؤ کہ ہم واپس آتے ہوئے ان کے لیے کیا لے کر آئیں۔

اچھا میں جاتا ہوں اور پوچھ کر آتا ہوں عارض کی بات پر ارمان بولا تھا اور کہتے ساتھ ہی گاڑی سے اتر گیا تھا۔

اس نے آدھا لان عبور کر لیا تھا جب اس کے سامنے ٹیرس پر نور نمودار ہوئی تھی۔

اور پھر جو سب اس نے سنا تھا اس کے بعد وہ ان سب سے کچھ پوچھے بغیر واپس چلا گیا تھا اس کے ہر انداز سے غصہ صاف ظاہر تھا۔

ارمان جیسے ہی گاڑی میں بیٹھا تھا اس نے بہت زور سے دروازہ بند کیا تھا۔

ارے ارے کیا ہوا ارمان کیا بولا ہے انہوں نے۔۔۔؟

کچھ نہیں۔۔عارض کے کہتے ہی ارمان غصے سے بولا تھا۔

بتا کیا ہوا ہے۔۔۔؟ عالیان کے پوچھنے پر وہ خاموش ہی رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ارمان کی جانب سے کوئی جواب ناں پا کر زین نے اس کے سامنے ہاتھ ہلایا تھا۔

کیا ہوا بھائی کہاں رہ گیا ہے۔

لان میں۔۔۔ارمان کھویا کھویا سا بولا تھا۔

ہیں۔۔۔؟وہ تینوں حیران ہوئے تھے۔

کچھ نہیں۔۔۔ارمان گاڑی سے باہر دیکھنے لگ گیا تھا۔

ارمان۔۔۔!کچھ دیر بعد عالیان نے اسے دوبارہ مخاطب کیا تھا۔

ہمم۔۔۔ارمان نے اس کی جانب دیکھے بغیر جواب دیا تھا۔

وہ اپنی کیفیت کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

اسے عالیان کے لیے برا لگ رہا تھا یاں اس کی کوئی اور وجہ تھی۔

کوئی اور وجہ تو تھی ہی نہیں اسے اپنے دوست جیسے بھائی کے لیے برا لگ رہا تھا۔

کیوں وہ لڑکی سب جانتے ہوئے بھی عالیان اور افشاں کے درمیان آرہی تھی اور کتنی بے باکی سے ٹیرس پر کھڑی عالیان سے اظہار محبت کر رہی تھی۔

تم نے بتایا نہیں لڑکیاں کیا کھائیں گی۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

تم ان کو زہر بھی لادو گے تو وہ سب وہ بھی کھالیں گی۔

ارمان۔۔۔!عالیان نے اسے گھورا تھا جبکہ وہ اپنا رخ پھیر گیا تھا۔

استغفراللہ میں بھلا کیوں اپنی اتنی پیاری بیوی کو زہر دوں۔

عارض نے کہتے ہی گاڑی موڑی تھی۔

ابھی تو ہم نے بہت کچھ کرنا ہے۔

ہاں ہاں پتا ہے تم نے کیا کرنا ہے ایک ہی کام آتا ہے تمھیں۔۔۔

عارض کی بات پر زین اسے دیکھتا بولا تھا۔

کیا۔۔؟

عالیان زین کو دیکھتا تھوڑا آگے کی جانب ہو کر بیٹھا تھا۔

ارمان ایک خاموش تصویر بنا عالیان کو دیکھ رہا تھا۔

وہ اپنی ہی کیا کیوں اور کب کی سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔۔۔

وہ کام تو اب عارض کو ہی معلوم ہو۔۔۔

زین نے بات گھماتے عارض کو آنکھ ماری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کمینا انسان۔۔۔!

عارض اس کی حرکت پر بڑبڑایا تھا کیونکہ اس کی بات تو وہ بہت اچھے سے سمجھ گیا تھا۔

مسٹر زین تم میری بیوی کا چھوڑو ہاں البتہ باقیوں کا سوچا جا سکتا ہے۔۔

ارے نہیں نہیں میں بھی اپنی والی کو زہر نہیں دے سکتا۔

عالیان فوراً جھر جھری لے کر بولا تھا۔

اور بتاؤ تم دونوں کا سفر کیسا گزرا نور نے اپنے پیچھے پڑا کشن اپنی گود میں رکھا تھا۔

ہمارا سفر بہت ہی اچھا گزرا تھا اور ہم لوگ بہت انجوائے کرتے آئے تھے۔

ارے واہ۔۔۔نور نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی تھوڑی کے نیچے جمایا تھا۔

ویسے ہماری طرف بھی کچھ ایسا ہی حال ہونا تھا جیسا کہ افشاں کا ہوا تھا۔

مگر زین کا بھلا ہو۔۔۔انہوں نے تو عارض بھائی کی ٹانگیں کھینچ کر رکھی ہوئی تھی۔

کیسے۔۔۔؟نور فوراً تجسس سے بولی تھی۔

تم ایمجین کرو نور۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

کیا۔۔؟نور فوراً بولی تھی۔

تمھاری کار میں تو دو محبت کرنے والے موجود تھے اور ہماری میں تو ہزبینڈ اینڈ وائف موجود تھے۔

اور ان کو زین نے لگام لگائی ہوئی تھی۔

انہوں نے سفر کے شروع میں ہی عارض بھائی کو کہہ دیا تھا۔

کیا۔۔؟نور فوراً بولی تھی۔

یہی کہ عارض مانا تمھارا نکاح ہو گیا ہے ہم ابھی کنوارے ہیں اور اسی لیے اپنے آپ کو لگام لگا کر رکھنا تاکہ ہمیں یہ محسوس ناں ہو کہ ہم کنوارے ہیں۔

زری زین کے ہی انداز میں بولی تھی۔

جس پر نور اور افشی کھکھلائی تھیں جبکہ حیام نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

ویسے زری ایک بات تو بتاؤ۔۔۔؟

نور نے اس کی جانب دیکھ کر سوال کیا تھا۔

ہاں ہاں پوچھو۔۔۔زری تھوڑا آگے کو ہو کر بیٹھی تھی۔

تم عالیان عارض اور ارمان تینوں کو بھائی کہتی ہو مگر زین کو بھائی کیوں نہیں کہتی۔

Posted On Kitab Nagri

زین نے مجھے خود منا کیا تھا کہ میں ان کو بھائی ناں بولا کروں۔

کیوں۔۔۔؟نور نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

وہ کہتے ہیں مجھے بھائی ناں بولا کرو میری پرسنیلٹی خراب ہوتی ہے اور میں اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہوں تو مجھے اکلوتا ہی رہنے دو۔

یہ کیا بات ہوئی۔۔۔؟

معلوم نہیں۔۔۔زری نے اپنے کندھے اچکائے تھے۔

ان کی پرسنیلٹی کو چھوڑو تم نے کل سے ان کو بھائی بولنا ہے جب تک ہم فارم ہاؤس ہیں۔

اچھا دیکھتے ہیں۔۔۔اس کے بعد وہ سب کافی دیر تک باتیں کرتیں رہیں تھی اور لڑکوں کے آنے سے پہلے نیچے آگئیں تھی۔

وہ چاروں اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھیں۔

نور زری اور افشی کب کی سو چکیں تھیں مگر حیام کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔

وہ خاموشی سے اٹھ کر لاؤنج میں آ بیٹھی تھی۔رات کے تقریباً 11 سے اوپر کا وقت ہو چکا تھا مگر ابھی تک ان چاروں کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے عارض کو کال کی تھی جو اس نے نہیں اٹھائی تھی۔

ان کا انتظار کرتے کرتے وہ وہی صوفے پر آڑی ترچھی سو گئی تھی۔

ایک بجے کے قریب وہ چاروں جب گھر میں داخل ہوئے تھے انہوں نے لاؤنج کی لائٹ کو اون پایا تھا۔

صوفے پر حیام کو سوتا دیکھ کر وہ تینوں اس جانب دوسری نگاہ ڈالے بغیر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔

ان کے جاتے ہی عارض قدم قدم چلتا حیام کے قریب آیا تھا اور پنجوں کے بل بیٹھ کر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا تھا اور پھر اس کا ڈھلکا ہوا دوپٹہ ٹھیک کرتے عارض نے اسے ہلایا تھا۔

مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔

حیام کو دیکھتے ہوئے عارض مسکرایا تھا اور اسے اٹھا کر راہ داری میں بنے آخری کمرے میں لے گیا تھا۔

اس نے حیام کو بہت ہی نرمی سے بیڈ پر لیٹایا تھا اور اس کا دوپٹہ اتار کر ایک جانب رکھا تھا۔

پھر دروازہ بند کرتے حیام کو کمبل اوڑھاتے وہ بیڈ کے ایک جانب آ بیٹھا تھا۔

عارض کچھ دیر کہنی کے بل لیٹا اسے دیکھتا رہا تھا اور پھر اسے دیکھتے اپنے سر کے نیچے تکیہ رکھے وہ سو گیا تھا۔

اگلی صبح حیام اور عارض کی آنکھ باہر ہونے والے شور کی وجہ سے کھلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام اپنے ہلیے اور ارد گرد سے بے خبر اونگھتے ہوئے اپنی آنکھیں مسل رہی تھی۔

گڈ مارننگ وائف۔۔۔!اپنے قریب سے آتی عارض کی آواز پر حیام ایک دم خود کو کمبل سے چھپا گئی تھی۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟حیام نے اسے گھورا تھا۔

ایک شوہر اپنی بیوی کے پاس کیا کرتا ہے۔۔؟عارض نے الٹا اس سے سوال کیا تھا۔

عارض۔۔۔!حیام نے اپنی نیند زدہ آنکھوں سے اسے گھورا تھا۔

جی زندگی۔۔۔عارض نے اس کا دوپٹہ اسے تھمایا تھا جو وہ فوراً اپنے گرد پھیلا گئی تھی۔

اس سے پہلے حیام کچھ کہتی دروازہ ناک ہوا تھا۔

حیام کی آنکھیں پھیلی تھیں۔

کیا ہوا ڈر کیوں رہی ہیں۔۔۔عارض اس کی پھیلی آنکھوں کو دیکھتا بولا تھا۔

باہر سب کیا سوچیں گے۔۔۔؟

آپ رات کو یہاں کیوں آئے تھے۔۔۔عارض میں سب کا سامنا کیسے کروں گی۔حیام نے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں گرایا تھا۔

اب دروازے پر مسلسل دستک ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ریلیکس یام ہم ایک دوسرے کے محرم ہیں۔

عارض نے اُس کا اِس کے ہاتھوں میں گرا سر اٹھایا تھا۔

حیام رو دینے کے قریب تھی۔

یام زندگی سنیں میں باہر جا رہا ہوں اور جب تک میں واپس ناں آؤں آپ باہر نہیں آئیں گی۔

اوکے۔۔۔؟ عارض کو دیکھتے حیام نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

اس کے ہاں کہتے ہی عارض باہر کی جانب بڑھا تھا اور تھوڑا سا دروازا کھول کر باہر نکل گیا تھا۔

دروازے کے سامنے عالیان اور افشی کھڑے تھے۔

جو ایک دوسرے سے کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔

کیا مسئلہ ہے دونوں کو۔۔۔؟

عارض نے باہر نکلتے ہی غصے سے پوچھا تھا۔

حیام۔۔۔! افشی کچھ بولنے والی تھی عارض نے اس کی بات کاٹی۔

وہ ابھی سو رہی ہیں۔۔۔

یہ لڑکی ابھی تک گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

جتنی زور سے عالیان نے دروازہ بجایا تھا اس سے قبروں میں گڑھے مردے بھی اٹھ گئے ہوں گے کہتے ہی افشی عالیان کو گھورتے وہ عارض کے پیچھے سے دروازے کی جانب بڑھی تھی۔

افشاں میں اپنی بیوی کو اٹھادوں گا آپ پریشان نہیں ہوں۔۔۔

وہ افشی کو دیکھتے اسے اپنے اور حیام کے رشتے کا باور کروا گیا تھا اور اس کا لہجہ ایسا تھا کہ کوئی بھی ان دونوں سے کسی قسم کا سوال ناں کرے۔

وہ شخص واقعی اپنے نام کی طرح ایک بادل تھا جو ہمیشہ اپنی بیوی پر سایہ فگن رہتا تھا۔

جی۔۔۔!میں ناشتہ بناتی ہوں اتنی دیر میں آپ اسے اٹھادیں۔

ہمم۔۔۔کہتے ہی عارض ان دونوں کے منہ پر دروازہ بند کرتے اندر چلا گیا تھا۔

اس کے اندر آتے ہی حیام اس کی جانب بڑھی تھی۔

کیا کہہ رہے تھے وہ۔۔۔؟

کچھ نہیں ان کو لگ رہا تھا کہ اب یہاں سے واپسی پر آپ میرے ساتھ جائیں گی۔

تو میں آپ کے ساتھ ہی جاؤں گی ناں۔۔۔حیام نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

نہیں ان کو لگ رہا تھا کہ آپ میرے گھر جائیں گی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تواس میں کیا ہے پہلے ہم آپ کے گھر چلے جائیں گے پھر آپ مجھے میرے گھر چھوڑ آنا۔۔

حیام نے آسانی سے سارا مسئلہ حل کیا تھا۔

حیام کی بات پر عارض نے تھوڑا جھک کر اس کے کان میں کچھ کہا تھا جس پر وہ سرخ ہوتی خود میں سمٹی تھی۔

چڑیلیں۔۔۔اس کے لبوں سے بے اختیار یہ لفظ ادا ہوا تھا۔

ویسے میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔عارض نے اس کے سرخ چہرے کو دیکھ کر کہا تھا۔

عارض۔۔۔!حیام دبا دبا چلائی تھی اور حیام نے اس کے سینے پر مکے مارے تھے۔

اور پھر اسے گھورتی کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

اس کے جاتے ہی عارض مسکرایا تھا اور پھر دو منٹ بعد وہ بھی باہر نکل گیا تھا۔

فریش ہو کر حیام کچن میں آئی تھی۔

اپنی قمیض کے بازو فولڈ کرتے اس نے فریج سے انڈے نکالے تھے۔

چلو شاباش سائیڈ پر ہو مجھے انڈے بنانے دو اس نے پر اٹھے تلتی زری کو ایک جانب کیا تھا۔

ہو گئی محترمہ کی نیند پوری۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

افشی نے اسے گھورا تھا۔

بکو مت اور ناشتہ بناؤ مجھے بھوک لگی ہے۔جی جی یہ دونوں میاں بیوی رہ گئے ہیں ہم پر روب جمانے کے لیے۔۔۔

افشاں جل کر بولی تھی۔

افشاں کے جلے بھونے انداز پر حیام کھکھلائی تھی۔

بتیسی توڑ دینے ہی میں نے تمھاری افشاں نے ہاتھ میں پکڑا بیلن اس کی جانب کیا تھا۔

ہو گی تم عارض بھائی کی بیوی مگر ہماری دوست سب سے پہلے ہو۔

افشی۔۔!نور نے اسے کوئی اشارہ کیا تھا مگر وہ اسے ان دیکھا کر گئی تھی۔

اور تم حیام۔۔۔!افشاں ایک بار پھر اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

تم یہ مت بھولو یہ تمھارا وہی شوہر ہے جس نے اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے بھی کسی اور سے محبت بھی تھی۔

افشاں کہاں کی بات کو کہاں لے آئی تھی۔انڈے پھینٹتی حیام کے ہاتھ رکے تھے۔

شٹ اپ افشاں۔۔۔!

تم یہ مت بھولو کہ وہ کسی اور بھی میں ہی ہوں۔۔۔کہتے ہی حیام وہاں سے باہر جانے کے لیئے مڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر وہاں موجود شخص کو دیکھ کر اس کے قدم رک گئے تھے۔

وہ کڑے تیوروں سے افشاں کو گھور رہا تھا۔

دیکھو حیام۔۔۔! افشاں نے اپنا رخ حیام کی جانب کیا تھا مگر اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔

عارض جس انداز میں اسے گھور رہا تھا افشاں جان گئی تھی وہ سب سن چکا ہے۔

افشاں ندیم۔۔۔! عارض کافی سخت لہجے میں بولا تھا۔

آپ یہ مت بھولیں حیام آپ کی دوست ہونے سے پہلے میری بیوی ہے۔

جبکہ عارض کے کہتے ہی حیام وہاں سے چلی گئی تھی۔

حیام کے جاتے ہی عارض بھی وہاں سے چلا گیا تھا۔

اس کے بعد ناشتہ بہت ہی خاموشی میں بنایا گیا تھا۔

حیام اور عارض دونوں ہی ناشتے کی ٹیبل پر موجود نہیں تھے۔

وہ دونوں ہی اپنے اپنے کمروں میں بند تھے۔

عارض اور بھابھی کیوں نہیں آئے۔

عالیان کے سوال پر نور اور زری نے ایک ساتھ افشی کو دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ۔۔۔افشی گلا کھنکھارتے ہوئے بولی تھی۔

وہ کیا۔۔۔؟عالیان نے تفکر سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

وہ میری حیام سے ایک بات پر بحث ہو گئی تھی جو عارض بھائی نے سن لی تھی۔

وہ دونوں میرے سے غصہ ہیں۔

تو آپ سب نے بھابھی کو ناشتے پر بلایا ہی نہیں۔۔۔ارمان فوراً بولا تھا۔

بلایا تھا مگر اس نے آنے سے انکار کر دیا تھا۔

اچھا آپ لوگ ناشتہ کریں پھر ان میاں بیوی کو دیکھتے ہیں۔

کہتے ہی عالیان نے آملیٹ والی پلیٹ اٹھائی تھی۔

شروع کریں ان تینوں کو ویسے ہی بیٹھا دیکھ عالیان ایک بار پھر بولا تھا اور پلیٹ سے ایک انڈا اٹھا کر افشاں کی پلیٹ میں رکھا تھا۔

پندرہ منٹ میں وہ سب ناشتہ کر چکے تھے۔

نور زری آپ عارض اور بھابھی کے لیے ناشتہ گرم کر دیں۔

مگر۔۔۔؟نور کچھ بولنے والی تھی جب افشی بولی تھی جاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کے جاتے ہی ارمان اور زین بھی باہر نکل گئے تھے۔

افشاں مجھے بتائیں کیا بات ہوئی تھی۔

عالیان کی بات پر سر جھکائے وہ خاموش رہی تھی۔

افشی۔۔!عالیان نے اسے ایک بار پھر پکارا تھا۔

مگر اس بار بھی وہ خاموش رہی تھی۔

مجھے بتائیں کیا ہوا ہے۔۔۔؟عالیان نے اس کے ٹیبل پر رکھے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

افشاں نے اپنی پلکوں کی جھالر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر ساری بات بتائی تھی۔

عالیان اس کی ساری بات سن کر حیران ہوا تھا۔

ان دونوں کا یہ ردعمل کچھ غلط نہیں تھا۔

اچھا آپ پریشان نہیں ہوں آپ ایک کام کریں ناشتہ لے کر عارض کے پاس جائیں اور اس سے ایکسکیوز کریں وہ مان جائے گا۔

عارض بھائی تو مان جائیں گے مگر حیام۔۔۔؟

آپ پریشان نہیں ہوں وہ بھی مان جائیں گی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ایسا کریں ان دونوں کے لیے ناشتہ لے کر آئیں میں ابھی آتا ہوں اسے کہتے ہی عالیان بیک لان کی جانب بڑھ گیا تھا اور اگلے دومنٹ میں وہ افشاں کے پاس کچن میں موجود تھا۔

اس نے ایک ٹرے میں اپنے ہاتھ میں تھامے کچھ پھول رکھے تھے۔

افشی نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

آپ یہ لے کر عارض کے پاس جائیں اور اس سے بات کریں۔

میں۔۔؟

جی آپ ہی۔۔۔اور جائیں۔۔۔اس کے کہتے ہی افشاں عارض کے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

عارض کے کمرے کے سامنے رک کر افشی نے واپس مڑ کر عالیان کو دیکھا تھا۔

عالیان نے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا تھا۔ جس پر اس نے دروازہ ناک کیا تھا۔

اجازت ملتے ہی وہ ناب گھوما کر اندر داخل ہوئی تھی۔

افشاں کے اندر آتے ہی زین وہاں سے باہر نکل گیا تھا۔

عارض بھائی۔۔۔!

افشاں نے اسے پکارا تھا مگر عارض نے کوئی جواب نہیں دیا تھا اسی طرح خاموشی سے بیڈ پر بیٹھا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں نے کھانے والی ٹرے اس کے سامنے رکھی تھی۔

آئی ایم سوری بھائی مجھے ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا۔

عارض نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ خاموشی سے بیٹھا رہا تھا۔

عارض بھائی پلیز چھوٹی بہن ہوں آپ کی معاف کر دیں آئیندہ خیال رکھوں گی۔۔۔

افشاں میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔اس کا لہجہ ابھی بھی کرختگی لیے ہوئے تھا۔

اور میں اپنے کسی بھی عمل کا آپ کے یا کسی اور کے سامنے جوابدہ نہیں ہوں اور میرے کسی بھی عمل کے بارے میں سوال کرنے کا حق صرف میرے ماں باپ اور میری بیوی کو ہے۔

آئیندہ میری ذات پر ایسا کوئی تبصرہ مت کیجئے گا کہ وہ بعد میں آپ کے لیے پریشانی کا باعث بنے۔

عارض اپنے لہجے سے اسے بہت کچھ باور کروا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عارض بھائی۔۔۔!

افشاں کا گلا رندھ گیا تھا۔

آئی ایم سوری۔

وہ پل میں نرم پڑا تھا۔میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے اپنے سامنے بیٹھی افشی کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ مگر جو بھی بات کریں سوچ سمجھ کر کیا کریں۔

میں آئیندہ خیال رکھوں گی۔

عارض ہولے سے مسکرایا تھا۔

حیام نے ناشتہ کیا۔۔۔؟ عارض نے اس سے سوال کیا تھا۔

جس پر افشاں نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

بھائی آپ کی ہی بیوی ہے وہ۔۔۔ آپ ہی کی طرح خود کو پہروں میں رکھ کر بیٹھی ہے۔۔۔

افشاں کی بات پر عارض کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

چلیں پھر میں زرہ اپنی بیوی کے پہرے توڑ کر آتا ہوں۔۔۔

کہتے ہی عارض اپنے کھانے والی ٹرے تھامے اٹھا تھا اور اپنے کمرے کے ساتھ بنے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

وہ دھوپ چھاؤں سا بندہ جو اس کی دوست کا محرم تھا۔

اس میں واقعی ایسی بات تھی جس کی وجہ سے حیام نے اسے اس کی ہر کوتاہی پر معاف کر دیا تھا۔

وہ شخص واقعی محبت کے قابل تھا اور اپنے سے جڑے رشتوں پر اپنی جان نچھاور کرتا تھا اور سب سے بڑھ کر اس کی دوست کے لیے دیوانگی رکھتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

افشی نم آنکھوں کے ساتھ ہولے سے مسکرائی تھی اور پھر اپنی آنکھیں صاف کرتی اس کے پیچھے بڑھی تھی۔

افشاں کے عارض کے پاس جاتے ہی پہلے زری اور پھر نور نے حیام کے کمرے کا دروازا بجایا تھا مگر اس نے ان دونوں کو ہی کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

تیسری بار عالیان کھانے والی ٹرے تھام کر گیا تھا۔

اس نے دروازہ ناک کیا تھا۔

بھابھی میں ہوں عالیان۔۔۔!

عالیان پلیز ابھی مجھے کسی سے بات نہیں کرنی۔

بھابھی پلیز مجھے آپ سے دو منٹ بات کرنی ہے پھر چلا جاؤں گا۔

دو منٹ کے بعد حیام نے دروازہ کھول دیا تھا اور قدم قدم چلتی بیڈ پر جا بیٹھی تھی۔

اسلام علیکم بھابھی۔۔۔عالیان نے بہت ادب سے اسے سلام کیا تھا۔

واعلیکم السلام۔۔۔

جی آپ کو مجھ سے کیا بات کرنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کے کہتے ہی عالیان نے ناشتے والی ٹرے حیام کے سامنے رکھی تھی۔

عالیان مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔

آپ اسے لے جاسکتے ہیں۔

بھابھی کھانے کو انکار نہیں کرتے اور میں یہاں آپ سے کسی کی وکالت کرنے نہیں آیا بس اتنا کہنے آیا ہوں۔

افشاں آپ سے بہت محبت کرتی ہے۔

عالیان اس کی اپنے لیے محبت کو میں جانتی ہوں مگر۔۔۔حیام خاموش ہوئی تھی۔

مگر کیا بھابھی۔۔؟عالیان نے سوال کیا تھا۔

مگر میں عارض کے خلاف کچھ بھی برداشت نہیں کروں گی۔

کرنا بھی نہیں چاہیے۔۔۔ مگر آپ جانتی ہیں کہ انہوں نے جو بھی بولا بغیر سوچے سمجھے بولا۔

مگر عالیان۔۔۔؟

اگر مگر کچھ نہیں بھابھی۔۔۔دوستی میں ناراضگی ہوتی ہے مگر کسی بات کو دل سے نہیں لگاتے۔

دوستی ہی دنیا کا واحد رشتہ ہے جس میں آپ سامنے والے انسان کی باتیں سن بھی لیتے ہیں اور اس کو سنا بھی لیتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان۔۔؟حیام نے اسے پکارا تھا۔

جی بھابھی۔۔۔

کیا آپ میری دوست کی عجیب وغریب فیلو سفیز ،اور بغیر سوچ سمجھے بولنے کی عادت کے ساتھ اپنی زندگی گزار لیں گے۔

حیام کی بات پر عالیان مسکرایا تھا۔

Till my last breath.

عالیان کی بات پر حیام بھی مسکرائی تھی۔

ویسے ایک راز کی بات ہے بھابھی ٹیڑھی چیزیں جلدی سیدھی نہیں ہوتیں۔۔۔ مگر میں کوشش تو کر سکتا ہوں ناں۔

عالیان کی بات پر حیام کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ تھی۔

ابھی عالیان حیام سے کچھ اور کہتا اس سے پہلے عارض ادھر آیا تھا۔

جی تو مسٹر عالیان میری بیوی سے کس کی چغلیاں کر رہے ہو۔

تمھاری تو بالکل نہیں کر رہا کہتے ہی عالیان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اتنے میں افشاں بھی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

اس کے اندر آتے ہی حیام نے اسے گھورا تھا۔

اچھا یار حیام بس کرو اب اتنے پیار سے مت دیکھو یار کہتے ہی افشی اس کے قریب آئی تھی۔

حیام ابھی بھی اسے گھور رہی تھی۔

یار حیام ایسے مت دیکھو مجھے کچھ کچھ ہوتا ہے۔۔۔ کہتے ہی افشاں نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

بدتمیز۔۔!حیام نے اسے چپت لگائی تھی۔

میرے شوہر کے سامنے تم مجھ سے فلرٹ کر رہی ہو لڑکی۔

عارض اور عالیان منہ کھولے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

ہاں تو میرے فلرٹ کرنے پر تمھارے شوہر کو کیا اعتراض ہو گا میں کون سا لڑکا ہوں کہتے ہی افشاں نے اسے آنکھ ماری تھی۔

مگر مجھے ہے۔۔۔ حیام نے اسے خود سے دور کیا تھا۔

تمھاری خیر ہے۔۔۔ کہتے ہی افشی نے اسے دوبارہ اپنے حصار میں لیا تھا۔

آئی ایم سوری حیام۔۔!

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

لڑکی مجھ سے دور ہو کر بات کرو میرے شوہر کے سامنے تم مجھ سے چپک رہی ہوں۔

کیوں اب تم کیا چاہتی ہو کہ میری جگہ پر بھائی کو ہونا چاہیے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے میری جگہ بھائی ہوتے پھر ہی تم سیٹ رہتی۔۔۔

ان کے سامنے تو تمھاری آواز بھی نہیں نکلنی تھی۔

افشاں مزید کچھ کہنے والی تھی جب اس نے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔

وہ جو منہ میں آیا بول تو گئی تھی مگر اب اسے احساس ہوا تھا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول گئی ہے۔

افشی فوراً وہاں سے باہر بھاگی تھی۔

حیام ایک نظر عارض کو دیکھ کر سر جھکا گئی تھی۔

جو پہلے ہی اسے اپنی جزبات سے بھری آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

افشاں کے جاتے ہی عالیان نے بھی باہر کا رخ کیا تھا۔

مگر وہ جاتے جاتے دورازہ بند کرنا نہیں بھولا تھا۔

اس وقت کمرے میں صرف وہ دونوں ہی موجود تھے۔

جی تو پھر کیا آپ چاہتی ہیں کہ افشاں کی بات پر عمل کیا جائے۔

نن نہیں۔۔!عارض مسکرا کر حیام کے سامنے بیٹھا تھا۔

ویسے کچھ غلط نہیں ہے حق رکھتا ہوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے اسے تھوڑا اپنی جانب کھینچا تھا۔

عاارض۔۔!مجھے بھوک لگی ہے۔

حیام نے اپنا ہاتھ عارض سے چھڑوا کر کھانے والی ٹرے اپنی جانب کھسکائی تھی

اور جلدی سے کھانا شروع کیا تھا۔اس کو کھاتا دیکھ عارض نے تھوڑا سا آگے ہو کر اس کے بالوں پر پیار کیا تھا۔

جس پر وہ سانس روکے اسے دیکھ رہی تھی۔

کیا تھا وہ شخص اس کی محبت اپنی بیوی کے لیے کبھی کم نہیں ہوتی تھی۔۔۔

اب بھوک نہیں لگی آپ کو حیام کی حالت دیکھ کر عارض نے اپنی ہنسی چھپائی تھی۔

لگی ہے۔۔!کہتے ہی حیام نے تیزی سے کھانا شروع کر دیا تھا۔

سب کچھ نارمل ہو چکا تھا رات کا وقت تھا وہ چاروں کچن میں کھڑی کھانا بنانے میں مصروف تھیں۔

یار میں نے کھانا زیادہ نہیں بنایا۔۔۔حیام چاول ہلاتے ان تینوں سے کہہ رہی تھی۔

تو پھر۔۔۔!زری تم جا کر زین سے کہو ناں کہ ہمیں ایک پیزا لا دیں۔

اچھا میں کہتی ہوں۔۔۔اس نے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اور ہاں۔۔۔!افشاں نے اسے مخاطب کیا تھا۔

کیا۔۔؟زری نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔

زین بھائی کہنا۔۔۔اس سے پہلے افشی کچھ کہتی نور بولی تھی۔

یار میں نہیں جا رہی خود ہی دفع ہو۔۔۔زری اسے گھور کر بولی تھی۔

تم ہی جا رہی ہو اور تمھاری آواز ہمیں کچن تک آئے۔

مرتا کیا نا کرتا کے تحت وہ ان تینوں کو گھورتے کچن سے باہر آئی تھی۔۔۔جبکہ وہ دل میں ان کو کوس رہی تھی۔

مگر اسے بہت عجیب لگ رہا تھا۔

اس نے ایک بار پھر کچن کا رخ کیا تھا۔

کیا ہوا کہہ آئی۔۔۔؟

مگر تمھاری آواز تو آئی ہی نہیں۔۔۔حیام کا انداز اسے چھیڑنے والا تھا۔

یار۔۔۔اب تم خو بتاؤ میں بھائی کہتے اچھی لگوں گی۔۔۔؟

ہاں بہت زیادہ وہ تینوں ایک ساتھ بولی تھیں اور ساتھ ہی اس کو کچن سے باہر دھکا دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ چاروں پول کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب زری ان کے قریب آکر کھڑی ہوئی تھی۔

زری نے مڑ کر اپنی چڑیل دوستوں کو دیکھا تھا۔

اس نے دل میں ان کو ہزار گالیوں سے نوازا تھا۔

زری کافی دیر ویسے ہی کھڑی رہی تھی۔

وہ چاروں اس کو دیکھ رہے تھے اور اس انتظار میں تھے کہ وہ کچھ بولے۔ مگر وہ بری طرح اپنے ہاتھ مڑور رہی تھی۔

کیا ہوا زری کوئی بات کرنی ہے۔۔۔؟

جی بھائی وہ۔۔

کیا۔۔۔؟ عارض ارمان اور عالیان ایک ساتھ بولے تھے۔

زین نے اپنی آنکھیں بند کر کے ایک گہرا سانس لیا تھا۔

آپ سب نے کھانا نہیں کھانا اس لیے ہم چاروں کے لیے پیزا آرڈر کر دیں تا کہ آپ چاروں کھالیں۔

ہیں۔۔؟ ان چاروں کے منہ کھل گئے تھے۔

لگتا ہے زری آپ کو زیادہ بھوک لگ رہی ہے اس لیے آپ غلط جملہ بول گئی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

کچن کے دروازے پر کھڑی ان تینوں کا اپنی ہنسی روکتے ہوئے برا حال ہو رہا تھا۔

دراصل ہم سب کا فاسٹ فوڈ کھانے کا دل کر رہا ہے اس لیے ہمارے لیے پیزا آرڈر کر دیں۔

اب کی بار زری اپنا جملہ درست کر کے بولی تھی۔

اچھا۔۔۔! عارض نے مسکرا کر اچھا کو تھوڑا لمبا کیا تھا۔

اتنے میں ارمان کے فون پر کسی کی کال آئی تھی اور وہ باہر چلا گیا تھا۔

فاسٹ فوڈ کھانے کا دل ہے تو پیزا کے علاوہ بھی کچھ منگوانا ہے۔۔؟

کہتے ہی زین نے آڈر کرنے کے لیے اپنا فون نکالا تھا۔

نہیں زین بھائی۔۔۔زری نے زین کچھ زیادہ ہی لمبا بولا تھا۔ ہم سب پیزا ہی کھائیں گی۔

زری کے بھائی کہنے پر زین کا منہ کھل گیا تھا۔

جبکہ زین کی ہونقوں والی شکل دیکھ کر عارض اور عالیان نے اپنی ہنسی چھپائی تھی۔

چلو بھئی زین بھائی اپنی نئی نویلی بہن کے لیے پیزا آرڈر کریں۔

زین ایک دم اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

بھاڑ میں گیا پیزا۔۔۔خود ہی آڈر کرو۔۔۔کہتے ہی زین زری کو گھورتے وہاں سے باہر نکل گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین کے باہر نکلتے ہی زری اس کے پیچھے باہر آئی تھی۔

زین۔۔۔!زری نے اسے آواز دی تھی۔مگر وہ ان سنی کر گیا تھا۔

زین بات سنیں۔۔زری اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

اس وقت وہ بیک لان میں موجود تھے۔

زین وہ۔۔۔

ابھی وہ کچھ بول ہی رہی تھی جب زین نے اسے تھام کر دیوار کے ساتھ لگایا تھا۔

خبر دار آج کے بعد مجھے بھائی کہا تو۔

زین اس کی آنکھوں میں دیکھتا ایک ایک لفظ چبا کر بولا تھا جبکہ اس کا لہجہ وارن کرنے والا تھا۔

وہ ان تینوں نے مجھے بولا تھا اس لیے میں نے۔۔۔

آپ کسی کے بھی کہنے پر مجھے بھائی بنالیں گی۔

زین ابھی بھی اس کی آنکھوں میں ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کے بہت قریب کھڑے تھے مگر اس کا احساس ان دونوں کو ہی نہیں ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جس نے بھی کہا ہو آج کے بعد آپ مجھے بھائی نہیں بولیں گی۔

سمجھ آئی آپ کو۔

ج ج جی۔۔۔!زری نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

اہم اہم۔۔!کسی کے گلا کھنکھارنے پر وہ دونوں ایک دوسرے سے دور ہوئے تھے۔

زین نے مڑ کر پیچھے دیکھا تھا۔

ارمان۔۔!

It's Ok carry on...!

میں نے کچھ نہیں دیکھا کہتے ہی اسنے اپنی مسکراہٹ دبا کر اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا اور وہاں سے جانے لگا تھا۔

دیکھو ارمان جیسا تم سمجھ رہے ہو ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔زین فوراً بولا تھا۔

ایسا ہی ہے۔۔۔زری اسی لمحے بولی تھی۔

زری کی بات پر زین نے اسے گھورا تھا۔

پہلے دونوں سوچ لو کیا ہے کیا نہیں۔۔۔!ارمان ان دونوں کو دیکھتا اپنی مسکراہٹ دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ارمان بھائی میں کہہ رہی تھی ایسے ہے کہ زین مجھ سے ناراض ہو گئے تھے تو میں ان سے بات کرنے آئی تھی۔

اوہ۔۔!

اب مان گیا ہے یہ۔۔۔؟

جس پر زری نے بیچاروں والی شکل بنا کر ارمان کو دیکھا تھا اور نفی میں سر ہلایا تھا۔

کیوں۔۔۔؟

ارمان نے ایک نظر ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔

کیونکہ اب تم کباب میں ہڈی بن گئے ہو۔زین اتنا آہستہ بولا تھا کہ اس کی بات صرف ارمان نے ہی سنی تھی۔

بھائی ایسا ہے کہ۔۔۔زری ایک منٹ کے لیے رکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیسا ہے زری بتا ہی دو۔۔

ارمان کی بات پر زری نے اسے گھور کر دیکھا تھا اور اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

زری۔۔۔!

ارمان کے آواز دینے پر زری نے اسے مڑ کر دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب نہیں منانازین کو۔۔۔ارمان اپنی ہنسی دباتے بولا تھا۔

نہیں۔۔زری منہ پھولا کر کہتے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

لو جی۔۔۔!مجھے منانے آئی تھیں۔۔۔ محترمہ خود ناراض ہو کر چلی گئی ہے۔

زین بربڑایا تھا۔

اور کمینے انسان اگر تو انٹری ناں مارتا تو وہ ابھی تک منا چکی ہوتی۔

مجھے تو لگتا ہے میں ناں آتا تو کچھ کا کچھ ہی ہو جانا تھا۔

ارمان ان کے اتنے قریب کھڑے ہونے والی بات پر چوٹ کرتا اندر کی جانب بھاگا تھا۔

کمینے انسان۔۔۔زین نے بھی اس کے پیچھے اندر کی جانب دوڑ لگائی تھی۔

اس دن کے اختتام سے پہلے زین زری کو منا چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وقت گزرتا جارہا تھا۔

ان سب کے واپس لاہور جانے میں صرف تین دن باقی تھے۔

آج کا کھانا بنانے کی ڈیوٹی سب لڑکوں کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سب اپنے کمرے میں بیٹھی سوچ رہی تھیں کہ ان کو کیا بنانے کو دیا جائے۔

بریانی۔۔۔؟زری ایک دم بولی تھی۔

نہیں۔۔!حیام اسے گھورتے بولی تھی۔

سی فوڈ۔۔۔؟نور جوش سے بولی تھی۔

نوٹ ایٹ آل۔۔!اب کی بار زری نے انکار کیا تھا۔

لزانیہ۔۔۔؟

بالکل بھی نہیں افشی۔۔۔اس بار نور نے انکار کیا تھا۔

ہانیہ اپنے منہ کے نیچے اپنے دونوں ہاتھ ٹکھے ان سب کو ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی۔

حیام تم ہی بتاؤ کیا ہونا چاہیے۔۔۔اس سے پہلے حیام کچھ کہتی ہانیہ بولی تھی۔

وہ وائٹ قورما بہت اچھا بناتے ہیں۔

چلو پھر آج وہ سب یہی بنائیں گے۔

ٹھیک ہے۔۔۔ہانیہ پرجوش سی بولی تھی۔

تم لوگ یہاں ہی رکو میں عارض کو کہہ کر آتی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

کہتے ہی حیام اپنا دوپٹہ درست کرتے باہر کی جانب بھاگی تھی۔

عارض کے کمرے کا دروازا کھول کر اس نے اندر جھانکا تھا۔

وہ بالکونی کے دروازے کے پاس کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا۔

جیسکا میں تمھیں کال نہیں کروں گا۔ تم مجھے خود کال کرو گی۔۔۔عارض مسکرا کر کہہ رہا تھا۔

دوسری جانب سے کچھ کہا گیا تھا عارض مسکرایا تھا۔

دیکھتے ہیں کون کس کو پہلے کال کرتا ہے۔اوکے بائے۔

کسی لڑکی سے عارض کو اتنے بے تکلفانہ انداز میں بات کرتے دیکھ حیام کی تیوری چڑھی تھی۔

عارض فون پاکٹ میں رکھ کر گھوما تھا۔

اپنے پیچھے آگ بگولہ ہوتی حیام کو دیکھ کر وہ رکا تھا۔

کس سے بات کر رہے تھے آپ مسٹر عارض احمد وہاب حیام نے اس کی پہنی شرٹ کا کالر دبوچا تھا۔

مگر جلد ہی اسے اپنے کیے کا احساس ہوا تھا کہ وہ کچھ زیادہ ہی ری ایکٹ کر گئی تھی۔

حیام نے بہت نرمی سے اس کا کالر چھوڑا تھا مگر اگلے ہی لمحے عارض نے اس کے بازو تھام کر اپنی گردن کے گرد حمائل کیے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

حق ہے آپ کا جیسے مرضی جو مرضی سوال کریں مجھ سے۔۔۔عارض اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔

میں جیسکا سے بات کر رہا تھا۔

وہ کون ہے۔۔۔؟حیام کے تاثرات پل میں بدلے تھے۔

میری کلاس فیلو تھی۔

کیا کہہ رہی تھی۔

اس کی شادی تھی تو مجھے بولا رہی تھی۔

کیا آپ جائیں گے۔۔۔؟حیام نے اس سے سوال کیا تھا۔

آپ میرے ساتھ چلیں گی۔

نہیں۔۔۔حیام نے اس کے گرد حائل کیے بازو ہٹانے چاہے تھے۔

وہ اسے روک گیا تھا اور خود اس نے حیام کی کمر کے گرد اپنے بازو باندھے تھے۔

کیوں۔۔؟عارض نے سوال کیا تھا۔

ویسے ہی۔۔۔حیام کی نظر اس وقت اس کے دل کے مقام پر تھی۔

ایک بات بتائیں۔۔۔؟کہتے ہی حیام نے اس کے سینے پر عین دل کے مقام پر اپنا سر رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی پوچھیں۔۔۔عارض نے اس کے سر پر اپنی تھوڑی ٹکائی تھی۔

آپ کی دوست انگیجڈ تھی یا اس کی پسند کی شادی ہے۔۔۔ نجانے حیام نے اس سے یہ سوال کیوں کیا تھا۔

عارض ایک لمحے کو خاموش ہوا تھا پھر بولا۔

شاید وہ اب بھی شادی ناں کرتی اگر۔۔۔

عارض دوبارہ خاموش ہوا تھا شاید وہ اپنی بات پر حیام کا ری ایکشن سوچ رہا تھا۔

اگر کیا عاض۔۔؟

اگر وہ کنسیو ناں کر رہی ہوتی۔

کیا۔۔؟ حیام نے سر اٹھا کر عارض کی جانب دیکھا تھا۔

حیام کا ری ایکشن اس کی سوچ کے برعکس نہیں تھا۔

عارض نے اس کا سر اپنے سینے پر واپس رکھتے دوبارہ اپنی تھوڑی اس کے سر پر ٹکائی تھی۔

یام وہ ایسا ہی معاشرہ ہے وہاں گناہ کرنے کے بعد سوچا جاتا ہے کہ اس گناہ کو نام دینے کے لیے شادی کرنی ہے یاں نہیں۔

حیام نے عارض کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے میری دوست ایک اور بات بھی کہہ رہی تھی۔

کیا۔۔۔؟

وہ کہہ رہی تھی میری تو شادی ہو گئی ہوئی ہے۔

میں نے ابھی تک اسے بابا بننے کی نیوز نہیں سنائی۔

عارض کی بات پر حیام فوراً اس سے دور ہوئی تھی۔

میرے خیال سے نور بلا رہی ہے میں چلتی ہوں۔

حیام نے عارض کی جانب دیکھنے سے گریز کیا تھا۔

جبکہ عارض اپنی مسکراہٹ روکے اسے دیکھ رہا تھا۔

آپ بھی ناں مجھے باتوں میں لگا دیا میں کہنے آئی تھی کہ آج کھانا آپ سب نے بنانا ہے اور کھانے میں وائٹ قورما بنایئے گا۔

حیام کہتے ہی فوراً باہر کی جانب بھاگی تھی۔

دوپہر کے کھانے کے بعد وہ سب لاونج میں بیٹھیں تھیں جب نور بولی۔

Posted On Kitab Nagri

یار کیا خیال ہے آئیس کریم ناں کھائی جائے۔

ویسے مزا آئے گا۔۔۔زری فوراً بولی تھی۔

ہاں بہت۔۔۔حیام بھی بولی تھی۔

چلو میں لے کر آتی ہوں کہتے ہی نور اٹھ کر کچن کی جانب بڑھی تھی۔

مگر فریزر میں آئیس کریم نہیں تھی۔

نور کا یہ دیکھ کر منہ لٹک گیا تھا۔

وہ واپس لاونج کی جانب جا رہی تھی جب کسی خیال کے تحت اس نے عالیان اور ارمان کے کمرے کا دروازا ناک کیا۔

یس۔۔۔!اندر سے اجازت ملتے ہی نور نے دروازہ کھولا تھا۔

مگر اندر صرف ارمان موجود تھا۔

عالیان بھائی کہاں ہیں ارمان۔۔۔نور نے اس سے سوال کیا تھا۔

بھائی۔۔؟کہتے ہی ارمان تنظیہ ہنسا تھا۔

ارمان کے اس انداز پر نور چونکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مس نورالعین جن کو دل میں بسایا جاتا ہے ان کو بھائی نہیں بولا جاتا۔ارمان کا انداز بہت کچھ جتا تا تھا۔

کیا مطلب نور دروازہ چھوڑ کر قدم قدم چلتی اندر آئی تھی۔

مطلب یہ نورالعین صاحبہ جن کو بھائی بولا جاتا ہے ان کو بھائی سمجھا بھی جاتا ہے۔

ارمان اپنی کتاب بند کر کے اس کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔۔۔؟نور نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

میں جو کہنا چاہتا ہوں وہ آپ بہت اچھے سے جانتی ہیں۔

مجھے واقعی آپ کی بات سمجھ نہیں آئی۔

اچھا میری بات آپ کو سمجھ نہیں آئی اور جو آپ سب کچھ جانتے اور سمجھتے ہوئے بھی عالیان کے ساتھ کر رہی ہیں اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔

میں نے۔۔۔؟نور حیران ہوئی تھی۔

جی آپ نے ہی۔۔۔ارمان اسی کے انداز میں بولا تھا۔

مگر میں نے کیا کیا ہے۔۔۔؟

جب آپ کو معلوم ہے کہ عالیان افشاں کو پسند کرتا ہے تو آپ کیوں ان دونوں کے درمیان آرہی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

میں کب آرہی ہوں۔۔۔؟

ارمان کیسی باتیں کررہاتھانور کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی آخر اسے ہوا کیا ہے۔

کیا آپ نہیں آرہیں۔۔؟

نہیں۔۔نور کو غصہ ہی آیا تھا۔

اچھاتو پھر وہ سب کیا تھا جو آپ نے اس رات کھڑے ہو کر ٹیرس پر بولا تھا۔

وہ تو میں نے۔۔۔نور بولتے بولتے رکی تھی۔ایک منٹ۔۔۔

آپ نے مجھے اتنا گھٹیا سمجھ کر رکھا ہے کہ میں اپنی ہی دوست کو اس کی محبت سے الگ کروں گی۔

اور ہاں ایک اور بات سن لیں صرف عالیان بھائی ہی افشاں کو پسند نہیں کرتے افشاں بھی ان کو پسند کرتی ہے۔

اور رہی بات اس رات کی۔۔۔تو اس رات میں افشاں کی ہی ایکٹنگ کررہی تھی۔عالیان سے کوئی اظہار محبت نہیں کررہی تھی۔۔۔نور دبا دبا چیخی تھی۔

مطلب آپ۔۔۔

افشاں کی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی ہاں میں افشاں کی ہی ایکٹنگ کر رہی تھی۔

میں سمجھا کہ آپ۔۔۔!

کیا میں ہاں۔۔۔اس وقت نور کا غصہ سوا نیزے پر تھا۔

آپ کو یہ سب سوچتے ہوئے شرم نہیں آئی تھی۔

میں پہلے دن سے عالیان بھائی کو بھائی کہتے نہیں تھکتی اور آپ۔۔۔؟نور اپنی بات ادھوری چھوڑ کر غصے سے کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

نور رکیں۔۔۔ارمان فوراً اس کے پیچھے لپکا تھا۔

اتنے میں عالیان کمرے میں داخل ہوا تھا۔

کیا ہوا نور کو۔۔؟

اس نے غصے سے باہر نکلتی نور کو دیکھ کر ارمان سے سوال کیا تھا۔

کچھ نہیں بس مجھے ایک غلط فہمی ہو گئی تھی۔

کیسی غلط فہمی۔۔۔؟

کچھ نہیں میں ابھی آتا ہوں۔۔۔ارمان فوراً باہر کی جانب بھاگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نور میری بات سنیں۔۔۔ارمان نے نور کو آواز دی تھی مگر اس نے ان سنی کر دی تھی۔

نور رکیں۔۔۔ارمان نے اس کا بازو تھام کر اسے روکا تھا۔

مگر اگلے ہی لمحے نور نے اپنا بازو اس سے چھڑوایا تھا۔

نور پلیز میری بات سنیں۔۔۔ارمان اس کے سامنے آتا بولا تھا۔

نہیں سننی مجھے آپ کی کوئی بھی بات۔۔۔

سمجھ کر کیا رکھا ہے کہ میں اپنی دوست اور بھائیوں جیسے شخص کے ساتھ ایسا کروں گی۔نور تقریباً چیخی تھی۔

افسوس ہوا مجھے کہ آپ ابھی تک مجھے جان نہیں سکے۔

ہاں میں نہیں جانتا آپ کو مگر میں جاننا چاہتا ہوں۔

مگر اب میں نہیں چاہتی آپ مجھے جانیں۔۔۔نور کافی غصے سے بولی تھی۔

نور۔۔۔ارمان نے اسے پکارا تھا۔

میرا نام نور العین ہے۔مسٹر ارمان مغل۔سو مجھے اسے نام سے بلایا کریں۔

آئی ایم سوری مجھے غلط فہمی ہو گئی تھی مجھے معاف کر دیں۔۔

میرے سامنے سے ہٹیں ارمان۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں میں تب تک نہیں ہٹوں گا جب تک آپ مجھے معاف نہیں کریں گی۔

Arman leaves my way...

نور نے اسے پیچھے کیا تھا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا تھا۔

I am sorry Noor

Please forgive me

ارمان اس کی جانب دیکھتا اپنے کان پکڑ کر بولا تھا۔

Just Shut Up Arman..!

وہ دھاڑی تھی ساتھ ہی نور نے ٹیبل پر پڑا گلدان اٹھا کر دیوار پر مارا تھا۔

ارمان حیران سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔ جب اس گلدان کو اس کی پہلے والی حالت میں لے آئیں گے تب آپ کو میری معافی بھی مل جائے گی۔

شور کی آواز پر سب لوگ لاونج سے اٹھ کر وہاں آ گئے تھے۔

کیا ہوا نور ان سب نے آتے ہی نور سے سوال کیا تھا اور ٹوٹے ہوئے گلدان کی جانب دیکھا تھا۔

مگر ان کی بات کا کوئی بھی جواب ناں دیتے ہوئے نور ارمان کو گھور کر کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ننگے پاؤں ہونے کی وجہ سے نور کے پاؤں میں اسی گلدان کا ٹکرا لگا تھا۔

اس نے کافی سختی سے اس ٹکڑے کو اپنے پاؤں سے نکال کر الگ کیا تھا۔

ایک دم اس کا خون بہا تھا۔

نور۔۔۔! حیام نے اسے پکارا تھا مگر وہ اس کی جانب دیکھے بغیر اندر چلی گئی تھی۔ اس کے پیچھے اس کے خون سے بھرے قدموں کے نشان رہ گئے تھے۔

زری جاؤ اس کو دیکھو حیام کے کہتے ہی زری فرسٹ ایڈ لے کر اس کے پیچھے لپکی تھی۔

زری کے اندر جاتے ہی حیام ارمان کی جانب گھومی تھی۔

آپ نے نور کو کیا بولا ہے جو وہ اتنے غصے میں ہے۔

میں نے۔۔۔

ارمان ابھی تک نور کے خون آلود قدموں کے نشان کو دیکھ رہا تھا۔

جی آپ نے حیام دھاڑی تھی۔۔۔

بتائیں کیا بولا تھا آپ نے اس کو۔۔۔

حیام۔۔۔! عارض نے نرمی سے حیام کو روکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض پوچھیں ان سے کیا کہا ہے انہوں نے نور کو۔۔۔وہ کبھی بھی اس طرح ری ایکٹ نہیں کرتی۔

حیام یہ سب باتیں بعد میں بھی ہوتی رہیں گی آپ پہلے جا کر نور کو دیکھیں۔

عارض اور ارمان کو گھور کر حیام اندر چلی گئی تھی۔

نور کے خون آلود قدموں کے نشان اور گلدان کے ٹوٹے بکھرے ٹکڑے ہوئی رہ گئے تھے۔

اب صرف فیصلہ اس بات کا ہونا تھا کہ کیا ارمان کو نور اس کی اس غلط فہمی پر معاف کرنے والی تھی یاں ارمان کی ذات اس گلدان کے ٹوٹے ٹکڑوں کی طرح بکھری رہنے والی تھی۔

حیام کے جاتے ہی ارمان بھی وہاں سے چلا گیا تھا۔

اس رات اس نے اسلام آباد کی سڑکوں پر کافی سپیڈ سے بائیک چلائی تھی۔

کئی بار اس کا ایکسیڈنٹ ہوتے بچا تھا۔

عارض عالیان اور زین نے اسے کئی بار کال ملائی تھی مگر وہ اپنی ہی جنگ لڑ رہا تھا۔خود کو کوس رہا تھا کیوں اس نے اس طرح نور سے بات کی اگر اس نے وہ سب سنا بھی تھا تو اسے نور سے وہ سب آرام سے پوچھنا چاہیے تھا یاں بات کرنی چاہیے تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام اور افشی جب کمرے میں آئیں تھیں زری اس کے قدموں میں بیٹھی اس کا زخم صاف کر کے پٹی کر چکی تھی۔

نور مسلسل رو رہی تھی اور زری اس کے آنسوں صاف کرتی پوچھ رہی تھی کہ ہوا کیا ہے۔

حیام قدم قدم چلتی اس کے پاس آئی تھی اور اس کا منہ اوپر کی جانب اٹھایا تھا۔

نور بتاؤ کیا بات ہوئی تھی جس پر تم اتنا ہائپر ہو گئی تھی۔

نور نے ایک نظر افشاں کو دیکھا تھا۔

جو صرف سارا وقت اسے گھورتی ہی رہی تھی بولی ایک لفظ نہیں تھی۔

کچھ نہیں حیام۔۔۔!نور نے اس کے ہاتھ پیچھے کئے تھے۔

تو پھر رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟حیام نے واپس اس کا منہ اوپر کی جانب اٹھایا تھا۔

نور اس سے اپنی آنکھیں چرا گئی تھی۔

مانا نور تم غصے میں بہت پیاری لگتی ہو۔مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم ہر بات پر ہائپر ہو جاؤ۔

زری کی بات پر حیام نے اسے گھورا تھا۔

نمونی لڑکی تم کبھی باز مت آنا۔

Posted On Kitab Nagri

جی بالکل مس حیام میں ایسی بلا ہوں ہی نہیں جو باز آ جاؤں۔

زری کی بات پر وہ ایسی سیچوئیشن میں مسکرا دیں تھیں۔

مگر پھر اگلے ہی لمحے زری نے نور کو پکارا تھا۔

نور۔۔۔!

مگر نور نے اپنا سر نہیں اٹھایا تھا۔

نور۔۔۔!زری نے ایک بار پھر اس کا نام پکارا تھا۔

نور اب تم نے میری طرف نہیں دیکھا تو مجھ سے بات مت کرنا۔

نور نے اب بھی سر اٹھا کر اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔

نور اگر اب تم نے نہیں بتایا تو میں تم سے بات نہیں کروں گی اور ناں ہی میں یہاں سے اٹھوں گی۔

نور نے فوراً سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا اور پھر اپنے سامنے سے اسے اس کے بازوں تھام کر اٹھایا تھا۔

تم پاگل ہو۔۔۔؟نور اس کی جانب دیکھتی بولی تھی۔

ہاں تم سے ہی سیکھ رہی ہے یہ پاگل پن۔حیام ان دونوں کو گھورتے بولی تھی۔

اگر تم بیمار ہو گئی تو تمھاری خدمتیں کون کرے گا۔

Posted On Kitab Nagri

تم سب۔۔۔!زری نے اپنے دانتوں کی نمائش کی تھی۔

نہیں بہن ہم تمھاری خدمتیں نہیں کریں گے تم کسی اور سے کروانا۔۔۔افشاں اسے گھورتے بولی تھی۔

تم پر بھی حیام کا اثر ہوتا جارہاہے۔۔۔زری نے اپنی آنکھیں گھومائیں تھیں۔

میرا۔۔۔!حیام حیران ہوئی تھی۔

جی تمھارا۔۔۔زری اسے دیکھتی بولی تھی۔

میں نے ایسا کیا کیاہے جس کا اس پر اثر ہوتا جارہاہے۔

نور تم ان دونوں کو چھوڑو ان کی تنظ بازی ساری رات نہیں ختم ہونے والی۔

تم بتاؤ کیا ہوا تھا۔

نور کچھ بھی نہیں بولی تھی۔۔۔مگر ان کے اصرار پر نور نے ان کو ساری بات بتائی تھی۔

مس نور العین مانا آپ بہت غصے والی ہیں۔اور ارمان نے جو کیاوہ کیا۔

مگر سمجھداری یہ تھی کہ تم ارمان کی بات سنتی۔

کیوں سنتی میں ان کی بات نور دھاڑی تھی۔

کیوں کے انہوں نے تمھاری بات سنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نور بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔

وہ کیوں ارمان کی بات سنتی۔۔۔افشاں غصے سے حیام کو دیکھتے بولی تھی۔

افشاں۔۔۔!حیام نے جواباً اسے گھورا تھا۔

صحیح کہہ رہی ہو میں حیام ارمان ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں کہ نور ایسے میرے اور عالیان کے درمیان۔۔۔

افشان انسان ہے وہ بھی۔۔۔غلط فہمی ہو جاتی ہے۔

حیام نے اس کی بات کاٹی تھی۔

ایک منٹ تم دونوں چپ کرو۔زری افشاں اور حیام کے درمیان آئی تھی۔

اب نور تم میری بات سنو۔۔۔اور حیام اور افشی تم دونوں میں سے کوئی نہیں بولے گا۔

ہمم۔۔۔وہ دونوں ایک ساتھ بولیں تھیں۔

نور مانا ارمان کی غلطی ہے۔۔۔مگر وہ غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں۔

زری چلتے چلتے نور کے ساتھ جا بیٹھی تھی۔

ارمان سارے حالات کو اپنی نظر سے دیکھ رہے تھے۔

انہوں نے وہی سچ سمجھا جو انہوں نے تمھیں کرتے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور اب اگر وہ تم سے اپنی غلط فہمی پر معافی مانگ رہے ہیں تو تمھیں معاف کر دینا چاہیے۔

وہ بھی انسان ہی ہے اور غلطیاں انسان سے ہوتی ہیں۔ تمھیں ارمان کو کم سے کم انسان ہونے کا مارجن تو دینا چاہئے۔

اس طرح غصہ کرنے کا کیا فاعدہ ہوا اس سے تمھیں بھی نقصان ہوا ناں۔

اگر میری جگہ تم ہوتی زری تو تم کیا کرتی۔۔۔ نور نے اس سے سوال کیا تھا۔

میں۔۔۔؟

جی تم۔۔۔

میں آنکھیں بند کر کے معاف کر دیتی۔

کیوں۔۔۔؟ نور نے اسے دیکھ کر سوال کیا تھا۔

کیوں کہ جب وہ پاک ذات ہمیں ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں پر ہمیں معاف کر دیتی ہے تو ہم کون ہوتے ہیں اس کے بندوں کو اس کی غلطیوں اور غلط فہمیوں کو معاف نہ کرنے والے۔

اب اگر وہ تم سے معافی مانگے تو تم ان کو معاف کر دینا نور۔۔۔

معاف کر دینے سے کوئی انسان چھوٹا یا بڑا نہیں ہو جاتا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حیام اس کے ساتھ بیٹھتی اسے اپنے گھیرے میں لے گئی تھی۔

چائے پیؤ گی تم سب۔۔۔؟ حیام نور سے الگ ہوتی بولی تھی۔

تشنہ لب،

آرزوئے دِل،

رنجشِ گُلستاں کے اِرادے،

اِتنی خاموشی ہے،

کوئی چائے ہی پلا دے۔۔۔!!

زری حیام کے پوچھتے ہی بہت ہی ڈرامائی انداز میں بولی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگر۔۔۔ محبت کی مدّعی ہو تم

کچھ مدارت کیوں نہیں کرتی

صرف "پیغام" بھیج" دیتی ہو

چائے کی دعوت کیوں نہیں کرتی۔۔

Posted On Kitab Nagri

حیام زری کو گھور کر بولی تھی۔

ابھی ہمیں فرصتیں کہاں دلدار سے

غم کے بادل چھائے ہیں یہاں پے

ہم جو گئے دلِ یار کو چھوڑ کے

یہاں گھٹائیں برسیں گی زور سے

از قلم خود۔

اب اپنی تھرڈ کلاس شاعری بند کرو تم دونوں اور دفع ہو جاؤ جا کر چائے بناؤ۔ افشاں ان دونوں کو گھور کر بولی تھی۔

جا رہی ہوں میں یہ تو ویسے بھی کام چور ہے۔

حیام کے کہتے ہی زری نے اسے زبان دیکھائی تھی جبکہ زری کو گھورتی حیام باہر نکل گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام اور افشاں کے اندر جاتے ہی۔ ارمان ان گلدان کے ٹکڑوں کو اپنے پاؤں کے نیچے روند تا وہاں سے چلا گیا تھا۔

اور رات دیر تک واپس نہیں آیا تھا۔

وہ اسلام آباد کی سڑکوں پر بلاوجہ گاڑی دوڑا رہا تھا اور وہ بری طرح اپنی سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔

کیوں۔۔۔؟

کیوں اس نے ایک بار اس سے بات نہیں کی تھی۔۔۔؟

اگر وہ اس سے ایک بار بات کر لیتا تو آج اس لڑکی کو اس کی وجہ سے تکلیف ناں اٹھانی پڑتی۔

ایک دم ارمان کے سامنے نور کے خون آلود قدم آئے تھے۔

اس نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی تھی۔ اس رات اس کا کئی بار ایکسیڈنٹ ہوتے بچا تھا۔

عالیان عارض اور زین نے اس کو کئی بار کال کی تھی مگر اس کا فون بند جا رہا تھا۔

حیام کچن کی جانب جا رہی تھی جب گلدان کے ٹوٹے ٹکڑوں کو دیکھ کر رکی اور نیچے بیٹھ کر اسے اکھٹا کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ اس کے بڑے بڑے ٹکڑے اکھٹے کر ہی رہی تھی جب عارض وہاں آیا تھا۔

حیام کا دھیان بھٹکا تھا بے دھیانی میں اپنے بائیں ہاتھ پر رکھے چند ٹکروں پر ایک اور ٹوٹا ٹکڑا رکھتے اس کی ہتھیلی پر کٹ لگا تھا۔

جس سے فوراً دھار کی مانند خون بہہ کر زمین پر گرا تھا۔

حیام۔۔!

عارض نے فوراً جھک کر اس کی کٹی ہوئی ہتھیلی پر خون روکنے کے لیے اپنا ہاتھ جمایا تھا۔

اس نے حیام کو کھڑا کیا تھا۔

اس کے ہاتھ میں موجود ٹکڑے ایک بار پھر زمین پر گر کے بکھرے تھے۔

وہ ان ٹکڑوں کو اپنے پیروں تلے روند گیا تھا جس نے اس کی زندگی کو تکلیف پہنچائی تھی۔

عارض حیام کو اپنے ساتھ گھسیٹتا کچن میں لایا اسی دوران حیام کا خون بھی اس کے کپڑوں پر لگ گیا تھا۔

اس نے فوراً حیام کا خون روکنے کے لیے ٹھنڈے پانی والی ٹوٹی کھول کے اس کا ہاتھ نیچے کیا تھا۔

مگر اس کی ہتھیلی سے ابھی بھی خون بہہ رہا تھا۔

شاید کٹ کافی گہرا لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام آپ احتیاط سے کام کیوں نہیں کر تیں۔

عارض اسے ڈپٹتے ہوئے اس کے ہاتھ کو ٹشو سے صاف کر رہا تھا۔

آپ جانتی ہیں آج دوسری بار آپ کا خون میرے کپڑوں پر موجود ہے۔

حیام نے بے اختیار اس کے کپڑوں کی جانب دیکھا تھا جہاں اس کے تازہ خون کے دھبے موجود تھے۔

اب وہ اس کے ہاتھ کو پائیوڈین سے صاف کر رہا تھا۔

آپ جانتی ہیں آج بھی اور اس دن بھی آپ کے بہتے خون نے میری سانسیں روک دیں تھیں۔

وہ حیام کی ہتھیلی پر روئی رکھ کر دباتے ہوئے بولا تھا۔

آپ کو پہنچنے والی ہر تکلیف مجھے اذیت میں ڈال دیتی ہے۔

اب وہ اس کے ہاتھ پر پٹی باندھ رہا تھا۔

آپ کیوں ہمیشہ مجھے اور خود کو اس طرح تکلیف دیتیں ہیں۔۔۔؟

عارض اسے دیکھتا سوال کر رہا تھا حیام کے ہاتھ پر وہ پٹی باندھ چکا تھا۔

میں نے جان بوجھ کر تھوڑی کیا ہے حیام اس کی جانب دیکھے بغیر بولی تھی۔

مگر آپ کام بھی تو احتیاط سے نہیں کر تیں۔

Posted On Kitab Nagri

عارض حیام کو آنکھیں دکھاتا بولا تھا۔

وقت گزرتا جارہا تھا۔

کل ان کی لاہور کی واپسی تھی۔

آج وہ سب شاپنگ پر نکلے ہوئے تھے اور اب لڑکیوں کے ساتھ خوار ہو رہے تھے۔

حیام پلیز جلدی کریں۔۔۔عارض جھنجھلایا ہوا بولا تھا جو اس کے ساتھ ساتھ شاپنگ بیگز تھامے چل رہا تھا۔

عارض آپ زیادہ تھک گئے ہیں تو گھر چلے جائیے۔

حیام نے اسے گھور کر بولا تھا۔

دو منٹ بعد ہی وہ سب دوبارہ ایک دکان میں موجود تھیں۔

وہ سب جھنجھلائے ہوئے دکان کے باہر کھڑے تھے۔

جیسے حیام کے سب شاپنگ بیگز عارض نے پکڑے ہوئے تھے اسی طرح افشاں کے لیے یہ کام عالیان سرانجام دے رہا تھا اور ارمان نے بھی نور کے ہاتھ سے شاپنگ بیگز تھام لیے تھے۔

جس پر اس نے ارمان کو گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین نے ان تینوں کی طرف دیکھا تھا۔

مس زری آپ بھی مجھے بیگز تھمادیں تاکہ میں بھی ان سب کی طرح ایک غیرت مند انسان بن جاؤں۔۔۔

جس پر زری نے اسے ایک ادا سے بیگز تھمائے تھے۔

جبکہ عارض ارمان اور عالیان کا قہقہہ بلند ہوا تھا اور تب سے اب تک وہ چاروں لڑکے ان لڑکیوں کے پیچھے خواری کاٹ رہے تھے۔

عارض کی نظر ساتھ والی دکان پر پڑی تھی۔ وہاں بہت ہی خوبصورت شالز لگی ہوئی تھیں۔

عارض نے ایک نظر دکان کے اندر موجود لڑکیوں کی جانب دیکھا تھا جو پندرہ منٹ سے پہلے باہر نہیں آنے والی تھیں۔

بھائیوں تم لوگ میرے ساتھ آؤ وہ سب قدم قدم چلتے اس دکان میں داخل ہوئے تھے۔

عارض نے ایک لڑکے کو شال دکھانے کا بولا تھا اور پھر اس نے وہ خرید لی تھی۔

وہی سے عالیان نے بھی افشاں کے لیے ایک شال لی تھی اور ارمان نے بھی۔

چلو عالیان اور عارض کا سمجھ آتا ہے ایک نے اپنی بیوی کے لیے لی ہے اور دوسرے نے محبوبہ کے لیے ارمان تو نے کس خوشی میں لی ہے زین اسے گھورتا بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے نور کو اپولوجی گفٹ دینا ہے اس لیے لی ہے ارمان نے اپنے کندھے اچکائے تھے۔

بھائی ایک اور وہ والی پیک کر دو۔

زین نے ایک شال کی جانب اشارہ کیا تھا۔

ساتھ ہی ان تینوں کی جانب مڑا تھا۔

کیا زمانہ آگیا ہے عاشقی معشوقی اور اپولوجی تم تینوں کی ہے مگر اپنے ساتھ ساتھ جیب میری بھی خالی کروا رہے ہو۔

تو تمھیں کسی نے کہا ہے اپنی جیب خالی کرو۔

ہم خود ہی اپنی بہن کے لیے لے لیں گے۔

پہلے خیال نہیں آیا تھا اپنی بہن کا اب میں نے اس کے لیے شال لے لی ہے تو تمھیں بہن بھی یاد آگئی ہے۔

لڑکیوں کے اس دکان سے باہر آنے تک سب لڑکے بھی باہر آچکے تھے۔

کافی دیر شاپنگ کے بعد وہ سب کھانا کھا کر باہر آئے تھے۔

شام کا وقت تھا۔ جب وہ سب اپنے کمرے میں بیٹھی پیکنگ کر رہی تھیں۔

اسی لمحے دروازہ بجا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے اٹھ کر دروازہ کھولا تھا سامنے ہانیہ کھڑی تھی۔

اس کے ہاتھ میں کچھ شاپرز تھے۔

ہانی بیٹے اس میں کیا ہے۔۔۔؟ حیام اس کی جانب دیکھتے بولی تھی۔

مگر وہ قدم قدم چلتی اندر آگئی تھی۔

حیام بھی دروازہ بند کرتے واپس بیڈ پر آبیٹھی تھی۔

حیام آپی یہ آپ کے لیے۔۔عارض بھائی نے دیا ہے اس نے حیام کو ایک شاپر تھمایا تھا۔

نور آپی یہ آپ کے لیے۔۔ارمان بھائی نے دیا ہے۔اس نے نور کو ایک شاپر تھمایا تھا۔

زری آپی یہ آپ کے لیے۔۔زین بھائی نے دیا ہے۔

اس نے زری کو بھی ایک شاپر تھمایا تھا۔

افشی آپی یہ آپ کے لیے۔۔عالیان بھائی نے دیا ہے۔اس نے افشی کو بھی ایک شاپر تھمایا تھا۔

ان سب نے شاپرز کھول کر دیکھے تھے ان کے اندر شالز تھیں اور سب شالز کے اوپر ایک ایک کارڈ لگے ہوئے تھے۔

سب سے پہلے حیام نے اس کا کارڈ کھولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

Just for the love of my life...

حیام مسکرائی تھی۔

حیام کے بعد افشاں نے کارڈ کھولا تھا۔

To that girl who secretly kept an eye on me...

یعنی آپ سب جانتے ہوئے بھی انجان بنتے ہیں۔۔۔افشاں کھکھلائی تھی۔

افشاں کے بعد نور نے کارڈ کھولا تھا۔

Please accept my apology... I am sorry

حیام زری اور افشی نے نور کی جانب دیکھا تھا۔

میں نے آپ کو معاف کیا۔۔۔اس کے لبوں پر تبسم بکھرا تھا۔

نور کے بعد زری نے کارڈ کھولا تھا۔

Just because I am not your Brother.

یہ کبھی نہیں سدھر سکتے۔۔زری بڑبڑائی تھی۔

چلو بھئی لڑکیوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں۔۔؟نور فوراً بولی تھی۔

لڑکوں نے ہمیں گفٹ بھیجے ہیں تو ہم ان کے قرض دار ہوئے ناں اب قرض بھی تو اتارنا ہے ناں۔

مگر حیام ہم نے ان کے لیے کچھ نہیں لیا۔

ہاں تو افشی میں نے کون سا کہا ہے کی ہم نے ان کو کوئی چیز دینی ہے۔

پھر۔۔۔؟زری حیرانی سے بولی تھی۔

پھر یہ میری جان کہ چائے کا ایک کپ کسی تحفے سے کم ہے۔۔۔؟حیام نے اس کے گال کھینچے تھے۔

گڈ آئیڈیا۔۔۔نور پر جوش سی بولی تھی۔

پندرہ منٹ بعد انہوں نے چائے کے کپس والی ٹرے ہانیہ کو تھما کر ان کے پاس بھیجا تھا۔

ہانیہ میرا بچا چائے لے کر آیا ہے۔

عارض نے ایک کپ اٹھانا چاہا تھا جب ہانیہ نے ٹرے پیچھے کی تھی۔

عارض بھائی یہ والا کپ آپ کا ہے۔

عارض نے ہانیہ کا بتایا ہوا کپ اٹھایا تھا۔اسکے نیچے ایک پرچی تھی۔

عارض نے اس پرچی کو اٹھا کر کھولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

Thanks to my beloved Hubby..

یہ سطر پڑھ کر عارض کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

اب ہانیہ نے زین کے سامنے ٹرے کی تھی۔

زین نے اپنا کپ تھام کر پرچی اٹھائی تھی۔

Just because I am not your sister... Thank you

زری نے زین کے ہی انداز میں لکھا تھا۔

اب ہانیہ نے عالیان کے سامنے کیا تھا۔

عالیان نے بھی اپنا کپ تھام کر اس کے نیچے پڑی پرچی اٹھائی تھی۔

Thanks to that one who pretends that he knows nothing...

افشاں کی لکھی تحریر پڑھ کر اس کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

ہانیہ نے آخری کپ ارمان کے سامنے کیے تھا جس کا اس کو بے صبری سے انتظار تھا آیا نوں نے اس کی معافی قبول کی تھی یاں نہیں۔

اس نے اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ کپ کے نیچے پڑی پرچی تھامی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس پر لکھی تحریر تین دن بعد اس کے چہرے پر مسکراہٹ کی وجہ بنی تھی۔

Thank you for the gift and I accept your apology

وہ سب خوش تھے ان سب کو ان کے محبت بھرے تحفوں کا جواب اسی محبت سے دیا گیا تھا۔

اور بہت ساری محبتیں، خوشیاں اور یادیں سمیٹ کر وہ سب اپنے ساتھ لاہور لائے تھے۔

ان سب کے لاہور آنے کے بعد وقت پر لگا کر اڑا تھا۔

آج ان کے آگلے سمیسٹر کا پہلا دن تھا۔

وہ سب یونیورسٹی میں موجود تھیں۔

حیام سنا ہے ہمیں بزنس میتھ پڑھانے کے لیے نئے پروفیسر آئیں گے۔

ہاں پروفیسر احمد میسج پر بتا تو رہے انہی کا کوئی سٹوڈنٹ ہے۔

جو بھی پروفیسر ہو بس اچھا پڑھاتا ہو ورنہ تو پورا سمیسٹر ہی نکل جاتا ہے ایک پروفیسر کو سمجھنے میں۔

اچھا یہ بتاؤ کس روم میں کلاس ہے۔

وہ حیام۔۔!

کیا ہوا نور۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

حیام نے اسے گھورا تھا۔

کلاس 308 میں ہے۔

نہیں میں وہاں ہر گز نہیں جاؤں گی۔

حیام تمھارا جانا لازمی ہے تم جی آر ہو۔

مگر میں پھر بھی نہیں جاؤں گی۔

میں ایچ وڈی کو کہہ دوں گی مجھے نہیں کرنا جی آر کا کام۔

حیام کیا ساری زندگی اسی طرح اس کمرے سے دور بھاگو گی۔

ان تینوں نے تقریباً دس منٹ حیام کے ساتھ اپنا سر کھپایا تھا تب جا کر وہ مانی تھی۔

لیکچر شروع ہوئے بھی پانچ منٹ ہو چکے تھے وہ چاروں اس کلاس کی جانب بڑھی تھیں۔

پروفیسر پہلے سے ہی کلاس میں موجود تھے۔

وہ چاروں اس وقت ہانپ رہی تھی۔

پروفیسر کلاس میں موجود ڈائیس کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے تھے۔

May we come in professor…!

نور نے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر اجازت مانگی تھی۔

وہاں کھڑے ان کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے پروفیسر اپنا بازو اوپر کر کے وقت دیکھا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

No

کہتے ساتھ ہی پروفیسر نے ان چاروں کی جانب اپنا رخ کیا تھا۔

اس جانب رخ کرتے ہی پروفیسر کے چہرے پر دھوپ پڑی تھی۔

وہ چاروں پروفیسر کو دیکھ کر ساکت ہوئی تھیں۔

آپ چاروں لیٹ کیوں آئی ہیں۔۔۔؟

کیا آپ کو لیکچر کا ٹائیم معلوم نہیں ہے؟ پروفیسر کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

سوری سر نیکسٹ ایسا نہیں ہو گا۔

Where is your GR

کرخت آواز میں پوچھا گیا تھا۔

I am GR

حیام اندر آتے ہوئے پروفیسر کے ہی انداز میں بولی تھی وہ پروفیسر کو دیکھ کم گھور زیادہ رہی تھی۔

What is your name

پروفیسر نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

Hayam ..!

Hayam Ahmad A..!

Posted On Kitab Nagri

حیام عارض بولنے والی تھی جب خاموش ہو گئی۔

Hayat !

ویل حیام احمد حیات نیکسٹ ایسا نا ہو۔

جی سر۔۔!

حیام غصے سے کہتی اپنی سیٹ پر جا بیٹھی۔

حیام یہ کیسے۔۔۔؟زری سرگوشی نما آواز میں بولی تھی۔

مجھے کیا معلوم۔

حیام نے کندھے اچکائے تھے۔

تم۔۔۔!

Silence please

ایک بار پھر وہ کرخت آواز گونجی تھی۔

وہ چاروں فوراً سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔

حیام کی کلاس کے ساتھ اس وقت وہاں بی بی اے کے جونیئرز بھی موجود تھے۔

پروفیسر پڑھا رہے تھے اور حیام اس کمرے کو دیکھ رہی تھی۔

اسے بہت کچھ یاد آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پورا ڈیڑھ گھنٹا پروفیسر نے لیکچر دیا تھا۔

دونوں ڈیپارٹمنٹ کی جی آرز میرے ساتھ میرے آفس میں آئیں۔

پروفیسر کہتے ہی باہر نکل گئے تھے۔

حیام صرف ایک جگہ کو دیکھے جارہی تھی جب زری نے اسے ہلایا۔

جاؤ حیام۔

کہاں۔۔؟

سر نے اپنے آفس میں بولایا ہے۔

اچھا۔۔۔حیام ابھی جانے کے لئے اٹھی تھی جب دو لڑکیاں اس کے قریب سے گزری تھیں۔

Oh Dude this professor is so handsome.

ان کی بات پر حیام کی تیوری چڑھی تھی۔

Excuse me

حیام نے ان دونوں لڑکیوں کو مخاطب کیا تھا۔

آپ لوگ پروفیسر کو پروفیسر کی نظر سے ہی دیکھا کریں تو بہتر ہو گا۔

حیام کیوں غصہ کر رہی ہو۔۔۔جاؤ بھی۔

ان دونوں لڑکیوں کو گھورتی حیام عیشاء کے ساتھ پروفیسر کے آفس گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آفس کا دروازہ ناک کر کے عیشاء نے ہی اندر آنے کی اجازت لی تھی۔

اس کے بر عکس حیام خاموشی سے چلتی اس کے ساتھ جا کھڑی ہوئی۔

پروفیسر نے ان دونوں کو ساری آوٹ لائین کے متعلق سمجھایا تھا۔

آپ دونوں کو سمجھ آگیا۔۔؟

یس سر اب کی بار بھی بس عیشاء نے ہی جواب دیا تھا۔

اوکے آپ جا سکتی ہیں۔۔۔عیشاء کے ساتھ حیام نے بھی اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔

حیام آپ رکیں۔۔۔

حیام وہی رک گئی تھی جبکہ عیشاء باہر نکل گئی تھی۔

کیا بات ہے آپ مجھ سے ناراض ہیں حیام۔۔۔؟

نہیں سر۔۔۔

پھر۔۔؟

ایک پروفیسر اور سٹوڈنٹ کے درمیان ایسا کوئی رشتہ نہیں ہوتا۔

حیام نے وہی سے کھڑے کھڑے جواب دیا تھا۔

جی بالکل پروفیسر اور سٹوڈنٹ کے درمیان نہیں ہوتا مگر۔۔۔۔!

مگر کیا۔۔۔؟ حیام غصے سے مڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر میاں بیوی کے درمیان تو ہوتا ہے۔

عارض کیا مسئلہ ہے آپ کا۔۔۔؟ حیام چلائی تھی۔

میرا مسئلہ آپ ہیں۔

بتائیں کیوں منہ پھلایا ہوا ہے آپ نے اور کلاس میں مجھے ایسے کیوں گھور رہی تھی جیسے مجھے کچا چبا جائیں گی۔

بیوی ہوں آپ کی جیسے مرضی دیکھوں آپ کو کوئی اعتراض ہے۔

حیام اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے بولی تھی۔

نہیں۔۔۔!آج کے بعد کلاس لینے آئیں تو اپنے چہرے پر ماسک لگا کر آئے گا۔

کیوں کیوں۔۔۔؟ عارض حیران ہوا تھا ساتھ ہی اس نے اپنی شرٹ کے بازوں موڑے تھے۔

خبر دار اگر ان کو اوپر کر کے کل سے کلاس لی۔ حیام نے فوراً اس کے بازو درست کیے تھے۔

کیوں بیگم کسی نے کچھ بولا ہے کیا۔۔۔؟ عارض نے اس کی پھولی ناک دبائی تھی۔

نہیں۔۔! کہتے ساتھ ہی حیام باہر کی جانب بڑھنے لگی تھی۔

اس کلاس سے اتنا خوف کیوں۔۔۔؟ حیام کے قدم زنجیر ہوئے تھے۔

آپ سب جانتے ہیں۔

وہاں بیٹھ کر اپنے اس خوف کو ختم کریں ناں کہ بڑھائیں۔

Posted On Kitab Nagri

میری مرضی میں جو مرضی کرو پروفیسر اور ایک پروفیسر کو سٹوڈنٹ کی زندگی میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے سر---

عارض نے حیام کی بات پر لب بھینچے تھے۔ حیام---!

عارض نے اسے بازو سے تھاما تھا۔

حیام خاموشی سے کھڑی رہی تھی۔

بھولنے کی کوشش کریں اس واقعے کو۔

عارض اس حادثے میں زخم یہاں ضرور لگے تھے حیام اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھتی بولی تھی۔ مگر درد یہاں پیوست ہے۔

اب حیام نے اپنے دل کے مقام پر انگلی رکھی تھی ساتھ ہی اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھی۔

حیام--!عارض نے اس کی آنکھوں سے آنسوں صاف کیے تھے۔

آپ کمزور نہیں ہیں زندگی نہ ہی آپ کو کمزور پڑنا ہے۔

عارض میرا لیکچر ہے کہتے ہی حیام نے اس کے ہاتھ اپنے بازو سے ہٹائے تھے اور باہر کی جانب بڑھ گئی۔

محترمہ کو ناراض ہونے کا بس موقع چاہیے ہوتا ہے۔عارض سرد آہ بھرتے بڑبڑا کر واپس کرسی پر آکر بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کے پاس سے نکل کر حیام واپس ان سب کے پاس آکر بیٹھی تھی۔

کیا ہوا حیام۔۔۔!

حیام نے اپنے بازو ٹیبل پر رکھ کر ان پر اپنا سر ٹکایا تھا۔

کچھ نہیں۔۔!

بھائی کیا کہہ رہے تھے۔

بس اس کلاس سے خوفزدہ ہونے کی وجہ پوچھ رہے تھے۔

پھر تم نے کیا کہا۔۔۔؟

کچھ خاص نہیں۔۔۔

اچھا چھوڑو تم لوگ بتاؤ وہاں سے آکر باقی کے دن کیسے گُزرے۔

اچھے گزر گئے۔ان فیکٹ ماما بابا سیمار کا رشتہ ڈھونڈ رہے ہیں۔

اچھا مگر تم تو سیمار سے بڑی ہو ناں۔تو ظاہر سی بات ہے میرا ابھی ڈھونڈ رہے ہیں۔

اچھا مگر تمھارا کیا ارادہ ہے۔

کچھ نہیں یار بس ڈر لگتا ہے کہ کہیں احمد بلال جیسے لوگ پھر ناں مل جائیں۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے اپنا سر اٹھا کر زری کو دیکھا تھا۔

زری ساری بات نصیب کی ہوتی ہے۔

ہمیں کیا معلوم ہمارا نصیب ہمیں کس موڑ پر پہنچاتا ہے۔

کہیں ایک سانولی سی لڑکی ملکہ بن جاتی ہے تو کہیں خوبصورت ترین لڑکی پاؤں کی جوتی کہلاتی ہے۔

کہیں بیٹی کو بوجھ سمجھا جاتا ہے تو کہیں انہیں شہزادی کی طرح رکھا جاتا ہے۔

کسی کو عزت دی جاتی ہے تو کسی کو ذلتوں کی دلدل میں دھکیل دیا جاتا ہے۔

یہ سب قسمت ہی طے کرتی ہے کسے تخت و تاج دینا ہے اور کسے ٹھوکریں۔

وہ سب حیران سی حیام کو دیکھ رہیں تھیں۔

حیام بھائی نے کچھ کہا ہے کیا۔۔۔؟

نہیں۔۔۔

پھر۔۔۔!

کچھ نہیں۔۔۔!مزید کتنے لیکچرز ہیں۔

حیام نے بات گھومائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ان تینوں نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔ وہ سب نہیں سمجھ پائی تھیں وہ ایسا کیوں کرتی ہے جس بات کا جواب نہیں دینا چاہتی وہ بات ہی بدل دیتی ہے۔

دو۔۔۔

اف ابھی بھی دو لیکچرز ہیں۔۔۔

بیٹے اتنے دل کی ہڈ حرامی کے بعد یہی حال ہو گاناں۔

یار دفع کرو لیکچرز کو گھر چلتے ہیں۔

کل سے سارے لیکچرز لے لیں گے۔

اچھا چلو اٹھو چلیں۔۔۔

کہاں جانے کی تیاری ہو رہی ہے۔۔۔؟

عالیان چلتا ان کے قریب آیا تھا۔

گھر۔۔۔! کیوں باقی کے لیکچر نہیں لینے آپ سب نے۔

نہیں۔۔۔ بس باقی سب لیکچرز کل لیں گے۔

ویل اٹس نوٹ گڈ۔

Posted On Kitab Nagri

پلیز عالیان کوئی لیکچر ناں دیجیئے گا۔

حیام جھنجھلائی ہوئی بولی تھی۔

اوکے اوکے دھیان سے گھر جائیں۔

اللہ حافظ۔۔۔حیام کہتے ہی اپنا بیگ تھام کر اٹھی تھی۔

اللہ حافظ انشاء اللہ پھر ملتے ہیں۔اس نے افشاں کی جانب دیکھتے بولا تھا۔

اہم اہم۔۔۔جی جی عالیان بھائی ضرور ملیں گے۔

آپ پریشان نہیں ہوں۔

باز آجاؤ زری۔۔۔افشاں نے اسے چپت لگائی تھی اور پھر وہ گھر کے لیے نکل گئیں تھیں۔

اگلے دن بھی وہ لیکچرز لے کر کیفے میں بیٹھیں تھیں۔

اب کون سا لیکچر ہے۔۔۔زری اپنا فون دیکھتے بولی تھی۔

عارض بھائی کا۔۔۔نور اچھلتے بولی تھی۔

تم میں کون سے سپرنگ لگ گئے ہیں۔

حیام اسے گھور کر بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یار مجھے نہیں جاناوہاں۔۔۔حیام رونے والی شکل بنا کر بولی تھی۔

کیوں۔۔۔؟

بس نہیں جاناناں۔۔۔وہ ضدی انداز میں بولی تھی۔

تم اس کلاس کی بجائے اپنے اکلوتے ہینڈسم شوہر کو دیکھ لینا۔

نور۔۔۔!

حیام دھاڑی تھی۔

چلو اٹھو اب کلاس کا وقت ہو گیا ہے افشاں نے اسے بازو سے تھام کر کھڑا کیا تھا۔

یارر۔۔۔!حیام پیر پٹکتی وہاں سے باہر نکلی تھی۔

حیام جیسے ہی کلاس میں داخل ہوئی اس کا ارادہ سب سے پیچھے بیٹھنے کا تھا۔

اسی لیے وہ اس جانب بڑھی تھی جب زری نے اس کا بازو تھاما تھا۔

حیام کہاں جارہی ہو۔۔۔؟

پیچھے۔۔۔ایک لفظی جواب آیا تھا۔

مگر کیوں۔۔؟بس مجھے آگے نہیں بیٹھنا۔

حیام۔۔!پلیز نور میں اس معاملے میں بحث نہیں چاہتی۔

حیام کے پیچھے کی جانب جاتے ہی وہ تینوں بھی اس کے پیچھے بڑھی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ پیچھے جا کر بیٹھی ہی تھی جب عارض کمرے میں داخل ہوا تھا۔

گوڈ مورننگ سٹوڈنٹس کلاس میں داخل ہوتے ہی اس نے سب کو مخاطب کیا تھا۔

اپنی کتاب ڈائیس پر رکھ کر اس نے اپنی شرٹ کے بازوں موڑے تھے۔

عارض کی اس حرکت کو حیام نے غصے سے دیکھا تھا۔

حیام کی جانب دیکھتے عارض نے اپنی کتاب تھامی تھی۔

آج ہم جو ٹاپک پڑھے گے اس کا نام ہے کمیشن اور بروکراج۔

Commission or brokerage is the fixed percentage of the deal amount which is paid to a worker as the reward of his service. It is based on the value of goods sold and bought. The percentage involved in brokerage is called rate of commission.

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عارض نے بک کے صفحات پلٹتے سب کو ڈیفینیشن بتائی تھی۔

ڈیفینیشن سمجھا کر عارض نے بورڈ پر اس کی ایک مثال لکھ کر سمجھائی تھی۔

ایک گھنٹہ پڑھانے کے بعد اس نے چند سوالات بورڈ پر لکھے تھے اور سب کو بولا تھا کہ وہ ان کو حل کرے۔

Posted On Kitab Nagri

سارے لیکچر کے دوران عارض بار بار حیام کی جانب دیکھ رہا تھا جو غائب دماغی سے دروازے کے ساتھ بنی جگہ کو دیکھ رہی تھی۔

کلاس میں راؤنڈ لگاتا وہ حیام کے پاس آکر رکا تھا۔

آپ کو آج کا لیکچر سمجھ آیا۔۔؟

جی۔۔؟حیام نے غائبانہ انداز میں عارض کو دیکھا تھا۔

آپ کو آج کا لیکچر سمجھ آیا۔۔؟

جی۔۔۔!حیام فوراً ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی۔

حیام کا رجسٹر دیکھ اس نے افسوس سے سر ہلایا تھا۔اس نے صفحے کے سب سے اوپر ٹاپک کا نام لکھا تھا اور باقی سارا خالی تھا۔

عارض نے حیام کے ہاتھ سے پین تھام کر اس کا رجسٹر اپنی جانب کیا تھا۔

عارض کچھ لکھنے کے لیے جھکا تھا جب وہ حیام کے کان کے قریب بولا تھا۔

مسز آج شام کو میں گھر آؤں گا پھر آپ کی طبیعت اچھے سے درست کروں گا۔

حیام بس عارض کو ہی دیکھ رہی تھی۔

عارض کے کلون کی خوشبو حیام کے ذہن پر چھا رہی تھی۔

وہ خوفناک منظر سے نکل کر حقیقت میں آرہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ دیکھیں ہم اس کو ایسے کریں گے اور پھر آخر میں ویلیوز کو ملٹی پلائے کر کے اس کا جواب آجائے گا۔

جی سر۔۔۔حیام نے کہتے ہی اپنا رجسٹر اپنی جانب کیا تھا۔

چلیں آپ اس کو حل کریں میں ابھی آکر دیکھتا ہوں۔

یس سر۔۔۔!حیام عارض کی جانب دیکھ رہی تھی جو بیلو پینٹ پر بلیک شرٹ پہنے ہوئے تھا۔

حیام اپنے شوہر کو نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔؟زری حیام کو کہنی مار کر بولی تھی۔

حیام نے سپاٹ نظروں سے زری کو دیکھا تھا۔

تم جب بھی بولنا فضول ہی بولنا۔

زری کو کہہ کر حیام نے دوبارہ عارض کو دیکھا تھا جو کسی سٹوڈنٹ پر غصہ ہو رہا تھا۔

عارض کی کلاس ختم ہوتے ہی وہ چاروں وہاں سے باہر نکل گئی تھی۔

عارض شام کو حیام کے گھر جا کر اسے سمجھانے کا ارادہ رکھتا تھا کہ وہ اس حادثے سے نکلنے کی کوشش کرے کیونکہ وہ ہمیشہ کلاس میں خاموشی سے بیٹھی رہتی تھی یا ایک جگہ کو گھورتی رہتی تھی۔

عارض نے اس کا یہ بدلتا رویہ بخوبی نوٹ کیا تھا۔

اسی لیے وہ حیام سے بات کرنا چاہتا تھا۔مگر کسی ضروری میٹینگ کی وجہ سے وہ نہیں جاسکا تھا۔

زین جیسے ہی گھر میں داخل ہوا تھا۔اس نے اپنا بیگ صوفے پر پھینکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین اپنا بیگ اپنے کمرے میں رکھ کر آؤ۔

مما بعد میں لے جاؤں گا۔

نگین بیگم نے اپنے اکلوتے سپوت کو گھورا تھا۔

مما ایسے تو ناں دیکھیں۔۔۔اتنا خوبصورت آپ کا بیٹا ہے اسے نظر لگ جائے گی۔

زین۔۔۔!وہ تنبیہہ انداز میں بولی تھیں۔

چلو شاباش جلدی سے آفس پہنچو تمھارے بابا صبح کہہ کر گئے تھے کہ تمہارے آتے ہی تمھیں آفس بھیجنا ہے۔

ماما۔۔۔!زین حیران ہوا تھا۔

چلو شاباش جاؤ۔

جاتا ہوں۔۔۔زین واپس صوفے پر بیٹھا تھا۔

ویسے آپ کے شوہر آفس میں مجھ پر بہت ظلم کرتے ہیں۔

زین۔۔۔!

صحیح کہہ رہا ہوں میں مما۔۔۔اتنی ساری فائیلز کا پلندہ پکڑا کر کہتے ہیں۔

ایک گھنٹا ہے ان کو چیک کر کے میرے پاس لاؤ۔

زین عمیر صاحب کی نقل اتارتے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین اب تم پیٹو گے مجھ سے۔

اچھا چھا سوری جا رہا ہوں میں۔ کہتے ہی زین باہر کی جانب بھاگا تھا۔

وہ جب آفس پہنچا تھا ہمیشہ کی طرح اس کا استقبال کیا گیا تھا۔

جہاں سے وہ گزرتا تھا سب اس شہزادے کو سلام پیش کرتے تھے۔

وہی اپنے باپ کے بعد ان سب کا باس تھا۔

کاشفہ کافی بنا کر لاؤ۔

اپنی سن گلاسز اتارتے اس نے تحکمانہ انداز میں کہا تھا اور عمیر عابد کے کمرے کا دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا تھا۔

اٹس ناٹ فیر بابا۔۔۔

زین اندر داخل ہوتے ہوئے بولا تھا۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیے آپ کا بیٹا سارا دن یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر کے تھک جاتا ہے اور پھر آپ چاہتے ہیں میں آفس بھی آیا کرو۔

زین۔۔۔!

عمیر صاحب نے اپنی عینک اتار کر اسے گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

معلوم نہیں تم کس پر چلے گئے ہو۔

آپ کا اور ماما کا ہی بیٹا ہوں تو ظاہر ہے آپ دونوں پر ہی جاؤں گا۔

وہ کندھے اچکا کر بولا تھا۔

تمیز سے بات کرو باپ ہوں تمھارا۔

افھو۔۔ آپ تو برا ہی مان گئے ہیں بابا جان۔

زین اٹھ کر ان کی کرسی کے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا اور ان کو گلے لگایا تھا۔

وہ زین کی اس حرکت پر مسکرائے تھے۔

ساری زندگی گدھے ہی رہنا تم۔۔۔

میں ناراض بھی ہو جاتا ہوں بابا اور آپ کو معلوم ہے جب ناراض ہوتا ہوں تو آپ کا بینک بیلنس کم ہو جاتا ہے۔

بیٹے جب آپ ناراض نہیں ہوتے وہ تب بھی کم ہو جاتا ہے۔

عمیر صاحب مسکرائے تھے۔

ہاں تو بابا آپ کا سارا بینک بیلنس میرے اور مما کے لیے ہی تو ہے۔

Posted On Kitab Nagri

جی جی برخوردار۔

لو یو بابا۔۔۔

عمیر صاحب کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

کبھی تو سدھر جایا کروزین۔

میں کبھی نہیں سدھر سکتا بابا۔۔۔

یونیورسٹی سے فارغ ہو کر آج عارض آفس نہیں گیا تھا۔

وہ اس وقت ایک گھر کے سامنے کھڑا بیل بجا رہا تھا۔

دو منٹ بعد اس گھر کے ملازم نے دروازہ کھولا تھا۔

عارض اس کو پیچھے کر کے اندر آیا تھا۔

ثنا۔۔۔!

ثنا۔۔۔!

وہ لاؤنج میں آتا چیخا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ارے عارض۔۔۔!

ثنا سیڑھیاں اترتی اس کے جانب آ رہی تھی۔

What a pleasant surprise...!

ثنا کے ہیل کی ٹک ٹک لاونج میں گونج رہی تھی۔

جبکہ عارض کے تاثرات میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

بخش جاؤ صاحب کے لیئے کچھ لے کر آو۔

مجھے کچھ نہیں لینا۔۔۔وہ دھاڑا تھا۔

ایسے کیسے۔۔۔؟ کہتے ہی ثنا اس کے گلے لگنے کے لیے بڑھی تھی۔

جب عارض نے اسے اپنے سے پیچھے جھٹکا تھا۔اور اس کے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ مارا تھا۔

اپنے گال پر ہاتھ رکھے ثنا حیران سی عارض کو دیکھ رہی تھی۔

اگر تم چاہتی ہو کہ میں تمھاری بربادی کی وجہ ناں بنوں تو میری بیوی کے سائے سے بھی دور رہنا ثنا ذیشان۔

اس کی گرج دار آواز پورے لاونج میں گونجی تھی۔

محبت کرتی ہوں میں تم سے۔۔۔اس نے عارض کا بازو تھاما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لعنت بھیجتا ہوں میں اس محبت پر عارض نے اسے ایک بار پھر خود سے دور جھٹکا تھا۔

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے عارض۔

میں تمھارے ساتھ اس سے بھی برا کر سکتا ہوں ثنا۔

عارض ایک بار پھر دھاڑا تھا۔

جس بیوی کے لیے تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے ناں عارض میں اسے تڑپا تڑپا کر ماروں گی۔

عارض نے ثنا کو ایک اور تھپڑ مارا تھا۔

میری بیوی کو نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچنا بھی مت ثنا ورنہ میں تمھیں برباد کرنے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا۔

بہت محبت ہے ناں تمھیں اپنی بیوی سے۔

میں نے اس کے دامن کو داغدار کرنے کے لیے مستقیم کو بھی بھیجا تھا مگر اس نے بھی کچھ نہیں کیا۔

ثنا۔۔۔!عارض دھاڑا تھا۔

میں نے تو اسے تب ہی مروانا چاہا تھا مگر اس کی قسمت اچھی تھی۔

غصے سے عارض کی نسیں تک ابھر آئیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

عارض اسے مارنے کے لیے آگے بڑھا تھا جب عارض کا فون بجا تھا۔

دوسری جانب سے نجانے کیا کہا گیا تھا اس کے تاثرات پل میں بدلے تھے۔

زندگی آپ کو میں ابھی کچھ دیر میں پوچھتا ہوں۔۔۔ابھی میں ذرا بہت اپمپورٹنٹ فائیل پر کام کر رہا ہوں۔

عارض ابھی بول ہی رہا تھا جب ثنا نے اس کے ہاتھ سے فون تھام کر بند کر دیا تھا۔

ثنا۔۔۔!عارض نے اس کے ہاتھ سے اپنا فون کھینچا تھا۔

تم میرے سامنے اس سے بات نہیں کر سکتے۔

بیوی ہے وہ میری اس کے سامنے تمھاری کوئی اوقات نہیں ہے۔۔۔وہ میرے دل کی ملکہ ہے۔

ایسے مت کہو میں مر جاؤں گی۔وہ عارض کے بازو تھامتے دھاڑی تھی۔

دور رہو مجھ سے اور میری بیوی سے۔عارض غصے سے باہر کی جانب بڑھا تھا۔

برباد کر دوں گی میں اس کو عارض احمد وہاب۔

میری بیوی پر اپنی گندی نظر رکھنے پر میں تمھیں برباد کر دوں گا۔

عارض بھی اسی کے انداز میں بولتا وہاں سے باہر نکل گیا تھا۔

ثنا کے گھر سے نکل کر عارض حیام کے گھر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دروازے سے داخل ہونے کی بجائے کھڑکی کے ذریعے داخل ہوا تھا۔

حیام ابھی ڈریسنگ روم سے باہر نکلی تھی۔

کھڑکی کے پردے برابر تھے مگر اس کے پیچھے حل چل ہو رہی تھی۔

حیام کے ہاتھ میں جو بھی آیا وہ اسے تھامے اس جانب بھڑی تھی۔

چور کے بچے تمھیں میرا ہی گھر ملا تھا چوری کرنے کے لیئے۔۔۔

حیام نے اپنی کتاب اس کے سر پر ماری تھی۔

مگر عارض نے فوراً پردہ پیچھے کر کے حیام کو اپنے حصار میں لے کر دیوار کے ساتھ لگایا تھا۔

جی مجھے آپ کا ہی گھر ملا تھا۔۔۔ کیونکہ اس گھر میں میری بہت ہی خوبصورت بیوی رہتی ہے۔

عارض آپ سیدھی طرح دروازے سے نہیں آسکتے تھے۔

نہیں۔۔۔!عارض نے اس کی ناک دبائی تھی۔

کیوں۔۔۔؟ وہ غصے سے گھورتے ہوئے بولی تھی۔

پھر میں آپ کا حیرت بھرا چہرا کیسے دیکھتا۔

اور میں یہاں آپ کو وارننگ دینے آیا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

کیسی وارننگ۔۔۔؟حیام حیران ہوئی تھی۔

اب اگر آپ اس کلاس سے خوفزدہ ہوئیں تو میں آپ کا ہاتھ پوری کلاس کے سامنے تھام کر باہر لے جاؤں گا۔

عارض۔۔۔!حیام نے اسے گھورا تھا۔

شوہر ہوں آپ کا اپنا حق استعمال کروں گا۔

اگر آپ نے ایسا کچھ بھی کیا تو میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔

تو میں آپ کو پوری کلاس کے سامنے مناؤں گا۔

نکلیں میرے کمرے سے باہر۔۔۔حیام نے اسے پیچھے کی جانب دھکیلا تھا۔

جس پر عارض اس سے دو قدم پیچھے ہوا تھا۔

ویسے اس ڈریس میں آپ پیاری لگ رہی ہیں۔

عارض نے اسے دیکھ کر آنکھ دبائی تھی اور دروازے کی جانب بڑھا تھا۔

حیام نے سٹپٹا کر اپنے حلیے کی جانب دیکھا تھا اور پھر بیڈ پر پڑا دوپٹا اٹھا کر اپنے کندھوں پر پھیلایا تھا۔

بہت بے شرم ہیں آپ۔۔۔حیام اسے گھورتے بولی تھی۔

شکریہ۔۔۔کہتے ہی عارض اس کے کمرے کا دروازا کھول کر باہر نکل گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

محرم ہوں آپ کا مجھ سے کوئی پردہ نہیں ہے۔

عارض تھوڑاسادروازہ کھول کر اپنا منہ اندر کرتے بولا تھا۔

عارض۔۔۔حیام چلائی تھی مگر وہ دروازہ بند کر چکا تھا۔

کلاس کے دوران عارض کسی کو بھی بخشنے کے موڈ میں نہیں ہوتا تھا۔

وہ سب کے لیے کافی سخت پروفیسر ثابت ہوا تھا۔

ابھی وہ سب لوو گارڈن میں بیٹھے تھے جب زری نے منہ پھولا کر اس سے شکایت کی تھی کہ وہ ان سے کلاس میں نرم رویہ رکھا کرے اور باقی سب کے ساتھ جیسے مرضی پیش آیا کریں۔

میرے لیے سب سٹوڈنٹس برابر ہیں کہتے ہی عارض نے مسکرا کر کندھے اچکا دیے تھے۔

اور حیام۔۔۔!

پہلے حیام اور پھر عارض کو دیکھ کر نور نے سوال کیا تھا۔

ارے بیگم سے تو ڈرنا پڑتا ہے ناں۔۔۔حیام نے عارض کو آنکھیں دیکھائی تھیں۔

جس پر عارض نے اسے آنکھ ماری تھی۔حیام فوراً سٹپٹا کر نظریں جھکا گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زرہ شرم لحاظ نہیں ہے ان میں سب کی موجودگی کا بھی خیال نہیں کرتے بد تمیز بے شرم پاگل انسان حیام بڑبڑائی تھی۔

میں نے سب سن لیا ہے حیام۔۔۔!اس کے ساتھ بیٹھا عارض بولا تھا۔

تو سن لیں میں آپ سے ڈرتی نہیں ہوں۔حیام منہ بنا کر بولی تھی۔

عارض مسکرایا تھا۔پھر زین اور عالیان کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا تھا۔

ان کو وہاں بیٹھے ایک گھنٹا ہو چکا تھا جب عارض بولا۔

چلو اچھی لڑکیوں اٹھو کلاس میں جاؤ میں بھی آتا ہوں۔

ہم نے آج کلاس نہیں لینی۔۔۔حیام ضدی انداز میں بولی تھی۔

کیسی سٹوڈنٹس ہے آپ سب اپنے استاد کے سامنے ہی کتنی دیدادلیری سے بول رہی ہیں آج ہم نے کلاس نہیں لینی۔

زین فسادی عورتوں کی طرح بولا تھا۔

چلو شاباش چاروں اٹھو اور کلاس میں پہنچو ورنہ مسز عارض آپ کا ہاتھ تھام کر کلاس میں لے کر جاؤں گا۔

جارہے ہیں ہم۔۔۔حیام چڑ کر اٹھی تھی۔

زین اور عالیان نے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی۔

وہ تینوں ابھی اٹھ ہی رہی تھی جب حیام ایک بار پھر بیٹھی۔عارض نے ابرو اچکا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض پلیز وہاں کلاس مت لیا کریں۔ عارض نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

اس کلاس کے علاوہ آپ جہاں مرضی لے لیا کریں پلیز۔

عارض کا بازو تھام کر وہ التجایہ لہجے میں بولی تھی۔

حیام کلاس میں جائیں۔۔۔ عارض اپنے بازو سے اس کا ہاتھ ہٹاتے بولا تھا۔ اس کا لہجہ بالکل سپارٹ تھا۔

اگر مجھے دوبارہ کچھ ہوا تو اس کے زمہ دار آپ ہوں گے خوف آتا ہے مجھے اس کلاس سے۔

حیام غصے سے کہتی اپنا بیگ کندھے پر ڈالتی اسی کلاس کی جانب بڑھ گئی تھی۔

عارض تم بھابھی کی بات مان کیوں نہیں لیتے ان کے لیے وہ لمحات بہت تکلیف دہ تھے تم کیوں بار بار ان کو امتحان میں ڈالتے ہو۔

ان چاروں کے جاتے ہی عالیان بولا تھا۔

عالیان میں صرف چاہتا ہوں کہ وہ اپنے اس ڈر کو ختم کریں جیسے وہ حالات سے لڑتیں ہیں وہ اس کا بھی مقابلہ کریں۔۔۔

ان کے لیے کچھ غلط تو نہیں سوچ رہا وہ مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔

ہر روز جب کلاس میں ان کی نظریں ایک جگہ مرکوز ہوتی ہیں اور ان کی آنکھوں میں خوف ہوتا ہے۔

ان کی آنکھوں میں میرا اسکون ہے میں ان میں خوف برداشت نہیں کر سکتا۔

ان کو ایسے دیکھ کر مجھے جتنی تکلیف ہوتی ہے ان کا اندازہ تم نہیں لگا سکتے۔

Posted On Kitab Nagri

مگر عارض۔۔۔!مگر کچھ نہیں عالیان۔

اب میں چلتا ہوں کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔

حیام بوجھل دل کے ساتھ کلاس میں بیٹھی تھی۔

اسی لمحے عارض کلاس میں داخل ہوا تھا۔سب سے پہلے اس نے مسکراتی نظروں سے اسے حیام کو دیکھا تھا جیسے کچھ دیر پہلے ان کے درمیان کچھ بھی ناں ہوا ہو۔

گوڈ مورنگ سٹوڈنٹس۔۔۔!عارض کو دیکھ کر حیام نے اپنا منہ پھیر لیا تھا یہ اس کی ناراضگی کا اظہار تھا۔

عارض نے اپنے لب بھینچے تھے۔

آپ کو تو میں آج بہت اچھے سے سیدھا کرتا ہوں۔

عارض نے حیام کی خفا خفا شکل دیکھ کر سوچا تھا۔

گوڈ مورنگ سر۔۔!عارض نے اپنے ہاتھ میں پکڑی کتابیں ڈائیس پر رکھی تھی۔

سر آپ نے ہمارا کوئیز چیک کر لیا تھا۔

اوہ وہ تو میں لانا بھول گیا۔حیام بیٹا آپ میری ٹیبل سے وہ کوئیز لے کر آئیں۔

یس سر۔حیام منہ بناتے اپنی جگہ سے اٹھی اور باہر کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ خود کو بیٹا کہنے پر چڑی تھی۔

حیام جیسے ہی اس کے آفس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی اس نے عارض کی خوشبو کو محسوس کر کے سکون بھرا سانس لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام عارض کے ٹیبل کی جانب بڑھی تھی۔ اس نے ٹیبل سے بڑھ کر پیپرز اٹھانے چاہیے تھے جب وہ ان پیپرز پر پڑی ایک پرچی کو دیکھ کر چونکی تھی۔

اس پر لکھے الفاظ پڑھ کر اس کے لب مسکرائے تھے۔

آئی ایم سوری زندگی۔۔۔ حیام نے عارض کی ٹیبل پر پڑا پین اٹھایا اور اس پر لکھنے لگی۔

آپ ایک کھڑوس، بدتمیز، بے شرم اور پاگل انسان ہیں ساتھ ہی اس نے منہ چڑاتی ایموجی بنائی تھی۔ پھر سب کوئزز اٹھاتی اس کاغذ پر پیپر ویٹ رکھتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔

حیام کلاس میں بغیر اجازت کے داخل ہوئی اور کوئز عارض کے سامنے ڈائیس پر رکھے کم پٹکے زیادہ تھے۔

تھینک یو حیام۔

عارض اس کے انداز سے سمجھ گیا تھا اس کی سوری نے بھی کام نہیں کیا۔

فاطمہ۔۔!

عارض نے ایک لڑکی کا نام لیا تھا۔

یس سر جس پر اس نے اپنا ہاتھ کھڑا کر کے جواب دیا تھا۔

بیٹا آکر اپنا کوئز لے جائیں اور اپنی مسٹیکس بھی دیکھ لیں۔

وہ لڑکی جب عارض کے پاس گئی تو عارض اس کو اس کی غلطیاں بتانے لگا۔

حیام غصے سے اس کو دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نور العین۔۔!عارض کے بلاتے ہی نور اس کی جانب بڑھی تھی۔

عارض سب کو ان کی غلطیاں بتا رہا تھا۔

حیام۔۔!سب سے آخر پر اس نے حیام کا نام لیا تھا۔

حیام قدم قدم اٹھاتی اس تک پہنچی اور ڈائیس پر جھانک کر اپنا کوئز دیکھا۔

جس میں اس کے پورے نمبر تھے۔

عارض نے وہ پیپرز پکڑے تھے اس لیے حیام انہیں پکڑ کر وہاں سے نہیں جا سکتی تھی۔

آئی ایم سوری لیبن۔۔۔!

عارض پلیز یہاں کلاس نا رکھا کریں۔

حیام نے بہت نرمی سے اس کا ڈائیس پر رکھا ہاتھ تھاما تھا۔

دور سے سب کو دیکھنے سے یہی محسوس ہو رہا تھا کہ وہ دونوں ٹیسٹ کے متعلق بات کر رہے ہیں۔

حیام میں آپ کو مظبوط اور بے خوف دیکھنا چاہتا ہوں۔اگر مجھے کچھ ہوا تو اس کے ذمہ دار آپ ہوں گے عارض۔

حیام نے اپنا کچھ دیر پہلے کا کہا جملہ پھر سے دھرایا تھا۔

میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا میری زندگی۔کہتے ہی عارض نے ایک نظر پوری کلاس کی جانب دیکھا تھا اور پھر بہت نرمی سے اس کے حجاب پر لب رکھے۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کی اس حرکت پر حیام سرخ ہوئی تھی۔ عارض ہم کلاس میں ہیں۔

حیام نے سر جھکائے اسے ڈپٹا تھا جبکہ وہ اپنا کوئز تھامے واپس اپنی جگہ آ بیٹھی تھی۔

خریت ہے اتنی غلطیاں کر دی تم نے اس بار کوئز میں۔۔۔زری اس کو کوئز تھامتے بولی تھی۔

نہیں بس ہم بات کر رہے تھے۔

اچھا تم بلش کیوں کر رہی ہو۔

کچھ نہیں تم لوگ اپنا کام کرو۔

میاں بیوی کے پرسنل معاملات میں مداخلت نہیں کرتے۔

جی جی یہ جو ابھی رومینٹک سین چل رہا تھا یہ میں نے اپنی ان گناہگار آنکھوں سے دیکھا ہے۔

افف عارض۔۔!حیام آنکھیں بند کر کے بڑبڑائی تھی۔

ہیں کون سا رومنٹک سین۔۔۔

وہ ابھی۔۔۔کام کرو تم اپنا۔اس کے آگے نور کچھ کہتی آنکھیں کھولتے ہی حیام نے نور کو چپت لگائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عارض ان کو پڑھانا شروع ہو چکا تھا۔ سٹوڈنٹس آپ میں سے کوئی مجھے بتا سکتا ہے

What are Quadrants?

عارض کے پوچھتے ہی کچھ سٹوڈنٹس نے ہاتھ کھڑے کیے تھے۔

زہرہ آپ بتائیں۔

Posted On Kitab Nagri

A quadrant is a region defined by the two axes (x-axis and y-axis) of the coordinate system. When the two axes, x-axis and y-axis, intersect each other at 90 degrees, the four regions formed are the quadrants.

گڈ۔۔!عارض اپنے دونوں بازو سینے پر باندھے اسے سن رہا تھا۔

پھر عارض نے ان کو بورڈ پر کچھ سوالات لکھ کر سمجھائے تھے۔ک

لاس ختم ہونے میں پندرہ منٹ تھے۔

جب عارض نے سب سٹوڈنٹس کو مخاطب کیا۔

کلاس۔۔۔!

جی سر۔۔۔سب ایک ساتھ بولے تھے۔

آپ کا کل کا لیکچر 203 میں ہو گا۔کہتے ہوئے عارض نے حیام کی جانب دیکھا تھا۔

وہ بہت خوش تھی عارض نے اس کی بات مان لی تھی۔

مگر سر وہ میتھ والوں کا ڈیپارٹمنٹ ہے۔

ایک لڑکا بولا تھا۔

تو اس میں ایشو کیا ہے۔۔؟عارض کی کرخت آواز گونجی تھی۔

نو تھینگ سر۔کوئی ایشو ہونا بھی نہیں چاہیئے۔

Posted On Kitab Nagri

حیام آپ اپنی کلاس کے سب سٹوڈنٹس کے مارکس نوٹ کر کے لسٹ میرے آفس میں لے کر آئیں۔

ہیں۔۔۔؟حیام کا منہ کھل گیا تھا۔

جبکہ عارض اپنی بکس اُٹھائے باہر نکل گیا تھا۔

جاؤ حیام۔۔۔نور نے اسے کندھا مارا تھا۔

زرا ان جناب برائے نام پروفیسر سے نمٹ لوں پھر تمہیں پوچھتی ہوں۔

حیام دس منٹ میں سب کے مارکس نوٹ کر کے عارض کے آفس گئی تھی۔

سر یہ مارکس شیٹ حیام نے لسٹ عارض کی ٹیبل پر رکھی تھی اور باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

میں نے آپ کو جانے کے لیے نہیں کہا مس حیام احمد عارض۔۔۔

سر میں آپ کی شکایت کرو گی۔

آپ ایک سٹوڈنٹ کے ساتھ ایسا رویہ نہیں رکھ سکتے۔حیام انگلی اٹھا کر بولی تھی۔

حیام کی بات پر عارض اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

کیا کہیں گی آپ۔۔۔؟وہ قدم قدم چلتا اس کی جانب آیا تھا۔

میں کہوں گی کہ۔۔۔ آپ ایک کھڑوس، بد تمیز، بے شرم اور پاگل سر ہیں اور آپ کو لڑکیوں سے بات کرنا نہیں آتی۔

اور۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

اور یہ کہ آپ سے پروفیسر کی پوسٹ لے لی جائے۔ حیام کہتے ہی آفس سے باہر بھاگی تھی جبکہ اس کے جاتے ہی عارض مسکرایا تھا۔

میری پاگل بیوی۔۔۔عارض سے جھٹکتا کرسی پر آبیٹھا تھا۔

ان کا لاسٹ لیکچر رہتا تھا آج پروفیسر عمر جلدی چلے گئے تھے۔

وہ سب اپنا سامان سمیٹ رہے تھے جب عارض ان کی کلاس میں داخل ہوا۔

سر آپ۔۔۔؟جی میں نے آپ سب کی لاسٹ کلاس لینی ہے سر عمر مجھے کہہ کر گئے تھے آپ کی کلاس ان کی جگہ میں لوں۔

اپنا بیگ واپس رکھتے پوری کلاس بیٹھی تھی۔

سر آج پڑھنا رہنے دیتے ہیں۔

فائین۔۔!عارض ایک کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھ گیا تھا۔

سر ہم گھر جاسکتے ہیں۔۔۔فرح نے سوال کیا تھا۔

نہیں۔۔۔!

یارر۔۔۔!وہ منہ بنا کر بولی تھی۔

زری تم چاروں تو سر کی دوست ہو ان کو کہو ہمیں جانے دیں۔

راحت منہ بنا کر بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں تو نہیں کہنے والی۔۔۔زری نے اپنے ہاتھ اٹھائے تھے۔

افشاں تم کہو۔

سوری۔۔وہ اپنی کندھے اچکا گئی تھی۔

نور۔۔!راحت نے مسکینوں والی شکل بنائی تھی۔

حیام سے کہو وہ کہہ دے گی۔نور کی بات پر حیام نے اسے گھورا تھا۔

حیام پلیز یار تم بول دو۔۔۔

میں پرائم منسٹر ہو جو میں کہوں گی اور وہ مان جائیں گے۔۔۔حیام غصے سے بولی تھی۔

ہو تو صحیح۔نور شرارت سے بولی تھی۔

نور۔۔!حیام نے اسے دھموکا جڑا تھا۔

What's going on Girls

عارض ان سب کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

Nothing we all want to go

حیام عارض کو آنکھیں دیکھاتی بولی تھی۔

آپ سب نے کہا جانا ہے جو اتنی جلدی مچائی ہوئی ہے۔

عارض اپنا فون ایک جانب رکھتا بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے بھو کے پیٹ کی تواضع کرنے۔

عارض کو پوری کلاس کے سامنے حیام سے اس جواب کی امید نہیں تھی۔

سرہم جائیں۔۔۔؟ حیام نے ایک بار پھر سوال کیا تھا۔

او کے سب جاسکتے ہیں۔۔۔ کہتے ہی عارض کلاس سے باہر نکل گیا تھا۔

اس کے باہر نکلتے ہی حیام کا فون بجا تھا۔اس نے فون اون کر کے دیکھا تھا وہاں عارض کا میسج تھا۔

اپنے گھر میں تو بلی بھی خود کو شیرنی سمجھتی ہے۔

کبھی ہماری کچھاڑ میں بھی شیرنی کی طرح حملہ کریں۔

سوری مجھے میرا گھر بہت پیارا لگتا ہے آپ کو ہی آپ کی کچھار مبارک ہو۔

حیام نے میسج لکھ کر سینڈ کیا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد آپ کا پارکنگ میں انتظار کروں گا۔۔۔

وقت کی پابندی کا خیال رکھیں۔

سوری آپ کون۔۔؟ حیام نے دوبارہ میسج کیا تھا۔

آپ کا اکڑو کھڑوس بد تمیز پتھر دل بے رحم اور پاگل شوہر۔

عارض کا میسج پڑھ کر حیام مسکرائی تھی۔

اور بے شرم بھی حیام نے لکھ کر سینڈ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جو حکم محترمہ کا۔۔۔

بیس منٹ بعد آجاؤں گی۔

حیام نے احسان کرنے والے انداز میں کہا تھا۔

کرم نوازی ہے محترمہ کی۔۔۔حیام فون کی جان چھوڑ دو اور اٹھ جاؤ۔

اپنی چیزیں سمیٹتی حیام ان کے ساتھ جانے کے لیے اٹھی تھی۔

اگلے دن وہ سب 203 میں موجود تھے۔

عارض ان کا لیکچر لینے کے لیئے آیا تھا۔

وہ چاروں کافی فریش موڈ میں لیکچر لے رہی تھی۔

اسلام علیکم سٹوڈنٹس عارض نے اپنی کتابیں ڈائیس پر رکھی تھی اور ایک نظر حیام کو دیکھا تھا۔

وہ پہلی رو میں زری کے ساتھ بیٹھی مسکرا کر باتیں کر رہی تھی۔

عارض اپنی نظریں پلٹنا بھول گیا تھا۔

وہ آج بہت پیاری لگ رہی تھی۔

بلیک اینڈ گولڈن کلر کے ڈریس پر بلیک حجاب لیے ہلکے سا میک اپ کیے کسی بات پر مسکراتی وہ اس کے دل میں اتر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سر آج ہم کیا پڑھیں گے۔

ایک سٹوڈنٹ نے سوال کیا تو اس نے بامشکل اس پر سے نظریں ہٹائیں تھیں۔

پیج نمبر 98 نکالیں۔

عارض نے مڑ کر بورڈ پر ٹاپک لکھا اور سب کو ٹاپک کا انٹرو دیا اسی دوران اس کی نظر دوبارہ حیام پر پڑی تھی جو اپنا پین لبوں میں دبائے بک پر جھکی تھی۔

عارض بولتے بولتے رکا تھا۔

حیام نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔وہ فوراً بورڈ کی جانب گھوم گیا۔

اس نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا تھا۔

آدھے گھنٹے میں اس کے ساتھ یہ دو بار ہو چکا تھا۔

عارض نے اپنی کتاب بند کر کے ڈائیس پر رکھی تھی۔

Hayam Get out of my class

عارض گہرا سانس لیتا کافی سختی سے بولا تھا۔اس کی موجودگی میں آج پہلی بار عارض کو پڑھانا مشکل لگ رہا تھا۔

ساری کلاس نے حیام کی جانب دیکھا تھا اور حیام حیرت سے عارض کو دیکھ رہی تھی۔

But Sir I did nothing...!

Posted On Kitab Nagri

حیام کھڑے ہوتے بولی تھی۔

Hayam Ahmad I said Leave my class....

سر--- حیام نے کچھ کہنا چاہا تھا

Leave...

وہ درشتی سے بولا تھا۔

مگر سر حیام نے کچھ نہیں کیا۔۔!

زہرہ آپ بھی ان کے ساتھ جا سکتی ہیں۔

Fine...!

حیام نے پٹکنے والے انداز میں اپنی تمام چیزیں بیگ میں ڈالی تھی اور عارض کو گھورتے اپنا بیگ کندھے پر ڈالے وہ دروازے کی جانب بڑھی تھی۔

Hayam came to my office after the lecture.

حیام نے مڑ کر اسے دیکھا تھا اور باہر نکل گئی تھی۔

حیام منہ پھولائے جا کر عارض کے آفس میں بیٹھ گئی تھی۔

وہ فون میں مصروف تھی جب عالیان اندر داخل ہوا تھا۔

اسلام علیکم بھابھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

واعلیکم السلام۔۔حیام نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

عارض کہاں ہے۔۔۔؟

عالیان نے اسے دیکھتے سوال کیا تھا۔

کلاس لے رہے ہیں وہ منہ بنا کر بولی تھی۔

تو آپ کلاس میں کیوں نہیں گئی۔۔۔؟وہ حیران ہوا تھا۔

انہوں نے مجھے کلاس سے باہر نکال دیا ہے۔

کیوں۔۔؟اب تو مانو اسے جھٹکا لگا تھا۔

معلوم نہیں۔۔حیام نے کندھے اچکا دیے تھے۔

بھابھی۔۔۔!عالیان نے سر جھکا کر اسے مخاطب کیا تھا۔

جی۔۔۔حیام نے اپنا فون ایک جانب رکھ کر اسے دیکھا تھا۔

آپ مجھے بتائیں گی لیکچر کے دوران عارض کا بیحیویر کیسا تھا۔

سچ بتاؤ عالیان مجھے ناں آج تھوڑے کھسکے ہوئے لگ رہے ہیں۔

معلوم نہیں پڑھاتے پڑھاتے ان کو کون سا دورہ پڑ جاتا تھا کہ اچانک خاموش ہو جاتے تھے۔

اور آخر میں مجھے کلاس سے باہر نکال دیا۔

حیام کی بات پر عالیان مسکرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آپ کی وہاں موجودگی سے ڈیسٹرب ہورہا ہو گا اس لیے اس نے آپ کو باہر نکال دیا۔

مگر پہلے بھی تو میری موجودگی میں ہی پڑھاتے ہیں آج کیا الگ بات ہو گئی۔۔۔ حیام کو غصہ آیا تھا۔

یہ تو آپ کو وہی بتا سکتا ہے اور میں چلتا ہوں اس کو بتا دیجیے گا میں اس سے ملنے آیا تھا۔

جی بتادوں گی۔

لیکچر کے بعد عارض اپنے آفس میں آیا تو اس نے حیام کو اپنے انتظار میں پایا تھا۔

کیسی ہیں آپ زندگی۔۔؟ عارض نے مسکرا کر اس سے سوال کیا تھا۔

عالیان آئے تھے وہ آپ کا پوچھ رہے تھے۔ ان سے بات کر لیجیے گا۔

اوکے میں اس سے بات کرلوں گا۔۔۔ عارض نے اپنا فون پاکٹ سے نکال کر ٹیبل پر رکھا تھا۔

آپ نے جو بھی کہنا ہے جلدی کہیں مجھے جانا ہے۔

حیام اپنے فون پر کچھ ٹائپ کرتی مصروف سی بولی تھی۔

آئی ایم سوری زندگی۔۔۔

کس لیے۔۔ حیام اسی مصروف انداز میں بولی تھی۔

ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔؟ عارض اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

نہیں۔۔ انداز ابھی بھی مصروف تھا۔

وہ قدم قدم چلتا حیام کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ سے فون لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا بد تمیزی ہے عارض میرا فون واپس کریں۔

حیام اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور عارض سے فون لینا چاہا تھا۔

عارض فون والا ہاتھ ہوا میں بلند کر چکا تھا۔عارض میرا فون دیں۔۔۔حیام نے فون لینے کی ناکام کوشش کی تھی۔

رکھ لیں اپنے پاس ہی۔۔۔وہ اپنا رخ پھیر گئی تھی۔

آئی ایم سوری زندگی۔۔۔عارض نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

آپ نے مجھے کلاس سے کیوں نکالا تھا۔حیام کا انداز نروٹھا تھا۔

کیونکہ معاملہ سنگین ہو گیا تھا۔

وہ کیسے۔۔۔؟میں نے تو کچھ کیا بھی نہیں تھا۔۔۔حیام نے آئی بروا چکائی تھی۔

بیوی اپنے شوہر کا پسندیدہ رنگ پہن کر اور سنور کر آئے گی تو ایسے ہی معاملات سنگین ہو جاتے ہیں عارض نے اس کا حجاب درست کیا تھا۔

چھیچھوروں والی حرکتیں بند کریں۔

حیام نے اس کے ہاتھ سے اپنا فون لیا تھا۔

یااللہ میری محبت آپ کو چھیچھوروں والی حرکتیں لگتیں ہیں۔

جی کیوں کہ یونیورسٹی میں ایسی حرکتیں چھیچھورے ہی کرتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

استغفر اللہ محترمہ عقل کریں میں کوئی چھیچھورا نہیں مجازی خدا ہوں آپ کا۔

تو یہ کون سی جگہ ہے مجازی خدا بننے کی۔

آپ ہی بتادیں پھر کون سی جگہ ہوتی ہے۔عارض نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے سوال کیا تھا۔

اس کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت کا سمندر دیکھ کر وہ جھینپ گئی تھی۔

معلوم نہیں۔۔۔ جلدی سے اپنا بیگ کندھے پر ڈالے وہ وہاں سے فرار ہونے کا سوچ ہی رہی تھی جب عارض اس کا بازو تھام کر اپنے قریب کر کے حیام کو گلے لگا گیا تھا۔

You are Princess of my Empire Leben.

عارض نے اس کے سر پر اپنی تھوڑی ٹکائی ہوئی تھی۔

عارض کے کلون کی خوشبو محسوس کرتے حیام اس کی گردن کے گرد اپنے بازو حائل کر کے اس کے سینے پر سر رکھے اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

I am blessed to have you .

کہتے ہی عارض نے اس کا سر چوما تھا۔

عارض کوئی آجائے گا۔

کوئی نہیں آئے گا حیام۔۔۔

آپ مجھے بتائیں کیا آپ میرے ساتھ لنچ پر چلیں گی۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

عارض اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے بولا تھا۔

سوچ کر بتاؤں گی سر۔۔۔

یونیورسٹی سے نکلنے سے پہلے عارض نے ایک بار پھر حیام کو لنچ کا میسج کیا تھا جس میں اس نے مصروفیت کا کہہ کر صاف انکار کر دیا تھا۔

قاسم صاحب کے علاوہ اور کسی سے ملاقات ہے۔۔۔؟

تنے ہوئے نقوش، ایک کان میں ائیر پیس دائیں ہاتھ میں برینڈڈ گھڑی اور اس میں تھاما کافی کا مگ۔

وہ اپنی صبح والی حالت سے کافی مختلف لگ رہا تھا۔

مغرورانہ چال چلتے اس کا رخ اپنے آفس کی جانب تھا۔

یس سر۔۔۔! آپ کی ایک اور میٹنگ ہے۔

اسکی پی اے اس سے دو قدم پیچھے چلتی آج کا سارا شیڈیول بتا رہی تھی۔

وہ رکا تھا۔۔۔اس کے سامنے ایک ایمپلائے کھڑا تھا۔

سر۔۔۔؟ اس لڑکے نے نظریں جھکا کر ادب سے بولا تھا۔

بولو۔۔۔؟ عارض نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا۔

سر وہ میم۔۔۔؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کون سی میم اس کی تیوری چڑھی تھی۔

آپ کی مسز آپ کے آفس میں آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔

حیام۔۔۔!عارض کے لب ہلے تھے۔

اس نے فوراً اپنا مگ سحر کو پکڑایا تھا۔

Don't Disturb me until I get free.

اپنے اکھڑ لہجے میں کہتا وہ آفس کی جانب بھاگا تھا۔

وہ جو سب کے لیے سنگ دل، اکڑو، سفاک اور ورک مشین تھا اپنی بیوی کے لیے اس کے ہر انداز سے محبت جھلکتی تھی۔

لگتا ہے سر اپنی وائف سے بہت محبت کرتے ہیں۔

عارض کے جاتے ہی سحر بولی تھی۔

ویسے ان کو دیکھ کر لگتا نہیں ہے ان جیسا سفاک انسان کسی سے محبت کرتا ہو گا۔۔۔وہ ایمپلائے بولا تھا۔

ایسی بھی بات نہیں ہے۔

ہمارے سر دل کے برے نہیں ہیں مگر ان کو ہر کام پرفیکٹ چاہیے ہوتا ہے۔تم ان کی پی اے ہو ناں اس لیے ان کے خلاف کچھ کیسے سن سکتی ہو۔

حیدر نے آنکھیں گھومائی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے ایک بات ہے مجھے لگتا ہے سر اپنی مسز سے ڈرتے ہیں۔

ناممکن۔۔۔!حیدر نے ایک بار پھر آنکھیں گھومائی تھیں۔

کچھ دن پہلے بھی ان کی مسز آئیں تھی اور انہوں نے آتے ہی سر کو کان پکڑوا دیے تھے۔

ویسے مجھے ان کی مسز سوئیٹ لگی تھی مگر تب تک جب کوئی انہیں غصہ نہ دیلائے۔

پچھلی بار خدیجہ نے ان سے بدتمیزی کی تھی تو انہوں نے اسے نکال دیا تھا۔

وہ دونوں حیام اور عارض پر تبصرے کرتے آگے بڑھ رہے تھے۔

عارض بھاگتا ہوا اپنے آفس میں داخل ہوا تھا اور بلینڈرز گرائے تھے۔

اندر کا سارا منظر چھپ گیا تھا۔

حیام اس کی کرسی پر بیٹھی تھی۔

اس نے اپنے سامنے اپنا لیپ ٹاپ کھولا ہوا تھا اور کچھ ٹایپ کرنے میں مصروف تھی۔

میم آپ کچھ لیں گی۔

عارض مسکرا کر قدم قدم چلتا اس کی جانب آتا بولا تھا۔

حیام نے ایک نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

ون کافی۔۔۔کیا تحکمانہ انداز تھا اس کا۔

Posted On Kitab Nagri

شیور میم۔۔۔عارض اس کے سامنے میز کے کنارے پر بیٹھا تھا اور اس نے مسکرا کر فون کا ریسیور اٹھانا چاہا

جب حیام نے فون پر ہاتھ رکھ دیا۔

I wanna drink coffee made by your own.

عارض نے حیرت سے حیام کو دیکھا تھا۔

میں۔۔۔؟عارض نے شہادت کی انگلی سے اپنی جانب اشارہ کیا تھا۔

جی آپ۔۔۔حیام نے اپنی عینک درست کی تھی اور دونوں ہاتھ ملا کر تھوڑی کے نیچے رکھے تھے۔

مگر حیام۔۔۔!

مسز عارض سر۔۔۔!حیام نے اسے ٹوکا تھا۔

عارض کا منہ کھل گیا تھا۔

اچھا مزاق تھا حیام۔۔۔

عارض نے گویا ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

I am your boss here.

What...?

حیام نے اپنا فون نکالا تھا اور ایک نمبر پر کال ملائی تھی۔

بیل جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم بیٹا۔۔۔دوسری جانب سے آواز گونجی تھی۔

واعلیکم السلام۔۔۔ خالو جان میں نے آپ سے پوچھنا تھا ڈیل کے پیپرز پر آپ سائین کریں گے یا عارض۔۔۔؟

بیٹا آپ آفس چلی جاؤ عارض وہی موجود ہو گا اس سے کروالو۔

اور ہاں بیٹا۔

Be bossy with him

خالو جان اس کی آپ فکر مت کریں۔

ان سے اپنی بات کیسے منوانی ہے میں جانتی ہوں۔

وحید صاحب کا قہقہہ گونجا تھا۔

شوہر پر حکم چلانے کی ٹرکس کہیں اپنی خالہ سے تو نہیں پوچھی بیٹا۔

Not at all Khalu

ویسے آپ کو ایک بات بتاؤں خالو جان۔

جی جی بیٹا اس میں پوچھنے کی کون سی بات ہے۔

انہوں نے محبت سے کہا تھا۔

آپ کا بیٹا کافی بہت اچھی بناتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

تو بیٹا ہر دس منٹ بعد اس سے ایک کافی بنوا کر ضرور پینا۔

ذرا اسے بھی معلوم ہو کہ بیگم کا حکم کیسے بجالاتے ہیں۔

عارض حیرت سے حیام کو دیکھ رہا تھا۔

عارض کو صدما لگا تھا۔

اس نے حیام کے ہاتھ سے فون تھاما تھا۔

ہیلو بابا۔۔۔!عارض نے انہیں پکارا تھا۔

کون ہو تم بھئی اور میری بیٹی کا فون اسے واپس دو۔

آپ کا ایک عدد بیٹا بات کر رہا ہے جس پر آپ کو بچپن سے ہی فخر رہا ہے۔

سوری رونگ نمبر۔۔۔!وحید صاحب کی بات پر عارض نے اپنے دانت کچکچائے تھے۔

بابا۔۔۔!

بولو۔۔۔؟

بلا بلا بلا۔۔۔

عارض۔۔۔؟وحید صاحب کی سخت آواز گونجی تھی۔

بابا آپ ایسے کیسے کر سکتے ہیں اب آپ اپنے بیٹے کی بجائے بہو کا ساتھ دیں گے۔

جی نہیں میں اپنی بیٹی کا ساتھ دوں گا اور جاؤ میری بیٹی کو کافی بنا کر پلاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

بابامیں۔۔۔؟سب آفس والے کیا سوچیں گے۔

ان کا باس خود اٹھ کر پانی کا گلاس تک نہیں لیتا وہ کافی بنارہا ہے۔۔۔؟

بیٹا اس سے پہلے میں آفس آؤ اور ایک کی بجائے دو بنانے پڑے شرافت سے جا کر کافی بناؤ۔ ویسے بھی پورے آفس کو معلوم ہے حیام تمھاری بیوی ہے تو مسئلہ کیا ہے۔

انا۔۔۔عارض بڑبڑایا تھا۔

بیوی کی ناراضگی سے زیادہ بڑی انا ہے تمھارے لیے۔۔۔وحید صاحب کو افسوس ہوا تھا۔

نہیں بابا جاتا ہوں عارض نے منہ بنا کر فون بند کیا تھا۔

آپ سے میں بعد میں پوچھتا ہوں مسز عارض احمد وہاب۔

دیکھیں گے۔۔۔حیام کھلکھلائی تھی۔

عارض حیام کو گھورتا آفس سے باہر نکلا تھا۔

وہ اپنے آفس کے ساتھ ہی بنے کچن میں کھڑا کافی پھینٹ رہا تھا جب وہاں سحر داخل ہوئی تھی۔

وہ عارض کو ایسے کافی بناتا دیکھ کر غش کھا کر گرنے ہی والی تھی۔

سر۔۔۔!سحر نے اسے پکارا تھا۔

کیا۔۔۔؟عارض نے اسے ابرو اچکا کر دیکھا تھا۔

سر میں کافی بنا دیتی ہوں۔۔۔اس نے عارض کے ہاتھ سے کپ تھامنا چاہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

Go and do your work Sehar!

سحر منہ کھولے عارض کو دیکھ رہی تھی۔

Go...!

وہ دھاڑا تھا۔

سحر فوراً باہر نکل گئی تھی۔

لگتا ہے ان کی بیگم کے آڈرز ہیں۔۔۔ سحر نے اپنی ہنسی چھپائی تھی۔

چلو اچھا ہے جو کام کوئی نہیں کر پایا وہ ان کی مسز نے کر دیا وہ بڑبڑائی تھی۔

کچھ ہی دیر بعد عارض دو کپ کافی لے کر اپنے آفس میں داخل ہوا تھا۔

ایک کپ اس نے کام کرتی حیام کے سامنے رکھا تھا اور ایک خود تھام کر حیام کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

جی تو مسٹر عارض خالو جان نے یہ ڈیل ڈن کر دی ہے ان پیپرز پر بس آپ کے سائین چاہیے ہیں۔

حیام نے کچھ پیپرز اس کے سامنے رکھے تھے۔

کافی پیتے عارض نے پیپرز اپنی جانب کھینچے تھے۔

اور اپنا کپ ایک جانب رکھتے عارض نے ان پیپرز پر سائین کرنے کے لیے پین تھاما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے ابھی فائیل کا پہلا صفحہ کھول کر سائین کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا جب حیام نے ان کاغذات پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

بزنس کا پہلا اصول ہے مسٹر عارض مخالف پارٹی پر آپ جتنا بھی بھروسہ کرتے ہو ڈیل کرنے سے پہلے ایک بار کونٹریکٹ کو لازمی پڑھنا چاہیے۔

بزنس کو میں آپ سے بہتر جانتا ہو مسز عارض اور میں اسے لازمی پڑھتا اگر یہ کونٹریکٹ حیام احمد عارض کی بجائے کسی اور نے بنایا ہوتا۔

عارض نے حیام کی آنکھوں میں دیکھتے نرمی سے اس کے ہاتھ کے نیچے سے فائیل نکالی تھی اور سائین کیے تھے۔

حیام نے وہ فائیل اٹھا کر اپنے بیگ میں ڈالی تھی۔

آج سے وہاب اینڈ سنز اس کانٹریکٹ کے مطابق حیام احمد عارض کی ہوئی۔

عارض مسکرا کر پیچھے کی جانب ہو کر بیٹھا تھا۔

لگتا ہے حیام احمد عارض نے اپنے نکاح پر ملنے والا تحفہ اچھے سے نہیں دیکھا تھا۔

حیام کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔عارض نے واضح دیکھا تھا۔

اس نے واقعی ان کاغذات کو پورا نہیں پڑھا تھا۔

مسز عارض۔۔۔!عارض اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور قدم قدم چلتا حیام کی جانب آیا تھا۔

میں آپ کو بتاتا چلوں۔۔۔ عارض نے حیام کی کرسی باہر کو کھینچ کر اس کے دونوں اطراف میں اپنے ہاتھ جما کر حیام کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔

آپ پہلے ہی اس کمپنی کے پچاس فیصد کی اونر ہیں۔

کیا۔۔۔؟ حیام کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔

جی۔۔۔ عارض نے پیچھے ہوتے اپنے ٹیبل کے دوسرے دراز کو کھولا تھا اور اس سے ان پیپرز کی کاپی نکال کر حیام کے سامنے رکھی تھی۔

حیام نے انہیں پورا پڑھا تھا۔

ایک بار نہیں دوبارہ وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ حیام واقعی اس کمپنی کی ففٹی پرسنٹ اونر تھی۔

عارض مگر یہ سب۔۔۔؟

میری خوشی ہے۔

عارض نے اس کی بات کو کاٹا تھا۔

ویل اس کانٹریکٹ کے مطابق میں اگلے پانچ ماہ تک آپ کی باس ہوں گی۔

اور میں چاہوں گی اس ڈیل کو ہم بزنس پارٹنرز کی طرح ہی ڈیل کریں اور اس میں ہماری پرسنل لائیف کا کوئی انٹرفیر نہیں ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈن۔عارض اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔

اصولاًیونیورسٹی میں بھی ہمیں اپنی پرسنل لائف کو درمیان میں نہیں لاناچاہے تھاسر۔

مگر وہاں حالات کچھ ایسے بن گئے تھے عارض نے اپنے کندھے اچکائے تھے۔

Congratulations Mr Aareez Ahmad Wahab for being my business partner for the next 5 months.

حیام نے عارض کی جانب اپناہاتھ بڑھایا تھا۔

You to Mrs Aareez Ahmad Wahab.

عارض نے مسکرا کر اس کاہاتھ تھاما تھا۔

وہ شاید دنیاکاواحدورکنگ کپل تھاجو میاں بیوی ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو کبھی سر اور میم تو کبھی مسٹرعارض احمد وہاب اور مسزعارض احمد وہاب کہہ کر مخاطب کر رہے تھے۔

مجھے اپنی کمپنی کاوزٹ نہیں کروائیں گے۔۔۔؟

شیور۔۔۔عارض نے اس کے لیے اپنے آفس کادروازہ کھولا تھا۔

کچھ ڈیفینیشنز سمجھاتے عارض سٹوڈنٹس کے بینچ کے اوپری حصے پر جابیٹھا تھا۔

اپنی شرٹ کے بازو موڑتے وہ بول رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس ڈیسک پر بیٹھی لڑکی عارض کو بڑی محویت سے دیکھ رہی تھی۔

یہ منظر دیکھ کر حیام کے پیروں پر لگی اور تلوں پر بجھی تھی۔

سر مجھے یہ پوائنٹ سمجھ نہیں آیا۔حیام اپنی کتاب تھوڑا اوپر کرتی بولی تھی۔

کون سا۔۔؟عارض نے اسی لڑکی سے بک لی تھی۔

عارض کی اس حرکت پر حیام کی تیوری چڑھی تھی۔

سر مجھے آپ سے ایک سوال بھی پوچھنا ہے۔حیام نے دانت کچکچائے تھے۔

عارض قدم قدم چلتا حیام کے قریب آیا اور اپنی عینک درست کرتے تھوڑا سا جھکا تھا۔

جی آپ کو کیا سمجھ نہیں آیا۔۔؟

مجھے تو سب سمجھ آرہا ہے۔

مگر شاید آپ کو نہیں آتا۔۔۔

مطلب۔۔؟عارض حیران ہوا تھا۔

حیام نے اپنے لمبے ناخن اس کے ہاتھ پر گاڑھے تھے۔

خبردار کسی کے بھی بینچ پر جا کر بیٹھے آپ۔۔حیام غصے سے بولی تھی۔

آپ کہیں تو آپ کے پاس بیٹھ جاؤں۔

بالکل بھی نہیں۔۔۔حیام نے اسے گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اجازت دینے کے لیے شکریہ بیگم۔۔عارض حیام کی کتاب تھامتا اسے کے بینچ کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

وہ بالکل حیام کے قریب کھڑا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ اپنے ڈائیس کے قریب آیا اور اپنا فون اٹھا کر وقت دیکھا۔

کلاس ختم ہونے میں دس منٹ تھے۔عارض کی آنکھوں میں شرارت ابھری تھی مگر چہرہ بالکل سنجیدہ تھا۔

وہ ڈائیس کے دوسری جانب جا کھڑا ہوا اور فون پر ایک نمبر ملایا۔

اسی وقت حیام کا فون بجا تھا۔

بظاہر عارض سب کو کچھ سمجھا رہا تھا۔

کس کا فون ہے۔۔۔؟وہ دھاڑا تھا۔

حیام نے اپنا فون دیکھا تھا۔عارض کالنگ کے الفاظ اس کے سامنے تھے۔

حیام نے اپنے لب بھینچے تھے اور فون کاٹ دیا تھا۔

عارض نے اسے دوبارہ کال ملائی تھی۔

حیام کا فون دوبارہ بجا تھا۔

مس حیام اگر کوئی ضروری کال ہے آپ باہر جا سکتی ہیں۔

نہیں سر اتنی بھی ضروری کال نہیں ہے۔۔۔حیام نے فون کاٹا تھا اور وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے ایک بار پھر کال ملائی تھی۔

حیام نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

کوئی آپ کو بار بار کال کر رہا ہے تو ضروری بات ہو گی۔۔۔

نہیں سر کچھ لوگوں کو بے فضول تنگ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔۔۔ حیام نے اپنا حساب برابر کیا تھا۔

او کے کلاس آپ کے لیکچر کا وقت ختم ہو گیا ہے باقی کل پڑھے گے۔

عارض اپنی بکس اٹھا کر باہر کی جانب بڑھا تھا۔

حیام بھی اس سے بات کرنے کے لیے اپنا بیگ اٹھا کر اس کے پیچھے لپکی تھی۔

میں تم لوگوں سے .بیسمنٹ میں ملتی ہوں۔

او کے۔۔! حیام کے کہتے ہی افشاں بولی تھی۔

حیام عارض کے پیچھے باہر نکل ہی رہی تھی جب عارض کے واپس مڑنے کی وجہ سے وہ اس سے ٹکرائی تھی۔

What the hell ...!

عارض دھاڑا تھا۔

اندھے ہو گئے ہیں کیا آپ۔۔۔؟ حیام چلائی تھی۔

حیام۔۔۔! عارض نے اپنے دانت پیسے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو کس نے کہا تھا یوں اچانک یوٹرن ماریں۔

ان دونوں کو یوں ایک دوسرے کے قریب کھڑا دیکھ کر کتنی ہی نگاہیں اس جانب اٹھی تھیں اور کتنے ہی دل جلے تھے۔

دونوں ساتھ میں کتنے پیارے لگتے ہیں ناں۔ نور اپنی ہتھیلی تھوڑی کے نیچے جما کر بولی تھی۔

اس کی آواز اتنی بلند ضرور تھی کہ کئی سٹوڈنٹس نے اسے مڑ کر دیکھا تھا۔

کیا حیام آپی کا عارض سر پر کرش ہے۔۔۔؟ نور کے دائیں جانب والے ڈیسک پر بیٹھی لڑکی نے اس سے پوچھا تھا۔

ن ن نہیں۔۔۔!

وہ دونوں دوست ہیں۔

آ آ آ۔۔۔! نور کے بولتے ہی افشاں نے اسے مارا تھا۔

پاگل لڑکی کیا بول رہی ہو۔ زری نے اس کا بازو دبوچا تھا۔

نہیں آمنہ بچے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ زری نے بات سنبھالی تھی۔

حیام سر عارض کو صرف ٹیچر ہی سمجھتی ہے۔

مگر میں نے آپ سب کو کلاس کے باہر گئی بار ان کے ساتھ دیکھا ہے۔

کیونکہ ہم سب ان کو جانتے ہیں۔۔۔ نور ایک بار پھر بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آآآ۔۔۔!اب کی بار زری نے اسے مکا مارا تھا۔

تمھیں ایک بات سمجھ کیوں نہیں آتی نور۔افشان نے دانت پیسے تھے۔

اٹھو چلو نیچے۔۔۔افشاں نے اسے اٹھایا تھا۔

آپ ذرا میرے آفس میں آئیں آپ سے سب حساب پورے کرتا ہوں۔

کیا کریں گے آپ اور میں گھر جانے لگی ہوں۔

اگر آپ چاہتی ہیں سب کے سامنے آپ کا ہاتھ پکڑ کر نہ لے کر جاؤں تو اگلے پانچ منٹ میں آپ میرے آفس میں موجود ہوں کہتے ہی عارض وہاں رکا نہیں تھا۔

ہوں۔۔۔!

اکڑو کھڑوس بد تمیز پتھر دل بے رحم اور پاگل انسان۔۔۔ حیام منہ بناتی اس کے آفس میں داخل ہوئی تھی۔

دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی حیام اس پر چڑھ دوڑی تھی۔

بہت شوق ہو رہا تھا آپ کو اس بینچ پر بیٹھنے کا۔۔۔ حیام کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا تھا۔

کل سے کلاس میں اس ہلیے میں آئے تو جان نکال لوں گی آپ کی حیام اس کے مقابل آ کھڑی ہوئی تھی۔

آپ میری جان کیسے نکالیں گی۔۔۔؟ عارض نے اس کا بازو کھینچ کر تھوڑا اپنے قریب کر کے اس کا حجاب درست کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ عارض کو کچھ کہتی آفس کا دروازہ کھول کر ارمان اندر داخل ہوا۔

وہ ان دونوں کو دیکھ کر الٹے قدموں باہر کی جانب بڑھا تھا۔

اور پھر دروازہ بند کرنے سے پہلے تھوڑا سا سر اندر کی جانب کر کے بولا۔

عارض اپنی شرٹ صاف کر کے باہر نکلنا۔

عارض نے سر جھکا کر اپنی شرٹ کو دیکھا تھا۔

جبکہ حیام کی نظریں بھی اس جانب گئیں تھی۔

اف ان کمینوں سے کچھ نہیں چھپ سکتا ایک نظر میں پورے انسان کا جائزہ لے لیتے ہیں کمینے عارض جھنجھلایا تھا۔

حیام نے فوراً ٹیشو گیلا کر کے اس کی شرٹ سے لپسٹک کا داغ صاف کیا تھا۔

مگر ابھی بھی تھوڑا سا نشان باقی تھا۔

حیام نے اپنے بیگ سے فیس واش نکال کر اسی گیلے ٹیشو کی مدد سے عارض کی شرٹ صاف کرنے کی کوشش کی تھی۔

عارض نے اس کی آسانی کے لیے اپنی شرٹ کے اوپری دو بٹن بھی کھول دیے تھے۔

حیام ابھی اس کی شرٹ صاف کر رہی تھی جب ایک بار پھر دروازہ کھلا۔

حیام اور عارض دونوں نے اس جانب دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر آنے والے کو دیکھ کر حیام نے عارض کی جانب نگاہیں اٹھائی تھیں۔

عارض۔۔!حیام دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

آپ فکر مت کریں میں سنبھال لوں گا۔

عارض نے بٹن بند کیے تھے۔

آپ دونوں اندر آئیں۔

عارض نے ان دونوں کو اندر آنے کا کہا تھا۔

آمنہ اور اس کی دوست کن اکھیوں سے حیام کو ہی دیکھ رہیں تھی۔

جی کیا کام تھا آپ کو۔۔؟

سر وہ۔۔۔ آمنہ نے حیام سے نظریں ہٹا کر عارض کی جانب دیکھا تھا۔

کیا۔۔؟ عارض نے کرختگی سے سوال کیا تھا۔

سر مجھے نوٹس چاہیے تھے۔

Make your own notes understand..!

اوکے سر۔۔۔ آمنہ کی ساری ہمت ہوا ہوئی تھی۔

And one more thing Don't dare to talk about it otherwise you will be responsible for your failure in this semester.

Posted On Kitab Nagri

عارض کافی غصے سے بولا تھا۔

اوکے سر۔۔۔ آمنہ اور اس کی دوست سر جھکا کر وہاں سے باہر نکل گئی تھیں۔

عارض وہ سب کو بتادے گی۔

ان کے باہر نکلتے ہی حیام عارض کی جانب لپکی تھی۔

وہ کچھ نہیں کہیں گی۔۔۔

آپ فکر مت کریں اور جائیں سب کے پاس۔عارض اپنی کرسی پر آکر بیٹھا تھا۔

حیام وہی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

زندگی بے فکر ہو کر جائیں کوئی مسئلہ ہوا میں سنبھال لوں گا۔

عارض کے آفس سے نکل کر حیام ان تینوں کے پاس بیسمنٹ میں آئی تھی۔اس نے اپنا بیگ پٹکنے والے انداز میں رکھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا ہوا حیام۔۔؟

کچھ نہیں۔۔۔وہ اپنے بازو ٹیبل پر جما کر ان پر سر ٹکا گئی تھی۔

حیام بھائی نے کچھ کہا ہے کیا۔۔؟

نہیں۔۔۔یک لفظی جواب آیا تھا۔

اس سے پہلے ان تینوں میں سے کوئی ایک کچھ کہتی آمنہ وہاں آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام آپی آپ کو شرم آنی چاہیے ایک ٹیچر سے افیئر چلاتے ہوئے۔

حیام نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

شٹ اپ آمنہ۔۔۔

سر نے مجھے خاموش کروادیا ہے مگر ایک دن آپ پچھتائیں گی۔

آمنہ آپ میرے ذاتی معاملات میں مداخلت کرنے کی بجائے جا کر اپنا کام کریں۔

ذاتی معاملات آپی۔۔۔؟

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

آمنہ آپ کو ایک بات سمجھ نہیں آتی جا کر اپنا کام کریں۔۔۔اب کی بار افشاں سختی سے بولی تھی۔

حیام نے اس کے جاتے ہی ایک بار پھر اپنا سر بازوؤں پر جھکا لیا تھا۔

حیام کیا ہوا ہے بتاؤ۔

زری کے پوچھنے پر حیام نے انہیں ساری بات بتائی تھی جبکہ زری اور افشی دونوں نے غصے سے نور کو دیکھا تھا۔

آئی ایم سوری حیام۔۔۔!نور کے کہنے پر حیام نے سر اٹھا کر اس کی جانب نا سمجھی سے دیکھا تھا۔

افشی اور زری نے اپنا ماتھا پیٹ لیا تھا۔وہ جانتی تھی اب حیام کا کافی سخت ری ایکشن ہو گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تم کیوں سوری بول رہی ہو۔

وہ ایکچیولی حیام۔۔۔نور نے اسے ساری بات بتائی تھی۔

زری اور افشی کے خیال کے مطابق حیام کا ری ایکشن کافی سخت تھا وہ بغیر کچھ بولے اپنا بیگ اٹھا کر وہاں سے چلی گئی تھی۔

حیام ہمیشہ ایسے ہی کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی بھی مشکل اس پر آتی تھی وہ اس کا سامنا کرتی تھی اور مقابل کو منہ توڑ جواب دیتی تھی مگر اس کے بعد وہ ہمیشہ اس جگہ کو چھوڑ جاتی تھی۔

وہ ایسی کیوں تھی یہ تینوں آج تک نہیں جان پائی تھیں---

خود حیام بھی نہیں۔

گھر آنے کے بعد حیام سیدھا اپنے کمرے میں گئی تھی مگر آتے ہوئے گل کو ہدایت دے کر آئی تھی کہ وہ اس کے لیے ایک کپ چائے کا لے کر آئے۔

حیام کے سر میں درد سے ٹیسیں اٹھ رہیں تھی۔

مستقیم والے واقعے کے بعد سے اب اکثر اس کے سر میں درد رہتا تھا۔

گل کے آنے تک وہ فریش ہو چکی تھی۔

آپی میں آپ کے پاس بیٹھ جاؤں۔

بیٹھو---اپنا مگ تھامتے اس نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

گل اپنا مگ تھام کر اس کے سامنے بیٹھ گئی تھی۔

وہ اسے اپنے کالج کی باتیں بتا رہی تھی جب حیام کے فون کی میسج ٹون بجی۔

اس نے فون ان لاک کر کے میسج کھولا تھا۔

Hi sweetheart..!

Posted On Kitab Nagri

ایک ان ناؤن نمبر سے میسج آیا تھا۔

لگتا ہے ان کے گھر ماں بہنیں نہیں ہیں جو دوسروں کی ماں بہنوں کو تنگ کرتے ہیں۔ حیام کافی غصے سے بڑبڑائی تھی اور پھر ٹائپ کیا تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

تمھارے گھر ماں بہن نہیں ہے جاہل انسان۔

اس نے سینڈ کا بٹن دبایا تھا۔

ہیں مگر میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں۔۔۔فوراً جواب موصول ہوا تھا۔

باسٹر حیام ابھی لکھ ہی رہی تھی جب اسے ایک تصویر موصول ہوئی تھی۔

حیام کا رنگ فق ہوا تھا۔

کیا ہوا حیام آپی۔۔؟اس کی اڑی رنگت دیکھ کر گل نے سوال کیا تھا۔

کچھ نہیں گل یہ لو تم جاؤ آرام کرو میں بھی کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں۔

جی آپی۔۔۔وہ الجھی الجھی حیام کو دیکھ کر اٹھ گئی تھی۔

جاتے ہوئے دروازہ بند کر کے جانا گل۔

گل نے اس کے کہے پر عمل کیا تھا اور دروازہ بند کر گئی تھی۔

حیام نے ایک بار پھر وہ چیٹ اوپن کی تھی۔

کون ہو تم۔۔۔؟حیام کے ہاتھ کپکپائے تھے۔

تمھاری بربادی۔۔۔فوراً جواب موصول ہوا تھا۔

تمھارے پاس یہ تصویریں کہاں سے آئی۔حیام نے سوال کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم پچھلی بار تو بچ گئیں تھیں مگر اب کی بار نہیں بچو گی۔

اس کے بعد بھی دو تین میسجز آئے تھے مگر حیام نے اسے کھول کر نہیں دیکھا تھا۔

وہ کافی پریشان ہو گئی تھی۔

حیام اپنے بستر پر اوندھے منہ لیٹی ہوئی تھی جب اس کا دروازہ بجا۔

آجائیں۔۔۔!اس نے اسی طرح لیٹے لیٹے آواز دی تھی۔

دروازہ کھول کر کوئی اندر آیا تھا۔۔۔حیام نے اس جانب نہیں دیکھا تھا۔

آپی یہ کسی نے آپ کے لیے بھجوائے ہیں۔

حیام نے سر اٹھا کر اس کے ہاتھ کی جانب دیکھا تھا۔

تازہ سیاہ گلاب۔۔حیام ٹھٹھکی تھی۔

اسے سیاہ رنگ ہمیشہ سے ہی پسند تھا اور سیاہ گلاب۔۔۔اس بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔

کوئی ایک بھی نہیں وہ سوچ رہی تھی۔

آپی اسے کہاں رکھوں۔۔۔؟

یہیں بیڈ پر رکھ دو۔گل وہاں رکھ کر چلی گئی تھی۔

حیام اسے انداز میں لیٹے ان کو دیکھ رہی تھی۔

یہ پھول بہت کم ملتے ہیں۔اس نے سوچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تمھیں کالا رنگ کیوں پسند ہے حیام--؟ایک بار افشاں نے اسے سوال کیا تھا۔

کالا ایسا رنگ ہے جب یہ کسی چیز کو ڈھانپتا ہے تو وہ مکمل طور پر چھپ جاتی ہے۔

یہاں تک کہ اس کا سایہ بھی باقی نہیں رہتا۔اس میں انسان کی کمزوریاں بھی چھپ جاتی ہیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ سیاہ رنگ۔

Sadness , Eveil, Fear or Death

کی علامت ہوتا ہے

مگر میرے نزدیک یہ ایکMysterious colourہے۔

جوPower or Strengthکو شو کرتا ہے۔

حیام بول رہی تھی۔

تمھاری منتک تم ہی جانو۔

حیام کے خاموش ہوتے ہی افشاں بولی تھی۔

ان پھولوں کے درمیان کچھ تھا۔

حیام نے ہاتھ بڑھا کر اسے نکالا تھا۔

وہ ایک چھوٹا سا کارڈ تھا۔

پھولوں کی دیوانی کے لیے پھولوں کا چھوٹا سا نظرانہ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عارض۔۔۔!حیام کے لب مسکرائے تھے۔

اتنے میں حیام کے فون پر ایک میسج ریسیو ہوا تھا۔۔۔حیام نے ہاتھ بڑھا کر اسے دیکھا تھا۔

امید ہے میرا تحفہ آپ کو پسند آیا ہو گا۔عارض نے میسج کیا تھا۔

بہت زیادہ حیام نے ان پھولوں کو تھام کر اپنی گود میں رکھا تھا۔

آپ کو کیسے معلوم ہوا۔۔۔؟اس نے لکھ کر مٹا دیا تھا۔

حیام کچھ یاد آیا تھا۔

عارض احمد وہاب میری ڈائیری واپس کر دیں یا اس سے میرے سب راز چرائیں گے۔

مسز عارض احمد وہاب وہ ڈائیری میں پوری پڑھ چکا ہوں واپس کر بھی دوں تو اب کچھ بھی نہیں ہے چھپانے کو۔

بہت کچھ ہے۔۔۔حیام نے میسج بھیجا تھا۔

زندگی آپ ایک بار میرے پاس آئیں سب راز نکلوا لوں گا آپ سے۔

مجھے راز رکھنے بہت اچھے سے آتے ہیں آپ نہیں نکلوا سکیں گے۔

میں ان رازوں کو چرا لوں گا۔

یہ تو وقت بتائے گا۔

اس وقت کا انتظار رہے گا۔

Posted On Kitab Nagri

میرا کمرہ آپ کی خوشبو کو بہت مس کر رہا ہے۔

حیام نے اپنے پرفیوم کا نام لکھ کر اسے سینڈ کیا تھا۔

اس کا میں کیا کروں گا یام۔۔۔؟ فوراً عارض کا میسج موصول ہوا تھا۔

میں یہ پرفیوم استعمال کرتی ہوں خرید کر اپنے کمرے میں سپرے کر لیں پھر آپ کا کمرا میری خوشبو کو مس نہیں کرے گا۔

ایسے پھیکی خوشبو نہیں چاہے میرے کمرے کو۔

میرے کمرے کو آپ کی محبت کی خوشبو چاہیے۔

عارض کا میسج وصول ہوا تھا۔

مجھے لگتا ہے آپ کے کمرے کو میری محبت کی خوشبو نہیں آپ کو میرے غصے کی خوشبو چاہیے۔۔۔ حیام نے فوراً میسج کیا تھا۔

اب آپ اپنے اکلوتے معصوم سے شوہر سے ایسے بات کریں گی۔

معصوم تو آپ بالکل نہیں ہیں۔۔۔ ساتھ ہی اس نے آنکھیں گھوماتی ایموجی سینڈ کی تھی۔

پھر میں کیا ہوں۔۔۔؟

آپ جانتے ہیں۔۔۔ کیا شاہانہ انداز تھا اس کا۔

اور اب بھاگیں یہاں سے مجھے کچھ دیر ریسٹ کرنی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وقت گزرتا جارہا تھا عارض کو ان کی کلاس لیتے تقریباً دو ماہ ہو چکے تھے۔

حیام ان مسیجیز کی وجہ سے کافی پریشان تھی۔

وقت کے ساتھ ساتھ اس کی شخصیت پر بہت گہرا اثر پڑ رہا تھا۔

وہ پہلے سے زیادہ خاموش ہوتی جارہی تھی۔

آج بھی اسے تیز بخار تھا سب نے اسے منع کیا تھا کہ وہ یونیورسٹی ناں آئے مگر وہ سب کی باتوں پر کان لپیٹے یونیورسٹی آئی تھی۔

عارض جیسے ہی کلاس میں داخل ہوا تھا سب نے اسے سلام کیا تھا جبکہ وہ حیام کو دیکھ کر چونکا تھا۔

اس کا چہرہ کافی بجا ہوا تھا۔

بھری کلاس میں وہ حیام کے پاس جاکر نہیں پوچھ سکتا تھا کہ اسے کیا ہوا ہے اس لیے خاموشی سے ڈائیس پر جاکر کھڑا ہوا اس نے اپنا فون اور بکس وہاں رکھی تھی جب اس کے فون پر کسی کا میسج آیا۔

عارض بھائی حیام کو کافی تیز بخار ہے۔

ہم سب نے اسے بولا تھا آج نا آئے مگر آپ کی بیوی بہت ضدی ہے۔

یہ میسج بھیجنے والی زری تھی۔

اس کا میسج پڑھ کر عارض نے لب بھینچے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کچھ سوچتے ہوئے ڈائیس کے سامنے آیااور اپنے ہاتھ باندھ کر سب کو دیکھنے لگ گیا۔

سٹوڈنٹس۔۔۔!عارض نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔

حیام نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر عارض کی جانب دیکھا تھا۔

ان دونوں کی نظریں ملیں تھی۔

آج حیام فرنٹ لائین میں بیٹھی تھی۔

آگر میں آپ سب سے کہوں آج ہم پڑھے گے نہیں بس باتیں کریں گے۔۔۔؟عارض نے مسکرا کر ایک نظر پوری کلاس کو دیکھا تھا۔

یاہوو۔۔۔!سر آپ سچ کہہ رہے ہیں۔

ایک لڑکے نے پوچھا تھا۔

عارض نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

گفتگو شنیت کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا جب ایک لڑکی بولی۔

سر میں آپ سے ایک سوال پوچھوں۔

جی پوچھیں عارض نے اس لڑکی کو اجازت دی تھی۔

سر آپ کا پورا نام کیا ہے۔۔۔؟

عارض احمد وہاب۔

Posted On Kitab Nagri

سر آپ وہاب اینڈ سنز کے اونر ہیں۔۔؟ایک لڑکے نے حیرت سے سوال کیا تھا۔

جی۔۔۔

سر آپ اتنی بڑے بزنس مین ہیں آپ اپنے بزنس کو دیکھنے کی بجائے ہمیں پڑھا رہے ہیں۔۔؟

پروفیسر احمد نے مجھ سے درخواست کی تھی اس لیے میں آج آپ سب کے سامنے کھڑا ہوں۔

سر ویسے آپ کی ایج کیا ہے۔۔۔؟ایک لڑکی نے سوال کیا تھا۔

آپ اس بات سے کیا اندازہ لگانا چاہتی ہیں؟عارض نے اس کے سوال پر سوال کیا تھا۔

نہیں سر آپ کی اتنی ایج نہیں لگتی اور آپ ابھی سے ایک کامیاب بزنس مین ہیں۔

ظاہر ہے سر کو سارا بزنس وراثت میں ملا ہے اس لیے وہ اتنے کامیاب ہیں۔

بیٹا بزنس بے شک وراثت میں ملا ہوا گر اس پر دھیان نہیں دیا جائے گا تو اسے ختم ہونے میں لمحہ لگے گا اور میری عمر تئیس سال ہے۔عارض نے سکون سے جواب دیا تھا۔

سر آپ کی انگیجمنٹ وغیرہ ہوئی ہے؟ایک لڑکی نے سوال کیا تھا۔

نہیں میری انگیجمنٹ نہیں ہوئی۔

حیام نے غصے سے عارض کو دیکھا تھا مگر وہ کسی اور جانب دیکھ رہا تھا۔

پھر سر آپ کسی کو لائیک کرتے ہیں؟

جی۔۔!

Posted On Kitab Nagri

اووووو۔۔۔کلاس میں شور گونجا تھا۔

میں اپنی وائف کو بہت لائیک کرتا ہوں۔

سر اس کا مطلب آپ میریڈ ہیں۔۔۔

جی۔۔۔حیام کے لب مسکرائے تھے۔

اس لمحے کتنے ہی دل ٹوٹ کر بکھرے تھے۔

سر آپ کی وائف کا کیا نام ہے۔۔۔؟ایک لڑکی نے سوال کیا تھا۔

حیام نے عارض کو دیکھا تھا۔

دونوں کی نظریں ملیں تھیں حیام کو لگا تھا عارض اس کا نام لے دے گا۔

مسز عارض احمد وہاب۔۔۔عارض نے حیام کی جانب دیکھ کر بولا تھا۔

زری نور اور افشاں کب سے کبھی حیام کے بدلتے تاثرات دیکھ رہی تھی تو کبھی عارض کی شکل۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سر آپ کی وائف کیا کرتی ہیں۔

ویسے تو وہ A&H کی POA ہیں۔۔۔مگر سٹڈی بھی کر رہی ہیں۔

سر آپ نے آج پڑھانا نہیں ہے تو ہم جاسکتے ہیں؟

حیام نے عارض سے سوال کیا تھا۔

نو۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

عارض یہ سب اسی کا دھیان بھٹکانے کے لیے تو کر رہا تھا وہ جانتا تھا اگر وہ پڑھانے لگ گیا تو حیام نے پھر ایک ہی جگہ اپنی نظریں جمائے بیٹھے رہنا ہے اور اس وجہ سے وہ اپنی طبیعت مزید خراب کرے گی۔

سر آپ کی وائف کیا پڑھ رہی ہیں؟

کیا وہ بھی بزنس ہی پڑھ رہی ہیں؟

وہ اسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہیں۔

مگر وہ بزنس نہیں پڑھ رہیں۔

کیا واقعی سر---؟

جی۔

اب آپ سب پوری یونیورسٹی میں ہر لڑکی کو روک کر یہ مت پوچھیے گا کی سر عارض کی وائف کون ہیں۔

سر آپ کی لو میرج ہے---؟ ایک لڑکے نے سوال کیا تھا۔

نہیں--! ہماری شادی بڑوں کا فیصلہ تھا پھر میری مسز نے مجھے خود سے عشق کرنا سیکھا دیا۔

عارض لمحے بھر کو مسکرایا تھا۔

حیام کی بخار کی وجہ سے سرخ آنکھوں میں ایک چمک تھی۔

سر آپ کی مسز آپ سے بہت محبت کرتی ہوں گی---

یہ تو وہی بتا سکتی ہیں کہ ان کو مجھ سے کتنی محبت ہے۔

Posted On Kitab Nagri

سر آپ کی وائف کبھی آپ سے ناراض ہوئی ہیں۔

اب نور نے سوال کیا تھا۔

اس کے سوال کرتے ہی حیام نے اسے چٹکی کاٹی تھی۔

رشتہ کوئی بھی ہو ان میں ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں پائی جاتی ہیں۔

سر اگر آپ کی مسز کو معلوم ہو گیا کہ آپ ہمیں ان کے بارے میں بتا رہے تھے اور وہ آپ سے ناراض ہو گئیں پھر۔۔۔؟

پھر میں ان کو منالوں گا۔

اور اگر وہ آپ کے منانے پر بھی ناں مانی پھر۔

عارض چلتا ہوا حیام کے مقابل آ کھڑا ہوا تھا۔

پھر میں مسز عارض کو اپنے انداز میں منالوں گا مس حیام۔

وہ حیام کی آنکھوں میں دیکھتا آہستہ سے بولا تھا۔

کیا نا تھا اس کی آنکھوں میں حیام کے لیے۔

حیام اس کے کہتے ہی سر جھکا گئی تھی۔

سر ہم آپ کی مسز کو دیکھنا چاہتے ہیں پلیز ان کی کوئی پکچر دیکھا دیں۔

میں آپ سب کو ان سے ملوا دوں گا مگر اس کے لیے آپ سب کو انتظار کرنا ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

باقی کا لیکچر بھی ایسے ہی سوال وجواب کی نظر ہو گیا تھا اور عارض اپنے مقصد میں کامیاب ہوا تھا۔

اس نے حیام کا دھیان ماضی کی تلخی سے ہٹا دیا تھا۔

افشاں کو کافی عرصے سے محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے۔

وہ روزانہ بہت سنبھل کر گھر جایا کرتی تھی۔

مگر پچھلے کچھ دنوں سے اس کے ساتھ اس طرح کچھ زیادہ ہی ہو رہا تھا۔

آج بھی وہ معمول کے مطابق اپنے گھر جا رہی تھی۔

جب عالیان نے اسے گھر چھوڑنے کا بولا تھا وہ خاموشی سے اس کے پیچھے بائیک پر بیٹھ گئی تھی۔

عالیان نے افشاں کو اس کے گھر سے تھوڑا دور اتارا تھا۔

آگے کا رستہ اس نے پیدل طے کرنا تھا۔

افشاں چلتی جا رہی تھی اور دور کھڑا عالیان اسے دیکھ رہا تھا۔

اس کے دیکھتے ہی دیکھتے کچھ لوگ افشاں کو گاڑی میں ڈال چکے تھے۔

افشاں۔۔۔وہ چلایا تھا اور فوراً اپنی بائیک سٹارٹ کر کے ان کے پیچھے لگا ئی تھی۔

اس وقت عالیان کے دل کی دھڑکن حد سے زیادہ تیز تھی وہ اپنی محبت کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔

وہ پہلے ہی بہت سے رشتے کھو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مسلسل اس گاڑی کا پیچھا کر رہا تھا۔

پیچھا کرتے کرتے وہ ایک جنگل میں پہنچا تھا۔

جہاں سے وہ گاڑی اس کی نظروں سے اوجھل ہوئی تھی۔

عالیان کو سمجھ نہیں آرہی تھی اب وہ کیا کرے کہاں جائے۔۔۔

اپنے بائیک کو وہی چھوڑتے اس نے جنگل میں بھاگنا شروع کیا تھا۔

عالیان کتنی ہی بار افشاں کو آوازیں دیتا ٹھوکر کھا کر گراتا مگر ہر بار وہ اٹھ کر پہلے سے تیز بھاگتا اور مزید اونچی آواز میں اسے آوازیں دیتا۔

اسی دوران اس کے بازوں اور ٹانگوں پر بھی چوٹ آئی تھی۔

آخر میں عالیان کو اس جنگل میں ایک گھر نظر آیا تھا۔

وہ تیز قدم اٹھاتے اس گھر کے دروازے تک پہنچا تھا۔

گھر میں داخل ہو کر اس نے اس گھر کے ایک ایک کمرے کا دروازا کھول کر دیکھا تھا۔

اب وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر اس نے افشاں کی آواز سنی تھی اس کے ساتھ کسی مرد کی بھاری آواز تھی۔

عالیان اس آواز کی سمت میں بڑھا تھا اور پھر راہداری میں بنے آخری کمرے کا دروازا کھول کر اس میں داخل ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔

عالیان کے دروازہ کھولتے ہی اس شخص نے افشاں کی جانب اپنی پسٹل کارخ کیا تھا۔

واہ۔۔۔میرا دوسرا شکار خود چل کر میرے پاس آیا ہے۔

معلوم نہیں تھا اس چڑیا کو قید کرو گا تو تم بھی میرے سامنے آجاؤ گے۔

ارشد لغاری۔۔۔!عالیان ایک دم چیخا تھا۔

چھوڑ دو افشاں کو۔۔۔

اگر ان کو ہاتھ بھی لگایا ناں تو بہت برا انجام ہو گا تمھارا۔

وہ چار دوست۔۔۔۔اور چاروں محبت کے راہی۔۔۔

حیام عارض افشاں اور عالیان۔۔۔!

دوستی اور محبت میں عاشق تھے ایک دوسرے کے۔

ان چاروں کی زندگیاں اس وقت بہت ہی نازک موڑ پر آکھڑی ہوئی تھی۔

حیام اور عارض شاذیشان کی چالوں کا شکار ہو رہے تھے اور افشاں اور عالیان ارشد لغاری کی۔

ان سب کو محبت اور دوستی میں ایک بہت ہی کڑے امتحان سے گزرنا تھا۔

چال اب وقت نے چلنی تھی۔۔۔

کس کی محبت نے امر بن کر فنا ہونا تھا اور کس کی محبت نے حیات پا کر دائمی رہنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم آج کے چوزے مجھ سے لڑو گے۔

اپنے باپ کے قاتلوں سے بدلہ لینے کا مت سوچوں ورنہ میں تمھاری نسلوں کو تباہ کر دو گا۔

ارشد لغاری تمھارے خلاف سب ثبوت ہیں میرے پاس تم بچ نہیں سکتے میں اپنے باپ اور پھوپھو کے خون کا بدلہ لے کر رہو گا۔

آپ اس انسان کو عدالت میں لے کر جایئے گا عالیان۔

افشاں وہی کھڑی بولی تھی۔

تم دونوں کو کیا لگتا ہے تم لوگ یہاں سے بچ کر جا سکو گے۔

کہتے ہی اس نے افشاں کو اس کے بازو سے دبوچا تھا۔

چھوڑ دو افشاں کو۔۔۔عالیان دھاڑا تھا۔

نہیں پہلے اس کی باری اور پھر تمھاری۔

اگر ان کے ساتھ کچھ بھی کیا تو میں تمھیں تباہ و برباد کر دوں گا ارشد لغاری۔۔۔!عالیان دھاڑا تھا۔

اوہ۔۔۔!

یہ جوان محبت۔۔۔!وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

اگر میں تمھاری ہی جان لے لوں پہلے پھر اس کو کون بچائے گا۔

اس نے افشاں کا بازو چھوڑ کر ایک جانب کو دھکا دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی موت کے لیے تیار ہو جاؤ دونوں۔۔۔

کمرے میں فائرنگ کی آواز گونجی تھی۔

عالیان۔۔۔! اگلے ہی لمحے افشاں کی چیخ فضا میں بلند ہوئی تھی۔

عالیان کی آنکھیں پھیلی تھیں۔۔۔

ہر چیز ساکت ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ہر چیز کو کھو دینے کا خوف واضح ہوا تھا۔

ایک لمحے میں سب بدل گیا تھا۔

اس کی دنیا پلٹ گئی تھی۔ سانسیں مدھم ہوئی تھی۔

وجود ساکت ہوا تھا۔

اور۔۔۔

اور کمرے میں قہقہوں کی آواز گونجی تھی۔ ارشد لغاری کے مکروہ قہقہے۔۔۔

وہ ان دونوں کے وجودوں پر تمسخرانہ نظر ڈال کر باہر نکل گیا تھا۔

اپنے پیچھے ان کی دنیا ساکت کر گیا تھا۔

حیام گاڑی میں جا کر بیٹھے میں ابھی آتا ہوں۔

حیام کا ارادہ یونیورسٹی بس میں جانے کا تھا مگر عارض نے اس کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کے ہاتھ سے گاڑی کی چابی لیتی اسے گھور کر اپنا پیر پٹختی حیام عارض کے آفس سے نکل گئی تھی۔

کچھ ہی لمحے بعد عارض بھی گاڑی میں آ کر بیٹھا تھا۔

جی تو مسز چلیں۔۔۔عارض کی بات کا حیام نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

ان کا سفر شروع ہوا تھا۔

حیام کے گھر کے رستے سے مختلف رستے پر گاڑی چل رہی تھی۔

حیام خاموشی سے کھڑکی کے باہر کا منظر دیکھ رہی تھی۔

دس منٹ بعد عارض نے گاڑی روکی تھی۔

حیام نے نظریں اٹھا کر اپنے سامنے موجود بیلڈنگ کو دیکھا تھا۔

اسے اسی جگہ کی امید تھی۔

عارض گاڑی پارک کر کے فوراً حیام کی جانب آیا تھا اور اس کے لیے دروازہ کھولا تھا۔

اپنا بیگ کندھے پر ڈالتے حیام باہر نکلی تھی۔

حیام بیگ گاڑی میں ہی رہنے دیں۔

حیام خاموشی سے اپنا بیگ وہی چھوڑتے باہر نکلی تھی۔

وہ دونوں ہسپتال کی راہداری میں چل رہے تھے جب عارض نے حاشر کو کال کی تھی۔

پانچ منٹ بعد وہ اس کے کیبن میں موجود تھے۔

Posted On Kitab Nagri

حاشر نے حیام کا مکمل چیک اپ کیا تھا۔

اس کے بعد حاشر حیام کو ایک کمرے میں لے گیا تھا اور اسے ڈرپ لگائی تھی۔

پھر ایک نرس کو اس کے پاس چھوڑ تا واپس عارض کے پاس آیا تھا۔

عارض تم بھابھی کا خیال کیوں نہیں رکھتے ہو۔۔۔؟

کیا مطلب حاشر میں پورا دھیان رکھتا ہوں۔

تم جانتے بھی ہو اس وقت ان کا بی پی کس قدر شوٹ کیا ہوا ہے۔

حاشر کی بات پر عارض حیران ہوا تھا۔

کیا بکواس کر رہے ہو حاشر۔۔۔عارض آگے ہو کر بیٹھا تھا۔

وہی جو تم سن رہے ہو۔۔۔

پچھلے کچھ دنوں میں انہوں نے کسی چیز کی شکایت کی ہو۔۔۔

ہاں اکثر سر درد کا کہتیں ہیں۔

تم نے کبھی وجہ جاننے کی کوشش کی۔۔۔حاشر نے عارض کو گھورا تھا۔

نہیں مجھے لگا وہ بزنس اور سٹڈی دونوں کو دیکھ رہی ہیں اس لیے تھکاوٹ سے۔۔۔

بھابھی اس وقت کرونک سٹریس کی سٹیج پر ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

ان کا بی پی اگر کنٹرول ناں ہوا تو ان کے دماغ کی کوئی نس پھٹ سکتی ہے یا وہ پیرالائیز ہو سکتیں ہیں یا دوبارہ کوما میں جا سکتی ہے۔

عارض کے اعصاب تنے تھے۔

تم ایک بار ان سے بات کرو پوچھو ایسی کیا بات ہے جس کی وجہ سے وہ اس حد تک پریشان ہیں جس کا ان کی صحت پر اثر پر رہا ہے۔

ہمم۔۔۔

کہتے ہی عارض اٹھا تھا اور اس کے آفس سے باہر نکل گیا تھا۔

ایسی کیا بات ہے یام جو آپ کو پریشان کر رہی ہے۔

ایسی کون سی بات ہے جو آپ ہم سب سے چھپا رہیں ہیں۔۔

کہیں ثنا نے تو نہیں کچھ کہاں۔۔۔؟

اگر اس نے کچھ کہا ہوتا تو حیام مجھے ضرور بتاتیں۔۔۔

مگر ایسا نا ممکن تو نہیں ہے ہو سکتا ہے ثنا نے ان کو کچھ کہا ہو۔۔

عارض خود سے ہی سوال جواب کرتا اس کے کمرے کا دروازا کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔

وہ آنکھیں موندے بیڈ پر لیٹی سو چکی تھی۔

اس کے چہرے پر چمک کی جگہ ویرانی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہر وقت مسکراہٹ لیے لب آپس میں سختی سے پیوست تھے۔

حجاب کے ہالے میں چھپا اس کا کمزور سا چہرا اس وقت عارض کے سامنے تھا۔

زندگی۔۔۔!عارض محبت سے اسے پکارتے اس کے پاس بیٹھا تھا۔

مگر وہ آنکھیں موندے لیٹی رہی تھی۔

عارض نے اس کا بخار سے تپتا ہاتھ تھاما تھا۔اور بہت ہی محبت سے اس پر اپنا لمس چھوڑا تھا۔

حیام ایسی کیا بات ہے جو آپ کو پریشان کر رہی ہے۔

زندگی کیوں آپ خود کو تکلیف میں مبتلا کرتیں ہیں اور مجھے اذیت دیتی ہیں۔

عارض اسی طرح اس کا ہاتھ تھامے اس کی جانب دیکھتے بولا تھا۔

حیام نے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں مگر وہ خاموش ہی رہی تھی۔

کافی لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عارض۔۔۔!حیام نے نرمی سے اسے پکارا تھا۔

جی زندگی۔۔۔!

ہم گھر کب تک جائیں گے۔

بس ابھی تھوڑی دیر تک چلتے ہیں۔

کہتے ہی عارض اس کا ہاتھ تھامتے اس پر اپنا سر ٹکا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زری۔۔۔ گراؤنڈ میں بیٹھی نور نے اسے مخاطب کیا تھا۔

ہمم۔۔۔ زری نے نور کے کندھے سے اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔۔؟

کیا۔۔؟ زری سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔

کہ ان دونوں کی زندگیوں میں ایسا کیا چل رہا ہے جو یہ ہم سے چھپا رہی ہیں۔

حیام بہت خاموش رہتی ہے جبکہ افشی وہ کبھی رستے میں مڑ کر نہیں دیکھتی تھی اب رستے میں ہزار بار مڑ کر ایسے دیکھتی ہے جیسے کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہو۔

ہاں یہ چیز میں نے بھی بہت نوٹ کی ہے۔

کیا اس بارے میں ان سے پوچھنا چاہیے۔

مجھے لگتا ہے ہمیں ان کے بتانے کا انتظار کرنا چاہیے زری بولی تھی۔

تمھیں لگتا ہے وہ بتائیں گی۔۔۔ نور نے سوال کیا تھا۔

مگر ہم انتظار تو کر سکتے ہیں ناں ان کے بتانے کا۔۔۔

ہاں کر سکتے ہیں۔۔۔ نور ایک گہرا سانس لے کر بولی تھی۔

ویسے نور ایک بات ہے زری کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا۔۔؟

عارض بھائی حیام سے کتنی محبت کرتے ہیں ناں۔

ہاں۔۔۔

ویسے میں کبھی کبھی سوچتی ہوں اس ہٹلر کی بہن کی عارض بھائی کو کون سی بات اچھی لگی ہو گی۔

ہاں ویسے یہ بات ہے یاد ہے ناں جب وہ ہسپتال میں تھی تو بھائی کس طرح اس کے لیے تڑپ تڑپ کر دعائیں مانگا کرتے تھے۔

ہاں۔۔۔ بہت خوش نصیب ہے وہ کہ اتنی محبت کرنے والا شخص اس کا شوہر ہے۔

جانتی ہو زری عارض بھائی سے یہی سوال ایک بار زین نے بھی کیا تھا۔

معلوم ہے انہوں نے کیا جواب دیا تھا۔

کیا۔۔؟ زری پر جوش سی بولی تھی۔

محبت صرف محبت ہے اس کی وضاحت نہیں کی جا سکتی۔

اف یار۔۔۔

ویسے معلوم نہیں کیوں لوگ کہتے ہیں کہ ناول پڑھنے والی لڑکیوں کو جہاں سکندر یا سالار سکندر چاہیے ہوتا ہے زری بولی تھی۔

نہیں زری ہمیں وہ نہیں چاہیے ہوتا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہمیں تو بس وہ چاہیئے ہوتا ہے جو

جہاں کی طرح جنت کا ساتھی بنے۔

سالار کی طرح ہم سے محبت کرے۔

فارس کی طرح ہمیشہ ساتھ نبھائے۔

جو عالیان کی طرح دیوانہ اور پیارا ہو

جو فاتح کی طرح اچھا دوست ہو۔

ہاشم کی طرح سب سنبھالنے والا ہو۔

اور جو وجدان کی طرح ہمارے لیے گرا زدے۔

بس بس بس لڑکی بریک پر پاؤں رکھو۔۔

زری نے اسے مکا مارا تھا۔

ہائے یہ افسانوی دنیا اور اس کے کردار اس دنیا کی تلخیوں سے بہت۔۔۔اچھے ہیں۔

بہت کو اس نے کچھ زیادہ ہی لمبا کیا تھا۔

بس۔۔۔تمھیں اور حیام کو تو موقع چاہیے ہوتا ہے۔

تم بھی ہم میں سے ہی ہو۔۔۔نور نے اس کو دھموکا جڑا تھا۔

اچھاا۔۔۔مار کیوں رہی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ تم اسی قابل ہو۔

زری نے اپنی آنکھیں گھومائیں تھیں۔

چلو اٹھو گھر چلیں اب۔۔

جلدی یاد نہیں آگیا تمھیں۔۔

ان کا باقی گھر تک کا سفر یونہی باتیں کرتے طہ ہوا تھا۔

اس کمرے میں ہر طرف خوف کا عالم تھا فرش پر کافی خون پڑا ہوا تھا۔

کیوں۔۔؟

میرے ساتھ ہی ایسا کیوں۔۔؟ عالیان کے لب کپکپائے تھے۔

سب نصیبوں کے کھیل ہیں ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔ افشاں کی آنکھ سے ایک آنسو بہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

محبت میں ہار جیت نہیں ہوتی وہ تو بس امر ہو جاتی ہے افشاں بامشکل بولی تھی۔

اور ہم۔۔۔ اس کا سانس اکھڑا تھا۔

ہماری محبت۔۔ اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔

افشاں۔۔!عالیان نے اس کا چہرہ تھپتھپایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

افشاں۔۔۔!وہ چیخا تھا اس کی چیخ اس گھر میں گونجی تھی۔

افشاں نے آہستہ سے اپنی سرخ ہوتی آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

کچھ دیر پہلے۔۔۔

ارشد نے افشاں کو دھکا دے کر گن کا رخ عالیان کی جانب کیا تھا۔

اپنی موت کے لیے تیار ہو جاؤ دونوں۔۔۔

اس سے پہلے وہ عالیان پر گولی چلاتا افشاں فوراً اس کے سامنے آگئی تھی۔

ارشد لغاری ان دونوں کو دیکھتا قہقہے لگاتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

اس کے جاتے ہی عالیان نے افشاں کا سر اپنی گود میں رکھا تھا اور اس کے دل کے مقام سے تھوڑا اوپر اپنا ہاتھ رکھ کر خون کو بہنے سے روکا تھا۔

میں نے سوچا تھا ایک دن آئے گا کہ اپنے ہاتھوں پر آپ کے نام کی مہندی لگاؤں گی۔ مگر شاید قسمت کو یہ منظور نہیں تھا۔

افشاں نے اپنے خون سے بھرے ہاتھ دیکھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے کیا معلوم تھا ایک دن میں آپ کی محبت میں آپ کے نام کی گولی کھاؤں گی۔

کہتے ہی افشاں نے اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔

افشی۔۔۔عالیان نے اسے پکارا تھا مگر اس نے آنکھیں نہیں کھولی تھیں۔

افشی۔۔۔!عالیان نے اس کا چہرہ تھپتھپایا تھا۔

اس کی مدہم دھڑکنیں عالیان اپنی ہتھیلی پر محسوس کر سکتا تھا۔

عالیان فوراً اسے اٹھا کر باہر کی جانب دوڑ بھاگا تھا۔

اس جنگل کے بالکل ساتھ ایک چھوٹی سی بستی تھی جس سے گزر کر اس جنگل کا رستہ تھا۔

عالیان فوراً افشاں کو وہاں لے کر گیا تھا۔

اس بستی میں ایک چھوٹی سی لوگوں کے علاج کے لیے ڈسپنسری بنی ہوئی تھی۔

عالیان نے وہاں موجود کمپوڈر کو جھوٹ سچ ملا کر ساری کہانی بتائی تھی۔

جس پر اس نے ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا تھا۔

وہاں جاتے ہی عالیان نے افشاں کے وجود کو سٹیچر پر ڈالا تھا۔

ڈاکٹر فوراً کمرے میں آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے عالیان کو باہر جانے کا کہا تھا۔

جس پر پہلے اس نے احتجاج کیا پھر خاموشی سے باہر نکل گیا تھا۔

اس ڈاکٹر نے افشاں کی گولی نکال دی تھی۔ مگر خون کو روکنا مشکل ہو رہا تھا کافی دیر کی کوشش کے بعد وہ

کامیاب ہوا تھا۔

مگر اگلے ہی لمحے ڈاکٹر افشاں کو دیکھتا باہر نکل گیا تھا۔

صاحب تم ہو بی بی کے ساتھ۔۔۔؟

ہاں میں ہی ہوں۔۔۔

عالیان جلدی اس کے پیچھے کمرے میں آیا تھا۔

وہ بی بی کی موت ہو گئی ہے۔

کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔؟ عالیان چیخا تھا۔

اس نے ڈاکٹر کا گریبان پکڑا تھا۔

وہ مر نہیں سکتیں۔۔۔

تم جھوٹ بھول رہے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتیں۔

اور پھر اس ڈاکٹر کو پیچھے کرتا اندر کی جانب بھاگا تھا۔

اس کے قدم من من کے ہو رہے تھے۔

وہ افشاں کے ساکت وجود کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔

وہ بے یقین سا اس کے وجود کو دیکھ رہا تھا۔

اس کی آنکھوں سے آنسوں بہے تھے۔

عالیان ایک دم زمین پر گھٹنوں کے بل کسی بے جان شخص کی طرح بیٹھا تھا۔

میں۔۔۔میں نے سب کچھ کھو دیا آج۔۔

پہلے پھوپھو۔۔۔

پھر بابا۔۔۔

اب آپ۔۔۔

تینوں سے میں نے اپنی زندگی میں بے لوث محبت کی ہے مگر میری محبت کا یہ صلہ آپ تینوں نے ہی اپنی موت کی صورت میں دیا ہے مجھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے افشاں کا ڈھلکا ہوا ہاتھ تھاما تھا۔

کیوں افشاں۔۔۔؟

کیوں کیا میرے ساتھ ایسے۔۔۔وہ بلک رہا تھا۔

میں۔۔۔میں کبھی معاف نہیں کروں گا آپ کو۔۔۔عالیان ایک دم کھڑا ہوا تھا۔

سن رہی ہیں آپ۔۔۔افشاں ندیم، عالیان خالد کبھی معاف نہیں کرے گا آپ کو۔۔۔وہ چیخا تھا ساتھ ہی اس نے افشاں کا ہاتھ جھٹکا تھا۔

مگر اگلے ہی لمحے روتے روتے عالیان نے اپنا ماتھا افشاں کے ماتھے کے ساتھ ٹکایا تھا۔

کتنے ہی آنسو اس کی آنکھوں سے ٹوٹ کر افشاں کے چہرے پر گرے تھے۔

ابھی تو آپ کی آنکھوں میں میری محبت کے دیے روشن ہوئے تھے۔۔۔

وہ کہتے کہتے رکا تھا۔

عالیان ایک دم سیدھا ہوا تھا۔۔۔اپنے تر چہرے سے اسنے آنسو صاف کیے تھے اور کمرے سے باہر نکلا تھا۔

اگلے ہی لمحے وہ ڈاکٹر کو گھسیٹا ہوا اس کمرے میں لایا تھا۔

اور ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیابات ہے صاحب۔۔۔؟

You bloody bastard...

عالیان دھاڑا تھا۔۔

صاحب ہم نے بی بی کو کچھ نہیں کیا۔۔۔

وہ تو خود ہی مر گئی۔

Shut Up...!

عالیان پہلے سے بھی اونچا دھاڑا تھا۔

تم ایک زندہ انسان کو مردہ کیسے کہہ سکتے ہو۔

صاحب میں نے خود دیکھا تھا۔

بی بی مر چکی ہے تم حوصلہ کرو۔

ڈاکٹر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا مگر عالیان اس کا ہاتھ جھٹکتا کسی کو فون ملا رہا تھا۔

پھر اس نے دوسری جانب موجود شخص کو ایمبولینس اور ڈاکٹر لانے کا کہہ کر کال بند کر دی تھی۔

اگلے چالیس منٹ میں وہ افشاں کو وہاں سے لے کر نکل گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس بات پر بے حد خوش تھا کہ افشاں زندہ تھی۔

اس کی محبت زندہ تھی۔۔۔

اس کے اندر کسی نے جان پھونک دی تھی۔

افشاں کی چلتی سانسیں عالیان کے لیے زندگی کی نوید تھی۔

حیام کی ڈرپ تقریباً ختم ہونے والی تھی۔اس وقت وہ گہری نیند میں تھی۔

اس کے پاس بیٹھا عارض مسلسل اس کو دیکھ رہا تھا۔

اس نے وہاں بیٹھے بیٹھے ایک فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپنے ماما بابا سے رخصتی کی بات کرے گا۔

وہ حیام کو ایسے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔

جب وہ اس کی نظروں کے سامنے ہو گی تو عارض اس کی ہر چیز اور ہر عمل پر گہری نظر رکھ سکتا تھا۔

ابھی وہ تانے بانے بن ہی رہا تھا جب اس کا فون بجا تھا۔

حیام کی نیند خراب ناں ہو اس لیے وہ وہاں سے باہر چلا گیا تھا مگر جب اندر آیا تھا تو اس کے چہرے پر فکر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ قدم قدم چلتا حیام کے قریب آیا تھا اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑ کر عارض نے حیام پر اس کے پیروں میں پڑی چادر اوڑھائی تھی اور پھر ارمان اور زین کو کال کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

اگلے ایک گھنٹے کے اندر اندر نور اور زری اس کے کمرے میں موجود تھی اور زین اور ارمان باہر موجود تھے۔

حیام ابھی تک ادویات کے زیر اثر سوئی ہوئی تھی۔

حیام کی جب آنکھ کھلی تھی اس نے پہلے سارے ماحول کو سمجھنے کی کوشش کی تھی۔ جب اس کا ذہن بیدار ہوا تھا تو اس نے اپنے ارد گرد دیکھا تھا وہاں عارض کی جگہ نور اور زری موجود تھیں۔

عارض کہاں ہیں۔۔؟ حیام نے اپنے گھومتے سر کو تھامتے ہوئے سب سے پہلا سوال ہی عارض کے بارے میں کیا تھا۔

مجال ہے جو اس لڑکی کو ہماری فکر ہو۔۔۔ اپنے شوہر کے سامنے تو یہ ہم سے بے وفائی کر جاتی ہے نور منہ بناتے بولی تھی۔

بکو مت۔۔۔ حیام نے نور کو گھورا تھا۔

افشاں نہیں آئی۔۔۔ حیام سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔

حاشر پہلے ہی اس کے ہاتھ سے ڈرپ اتار چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔۔۔پتانہیں اس کافون بند آرہاہے۔

توتم دونوں اس کے گھر سے اسے لے آتی۔حیام نے ان کو گھورا تھا۔

جن نواب زادوں کے ساتھ ہم آئیں ہیں۔۔۔وہ ہمیں یہاں سلامتی سے لے آئیں ہیں اتنا کافی نہیں ہے۔

کیامطلب۔۔؟حیام نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

عارض بھائی نے ان کے سروں پر جلدی جلدی کی تلوار لٹکائی ہوئی تھی اس لیے بچارے ہوائوں سے باتے کرتے ہمیں یہاں لے کر آئے ہیں۔

حیام مسکرائی تھی۔

اب تم کیوں مسکرارہی ہو۔۔زری نے اسے گھورا تھا۔

اپنے شوہر کی محبت پر۔۔۔

ہاں جی اپنے شوہر کو ہی دیکھنا دوست جائیں بھاڑ میں۔۔نور نے اسے گھورا تھا۔

ان کو باتیں کرتے کافی وقت گزر چکا تھا جب ارمان اور زین کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

بھابھی حاشر آیاہے آپ کا چیک اپ کرنے۔

جی بھیج دیں ان سے باتیں کرتی حیام نے ارمان سے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی حاشر حیام کا چیک اپ کر ہی رہا تھا جب دروازہ کھولا تھا اور دو نرسیز ایک بیڈ کو دھکیلتی اندر لائیں تھیں۔

ان سب نے چونک کر اس بیڈ کی جانب دیکھا تھا مگر اگلے ہی لمحے وہ تینوں اس بیڈ کی جانب بھاگیں تھیں۔

عالیان کے عارض کو فون کرنے کے بعد وہ آدھے گھنٹے کے اندر ریش ڈرائیونگ کرتا وہاں تک پہنچا تھا۔

عارض کے پہنچنے کے دس منٹ بعد ایمبولینس بھی اس جگہ پر پہنچ گئی تھی۔

عالیان نے بہت احتیاط سے افشاں کے بے ہوش وجود کو ایمبولنس میں لیٹایا تھا۔ کچھ ہی دیر میں افشاں کو اسی ہسپتال میں لایا گیا تھا۔

سب سے پہلے ایمرجنسی میں اسے پروپر ٹریٹمنٹ دیا گیا تھا اور پھر حیام کے کمرے میں ہی لایا گیا تھا۔

افشاں کو دیکھتے ہی وہ سب اس کی جانب بڑھیں تھی۔

ان سب کو دیکھ کر حاشر کمرے سے باہر نکل گیا تھا اور عارض اندر آیا تھا۔

حیام فوراً اس کی جانب بڑھی تھی۔

عارض افشاں کو کیا ہوا ہے۔

کچھ نہیں وہ اب ٹھیک ہے۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اسے ہوا کیا ہے۔۔۔؟ حیام نے اپنا کیا سوال دہرایا تھا۔

آپ ادھر جا کر بیٹھیں میں ابھی سب بتاتا ہوں۔

عارض میں پوچھ رہی ہوں افشاں کو کیا ہوا ہے۔

حیام عارض کی شرٹ دبوچ کر دھاڑی تھی کہ زری اور نور نے مڑ کر ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔

گولی لگی ہے انہیں۔۔۔

حیام عارض کی شرٹ چھوڑتے ایک دم پیچھے ہوئی تھی۔

بہت ہی گھٹیا مزاق ہے یہ عارض۔۔۔!

یہ مزاق نہیں حقیقت ہے حیام اور پلیز ریلکس آپ کی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے۔

عارض نے آگے بڑھ کر اسے بازوں سے تھاما تھا۔

کیسے ہوا سب۔۔۔؟ حیام سپاٹ انداز میں بولی تھی۔

یہ عالیان ہی بتا سکتا ہے۔

کمرے میں داخل ہوتے عالیان نے عارض کے یہ الفاظ سنے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

بھابھی جب کوئی کسی کو برباد کرنے کے رستے پر نکلتا ہے تو وہ کسی بھی حد تک جا سکتا ہے چاہے اس کے لیے اسے اپنے سامنے موجود انسان کی جان ہی کیوں ناں لینی پڑے۔

عالیان کسی تھکے ہارے انسان کی طرح بولا تھا۔

ان تینوں نے عالیان کی جانب دیکھا تھا جس کے کپڑوں اور چہرے پر خون کے نشانات تھے۔

ان سب کے دیکھتے ہی عالیان نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔

ایک وقت تھا جب عارض آپ کو خون میں لت پت اس ہسپتال میں لایا تھا اور آج میں اسی طرح افشاں کو لے کر آیا ہوں۔

آج مجھے عارض کی اس تڑپ اور درد کا اندازہ ہو رہا ہے جو اس نے آپ کے لیے اس وقت محسوس کیا تھا۔

عالیان تمہیدِ کیوں باندھ رہیں ہیں۔

صرف یہ بتائیں افشاں کو گولی کیسے لگی ہے۔

ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے عالیان نے انہیں ساری کہانی بتائی تھی۔

ایک شخص ہے جو میری زندگی برباد کرنا چاہتا ہے اور یہ دوسرا جو میری دوست کی۔

حیام نے سوچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یااللہ ان دونوں کو ہی تباہ ہو برباد کر دینا تو تو ہر چیز پر قادر ہے ناں---حیام کے دل نے بے اختیار دعا کی تھی۔

انکل آنٹی کو کیا بتانا ہے---؟

زری نے سوال کیا تھا۔

ایک بار پھر نور اور زری کے لیے کڑا امتحان تھا۔

پہلے حیام اور اب افشاں---

حیام نے دھڑکتے دل کے ساتھ فرحت چوہدری کو کال ملائی تھی جو دوسری ہی بیل پر اٹھالی گئی تھی۔

اسلام علیکم آنٹی---حیام کی آواز کپکپائی تھی مگر اس کی آواز کی کپکپاہٹ شاید انہوں نے محسوس نہیں کی تھی۔

واعلیکم اسلام---کیسی ہو میری جان---انہوں نے حیام سے سوال کیا تھا۔

ٹھیک آنٹی---حیام کے گلے میں آنسوؤں کا ایک گولہ پھنسا تھا۔

افشاں نے کچھ کہا ہے کیا بیٹا---؟

گھر آتی ہے تو میں اس سے پوچھتی ہوں کیوں میری بیٹی کو تنگ کرتی ہے وہ۔

آنٹی وہ افشی---حیام خاموش ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

فرحت چوہدری کو اب تشویش ہوئی تھی۔

کیا بات ہے حیام۔۔۔؟ انہوں نے فکر مندی سے سوال کیا تھا۔

آنٹی وہ ہم سب کھانا کھانے گئے تھے تو کچھ ڈاکوؤں نے ہم سے سامان چھیننے کی کوشش کی تھی اور اسی دوران افشی کو زخم آیا ہے تو ہم اس کو لے کر ہسپتال آئے تھے۔

آپ اور انکل یہاں آجائیں۔

حیام جتنی مشکل سے ان کے سامنے یہ جھوٹ بول رہی تھی یہ بس وہی جانتی تھی۔

کچھ ہی دیر میں فرحت چوہدری اور ندیم چوہدری حیام کے بتائے ہوئے ہسپتال میں موجود تھے۔

افشاں ابھی بھی بے ہوش تھی جبکہ سب لڑکیاں اس کے پاس موجود تھیں۔

عالیان بھی اپنے کپڑے بدل چکا تھا۔

کمرے کا دروازا بجا تھا اگلے ہی لمحے عارض دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔

حیام آئیں میں آپ کو گھر چھوڑ دوں۔۔۔ حیام کے چہرے پر ابھی بھی بخار کی وجہ سے نقاہت موجود تھی۔

نہیں عارض میں یہی رہوں گی۔۔۔ حیام ضدی انداز میں بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

فرحت چوہدری نے عارض کی جانب دیکھا تھا کیونکہ جب سے وہ وہاں آئیں تھی۔ چاروں میں سے کوئی لڑکا بھی اندر نہیں آیا تھا۔

عارض کو دیکھتے ہی فرحت چوہدری نے حیام کی جانب دیکھا تھا۔

اس سے پہلے حیام کچھ کہتی عارض فوراً بولا تھا۔

میں عارض احمد وہاب ہوں۔۔۔ حیام کا ہزبینڈ۔۔ کہتے ہی عارض نے ان کے سامنے اپنا سر جھکایا تھا۔

جس پر انہوں نے پیار سے ہاتھ پھیرا تھا۔

حیام کے لکھ احتجاج کے باوجود عارض اسے وہاں سے لے آیا تھا۔

اب وہ گاڑی میں منہ بنائے عارض سے رخ موڑ کر بیٹھی تھی۔

عالیان وہاں سے اسی وقت چلا گیا تھا۔ ارمان اور زین نور اور زری کو واپس باحفاظت ان کے گھر چھوڑ آئے تھے۔

جبکہ عالیان ان سب کے ساتھ ہی ہسپتال سے نکلا تھا مگر گھر نہیں گیا تھا۔

اسی دن رات کو افشاں کو ہوش آگیا تھا مگر اس کے زخم کی وجہ سے اسے ڈسچارج نہیں کیا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اگلے دن وہ سب یونیورسٹی کے بعد افشاں سے ملنے آئے ہوئے تھے۔

کوئی نہیں آیا تھا تو وہ عالیان تھا۔

رات سے اس کا کچھ معلوم نہیں تھا وہ یونیورسٹی اور جاب پر بھی نہیں گیا تھا اور اس کا فون مسلسل بند جا رہا تھا۔

حیام زری اور نور پہلے اس کے پاس آئیں تھیں مگر وہ سو رہی تھی۔

ان سب کے آتے ہی ندیم چوہدری اور فرحت چوہدری کچھ دیر کے لیے گھر گئے تھے۔

کچھ دیر بعد افشاں بھی اٹھ گئی تھی۔

عالیان کہاں ہیں۔۔۔؟ ان سب کو دیکھتے ہی اس نے سب سے پہلے عالیان کے بارے میں پوچھا تھا۔

معلوم نہیں کل ہم سب یہاں سے ایک ساتھ نکلے تھے مگر اس کے بعد سے ان کی کوئی خبر نہیں ہے۔

حیام اس کے قریب بیٹھتی بولی تھی۔

تم ایک بار ان کو فون کرو۔۔۔افشاں سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔

حیام نے اس کے کہتے ہی عالیان کو کال ملائی تھی مگر اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔

افشاں کی آنکھوں میں خوف ابھرا تھا۔ عالیان کو کھونے کا خوف کہیں ارشد لغاری نے اسے کوئی نقصان نہ پہنچا ہو اس بات کا خوف۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے وہ ان تینوں سے کچھ پوچھتی دروازہ ناک کر کے عارض ارمان اور زین اندر داخل ہوئے تھے۔

عالیان کہاں ہیں۔۔۔؟ان تینوں کے اندر آتے ہی اس نے ان سے بھی عالیان کے متعلق پوچھا تھا۔

اس کا کل رات سے کچھ نہیں پتا۔۔۔ارمان اس کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

کیا مطلب کچھ نہیں پتا۔۔۔افشاں دھاڑی تھی۔

افشاں ہم سب بھی اسے ڈھونڈ رہے ہیں۔عارض بہت ہی نرم لہجے میں بولا تھا۔

آپ سب نے ان کو کیوں جانے دیا۔سب نے اس آگ بگولہ ہوتی لڑکی کی جانب دیکھا تھا۔

اگر عالیان کو کچھ بھی ہوا یا ارشد لغاری نے ان کو کوئی نقصان پہنچایا تو اس کا جواب آپ سب دیں گے۔

وہ ان تینوں پر دھاڑتی بیڈ سے اٹھی تھی۔

افشاں۔۔۔زری نے اسے روکا تھا مگر وہ کسی کی سن کہاں رہی تھی اسے تو بس فکر تھی تو عالیان کی۔

ابھی وہ کچھ کہنے والی تھی جب ایک بار پھر دروازہ کھولا تھا۔

سب نے مڑ کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔

وہاں سے عالیان اندر آیا تھا۔

اندر کا ماحول دیکھ کر وہ ایک منٹ کے لیے ٹھٹھکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیاہو اسب ایسے کیوں کھڑے ہیں۔۔۔ابھی وہ بول ہی رہا تھا جب افشاں کے ہاتھ کا زور دار تھپڑ اس کے گال پر اپنا نشان چھوڑ گیا تھا۔

کہاں تھے آپ۔۔۔؟وہ ایک دم دھاڑی تھی۔

سب افشاں کی اس حرکت پر حیران ہوئے تھے۔

عالیان بھی اپنے گال پر ہاتھ رکھے حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

افشی پاگل ہوگئی ہو۔۔۔ حیام نے اسے فوراً جھنجھوڑا تھا۔ مگر وہ حیام کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹا کر ایک بار پھر عالیان کی جانب اپنا رخ کیے کھڑی تھی۔

افشاں۔۔۔نور کچھ بولنے والی تھی کب عالیان نے اسے خاموش کروادیا۔

ان کو بولنے دیں جو یہ بولنا چاہتی ہیں۔عالیان افشی کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔

میں بھی تو سنو آج میرے یہاں ہونے یا ناں ہونے سے کیا ہو جاتا۔

عالیان کی آنکھوں میں غصہ واضح تھا۔

عالیان بعد میں بات کرتے ہیں تم اور افشاں دونوں ابھی غصے میں ہو۔۔۔عارض نے اسے پیچھے کی جانب کھینچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں عارض بھائی جو بات ہو گی ابھی ہو گی۔

اور مسٹر عالیان آپ کو نہیں معلوم کہ آپ کے ہونے یا نہ ہونے سے کیا ہو جاتا۔۔۔ افشاں اسی کے انداز میں بولی تھی۔

میری ذات آپ کے لیے کچھ معنی نہیں رکھتی افشاں ندیم۔۔۔ عالیان کی آنکھوں میں ایک زخمی سا تاثر تھا۔

اگر آپ کی ذات میرے لیے کچھ معنی ناں رکھتی ہوتی تو آج میں یہاں اس ہسپتال کے کمرے میں زخمی حالت میں موجود ناں ہوتی۔

بلکہ آج اس جگہ آپ موجود ہوتے۔۔۔ افشاں نے اس کمرے میں پڑے بیڈ کی جانب اشارہ کیا تھا۔

باقی سب خاموش تماشائی بنے ان دونوں کو سن رہے تھے۔

اگر واقعی میں آپ کے لیے معنی رکھتا ہوتا تو آپ یہ سب ناں کرتیں۔۔۔

آپ مجھے اکیلا اور بے بس ناں چھوڑتیں۔۔۔

اس وقت سے اب تک جو درد میں نے سہا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جو آپ نے سہا ہے۔

پل میں کسی کے کھو جانے کا خوف انسان کو زندہ مار دیتا ہے۔ عالیان اس کو دونوں بازوں سے تھام کر بولا تھا۔

آپ وہاں اس بستر پر لیٹی تھیں۔۔۔ عالیان نے بیڈ کی جانب اشارہ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور یہاں پل پل ہم سب مر رہے تھے۔

کون کرتا ہے ایسے۔۔؟عالیان نے ایک جھٹکے کے ساتھ اس کے بازو چھوڑے تھے۔

کوئی اتنا بھی کسی کو چاہ سکتا ہے کہ وہ اپنی جان کی بھی پرواہ ناں کرے۔

اور اگر جان ہی کسی اور میں بستی ہو پھر۔۔؟

افشاں عالیان کی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔

ایسی جان بسنے کا کیا فاعدہ جو دوسرے کی سانسیں خطرے میں ڈال دیں۔

اس جان کو زندہ رکھنے کے لیے خود کا زندہ رہنا بھی ضروری ہے مس افشاں ندیم۔۔۔

کچھ رشتے جان سے بھی زیادہ بڑھ کر ہوتے ہیں مسٹر محمد عالیان خالد۔۔۔

افشاں جو کبھی بھی عالیان سے اظہار محبت ناں کرنے سوچ بیٹھی تھی آج اس سے کر گئی تھی۔

اتنے میں زین رونے کا ڈرامہ کرتے ہوئے ارمان کے گلے لگا تھا۔

اتنی سیریس کنڈیشن میں بھی سب نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

کمینے انسان اب تیری نوٹنی کیوں شروع ہو گئی ہے۔

ارمان نے اسے پیچھے کو دھکیلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جس پر اس نے اپنے مصنوعی آنسو صاف کیے تھے۔

بھابھی نمبر دو نے بھی اپنی جان کی بازی لگادی۔

زین نے جس انداز میں کہا تھا سب کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

ان کے اظہار محبت کے بعد سیریس ماحول خوشگواریت میں بدل گیا تھا۔

نور زری زین نے ان دونوں کو مخاطب کیا تھا۔

جی۔۔۔وہ دونوں ایک ساتھ بولیں تھی۔

لڑکیوں اس وقت میرا دکھ سب سے بڑا ہے۔

کیسے۔۔۔؟زری نے آنکھیں گھوما کر پوچھا تھا۔

کتنا برا لگتا ہے جب آپ کے سب سے اچھے دوست ایسے مقام پر کھڑے ہو جاتے ہیں جہاں پر اس وقت عارض اور عالیان کھڑے ہیں۔

ایسی حالت میں مجھ جیسے معصوم شریف کنوارے اور ہینڈسم انسان کو کیا کرنا چاہیے۔

زین کی بات پر عارض نے اسے گھورا تھا جبکہ عالیان نے اسے مکا جڑا تھا۔

پہلے سب کچھ کم تھا جو تیرا ڈرامہ بھی شروع ہو گیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان کے کہتے ہی زین نے معصوم سی شکل بنا کر اسے دیکھا تھا۔

اپنی شکل ٹھیک کر اور ہم ایک وقت میں ایک ہی آفت کو سنبھال سکتے ہیں۔۔۔عالیان نے اسے گھورا تھا۔

میں آپ کو آفت لگتی ہوں۔۔۔؟اب افشاں نے عالیان کو گھورا تھا۔

سوچ لیں افشاں ابھی بھی وقت ہے۔

مکر جائیں اپنے لفظوں سے آپ کا بھائی آپ کے ساتھ ہے۔

بھائی والی بات پر زری نے گھور کر زین کو دیکھا تھا۔

وہ خود کو کبھی بھائی کہنے نہیں دیتا تھا اور اب کیسے خود کو افشی کا بھائی کہہ رہا تھا۔

پہلے یہ بھائی خود کو تو سنبھال لے۔افشاں نے اپنی آنکھیں گھومائی تھی۔

باز آجا زین تو کیوں اپنی بستی اپنے ہاتھوں سے کروانا چاہتا ہے۔۔ارمان نے کہتے ہی اس کے کندھوں پر اپنا بازو پھیلایا تھا۔

اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے تو چھپکے چھپکے کیا کیا کرتا ہے۔

میں۔۔۔زین نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

میں کچھ نہیں کرتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کہتے ہی اس نے ارمان کا بازو ہٹایا تھا اور عارض کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔

تو سنا عارض تیری نکاح یافتہ زندگی کیسی جارہی ہے۔

میں تجھے کیوں بتاؤں۔۔۔؟ عارض نے اسے باقاعدہ گھورا تھا۔

مجھے ناں بتا مگر عالیان کو کچھ ٹپس دے دے۔۔۔

اور ویسے مجھے ایک بات تو بتا تیرا رخصتی لینے کا کب کا ارادہ ہے۔

عارض نے حیام کی جانب دیکھا تھا جو اپنے چہرا جھکا گئی تھی۔

جب بھی لینی ہو گی تجھے تو خاص طور پر دعوت نہیں دوں گا۔

کیوں۔۔۔؟ زین کو صدمہ لگا تھا۔

میں نے کون سا تیری شادی خراب کرنی ہے یاں میں کون سا تیرے کمرے میں گھس آنا ہے۔۔۔ زین ابھی کچھ اور بھی بولنے والا تھا جب عارض کی غصیلی نگاہوں نے اس کی چلتی زبان پر بریک لگائی تھی۔

میرا خیال ہے کہ اب بھابھی نمبر ٹو کو ریسٹ کرنے دینی چاہیے اور ہمیں چلنا چاہیے۔

ارمان کی بات پر افشاں نے اسے گھورا تھا۔

عارض مجھے گھر چھوڑ دیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے وہ سب باہر نکلتے حیام فوراً بولی تھی۔

آئیں۔۔۔! عارض نے اس کے لیے دروازہ کھولا تھا جس پر وہ اپنا سامان لے کر باہر نکل گئی تھی۔

وقت گزرتا جا رہا تھا۔ سب اپنی اپنی روٹین میں واپس آ چکے تھے۔

افشاں کا زخم بھی اب پہلے سے کافی بہتر تھا۔

حیام ان میسیجز کی وجہ سے کافی پریشان تھی۔ وہ عارض کو ان سب کے بارے میں نہیں بتانا چاہتی تھی۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس کے بارے میں کچھ بھی غلط سوچے۔

مگر وہ یہ بات کیسے بھول گئی تھی کہ وہ شخص اس کا محافظ تھا۔

آج بھی عارض 308 میں موجود ان کی کلاس کو پڑھا رہا تھا۔

عارض اپنا لیکچر پڑھا کر کلاس کی جانب رخ کر کے کھڑا ہوا تھا۔

دس منٹ ہیں آپ سب کے پاس ان کو نوٹ کریں اور پھر میں کچھ سوال بورڈ پر لکھوں گا پھر وہ آپ میں سے کچھ سٹوڈنٹس آ کر حل کریں گے۔

حیام کا دھیان ہمیشہ کی طرح آج بھی عارض کے دیے گئے لیکچر کی جانب نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ وہاں بیٹھی ایک ہی جگہ پر دیکھ رہی تھی اس کے دماغ میں آج بھی ہمیشہ کی طرح مستقیم کے کہے الفاظ گونج رہے تھے۔

آج اس کا کہا ہر لفظ جیسے حیام کو پاگل کر دینے کے در پر تھا۔

وہ پچھلے دو ماہ سے خود سے لڑ رہی تھی۔

تم پاگل عورت۔۔! تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی۔

حیام نے سختی سے اپنی آنکھیں میچی تھیں۔

تم نے ابھی میرا وحشی پن دیکھا ہی کہاں ہے لڑکی۔۔۔ اس نے بہت مشکل سے خود پر ضبط کیا تھا۔

دس منٹ بعد عارض نے بورڈ پر ایک سوال لکھا تھا اور اس کو حل کرنے کے لیے سدرہ کو بلایا تھا۔

اووو تو مس POA صاحبہ کو اپنی عزت کی پرواہ ہے کہیں میں ان کے ساتھ کچھ غلط نہ کر دوں۔

حیام نے ایک دم اس جانب دیکھا جہاں کھڑے ہو کر مستقیم نے اس سے یہ الفاظ کہے تھے حیام کی آنکھوں میں خوف تھا۔

خاموشی سے اس فائل پر سائین کرو اور اگر تم نے نہ کیے تو جس عزت کی تمھیں اتنی پرواہ ہے میں اس کی پرواہ بالکل بھی نہیں کروں گا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کا ایک لمحے کو دل لرزا تھا جیسے مستقیم بھی اس کے سامنے آجائے گا۔

تڑپو اور تڑپو تمھیں مجھ سے آج کوئی نہیں بچا سکتا۔

اس نے سب کی نظروں میں آئے بغیر اپنی آنکھ سے بہتا آنسو صاف کیا تھا۔

گڈ ٹرائے مگر آپ کے سوال میں کچھ غلطیاں ہیں۔۔۔

کون بتائے کا اس سوال میں سدرہ نے کیا غلطی کی ہے۔

کچھ سٹوڈنٹس نے ہاتھ اٹھایا تھا۔

ویسے تم بہت خوبصورت ہو POA صاحبہ۔ پھر کیا خیال ہے پہلے آپ اپنا پاور اوف اٹارنی ہونے کا فرض ادا کر دیں اس کے بعد کچھ وقت نہ گزارا جائے۔۔۔

میں۔۔۔!حیام ایک دم بولی تھی۔

ٹھیک ہے حیام آپ آکر اسے درست کریں۔

عارض کے حیام کو پکانے پر اس کا طلسم توٹا تھا۔

عارض نے خوف زدہ نظر آتی حیام کی جانب دیکھ کر کہا تھا۔

حیام جو چوتھی رو میں بیٹھی تھی خاموشی سے اٹھی اور اپنے قدم بورڈ کی جانب بڑھائے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت عارض رخ پھیرے بورڈ کی جانب دیکھ رہا تھا۔

حیام کے ذہن میں مستقیم کے الفاظ سے ایک طوفان برپا تھا۔

حیام نے بامشکل چند ہی قدم بڑھائے تھے جب وہ پورے قد کے ساتھ زمین بوس ہوئی تھی۔

گرنے کی آواز پر عارض نے مڑ کر دیکھا تھا۔

حیام۔۔۔!عارض چیختا اس کی جانب بڑھا تھا اور اس کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھا تھا۔

اس کے ماتھے پر گہری چوٹ آئی تھی شاید حیام کا سر بینچ کے ساتھ لگا تھا۔

حیام آنکھیں کھولیں۔عارض نے اس کا چہرہ تھپتھپایا تھا۔

حیام۔۔۔!عارض نے ایک بار پھر اسے تڑپ کر پکارا تھا۔

سب سٹوڈنٹس اپنی جگہ پر کھڑے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

نور جلدی جائیں میرے آفس سے فرسٹ ایڈ کِٹ لے کر آئیں۔

اپنے پروفیسر کی اس لڑکی کے لیے تڑپ دیکھ کر سب حیران تھے۔

افشاں پانی دیں۔

جی۔۔اس پر افشی نے فوراً پانی کی بوتل عارض کو تھمائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کا خون آج ایک بار پھر پہلے کی طرح عارض کے کپڑوں پر موجود تھا۔

حیام پلیز اٹھیں عارض اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار رہا تھا۔

اس وقت وہ سب سے بے نیاز اپنی زندگی کا سر تھامے تڑپ رہا تھا۔

پلیز ایک بار اور نہیں۔۔۔ اپنی آنکھیں کھولیں۔ ہمیں دوبارہ تکلیف میں مت ڈالیں۔

عارض کی آواز بھرائی تھی وہ مرد اپنی بیوی کی حالت پر رو دینے کے در پر تھا۔

میں بس آپ کا خوف دور کرنا چاہتا تھا۔

میں نے کبھی آپ کے لیے برا نہیں چاہا تھا حیام میں آپ کی آنکھوں میں اس واقعے کو لے کر بے خوفی دیکھنا چاہتا تھا۔

سب سٹوڈنٹس کبھی عارض اور کبھی حیام کو ہی دیکھ رہے تھے۔

عارض کی پشت پر کھڑے بہت سے سٹوڈنٹس باتیں بنا رہے تھے۔

عارض بھائی کلاس۔۔۔

زری کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر اپنے ارد گرد دیکھا تھا۔

وہاں موجود سب سٹوڈنٹس نے اس کی سرخ آنکھیں دیکھی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

Everybody leave and don't say a single word to anyone about it otherwise

I will treat you all very strictly

عارض ایک دم دھاڑا تھا۔

اس کے کہتے ہی سب سٹوڈنٹس دروازے میں جمع ہو گئے تھے۔

حیام۔۔۔!عارض نے ایک بار پھر اس کا چہرہ تھپتھپایا تھا۔

اتنے میں ہانپتی ہوئی نور کلاس میں داخل ہوئی تھی اس کے ہاتھ میں ایک باکس تھا جو اس نے عارض کو پکڑایا تھا۔

عارض نے ایک بار پھر حیام کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے تھے۔

تقریباً دس منٹ بعد اس کی کوششیں کامیاب ہوئی تھی اور حیام کو ہوش آیا تھا۔

حیام۔۔۔!اسے آنکھیں کھولتے دیکھ عارض اسے اپنے سینے میں چھپا گیا تھا عارض کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر حیام کے حجاب میں جذب ہوئے تھے۔

عارض نے فوراً اپنے آنسو صاف کیے تھے اور مسکرا کر حیام کو خود سے دور کرتے سہارا دے کر بینچ پر بیٹھایا اور اس کے ماتھے پر لگا زخم صاف کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ یہاں کلاس نہیں لیناچاہتی میں کل سے یہاں کلاس نہیں رکھوں گا۔

حیام عارض کی بات پر خاموشی سے اپنارخ پھیر گئی تھی۔

حیام۔۔!عارض نے نرمی سے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر اپنی جانب کیا تھا۔

آئی ایم سوری زندگی۔۔۔ کہتے ہی عارض نے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے جبکہ حیام خاموشی سے اپنے اتنی محبت کرنے والے شوہر کو دیکھ رہی تھی جو اس کی تکلیف پر بھی تڑپ گیا تھا۔

کلاس کے دروازے میں کھڑے سب سٹوڈنٹس یہ منظر حیرت سے دیکھ رہے تھے اور مختلف چہم گوئیاں کر رہے تھے۔

سر میریڈ ہیں اور پھر یہ سب۔۔۔ ایک لڑکی بولی تھی۔

کیا سر اپنی بیوی کو دھوکا دے رہے ہیں۔ دوسری لڑکی فوراً بولی تھی۔

کیاپتاحیام آپی ہی سر کی وائف ہوں۔۔۔ تیسری لڑکی ان کے بعد بولی تھی۔

مگر حیام نے ہمیں اس بارے میں کچھ نہیں بتایا۔

اس بار حیام کی کلاس کی لڑکی بولی تھی۔

اہمم اہمم۔۔!زری اپناگلہ کھنکھار کر انہیں ہوش کی دنیا میں لائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض بھائی باقی کا رومینس گھر جا کر کر لیجیے کا ہم ابھی سنگل لوگ ہیں۔

جلن محسوس کرتے ہیں۔

زری کی بات پر عارض مسکرایا تھا اور حیام کا ہاتھ تھام کر اسے کھڑا کرتے اپنے حصار میں لے کر باہر کی جانب بڑھا تھا۔

مگر دروازے میں سب سٹوڈنٹس کو کھڑا دیکھ رکا تھا یہ تو شکر تھا اتنا رش لگا دیکھ کوئی کلاس میں نہیں آیا تھا۔

عارض نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔ آپ سب اپنی اپنی جگہ پر جا کر بیٹھیں۔

وہ قدرے سکون سے بولا تھا۔

عارض کے کہتے ہی وہ مجمع اپنی اپنی جگہ پر آیا تھا۔

کلاس۔۔۔!

ان سب کے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھتے ہی عارض نے ان سب کو مخاطب کیا تھا۔

وہ جانتا تھا ان کے جانے کے بعد وہ کس طرح ان دونوں کے کردار کی دھجیاں اڑائیں گے۔

آپ سب مسز عارض سے ملنا چاہتے تھے۔

تو ملیے ان سے یہ ہیں مسز عارض احمد وہاب۔

Posted On Kitab Nagri

پوری کلاس کو ایک جھٹکا لگا تھا ان کے منہ کھل گئے تھے۔

ان سب کو حیرت میں چھوڑ کر عارض حیام کو تھامے باہر آ گیا تھا جبکہ حیام کا بیگ تھامے وہ تینوں بھی باہر آ گئی تھیں۔

حیام عارض کے آفس میں بیٹھی تھی۔عارض اس کے لیے جوس لے کر آیا تھا۔

کیا بات ہے زندگی۔۔۔؟عارض کے پکارنے پر حیام نے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

عارض میں مرنا نہیں چاہتی۔۔۔ پچھلے کئی دنوں سے میرے اندر سب کچھ مر رہا ہے۔

مجھے لگتا ہے وہ واپس آ جائے گا اور پھر سے میرے ساتھ وہ سب۔۔۔

عارض وہ مجھے پھر مارے گا۔

وہ مجھ سے میرا سب کچھ چھیننے کی کوشش کرے گا۔

میں۔۔میں مر جاؤں گی عارض۔

حیام رو رہی تھی۔اس کے الفاظ پر عارض تڑپ گیا تھا۔

آپ کو کوئی ہاتھ لگائے گا تو میں اس کی نسلوں کو تباہ کر دوں گا۔

عارض وقت گزر جاتا ہے مگر اس وقت کو بھولنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

حیام اس کا کالر تھامے اس کے سینے کے ساتھ لگی رو رہی تھی۔

عارض نے بھی روتی ہوئی حیام کو خود میں چھپایا تھا۔

حیام پلیز مت روئیں آپ کے آنسو میرے دل پر گر کے میری دھڑکنیں روکتے ہیں۔ عارض اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیر رہا تھا۔

میں کوشش کرتی ہوں اس سب کو بھولنے کی مگر بہت مشکل ہے یہ سب اور وہ۔۔۔ وہ ویڈیوز اور اس کے میسج۔۔۔اس کے پاس سب ہے عارض۔

وہ مجھے برباد کر دے گا۔

حیام کی بات پر عارض چونکا تھا۔

حیام کون سی ویڈیوز اور میسج۔۔؟

وہ اسی کی وجہ سے یہ سب۔۔

وہ ماضی۔۔

میرا ماضی۔۔۔

حیام بے ربط جملے بول رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نہیں تھاوہ آپ کاماضی وہ صرف ایک براوقت تھاجو گزر گیاہے۔

آپ کاماضی حال اور مستقبل سب صرف عارض احمد وہاب ہے۔

نہیں عارض وہ مجھے آپ سے دور کرناچاہتاہے۔

کوئی مجھے آپ سے دور نہیں کر سکتاحیام۔

وہ کوشش۔۔۔حیام کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب عارض بولا۔

وہ جو کوئی بھی ہے اسے چھوڑیں اور ہم اٹھیں ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔

نہیں عارض مجھے گھر جاناہے مجھے اور کہیں نہیں جانا۔

پلیز مجھے گھر چھوڑ آئیں۔

حیام منت بھرے انداز میں بولی تھی۔

اچھا اٹھیں میں آپ کو لے جاتاہوں۔عارض کے کہتے ہی حیام فوراًاٹھی تھی اور اپنابیگ کندھے پر ڈال کر جانے کے لیے تیار تھی۔

تقریباًآدھے گھنٹے میں وہ دونوں اس کے گھر موجود تھے۔

گھر پہنچتے ہی حیام اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اور عارض ایمان بیگم کے پاس بیٹھاانہیں ساری بات بتارہاتھا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی بھی وہ ان کے پاس بیٹھا تھا جب حیام کے کمرے سے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی تھی۔

عارض اور ایمان بیگم دونوں اس کے کمرے کی جانب بھاگے تھے۔

دروازہ کھولتے ہی ان کی نظر اپنے سامنے بکھرے شیشے کے ٹکڑوں پر گئی تھی۔

ان دونوں نے نظریں اٹھا کر حیام کی جانب دیکھا تھا۔

اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

حیام۔۔۔! ایمان بیگم اس کی جانب بڑھی تھیں۔ جب عارض نے ان کو روکا تھا۔

کیونکہ ان کے پاؤں میں جوتے موجود نہیں تھے اور وہاں کانچ بکھرا ہوا تھا۔

حیام کیا ہو گیا ہے آپ کو عارض دو قدم میں اس تک پہنچا تھا اور اسے بازوں سے تھاما تھا۔

مت چھوئیں مجھے عارض حیام نے اسے پیچھے کو دھکیلا تھا۔

یہاں مجھے اس وحشی نے چھوا تھا۔

مجھے اس نامحرم نے چھوا تھا۔

وہ روتے روتے اپنے بازو کو مسلتے دھاڑی تھی جیسے مستقیم کا لمس ابھی بھی وہاں موجود ہو۔

حیام۔۔۔! عارض نے اسے دوبارہ بازوں سے تھام کر جھنجوڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں اس کو اتنا اپنے سر پر سوار کر رہی ہیں وہ ایک برا وقت تھا جو گزر گیا ہے کہتے ہی عارض نے اسے اپنے سینے میں چھپایا تھا۔

ایمان بیگم ان دونوں کو وہاں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی تھیں وہ جانتیں تھی عارض اسے سنبھال لے گا۔

میں رونا چاہتی ہوں عارض اتنا کہ میرے ذہن سے اس دن کی ہر یاد مٹ جائے۔۔۔

مجھے کچھ یاد نہ رہے کوئی ایک لمحہ بھی نہیں۔۔۔

وہ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچے بلک رہی تھی۔

عارض نے ایک گہرا سانس لیا تھا اور اس کی گردن کی نس دبائی تھی۔

اگلے ہی لمحے حیام کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی۔ وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو کر ایک طرف کو جھول گئی تھی۔

عارض نے بہت احتیاط سے اسے بیڈ پر لیٹایا تھا اور اس پر کمفرٹر اوڑھایا تھا۔

پھر اس کے چہرے پر بکھرے بال سمیٹے تھے جو آنسوؤں کے ساتھ ہی کے چہرے پر چپکے ہوئے تھے۔

میں آپ کی آنکھ سے ایک آنسو نا بہنے دوں اور آپ اس یاد کے مٹنے تک رونا چاہتی ہیں۔

عارض نے اس کی بند مگر سوجھی ہوئی آنکھوں کو چھوا تھا۔

کمال کرتی ہیں آپ اپنی آنکھوں پر نہیں تو مجھ پر ہی ترس کھا لیا کریں۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا تھا اور پھر اس نے حیام کا فون تھاما تھا۔ فون کے والپیپر پر اس نے اپنی اور عارض کی زمل کی سالگرہ والی تصویر لگائی ہوئی تھی وہ مسکرایا تھا۔

عارض نے سب میسجز اپنے پاس کاپی کر کے ڈیلیٹ کر دیے تھے تاکہ حیام ان کو دیکھ کر مزید پریشان نا ہو اور وہ نمبر بھی بلاک کر کے ڈیل کر دیا تھا۔

عارض کافی دیر اس کے پاس بیٹھا رہا تھا۔

پھر جب نیچے آیا تو اس نے گل کو ہدایت دی کہ وہ احتیاط سے ان ٹکڑوں کو وہاں سے اکٹھا کر دے۔

جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی حیام کے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

گل کے جاتے ہی عارض ایمان بیگم کے پاس آیا تھا۔

ایک ہفتہ ہو چلا تھا حیام یونیورسٹی نہیں جا رہی تھی۔

اس وقت وہ پہلے سے کافی بہتر تھی۔

کئی دنوں سے اس شخص کا کوئی مسیج نہیں آیا تھا۔

اس لیے حیام کی زندگی واپس نارمل ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی بھی وہ اپنے کمرے میں بیٹھی ناول پڑھنے میں مصروف تھی جب اس کے فون پر کسی کی کال آئی تھی۔

پہلے تو اس نے کال کو سرے سے ہی اگنور کیا مگر بار بار آنے پر تنگ آکر اس نے کال اٹھائی تھی مگر بعلی کچھ نہیں تھی۔

ہیلو حیام۔۔۔ دوسری جانب سے ایک نسوانی آواز آئی تھی۔

حیام نے کان سے فون ہٹا کر نمبر دیکھا تھا۔

حیام میں ثنا بات کر رہی ہوں۔ عارض کی کلاس فیلو۔۔۔

جی بولیں۔۔۔؟ حیام فون واپس کان کے ساتھ لگاتی بولی تھی۔

ایکچیولی میں آپ سے اور عارض سے ملنا چاہتی ہوں کیا آپ عارض کے گھر آسکتی ہیں۔۔۔؟

کیا کام ہے آپ کو۔۔۔؟ حیام نے اس کے سوال پر سوال کیا تھا۔

وہ میں آپ کو مل کر ہی بتاؤں گی۔

آپ ایک بار عارض سے پوچھ لیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے میں آجاؤ گی۔

میری اس سے بات ہو گئی ہے۔ حیام کو حیرت ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے میں ایک بجے تک آ جاؤں گی۔۔۔ حیام کے راضی ہوتے ہی ثنا کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ آئی تھی۔

اوکے تھینک یو حیام کہتے ہی ثنا نے فون کاٹ دیا تھا۔

ایک بجے سے پہلے ہی حیام عارض کے گھر موجود تھی۔

سب سے پہلے وہ رانم صاحبہ سے ملی تھی اور اس کے بعد وہ عارض کے کمرے میں گئی تھی مگر خالی کمرہ دیکھ کر وہ لاونج کی جانب آئی تھی۔

حیام لاونج میں کھڑی تھی جب اسے کچن سے کچھ آوازیں آئی تھی۔

اس نے اپنے قدم کچن کی جانب بڑھائے تھا۔

کچن کاونٹر کے سامنے کھڑا عارض کافی پھینٹنے میں مصروف تھا۔

مجھے بھی ایک کپ کافی مل سکتی ہے مسٹر ہزبینڈ۔۔۔

حیام کی آواز پر عارض نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

What a pleasant surprise Leben.

کپ وہی کاؤنٹر پر رکھ کر عارض حیام کی جانب بڑھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کے قریب آتے ہی عارض نے حیام کو گلے لگا کر اس کے حجاب پر اپنا لمس چھوڑا تھا۔

عارض۔۔۔!ہمیشہ کی طرح حیام عارض کے محبت بھرے لمس پر خود میں سمٹی تھی۔

عارض مسکرایا تھا۔

کوئی آجائے گا۔۔۔کوئی بھی نہیں آئے گا بس میں اور مماہی گھر ہیں اور مما سے تو آپ مل ہی آئیں ہوں گی۔

تو وہ نیچے نہیں آئیں گی۔

آپ کو کیسے پتا اور بھابھی کہاں ہیں۔۔۔؟

آپ کی بھابھی صاحبہ کی دو ہفتے بعد کی امریکہ کی فلائٹ ہے تو اس لیے وہ اپنے مما بابا کے گھر گئی ہوئی ہیں۔

اور جہاں تک بات ہے مما کی تو وہ اپنے بیٹے اور بہو کے درمیان ہڈی تھوڑی بنیں گی۔

عاض۔۔۔!حیام نے اسے گھورا تھا۔

اتنے پیار سے مت دیکھا کریں زندگی بندہ پہلے ہی آپ کے عشق میں مبتلا ہے۔

اچھا جی۔۔۔حیام کھکھلائی تھی۔

مگر وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ اس کی یہ کھکھلاہٹ بس کچھ ہی دیر کی مہمان تھی۔

ویسے ایک بات تو بتائیں آج ہمارے غریب خانے کو آپ نے اتنا بڑا اشرف کیسے بخش دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے اسے دیکھتے سوال کیا تھا۔

خیر اب یہ غریب خانہ تو کہیں سے نہیں لگتا اور۔۔۔ابھی حیام کچھ بولنے ہی والی تھی جب وہ دونوں لاؤنج سے آتی آواز کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

وہ دونوں اگلے لمحے لاونج میں موجود تھے۔

وہاں سامنے ہی ثنا موجود تھی۔

ان دونوں کے آتے ہی ثنا نے زہر خند نظروں سے حیام کو دیکھا تھا۔

کیسے ہو مسٹر اینڈ مسز۔۔۔؟

ثنا ان دونوں کی جانب دیکھتے بولی تھی۔

اس کے لہجے میں کچھ تھا جو ان دونوں نے ہی جواب نہیں دیا تھا۔

تم یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔؟ عارض نے اسے دیکھتے سوال کیا تھا۔

ویسے بہت ڈھیٹ ہے تم دونوں کی محبت کتنا برباد کرنا چاہا میں نے تم دونوں کے رشتے کو مگر نہیں۔۔۔

کیا کہا تھا تم نے عارض تمھارے سامنے میری کوئی اوقات نہیں۔۔۔

اور یہ تمھاری ملکہ ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور آج میں تمھارے ہی سامنے تمھاری اس ملکہ کو تباہ کروگی اور تم کچھ نہیں کر پاؤ گے۔

وہ قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔

حیام نے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے عارض کی جانب دیکھا تھا۔

عاض۔۔۔!حیام نے اسے پکارا تھا۔

پریشان نہیں ہوں میں سنبھال لوں گا

کہتے ہی وہ حیام کے سامنے آیا تھا۔

دفع ہو جاؤ ثنا ذیشان۔۔۔عارض دھاڑا تھا۔

اوہ۔۔۔میں ڈر گئی۔

ثنا نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی تھی اور پھر قہقہہ لگایا تھا۔

تم۔۔۔جانتی ہو حیام تمھیں وہ سب میسج اور پکس کس نے بھیجی تھی۔

نہیں جانتی ناں۔وہ سب میں نے کیا تھا۔حیام پر حیرت کا ایک پہاڑ ٹوٹا تھا۔

اس دن اس کلاس میں میں نے ہی مستقیم کو تمھیں مارنے کے لیے بھیجا تھا مگر وہ تو اپنا ہی مطلب حل کرنا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

گھٹیا عورت۔۔۔حیام نے آگے بڑھ کر اسے ایک تھپڑ مارا تھا۔

اس کے بعد حیام کوئی اور رد عمل ظاہر کرتی ثنا نے فوراً گن نکال کر اس کی کنپٹی پر رکھی تھی اور اسے بازو سے دبوچا تھا۔

یہ دیکھ کر عارض حیام کی جانب بڑھا تھا۔

اتنا شور سن کر رانم وحید بھی اپنے کمرے سے نکل آئی تھی۔

مگر سیڑھیاں اترتے اپنے سامنے کا منظر دیکھ کر چونکی تھیں ان کے قدم تھمے تھے۔

وہی رک جاؤ عارض نہیں تو تمھاری ملکہ اس دنیا سے فنا ہو جائے گی۔

تم حیام کو کچھ نہیں کہو گی۔۔

اوو تو تم تڑپ رہے ہو۔

اچھی بات ہے تڑپو میں بھی ایسے ہی تڑپتی ہوں تمھیں اس کے ساتھ دیکھ کر۔

چھوڑ دو حیام کو کیا چاہتی ہو تم۔۔۔؟

طلاق۔۔۔!طلاق دو تم اس کو۔

میں مر کر بھی ایسے نہیں کروں گا۔۔۔عارض دھاڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مت دو۔۔اسے تمھاری زندگی سے نکالنے کے لیے میرے پاس دوسرا حل بھی ہے۔

میں اسے مار دیتی ہوں۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

خبردار تم نے کچھ ایسا کیا تو۔۔۔عارض اس وقت بے بسی کی انتہا پر خود کو محسوس کر رہا تھا۔

آگے مت بڑھنا وہی پر رہو عارض احمد وہاب اور اس دو ٹکے کی لڑکی کو طلاق دو۔

تمیز سے نام لو ان کا بیوی ہیں یہ میری۔۔۔

مگر اب نہیں رہے گی۔

طلاق سے بہتر ہے تم مار دو مجھے۔۔۔حیام چلائی تھی۔

اوکے جیسے تمھاری مرضی۔۔۔ثنا نے گن لوڈ کی تھی۔

میں دیتا ہوں طلاق تم ان کو چھوڑ دو۔

خبردار عارض۔۔۔!سیڑھیوں میں کھڑی رانم وحید چلائیں تھی۔

مما میں بے بس ہوں میرے لیے حیام کی زندگی زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

عارض نے زخمی نظروں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔

عارض طلاق سے میرا مر جانا بہتر ہے کم سے کم آپ کا نام تو مجھ سے الگ نہیں ہو گا۔

میں عارض احمد وہاب اپنے پورے ہوش و حواس میں حیام احمد حیات۔۔۔

نہیں عارض۔۔۔حیام کی آنکھوں میں آنسو جمع ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

توکیاوہ سب خوشیوں کو محسوس کرنے سے پہلے انہیں کھو دینے والی تھی۔

اس دن جب عالیان گھر گیا تھا اس کے سر پر گویا سارا آسمان گرا تھا۔

ماما میں ایسا کچھ نہیں کروں گا وہ چیخا تھا۔ کیا مطلب نہیں کرنا۔۔۔؟ میں نے تمھاری خالہ کو زبان دی ہے کہ میں ہادیہ کو اپنی بیٹی بناؤں گی۔

مما آپ مجھ سے ایک بار تو پوچھ لیتی۔ عالیان نے اپنی ماں کی جانب رخ کیا تھا۔ اور ویسے بھی مماوہ مجھ سے کم سے کم چھ سال چھوٹی ہے میں اس سے شادی نہیں کروں گا۔

مگر میں نے تمھاری خالہ کو بول دیا ہے مجھے ہادیہ اپنے بیٹے کے لیے چاہیے۔

مما آپ نے ان کو یہ نہیں بولا کس بیٹے کے لیے چاہیے ہے۔

اس لیے میری طرف سے معذرت ہے میں ہادیہ سے شادی نہیں کر سکتا آپ یشل اور ہادیہ کی شادی کروا دیں۔

فاطمہ صاحبہ حیرت سے عالیان کو دیکھ رہی تھیں۔

عالیان تم کسی اور سے شادی کرنا چاہتے ہو۔ اسے اپنی ماں سے اتنے ڈایرکٹلی سوال کی امید نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہونق بنا ان کو دیکھ رہا تھا۔

مجھے بتاؤ عالیان کیا تم کسی میں اینٹرسٹڈ ہو۔

جی مما۔۔۔وہ سر جھکا گیا تھا۔

کون ہے وہ۔۔۔؟وہ گرجی تھیں۔

یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔۔۔

بس یہ دن دیکھنا رہ گیا تھا۔ معلوم نہیں کون ہے کیسے کردار کی مالک ہے کس خاندان کی ہے اور تم چل دیے محبت کرنے۔

مما۔۔۔!عالیان کو صدما لگا تھا۔

وہ بہت اچھی لڑکی ہیں۔۔ آپ بے شک ارمان سے پوچھ لیں وہ بھی جانتا ہے۔

اس وقت وہ اور فاطمہ صاحبہ ہی گھر تھیں اس لیے عالیان کے آتے ہی انہوں نے دھماکا کیا تھا۔

میں کیوں ارمان سے پوچھوں۔۔۔

جیسے میں اسے جانتی نہیں ہوں تمھارا ہی چمچہ ہے اس لیے تمھاری ہی زبان بولے گا۔ مما آپ عارض سے پوچھ لیں نہیں بلکہ حیام بھابھی سے پوچھ لیں وہ کیسی لڑکی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میں عارض کی بیوی سے کیوں پوچھوں۔۔؟وہ دھاڑی تھیں۔

کیونکہ وہ انہی کی دوست ہے۔

عالیان مجھ سے اب پیٹو گے تم اور اتنے بڑے تم کب سے ہو گئے ہو کہ اپنے فیصلے خود کرو گے۔

مما یہ میری پوری زندگی کا سوال ہے اور میں اس پر کوئی سمجھوتا نہیں کروں گا۔

دفع ہو جاؤ عالیان اور مجھے اپنی شکل مت دیکھانا۔

عالیان چپ کر کے ان کو دیکھتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

عالیان اپنے کمرے میں بیٹھا آفس کا کام کر رہا تھا جب یشل کمرے میں داخل ہوا تھا۔

Hi young man, what's going on....

تمیز سے بات کیا کرو یشل تمھارا بڑا بھائی ہوں عالیان غصے سے بولا تھا۔

ارے بھائی کیا ہو گیا ہے آپ اتنے جلے بھنے کیوں بیٹھے ہیں۔یشل اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

تو اور کیا کروں اماں نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے۔

کیا کہہ دیا ہماری پیاری اماں جان نے آپ کو۔

کہا نہیں ہے میرے بھائی بلکہ بومب بلاسٹ کیا ہے میرے اوپر۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا بتائیں تو ہوا کیا ہے۔

وہ مجھے کہہ رہی ہیں کہ ہادیہ سے شادی کرلوں۔ تم ہی بتاؤ میں کیسے کرلوں میں کسی اور کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔

تو آپ نے ان کو ہماری بھابھی ٹوبی کا بتانا تھا۔

بتا چکا ہوں بس ان سے گالیاں سننے کی کثر رہ گئی تھی۔

اچھا بھائی آپ پریشان نہیں ہوں میں کچھ کرتا ہوں۔

نجانے وہ اپنے دل میں کیا عزم کرتا اٹھا تھا۔

یشل تم کیا کرنے والے ہو۔

ڈونٹ وری بھائی ایک کامیاب وکیل کا بیٹا ہوں اپنی بات منوانا خوب اچھے سے جانتا ہوں۔

یشل کی بات پر عالیان سر جھٹک کر رہ گیا تھا۔

مگر وہ جانتا تھا اس کا بھائی کچھ غلط نہیں کرے گا اور اسے بھی بچائے گا۔

رات کھانے کی میز پر وہ چاروں موجود تھے۔ جب یشل بولا۔

مما میں سوچ رہا ہوں بھائی کی شادی کر دینی چاہیے کم سے کم ان کی بیوی آپ کے ساتھ ہاتھ تو بٹایا کرے گی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ چھپکلی تو کچھ کرتی ہی نہیں۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

باز آجاؤ یشل بڑی ہے وہ تم سے۔ویسے میں نے بھی اس کی شادی کا سوچا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اس کے مزاج ہی نہیں مل رہے۔

مما میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں میں ہادیہ سے شادی نہیں کروں گا۔

کیوں کیا کمی ہے میری بچی میں۔

گھر کی دیکھی بھالی سلجھی ہوئی بچی ہے۔

فور گاڈ سیک مما۔

عالیان نے اپنا چمچ پلیٹ میں واپس رکھا تھا۔

ایک منٹ ایک منٹ کس ہادیہ کی بات ہو رہی ہے۔

ارمان اور ارسلان کی بہن ہادیہ کی۔

عالیان دانت پیس کر بولا تھا۔

کیا۔۔۔؟یشل چیخا تھا۔

مما آپ میرے ساتھ ایسے کیسے کر سکتیں ہیں۔

یشل اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

کیا مطلب یشل۔۔۔؟فاطمہ صاحبہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مما آپ میری محبت کو بھائی کے حوالے کیسے کر سکتیں ہیں۔

میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گا۔

جہاں فاطمہ صاحبہ کا منہ کھلا تھا وہاں عالیان نے بھی یشل کو دیکھا تھا۔

یعنی وہ واقعی اپنے بھائی کی محبت بچانے کے لیے اپنی قربانی دینے والا تھا۔

کیونکہ اگر یشل کو واقعی ہادیہ سے محبت ہوتی تو وہ سب سے پہلے عالیان کو ہی اس بارے میں بتاتا۔

مما میں آپ کو کبھی بھی ایسا نہیں کرنے دوں گا۔

ہادیہ جاوید مغل صرف اور صرف محمد یشل خالد کی ہے۔

فاطمہ صاحبہ تو اپنے سپوتوں کے انکشافات پر ہی حیران تھیں۔

جبکہ انزلہ مزے سے سب انجوائے کرتے کھانا کھا رہی تھی۔

تم دونوں بھائی مجھے پاگل کر کے چھوڑوں گے۔۔۔فاطمہ صاحبہ نے اپنا سر تھاما تھا۔

مما پلیز میری محبت میرے دامن میں ڈال دیں یشل اٹھ کر ان کے پاس آیا تھا۔

فاطمہ صاحبہ نے ایک بار یشل کی جانب دیکھا تھا جو ان کے قدموں میں بیٹھ چکا تھا۔

ٹھیک ہے دو ہفتے بعد جمعہ کے دن تمھارا اور ہادیہ کا نکاح ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے اپنا فیصلہ سنایا تھا۔

مگر مما ایک بار خالہ سے بات کرلیں۔

عالیان ان کو دیکھتا بولا تھا۔

کرلوں گی میں بات تمھارے مشوروں کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔

وہ خفا خفا سی بولیں تھیں۔

کھانے کے بعد عالیان یشل کے کمرے میں موجود تھا۔

یشل یہ سب کیا تھا۔۔؟ کیا تم واقعی ہادیہ سے محبت کرتے ہو؟

ارے نہیں بھائی ایک بار اس چوزی کو دیکھیں اور میں کہاں خوبصورت خوبرو نوجوان۔

یشل۔۔۔!عالیان نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

یہ سارا کیا معاملہ ہے۔۔۔؟ انزلہ بھی اندر آتے بولی تھی۔

چھپکلی یہ ہم بھائیوں کا معاملہ ہے تم اپنے کمرے میں جاؤں۔

چوزے تم یہ مت بھولو بڑی ہوں تم سے اور جس لڑکی کو تم چوزی کہہ رہے تھے نہ وہ تم سے دس درجے خوبصورت ہے۔

Posted On Kitab Nagri

لو جی---

بھائی کی کوئی قدر ہی نہیں ہے۔یشل منمنایا تھا۔

تم دونوں خاموش رہو گے تھوڑی دیر کے لیے۔

اور تم---عالیان یشل کی جانب گھوما تھا۔

کیا تم واقعی ہادیہ سے محبت کرتے ہو---

نہیں بھائی۔

وہ کندھے اچکا کر اپنے بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔

پھر وہ ساری جو باہر بکواس کی تھی اس کا مطلب---؟عالیان نے اسے گھورا تھا۔

کچھ بھی نہیں وہ بس آپ کی محبت کو بچانے کے لیے---یشل نے کندھے اچکائے تھے۔

یشل---عالیان اس کی جانب گھوما تھا۔

تم پاگل تو نہیں ہو گئے ہو۔

کسی اور طریقے سے میں خود ہی معاملہ حل کر دیتا تمھارا ہادیہ سے جھوٹی محبت کا دعویٰ کرنا ضروری تھا۔

معلوم نہیں---یشل نے بے نیازی سے کندھے اچکا دیے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

میں عارض احمد وہاب اپنے پورے ہوش وحواس میں حیام احمد حیات کو کبھی بھی تلاق نہیں دوں گا۔۔۔

عارض کے الفاظ پر حیام کے وجود میں سکون کی لہر اٹھی تھی۔

ثنا بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپی تھی۔

اس نے حیام کا بازو ایک جھٹکے سے چھوڑا تھا اور دونوں ہاتھوں سے گن تھام کر اس کے دل کے مقام کا نشانہ لیا تھا۔

وہ گولی چلانے ہی والی تھی جب کسی نے اس کے ہاتھ سے گن چھینی تھی۔

ثنا نے مڑ کر دیکھا تھا۔

وہاں زین اور عالیان کھڑے تھے اور ثنا کی گن عالیان کے ہاتھ میں تھی۔

اتنے میں رانم وحید اترتی نیچے آئیں تھی اور ثنا کے منہ پر دو تھپڑ رسید کیے تھے۔

میرے بیٹے اور بیٹی کا گھر تباہ کرنے کا خیال آئیندہ اپنے دماغ میں لانا بھی مت ورنہ تمھارا بہت برا انجام ہو گا۔

مما اس کو دوبارہ کچھ کرنے کا موقع ملے گا تو یہ کرے گی ناں۔

میں اس کو پولیس کے حوالے کرو گا اور اس پر

Posted On Kitab Nagri

Attempt to murder

کا چاج بھی لگواؤں گا۔

کوئی ثبوت ہے تمھارے پاس مسٹر عارض۔۔۔ ثنا کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی۔

تم ایک امریکن بیزنس مین کے گھر میں کھڑی ہو اور تم نے اسی کی بیوی کو قتل کرنے کی کوشش کی ہے اور اس وقت اس لاونچ میں لگے تمام کیمرے اس بات کے گواہ ہیں۔

اگر میں یہ ریکارڈنگ پاکستان ایمبیسی یا امریکن ایمبیسی میں جا کر دیکھا دوں تو سوچ لو تمھارا کیا انجام ہو گا عارض چلایا تھا۔

نہیں تم ایسا کچھ نہیں کرو گے عارض۔۔۔ ثنا جواباً چلائی تھی۔

میں نے تمھیں پہلے ہی کہا تھا میری بیوی پر گندی نظر رکھنے پر میں تمھیں تباہ کر دوں گا اور اب عارض احمد وہاب تمھیں تباہ کر کے ہی رہے گا کہتے ہی عارض نے ایک نمبر پر کال کی تھی۔

اگلے چند ہی منٹوں میں وہ ثنا ذیشان کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے بند کروا چکا تھا۔

سب کچھ نارمل ہونے کے بعد زین اور عالیان بھی اپنے گھر کے لیے نکل گئے تھے۔

ان کا ارداہ باہر کھانا کھانے کا تھا جو اب ملتوی ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین اور عالیان کے جانے کے بعد حیام عارض اور رانم وحید نے بہت ہی خاموشی میں کھانا کھایا تھا۔

کھانے کے بعد رانم وحید اپنے کمرے میں چلی گئیں تھیں جبکہ ملازمہ کے برتن اٹھاتے ہی حیام کچن میں گئی تھی۔

حیام نے رانم وحید کے لیے چائے بنائی تھی چائے ان کو دے کر وہ اپنے اور عارض کے لیے کافی بنا کر پورے حق سے اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

عارض اس وقت کنٹرولر تھامے فیفا کھیلنے کی تیاری کر رہا تھا۔

حیام کے آتے ہی اس نے کنٹرولر ایک جانب رکھا اور اپنے ساتھ حیام کو بیٹھنے کی جگہ دی تھی۔

وہ دونوں اس وقت بیڈ کے ساتھ نیچے کشنز لگا کر اس پر بیٹھے ہوئے تھے۔

کچھ دیکھیں گی آپ۔۔۔؟ عارض نے HDMI چینج کر کے حیام کی جانب اینڈرویڈ ٹی وی کا ریموٹ بڑھایا تھا۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شیور میں ایک کے سیریز دیکھ رہی تھی اس کی لاسٹ ایپیسوڈ رہتی ہے اگر آپ کو مسئلہ نہ ہو تو دیکھ لوں۔

شیور۔۔۔!عارض نے کندھے اچکا کر کافی کا ایک گھونٹ بھرا تھا۔

حیام نے اپنے فون کی سکرین ٹی وی پر کاسٹ کی تھی ڈرامے کی قسط چلنا شروع ہوئی تھی۔

حیام۔۔۔!کافی کا گھونٹ بھرتے عارض نے اسے مخاطب کیا تھا۔

کے ڈرامے تو کورین میں ہوتے ہیں آپ کو یہ ہندی ڈبڈ میں کہاں سے ملا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے ڈرامہ روکا تھا۔

تھوڑی محنت کرنی پڑی تھی مگر مل گیا تھا۔اب چپ کر کے دیکھے ناں۔

عارض کبھی ڈرامے کو تو کبھی حیام کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔

ڈراما دیکھتے بمشکل پچیس چھبیس منٹ ہی ہوئے تھے حیام نے اپنا سر عارض کے کندھے پر رکھ دیا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد عارض کو اپنے کندھے پر نمی محسوس ہوئی تھی۔

حیام۔۔۔!عارض نے اسے پکارتے ہی اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر اپنے سامنے کیا تھا۔

اس کا سارا چہرا آنسوؤں سے تر تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

کیاہوازندگی ایسے کیوں رورہیں ہیں آپ۔۔۔عارض پریشان ہو گیا تھا۔

آپ نے دیکھاناں وہ دونوں مرگئے۔۔۔عارض حیام کی بات پر ہونکوں کی طرح اس کی شکل دیکھ رہا تھا۔

یام میری زندگی یہ تو بس ایک ڈرامہ ہے۔

پھر بھی ان کا کریکٹر بہت اچھا تھا۔

اگلے دس منٹ وہ روتے روتے عارض سے ان کی موت پر سوں سوں کرتے ناک سے بحث کرتی رہی تھی۔

عارض کو اس وقت پر افسوس ہوا تھا جب اس نے حیام کو ریموٹ دیا تھا۔

اگلے پورے ڈیڑھ گھنٹے میں جب جب بھی ہیروئن کو ہیرو کی یاد آتی تھی حیام کے آنسو پہلے باہر آجاتے تھے۔

عارض اس کی اس حالت سے عاجز آگیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

قسط کے آخر میں جب اسے پتا چلا تھا کہ وہ دونوں زندہ تھے تو وہ بے اختیار عارض کے گرد خوشی سے بازو حائل کر گئی تھی۔

عارض۔۔۔!وہ باقاعدہ اسے ہلا رہی تھی۔

عارض تو اس کی حرکتوں پر ہی حیرت میں تھا کہ وہ کر کیا رہی ہے۔

اسے سہی لگتا تھا وہ بعض دفاع واقعی حیام کو سمجھ نہیں پاتا تھا۔

یونہی ایک دوسرے کے سنگ انہوں نے اپنے زندگی کے اوراق پر کتنے ہی سنہری لمحے لکھے تھے۔

اگلے دن وہ سب گراؤنڈ میں بیٹھے ہوئے تھے۔

ارمان وہاں موجود نہیں تھا۔

عالیان بہت ہی دکھی آتماوالی شکل بنا کر بیٹھا ہوا تھا۔

عالیان تمھیں کیا ہوا ہے۔

دکھی آتماوالی شکل کیوں بنا کر بیٹھے ہو۔۔۔؟

کچھ نہیں یار اگر کل یشل ناں بچاتا تو میرا کیا ہوتا۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں ایسا کیا ہو گیا ہے۔

عارض نے اپنا فون ایک جانب رکھا تھا۔

اتنے میں ارمان بھی ان کے پاس آیا تھا۔

اسلام علیکم کیسے ہو تم سب۔۔۔ ارمان عالیان کے ساتھ بیٹھا تھا۔

ہم تو ٹھیک ہیں البتہ عالیان ٹھیک نہیں لگ رہا۔

اس کو کیا ہوا۔۔۔ ساتھ ہی ارمان اس کی جانب گھوما تھا۔

کیوں بھئی میں نے سنا ہے کل میری بہن کے سسرال میں بھونچال آیا ہوا تھا۔

کمینے انسان کیسے دوست ہو تم۔۔۔؟

تم مجھے بتا نہیں سکتے تھے۔

یاں ان کو روک دیتے۔

مجھے تمھارے اوپر پورا یقین تھا کہ تم سب سنبھال لو گے۔

ہاں اور اگر ان سب میں میرا ہارٹ فیل ہو جاتا۔

ہوا تو نہیں ناں۔۔۔ ارمان نے کندھے اچکائے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

تم نہیں جانتے مما میرے پلے اس کو زبردستی باندھنے پر تلی ہوئی تھی۔

پھر یشل نے سب کچھ سنبھالا۔

کیا مطلب۔۔؟عارض اور زین ایک ساتھ بولے تھے۔

اس پر عالیان نے ان دونوں کو ساری کہانی بتائی تھی۔

اہووو۔۔یشل صاحب دولہا بننے والے ہیں۔

ہاں جی بالکل ہمارا کچھ ہو نہیں رہا وہ جناب کہتے ہیں میں ہی دولہا بن جاؤں۔

تمھارا سب کچھ بچانے کے لیے وہ قربانی دے رہا ہے کتنے احسان فراموش ہو تم۔

ہاں جی اب تمھیں مجھ سے زیادہ اپنا بہنوئی عزیز ہو گیا ہے۔۔۔عالیان نے آنکھیں گھومائی تھیں۔

چل دفع ہو یہاں سے میرے دکھ کو مزید نہ بڑھا۔

عالیان نے اسے ٹھڈا مارا تھا۔

کیا زمانہ آگیا ہے۔ارمان اسے گھورا کر وہاں سے اٹھا تھا۔

عالیان کیوں غصہ کر رہا ہے بچارے پر اس سب میں ارمان کا کیا قصور ہے۔

غصہ مجھے اس پر اس لیے ہے کہ اس نے مجھے اس ساری کھچڑی کے پکنے سے پہلے اطلاع نہیں دی۔

Posted On Kitab Nagri

چلو چھوڑو اس بات کو تم نکاح کی تیاری کرو باقی سب خیر ہو گی۔

کس کا نکاح ہے۔۔۔حیام نور زری اور افشی ان سب کے قریب آکر رکی تھی۔

میری مما کے ہینڈ سم بیٹے کا۔۔۔عالیان چڑھ کر بولا تھا۔

مگر کسی کو بھی یہ بات سمجھ نہیں آئی تھی کہ اس نے کس انداز میں یہ بات کہی ہے۔

سب حیران ہوئے تھے۔۔ اتنے میں عالیان کا فون بجا تھا۔

اس نے فون اٹھایا تھا نجانے دوسری جانب سے کیا کہا گیا تھا جس پر وہ بولا تھا۔

جی مما آرہاہوں۔۔۔

کہتے ہی وہ اپنا بیگ کندھے پر ڈالے اٹھا تھا۔

کہاں جارہے ہو عالیان۔۔۔؟زین نے اسے دیکھتے سوال کیا تھا۔

گھر۔۔۔!اس نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

ابھی۔۔؟عارض نے اس سے سوال کیا تھا۔

ہاں تو اب نکاح سر پر ہے اس کی تیاری بھی تو کرنی ہے ناں کہتے ہی عالیان وہاں سے چلا گیا تھا۔

افشاں خاموشی سے اس کو جاتا دیکھتی رہی تھی اور پھر خود بھی وہاں سے چلی گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

باقی سارا دن ان سب کے درمیان اس موضوع پر کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

عارض یونیورسٹی سے جلدی نکل کر آفس چلا گیا تھا جبکہ حیام اپنے سب لیکچرز سے فری ہو کر وہاں آئی تھی۔

اپنی گاڑی پارک کرتے حیام نے اپنا حجاب درست کیا تھا اور اپنا بیگ اور لیپ ٹاپ اٹھا کر باہر نکلی تھی۔

اسلام علیکم میم۔۔۔!

دروازے پر کھڑے گارڈ نے ادب سے اسے سلام کیا تھا اور حیام کے لیے دروازہ کھولا تھا۔

حیام قدم قدم چلتی میٹنگ روم میں داخل ہوئی تھی۔

وہاں سب لوگ بیٹھے اس کا انتظار کر رہے تھے۔

عارض سربراہی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

حیام کے اندر آتے ہی سب نے ادب سے کھڑے ہو کر اسے سلام کیا تھا۔

سب کے بیٹھتے ہی عارض اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

عارض کے ساتھ کام کرنے والا ہر شخص اس کا احترام کرتا تھا اور اس کے آنے پر اس کے احترام میں کھڑا ہوتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر وہ ہمیشہ اپنی بیوی کے آنے پر اس کے احترام میں کھڑا ہوتا تھا۔

سحر نے حیام کے ہاتھ سے اس کا بیگ لیا تھا۔

حیام قدم قدم چلتی عارض کی خالی جگہ پر جا بیٹھی تھی۔

جہاں وہ مغرور شہزادہ اپنی پوری شان کے ساتھ براجمان ہوتا تھا وہاں آج اسی شان کے ساتھ اس کی بیوی نے اپنا قبضہ جمایا تھا۔

اس لڑکی کے علاوہ اور کون سا انسان ایسا تھا جو عارض احمد وہاب کی جگہ پر بیٹھنے کی جرات کر سکتا تھا۔

عارض کرسی کی پشت پر بازو ٹکائے کھڑے ہوتے مسکرایا تھا۔

میٹینگ شروع ہوئی تھی۔

دونوں نے ہی اس پراجیکٹ کو لے کر اپنی اپنی رائے پیش کی تھیں۔

میٹینگ کے بعد وہ دونوں آفس میں آئے تھے جس کے بلینڈرز پہلے سے ہی گرے ہوئے تھے۔

حیام کرسی پر گرنے والے انداز میں بیٹھی تھی اور اس نے اپنا سر کرسی کی پشت پر ٹکایا تھا۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ عارض کی جگہ پر بیٹھی تھی جبکہ عارض اس کے سامنے ٹیبل کے دوسری جانب بیٹھا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کو کچھ یاد آیا تھا وہ ایک دم سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔

سر ویسے میں آپ سے ایک سوال پوچھوں۔ حیام نے اپنے چہرے کے نیچے اپنی ہتھیلیاں جمائیں تھیں۔

جی پوچھیں۔۔۔؟ عارض نے اسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا تھا۔

آپ کو کس نے کہا تھا مجھے سب سے لمبے ٹاپک کی اسائنمنٹ دیں کہتے ہی حیام نے اپنا ہاتھ بہت زور سے ٹیبل پر مارا تھا۔

صبح والا غصہ ایک بار پھر عود کر آیا تھا۔

آرام سے زندگی لگ جائے گی۔

آپ کو نہیں معلوم کہ میں کتنا بیزی ہوتی ہوں۔

یہ پکڑیں میرا لیپ ٹاپ جتنی دیر میں اس پروجیکٹ کے پیپرز پڑھ رہی ہوں آپ میری اسائنمنٹ بنائیں۔

کیا زمانہ آگیا ہے ایک سٹوڈنٹ اپنے ٹیچر کو ہی اس کی اسائنمنٹ بنانے کو بول رہی ہے۔

جی نہیں ایک بیوی اپنے شوہر کو بول رہی ہے۔

اوہ اچھا پھر ٹھیک ہے میں ایک شرط پر آپ کی اسائنمنٹ بناؤں گا۔

کون سی شرط۔۔۔؟ حیام نے اسے گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں اب اتنی محنت سے آپ کی اسائنمنٹ بناؤ گا تو مجھے انعام تو ملنا چاہیے ناں۔

کون سا انعام حیام نے اسے گھورا تھا۔

اسائنمنٹ بنا کر بتاؤں گا تا کہ آپ انکار نہ کر سکیں۔

سیدھا کہہ دیں آپ کو کافی پینی ہے۔حیام نے اسے عینک کے پیچھے سے گھورا تھا۔

عارض نے اس کا لیپ ٹاپ اپنی جانب کیا تھا۔

اللہ میری بیوی کو تھوڑی عقل دے شادی شدہ ہو کر بھی مجھے انعام میں ایک کپ کافی دے رہی ہے عارض

بڑبڑایا تھا۔

اس کی بڑبڑاہٹ پر حیام نے اسے گھورا تھا۔

پھر کیا چاہیے آپ کو۔۔۔؟

اپنی محبت کا جواب محبت میں۔اس وقت عارض کی آنکھوں میں پورے جہاں کی چمک سمٹ آئی تھی۔

وہ جھینپ گئی تھی۔

زیادہ پھیلیں مت۔اسائنمنٹ بنائیں ورنہ آفس سے باہر نکال دوں گی۔

منہ بنا کر عارض اس کی اسائنمنٹ بنانے لگ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

گھنٹے میں وہ حیام کی اسائنمنٹ بناچکا تھا۔اتنے میں حیام بھی اپنا کام کر چکی تھی پھر وہ اپنے اور عارض کے لیے دو کپ کافی کے بنا کر لائی تھی۔

وہ دونوں وہی صوفے پر بیٹھ کافی پی رہے تھے جبکہ ساتھ ساتھ حیام اپنی اسائنمنٹ دیکھ رہی تھی۔

کیسی بنی ہے اسائنمنٹ عارض نے اسے دیکھتے اپنے حصار میں لیا تھا۔

ناٹ بیڈ---!حیام کے اس تبصرے پر عارض نے اسے گھورا تھا۔

اپنی کافی کا کپ خالی کر کے ٹیبل پر رکھتے حیام نے عارض کی جانب دیکھا تھا۔

اور پھر محبت سے اس کی گردن میں اپنے بازو حمائل کر کے اس کے کندھے پر اپنا سر رکھا تھا۔

تھینک یو عارض---!اس نے اتنے لاڈ سے کہا تھا کہ وہ مسکرادیا تھا۔

ویلکم لیبن---!

یشل کے نکاح میں دو دن باقی تھے۔

ان سب دنوں میں افشاں کا عالیان سے سامنہ نہیں ہوا تھا۔

وہ خاموش خاموش سی رہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی بھی عارض ان کو پڑھا رہا تھا جب عارض نے اس سے کوئی سوال کیا تھا۔

مگر افشاں کا اس جانب دھیان نہیں تھا۔

افشاں۔۔۔!عارض نے دانت پیسے تھے۔

جی بھائی۔۔؟وہ گڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔

عارض نے اسے گھورا تھا۔

آئی مین سر۔۔۔

بورڈ پر آ کر اس سوال کو حل کریں۔

افشاں خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

ابھی وہ بورڈ پر لکھنے ہی لگی تھی جب دروازے کی جانب سے ایک آواز آئی تھی۔

مے آئی کم ان مسٹر وہاب اس آواز پر افشاں کی دھڑکنیں تک رک گئی تھیں۔

اس نے مڑ کر دروازے کی جانب دیکھا تھا عالیان فریش سا چلتا اندر آ رہا تھا اور آتے ہی عارض کے گلے ملا تھا۔

مل گئی فرصت شادی کی تیاریوں سے۔۔۔

افشاں کو لگا تھا اس کا سانس تک بند ہو جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں کیا کرو سارا کام مجھے ہی دیکھنا ہوتا ہے۔عالیان نے بورڈ کی جانب رخ کر کے کھڑی افشاں کی جانب دیکھا تھا۔

لگتا ہے عارض تمہارے کچھ سٹوڈنٹس بہت نکمے ہو گئے ہیں جو یوں سزا میں کھڑے ہیں۔

عارض نے اسے چپت لگئی تھی جبکہ وہاں کھڑی افشاں نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

نکمے نہیں ہوئے سوال حل کرنے لگے تھے۔درمیان میں تیری تشریف آگئی۔

اوہ اچھا۔۔۔چل میں گھر جا رہا ہوں۔

اتنی جلدی کیوں۔۔؟عارض نے اس سے سوال کیا تھا۔

کچھ نہیں یار اپنی بہن کی خوبصورت بھابھی کے گھر اس کے کپڑے دینے جانا ہے۔

بورڈ کی جانب نظر کیے کیے افشاں نے اس کی نقل اتاری تھی۔

ان کا سارا دن یونہی لیکچرز لیتے گزرا تھا اس کے بعد وہ سب اپنے اپنے گھر کے لیے نکل گئے تھے۔

شام کے وقت ایمان بیگم لاونج میں بیٹھیں ہوئیں تھیں اور حیام اور گل کچن میں کام کرنے میں مصروف تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

گل ان کے لیے بالکل ایک فیملی ممبر کی طرح تھی۔

سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔

جب ہارون کی گاڑی پورچ میں داخل ہوئی تھی۔

اس کے پیچھے ایک اور گاڑی بھی تھی۔ہارون اپنی گاڑی سے نکل کر اس گاڑی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

وہاں سے سب سے پہلے چمکتے شوز باہر نکلتے نظر آئے تھے۔

پھر اس کی سیاہ جینز پر پہنی مہرون شرٹ نظر آئی تھی۔

اپنی گلاسز درست کرتے وہ گاڑی کا دروازا بند کر رہا تھا۔

ہارون کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

اوہ تو میری بھوتنی کے جن آئیں ہیں۔

اب دیکھنا اس کی جان کیسے قبضے میں کرواتا ہوں۔

اسلام علیکم عارض بھائی کیسے ہیں آپ۔۔۔؟

ہارون خوشدلی سے اس کی جانب بڑھا تھا۔

کیسے ہیں بندر سالے صاحب۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

عارض کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی جبکہ ہارون کا منہ بنا تھا۔

میں آپی کو بتاؤں گا آپ مجھے بندر کہہ رہے تھے۔بتاؤ تو تمھاری آپی کو میں دیکھ لوں گا۔

عارض نے اسے فوراً گردن سے دبوچا تھا۔اسی طرح وہ دونوں اندر کی جانب بڑھے تھے۔

آپی---

آپی---

کی صدا بلند کرتے ہارون اندر داخل ہوا تھا۔

کیا ہوا ہارون---؟

ان کے اندر آتے ہی ایمان بیگم بولی تھیں۔

اسلام علیکم خالہ جان---عارض فوراً ان کی جانب بڑھا تھا اور ان سے پیار لیا تھا۔

مما آپی کہاں ہیں--؟ کہتے ہی ہارون اوپر کی جانب بڑھا تھا جبکہ اس کے پیچھے ہی عارض بھی تھا۔

رکو ہارون---!مگر وہ کہاں اس کی سننے والا تھا وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ رہے تھے جب ایمان بیگم بولیں۔

وہ کچن میں ہے۔

ہارون وہیں سے الٹے قدموں کچن کی جانب بھاگا تھا اس کے پیچھے پیچھے عارض بھی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کو یوں دیکھ کر ایمان بیگم مسکرا دیں تھیں۔

آپی---!

آپی---!

ہارون چلاتا کچن میں داخل ہوا تھا۔

کون سی موت نازل ہوئی ہے تم پر ہارون جو آندھی طوفان بنے کچن میں داخل ہو رہے ہو

حیام جھنجھلا کر بولی تھی۔

عارض نے اسے دل جلا دینے والی مسکراہٹ سے دیکھا تھا۔

جیسے کہہ رہا ہو دیکھ لو ہو گئی اسی بہن سے تمھاری۔

یار آپی عارض بھائی مجھے بندر کہہ رہے تھے۔

گل نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا جو بیچاروں والی شکل بنا کر بول رہا تھا اس کے پیچھے عارض کو دیکھ کر گل نے

فوراً اپنے سر پر دوپٹہ درست کیا تھا۔

ہاں تو تم نے ان پر اپنی اصلیت کیوں ظاہر کی۔

ہارون نے ایک نظر پھر عارض کی جانب دیکھا تھا جو اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی چھپا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپی آپ میری سائیڈ ہو یاان کی۔۔۔

مما کہتیں ہیں اچھی بیویاں ہمیشہ اپنے شوہر کا ساتھ دیتی ہیں۔

حیام کی بات پر عارض کی آنکھیں چمکی تھی اور ہارون کو وہ ایسے دیکھ رہا تھا جیسے کہ رہا ہو دیکھ لو سالے صاحب۔۔۔!

آپی۔۔۔!ہارون چیخا تھا۔

اچھا کیا کہا تھا انہوں نے تمھیں۔

بندر۔۔۔!ہارون کے منہ کے ضاوئے بگڑے تھے۔

میرا فون پکڑا نا گل میں ابھی اپنے شوہر محترم سے پوچھتی ہوں انہوں نے کیوں میرے بھائی کو بندر بولا ہے۔

اب کی بار ہارون نے دل جلا دینے والی مسکراہٹ سے عارض کو دیکھا تھا جیسے کہہ رہا ہو دیکھ لیں بھائی بھائی ہی ہوتا ہے۔

ان سب کے دوران گل سے اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو رہا تھا جبکہ حیام مصروف سی اپنا کام ختم کر رہی تھی۔

آپی آپ نے اب بھائی سے پوچھنا ہے۔اچھا میں پوچھ لوں گی میرے بھائی تم پریشان مت ہو ان کی ہمت کیسے ہوئی میرے اتنے ہینڈ سم بھائی کو بندر کہنے کی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض قدم قدم حیام کی جانب بڑھا تھا اور اس کے بالکل قریب کھڑے ہو کر اس کے کان کے قریب جھکتے بولا تھا۔

پہلے میں اپنی زوجہ محترمہ کو تو دیکھ لوں۔

حیام ایک دم ڈر کر پیچھے کو ہوئی تھی اور اس کے سینے سے ٹکرائی تھی۔

آرام سے زندگی۔۔۔عارض نے اس کے سر پر اپنے لب رکھے تھے۔

عارض۔۔۔! حیام نے اس کے پیٹ پر کہنی ماری تھی وہ گل اور ہارون کے سامنے اس حرکت پر جھینپ گئی تھی۔

میں پوری کلاس کے سامنے جب آپ کو پیار کر سکتا ہوں تو یہاں تو بس آپ کے بہن بھائی ہیں۔

پیچھے ہوں حیام نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اسے پیچھے کیا تھا جس پر وہ مسکراتا اس سے دور ہوا تھا۔

میں کچھ کہہ رہا تھا آپ کو آپی۔۔۔اپنی بات کو اگنور ہوتے دیکھ ہارون نے دوہائی دی تھی۔

ہارون کیوں تم اپنی دونوں بہنوں کے سامنے ذلیل ہونا چاہتے ہو۔

دو بہنیں۔۔۔!

استغفر اللہ ہارون ایک دم اچھلا تھا۔اس کی کالی آنکھوں میں خفگی اتری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میری ایک ہی بہن ہے عارض بھائی۔

ہارون کی شکل دیکھتے حیام نے اپنی ہنسی چھپائی تھی جبکہ گل گڑبڑا گئی تھی۔

آپی میں کھانا لگاتی ہوں۔۔۔گل برتن اٹھا کر فوراً باہر کی جانب بھاگی تھی۔

جبکہ حیام اپنی ہنسی روکتے بے حال ہو رہی تھی۔

عارض ان دونوں بہن بھائی کو دیکھ رہا تھا جن کے چہرے سرخ ہو رہے تھے ایک کا ہنسی روکنے کے چکر میں ایک کا غصے سے۔

اسے کچھ کچھ معاملہ سمجھ آ گیا تھا۔

میں جا رہا ہوں آپی اپنے شوہر کو سمجھا دیں کہ گل رعنا میری بہن نہیں ہے۔

اچھا۔۔۔!حیام کی ہنسی چھوٹی تھی جبکہ ہارون اسے گھور کر باہر نکل گیا تھا۔

ہارون کے باہر نکلتے ہی عارض نے حیام کو اپنے حصار میں لیا تھا۔

یہ کیا معاجرہ ہے زندگی۔۔۔؟

کوئی معاجرہ نہیں ہے گل اور ہارون ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں میں نے مما سے ان دونوں کے بارے میں بات کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پھر کیا کہا انہوں نے۔

انہوں نے کہا تھا ہماری رخصتی سے پہلے ان دونوں کا نکاح ہو گا۔

پھر کیا خیال زندگی کل ہی ان دونوں کا نکاح ناں کروا دیا جائے کہتے ہی عارض نے حیام کو اپنے مزید قریب کیا تھا اور ساتھ ہی آنکھ ماری تھی۔

دور ہو کر کھڑے ہوں اس وقت ہم کچن میں کھڑے ہیں۔

اپنی حق حلال کی بیوی کے ساتھ کھڑا ہوں آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

عارض کی بات پر حیام نے اپنی آنکھیں گھمائیں تھیں۔

اہمم اہمم۔۔۔!

گلا کھنکھارنے کی آواز پر وہ دونوں ایک دوسرے سے دور ہوئے تھے۔

بہنوئی صاحب میری بہن پر اتنا پیار آ رہا ہے تو آپ کمرے میں جا سکتے ہیں کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

چیونٹی کے بھی پر نکل آئے ہیں۔۔۔عارض فوراً اس کی جانب گھوما تھا۔

کیوں سالے صاحب آپ کا دل بھی کر رہا ہے شادی کرنے کو۔

جی بالکل کر رہا ہے مگر آپ کی رخصتی تک میرا کچھ نہیں ہو سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

کہتے ہو تو تمھاری بہن کو اٹھا کر لے جاؤں ابھی۔ عارض نے گھوم کر حیام کو اٹھایا تھا۔

جی نہیں اتاریں مجھے نیچے۔۔۔

لے جائیں نیک کام میں دیری کیوں۔۔۔؟

چھوڑیں مجھے عارض حیام مچلی تھی۔

تمھیں تو میں بتاتی ہوں بندر۔۔۔

جبکہ ہارون اسے منہ بنا کر دیکھتا وہاں سے بھاگا تھا۔

عارض نے اسے نیچے اتارا تھا اور وہ خفا خفا سی اسے گھور رہی تھی۔

کل آپ آئیں گی عالیان کے گھر۔۔۔

میرا کوئی موڈ نہیں ہے میں کل آرام سے اپنی نیند پوری کروں گی۔

حیام نے اپنی بازو پھیلا کر انگڑائی لی تھی۔

آپ کی نیندیں میں نکالتا ہوں کہتے ہی عارض نے اسے گدگدی کی تھی۔

مت کریں عارض۔۔۔! حیام کی آنکھوں میں ہنس ہنس کر آنسوؤں آ گئے تھے اور عارض مسلسل اسے گدگدی کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

باہر سے گزرتی ایمان بیگم نے ان دونوں کی ابدی خوشیوں کی دعا کی تھی۔

حیام۔۔۔!عارض اسے چھوڑ کر بالکل سیریس ہوا تھا۔

جی عارض۔۔۔

کل یشل کے نکاح کے بعد میں ایک ہفتے کے لیے امریکہ جا رہا ہوں۔

اب وہ دونوں ایک دم سیریس ہو کر بات کر رہے تھے۔

خالد ہاوس میں ہر طرف خوشی کا ماحول تھا۔ ہر طرف رنگا رنگ خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

عالیان سب کام کرتا ادھر ادھر بھاگا پھر رہا تھا۔

ابھی بھی وہ لان میں بیٹھنے کے لیے کرسیوں کا انتظام کروا رہا تھا جب اس نے مین گیٹ سے کسی کو اندر آتے دیکھا تھا لاپرواہی سے وہ واپس اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا مگر اگلے ہی لمحے اس نے چونکتے ہوئے مڑ کر دیکھا تھا۔

سامنے سے افشاں قدم قدم چلتی اس کی جانب چلتی آرہی تھی۔

اس کا چہرا اتنا سپاٹ تھا کہ عالیان اس سے کوئی بھی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سجی سنوری افشاں کو دیکھ کر ایک لمحے کو وہ جہاں تھا وہی رہ گیا تھا۔

نکاح مبارک ہو مسٹر محمد عالیان خالد افشی اپنے دانت پیس کر بولی تھی۔

خیر مبارک۔۔۔ اس کے چہرے کو اپنی نگاہوں میں رکھے وہ بولا تھا مگر اگلے ہی لمحے افشاں کے زوردار تھپڑ سے وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا۔

عالیان اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہا تھا۔

اگر شادی کسی اور سے ہی کرنی تھی تو محبت کے وعدے اور دعوے مجھ سے کیوں کیے تھے۔

افشی نے اس کا کالر دبوچا تھا۔

عالیان پتھر کی مورت بنا اسے دیکھ رہا تھا جیسے اس کے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو گئی ہو۔

کھڑکی میں کھڑے ایک نفس نے عالیان کی حالت دیکھ کر اپنی ہنسی روکی تھی۔

بول کیوں نہیں رہے اب آپ اگر مجھ سے شادی ہی نہیں کرنی تھی تو کیوں مجھے سے محبت کا اظہار کیا تھا۔

افشاں اس کی کالر دبوچ کر غرائی تھی۔

اتنے میں وہ شخص معاملہ خراب ہوتا دیکھ کر فوراً نیچے کی جانب بھاگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ بت بنے عالیان سے سوال جواب کر رہی تھی جب ایک شخص بھاگتا ہوا ان دونوں کے درمیان حائل ہوا تھا۔

ہیلو بھابھی کیسی ہیں آپ۔۔۔؟

میں تو یاد ہی ہوں گا آپ کو۔۔۔

شاید چھوٹے ہوتے میری ناک تھوڑی زیادہ بہتی تھی۔

افشاں حیرت سے اس انسان کو دیکھ رہی تھی جو شکل وصورت میں عالیان جیسا تھا۔

My self Muhammad Yashal Khalid Brother of Muhammad Aliyan Khalid and Anzala Khalid and Son of Biorocrate Muhammad Khalid Akhtar and Fatima Khalid

یشل نے اپنے دانتوں کی نمائش کی تھی۔

یشل۔۔۔!

افشاں کی زبان سے ادا ہوا تھا وہ کیسے عالیان کے بھائی کو بھول گئی تھی۔

اپنی ماں کا وہ اکلوتا بیٹا نہیں تھا اس کا ایک اور بھائی بھی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بھابھی آپ میرے نکاح کا لڈو ضرور کھا کر جائے گا۔

افشاں نے ایک دم شرمندہ ہوتے عالیان کو دیکھا تھا۔

ویسے آپ میرے بھائی کو ایسے مت دیکھیں اگر میں ناں ہوتا تو اس مقام پر آج یہی فائیز ہو رہے ہوتے وہ تو انہوں نے میرے سے اپنی محبت کی زندگی مانگی تھی تو میں نے انہیں زندگی دے دی۔

یشل بولتا جارہا تھا مگر وہ دونوں اس کی پرواہ کیے بغیر ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

بھابھی آپ سن رہی ہیں ناں۔۔۔یشل نے اس کے سامنے ہاتھ ہلایا تھا

ہاں۔۔۔! آپ کو نکاح مبارک ہوں افشاں جبراً مسکرائی تھی۔

یشل تم اندر جا کر تیار ہو۔عالیان اتنی دیر میں بس ایک ہی لائین بولا تھا۔

اس کے جاتے ہی عالیان افشاں کا ہاتھ تھام کر اس کی ارے ارے کی پرواہ کیے بغیر اسے گھر کے بیک سائیڈ پر لے گیا تھا۔

عالیان نے اسے ایک دم دیوار کے ساتھ لگایا تھا۔

کیا اتنی محبت ہے مجھ سے کہ مجھے کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتی آپ۔۔۔؟

محبت بہت خود غرض ہوتی ہے مسٹر عالیان اپنے علاوہ کسی اور کا ساتھ برداشت نہیں کر پاتی۔

Posted On Kitab Nagri

اور آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ عالیان خالد آپ کی جگہ کسی اور کو دے گا۔

مجھے لگا تھا افشاں ندیم کے آگے عالیان خالد کا خاندان جیت جائے گا۔

اور میں اپنے خاندان کے سامنے ہمیشہ افشاں ندیم کو جتوادوں گا۔

عالیان اس کے دونوں جانب ہاتھ رکھ کر افشاں کی دونوں آنکھوں میں دیکھتا ایک قدم اور قریب ہوا تھا۔

میں زرا ایشل کے نکاح سے فارغ ہو کر مما کو لے کر آپ کے گھر آتا ہو پھر اپنا نام آپ کے نام کے ساتھ لگوا کر آپ سے سب حساب برابر کروں گا۔

بھائی صاحب آپ بعد میں بھابھی کے ساتھ اس کی سکون سے پلیننگ کر لیجیے گا ابھی تو اماں آگ بگولہ ہوتی آپ کو پورے گھر میں ڈھونڈ رہی ہیں۔

ہائے مر گیا۔۔۔افشاں کو وہی چھوڑ کر عالیان اندر کی جانب بھاگا تھا۔

بڑے آئے نام کے ساتھ نام لگوانے والے ابھی تک تو اماں کے نام سے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں۔

افشاں اس جگہ کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جہاں سے عالیان ابھی گم ہوا تھا۔

افشاں کی بات پر انزلہ کا قہقہہ بلند ہوا تھا اور وہ افشاں کو لیے اندر کی جانب بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یشل کے نکاح کے بعد عارض ایک ہفتے کے لیے امریکہ چلا گیا تھا۔

عارض کو میٹینگ کے لیے ملک سے باہر گئے پانچ دن ہو چکے تھے۔

اس کی غیر موجودگی میں حیام نے سارا کام اکیلے سنبھالا ہوا تھا۔

آج اس نے واپس پاکستان آجانا تھا۔

میم آج سر واپس آجائیں گے میں نے کچھ پھول آڈر کیے تھے۔

وہ آپ ان کو۔۔ سحر مسکراتے ہوئے بول رہی تھی۔

حیام نے عینک کے پیچھے سے سحر کو گھورا تھا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر اس کی بات کاٹی۔

میں نے آپ کو ایسا کچھ کرنے کے لیے ہدایات دی تھی حیام کے لہجے میں سختی تھی۔

نو میم۔۔! سحر فوراً بولی تھی۔

تو پھر ان سب فضولیات کی وجہ۔۔۔!

میم وہ۔۔۔

وہ کچھ نہیں جا کر اپنا کام کریں اور بہتر ہو گا آپ میرے لیے وہی کام کریں جن کی میں آپ کو ہدایت دیتی ہوں۔

اوکے میم۔۔۔!

سحر اس کے آفس سے باہر نکل گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہونہہ ان سے اچھے ہمارے سر ہی ہیں۔ کھڑوس نا ہو تو۔۔ سحر منہ کے ضاوئے بناتی بولی تھی۔

حیام کال پر بات کرتی اپنے آفس سے باہر نکلی تھی۔

وہ سامنے سے قدم قدم چلتا آرہا تھا۔

بلیک ٹو پیس ہاتھ میں پہنی برینڈڈ گھڑی اسی ہاتھ میں پھولوں کا ایک بکے تھامے دوسرے ہاتھ میں بیگ پکڑے وہ سنجیدگی سے چلتا حیام کی جانب بڑھ رہا تھا۔

ویلکم بیک مسٹر عارض۔۔۔! اس کے اپنے مقابل رکتے ہی حیام نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا تھا۔

عارض نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

تھینک یو مسز عارض۔

یہ کیا تھا۔۔۔ اتنے ٹھنڈے انداز میں کون سا کپل ملتا ہے۔

مجھے لگا تھا یہ دونوں اتنے دنوں بعد ملے ہیں تو ایک دوسرے کے گلے ملیں گے۔

حیدر سحر کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

سحر نے گھور کر اسے دیکھا تھا یہاں کوئی سیریل یا مووی نہیں چل رہی جس میں ہیرو جب آتا ہے تو ہیروئین بھاگ کر اس کے سینے سے لگ جاتی اور اس کی دو دن کی جدائی میں آنسو بھاتی ہے۔

یہ اصل زندگی ہے حیدر صاحب۔

ہمم۔۔۔ حیدر نے منہ بسورا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حیام اور عارض ایک ساتھ آفس میں داخل ہوئے تھے۔

وہاں کے بلائینڈز حیام نے پہلے سے گرائے ہوئے تھے۔

کیسا رہا آپ کا سفر۔۔۔؟

حیام نے اپنا فون ٹیبل پر رکھتے اس سے سوال کیا تھا۔

بہت اچھا۔۔۔عارض نے بھی اپنا بیگ ایک جانب رکھا تھا۔

آپ نے مجھے مس کیا۔۔۔؟

نہیں۔۔۔حیام کرسی کی بجائے ٹیبل پر چڑھ کر بیٹھی تھی۔

کیوں نہیں مس کیا۔۔۔؟عارض قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا تھا۔

مس اس کو کیا جاتا ہے جس کا احساس ہر وقت آپ کے پاس نہ ہو اور آپ کا احساس تو ہر وقت میرے ساتھ میرے دل میں رہتا ہے۔

حیام اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی بولی تھی۔

مگر آپ کے احساس کا میرے ساتھ ہونے کے باوجود میں نے آپ کو بہت مس کیا۔عارض اپنے سینے پر رکھا اس کا ہاتھ تھامتا بولا تھا۔

کیوں۔۔۔؟حیام نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

اس کیوں کا جواب میرے پاس نہیں ہے زندگی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے اسے اپنے حصار میں لے کر اس کے ماتھے کے ساتھ اپنا ماتھا ٹکایا تھا۔

اسی لمحے آفس کا دروازا کھلا تھا۔

سحر۔۔۔!عارض نے دانت پیسے تھے۔

سوری سوری ہم نے کچھ نہیں دیکھا۔ایک جانی پہچانی آواز گونجی تھی۔

عارض تھوڑا پیچھے ہوا اور اس جانب دیکھا تھا جہاں زین عالیان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔جبکہ ارمان سر جھکائے ہونٹوں پر مٹھی رکھے کھڑا تھا۔

تم تینوں یہاں کیا کر رہے ہو اس کے انداز میں غصہ تھا۔

تم سے ملنے آئے تھے ہمیں کیا معلوم تھا کہ تم بیزی ہو گے۔

آفس میں ہوں تو ظاہر ہے بیزی ہی ہوں گا۔عارض نے آنکھیں گھومائی تھیں۔

حیام ان تینوں کے پاس سے گزر کر باہر نکل گئی تھی۔

Kitab Nagri

جی دیکھ لیا ہے تم آفس میں کس نویت کا مصروف ہوتے ہو مسٹر عارض احمد وہاب۔ ارمان اپنے دانت نکالتے بولا تھا۔

www.kitabnagri.com

الو کے پٹھے۔۔۔یہ ترظ تخاطب خاص طور پر ارمان کے لیے تھا۔

تم لوگوں کا کچھ نہیں ہو رہا تو میری شادی شدہ زندگی کو نظر مت لگاؤ جل ککڑوں۔

عارض نے سربراہی کرسی سنبھالی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی میں تو نہیں جل رہا بہت جلد میری بھی نیاں پار لگ جائے گی۔

تمھاری نیاں میں تو میں پہلی فرصت میں ہی پتھر پھینک کر سوراخ کروں گا۔

خدا کا خوف کرو زین اتنی مشکل سے تو مہارانی صاحبہ سیدھی ہو رہی ہیں۔

بھئی میرا ٹھیک ہے ہر طرح کی فکر سے آزاد۔۔۔ ارمان کرسی کی پشت پر اپنے دونوں بازو ٹکا کر ان پر اپنا سر رکھتے بولا تھا۔

بیٹا جس دن تمھیں زنجیرِ عشق میں جکڑا گیا تمھارا سکون دہ وجود بے سکونی کی آگ میں جلے گا۔

ہمم۔۔!تب تک تو آزادی سے اس فضا میں سانس لینے دو ارمان فوراً بولا تھا۔

لے بھائی لے آزادی سے سانس لے بلکہ آکسیجن ماسک ساتھ لگا کر وافر مقدار میں لے۔

مسٹر زین العابدین آپ کا بھی مرض عشق میں یہی حال ہو گا۔۔۔ عالیان اس کو دیکھ کر بولا تھا۔

یہ عشق وشق مجھے کبھی اثر نہیں کرے گا۔ زین سکون سے بولا تھا۔

ہاں جی تمھیں گھائل کرنے کے لیے صرف نگاہیں یار ہی کافی ہیں۔

زین کے سامنے ایک لمحے کو زری کی آنکھیں آئی تھیں پھر وہ گڑبڑا کر سیدھا ہوا تھا۔

کیوں زین صاحب ذہن کے پردوں پر ہی کسی کی نگاہوں نے گھائل کر دیا۔۔۔ عارض کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

بکواس مت کر عارض اور آفس میں تو یہ سب کرنے آتا ہے۔۔۔؟

کیا سب۔۔۔ عارض کے سکون میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومینس۔۔۔!زین اس کو گھور کر بولا تھا۔

آفس میرا ہے بیوی میری ہے جب مجھے کوئی اعتراض نہیں تو تم کیوں کباب میں ہڈی بن رہے ہو۔۔۔

عارض اسی سکون بھرے انداز میں بولا تھا۔

جب وہ دوست ایک ساتھ بیٹھتے تھے گویاان کی بے شرمی کہیں دور جاسوتی تھی۔

آج اتوار کا دن تھا ہر سو ایک خوشگواریت پھیلی ہوئی تھی عالیان آج اپنے مما اور انزلہ کے ساتھ افشاں کے گھر جانے کے لیے نکلا تھا کتنی مشکلات کا اس کو سامنہ کرنا پڑا تھا اور اس نے فاطمہ صاحبہ کو افشاں کے گھر جانے کے لیے راضی کیا تھا۔

افشاں کے گھر کے سامنے رک کر ان کو کیا نہیں یاد آیا تھا چودہ سال پہلے کا ہر منظر ان کی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا ان کے سامنے ایرہ اور خالد صاحب کے کفن میں لپٹے وجود آئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ان کی آنکھوں میں آنسوں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔

فاطمہ صاحبہ نے بامشکل خود کو نارمل رکھا تھا۔

وہ اس گھر میں موجود ہر شخص کے اخلاق سے واقف تھیں۔

گاڑی سے اتر کر عالیان نے بیل بجائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

احتشم نے دروازہ کھولا تھا اور ان کو ڈرائینگ روم میں بیٹھایا تھا۔

اس دن افشاں کے گھر بیٹھے فاطمہ صاحبہ نے افشاں کو اپنے بیٹے کے لیے قبول کر لیا تھا۔

اور اسی دن انہوں نے افشاں کو اس کے والدین سے مانگ کر اپنے بیٹے کے نام کر لیا تھا۔

وہ سب ماضی کی تلخیوں کو بھلا کر حال کی خوشیوں میں قدم رکھ چکے تھے۔

ان دونوں کو منگنی جیسے رشتے میں باندھنے کی بجائے نکاح کا انتخاب ہوا تھا اور ان کے نکاح کی تاریخ دو ماہ بعد کی رکھی گئی تھی۔

بالآخر عالیان کی زندگی میں بھی خوشیوں لکھ دی گئی تھیں۔

افشاں وہاں سے باہر نکلی تو عالیان بھی کال کا بہانا کرتے وہاں سے باہر نکلا تھا۔

ہائے ابھی مسز محمد عالیان خالد بننے میں دو ماہ ہیں۔

عالیان نے کچن میں جاتی افشاں کا ہاتھ تھام کر سرد آہ بھرتے ہوئے کہا تھا۔

ایک تو معلوم نہیں آپ لڑکے شوہر کے عہدے پر بعد میں فائز ہوتے ہیں لوفروں والی حرکتیں پہلے شروع کر دیتے ہیں۔

یا اللہ ہماری محبت کیوں آپ کو لوفروں والی لگتی ہیں محترمہ۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں تو اس بات سے پھولے نہیں سمارہا کہ میں بھی عارض کے لیول پر آنے والا ہوں۔

عالیان نے اپنی گردن اکڑائی تھی۔

تو بڑا فخر والا کام کیا ہے ناں تمغہ جرات ملنا چاہیے آپ کو۔ افشاں نے اسے دیکھ کر اپنی آنکھیں گھومائیں تھیں۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

اپنی محبت کی کامیابی انسان کی سب سے بڑی کامیابی ہوتی ہے مس افشاں عالیان ٹوبی۔

جی جی ابھی بنی نہیں ہوں افشاں عالیان اس لیے خاموشی سے اپنی تشریف یہاں سے باہر لے جائیں۔

جس دن پوراحق ہو گاناں پھر دیکھوں گا کیسے مجھے باہر کا راستہ آپ دیکھائیں گی۔

عالیان اس کے مسکراتے چہرے کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

وہ دن ان دونوں کی زندگیوں میں ڈھیر ساری خوشیاں ڈال گیا تھا۔

حیام اپنے کمرے میں موجود نور اور زری سے باتیں کرتی اپنی الماری صاف کر رہی تھی۔

نور مجھے نہیں معلوم تم مجھے کام کرنے دوں۔ حیام کی جھنجھلائی آواز آئی تھی۔

اس کا سر تقریباً الماری کے اندر تھا۔

حیام یار تم شادی کر لو اب۔

زری میں پہلے ہی شادی شدہ ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کا اپنی دوستوں کی بے تکی باتوں پر ان کے سر پھاڑنے کو دل کر رہا تھا۔

ہاں تو میرا مطلب ہے رخصتی کروالو۔

زری میرا ابھی ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے اور دفع ہو جاؤ تم دونوں یہاں سے اور کوئی کام نہیں ہے تم لوگوں کو جو آدھی رات کو میرا سر کھا رہی ہو۔

حیام ان کو فون پر ہی جھاڑ رہی تھی۔

نہیں بالکل بھی نہیں۔

جا کر افشاں کا سر کھاؤ مجھے میرے کام کرنے دو۔

تم ویسے کہہ دو تمھیں عارض بھائی سے بات کرنی ہے۔

یقیناً اس وقت اگر نور حیام کے سامنے ہوتی تو اس سے دھمکا ضرور کھاتی۔

تف ہے تم دونوں پر سارا دن تم لوگوں کے ساتھ ہوتی ہوں پھر بھی خوش نہیں ہوتی تم دونوں حیام پھٹ پڑی تھی۔

شادیاں کروالو تم دونوں بھی اپنی کم سے کم میری جان تو چھوٹ جائے گی آدھی رات کی تم لوگوں کی کالز سے۔

جب تک تم اپنے گھر کی نہیں ہو جاتی تب تک ہمارا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

اب یہ کیا بات ہوئی نور نے دوہائی دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے میں تم دونوں کو بلاک کروں فون بند کرو اور مجھے میرا کام کرنے دو۔

ظالم عورت تم ہمیں کل ملو پھر بتاتی ہیں تمھیں۔

کچھ کہہ کر تو دیکھاؤ مجھے منہ توڑ کر تم لوگوں کے ہاتھ میں نہ رکھ دیے تو میرا نام بھی حیام احمد عارض نہیں۔

زیادہ بڑی بڑی ڈینگیں مت مارو حیام۔

تم لوگ اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم لوگوں سے پیار سے بات کی جائے۔

کہہ تو تم ایسے رہی ہو جیسے تم بڑے پیار سے ہم سے بات کر رہی تھی۔

دفع دور ہو جائے تم دونوں اور کل اپنی یہ منحوس شکلیں مت دیکھانا مجھے۔

حیام نے کھٹاک سے فون بند کیا تھا اور الماری سے کچھ چیزیں باہر نکالی تھیں۔

الماری سے چیزیں نکالتے ہی کچھ اس کے قدموں میں گرا تھا۔

اس نے ترتیب سے چیزیں رکھتے اس ڈائیری کو اٹھا کر کھولا تھا۔

حیرت ہے میں نے اس پر اپنا نام تک نہیں لکھا۔

الماری بند کرتی وہ ڈائری تھام کر اپنی سٹڈی ٹیبل پر آبیٹھی تھی۔

حیام احمد عارض۔

حیام نے پہلے ہی صفحے پر اپنا نام لکھا تھا مگر اپنا نام لکھتے ہی اسے بہت عجیب سا محسوس ہوا تھا۔

حیام نے اگلا صفحہ کھولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس پر کچھ لکیریں کھینچنے میں مصروف تھی۔

اس پر ایک طلسم ساطاری ہو رہا تھا۔

اسی دوران حیام کو اپنا کچھ اپنے جسم سے الگ ہوتا محسوس ہوا تھا۔

ایک لہر اس کے جسم میں اٹھی تھی۔

کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔حیام نے واضح طور پر دیکھا تھا۔

وہ ایک روشنی تھی جو اس ڈائیری میں گم ہوئی تھی۔

اس کی آنکھوں کے سامنے سے وہ روشنی ہٹی تو منظر واضح ہوا تھا۔

حیام اس ڈائری پر ایک قلعہ بنا رہی تھی۔اس قلعے کے سامنے ایک لڑکی کھڑی تھی۔

جو مڑ کر کسی کو دیکھ رہی تھی۔

حیام وہ ڈائری بند کرتی اٹھی تھی اور لائیٹس اوف کرتی سونے کے لیے لیٹ گئی تھی۔

وہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی ابھی کچھ دیر پہلے اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔

آنکھیں بند کیے وہ سوچتے سوچتے سو چکی تھی۔

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔بس اس کے وجود سے نکلتی روشنی اس کے اردگرد موجود تھی اور وہی روشنی کمرے کو روشن کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی ہے---؟وہ چلائی تھی۔

اس نے گھوم کر پورے کمرے کا جائزہ لیا تھا۔

وہاں اس کے علاوہ کوئی موجود نہیں تھا۔

وہ اس کمرے سے باہر نکلی تھی۔

کوئی ہے---؟وہ اونچی اونچی صدا لگا رہی تھی۔

دیکھنے سے وہ ایک حویلی لگتی تھی۔

گندی سیاہ جلی ہوئی حویلی۔

کوئی ہے--؟

اب وہ ایک ایک کمرے کو کھول کر دیکھ رہی تھی۔

چند منٹوں کی کوشش کے بعد اسے ایک کمرے میں ایک وجود نظر آیا تھا وہ اس نے دوسری جانب موجود کمرہ تھا۔

آپ کون ہیں---؟

تیز روشنی سے اس وجود کی آنکھیں چندھیائی تھی۔

ایک نیا قیدی---

وہ عورت اسے دیکھ کر اونچا اونچا ہنسی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم بھی اب یہاں قید رہو گی۔

وہ عورت ہنس رہی تھی اور ہستی جا رہی تھی۔

قید۔۔۔!وہ لڑکی حیران تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

مگر میں یہاں قید کیوں رہوں گی۔۔۔؟

جادو اس کتاب کا جادو لڑکی اس نے تمھیں یہاں قید کیا ہے۔

حیام حیران سی اس عورت کو دیکھ رہی تھی۔

اماں یہاں سے نکلنے کا کوئی تو رستہ ہو گا۔ یہاں سے کبھی کوئی بھی باہر نہیں نکل پایا۔ کوئی بھی نہیں۔

مگر میرا گھر میرے گھر والے میرا شوہر میرے دوست۔۔۔

مجھے ان سب کے پاس جانا جانا ہے۔

یہاں سے نکلنے کا کوئی تو راستہ ہو گا۔

ہاں ہے مگر پھر بھی یہاں سے کوئی باہر نہیں نکل پایا۔

کیا راستہ ہے۔۔۔؟ حیام اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔

جب یہاں کوئی اور روشنی آئے گی اور تمھاری روح کی روشنی اس کی روح کی روشنی سے ملے گی۔

تو کیا یہ میرا وجود نہیں ہے۔۔۔ حیام نے خود کو چھوا تھا۔

نہیں یہ بس تمھاری روح کا ایک حصہ ہے۔

اچھائی کا حصہ جو تمھاری روح سے ٹوٹ کر الگ ہو گیا ہے۔

تمھارا جسم تمھاری ہی دنیا میں موجود ہے۔

Posted On Kitab Nagri

آپ جھوٹ بول رہی ہیں اماں۔۔۔حیام اٹھ کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

یہاں سے نجات کا کوئی راستہ ہو گا حیام چلائی تھی۔

تمھارا جسم اب تمھاری دنیا میں برائی پھیلائے گا۔

تمھارے وجود سے اچھائی ختم ہو چکی ہے۔

نہیں۔۔۔

آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔

وہ چلاتے ہوئے دیوار سے جا لگی تھی۔

یہاں سے نکلنے کا کوئی تو راستہ ہو گا حیام نے دیوار کو ٹٹولا تھا۔

کوئی بھی راستہ نہیں ہے۔۔۔

ہزاروں سال سے اس طلسم کو کوئی نہیں توڑ پایا۔

میں توڑوں گی اسے۔۔۔میں راستہ تلاش کروں گی۔

میرا اللہ میری مدد کرے گا حیام چیخی تھی۔

کوئی نہیں آئے گا تمھاری مدد کو۔

وہ عورت ایک بار پھر زور سے ہنسی تھی۔

مجھے کسی کی مدد نہیں چاہیے میں اپنا رستہ خود تلاش کرو گی سمجھی آپ۔

Posted On Kitab Nagri

حیام چلا کر کمرے سے باہر نکلی تھی۔

اس عورت کی ہنسی ابھی تک گونج رہی تھی۔

حیام۔۔۔!عارض ایک دم اٹھ بیٹھا تھا۔

اے سی چلنے کے باوجود اس کا پورا جسم پسینے میں شرابور تھا۔ اس نے گہرے گہرے سانس لے کر خود کو نارمل کیا تھا۔ یا اللہ یہ کیسا خواب تھا۔

اس نے اپنے فون کی سکرین روشن کر کر وقت دیکھا تھا۔ فجر کی اذان میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔

عارض نے سب سے پہلے اٹھ کر تہجد ادا کی تھی اور حیام کو فون کرنے کا سوچا پھر کسی خیال کے آتے ہی اس نے فون واپس رکھ دیا۔

مگر اس کے دل کو کسی طور سکون نہیں مل رہا تھا۔ پھر کچھ دیر یونہی بیٹھے رہنے کے بعد اس نے حیام کو کال کی تھی۔

اس کے فون پر بیل جا رہی تھی۔ عارض کے دل کی دھڑکن کافی تیز تھی۔

ہیلو۔۔۔!

اس سے پہلے عارض فون کاٹتا حیام نے فون اٹھایا تھا اور اس کی خمار آلود آواز گونجی تھی۔

حیام آپ ٹھیک ہیں۔۔؟عارض نے پریشانی سے پوچھا تھا۔

جی۔۔۔!اور آدھی رات کو آپ نے میرا احوال پوچھنے کے لیے فون کیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ غصے سے بولی تھی۔ حد ہے عارض آپ صبح بھی مجھ سے پوچھ سکتے تھے۔ حیام نے غصے سے کہتے فون کاٹ دیا تھا۔

ٹوں ٹوں ٹوں۔۔۔! عارض نے فون کان سے ہٹا کر دیکھا تھا۔ اسے حیام کا لہجہ بہت عجیب لگا تھا۔ شاید یہ اس کی گہری نیند ٹوٹنے کے باعث تھا۔ عارض نے خود کو تسلی دی تھی۔

حیام نے پوری حویلی دیکھی تھی۔ وہاں سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔

اللہ میری مدد فرما حیام تھک کر گھٹنوں کے بل گری تھی۔

کیا سب ایسے ختم ہو گا۔ اس نے تو ایسا کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔

حیام نے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔ اس کے سامنے ایک منظر ابھرا تھا۔ یہ منظر اس کے کمرے کا تھا۔ وہاں اس کے بستر میں کوئی موجود تھا۔ وہ اسی کا وجود تھا۔

اس نے فوراً آنکھیں کھولی تھی۔ منظر بدلا تھا وہ اس گندی سی حویلی میں موجود تھی۔ حیام نے ادھر ادھر دیکھا تھا اسے لگا تھا اس کی روشنی کم ہوئی ہے۔ یا شاید اس کا وہم تھا۔

وہ قدم قدم چلتی اس کمرے میں آئی تھی۔ جہاں وہ اس طلسم میں آنے کے بعد موجود تھی۔

تم جتنا مایوس ہو گی تمھاری اچھائی اور سچائی کی روشنی اتنی ہی کم ہو گی۔ اسی عورت کی آواز ابھری تھی۔

میں مایوس نہیں ہوں حیام وہی سے چلائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کوئی بات نہیں تمھیں اس روشنی کے بغیر رہنے کی عادت ہو جائے گی آہستہ آہستہ۔

میں یہاں نہیں رہوں گی سمجھی آپ۔

حیام نے اپنے اردگرد دیکھا تھا اس کی روشنی میں کمی آئی تھی۔یقیناً یہ اس مایوسی کی وجہ سے تھی جو ایک لمحے کو اس وجود پر چھا گئی تھی۔

میں اس کا توڑ ڈھونڈ لوں گی۔

جواب میں اس عورت کا قہقہہ گونجا تھا۔

یا اللہ میں کیا کروں تو تو صبر کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔یا اللہ میری مشکل بھی آسان فرما۔

یا اللہ مجھے اتنی بڑی آزمائش میں میں مت ڈال بے شک تو کسی پر اس کی ہمت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔

تو نے ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی رکھی ہے۔میری اس مشکل کو بھی آسان فرما میرے اللہ۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے۔

حیام یونیورسٹی جانے کے لیے تیار تھی۔قدم قدم چلتی وہ لاؤنج میں داخل ہوئی تھی۔

اسلام علیکم مما۔

واعلیکم اسلام۔

یونیورسٹی کے لیے تیار ہو۔

Posted On Kitab Nagri

جی مما۔

ایمان بیگم نے اس کا ماتھا چوما تھا۔

آؤ میں تمھارے لیے ناشتہ بناتی ہوں آکر کر لو۔

پلیز مما آپ سے کتنی بار کہا ہے یہ صبح صبح مجھ سے ناشتہ نہیں ہوتا۔

حیام روکھائی سے کہتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

اس کے جانے کے بعد ایمان بیگم سوچ میں پڑ گئیں تھیں کیونکہ حیام نے کبھی ان سے اس طرح بات نہیں کی تھی۔

وہ ہمیشہ ان کو پیار سے ٹال دیتی تھی۔

حیام آج بس کی بجائے اپنی گاڑی میں یونیورسٹی گئی تھی۔

پہلی کلاس عارض کی تھی اور وہ آدھا گھنٹا لیٹ تھی۔

May I come in...?

دروازے میں کھڑے ہو کر اس نے سوال کیا تھا۔

عارض نے اپنی گھڑی کی جانب دیکھا تھا۔وہ آدھا گھنٹا لیٹ تھی۔

Its last warning to you Hayam never come late again!

عارض نے اپنے ازلی اکھڑ لہجے میں کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کوئی بھی اپنی خوشی سے لیٹ نہیں ہوتا اور خاص طور پر حیام احمد عارض۔

وہ قدم قدم چلتی اندر آئی تھی۔

عارض نے اپنے دانت کچکچائے تھے۔عارض دوبارہ اپنا لیکچر شروع کر چکا تھا۔

لیکچر کے دوران وہ وقتاً فوقتاً حیام پر نظر ڈال لیتا تھا۔

آج اسے حیام کی حرکتیں بہت عجیب لگ رہیں تھیں۔

حیام آپ میرے ساتھ آئیں۔اس نے لیکچر ختم ہوتے ہی پوری کلاس کی پرواہ کیے بغیر اسے کہا تھا۔

جی۔

حیام نے اس کے پیچھے قدم بڑھائے تھے۔

عارض نے اس کے لیے اپنے آفس کا دروازہ کھولا تھا۔اور پھر وہ حیام کے پیچھے داخل ہوا تھا۔

خیر ہے آج آپ کا موڈ کافی خوشگوار ہے۔عارض قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا تھا۔

نہیں تو روز کی طرح ہی ہے۔

جی نہیں آج کچھ تو بات ہے۔

آپ کو کیسے پتا۔۔؟شاید آپ بھول رہی ہیں مسز ایک استاد کے ساتھ ساتھ آپ کا شوہر بھی ہوں۔

عارض دو قدم مزید اس کے قریب آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے حیرت ہوئی تھی آج اس کی جانب بڑھنے پر حیام نے اپنے قدم پیچھے کو نہیں بڑھائے تھے۔ بلکہ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھی۔ ورنہ پہلے جب بھی عارض اس کے قریب آتا تھا وہ نظریں جھکا لیتی تھی۔ اس کے چہرے پر حیا کے رنگ واضح ہوتے تھے اور آج عارض کو ایسا کچھ بھی وہاں ڈھونڈنے سے بھی نظر نہیں آیا تھا۔

حیام آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔۔؟ عارض نے پریشانی سے سوال کیا تھا۔

جی مجھے کیا ہونا ہے بالکل ٹھیک ہوں۔ اس نے کندھے اچکائے تھے۔

حیام آپ واقعی ٹھیک ہیں ناں۔۔۔؟

اب سٹامپ پیپر پر لکھ کر دوں ٹھیک ہوں۔ حیام کی تیوری چڑھی تھی۔

آپ کا اگلا لیکچر شروع ہونے والا ہے جائیں ورنہ آپ لیٹ ہو جائیں گی۔ عارض اس کے سامنے سے پیچھے ہوا تھا۔

ہمم۔ حیام کہتے ہی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

عارض اس کی پشت کو دیکھتا رہ گیا تھا۔

عارض کے آفس سے نکل کر حیام کا رخ گراونڈ کی جانب تھا۔ حیام کے ہاتھ میں کچھ کتابیں تھیں اور وہ فون پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھی۔

سیڑھیاں اترتے اس کا کسی سے ٹکراؤ ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کے ہاتھ میں موجود کتابیں نیچے گریں تھیں۔اندھے ہو نظر نہیں آتا۔حیام اس پر چلائی تھی۔

سوری۔۔!اس لڑکے نے جھک کر حیام کی کتابیں اٹھائیں تھیں۔

آئیندہ اپنی آنکھیں کھول کر چلنا۔حیام اسے کہتی آگے بڑھ گئی تھی۔

وہ لڑکا مڑ کر اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔

New Girl man..!

اس لڑکے کا ایک دوست اس کے قریب آتا خباست سے بولا تھا۔

ابھی تک تو نہیں

But she will be the next one.

ہمم ویسے کل والی کا کیا بنا کچھ نہیں میرے جان چھوڑوانے سے پہلے ہی چھوڑ گئی۔اس لڑکے کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

احد تو بہت کمینی چیز ہے ویسے۔ہر روز ایک نئی لڑکی کے ساتھ تیرا افیر چل رہا ہوتا ہے اور ہمیں ایک بھی نہیں ملتی۔

بیٹا لڑکی چاہیے تو احد میر جیسی شکل بھی ہونی چاہیے۔

بے غیرت انسان۔۔اس کے دوست نے اس کی کمر پر مکا مارا تھا۔

I am a bodybuilder man it doesn't hurt me

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک بار پھر ہنسا تھا۔

حیام نور افشی اور زری لیکچرز کے بعد کیفے میں بیٹھی ہوئیں تھیں جب کسی نے ان کو مخاطب کیا تھا۔

Excuse me...

ان سب نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

یس۔۔۔!

نظروں کا تصادم ہوا تھا۔

ان دونوں کی نظروں میں پہلے حیرت ابھری تھی

تم۔۔۔!حیام اور احد ایک ساتھ بولے تھے۔

کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں سویٹ گرل۔اس نے جس انداز میں کہا تھا اس سے نور زری اور افشی کو کوفت ہوئی تھی۔

شیور۔۔۔!حیام تھوڑا سائیڈ پر ہو کر بیٹھی تھی۔

ان تینوں نے گھور کر حیام کو دیکھا تھا۔

مگر ساتھ ہی ان کو حیرت ہوئی تھی۔حیام کبھی کسی کو یوں بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔

احد مسلسل حیام سے باتیں کر رہا تھا اور وہ تینوں بیزاری سے ان دونوں کو دیکھ رہیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اب میں چلتا ہوں کافی دیر حیام کے ساتھ باتیں کرنے کے بعد احد اٹھتا بولا تھا۔

جلد ہی ملیں گے۔ احد نے اپنا ہاتھ حیام کی جانب بڑھایا تھا جو اس نے بلا تکلف تھام لیا تھا۔

اس کے بعد احد وہاں سے چلا گیا تھا مگر وہ تینوں حیام پر چڑھ دوڑی تھی۔

تم لوگوں کو کیا تکلیف ہے میں جس مرضی سے ملوں جس مرضی کے ساتھ جاؤں۔

حیام کے اس قدر درشت لہجے پر وہ تینوں خاموش ہو گئیں تھیں۔

حیام تم غلط کر رہی ہو۔ زری نے اسے پیار سے سمجھانا چاہا تھا۔

میں کوئی چھوٹی بچی نہیں ہوں زری جو مجھے تمہارے مشورے چاہیے ہوں گے۔

حیام کافی سختی سے کہتی اپنا بیگ اٹھا کر وہاں سے نکل گئی تھی۔

وہ تینوں کچھ نہیں کر سکیں تھیں بس خاموشی سے اسے جاتا دیکھتیں رہیں تھیں۔

ان کے لیے یقین کرنا مشکل تھا کہ یہ وہی لڑکی ہے جو کسی کو خود کو چھونے تک کی اجازت نہیں دیتی تھی۔

حیام سر جھکائے بیٹھی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔

نجانے اسے یہاں آئے کتنا وقت گزر گیا تھا۔ حیام اپنا سر دوبارہ جھکا گئی تھی۔

حیام کو یاد تھا اس کی مما اکثر کہا کرتیں تھیں۔ سورۃ الم نشرح کا ورد کرنے سے انسان میں مصائب کا سامنا کرنے کی ہمت بڑھ جاتی ہے، انسان کا خوف اور پریشانی اور اس کی رکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

مما اور کیا کہتیں تھیں اس نے سوچا تھا۔

پریشانی سے نجات کے لیے سورۃ فاتحہ بھی پڑھنی چاہیے۔اسے یاد آیا تھا۔

مما یہ بھی کہتی تھی مشکلات میں جب آپ کو کوئی رستہ نظر نا آئے تو اس کا ورد کرنا چاہے۔

اس سورت کو پڑھنے کے ایسے فضائل ہیں کہ یہ ناممکن کام کو بھی ممکنات میں بدل دیتی ہے۔

مما اسے ہمیشہ کہتی تھی۔ سورۃ الکوثر کے ورد سے بڑی سے بڑی پریشانی بھی ختم ہو جاتی ہے۔

اسے یاد تھا۔ بچپن میں اس کی مما اسے اور ہارون کو پاس بیٹھا کر یہ باتیں بتایا کرتیں تھیں۔

انہوں نے ان دونوں کو یہ سورتیں بمعہ ترجمہ یاد کروائیں تھیں۔ حیام نے پڑھنا شروع کیا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

مما اسے ہمیشہ کہتی تھی جس اہم کام کی ابتداء "بسم اللہ" سے نہ کی جائے تو وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے۔

حیام کی آنکھوں کے سامنے ایک منظر ابھرا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام ایمان بیگم کے پاس بیٹھی ان کو سورۃ الفاتحہ پڑھ کر سنا رہی تھیں اور ایمان بیگم اس کا مفہوم اسے سمجھا رہی تھیں۔

ہر طرح کی حمد اور تعریف کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کمال کی تمام صفات کا جامع ہے۔ حمد کا معنی ہے کسی کی اختیاری خوبیوں کی بنا پر اُس کی تعریف کرنا اور شکر کی تعریف یہ ہے کہ کسی کے احسان کے مقابلے میں زبان، دل یا اعضاء سے اُس کا بڑا اپن بیان کرنا۔

اسی لیے جب اللہ تعالیٰ ہم پر اپنی کوئی نعمت نازل فرماتا ہے تو ہم "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہتے ہے۔یعنی ہم اللہ کی عطا کردہ نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بہت مہربان رحمت والا۔

رحمٰن اور رحیم اللہ تعالیٰ کے دو صفاتی نام ہیں، رحمٰن کا معنٰی ہے: نعمتیں عطا کرنے والی وہ ذات جو بہت زیادہ رحمت فرمائے اور رحیم کا معنی ہے: بہت رحمت فرمانے والا۔

صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو اپنی رحمت کا بدلہ طلب نہیں فرماتی۔ ہر چھوٹی، بڑی، ظاہری، باطنی، جسمانی، روحانی، دنیوی اور اخروی نعمت اللہ تعالیٰ ہی ہمیں عطا فرماتا ہے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اور دنیا میں جس شخص تک جو نعمت پہنچتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے ہے کیونکہ کسی کے دل میں رحم کا جذبہ پیدا کرنا، رحم کرنے پر قدرت دینا، نعمت کو وجود میں لانا، دوسرے کا اس نعمت سے فائدہ اُٹھانا اور فائدہ اٹھانے کے لئے اَعضاء کی سلامتی عطا کرنا، یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے۔

مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ

جزا کے دن کا مالک۔

جزا کے دن سے مراد قیامت کا دن ہے کہ اس دن نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کو ثواب ملے گا اور گناہگاروں اور کافروں کو سزا ملے گی جبکہ ”مالک“ اُسے کہتے ہیں جو اپنی ملکیت میں موجود چیزوں میں جیسے چاہے تصرف کرے۔

مما تصرف کسے کہتے ہیں؟ ہارون نے سوال کیا تھا۔

بیٹا تصرف سے مراد قبضہ یا اختیار ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس ہر چیز کا اختیار ہے۔

اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت دونوں کا مالک ہے لیکن اس آیت میں ”قیامت“ کے دن کا بطور خاص اس لئے ذکر کیا گیا ہے تا کہ اس دن کی اہمیت ہمارے دل میں بیٹھے۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ

Posted On Kitab Nagri

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

بچوں ہم صرف اللہ کی ہی عبادت کرتے ہیں کیونکہ عبادت کا مستحق صرف اللہ ہی ہے اور اللہ کے علاوہ اور کوئی اس لائق ہی نہیں کہ اس کی عبادت کی جا سکے اور حقیقی مدد کرنے والا بھی اللہ ہی ہوتا ہے۔

اس کی اجازت و مرضی کے بغیر کوئی کسی کی کسی قسم کی ظاہری، باطنی، جسمانی روحانی، چھوٹی بڑی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔

اس آیت میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ایسی ذات ہے جس سے حقیقی طور پر مدد طلب کی جائے۔

اللہ تعالیٰ بعض دفعہ انسانوں کی مدد اپنے بندوں کے ذریعے بھی کرتا ہے جس طرح غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد اپنے فرشتوں سے کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ

ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

دیکھو بیٹا یہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے۔

کون سی دعا مما۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

یہ دعا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی توفیق سے ہمیں سیدھا راستہ دکھایا ہے اور اب ہماری اس راستے کی طرف ہدایت میں اضافہ فرما اور ہمیں اس پر ثابت قدم رکھ۔

بچوں صراطِ مستقیم سے مراد "عقائد کا سیدھا راستہ" ہے، جس پر تمام انبیاء کرام چلے۔اللہ تعالیٰ نے ہدایت حاصل کرنے کے بہت سے ذرائع عطا فرمائے ہیں۔

آسمانوں، زمینوں میں اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت کی بے شمار نشانیاں موجو ہیں جن میں غور و فکر کر کے انسان ہدایت پا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انبیاء کرام اپنی اپنی قوموں کے لئے ہدایت حاصل کرنے کا ذریعہ تھے اور نبی حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ و آلہ سلم قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہیں۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابیں لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ سے سیدھے راستے پر ثابت قدمی کی دعا مانگنی چاہئے کیونکہ سیدھا راستہ منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے اور ٹیڑھا راستہ مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

بیٹا ہمیں صرف اپنے لئے دعا نہیں مانگنی چاہئے بلکہ سب مسلمانوں کے لئے بھی دعا مانگنی چاہئے کیونکہ اس طرح دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ آ

خر میں انہوں نے اپنے دونوں بچوں کو نصیحت کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا راستہ بیان کیا ہے جن پر اس نے احسان و انعام اور اپنا فضل و احسان فرمایا۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ہی ایک جگہ ارشاد فرماتا ہے۔

اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔

انسان ہدایت کے مقامات تک اسی صورت پہنچ سکتا ہے جب وہ کسی ایسے کامل شخص کی پیروی کرے جو درست راستے کی طرف اس کی رہنمائی کرے، غلطیوں اور گمراہیوں کی جگھوں سے اسے بچائے۔

اور وہ کامل ذات جس کی سب کو پیروی کرنی چاہیے وہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے۔

اس آیت کے دوسرے حصے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

یہاں جن پر غضب ہوا سے مراد بد عمل لوگ اور بہکے ہوؤں سے مراد بد عقیدہ لوگ ہیں۔

ایمان بیگم نے ان کو اس سورت کے بارے میں کافی تفصیل سے سمجھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹا یاد رکھنا کبھی بھی کوئی مشکل ہو یا کوئی مصیبت آئے انسان کو ہمیشہ اللہ سے ہی مدد مانگنی چاہیے۔

اس ذات کے سوا کوئی ہماری مدد نہیں کر سکتا۔

حیام کے کانوں میں اپنی مما کے الفاظ گونجے تھے۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

حیام کے کانوں میں یہ الفاظ گونج رہے تھے۔ کبھی اس کی آواز میں تو کبھی ایمان بیگم کی آواز میں۔

اسے کیا کرنا چاہیے تھا اس قید میں۔

حیام کو اللہ کی عبادت کرنی چاہیے اس کا ذکر کرنا چاہیے۔ اور پھر اس کی عبادت و ذکر کے بعد اسے اللہ سے ہی مدد مانگنی چاہیے۔

آج جب حیام یہ سب باتیں سوچ رہی تھی تو اسے لگا تھا اس کے ارد گرد موجود روشنی بڑھ گئی تھی۔

عارض بھائی معلوم نہیں حیام کو کیا ہوتا جا رہا ہے ہم سے وہ اس قدر برے طریقے سے پیش آتی ہے جیسے ہم اس کی کچھ نہیں لگتیں۔

اس وقت نور زری اور افشی عارض کے آفس میں اس کے سامنے موجود تھیں۔

مجھے خود نہیں سمجھ آ رہا افشی حیام کو کیا ہوتا جا رہا ہے میں خود ان کی وجہ سے پریشان ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایسی تو نہیں تھیں جیسی وہ بنتی جارہیں ہیں۔

عارض نے افسوس سے سر جھٹکا تھا۔

اب ہمیں کیا کرنا چاہیے بھائی۔

کچھ نہیں افشاں میں شام کو ان کی طرف جاتا ہوں اور ان سے بات کرتا ہوں۔

یونیورسٹی سے سیدھا عارض حیام کے گھر گیا تھا۔

اس وقت وہ اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

آج حیام سے بات کرنے کے لیے ہی عارض نے آفس نہ جانے کا ارادہ کر کے حیام کو لنچ پر لیجانے کا سوچا تھا۔

حیام لنچ پر چلیں۔۔۔عارض نے اس سے بہت پیار سے سوال کیا تھا۔

میرا کہیں بھی جانے کو دل نہیں ہے عارض بہتر ہو گا آپ خود ہی چلے جائیں۔

حیام نے درشتی سے جواب دیا تھا۔

وہ سب کچھ نوٹ کر رہا تھا پہلے پہل وہ اس کو حیام کی خفگی سمجھ رہا تھا مگر اب اس کی سمجھ میں جو آرہا تھا وہ سب معاملات بہت خراب تھے۔

عارض حیام کے کمرے میں موجود اسے جانے کے لیے منا رہا تھا۔

زندگی پلیز چلیں ناں عارض نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض میں نے آپ کو کہا ہے نہیں جانا تو مطلب نہیں جانا۔۔۔حیام نے اس کے ہاتھ جھٹکے تھے۔

جیسے آپ کی مرضی عارض غصے سے کہتا اس کے سامنے سے اٹھا تھا۔

جاتے ہوئے دروازہ بند کر کے جایئے گا۔ حیام کی بات پر عارض نے لب بھینچے تھے اور جاتے ہوئے کافی زور سے دروازہ بند کر کے گیا تھا۔

تمیز نہیں ہے آپ کو۔۔۔حیام دھاڑی تھی۔

یقیناً یہ آواز عارض کے کانوں تک بھی پڑی تھی مگر وہ اگنور کرتا نیچے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

خالہ جان حیام کو کیا ہو گیا ہے۔۔؟عارض ان کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا۔

معلوم نہیں عارض وہ کیوں ایسی ہوتی جا رہی ہے۔

مجھے لگتا ہے میری ہستی کھیلتی بچی کو کسی کی نظر لگ گئی ہے۔

ایمان بیگم کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

خالہ جان آپ پریشان نہیں ہوں وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔

عارض نے ان کی گالوں پر بہتے آنسو صاف کیے تھے۔

ایمان بیگم کو عارض بھی حیام کی طرح ہی عزیز تھا۔

انہوں نے اس کے ہاتھ تھام کر چومے تھے۔

عارض بیٹا کبھی بھی حیام سے بدگمان نہیں ہونا۔

Posted On Kitab Nagri

یا کسی بدگمانی میں اسے چھوڑنے کا فیصلہ مت کرنا۔

کبھی نہیں خالہ جان۔۔۔ان کے بغیر میری زندگی بے رنگ ہو جائے گی۔

عارض ان کی گود سے تڑپ کر اٹھ بیٹھا تھا۔

کیا ہوا کوئی رستہ نہیں ملا۔۔۔؟وہ بوڑھی عورت تنظیہ بولی تھی۔

تمھیں کوئی راستہ نہیں ملے گا۔

کوئی تمھاری مدد کو نہیں آئے گا۔۔۔وہ عورت اب قہقہے لگا رہی تھی۔

میرا اللہ میری یہاں سے نکلنے میں مدد کرے گا۔

اگر یہاں سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے تو میرا اللہ میرے لیے مدد بھیجے گا۔۔۔حیام چلائی تھی۔

کوئی نہیں آئے گا۔۔۔کوئی بھی نہیں وہ عورت قہقہے لگاتی کہہ رہی تھی۔

وہ حیام کی بے بسی پر ہنس رہی تھی۔

اللہ میری مدد فرما۔۔۔حیام نے آنکھیں بند کر کے کھولیں تھے۔

اسے مایوس نہیں ہونا تھا۔اسے ہمت نہیں ہارنی تھی۔

وہ سوچ رہی تھی اتنے میں اسے ایک خوبصورت منظر یاد آیا تھا۔

مما آج آپ کو کون سی سورت ترجمے کے ساتھ سناؤں۔حیام نے ان سے سوال کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سورۃ الم نشرح۔۔۔

ایمان بیگم نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

اوکے مما۔۔۔حیام نے سورت سنانا شروع کی تھی۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ

کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کر دیا۔۔۔؟

مما اس آیت میں اللہ تعالیٰ کس کا سینہ کشادہ کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ہارون نے ایمان بیگم سے سوال کیا تھا۔

ہارون یہاں پر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر ان کا سینہ علم و حکمت اور معرفت کے نور سے کھول دیا تاکہ مُناجات کی لذّت، امت کا غم، اپنی بارگاہ میں حاضری کا ذوق اور آخرت کے گھر کا شوق آپ

Posted On Kitab Nagri

کے دل میں سما جائے، آسمانی وحی کو اٹھانا آپ کے دل پر آسان ہو جائے، اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت دینے کی تبلیغ کرنے پر آنے والے مَصائب کو برداشت کر سکے۔

وَوَضَعنَا عَنکَ وِزرَکَ

اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا۔

حیام رکی تھی۔

حیام اگلی آیت بھی پڑھو میں دونوں ایک ساتھ سمجھاتی ہوں۔

ایمان بیگم کے کہتے ہی اس نے اگلی آیت پڑھی تھی۔

الَّذِیٓ اَنقَضَ ظَھرَکَ

جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی۔

پہلی آیت میں بوجھ سے مراد اس غم کا بوجھ ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے رہتا تھا۔

دوسری طرف اس بوجھ سے اُمت کے گناہوں کا غم مراد ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلِ مبارک مشغول رہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس آیت کے ساتھ دوسری آیت کو دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے آپ کو شفاعت قبول کئے جانے والا بنا کر غم کا وہ بوجھ دور کر دیا جس نے آپ کی پیٹھ توڑ دی تھی۔

وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَک

اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

اس آیت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا مخلوق پر لازم کر دیا ہے۔

حتّٰی کہ کسی کا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اس کی وحدانیّت کا اقرار کرنا اور اس کی عبادت کرنا اس وقت تک مقبول نہیں جب تک وہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لے آئے اور ان کی اطاعت نہ کرنے لگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

فَاِنَّ مَعَ العُسرِ یُسرًا

تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جو شدت اور سختی آپ کفار کے مقابلے میں برداشت فرما رہے ہیں، اس کے ساتھ ہی آسانی ہے کہ ہم آپ کو ان پر غلبہ عطا فرمائیں گے۔

اس آیت میں تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ ان کافروں کی باتوں سے غمزدہ نہ ہوں عنقریب تنگدستی کی یہ دشواری ختم ہو جائے گی۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ایک اور جگہ ارشاد فرماتا ہے:

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے، جلد ہی اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا۔

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

اس آیت کو دوبارہ ذکر کرنے سے معلوم ہوا کہ ایک تنگی کے بعد دو سہولتیں اور آسانیاں ہیں۔

ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"ایک تنگی دو آسانیوں پر ہرگز غالب نہیں آئے گی، تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ بی شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ

توجب تم فارغ ہو تو خوب کوشش کرو۔

حیام پڑھ رہی تھی۔

جب وہ خاموش ہوئی تو ایمان بیگم بولیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں تو آخرت کے لئے دعا کرنے میں محنت کریں کیونکہ نماز کے بعد خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نماز کے بعد کی گئی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

بیٹا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی کوشش کریں۔

آخر میں ایمان بیگم نے انہیں نصیحت کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وَاِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ

اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد مصطفی آپ خاص طور پر اپنے رب عزوجل کی طرف رغبت رکھیں، اسی کے فضل کے طالب رہیں اور اسی پر توکُّل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

بچوں اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگے۔

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

اس سورۃ میں کیا بیان کیا گیا ہے حیام۔ ایمان بیگم نے حیام سے سوال کیا تھا۔

یہی کہ مما کسی مشکل، مصیبت یا دشواری کے آجانے کی وجہ سے گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ سے مشکل اور مصیبت دور ہو جانے اور اس کے آسان ہو جانے کی امید رکھتے ہوئے دعا کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بہت جلد آسانی مل جائے گی۔

شاباش حیام ایمان بیگم نے پیار سے اس کا ماتھا چوما تھا۔

وہ منظر ہوا میں تحلیل ہوا تھا۔

بے شک مشکل کے بعد آسانی ہے حیام نے سوچا تھا۔

اگر اللہ نے اسے اس آزمائش میں ڈالا ہے تو یقیناً اس نے اس سے نکالنے کا بھی سوچا ہو گا۔

بے شک میرا رب کسی کو آزمانے سے پہلے اس کی راحت کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ مجھے بھی مایوس نہیں ہونا۔

میرا اللہ میری مدد ضرور کرے گا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کا یقین پختہ تھا۔

سن رہی ہیں آپ میرا اللہ میری مدد ضرور کرے گا اماں۔

اس نے ہر مشکل کے بعد آسانی رکھی ہے۔

اس بار دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

بس خاموشی تھی۔

تقریباً ایک ماہ گزر چکا تھا حیام کا رویہ سب سے بدسے بدتر ہوتا جارہا تھا۔

سب لوگ اس کے اس رویے سے کافی پریشان تھے۔

اسی دوران جو ایک بات ہوئی تھی وہ حیام کا احد کی جانب راغب ہونا تھا۔

اب وہ جب بھی لیکچرز سے فری ہوتی احد کے ساتھ پائی جاتی تھی۔

اس وقت وہ چاروں کیفے میں بیٹھی ہوئی تھیں۔

حیام اپنے فون میں مصروف تھی جبکہ نور افشی اور زری ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔

کیا خیال ہے آج کہیں باہر گھومنے ناں چلیں۔۔۔؟

ان تینوں کو دیکھ کر نور نے سوال کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں ٹھیک ہے چلتے ہیں۔نور کی بات پر حیام نے جواب دیا تھا۔

اور کس جگہ جانا ہے یہ میں تم لوگوں کو بتاؤں گی۔

ارے واہ آج حیام میڈم لگتا ہے گوگل سے سرچ کے کے آئیں ہیں۔

زری کی بات پر حیام نے اسے گھورا تھا۔

اچھا بتاؤ کہاں جانا ہے۔۔؟افشاں تھوڑا آگے کی جانب ہوتی بولی تھی۔

کلب۔۔۔!آج ہم سب کلب چلتے ہیں۔

حیام کی بات پر ان تینوں نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

آج تمھیں بیٹھے بیٹھائے کلب کا خیال کہاں سے آگیا۔

افشاں کافی سختی سے بولی تھی۔

اوہ یار وہ احد مجھے کب سے کہہ رہا ہے کہ چلتے ہیں مگر مجھے ہی وقت نہیں مل رہا تھا۔

Are you mad Hayam...?

افشاں غصے سے بولی تھی۔

ہم میں سے کوئی بھی آج تک کلب نہیں گیا اور تم جانا چاہتی ہو۔

آج تک نہیں گیا مگر اب تو جاسکتے ہیں ناں۔حیام نے اس کی بات کو سرے سے اگنور کیا تھا۔

Just Relax Afshii...

Posted On Kitab Nagri

زری افشاں کی جانب دیکھتی بولی تھی۔

حیام بس مذاق کر رہی ہے۔۔۔

زری حیام کی بات کو واقعی مذاق سمجھی تھی۔

زری کی بات پر حیام کی تیوری چڑھی تھی۔

تم ہوتی کون ہو جس سے میں مزاق کرو۔

تمھارا میرا کوئی مزاق نہیں ہے۔

حیام کافی تحکیر آمیز لہجے میں بولی تھی۔

نور اور زری نے بے اختیار ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔

حیام ہم کبھی ایسی جگہ پر نہیں گئے اس لیے ناں ہم ناں تم وہاں جاؤ گی۔

نور نے حیام کو کافی پیار سے سمجھایا تھا۔

فائین تم لوگ وہاں مت جانا مگر میرا تو آل ریڈی احد کے ساتھ وہاں جانے کا پلین ہے اس لیے میں تو جاؤں گی۔

تم نے جانا ہے تو اس سے پہلے عارض بھائی کو بتاؤ اور پھر جاؤ۔

نور نے اسے کافی پیار سے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نور یہ میری زندگی ہے اس کا فیصلہ بھی میں خود کروں گی کہ مجھے کس کے ساتھ جانا ہے کس کے ساتھ نہیں اور کس کو بتا کر جانا ہے کس کو نہیں۔۔۔

حیام کافی روکھائی سے بولی تھی۔

Shut Up Hayam...!

زری ایک دم دھاڑی تھی۔

زری میں تمھیں لاسٹ ٹائم وارن کر رہی ہوں میری زندگی میں مداخلت مت کرو۔

حیام ہم تمھاری فرینڈز ہیں کبھی بھی تمھارا برا نہیں چاہیں گی۔

Ohh come on Zarii....

میں کوئی چھوٹی بچی نہیں ہوں جو اپنا چھا برا ناں جان پاؤں۔

اتنا کہتے ہی حیام وہاں سے اٹھی تھی اور کیفے سے باہر نکل گئی تھی۔

حیام کے وہاں سے نکلتے ہی نور نے عارض کو کال کر کے ساری بات بتائی تھی۔

کیا وہ کلب گئی ہیں۔۔۔؟

عارض باقاعدہ دھاڑا تھا۔

ٹھیک ہے میں دیکھ لیتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

عارض احمد وہاب ایسا کم ظرف مرد نہیں تھا کہ اپنی بیوی کو کسی اور کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر اس پر شک کرے۔

آج بھی اسے کوئی اعتراض نہیں ہوتا اگر وہ عارض کو بتا کر احد کے ساتھ لنچ پر چلی جاتی۔

اس نے دو تین بار حیام کو کیفے میں احد کے ساتھ بیٹھے دیکھا تھا مگر اس نے کبھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔

مگر کلب۔۔۔ یہ بات عارض کو واقعی تیش دلا گئی تھی۔

نور مجھے معلوم کر کے بتائیں وہ کون سے کلب گئیں ہیں۔

اپنا غصہ کنٹرول کرنے کے لیے وہ اپنے سر کو مسلتا بولا تھا۔

اگلے پانچ منٹ میں نور پتا کر کے عارض کو بتا چکی تھی۔

وہ فوراً پارکنگ کی جانب بھاگا تھا اور ریش ڈرائیونگ کرتا وہاں تک پہنچا تا۔

جب عارض وہاں آیا تھا۔

حیام کو احد کے ساتھ دیکھ کر اس کی تیوری چڑھی تھی۔

وہ احد کے گلے میں اپنے بازو ڈال کر کھڑی ہوئی تھی۔

حیام کا دوپٹہ اس کے گلے میں کسی پٹے کی مانند جھول رہا تھا۔

جس حالت میں وہ اس وقت احد کے سامنے کھڑی تھی وہ غیر مناسب تھی۔

احد ہوس کا پجاری مرد تھا اور حیام کی حالت اسے ہوا دے گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اگلا منظر جو عارض نے دیکھا تھا وہ اسے آگ ہی لگا گیا تھا۔

احد نے حیام کی کمر میں بازو ڈال کر اسے خود سے قریب کیا تھا۔

اس سے پہلے وہ حیام کے ساتھ کوئی اور حرکت کرتا عارض غصے سے بھرا ان تک پہنچا تھا اور ان دونوں کو الگ کیا تھا۔

یہ کیا بدتمیزی ہے عارض۔۔۔!حیام عارض کی حرکت پر دھاڑی تھی۔

اور جو آپ یہاں کر رہی ہیں وہ کیا ہے۔۔۔؟

عارض بھی اسی کے انداز میں بولا تھا اور ساتھ ہی اسنے حیام کا اس کے گلے میں جھولتا دوپٹہ اس پر صحیح سے اوڑھایا تھا کہ اس کا سارا وجود چھپ گیا تھا۔

اوو مسٹر کیا بدتمیزی ہے یہ چھوڑو اس کو۔احد عارض سے حیام کو چھڑاتے ہوئے بولا تھا۔

اپنی حدود میں رہو تم گھٹیا انسان۔۔۔

کہتے ہی عارض حیام کی بازو کھینچ کر باہر کی جانب بڑھا تھا۔

تم اسے نہیں لے کر جا سکتے احد بھاگتا ہوا عارض اور حیام کے سامنے آیا تھا۔

اپنی بیوی کو لے جانے کے لیے مجھے تمھاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

عارض نے احد کی ناک پر اتنا زور سے مکا مارا تھا کہ خون نکل آیا تھا شاید اس کے ناک کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

احد ایک دم پیچھے ہوا تھا اور عارض حیام کو لے کر باہر کی جانب بڑھا تھا۔

سب لوگ اپنے اپنے کام میں مصروف رہے تھے وہاں آئے دن ایسا کوئی ناں کوئی تماشا ہوتا رہتا تھا۔

حیام مسلسل عارض سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی جو عارض نے کافی سختی سے دبوچ رکھا تھا۔

کیوں آئی تھیں آپ یہاں۔۔۔؟ اسے مسلسل اپنے ساتھ کھینچتے عارض دھاڑا تھا۔

میری مرضی مسٹر عارض احمد وہاب میں کسی کام کو کرنے کے لیے آپ کی پابند نہیں ہوں۔

حیام کی بات کا جواب دیے بغیر عارض اپنے قدم تیز کرتا اسے اپنی کار کی جانب لے گیا تھا۔

عارض نے کار کا دروازا کھول کر اسے اندر دھکا دیا تھا اور خود دوسری جانب آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔

وہ ریش ڈرائیونگ کرتا اس گھر کے سامنے موجود تھا جو اس نے حیام کے نام کیا تھا۔

عارض کسی بھی چیز کی پرواہ کیے بغیر حیام کو گھسیٹتا اپنے کمرے میں لایا تھا۔

عارض نے حیام کا بازو ایک جھٹکے سے چھوڑا تھا اور مڑ کر کمرے کا دروازہ بند کیا تھا۔

کیا کہہ رہی تھی آپ کہ آپ میری پابند نہیں ہیں تو سنیں حیام احمد عارض آپ میری ہی پابند ہیں۔

یہ مت بھولیں کہ آپ میرے نکاح میں ہیں۔

عارض حیام کے قریب آتا دھاڑا تھا۔

یہ نکاح۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

میں اس نکاح سے آزادی چاہتی ہوں نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ۔

آزادی چاہیے آپ کو۔۔۔؟

اس رشتے اور مجھ سے آپ کو کبھی آزادی نہیں ملے ہی حیام۔۔۔عارض کی آنکھیں سرخ انگارہ ہوئیں تھیں۔

میں اس رشتے سے آزادی لے کر ہی رہوں گی۔۔۔!اس کا لہجہ اٹل تھا۔

کیا کریں گی آپ ہاں بولیں۔

عارض نے غصے سے اس کا بازو دبوچا تھا۔

خلع لوں گی آپ سے۔۔۔حیام عارض سے اپنا بازو چھڑواتے بولی تھی۔

کیوں لینی ہے آپ نے مجھ سے خلع۔۔۔ہاں۔۔۔؟عارض نے اپنی گرفت مزید مضبوط کی تھی۔

حیام کو اس کی انگلیاں اپنے جسم میں دھنستی محسوس ہوئیں تھیں۔

اوہ تو اس کمینے احد کے ساتھ شادی کریں گی آپ۔۔۔؟بولیں۔

ہاں کروں گی اس سے شادی کون روکے گا مجھے۔

میں روکوں گا آپ کو۔

اتنا بے غیرت نہیں ہوں میں کہ آپ میرے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی کے ساتھ کا سوچیں تو میں آپ کو خاموشی سے اس رشتے سے آزاد کر دوں گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آپ مجھے اس رشتے سے آزادی دیں گے۔ حیام پھنکاری تھی۔

نہیں کروں گا میں آپ کو آزاد سمجھی آپ۔

بلکہ آج میں اس رشتے کو اتنا مضبوط کر دوں گا کہ آپ کی آزادی کے تمام رستے ختم ہو جائیں گے۔

عارض نے حیام کا دوپٹہ کھینچ کر اتارا تھا اور دور اچھال دیا تھا۔

چھوڑیں مجھے حیام نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔

آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے عارض۔

حیام چلائی تھی۔

میں ایسا ہی کروں گا آج سب فاصلے ختم کر دوں گا عارض دھاڑا تھا۔

آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے عارض۔۔۔ حیام تڑپی تھی۔

مجھے آپ نہیں روک سکتیں۔

بہت شوق تھا ناں آپ کو اس لباس کے ساتھ اس کمینے کے قریب جانے کا۔ عارض نے حیام کے گہرے گلے پر چوٹ کی تھی۔

چھوڑیں مجھے حیام نے اسے دور دھکیلنا چاہا تھا جس پر وہ مزید حیام کے قریب آیا تھا۔

تڑپ کیوں رہی ہیں اس گھٹیا انسان کی طرح کوئی غیر نہیں ہوں آپ کا شوہر ہوں آپ پر پورا حق رکھتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

چھوڑیں مجھے عارض حیام نے اپنے لمبے ناخن اس کی بازو میں گاڑے تھے۔

بالکل بھی نہیں آج آپ میری برداشت کی آخری حد کو بھی آزما چکی ہیں کہتے ہی اس نے حیام کو بیڈ پر دھکا دیا تھا۔

حیام اور ہارون ایمان بیگم کے پاس بیٹھے تھے جب ہارون بولا مما روز آپی آپ کو سورت سناتیں ہیں آج میں آپ کو سناؤں گا۔

ٹھیک ہے میرا بچا۔

آپ مجھے سورۃ الکوثر سناؤ۔

جی مما۔۔۔ہارون نے سورت سنانا شروع کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس آیت میں بیان ہوا ہے کہ اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں اور کثیر فضائل عنایت کر کے تمہیں تمام مخلوق پر افضل کیا، آپ کو حسنِ ظاہر بھی دیا حسنِ باطن بھی عطا کیا، نسبِ عالی بھی، نبوت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوضِ کوثر بھی، مقامِ محمود بھی، امت کی کثرت بھی، دین کے دشمنوں پر غلبہ بھی، فتوحات کی کثرت بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں عطا کیں جن کی انتہاء نہیں تھی۔

جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن تھے وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ آپ کے پاس کچھ نہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے انتہا عطا فرمایا تھا۔

ایمان بیگم نے انہیں سمجھایا تھا۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا کچھ عطا فرمایا تھا تو اتنے بڑے انعام و احسان کا شکر بھی بہت بڑا ہونا چاہیے۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ اپنی روح، بدن اور مال سے اپنے رب کی عبادت میں لگے رہیں، بدنی و روحی عبادات میں سب سے بڑی چیز نماز ہے۔ اور مالی عبادات میں قربانی ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَالاَبتَرُ

بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

شَانِئَ بغض و عداوت رکھنے والے دشمن کو کہتے ہیں۔

اَبُ-تَرَ: بتر سے ہے،یعنی کسی چیز کو کاٹ دینا، منقطع کر دینا۔

عام الفاظ میں اس سے ایسا آدمی مراد لیا جاتا ہے جس کی نرینہ اولاد نہ ہو اور جس کی نسل آگے چلنے کا کوئی امکان نہ ہو۔

یہ لفظ مشرکین مکہ نے (معاذ اللہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے استعمال کیا تھا، جس کا جواب اس آیت میں دیا گیا ہے۔

اس پر مشرکین نے خوشیاں منائیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند فوت ہو گئے ہیں اور باقی اولاد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیاں ہی بیٹیاں ہیں۔

لٰہذا آپ جو کچھ بھی ہیں بس اپنی زندگی تک ہی ہیں، آپ کے بعد نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل آگے چلے گی اور نہ ہی کوئی آپ کا نام لینے والا ہو گا۔

اس پس منظر میں یہاں ان لوگوں کو سنانے کے لیے فرمایا جا رہا ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا نام اور ذکر تو ہم بلند کریں گے، جس کی وجہ سے آپ کے نام لینے والے تو اربوں کی تعداد میں ہوں گے۔

البتہ آپ کے یہ دشمن واقعی ابتر ہوں گے جن کا کوئی نام لینے والا نہیں ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

اس سورت سے ہمیں معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقام اتنا بلند ہے کہ ان کے گستاخ کو اس کی گستاخی کا جواب خود رب تعالیٰ دیتا ہے۔ ایمان بیگم نے ان دونوں کو بتایا تھا۔

سوچتے سوچتے حیام نے اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔

مگر اس نے اپنی آنکھیں بند کرنے پر جو منظر دیکھا تھا اس کا دل دہل گیا تھا۔

عارض نے اسے دھکا دیا تھا۔

ہمیشہ اپنی آنکھیں بند کرنے پر اسے وہ سب نظر آتا تھا جو اس کے جسم میں سمائی برائی کر رہی ہوتی تھی یاں جو بھی اس کے ارد گرد ہو رہا ہوتا تھا۔

جو بھی تھا وہ جتنا بھی بدگمان صحیح مگر عارض کو ایسے زبردستی رشتہ قائم نہیں کرنا چاہیے تھا۔

حیام سوچ رہی تھی۔۔۔ اس نے ایک بار اٹھ کر دوبارہ اس حویلی کے در و دیوار کو تلاشنا شروع کیا تھا۔

مگر وہ اس بار بھی ناکام رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حیام سارے راستے روتی رہی تھی۔ مگر عارض پر جیسے اس کے آنسوؤں کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

اس نے پورچ میں گاڑی روکی تھی اور دوسری طرف جا کر حیام کے لیے دروازہ کھولا تھا۔

رونا بند کریں اور باہر نکلیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج عارض کے لہجے میں زرا بھی نرمی نہیں تھی۔

حیام نے ایک دھندلی نظر اس پر ڈالی تھی اور پھر اپنی آنکھیں رگڑتی گاڑی سے باہر نکلی تھی۔

عارض نے حیام کا بازو سختی سے پکڑ کر اسے ایک طرف کیا تھا اور گاڑی کا دروازہ زور سے بند کر کے لاک کیا تھا۔

میرا بازو چھوڑیں عارض آپ نے جو کرنا تھا کر لیا ہے اب چھوڑ دیں مجھے۔حیام چلائی تھی۔

شٹ اپ حیام۔۔۔عارض دھاڑا تھا۔

اس سے پہلے میں آپ کے جسم سے آپ کی روح نکال دوں اپنی زبان کو لگام دیں۔

حیام نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

چھوڑیں مجھے میں نے گھر جانا ہے۔

آج سے آپ کا گھر یہی ہے۔۔۔عارض نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا تھا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ غصے سے بول رہے تھے۔

غصے بھری آوازیں سن کر رانم وحید لاؤنج میں آئیں تھی۔

کیا بات ہے عارض اتنا غصے میں کیوں ہو۔۔۔؟رانم صاحبہ نے ایک نظر روتی ہوئی حیام کو دیکھا تھا۔

حیام میرا بچا کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو؟رانم صاحبہ نے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔

حیام اوپر کمرے میں جائیں۔۔۔عارض نے بامشکل خود پر قابو کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں جانا آپ کو سمجھ نہیں آتا مجھے گھر جانا ہے عارض۔۔۔حیام چلائی تھی۔

اور آپ کو بھی ایک بار کا کہا سمجھ میں نہیں آتا کیا اب سے یہی آپ کا گھر ہے۔

عارض نے اس کا بازو پکڑنا چاہا تھا مگر رانم صاحبہ نے اسے اپنے پیچھے کر لیا تھا۔

یہ کیسی بد تمیزی ہے عارض اور حیام کیوں یہاں رہے گی۔۔۔ابھی اسی وقت اسے گھر چھوڑ کر آؤ۔

مما بیوی کا اصل گھر اس کے شوہر کا گھر ہوتا ہے اور اب حیام یہاں ہی رہیں گی۔

عارض یہ بات مت بھولو حیام ابھی صرف تمھاری منکوحہ ہے بیوی نہیں ہے۔

اب یہ میری منکوحہ نہیں رہیں بیوی ہیں میری۔

عارض نے بامشکل اپنے لہجے کو سخت ہونے سے روکا تھا۔

عارض کی بات پر رانم وحید کے تھپڑ کی آواز لاؤنج میں گونجی تھی۔

زندگی میں پہلی بار انہوں نے عارض پر ہاتھ اٹھایا تھا۔

ان کا ہاتھ بری طرح کپکپا رہا تھا۔

میں نے کچھ غلط نہیں کیا مما۔

حیام میرے نکاح میں تھی۔

میں نے بس ہمارے درمیان موجود رشتے کو مضبوط بنایا ہے۔

عارض دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے رانم صاحبہ نے اپنا سر تھاما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

خالہ جان سے کہیے گا ان کا سامان بھیجوا دیں۔

بلکہ میں خود ان سے بات کرلوں گا۔غصے سے کہتا عارض گھر سے باہر نکل گیا تھا۔

حیام بیٹا آپ اوپر کمرے میں جاؤ۔

رانم صاحبہ کے کہتے ہی حیام عارض کے کمرے کی جانب بڑھ گئ تھی۔

کمرے کا دروازا بند کر کے وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔

شام تک وہ کمرے میں بند رہی تھی۔

رانم صاحبہ نے اسے ایمان بیگم اور احمد صاحب کے آنے کی اطلاع دی تھی تو وہ کچھ دیر کے لیے ان کے پاس نیچے آئی تھی۔

ایمان بیگم کے گلے لگ کر حیام ایک بار پھر رودی تھی۔

حیام بیٹا اپنا سامان اوپر اپنے کمرے میں لے جاؤ۔

احمد صاحب نے اسے دیکھے بغیر کہا تھا اور یہ شاید زندگی میں پہلی بار تھا جب احمد صاحب نے اپنی بیٹی کی جانب دیکھنے سے انکار کیا تھا۔

احمد صاحب کے اس عمل سے ان کو کتنی تکلیف ہوئی تھی یہ بس وہی جانتے تھے۔

بابا۔۔۔!حیام نے نم آنکھوں سے انہیں دیکھا تھا۔

حیام بیٹا اب یہی آپ کا گھر ہے۔ا

Posted On Kitab Nagri

یمان بیگم بھی بولی تھیں۔

نہیں مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے۔

حیام اپنا سامان لے کر کمرے میں جاؤ۔ احمد صاحب اس بار سختی سے بولے تھے۔

احمد بھائی آپ سختی مت کریں وہ چلی جاتی ہے۔

رانم صاحبہ نے احمد صاحب سے کہا تھا۔

حیام بیٹا جاؤ اپنے کمرے میں۔۔۔ اب رانم صاحبہ نے اس کو کہا تھا۔

حیام خاموشی سے اٹھی تھی اور اپنا سامان لے کر کمرے میں چلی گئی تھی۔

کچھ دیر بعد کمرے کا دروازا بجا تھا۔

حیام نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

وہ خاموشی سے اوندھے منہ بیڈ پر پڑی رہی تھی۔

جواب نا ملنے پر رانم صاحبہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی۔

میرا بچہ کھانا کھالو۔

رانم صاحبہ نے حیام کے پاس کھانے والی ٹرے رکھی تھی اور پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

خالہ جان مجھے نہیں کھانا۔ حیام اسی انداز میں لیٹے لیٹے بولی تھی۔

میرا بچہ کھانے سے انکار نہیں کرتے۔ انہوں نے حیام کو پیار سے سمجھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چلو اٹھو شاباش میں اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھ سے کھلاتی ہوں۔

ان کے کہنے پر حیام اٹھ کر بیٹھی تھی۔

رانم صاحبہ نے اس کے بکھرے بال سمیٹے تھے۔

خالہ جان مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔حیام نے ان کی جانب دیکھ کر کہا تھا۔

میں صبح اپنے بچے کو اس کے گھر چھوڑ کر آؤں گی اور سب کے کان بھی کھینچوں گی۔

پکاناں خالہ۔۔؟حیام نے تصدیق چاہی تھی۔

جی میری جان پکا مگر پہلے آپ یہ سارا کھانا ختم کرو۔

رانم صاحبہ نے اسے پیار سے بہلا کر کھانا کھلایا تھا اور پھر کمرے سے باہر آ گئیں تھی۔

اب وہ اس مسئلے کا حل سوچ رہی تھی کہ اس سارے معاملے کو کیسے حل کیا جائے۔

ایمان بیگم ان کو ساری بات بتا چکی تھیں۔جو بھی تھا اور جیسے بھی تھا مگر عارض کو حیام کے ساتھ زبردستی نہیں کرنی چاہیے تھی اور یوں رشتہ نہیں قائم کرنا چاہیے تھا۔

عارض اگر اسے پیار سے سمجھاتا تو حیام مان جاتی۔

انہوں نے یہی بات ایمان بیگم سے بھی کہی تھی۔

رانم صاحبہ کے کمرے سے جانے کے بعد حیام نے اپنا سارا سامان سیٹ کیا تھا اور پھر اپنے بیگ سے وہی ڈائری نکال کر بیڈ پر آ بیٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے چند صفحات پلٹے تھے اور لکھنا شروع کیا تھا۔

I am bad

I am bad....

وہ لکھتی ہی گئی تھی۔

نجانے کتنی دفع۔۔۔

کتنے صفحات پر۔۔۔

لکھتے لکھتے جب وہ تھک گئی تھی اس نے ویسے ہی ڈایری کو ایک جانب رکھا تھا اور سو گئی تھی۔

نجانے رات کا کون سا پہر تھا۔

عارض تھکا ہارا اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا۔

عارض کی حالت بھی بگڑی ہوئی تھی یقیناً وہ مرد رویا تھا۔

اس نے حیام کو بیڈ پر آڑھا ترچھا سوئے پایا تھا۔

کمرے کی لائٹ بھی ان تھی۔

یقیناً وہ روتے روتے سو گئی ہو گی۔۔۔ عارض نے سوچا تھا۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا عارض اس کے قریب آیا تھا اور اسے سیدھا کر کے لیٹایا اور اس پر کمفرٹر اوڑھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے حیام کے چہرے پر سے نرمی سے بال ہٹائے تھے۔

وہ چہرا آج بھی اسے اپنی اور اس کی پہلی ملاقات والے دن کی طرح معصوم لگا تھا۔

صبح والے غصے کی ایک جھلک بھی اس کے چہرے پر نہیں تھی۔

عارض نے جھک کر اس کی پیشانی چومی تھی۔

آئی ایم سوری زندگی۔۔۔

مجھے وہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا۔

مگر میں کسی بھی قیمت پر آپ کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔

آپ کیوں نہیں سمجھتیں عارض احمد وہاب آپ کے بغیر ادھورا ہے۔

عارض کی آنکھ سے آنسو بہہ کر حیام کے چہرے پر گرا تھا۔

وہ فوراً پیچھے ہوا تھا اور بیڈ کے دوسری جانب آکر بیٹھا تھا۔

اسنے حیام کے آگے پڑا تکیہ اٹھایا تھا اس کے نیچے سے ڈائری نکلی تھی۔

عارض نے اس ڈائری کو پکڑ کر دیکھا تھا۔

جو صفحہ اس کے سامنے کھلا تھا اس پر اور اس کے پیچھے کئی صفحات پر صرف ایک ہی تحریر لکھی تھی۔

عارض کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے۔اس نے اس ڈائری میں پڑا پین ہی تھاما تھا اور اس پر لکھنا شروع کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

I am sorry Leben

عارض کو کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھا۔

I don't want to do that

عارض پر ایک طلسم طاری ہوا تھا۔

I am sorry...

اس کے کتنے ہی آنسو اس صفحے پر گرے تھے۔

اسی دوران عارض کو اپنا کچھ اپنے جسم سے الگ ہوتا محسوس ہوا تھا۔

ایک لہر اس کے جسم میں اٹھی تھی۔

کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔

حیام کی ہی طرح عارض نے بھی واضح طور پر دیکھا تھا۔

وہ ایک روشنی تھی جو اس ڈائیری میں گم ہوئی تھی۔

ڈائری کو ایک جانب رکھتے عارض نے اپنے آنسو صاف کیے تھے اور سونے کے لیے لیٹ گیا تھا۔

حیام اسی کمرے میں سر جھکائے بیٹھی تھی۔

اس کی روح کی روشنی پہلے سے زیادہ بڑھ چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے خود کو ایک اندھیری جگہ پر پایا تھا۔

اس کے ارد گرد اندھیرا تھا وہاں صرف اسی کے وجود کی روشنی تھی۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

حیام اونچی آواز میں پڑھ رہی تھی۔

عارض نے ایک آواز سنی تھی۔

وہ لاکھوں میں اس آواز کو پہچان سکتا تھا۔

کوئی نہیں آئے گا تمھاری مدد کو تمھارا خدا بھی نہیں۔

وہ عورت روز کی طرح آج بھی بولی تھی۔

حیام۔۔۔!وہ چلایا تھا۔

اس کی آواز بہت مدھم تھی۔

وہ حیام تھی۔

اس کی حیام۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ

کوئی نہیں آئے گا لڑکی۔

کوئی بھی نہیں۔

اس عورت کا ہمیشہ کی طرح آج بھی قہقہہ گونجا تھا۔

حیام۔۔۔!عارض دوبارہ چلایا تھا۔

عارض دروازہ کھول کر باہر نکلا تھا۔

فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا

اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا

حیام کی آواز مزید بلند ہو رہی تھی۔

کوئی نہیں آئے گا تمھاری مدد کو تمھارا خدا بھی نہیں۔

اب کی بار عارض نے حیام کی آواز کے ساتھ ایک اور آواز سنی تھی۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ

کوئی نہیں آئے گا لڑکی۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی بھی نہیں۔

حیام۔۔!عارض اسے آوازیں دیتا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

حیام۔۔۔!عارض سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔

ہر اگلی سیڑھی پر اسے حیام کی آواز پہلے سے بلند سنائی دے رہی تھی۔

کوئی نہیں آئے گا تمھاری مدد کو تمھارا خدا بھی نہیں۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

عارض اس کی آواز کے قریب جارہا تھا۔ قریب سے قریب تر۔

کوئی نہیں آئے گا لڑکی۔

کوئی بھی نہیں۔

عارض ہر آواز واضح طور پر سن سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

حیام کی آواز بہت بلند تھی بہت زیادہ۔

کوئی نہیں آئے گا تمھاری مدد کو تمھارا خدا بھی نہیں۔

اب کی بار بھی وہی الفاظ کہے گئے تھے۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

حیام۔۔۔!عارض نے اسے پکارا تھا۔

کوئی نہیں آئے گا لڑکی۔

کوئی بھی نہیں۔

عارض نے ایک دروازہ کھولا تھا۔

اس کمرے میں روشنی تھی۔

حیام گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔

حیام۔۔۔!عارض نے اسے پکارا تھا۔

حیام نے سر اٹھا کر اس جانب دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض۔۔۔!

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

حیام بھاگتی ہوئی اس کے گلے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام اور عارض کے ملنے سے آنکھوں کو چندھیا دینے والی روشنی پیدا ہوئی تھی۔

وہ روشنی چاروں طرف پھیل گئی تھی۔

اس حویلی کا اندھیرا اجالے میں بدل گیا تھا۔

دو روحوں کا ملن ہوا تھا۔

طلسم ٹوٹ چکا تھا۔

وہ دونوں اس قید سے آزاد تھے۔

ان دونوں کی روحوں کے ٹوٹے حصے ان کی وجود میں آسمائے تھے۔

ان کا وجود مکمل ہو گیا تھا۔

ان کی اچھائی اس طلسم سے جیت گئی تھی۔

عارض کی آنکھ الارم کی وجہ سے کھلی تھی۔حیام اس کے بازو پر سر رکھے اس کے حصار میں سو رہی تھی۔

عارض نے نرمی سے اس کے چہرے پر آئے بال پیچھے کیے تھے۔

حیام اٹھ جائیں۔۔۔

نماز کا وقت ہو گیا ہے۔عارض نے اسے ہلایا تھا۔

وہ کسمسا کر کروٹ بدل گئی تھی۔

حیام۔۔۔!عارض نے اسے ایک بار پھر آواز دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اس کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

حیام اٹھ جائیں ورنہ آپ پر ٹھنڈا پانی ڈال دوں گا۔

مگر حیام ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔

ٹھیک ہے مت اٹھیں اب میں آپ پر پانی ڈالوں گا۔

عارض نے اس کے سر کے نیچے سے اپنا بازو نکالا تھا اور اپنے ہاتھ میں تھوڑا سا پانی لے کر اس کے منہ پر چھڑکا تھا۔

حیام ہڑبڑا کر اٹھی تھی۔

اس نے عارض کو گھور کر دیکھا تھا مگر پھر فوراً نظریں جھکا کر منہ موڑ گئی تھی۔

عارض جی جان سے مسکرایا تھا اسے اس کی حیام واپس مل گئی تھی۔

کیا ہوا حیام۔۔۔؟ عارض نے اس کا چہرہ اپنی جانب کیا تھا۔

کچھ نہیں جا کر شرٹ پہنیں۔

حیام نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا اور وضو کرنے کے لیے اٹھ گئی تھی۔

وضو کر کے جب وہ باہر آئی تو عارض کو اپنے انتظار میں پایا تھا۔

وہ دونوں جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تھے تو عارض اسے ہمیشہ کی طرح اپنے حصار میں لیے بیٹھا تھا۔

آپ یونیورسٹی جائیں گی۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

عارض نے اس سے سوال کیا تھا۔

جی بالکل آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔

نہیں ویسے ہی۔۔۔عارض نے اس کے پر نور چہرے کو دیکھا تھا اور پھر اس کے ماتھے پر لب رکھتے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

کچھ دیر آرام کر لیں ابھی یونیورسٹی جانے میں بہت وقت ہے۔

آپ کہاں جارہے ہیں بیڈ پر بیٹھتے حیام نے سوال کیا تھا۔

آپ کا آج کا کوئیز تیار کرنے۔

کیا۔۔۔؟ آج کوئیز ہے۔۔۔

حیام کو حیرت ہوئی تھی۔

جی۔۔۔!عارض نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

آپ مجھے اب بتا رہے ہیں۔

حیام کی تیوری چڑھی تھی۔

کل آپ کافی بیزی تھیں۔۔۔عارض نے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی۔

عارض۔۔۔!حیام نے دانت پیس کر اس کی جانب تکیہ اچھالا تھا جو اس نے بروقت تھام لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چلیں آئیں آپ کو تیاری کرواتا ہو۔ عارض اس کی جانب آیا تھا جبکہ حیام نے اٹھ کر اپنی کتابیں اٹھائی تھیں۔

حیام نے کتابیں کھولیں تھیں عارض نے اسے ٹاپک نکال دیا تھا۔

یہ---!عارض یہ بالکل بچوں والا ہے مجھے آتا ہے۔

اچھا---اس نے حیام کو دیکھا تھا۔

جی حیام نے فوراً اثبات میں سر ہلایا تھا۔

چلیں پھر میں آپ کو کچھ سوال دیتا ہوں آپ حل کر کے دیکھائیں۔

حیام نے پین اور رجسٹر اس کی جانب بڑھایا تھا۔

عارض نے اس پر ایک سوال لکھا تھا۔

یہ حل کریں---اس کے سامنے رجسٹر رکھتا عارض اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا تھا۔

حیام سوال حل کر رہی تھی اور وہ اس کے بالوں کو اپنی انگلیوں کے گرد لپیٹ رہا تھا۔

آآآ---!حیام چلائی تھی۔

عارض نے اس کے بالوں کی لٹ کھینچی تھی۔

جواب میں حیام نے بھی اس کی بیرڈ کھینچھی تھی۔

اس دنیا میں شاید ہی آپ جیسی کوئی ظالم بیوی ہو گی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض منمنایا تھااور حیام کھکھلائی تھی۔

اسے چھوڑیں اور یہ لیں حیام نے اس کے سامنے رجسٹر کیا تھا۔

سوال حل ہو گیا۔۔۔؟عارض نے اس سے سوال کیا تھا۔

جی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

اتنی جلدی۔۔۔!عارض حیران ہوا تھا۔

میتھ کی سٹوڈنٹ ہو سر بی اے کی نہیں۔حیام گردن اکڑا کر فخریہ انداز میں بولی تھی۔

اوو اچھا۔۔۔عارض نے اس کے بالوں کی ایک بار پھر لٹ کھینچی تھی۔

عارض۔۔۔!حیام نے اس کی پیٹ پر کشن مارا تھا۔

حیام کی اس حرکت پر وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتا دہرا ہوا تھا۔

اللہ آپ جیسی سٹوڈنٹ کسی کو نہ دے۔عارض نے دوہائی دی تھی۔

چلیں اٹھیں جا کر فریش ہوں یونیورسٹی کا ٹائیم ہو رہا ہے۔

حیام اٹھ کر ڈریسنگ روم میں گم ہوئی تھی۔

حیام کے باہر آنے تک عارض بیڈ پر سیدھا ہو کر لیٹ چکا تھا۔

عارض میں نے آپ کو فریش ہونے کا کہا ہے۔

حیام اس کے سر پر پہنچی تھی۔

زندگی ابھی پورے تین گھنٹے پڑے ہیں۔

عارض نے اسے تھام کر بیڈ پر بیٹھایا تھا اور اس کی گود میں سر رکھ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض۔۔۔!حیام نے اسے پکارا تھا مگر وہ آنکھیں موندھ چکا تھا۔

حیام بھی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کر چکی تھی۔

حیام کی آنکھ مسلسل بجتے فون کی وجہ سے کھلی تھی۔

عارض ابھی بھی اس کی گود میں سر رکھے سو رہا تھا۔

عارض آپ کا فون آرہا ہے۔۔۔حیام نے اسے ہلایا تھا۔

کس کا ہے۔۔۔؟عارض نے مندی مندی آنکھیں کھولیں تھیں۔

گدھا لکھا ہوا ہے۔

یہ واقعی گدھا ہے۔۔۔عارض نے اپنا فون تھام کر سپیکر پر ڈال دیا تھا۔

کہاں ہو تم عارض تم نے آج پہلی کلاس نہیں لینی تھی۔

تمھارے سٹوڈنٹس کافی مزے میں ہیں کہ ان کے سر نہیں آئے۔

زین کی آواز پر حیام نے افسوس سے سر جھٹکا تھا۔

گدھے انسان تم نے یہ بتانے کے لیے میری اتنی قیمتی نیند ضائع کی ہے۔

قیمتی نیند کے بچے دن کے دس بج رہے ہیں۔

عارض دس بج گئے ہیں۔

حیام نے بڑبڑا کر اسے گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی تھی۔

میں نے سوچھا تھا بھابھی کو تمھاری نلائیکی کی شکایت لگاؤ گا۔

مگر آج وہ بھی نہیں آئیں۔

زین ایسے بول رہا تھا جیسے اس کا بہت بڑا منصوبہ ناکام ہو گیا ہو عارض نے حیام کی جانب دیکھا تھا۔

حیام نے اٹھ کر اپنا حلیہ درست کرتے دروازہ کھولا تھا۔

اسلام علیکم خالہ جان---!رانم صاحبہ کو اپنے سامنے دیکھ کر اس نے سلام کیا تھا۔

واعلیکم السلام اٹھ گیا میرا بچہ---

جی خالہ---حیام نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

اتنے میں عارض بھی زین کا فون بند کرتے اٹھ کر ان کے قریب آیا تھا۔

اسلام علیکم مما---!

واعلیکم السلام---!

آپ دونوں یونیورسٹی کیوں نہیں گئے آج۔

رانم صاحبہ نے دونوں سے سوال کیا تھا۔

مما کیسی ساس ہیں آپ پہلے دن ہی بہو اور بیٹے کو یونیورسٹی جانے کا بول رہی ہیں۔

رانم صاحبہ نے اس کے سر پر چپت لگائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بدتمیز ماں سے مزاق کرتا ہے۔ چلو فریش ہو کر دونوں نیچے آؤ میں اور تمھارے بابا تم دونوں کا ناشتے پر انتظار کر رہیے ہیں۔

خالہ جان بس دس منٹ میں آتے ہیں۔

ٹھیک ہے بیٹا جلدی آجانا۔

دس منٹ میں حیام نیچے جانے کے لیے تیار تھی مگر عارض واشروم سے نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

عارض مجھے بھوک لگ رہی ہے میں جا رہی ہوں۔

کیسی بیوی ہیں آپ دو منٹ شوہر کا انتظار نہیں کر سکتیں۔

عارض اپنے بال تولے سے رگڑتا باہر آیا تھا۔

آپ کے انتظار کے چکر میں میرے پیٹ کے چوہے فوت ہو جائیں گے۔

حیام نے دوہائی دی تھی۔

چلیں آپ کے چوہوں کو میں مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتا کہتے ہی اس نے ٹاول بیڈ پر اچھالا تھا۔

عارض کی اس حرکت پر حیام نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

ابھی آپ کو اس کمرے میں آئے چوبیس گھنٹے نہیں ہوئے اور مجھے گھور ایسے رہیں ہیں جیسے چوبیس سالوں سے میری بیوی ہوں۔

بیوی تو پچھے بارہ سالوں سے ہوں۔۔۔حیام بڑبڑائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے ٹاول اٹھا کر ڈریسنگ روم میں پھیلایا تھا اور حیام کے ساتھ نیچے کی جانب بڑھا تھا۔

اگلے پانچ منٹ میں وہ دونوں کھانے کی میز پر موجود تھے۔

ان دونوں کے بیٹھتے ہی رانم صاحبہ نے ان کی ابدی خوشیوں کی دعا کی تھی۔

مکمل خاموشی سے ناشتہ کیا گیا تھا۔

حیام ناشتے کے برتن سمیٹ کر کچن میں رکھ رہی تھی جب رانم صاحبہ نے اسے روکا تھا اور ملازمہ کو آواز لگائی تھی۔

ملازمہ سب کچھ سمیٹ رہی تھی جب وحید صاحب بولے تھے۔

چلیں برخوردار آفس جانے کی تیاری شروع فرمائیں۔۔۔

بابا میں آج آفس نہیں جاؤں گا۔

کیوں کس خوشی میں۔۔۔

آج حیام کا اس گھر میں پہلا دن ہے اس لیے۔

بیٹا حیام کا پہلا دن ہے آپ کا نہیں اس لیے شرافت سے جا کر آفس کے لیے تیار ہوں۔

بابا۔۔۔!

Aareez Ahmad Wahab you have only 30 mins from now..!

وحید صاحب کہتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ان کے جانے کے بعد عارض بھی منہ بناتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

حیام جاؤ بیٹا اسے دیکھوں کچھ چاہیے ہو گا۔

جی خالہ۔۔۔!حیام عارض کے پیچھے اوپر آئی تھی۔

عارض آفس جانے کے لیے تیار سا ڈریسنگ کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا جب حیام کمرے میں آئی تھی۔

حیام کے بال اس کی کمر پر بکھرے تھے۔

وہ قدم قدم چلتی ڈریسنگ ٹیبل کے کنارے پر بیٹھی تھی۔

حیام کے بال ہوا سے اڑھ رہے تھے اور وہ بار بار اپنے بال کان کے پیچھے کر رہی تھی۔

اگلے ہی لمحے اس نے کیچر اٹھا کر اپنے بالوں پر لگانا چاہا تھا جب عارض نے اس کے ہاتھ سے کیچر پکڑ لیا۔

ہوا کے ساتھ رقص کرتی یہ گھٹا میرے دل کی گہرائیوں کو چھوتی ہے۔

خود پر پرفیوم کا چھڑکاؤ کرتے عارض حیام کو دیکھتا بولا تھا جبکہ اس کی بات کا مطلب سمجھتے حیام مسکرائی تھی۔

حیام نے ایک جانب پڑی عارض کے ٹائی اٹھائی تھی اور اس کے گلے میں ڈالی تھی۔

حیام آپ نے کبھی مجھ سے اظہار محبت نہیں کیا۔عارض نے شکوہ کیا تھا۔

حیام نے پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور پھر سے ٹائی باندھنے میں مصروف ہو گئی تھی۔

آپ کی میرے سامنے موجودگی کسی اظہار کی محتاج نہیں ہے عارض۔

حیام نے ٹائی کی نوٹ کسی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام ڈریسنگ سے اتری اور عارض کی آنکھوں میں دیکھتے بولی۔

تیری آنکھوں میں جو چمک ہے وہ کسی اور آنکھوں میں دکھتی نہیں

جب سے دیکھا ہے تمھیں اب یہ آنکھیں کسی اور آنکھوں کو دیکھتی نہیں

عارض مسکرایا تھا اور مسکرا کر اس کے سر پر پیار کیا تھا۔

وہ اس شعر کے ذریعے اظہار کر گئی تھی۔

شام میں ملتے ہیں زندگی۔

پیچھے مڑ کر اس نے اپنا کوٹ تھاما اور باہر کی جانب بڑھا تھا۔

کمرے کے دروازے تک جا کر وہ رکا تھا اور مڑ کر حیام کی جانب دیکھا تھا۔

شام کو جلدی آجاؤں گا خالہ کی طرف چلیں گے۔

عارض نے وہی کھڑے اپنا ہاتھ حیام کی جانب بڑھایا تھا۔

حیام نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

اپنے ایک بازو پر کوٹ ڈالے دوسرے سے حیام کا ہاتھ تھامے وہ اس سے باتیں کرتا سیڑھیاں اتر رہا تھا۔

جب وحید صاحب اور رانم صاحبہ کی نظر ان دونوں کی جانب اٹھی تھی۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کتنے مکمل اور خوش نظر آرہے تھے۔

بیگم ان دونوں کا صدقہ ضرور نکالیے گا۔

Posted On Kitab Nagri

وحید صاحب نے رانم وحید کو ہدایت کی تھی۔

آپ فکر نہیں کریں آج ہی نکالتی ہوں۔

اللہ ہمارے بچوں کو نظرِ بد سے بچائے۔

ان دونوں نے ایک ساتھ آمین بولا تھا۔

چلیں بابا۔۔۔عارض وحید صاحب کے سامنے کھڑا ہوتا بولا تھا۔

کچھ دیر بعد عارض اور وحید صاحب آفس چلے گئے تھے اور حیام رانم وحید کے ساتھ ان کے کمرے میں چلی گئی تھی۔

اگلے دن وہ آٹھوں اوول گراؤنڈ میں بیٹھے ہوئے تھے۔

حیام ان سب کے لیے سینڈوچ بنا کر لائی تھی۔

اس نے ڈبہ کھول کر درمیان میں رکھا تھا۔

زین اور عالیان ان پر ایسے پڑے تھے جیسے صدیوں سے سینڈوچ ناں دیکھے ہوں۔

ان دونوں کی اس حرکت پر افشاں اور زری نے ان کو گھورا تھا۔

عالیان سینڈوچ کہیں بھاگے جا رہے ہیں۔

نہیں میری پیاری منگیتر صاحبہ مگر کھانے کے معاملے میں دوڑ اپنی اپنی۔

Posted On Kitab Nagri

ارے واہ کیا خیالات ہیں آپ کے عالیان بھائی نور نے اسے گھورا تھا۔

شکریہ میری پیاری بہن۔۔۔

حیام نے ان تینوں کو بھی سینڈوچ تھمائے تھے اور ان کے بعد اس نے عارض کو بھی دیا تھا۔

اب کھا بھی چکو حیام نے ان تینوں کو لتاڑا تھا مگر وہ تینوں اسے بغور دیکھ رہیں تھیں۔

کیا ہوا ہے مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہوں تم تینوں۔۔۔؟

وہ جھنجھلائی تھی ان کے ایسے دیکھنے پر۔۔۔

حیام تم نے آج کون سی کریم اپنے منہ پر تھوپی ہے۔

کوئی بھی نہیں حیام کا حیرت سے منہ کھل گیا تھا۔

پھر کیا لگا کر آئی ہو۔۔۔؟

نور نے ابرو اچکا کر پوچھا تھا۔

کچھ بھی نہیں یار۔۔۔

حیام نے ایک دم اپنا چہرہ چھوا تھا۔

کچھ تو لگایا ہے تم نے۔۔۔

زری نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

نہیں یار۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پھر تم نے کوئی ٹریٹمنٹ تو نہیں کروایا اپنے چہرے کا۔

افشاں نے اسے گھورا تھا۔

ان تینوں کی اس تفتیش پر سب لڑکے ان کو دیکھتے سینڈوچ سے انصاف کر رہے تھے۔

پھر تم اتنی پیاری کیسے لگ رہی ہو۔۔۔؟

افشاں اسے ابھی بھی گھور رہی تھی۔

نہیں تو میں تو روز کی طرح ہی اٹھ کر۔۔۔ کہتے کہتے اس نے عارض کی جانب دیکھا تھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

حیام خاموش ہوئی تھی۔

میری بیگم کے چہرے پر اپنے شوہر کی محبت کی چمک ہے۔

عارض کی بات پر حیام بلش ہوئی تھی۔

اہووو۔۔۔وہ تینوں ایک ساتھ بولیں تھی۔

جبکہ عالیان زین اور ارمان ابھی بھی سینڈوچ سے انصاف کر رہے تھے۔

مسٹر عارض احمد وہاب اس چمک کو اپنی بیگم کے چہرے پر لانے کا طریقہ ہمیں بھی بتا دیں ہمارا بھی نکاح ہونے والا ہے۔

عالیان عارض کی جانب دیکھتے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں بس اپنی بیگم سے بے انتہا محبت کرو۔۔ کہتے ہی عارض اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟

میری کلاس ہے تو میں چلتا ہوں لیٹ ہو گیا تو بچے انتظار کریں گے۔

کہتے ہی عارض جھکا تھا۔

میں ابھی نہیں چاہتا کہ ہماری زندگی کے مکمل ہو جانے کا راز سب پر عیاں ہو اس لیے کچھ دیر کے بعد ملتے ہیں پارکنگ میں انتظار کروں گا۔

کہتے ہی عارض سیدھا ہوا تھا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔

حیام نے سر اٹھا کر اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔

حیام بی بی بھائی چلے گئے ہیں اب تو مراکبے سے باہر نکل آؤ۔

بہت فضول بکنے لگ گئی ہو تم افشی مجھ سے بہتر ہے تم اپنے ہونے والے شوہر پر دھیان دو۔

حیام نے اپنی آنکھیں گھمائی تھی جبکہ نور اور زری کا بے اختیار قہقہہ بلند ہوا تھا۔

عارض اور حیام نے آج ایک بزنس میٹنگ میں جانا تھا اس لیے وہ دونوں گھر سے تیار ہو کر میٹنگ کے لیے روانہ ہوئے تھے۔

اس وقت وہ دونوں ایک دوسرے کے آگے پیچھے چلتے آفس کا دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے بلیک جینز پر وائٹ گھٹنوں سے اوپر آتی فراک اس پر وائٹ حجاب اور کندھے پر وائٹ اور بلیک امتزاج کا ہی ڈپٹا لیا ہوا تھا۔

ایک ہاتھ میں اس نے پرلز کا خوبصورت بریسلیٹ زیب تن کیا ہوا تھا تو دوسرے میں اپنا پرس تھاما تھا۔

دوسری طرف عارض نے بلیک تھری پیس سوٹ پہنا تھا اور اس کے ہاتھ میں ہمیشہ کی طرح برینڈڈ گھڑی تھی۔

وہ سب سے بے نیاز اپنے فون میں مصروف حیام کے پیچھے چل رہا تھا۔

ان دونوں نے آفس میں داخل ہوتے وہاں موجود سب لوگوں کو سلام کیا تھا۔

وہ دونوں اپنی اپنی مخصوص کردہ جگہ پر جا بیٹھے تھے۔

ان کی کرسیاں ایک دوسرے کے ساتھ موجود تھی۔

عارض وہاں وہاب اینڈ سنز کو ریپریزنٹ کر رہا تھا اور حیام A&H کو۔

آج ہمارے درمیان بزنس کی دنیا کے دو ابھرتے ستارے بھی موجود ہیں۔

مجھے امید ہے یہ دونوں آنے والے سالوں میں اپنی محنت اور لگن سے اپنا لوہا منوائیں گے۔

اور گانائیزر نے عارض اور حیام کی جانب دیکھتے بولا تھا جس پر ان دونوں نے ہی صرف مسکرانے پر اکتفا کیا تھا۔

میٹنگ تقریباً ایک گھنٹا چلی تھی اس کے بعد ریفریشمنٹ کا دور چلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام اپنے فون میں مصروف تھی جب اس میٹنگ کے ہیڈ اس کے قریب آئے تھے۔

مس حیام امید ہے آئندہ آنے والے سالوں میں آپ کا نام ٹاپ بزنس ویمینز میں جانا جائے گا۔

شکریہ۔۔حیام مسکرا کر کہتے دوبارہ اپنے فون میں مصروف ہو گئی تھی۔

جلد ہی آپ سے دوبارہ ملاقات ہو گی۔

شیور۔۔۔!حیام کا انداز خاصہ مصروف تھا۔

حیام کو یوں دیکھ کر عارض مسکرایا تھا۔

مسٹر عارض۔۔۔اب وہ شخص عارض کی جانب گھوما تھا۔

سنا ہے آپ کا آگے ایم بی اے بھی کرنے کا ارادہ ہے۔

جی ارادہ تو ہے باقی سب قسمت کی باتیں ہیں عارض مسکرایا تھا۔

آپ کا شادی وادی کا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔؟

ان کی بات پر عارض صرف مسکرایا تھا۔

ویسے میری اکلوتی بیٹی ہے میں چاہ رہا تھا آپ کے والد سے اس سلسلے میں ملوں۔

سر میں الریڈی میریڈ ہوں۔۔۔

اوہ مجھے معلوم نہیں تھا۔

کونجریچولیشنز وہ شخص زبردستی مسکرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بلکہ میری وائف بھی آئی ہوئی ہیں میں ان کا آپ سے تعارف کرواتا ہوں۔

شیور وائے ناٹ۔۔وہ جبرا مسکرائے تھے۔

مس حیام احمد عارض۔۔۔عارض نے حیام کی جانب اشارہ کیا تھا۔

اوہ تو مس حیام آپ کی وائف ہیں۔

جی۔۔۔

گڈ انجوائے یور میل۔۔

وہ شخص جبراان مسکرا کر آگے بڑھ گیا تھا۔ جبکہ فون چلاتی حیام بامشکل اپنی ہنسی ضبط کیے بیٹھی رہی تھی۔

زیادہ ہنسی نہیں آرہی آپ کو زندگی۔۔۔عارض تھوڑا حیام کے قریب ہوتا بولا تھا۔

کیسا لگ رہا ہے آپ کو اتنے ہینڈسم انسان کے لیے اکلوتی امیر کبیر بیٹی کا رشتہ آیا ہے۔

اکلوتی ہو یاں چھوٹی موٹی جیسی بھی ہو مجھے اس سے کیا مجھے تو بس آپ سے مطلب ہے۔

اچھا جی۔۔۔!

حیام کھل کر مسکرائی تھی۔

گھر چلیں زندگی آپ کو جو زیادہ ہنسی آرہی ہے ناں یہ میں نکالتا ہوں۔

کچھ کہہ کر تو دیکھائیں میں خالہ جان سے آپ کی شکایت کروں گی۔

شکایت کرنے لائق چھوڑوں گا تو آپ کریں گی ناں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سیریس سا بولا تھا۔

کیا کریں گے آپ۔۔۔؟ حیام نے اسے گھورا تھا۔

کچھ خاص نہیں بس آپ کو تھام کر اپنے قریب کروں گا اور پھر۔۔۔!

پھر۔۔۔؟ حیام اسے گھورتے بولی تھی۔

پھر آپ کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھاموں گا اور۔۔۔!

عارض نے اپنی کرسی کو حیام کے قریب کرتے اس کے ہاتھ تھامے تھے اور ان کی پشت پر اپنا انگوٹھا نرمی سے رگڑا تھا۔

اور۔۔۔؟ وہ لرزتی پلکوں سے اسے بامشکل دیکھتے بولی تھی۔

اور پھر۔۔۔ میں آپ کو اپنی گود میں اٹھا کر۔۔۔۔ عارض نے شرارت سے اپنے لب کاٹتے حیام کو دیکھا تھا جس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو رہا تھا اور اس کا شوہر بھری محفل میں بے شرمی پر اترا ہوا تھا۔

عاارض۔۔۔!

حیام ادھر ادھر دیکھتے بولی تھی۔

نہیں زندگی ابھی تو آپ میرے سب ارادوں سے واقف ہی نہیں ہوئیں۔۔۔

عارض نے حیام کے تھامے ہوئے ہاتھوں پر اپنے لب رکھے تھے۔

آپ کو ڈریسنگ روم میں لے کر جاؤں گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور۔۔۔عارض کے چہرے پر اس وقت صاف شرارت ناچ رہی تھی۔

مگر اپنی شرم پر قابو پاتی حیام اس کے چہرے پر ناچتی شرارت نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

آپ کے ہاتھ پاؤں باندھ کر آپ کو ڈریسنگ روم میں بند کر دوں گا اور آپ کے منہ پر بھی ٹیپ لگا دوں گا۔

عارض کی بات پر حیام کے تاثرات پل میں بدلے تھے۔

اس نے عارض کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

جو چہرا پہلے حیا سے سرخ ہوا تھا اب وہاں صاف غصہ نظر آ رہا تھا۔

کر کے تو دیکھائیں۔۔۔

آپ مجھے ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے وہ خفا خفا سی بولی تھی۔

کر تو میں بہت کچھ سکتا ہوں بیگم۔۔۔!عارض پھر شرارت سے بولا تھا۔

ہوں۔۔۔

بھاڑ میں جائیں۔۔۔!

عارض کو بھاڑ میں بھیجتی حیام اس کے پاس سے اٹھ گئی تھی۔

باقی کا سارا وقت ان کی چھوٹی چھوٹی نوک جھونک کی نظر ہو گیا تھا۔

رات کا آخری پہر تھا عارض لیپ ٹاپ گود میں رکھے کام کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے قریب ہی حیام سوئی ہوئی تھی۔

اپنا کام ختم کرتے لیپ ٹاپ ایک جانب رکھتے ایک بھرپور انگڑائی لے کر عارض کہنی کے بل لیٹے حیام کو دیکھ رہا تھا۔

کہیں دور فجر کی اذان ہو رہی تھی۔

عارض بغور حیام کو دیکھ رہا تھا۔

نیند میں ہی وہ کسمسائی تھی جس کی وجہ سے حیام کے کچھ بال اس کے چہرے پر بکھر گئے تھے۔

عارض نے بہت نرمی سے اس کے بال پیچھے کیے تھے۔

عارض کا لمس محسوس کرتے ہی حیام نے نیند میں ہی اس پر اپنا حصار قائم کیا تھا۔

زندگی اگر آپ مجھے یوں اپنے حصار میں لیں گی تو مجھے اپنی نمازیں قضا ہوتی نظر آ رہی ہیں۔

آپ کی محبت مجھ پر عبادت کی طرح فرض ہے مگر اس سے پہلے میں ہمشہ اپنے اللہ کے سامنے بندگی کا حق ادا کر تے ہوئے آپ کے نوازے جانے پر اس ذات کا شکر ادا کرنا چاہتا ہوں۔

عارض اس کا ماتھا چومتے بہت نرمی سے بولا تھا۔

اب اذان کی آواز قریب کی مسجد سے آ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے اسے نماز کے لیے اٹھایا تھا۔

حیام اٹھ جائیں نماز ادا کر لیں۔

عارض تھوڑی دیر سونے دیں۔۔۔

اٹھ جائیں بعد میں سو جایئے گا۔

عارض اسے اٹھاتا اس کا حصار توڑ کر واشروم کی جانب بڑھا تھا۔

پانچ منٹ بعد وہ واپس آیا تھا تو حیام دوبارہ سو چکی تھی۔

حیام۔۔۔!عارض نے اسے اٹھایا تھا۔

نیند میں گرتی پڑتی اٹھ کر وہ واشروم کی جانب بڑھی تھی۔

حیام کے باہر آنے تک اس کے فون کا آلارم بجنا شروع ہو گیا تھا۔

آلارم بند کرتی وہ عارض کی امامت میں نماز ادا کرنے کے لیے کھڑی ہوئی تھی۔

نماز ادا کرنے کے بعد ہمیشہ کی طرح عارض نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا اور اس پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونکی تھی۔

عارض کی اس عادت پر حیام ہمیشہ کی طرح مسکرا دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے اور اس کے ساتھ پر جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔

ان دونوں کی زندگیوں میں کتنی ہی تلخیاں اور مشکلات آئیں تھیں مگر وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے رہے تھے۔

اگلے دن وہ چاروں گراونڈ میں بیٹھی ہوئیں تھی جب نور بولی۔

یار آج کہیں باہر جانے کا پلین بناتے ہیں۔

حیام اور افشی تم دونوں کی کوئی مصروفیت تو نہیں۔۔؟

نور نے ان دونوں کو دیکھتے سوال کیا تھا۔

فون پر کچھ ٹائیپ کرتی افشاں نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

میرے کون سے بزنس چل رہے ہیں جو میں مصروف ہوگی۔

البتہ حیام سے پوچھ لو۔۔۔افشاں نور کو دیکھتے نارمل انداز میں بولی تھی۔

ہاں تو اگر میں بزنس چلا بھی رہی ہوں تو تم سب کو پورا ٹائم بھی دیتی ہوں۔۔۔بولو کہاں جانا ہے کیا فراخ دلی تھی اس کی۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے پھر آخری لیکچر رہتا ہے وہ لے کر چلتے ہیں۔

تم سب چلی جاؤ میں نے گھر جانا ہے۔

کب سے خاموش بیٹھی زری بولی تھی۔

کیوں خریت۔۔؟ کل بھی تم جلدی چلی گئی تھی۔

نور نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے اس سے سوال کیا تھا۔

کل بتایا تو تھا کہ گیسٹ نے آنا ہے اس لیے کل چلی گئی تھی۔

اچھا اور آج کس نے آنا ہے۔۔؟ حیام نے اسے گھورا تھا۔

کسی نے بھی نہیں بس میرا دل نہیں ہے۔

کیوں کیا ہوا تمھارے دل کو۔۔۔

اسے کس نے قید کر لیا ہے۔۔۔؟

میرے دل کو کسی نے قید نہیں کیا نور تم جب بھی بولنا فضول ہی بولنا۔۔۔ زری آگے بھی کچھ بولنے والی تھی جب خاموش ہو گئی۔

کیا ہو گیا ہے زری۔۔؟ اگر تمھارا موڈ نہیں ہے تو ہم کسی اور دن چلے جائیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں نور کیا خیال ہے بولتے بولتے حیام نے نور کو درمیان میں گھسیٹا تھا۔

نہیں مجھے کبھی بھی نہیں جانا۔۔۔

اس سے پہلے نور کچھ کہتی زری حتمی انداز میں بولی تھی۔

یہ پکڑو اور پانی پیو پہلے۔۔۔افشی نے اس کے سامنے پانی کی بوتل کہ تھی۔

زری نے خاموشی سے پانی پی کر بوتل ایک جانب رکھ دی تھی۔

اس کے بعد ان سب کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

وہ چاروں خاموش سی بیٹھی رہی تھیں۔

ان کو یوں بیٹھے ہوئے ایک گھنٹا گزر چکا تھا۔

زین اور عالیان ابھی اپنی کلاس لے کر باہر نکلے تھے۔

عارض البتہ کسی کام میں مصروف تھا۔

یار مجھے بھوک لگ رہی ہے کیفے چلتے ہیں۔

تم جاؤ مجھے کچھ کام ہے میں میں لائبریری جا رہا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

کیا کام ہے تجھے وہاں۔۔۔؟ عالیان نے اس سے سوال کیا تھا۔

ایک سٹوڈنٹ کو لائبریری میں جو کام ہو سکتا ہے مجھے بھی وہی ہے۔

اچھا جا اور جلدی آجانا میں کیفے میں تمہارا انتظار کروں گا۔

اچھا بس پندرہ منٹ میں آتا ہوں کہتے ہی زین لائبریری کی جانب بڑھ گیا تھا۔

آدھا گھنٹہ کیفے میں انتظار کرنے کے بعد بھی زین جب کیفے نہیں آیا تو عالیان گراؤنڈ کی جانب چلا گیا تھا۔

عالیان جیسے ہی گراؤنڈ کی جانب آیا تھا اس کی نظر سامنے بیٹھی ان چاروں پر پڑی تھی۔

اس نے ان کے درمیان کچھ غیر معمولی محسوس کیا تھا۔

وہ کچھ دیر وہی کھڑا ان چاروں کو دیکھتا رہا تھا۔

اسے وہاں کھڑے پندرہ منٹ ہو چکے تھے مگر ان چاروں میں سے کسی ایک نے بھی ایک دوسرے سے بات نہیں کی تھی۔ عالیان کو ان کو دیکھ کر کافی حیرت ہوئی تھی اس سے پہلے وہ آگے بڑھتا اس کا فون بجا تھا۔

عالیان نے پاکٹ سے فون نکال کر دیکھا تھا وہاں زین کی کال تھی۔

ہیلو بھائی کہاں ہے تو مجھے کیفے کا کہہ کر خود غائیب ہو گیا ہے۔

زین گراؤنڈ میں آجلدی۔۔۔! کہتے ہی عالیان نے فون بند کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اگلے پانچ منٹ میں زین بھاگتا ہوا گراؤنڈ میں داخل ہوا تھا۔

کیا ہوا عالیان۔۔۔؟ زین بری طرح ہانپ رہا تھا۔

Just look at them for 5 minutes.

کہتے ہی عالیان نے ان چاروں کی جانب اشارہ کیا تھا۔

عالیان کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر زین ان کی طرف بغور دیکھ رہا تھا۔

Impossible...!

زین ایک دم بولا تھا۔

میں بھی حیران ہوں زین۔۔۔عالیان ابھی بھی ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔

میں پچھلے بیس منٹ سے یہاں کھڑے ان کو دیکھ رہا ہوں مگر ان میں سے کسی ایک نے بھی ایک دوسرے سے بات نہیں کی یہاں تک کہ ایک دوسرے کی جانب دیکھا بھی نہیں ہے۔

وہ دونوں حیران تھے ایسا کبھی بھی نہیں ہوا تھا وہ چاروں ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی مزاق کرتی یا لڑتی نظر آتیں تھیں اتنی خاموش تو وہ چاروں کبھی نہیں رہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان اور زین ابھی ان کی جانب بڑھے ہی تھے جب وہ اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کر ایک طرف کو بڑھ گئیں تھیں۔

ان چاروں سے کل بات کرنے کا سوچ کر وہ دونوں بھی وہی سے ان کو جاتا دیکھتے رہے تھے۔

دو دن سے حیام یونیورسٹی نہیں جارہی تھی کیونکہ ہارون اور گل کا نکاح تھا۔

آج بھی اس نے زری کو کافی سارے میسجز کیے ہوئے تھے مگر اس نے سین کر کے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

اس لڑکی کو تو میں کل پوچھتی ہوں ناں اس نے غصے سے اپنا فون بیڈ پر پٹھکا تھا۔

کہتے ہی وہ اپنا میک اپ کا سامان نکال کر ڈریسنگ کے سامنے جا بیٹھی تھی۔

بیڈ پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ پر کام کرتا عارض کب سے اپنے زوجہ محترمہ کے بدلتے موڈ اور لال بھبوکا ہوتا چہرہ دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا یہ سب کس وجہ سے ہے اس لیے وہ کوئی بات کر کے شیرنی کے منہ میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔

اپنا میک اپ کرتے حیام دل ہی دل میں زری کو صلواتیں سنا رہی تھی۔

اس کا ارادہ کل جا کر زری کو گردن سے دبوچنے کا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اتنے میں ہی عارض کا فون رنگ ہوا تھا۔

اس کے چہرے پر کال کرنے والے کا نام دیکھ کر شرارت کی رمق پیدا ہوئی تھی۔

عارض نے کال اٹھا کر فون سپیکر پر کر دیا تھا۔

اسلام علیکم عارض بھائی۔۔۔!

واعلیکم السلام دلہے میاں کیسے ہیں آپ۔۔۔!

بس ناں پوچھیں عارض بھائی آپی کہاں ہیں۔۔؟

تمھاری آپی بھی یہیں ہیں میرے دل پر بجلیاں گرا رہیں ہیں۔۔۔عارض شوخی سے حیام کو دیکھتے بولا تھا۔

حیام نے شیشے سے ہی اسے گھورا تھا۔

عارض بھائی آپ اپنا میاں بیوی والا رومینس بعد کے لیے رکھیں اور میری آپی سے بات کروائیں۔

عارض نے ناک سکیڑ کر فون کو دیکھا تھا اگر اس وقت ہارون اس کے سامنے ہوتا تو یقیناً اس کی گردن اس وقت عارض کے ہاتھ میں ہوتی۔

بولو کیا بات ہے ہارون۔حیام وہی سے بیٹھے بیٹھے بولی تھی۔

یار آپی گل کی جیولری کہاں پڑی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ہارون کی بات پر حیام کا دل کیا تھا اپنا سارا میک اپ اٹھا کر ہارون کے سر پر دے مارے۔

رات کو جب میں بتیس سو دفع بتا کر آئی تھی تب تم کہاں مرے ہوئے تھے۔

تب تو سالے صاحب گل رعنا کو دیکھنے میں مصروف تھے۔

بہنوئی صاحب میری مجبوری کا فاعدہ مت اٹھائیں آپ بھی تو میری بہن کو تاڑ رہے تھے۔

میں کوئی آوارہ ہوں جو تاڑ رہا تھا۔۔۔

حق حلال کا شوہر ہوں۔

آپ دونوں اپنا شو کسی اور دن لگا لیجیے گا کہتے ہی حیام نے عارض کے ہاتھ سے اس کا فون تھاما تھا۔

اب وہ ہارون کو بتا رہی تھی کہ کون سی چیز کہاں پڑی ہے۔

دس منٹ کی سر کھپائی کے بعد ہارون کو وہ تمام چیزیں مل ہی گئیں تھیں۔

ہارون سے بات کر کے حیام نے عارض کا فون اسے تھمایا تھا اور واپس ڈریسنگ کے سامنے جا بیٹھی تھی۔

اپنا فون ایک جانب رکھتے عارض حیام کے ہاتھوں کی ایک ایک حرکت کو بغور دیکھ رہا تھا۔

لگتا ہے آج محترمہ مجھے زندہ چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتی عارض کہتے ہی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اپنی آنکھیں موند گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آدھے گھنٹے بعد جب حیام کی ساری تیاری مکمل ہوئی تو عارض ڈریسنگ روم سے اپنے کپڑے لے کر واشروم میں گم ہو گیا تھا۔

اس کے جاتے ہی حیام بھی ڈریسنگ روم میں گئی تھی۔

پندرہ منٹ میں عارض نہا کر تیار سا باہر نکلا تھا وہ اس وقت آئینے کے سامنے کھڑا اپنے نم بال بنا رہا تھا۔

حیام کتنی دیر ہے ہم لیٹ ہو جائیں گے۔ساتھ ساتھ وہ حیام کا میک اپ سمیٹ کر واپس رکھ رہا تھا۔

زندگی مجھے لگتا ہے آپ کا جانے کا ارادہ نہیں ہے کہتے ہی عارض نے گھڑی اٹھا کر اپنی کلائی پر رکھی تھی۔

اتنے میں ڈریسنگ روم کا دروازہ کھولا تھا عارض نے سر اٹھا کر اس جانب دیکھا تھا۔

حیام قدم قدم چلتی باہر آئی تھی۔

عارض کی کلائی پر رکھی گھڑی نیچے گر گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وقت جیسے تھم گیا تھا۔

حیام لال ساڑھی پہنے اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔

عارض یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔

حیام نے جھک کر عارض کی گھڑی اٹھائی تھی اور اس کی کلائی تھامتے اس پر باندھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

چلیں عارض۔۔۔! حیام نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

اس پر سے نظریں ہٹانا عارض کے لیے مشکل ہو رہا تھا۔

اس وقت حیام نے ہیلز پہن رکھی تھیں وہ عارض کی آنکھوں میں جھلملاتے اپنے عکس کو واضح طور پر دیکھ سکتی تھی۔

اب آپ کو دیر نہیں ہو رہی حیام نے عارض کی پہنی ٹائی مزید کسی تھی۔ جس پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا۔

جی چلیں۔۔۔ اس کے کہتے ہی حیام نے اپنے وجود پر ایک بڑی سے چادر لپیٹی تھی۔

عارض مسکرایا تھا۔

اس کی بیوی جانتی تھی اس نے غیر لوگوں کی نظروں سے خود کو کیسے محفوظ رکھنا ہے۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی ہمراہی میں حیات ہاؤس میں داخل ہوئے تھے۔

کتنی ہی نظریں ان کی جانب اٹھیں تھیں مگر وہ ان سب کو اگنور کرتے اوپر کی جانب بڑھ گئے تھے۔

گل حیام کے ہی روم میں تیار ہو رہی تھی۔

دروازے کو ہلکا سا ناک کرتے حیام اندر داخل ہوئی تھی اور پھر محبت سے گل کا گال چوما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اتنی محبت کبھی مجھے تو دکھائی نہیں۔حیام کے پیچھے اندر آتا عارض کُڑا تھا۔

آپی آپ اپنے کمرے میں آنے سے پہلے آپ کیوں دروازہ بجا رہی ہیں۔

گل حیام کے اس انداز پر شرمندہ ہوئی تھی۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی راعنا۔۔۔اور آج نکاح کے بعد تم میرے ساتھ چلو گی میں تمھیں وہاں سے رخصت کرنا چاہتی ہوں۔

مگر آپی۔۔۔!

بہن کی بات کو رد نہیں کرتے راعنا۔

حیام کی طرح عارض کا بھی راعنا کہنا گل کو اچھا لگا تھا۔

بھائی مگر وہ میرا گھر نہیں ہے۔۔۔

بھائی کا گھر ہمیشہ بہن کا گھر ہوتا ہے۔

عارض نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھا تھا۔

گل کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

ایک ہی لمحے میں اسے کتنے رشتے نواز دیے گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ ہی دیر میں گل رعنا اور ہارون کا نکاح ہوا تھا۔

وہ گل رعنا جس نے اپنا بچپن اپنے باپ کے بغیر گزارا تھا جوان ہوتے ہی اس کی ماں بھی چل بسی تھی۔ اپنے ماں باپ کر گزر جانے کے بعد گل رعنا جس کے پاس کوئی رشتہ نہیں بچا تھا آج صرف ایک رشتے کے بننے سے اسے اس کے تمام رشتے واپس مل گئے تھے۔

سب نے ہمیشہ اسے حیات ہاؤس کا فرد سمجھا تھا۔

مگر گل کو ہمیشہ لگتا تھا کہ اس گھر کا فرد سمجھے جانے اور ہونے میں بہت فرق ہوتا ہے اور آج وہ اسی سمجھے جانے کا سفر طے کر کے اس گھر کا فرد بن گئی تھی۔

رات کا ایک بج رہا تھا جب عارض اور حیام اپنے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

حیام تو فوراً فریش ہونے چلی گئی تھی جبکہ عارض اپنے پیر بیڈ سے نیچے لٹکائے لیٹا تھا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد حیام آئی تو عارض بھی فریش ہوا تھا۔

وہ دونوں اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے جب حیام نے اس کے کندھے پر سر رکھا تھا۔

حیام زری سے بات ہوئی آپ کی۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

نہیں عارض دو دن سے ہارون اور گل کی وجہ سے کافی مصروف تھی اسے میسج کیے تھے مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

چلیں آپ کل یونیورسٹی جا کر اس سے بات کر لیجیے گا۔

عارض نے اسے آسان ساحل بتایا تھا۔

جی۔۔۔!وہ یک لفظی جواب دے کر خاموش ہو گئی تھی۔

حیام عارض کی پہنی شرٹ کے پیٹرن پر اپنی انگلی پھیر رہی تھی جب وہ ایک دم رکی۔

رکتے ہی اسے نے عارض کی جانب دیکھا تھا۔

کیا ہوا زندگی۔۔۔؟خود کو یوں تکتا پا کر عارض نے سوال کیا تھا۔

آپ نے آج بتایا نہیں میں کیسی لگ رہی تھی۔۔۔حیام خفگی سے بولی تھی۔

حیام کے اس انداز پر عارض اپنی مسکراہٹ چھپا گیا تھا۔

بہت خوبصورت۔۔۔اتنی کہ آپ مجھے میرے دل کے مزید قریب محسوس ہو رہیں تھیں۔

بندہ بشر کی ایک ہی جان ہے معلوم نہیں آپ کتنی بار وہ جان نکالیں گی۔

کچھ بھی۔۔۔حیام نے بلش کرتے اس کے سینے پر مکہ مارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ یوں بلش کریں گی تو میں مزید تعریف کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا۔

عارض کی بات پر حیام نے اسے گھورا تھا۔

عارض۔۔۔!چند لمحوں کی خاموشی کے بعد حیام نے اسے پکارا تھا۔

جی زندگی۔۔۔!عارض اس کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

معلوم نہیں شام سے بہت عجیب سا محسوس ہو رہا ہے۔

حیام پر وہی کیفیت دوبارہ طاری ہوئی تو وہ سیدھی ہوتی بولی تھی۔

میرے خیال سے آپ کو تھکاوٹ بہت زیادہ ہو گئی ہے اس لیے ایسے ہو رہا ہے آپ سو جائیں صبح یونیورسٹی بھی جانا ہے رات کافی ہو گئی ہے۔

جی۔۔۔کہتے ہی حیام کمفرٹر اوڑھ کر لیٹ گئی تھی۔

سونے کا کہا تھا محترمہ کو دور ہونے کا نہیں۔۔۔عارض منمنایا تھا اور پھر حیام کی جانب اپنا رخ کرتے وہ بھی لیٹ گیا تھا۔

اگلے دن عارض کی آنکھ لیٹ کھلی تھی۔شاید یہ تھکاوٹ کی وجہ سے ہوا تھا۔

اس وقت دن کے گیارہ بج رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کو حیرانی ہوئی تھی اتنی دیر سوتے رہنے پر اور پھر آج انہیں مما نے بھی نہیں اٹھایا تھا۔

شاید وہ خود ابھی نہیں اٹھی تھیں۔کل کے فنکشن کی وجہ سے سب کافی تھکے ہوئے تھے۔

ایک نظر اس نے دوسری جانب سکون سے سوئی ہوئی حیام کو دیکھا تھا اور پھر اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا تھا۔

اس کے آنے تک حیام بھی اٹھ چکی تھی۔

سب کے ساتھ ناشتہ کر کے وہ دونوں آفس چلے گئے تھے۔

دوپہر کے تین بجے کا وقت تھا وہ دونوں اس وقت اپنے کچھ سٹاف کے ہمراہ میٹنگ روم میں موجود تھے۔

حیام سربراہی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور عارض پریزنٹیشن دے رہا تھا۔

حیام کو بہت عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔وہ چکراتے سر کے ساتھ خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھی اور میٹنگ روم سے باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

عارض نے اسے اٹھتے اور باہر کی جانب بڑھتے دیکھا تھا۔

اس نے حیام کی چال میں لڑکھڑاہٹ محسوس کی تھی۔

وہ ابھی بامشکل دروازے تک ہی پہنچی تھی جب اس کا توازن بگڑا تھا اس سے پہلے حیام گرتی عارض نے اسے سہارا دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہاں موجود سب نے حیام کو پورے قد سے گرتے اور عارض کو اسے سہارا دیتے دیکھا تھا۔

وہ سب دبی دبی مسکراہٹ لیے سر جھکا گئے تھے۔

وہ جانتے تھے اگر اس اینگری ینگ مین نے انہیں ایسے دیکھ لیا تو ان کی درگت بنا چکی تھی۔

وہ سب یہ بھی جانتے تھے کہ ان کا اینگری باس صرف اپنی بیوی کے لیے پوزیزیو ہے۔

کیا ہوا حیام۔۔۔؟ حیام کو اپنے آفس میں لاتے ہی اس نے سوال کیا تھا۔

کچھ نہیں بس طبیعت نہیں ٹھیک آپ میٹینگ ختم کر لیں پھر گھر چلتے ہیں۔

عارض نے حیام کو صوفے پر بیٹھایا تھا۔

کیا ہوا ہے طبیعت کو۔۔؟ عارض نے پریشانی سے سوال کیا تھا۔

پتا نہیں عارض کل سے عجیب سا محسوس ہو رہا ہے اور آج تو میرا سر بھی بہت گھوم رہا ہے۔۔ آپ سحر سے کہیں مجھے کافی بنا دے۔

حیام نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا۔

اچھا آپ پریشان مت ہوں ادھر ہی رہیں میں اسے کہتا ہوں اور بس مجھے آدھا گھنٹہ دیں میں میٹنگ ختم کر کے آتا ہوں پھر گھر چلتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اگر طبیعت زیادہ خراب ہو گی تو مجھے کال کر دیجیے گا۔

جی۔۔۔! کہتے ہی حیام صوفے کی پشت پر سر ٹکا گئی تھی۔

عارض ایک ایمپلائے کو کافی بنانے کا کہہ کر سب سے ایکسکیوز کرتا آفس میں داخل ہوا تھا۔

عارض کے چہرے پر پریشانی کے آثار صاف موجود تھے۔

اپنے اندر اٹھتے ہر فکر کے جذبے کو دباتے اس نے دوبارہ میٹینگ شروع کی تھی۔

بامشکل دس منٹ ہی گزرے تھے جب وہی ایمپلائے بوکھلایا سا میٹنگ روم میں داخل ہوا تھا۔

سر وہ میم۔۔۔! اس کے اتنا ہی کہنے کی دیر تھی کہ عارض بھاگتا ہوا میٹنگ روم سے باہر نکل گیا تھا۔

عارض حیام کے بے ہوش وجود کو اٹھائے ہسپتال لے کر گیا تھا۔

عارض نے اس کے وجود کو سٹیچر پر ڈالا تھا۔ حیام کا چہرہ زردی مائل ہو رہا تھا۔

عارض ایمرجنسی کے باہر کھڑا تھا جب اس نے ایک اور ڈاکٹر کو اندر جاتے دیکھا تھا۔

کہیں حیام نے پھر مستقیم اور ثنا کی ٹینشن تو نہیں لی۔

عارض کے ماتھے پر شکنیں ابھری تھی۔

اگر آپ کو کچھ بھی ہوا ناں حیام خدا کی قسم ان دونوں کو جیل میں جا کر شوٹ کر آؤں گا میں۔

Posted On Kitab Nagri

کئی لوگوں نے اس خوبرو نوجوان کو تنے ہوئے نقوش لیے بینچ پر بیٹھے دیکھا تھا۔

کچھ ہی دیر میں ایک ڈاکٹر باہر آئی تھی۔

اس نے عارض کو اپنے ساتھ آفس میں بلایا تھا۔

عارض کے آتے ہی ڈاکٹر نے اس سے پیشنٹ کا نام پوچھ کر فائیل بنائی تھی۔

دیکھیں مسٹر آپ اپنی بیوی پر کام کا اتنا سٹریس مت ڈالیں اس حالت میں یہ ان کے لیے اچھا نہیں ہے۔

مطلب۔۔۔!عارض پریشان ہوا تھا۔

You both are going to be parents...

ڈاکٹر نے یہ بات بہت سکون سے بولی تھی مگر عارض کی خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں تھا۔

ڈاکٹر کے آفس سے نکل کر عارض حیام کے پاس آیا تھا۔

آتے ہی اس نے محبت سے حیام کے سر کا بوسا لیا تھا۔

میرے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں زندگی میں اپنی خوشی آپ کے سامنے کیسے بیان کروں۔

حیام اس وقت ادویات کے زیر اثر سو رہی تھی۔

کچھ دیر بعد جب حیام اٹھی تھی تو وہ دونوں گھر کے لیے روانہ ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عارض بہت خوش تھا مگر سارا مسئلہ حیام کی یونیورسٹی کا تھا کیونکہ فائینل ایگزیمز میں صرف دو ماہ باقی تھے اور یونیورسٹی سے چھٹیاں لینے پر وہ کسی طور راضی نہ ہوتی۔

گھر پہنچ کر عارض نے سب کو خوشخبری سنائی تھی۔

سب نے ان دونوں کو ڈھیروں دعائیں دی تھیں۔

عارض نے کال کر کے ایمان بیگم احمد صاحب ہارون اور گل کو بھی اپنی طرف بلا لیا تھا۔

کافی دیر سب کے پاس بیٹھنے کے بعد حیام اپنے کمرے میں آگئی تھی۔

اس کے کمرے میں آنے کے کچھ ہی دیر بعد عارض بھی کمرے میں آیا تھا۔

کیا بات ہے زندگی آپ خوش نہیں ہیں۔۔؟

حیام کو اداس بیٹھا دیکھ عارض نے اس سے سوال کیا تھا۔

نہیں عارض میں بہت خوش ہوں۔ حیام نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

پھر کیا بات آپ کو پریشان کر رہی ہے حیام۔۔۔؟ عارض نے اس کے ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھا تھا۔

میں یونیورسٹی آفس اور سب کیسے مینیج کروں گی۔

حیام کے چہرے پر پریشانی صاف ظاہر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جب تک فائینلز نہیں ہو جاتے آپ یونیورسٹی جائیں دو ماہ کی بات ہے۔

آفس کا سارا کام میں خود مینیج کر لوں گا اور پھر نیکسٹ سمیسٹر گھر بیٹھ کر پڑھ لیجیئے گا۔

عارض نے اسے آسان سا حل پیش کیا تھا۔

کیا یہ سب اتنا آسان رہے گا عارض۔۔۔؟ حیام نے اس کی جانب دیکھتے سوال کیا تھا۔

میری زندگی میں ہوں ناں آپ کے ساتھ عارض نے محبت سے اس کا ماتھا چوما تھا۔

حیام صرف اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

کیا ہوا۔۔۔؟ عارض نے اس کو یوں خود کو تکتا پا کر سوال کیا تھا۔

وہ ان تینوں کو کچھ بھی نہیں معلوم عارض اور اب یہ پتا چلے گا تو وہ خفا ہوں گی۔

عارض نے اپنی بیوی کی جانب دیکھا تھا جیسے اتنی بڑی خوشی پا کر بھی اپنی دوستوں کی ناراضگی کی فکر تھی۔

ان سب سے میں بات کر لوں گا۔۔۔ بلکہ میں بابا اور خالو جان سے بات کرتا ہوں کہ کچھ عرصے بعد ہمارا ولیمہ رکھ لیں۔

جی۔۔۔! حیام سر جھکا گئی تھی۔

آپ ریسٹ کریں میں آپ کے لیے کچھ لے کر آتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے وہ باہر جاتا ان کے کمرے کا دروازا ناک ہوا تھا۔

عارض نے دروازہ کھولا تھا۔

سامنے ہی گل اور ہارون کھڑے تھے۔

ہارون کے ہاتھ میں کھانے والی ٹرے تھی۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟ عارض نے ہارون کو گھورا تھا۔

میں اپنی بہن کو اتنی بڑی خوشی پر مبارکباد دینے آیا ہوں۔

ہارون نے اپنے دانت نکالے تھے جبکہ گل ان کو وہی چھوڑ کر ہارون سے ٹرے تھامے اندر حیام کے پاس چلی گئی تھی۔

حیام اپنے بھائی کی مبارکباد قبول کریں۔

چلو پہنچادی میں نے تمھاری مبارکباد اب جاؤ۔۔۔

ایسے کیسے جاؤں۔۔۔ہارون کمرے میں داخل ہوا تھا۔

کہاں سالے صاحب۔۔۔؟ عارض نے اندر آتے ہارون کو گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پہلے میری بہن آپ نے مجھ سے زبردستی چھین لی ہے اور اب اس سے بات بھی نہیں کرنے دے رہے ہیں بھائی---

میں اپنی بہن سے اپنے دل کی باتیں کرنے کو ترس گیا ہوں---ہارون نے دوہائی دی تھی۔

تو تمھیں بیوی کس لیے دی ہے اس سے اپنے دل کی باتیں کیا کرو۔عارض نے اسے آسان سا حل بتایا تھا۔

ہاں جی آدھی ادھوری بیوی دی ہے آپ سب نے مجھے۔

بیٹا جی ابھی آپ بھی آدھے نیم حکیم خطرہ جان ہیں۔

عارض کی بات پر ہارون کا دل کیا تھا اپنے اس بہنوئی سے پچھلے سات جنم کے سارے بدلے لے لے مگر وہ معصوم بقول اپنے اس جن کے سامنے کیا کر سکتا تھا۔

کہتے ہی ہارون منہ پھلا کر حیام کے پاس بیڈ پر جا بیٹھا تھا۔

تھینک یو آپی---!

فائینلی میں ماموں بننے والا ہوں---ہارون کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔

عارض ہارون کی بچوں والی حرکت پر مسکرایا تھا۔وہ لاکھ اس سے زبانی تکرار رکھتا تھا مگر ہمیشہ اس کو اپنا چھوٹا بھائی سمجھتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہارون میں خالہ بننے والی ہوں۔۔۔گل نے بھی حیام کو گلے لگایا تھا۔

نہیں آپ ممانی بننے والی ہیں وہ بھی نک چڑھی۔۔۔ہارون نے اسے چھیڑا تھا۔

ہاں جی اور آپ خالو وہ بھی مریل سے۔۔۔گل نے بھی اپنا بدلہ لیا تھا۔

ان دونوں کی ایک ناں ختم ہونے والی تکرار شروع ہو چکی تھی۔

ان دونوں کو یوں بحث کرتا دیکھ عارض نے ہارون کو گردن سے دبوچ کر بیڈ سے اٹھایا تھا اور خود اس کی جگہ پر جا بیٹھا تھا۔

چلیں بھئی نیم حکیم خطرہ جان ماموں اب اپنی محترمہ کے ساتھ یہاں سے چلتے بنیں۔

یہ میرا اور میری زوجہ کا وقت ہے کہتے ہی عارض نے حیام کا ہاتھ تھاما تھا جو حیام نے گل اور ہارون کی موجودگی کے باعث عارض کے ہاتھ سے نکالنا چاہا تھا مگر عارض اپنی گرفت سخت کر گیا تھا۔

ہارون اور گل مسکراہٹ دبائے خاموشی سے وہاں سے باہر نکل گئے تھے۔

اگلے دن حیام نور اور افشی کیفے میں بیٹھی ہوئیں تھیں۔

وہ دونوں حیرت سے حیام کو دیکھ رہیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

پچھلے ایک ماہ سے وہ بغور اس کی حرکتوں کو نوٹ کر رہیں تھی۔

مگر پچھلے ایک ہفتے سے مریل آتما کی طرح کھانے والی لڑکی اپنا ختم کر کے ان کے ساتھ ان کا کھانا کھانا شروع کر دیتی تھی۔

ابھی وہ نور کے سموسے میں سے ٹکڑے توڑ توڑ کر کھا رہی تھی اور نور اسے گھور رہی تھی۔

ہم یہاں زری کی وجہ سے پریشان ہیں اور اس میڈم کو کھانے کی پڑی ہے نور نے حیام کو گھور کر ایک دھپ لگائی تھی۔

میں عارض کو تمھاری شکایت لگاؤں گی تم میرے کھانے پر پابندی عائد کر رہی ہو۔

حیام کی بات پر نور نے دانت کچکچائے تھے۔

میری بلا سے مرو تم۔

ناں ناں مرنے کی بات مت کرو میری جان تم سے برداشت نہیں ہو گی میری جدائی۔

حیام کی بات پر وہ کلس کر رہ گئی تھی۔

حیام ہم زری کی وجہ سے پریشان ہیں اور تمھیں مزاق سوجھ رہا ہے۔

یار اس کی وجہ سے میں بھی پریشان ہوں۔۔۔ سوچ رہی ہوں کہ کل اس کے گھر چلتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

آج کیوں نہیں۔۔۔

حیام کو سموسہ نگلنا مشکل لگا تھا وہ ان کو ابھی نہیں بتا سکتی تھی کہ اسے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔

بولو بھی اب کن خیالوں میں کھو گئی ہو۔۔۔افشی نے اسے گھورا تھا۔

وہ میری آج میٹنگ ہے۔۔۔حیام نے فوراً بات بنائی تھی۔

تمھیں کون سا شوق آن پڑا تھا جو تم نے اتنی سی عمر میں بزنس کا بکھیڑا پال لیا ہے۔

بامشکل اکیس سال کی تو تم ہو۔۔۔

بامشکل کیا ہوتا ہے میں اکیس کی ہی ہوں حیام نے اسے گھورا تھا۔

بس کر دو حیام اور کتنا کھاؤ گی تم۔۔

کھا کھا کے موٹی ہو جانا ہے تم نے۔۔۔افشاں نے حیام کے ہاتھ پر چپت لگائی تھی۔

نظر مت لگاؤ میرے کھانے کو حیام بگڑی تھی۔

جو مرضی کرو تم افشی نے اسے گھورا تھا۔

دوپہر کے تین بج رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

سارا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

وہاں پر کسی ذی روح کا نام ونشان بھی معلوم نہیں ہوتا تھا مگر اس کمرے کی طرح وہاں موجود نفس کا دل بھی اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

وہ اپنے زندگی میں کچھ ماہ اور کچھ دن پہلے ہونے والے واقعات کو سوچ رہی تھی۔

کیا ایک لڑکی کے لیے زندگی گزارنا اتنا مشکل ہوتا ہے۔۔۔وہ اپنی سوچوں میں بری طرح الجھی ہوئی تھی۔

اس وقت وہ ڈپریشن کے جس سٹیج پر آ کھڑی ہوئی تھی اسے کسی بھی چیز کا کوئی حل نظر نہیں آ رہا تھا۔

اس اندھیرے کمرے میں اس کا فون بجا تھا اس کی روشنی سے کمرے میں روشنی پیدا ہوئی تھی مگر وہ آج بھی پچھلے کئی دن کی طرح کتنی ہی بار بج بج کر خاموش ہو گیا تھا۔

اگلے کئی منٹ وہ بجتا رہا تھا مگر اس نے اس پر دھیان نہیں دیا تھا وہ ہر کسی کی پرواہ کیے بغیر وہاں خاموشی سے پڑی رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

اس کے آنسو اپنی قسمت پر بہا بہا کر سوکھ چکے تھے۔

سب اس کی وجہ سے بے چین اور پریشان تھے مگر وہ ان سب کو فراموش کیے اپنے غم میں ہی ڈوبتی جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا سب کے لیے زندگی گزارنا اتنا مشکل ہوتا ہے۔۔۔اس نے سوچا تھا۔

نہیں شاید صرف اس لے لیے ہی تھا۔

وہ لڑکی شاید یہ بھول گئی تھی اس کے دوست بھی آج جس مقام پر ہیں وہ سب مشکلات کا سامنا کر کے ہی وہاں تک پہنچے تھے۔

انہوں نے کتنی مشکلات برداشت کیں تھیں۔۔۔

لوگوں کی باتیں اور تہمتیں برداشت کیں تھیں یہاں تک کہ موت کے منہ میں جا کر اپنی جان کی بازی بھی لگائی تھی۔

اپنی ہر سوچ کو جھٹکتے اس نے اپنے دراز سے کچھ ٹیبلیٹس نکالیں تھی اور پانی کے ساتھ کھالیں تھیں۔

کچھ ہی منٹوں میں وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگلے دن نور افشی اور حیام کلاس میں بیٹھی ہوئیں تھیں۔

وہ لوگ زری کے گھر جانے کا پلین کر رہیں تھی جب دروازے سے اندر داخل ہوتے زری کو حیام نے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زری---!حیام اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی جانب بھاگی تھی۔

اتنے میں ہی عارض کلاس میں داخل ہوا تھا اس نے گھور کر حیام کو دیکھا تھا۔

مگر وہ اسے اگنور کرتی زری کی جانب بڑھی تھی۔

حیام نے دروازے پر ہی کھڑے کھڑے زری پر سوالوں کی بوچھاڑ کر دی تھی جبکہ وہ خاموشی سے حیام کو تک رہی تھی اور نور اور افشاں کی گھوریوں کو اگنور کر رہی تھی۔

دو منٹ عارض نے ان کے بیٹھ جانے کا انتظار کیا تھا جب وہ نہیں بیٹھی تو وہ ڈائیس کے پاس کھڑا ہی بولا تھا۔

مسز آپ اپنی جگہ پر بیٹھنا پسند فرمائیں گی۔---عارض کے لہجے میں نرمی تھی۔

عارض کی بات پر سب نے اپنی ہنسی دبائی تھی۔ جبکہ حیام اسے گھور کر زری کو اپنے ساتھ کھینچتی اپنی جگہ پر جا بیٹھی تھی۔

اپنے سب لیکچرز لے کر وہ چاروں گراؤنڈ میں موجود تھیں۔

چلو زری کچھ کھانے چلتے ہیں---

نہیں میں پہلے بھی تمھیں بتا چکی ہوں مجھے کبھی بھی کہیں نہیں جانا---

بحث ایک بار پھر اسی موڑ پر آ کھڑی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھو زری پہلے کی بات اور تھی مگر اب مجھ سے بھوک برداشت نہیں ہوتی اور مجھے بہت بھوک لگی ہے پلیز چلو۔۔۔حیام اسے دیکھتے بولی تھی۔

حیام ایک بار سمجھ نہیں آتا کہ مجھے کہیں نہیں جانا مطلب نہیں جانا۔

عالیان تم گراؤنڈ میں چلو میں ابھی آتا ہوں۔اپنی چیزیں سمیٹ کر زین نے عالیان سے کہا تھا۔

تم کہاں جارہے ہو۔۔۔؟عالیان نے اس سے سوال کیا تھا۔

لائبریری۔۔۔!

یک لفظی جواب دے کر زین وہاں سے آگے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

زین ابھی لائبریری کے قریب پہنچا ہی تھا جب اس کے فون پر کال آئی تھی۔

زین نے فون نکال کر دیکھا تھا وہاں عارض کی کال تھی۔

ہاں بولو کیا ہوا ہے۔کال اٹینڈ کرتے ہی وہ بولا تھا۔

مجھے تمھاری بائیک چاہیئے تھی۔

کیوں تمھاری گاڑی کہاں ہے وہ یہی ہے مگر مجھے ابھی بائیک چاہیئے ہے ضروری کام سے جانا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا میں لائبریری میں ہوں وہاں آجا کہتے ہی لائبریری کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔

اوکے آتا ہوں کہتے ہی عارض نے کال بند کر دی تھی۔

اگے پانچ منٹ میں عارض زین کے پاس موجود تھا۔

ویسے زین تم آج کل لائبریری کے چکر کافی لگا رہے ہو یہ بات مجھ سے ہضم نہیں ہو رہی۔

عارض کی بات پر زین نے اسے گھورا تھا۔

مجھے لگتا ہے یہاں پر کوئی ہے جس پر تمھارا دل آگیا ہے اس لیے روز چلے آتے ہو عارض نے شوخی سے کہا تھا۔

بکواس مت کر عارض اور اب تمھیں جانا نہیں ہے۔

جانا ہے۔۔۔زین کے کہتے ہی عارض بولا تھا۔

تو میرا دماغ کیوں کھا رہا ہے یہ پکڑ بائیک کی چابی اور دفع ہو۔۔۔کہتے ہی زین نے اسے چابی تھمائی تھی۔

وہ آگے کی جانب بڑھا ہی تھا جب زین نے اسے بازو سے تھاما تھا۔

بھائی گاڑی کی چابی تو دے جا میں نے پیروں پر گھر نہیں جانا۔

زین کے کہتے ہی عارض نے پاکٹ سے چابی نکال کر اس کی جانب اچھالی تھی جسے وہ بروقت تھام گیا تھا۔

جیسے ہی عارض لائبریری سے باہر نکلا تھا اس نے عالیان کو میسیج کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہمارے ڈرامہ کنگ کو آج کل کیا ہو گیا ہے لائبریری کے بڑے چکر لگا رہا ہے۔

معلوم نہیں یار میں خود حیران ہوں فوراً عالیان کا میسیج موصول ہوا تھا۔

اچھا اسے رات کو دیکھتے ہیں ابھی میں نکل رہا ہوں دیر ہو رہی ہے۔

او کے۔۔۔عالیان کا جواب موصول ہوا تھا۔

اور ہاں پلیز حیام کو گھر چھوڑ آنا اور انہیں میرے گھر چھوڑنا ہے مما نے ان کو بلایا تھا۔

اچھا۔۔۔عالیان کا فوراً میسج موصول ہوا تھا۔

ہاں اگر وہ راستے سے کوئی چیز لینے کا بولیں تو لے دینا ہم بعد میں دیکھ لیں گے۔

عارض نے میسج لکھ کر سینڈ کیا تھا۔

اور کوئی حکم جناب کا۔۔۔؟ عالیان کا میسیج آیا تھا۔

نہیں بس۔۔۔ لکھ کر سینڈ کرتے عارض نے اپنا فون پاکٹ میں ڈالا تھا۔

اپنا کام ختم کر کے زین عالیان کے پاس گراؤنڈ میں آیا تھا۔

وہ چاروں لڑکیوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم پیاری لڑکیوں---

واعلیکم السلام---نور افشی اور حیام نے فوراً جواب دیا تھا جبکہ زری نے بس ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا مگر وہ خاموش رہی تھی۔

ایک لمحے کو زین اور زری کی آنکھوں کا ٹکراؤ ہوا تھا---زین چونکا تھا۔

وہ مسکراتی آنکھیں آج اسے ویران لگی تھی۔

زین کو لگا تھا جیسے وہ اس ویرانی میں کھو گیا ہے۔

کیا بات ہے کوئی پریشانی ہے آج آپ سب چہک نہیں رہیں---

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے زین۔

افشاں فوراً بولی تھی۔

حیام کچھ کہنے والی تھی جب اس کا فون بجا تھا۔

میں اب چلتی ہوں خالہ کی بار بار کال آرہی ہے---کہتے ہی حیام جانے کے لیے اٹھی تھی۔

کیا مطلب خالہ کی کال آرہی ہے تم نے گھر نہیں جانا۔

افشاں کی بات پر حیام نے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایکچیولی۔۔۔حیام کچھ کہتی اس سے پہلے عالیان بولا تھا۔

بھابھی مجھے عارض نے کہا تھا کہ آپ کو اس کے گھر چھوڑ دوں آنٹی کو آپ سے کوئی کام ہے۔

ج جی۔۔۔!حیام جبراً مسکراتے بولی تھی جبکہ اس نے دل میں شکر ادا کیا تھا کہ وہ بچ گئی۔

اچھا چلو پھر میں بھی چلتی ہوں بس کا بھی ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔

کہتے ہی افشی نور اور زری کی جانب گھومی تھی۔۔۔

تم دونوں بھی اٹھو اور گھر چلو۔۔۔

ایک دوسرے کے ساتھ جانا ورنہ تم دونوں مار کھاؤ گی مجھ سے۔

افشاں آپ پریشان نہیں ہو میں ان کو خود چھوڑ کر آتا ہوں کہتے ہی زین اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

بھابھی اور افشی میں آپ دونوں کو چھوڑ آتا ہوں۔

جی۔۔۔!

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

نور تم چلی جاؤ میں نے ابھی نہیں جانا۔۔

کیوں نہیں جانا تم نے تمھیں کیا موت آئی ہے۔۔۔؟ نور نے زری کا بازو دبوچ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔

کیا مسئلہ ہے نور۔۔۔ کہتے ہی زری اپنا بازو چھڑوا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

حیام اس کے پیچھے جانے والی تھی جب زین نے اسے روکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بھابھی آپ گھر چلی جائیں میں ان کو چھوڑ آتا ہوں زین کی بات پر حیام رک گئی تھی اور عالیان کے ساتھ حیام اور افشی اس کی گاڑی کی جانب بڑھی تھی۔

نور آپ مجھے کیا دیکھ رہیں ہیں اٹھیں اس سے پہلے زری خود کو ہماری نظروں سے اوجھل کر لیں۔

زین کے کہتے ہی نور نے اٹھ کر اس کے پیچھے دوڑ لگائی تھی جبکہ زین بھی تیز قدموں سے ان کے پیچھے بڑھا تھا۔

نور آپ دونوں گیٹ پر آجائیں میں گاڑی لاتا ہوں۔ زین کے کہتے ہی نور زری کا بازو تھام کر گیٹ کی جانب بڑھی تھی۔

زری تمھیں کیا ہو گیا ہے تم ایسے کیوں کر رہی ہو۔۔۔نور بھرائی آواز میں بولی تھی۔

کچھ نہیں ہوا مجھے میں ٹھیک ہوں۔

زری نے نور سے اپنا بازو چھڑوایا تھا۔

اتنے میں زین ان دونوں کے قریب گاڑی لے آیا تھا۔

زری اندر بیٹھو نور نے اسے نرمی سے کہا تھا۔

مجھے نہیں جانا تم جاؤ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زری کی بات پر نور نے اسے زبردستی گاڑی میں بٹھایا تھا اس سے پہلے نور بیٹھتی زری نے دروازہ بند کر لیا تھا۔

زری۔۔۔!نور حیران ہوئی تھی۔

میں کیسے جاؤں۔۔۔؟زری کو دروازہ لاک کرتے دیکھ نور بولی تھی جبکہ زین نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا۔

تم آگے بیٹھو تھوڑا سا شیشہ نیچے کر کے زری نے اسے کہا تھا۔

What...?

نور دوبارہ حیران ہوئی تھیں۔

مجھے تمھارے ساتھ بیٹھنا ہے زری۔۔۔

نور کیا تم چاہتی ہو میں گاڑی سے اتر جاؤں۔زری نے اسے گھورا تھا۔

نہیں۔۔۔!کہتے ہی نور خاموشی سے آگے والی سیٹ پر جا بیٹھی تھی۔

نور کے بیٹھتے ہی زین نے گاڑی چلائی تھی۔گاڑی میں مکمل خاموشی تھی جسے زین کی آواز نے توڑا تھا۔

چائے پئیں گی آپ دونوں۔۔؟

میں تو نہیں پیؤں گی ہاں البتہ زری کو پلا دیں کیا پتا اس کا موڈ ٹھیک ہو جائے۔

اوکے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

زری ریسٹورنٹ میں پئیں گی یا گاڑی میں ہی۔۔۔زین نے بیک مرر سے اسے دیکھتے سوال کیا تھا۔

مگر وہ خاموش رہی تھی۔

زین گاڑی میں ہی ٹھیک ہے ورنہ ہم لیٹ ہو جائیں گے۔۔۔نور نے جواب دیا تھا۔

اوکے۔۔۔کہتے ہی زین نے ایک ڈھابے کے پاس گاڑی روکی تھی اور باہر نکل کر ایک کپ چائے لی تھی اور واپس گاڑی میں آکر بیٹھا تھا۔

زین نے وہ کپ زری کو تھمایا تھا۔

کپ تھام کر زری ڈرائیونگ سیٹ کے پیچھے چھپ گئی تھی۔

زین نے نور کی جانب دیکھا تھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ زری کو ہوا کیا ہے۔

زین کے دیکھتے ہی اس نے کندھے اچکا دیے تھے کہ اسے بھی نہیں معلوم۔۔۔

زین نے خاموشی سے گاڑی چلا دی تھی۔ دس منٹ کی ڈرائیو کے بعد زین نے ایک دم گاڑی کو بریک لگائی تھی۔

اس کی گاڑی کے سامنے کوئی آگیا تھا۔

اس بریک سے زری کا سر زین کی سیٹ سے آٹکرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین اور نور نے فوراً پیچھے کی جانب اپنا رخ کیا تھا۔

Zarii are you okay...?

زین نے اس سے سوال کیا تھا مگر اس کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

زری تم ٹھیک ہو۔۔۔؟اب کی بار نور نے اس سے سوال کیا تھا مگر اس نے پھر بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

نور نے پیچھے کی جانب مڑتے اسے ہلایا تھا مگر وہ ایک جانب گر گئی تھی چائے کا کپ اس کے ہاتھ سے نیچے گر گیا تھا۔

زری۔۔۔؟زین اور نور ایک دم چیخے تھے۔

زین فوراً گاڑی سے باہر نکلا تھا مگر گاڑی کا دروازا لاک پا کر اس نے فرنٹ سیٹ سے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا تھا۔

اتنی دیر میں نور بھی بیک سیٹ پر آگئی تھی۔وہ دونوں زری پر جھکے اسے دیکھ رہے تھے جب نور نے زری کو سیدھا کیا تھا۔

نور کا چہرہ فک ہوا تھا کیونکہ زری کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ رہا تھا اور آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔

زری کی ایسی حالت دیکھ کر نور نے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی تھی مگر سب بے کار رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زری کو کسی بھی قسم کی حرکت ناں کرتے دیکھ نور کی آنکھوں سے آنسوں بہے تھے۔

زین نے اس کی نبس دیکھی تھی جو کافی ہلکی چل رہی تھی۔

زین فوراً گاڑی میں بیٹھا تھا اور پھر ہواؤں سے باتیں کرتے اس نے گاڑی ہسپتال کے سامنے روکی تھی۔

کیا قسمت تھی ان دوستوں کی۔

جس ہسپتال میں پہلے حیام کو زندگی موت سے لڑتے لایا گیا تھا پھر اسی میں افشاں کو زخمی حالت میں لایا گیا تھا

اور اب زری۔۔۔

اب زری کو وہاں بے ہوشی کی حالت میں لایا گیا تھا۔

زین نے اسے فوراً ایک سٹیچر پر ڈالا تھا۔

وہ دونوں ڈاکٹر کے پیچھے بڑھے تھے۔

ڈاکٹر نے ایمرجنسی میں جانے سے پہلے اس نے نور اور زین کو وہی روک دیا تھا۔

اس لمحے زین اور نور دونوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

ان میں سے کوئی بھی ان سب حالات کے لیے تیار نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ ہوا کیا ہے گاڑی کا ایکسیڈنٹ نہیں ہوا تھا زین نے تو بس بریک لگائی تھی۔

ابھی وہ دونوں اپنی سوچوں میں ہی گم تھے جب ڈاکٹر ان کے پاس آیا تھا۔

پیشنٹ نے کچھ دیر پہلے کچھ کھایا یا پیا تھا۔۔۔

جی ابھی کچھ دیر پہلے چائے پی تھی۔ زین فوراً بولا تھا۔

کیوں ڈاکٹر سب خیریت ہے۔۔۔؟

نہیں کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔

کیا مطلب۔۔؟ نور فوراً زین کے سامنے آئی تھی۔

مطلب یہ کہ چائے میں کچھ ایسا تھا جس کی وجہ سے پیشنٹ کی ایسی حالت ہوئی ہے۔

مگر چائے میں۔۔۔ زین کچھ کہتے کہتے چپ ہوا تھا۔

ایک اور بات آپ کے پیشنٹ کا بی پی کافی شوٹ بھی کیا ہوا تھا۔

What...?

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ نور چیخی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زری کا بی پی تو ہمیشہ لو رہتا ہے۔

ہو سکتا ہے یہ کسی بات پر پریشانی کی وجہ سے ہو۔

مگر آپ چائے کا بتا رہے تھے۔۔۔زین تو چائے والی بات پر ہی اٹک کر رہ گیا تھا۔

جی۔۔۔میرے خیال سے چائے میں زہر موجود تھا جس کی وجہ سے وہ اس حالت میں ہیں۔

زین ایک قدم پیچھے ہوا تھا۔

اسے لگا تھا کہ اسے کھڑا رہنے کے لیے کسی چیز کا سہارا لینا پڑے گا۔

اپنی بات کہہ کر ڈاکٹر اندر چلا گیا تھا۔

زری جس سے محبت کرتی تھی آج اسی نے اسے موت کے منہ میں دھکیل دیا ہے۔۔۔نور اپنے ہی دھیان میں بولی تھی۔

مگر نور کے الفاظ زین کو پتھر کا کر گئے تھے۔

چائے اس کا عشق تھی اور اسی کی وجہ سے آج وہ کس حالت میں ہے۔

نور کے اگلے الفاظ زین نے نہیں سنے تھے اس نے وہاں سے پیچھے کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

وہ وہاں سے بھاگتے ہوئے نکلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نور بس اس کو جاتا دیکھتی رہی تھی۔

زین گاڑی میں جاکر بیٹھ گیا تھا۔

اس نے فوراً عالیان اور عارض کو کانفرنس کال پر لیا تھا اور انہیں ساری سیچویشن سمجھا کر ہسپتال آنے کا بولا تھا۔

کچھ ہی دیر میں دونوں ہسپتال موجود تھے۔ عالیان کے ساتھ حیام اور افشی بھی تھیں جو فوراً بھاگتے ہوئے ہسپتال کے اندر داخل ہوئی تھی۔

ان کے آنے سے پہلے زین گاڑی میں بیٹھا پھوٹ پھوٹ کر رویا تھا یہ سب اس کی وجہ سے ہوا تھا ناں وہ زری کو چائے لے کر دیتا اور ناں وہ اس حال میں ہوتی۔

اس کے کانوں میں نور کے الفاظ بار بار گونج رہے تھے۔

اپنی گاڑی کے قریب رکتے عارض نے شیشہ بجایا تھا۔

عارض اور عالیان کو دیکھ کر وہ فوراً باہر نکل کر ان کے گلے لگ کر ایک بار پھر رویا تھا۔

زین۔۔۔!

ان دونوں نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین یار کیا ہو گیا ہے۔

اپنے دوست کی ایسی حالت پر ان دونوں کا دل کٹا تھا۔

اتنے میں بھاگتا ہوا ارمان بھی ان کے قریب آیا تھا۔

کیا ہوا ہے زین۔۔۔؟

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔زین اسی طرح بلکتے ہوئے بولا تھا۔

آج میں نے ان کو اپنے ہاتھوں سے زہر کی آفر کی اور وہ۔۔۔

ان کو دیکھو انہوں نے خاموشی سے وہ پی بھی لیا۔

تم لوگوں نے کبھی سنا ہے اپنی محبت کو اس کے عشق کے ہاتھوں مار دینا۔۔

نہیں ناں۔۔۔

دیکھو میں نے۔۔۔

میں نے آج ایسا کیا ہے۔۔۔روتے روتے اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھی۔

زین۔۔۔عارض نے اسے تڑپ کر بلایا تھا اور اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا تھا۔

وہ کب اپنے دوست کو ایسی حالت میں دیکھ سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان نے اس کے آنسو صاف کیے تھے اور ارمان نے اسے پانی تھمایا تھا۔

تمھارے ساتھ نور بھی تھی ناں وہ کہاں ہے۔۔۔؟

اندر ہیں۔۔۔زین نے اندر کی جانب اشارہ کیا تھا۔

بھابھی اور افشی۔۔۔!عالیان ایک دم بولا تھا۔

کیا تم نے حیام کو گھر نہیں چھوڑا تھا۔عارض ایک دم اس کی جانب گھوما تھا۔

نہیں وہ ابھی۔۔۔

عالیان کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی جب عارض اندر کی جانب بھاگا تھا۔

اس کے پیچھے عالیان بھی زین کا ہاتھ تھامے اندر کی جانب بڑھا تھا ان کے پیچھے ارمان بھی تھا۔

وہ سب دوست ایسے ہی تھے مصیبت اگر کسی ایک پر آتی تھی تو وہ سب ایک دوسرے کی ڈھال بنتے تھے اور ایک دوسرے کو سہارا دیتے تھے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عارض بھاگتا ہوا اندر کی جانب آیا تھا۔

اس کی امید کے عین مطابق حیام اپنی دوست کی فکر میں اپنی حالت کو فراموش کیے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھی رو رہی تھی۔

جبکہ نور اور افشی وہی بینچ پر بیٹھی ہوئیں تھی۔

عارض نے فوراً حیام کو تھام کر بینچ پر بیٹھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ارمان زین کے ساتھ کھڑا تھا جبکہ عارض اور عالیان ان تینوں کو خاموش کروانے کی کوشش کر رہے تھے۔

اتنے میں ڈاکٹر ان کے پاس آیا تھا تو اپنی اپنی حالت بھلائے وہ سب ڈاکٹر کے قریب آئے تھے۔

ہم نے پیشنٹ کا معدہ واش کر دیا ہے اب وہ خطرے سے باہر ہیں چند گھنٹوں میں انہیں ہوش آجائے گا۔

مگر آپ سب کوشش کریں کہ انہیں سٹریس سے دور رکھیں۔

اپنی بات کہہ کر ڈاکٹر وہاں سے چلا گیا تھا مگر پیچھے ان سب کو ایک گہری سوچ میں ڈال گیا تھا۔

ان سب کی سوچوں میں خلل نور کے فون کی رنگ نے ڈالا تھا۔

کس کا فون ہے نور۔۔۔؟ حیام نے اس سے سوال کیا تھا۔

سیمار کا۔۔۔ نور نے سر اٹھا کر حیام کی جانب دیکھا تھا۔

ابھی اسے کچھ بھی مت بتانا۔ حیام نے اسے سختی سے منع کیا تھا۔

مگر حیام۔۔۔

کچھ بھی نہیں مطلب کچھ بھی نہیں۔۔۔ حیام نے اسے وارن کیا تھا۔

اچھا۔۔۔ کہتے ہی نور نے اس کی کال اٹھائی تھی۔

مگر فون حیام کو تھما دیا تھا اس میں اس سے بات کرنے کی ہمت نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یار نور اس پاگل لڑکی کو پلیز کچھ کھلا دینا اس نے کل سے کچھ بھی نہیں کھایا ہوا۔

اس سے پہلے حیام کچھ کہتی سیمار بولی تھی۔

اسلام علیکم سیمار میں حیام بات کر رہی ہوں۔

واعلیکم السلام۔۔۔! حیام نور کہاں ہے۔

وہ ایکچیولی زری کے ساتھ واشروم گئی ہے۔

اور زری نے کیوں کل سے کچھ نہیں کھایا۔ نور اور افشی کی جانب دیکھتے حیام نے سوال کیا تھا۔

حیام کی بات پر زین نے فوراً فون تھام کر سپیکر پر لگایا تھا۔

تمھاری دوست بالکل پاگل ہے۔۔۔

پچھلے کچھ دنوں سے اس نے رو رو کر اپنا برا حال کیا ہوا ہے۔

کیوں۔۔۔؟ حیام نے بامشکل اپنے لہجے کو نارمل رکھا تھا۔

اس نے تمھیں نہیں بتایا۔۔۔ سیمار کی آواز گونجی تھی۔

نہیں۔۔۔ حیام نے ایک نظر سب کی جانب دیکھا تھا جبکہ زین کا دل بری طرح دھڑکا تھا فون پر اس کی گرفت سخت ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یار بس کچھ دن پہلے جو گیسٹ آئے تھے زری نے ان کی باتیں سن لیں تھیں۔

کیسی باتیں۔۔۔؟حیام نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

مما کی فرینڈز کے کچھ رشتہ دار آئے ہوئے تھے۔

کس لیے۔۔۔

حیام نے اس سے دوبارہ سوال کیا تھا۔

زری کو دیکھنے۔

زین کو لگا تھا وہ اگلے لمحے سانس نہیں لے سکے گا۔

پھر۔۔۔؟حیام نے سوال کیا تھا۔

پھر انہوں نے زری کو ریجیکٹ کر دیا۔

کیوں۔۔۔؟حیام نے بامشکل خود پر ضبط کیا تھا۔

ان کو اپنے اکلوتے بیٹے کے لیے ایک موڈرن لڑکی چاہئیے ان کا بیٹا بہت بڑا بزنس مین ہے اور بقول ان کے ان کو زری جیسی حجابن اور گلاسز والی لڑکی نہیں چاہیے۔

سیمار کی بات پر سب نے بامشکل ضبط کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ان سب نے ایک دوسرے کی نظروں میں دیکھنے سے گریز کیا تھا۔

اگر انہوں نے زری کو کچھ کہا بھی تھا تو کیا تم ان کو کوئی منہ توڑ جواب نہیں دے سکتی تھی۔

اس وقت نور کسی بپھری شیرنی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

اس کا بس چلتا تو ابھی ان لوگوں کے گھر جا کر ان کا دماغ درست کر آتی۔

سیمار تم جانتی ہو آج ان لوگوں کی وجہ سے زری کس حال میں ہے۔

افشاں نے نور کو ایک دم پیچھے کی جانب کھینچا تھا۔

کیا ہوا ہے زری کو۔۔۔

تمھیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے وہ جیے یا مرے نور نے ایک بار پھر کافی سختی سے کہا تھا اور زین کے ہاتھ سے فون تھام کر کال بند کر دی تھی۔

نور تمھیں اس سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی وہ زری کی بہن ہے۔

وہ کیسی بہن ہے جسے اپنی بہن کا خیال تک نہیں ہے۔۔۔

جو بھی ہے نور تمھیں اسے بتا دینا چاہیے تھا۔

نہیں افشاں تم نہیں جانتی میں نے زری کا آنسوؤں سے بھیگا سفید چہرہ دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس لمحے میری جان نکل گئی تھی۔

اور تم کہہ رہی ہو میں اسے سب بتا دیتی۔

مگر نور تمھیں یاد رکھنا چاہیے کہ زری کو اس سے کتنی محبت ہے۔

اور ہماری محبت کا کیا جو ہم زری سے کرتے ہیں نور دھاڑی تھی۔

آج اگر زری کو کچھ ہو جاتا تو ہم کیا کرتے نور ایک دم چیخی تھی۔

نور کی بات پر افشی نے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا جبکہ دوسری جانب حیام کو کافی برا چکر آیا تھا اس سے پہلے وہ چکر کھا کر گرتی عارض نے اسے تھاما تھا۔

عارض نے اسے بینچ پر بیٹھایا تھا اور خود اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

حیام آپ نے کچھ کھایا تھا۔۔۔

عارض نے پریشانی سے اس سے سوال کیا تھا۔

نہیں۔۔۔حیام نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

عارض نے اپنے جبڑے بھینچے تھے اور وہاں باہر کی جانب بڑھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ ہی دیر میں وہ سب کے لیے جوس اور سینڈوچ لے کر آیا تھا اور سب کو پکڑا کر اس نے حیام کو زبردستی کھلایا تھا۔

آپ کی میڈیسنز ہیں آپ کے پاس۔۔۔؟ عارض نے اس سے سوال کیا تھا جس پر اس نے اثبات میں سر ہلا کر بیگ کی جانب اشارہ کیا تھا۔

عارض نے اسے فوراًاس کی میڈیسنز کھلائیں تھیں۔

وہ سب ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے۔

عارض بھائی حیام کو کیا ہوا ہے۔۔۔؟ افشی نے سوال کیا تھا وہ جانتی تھی اگر حیام سے کرے گی تو وہ کوئی جواب نہیں دے گی۔

کچھ نہیں بس ان کو بخار تھا۔۔۔ عارض نے فوراًبات بنائی تھی۔

ایک تو یہ لڑکی بھی اپنا بالکل دھیان نہیں رکھتی۔۔۔ افشاں نے اسے گھورا تھا۔

حیام افشاں کی گھوریوں کو سرے سے ہی اگنور کر گئی تھی۔

ان سب کو وہاں موجود کتنی ہی دیر ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زین بری طرح اپنی سوچوں میں الجھا ہوا تھا اور پھر اٹھ کر وہاں سے باہر نکل گیا تھا۔

تیز قدم اٹھاتا وہ اپنی بائیک تک پہنچا تھا۔

زین تم کہاں جا رہے ہو۔۔؟عارض نے اس کے پیچھے آتے سوال کیا تھا۔

ایک ضروری کام ہے وہ کر کے آتا ہوں۔زین نے عارض کی جانب دیکھے بغیر جواب دیا تھا۔

میں بھی تمھارے ساتھ چلوں گا۔

عارض اس کے سامنے آتا بولا تھا۔

نہیں تم ہاسپٹل کے تمام معاملات دیکھو میں آتا ہوں۔زین اپنی بائیک نکال کر اس پر بیٹھ چکا تھا۔

ہسپتال کے معاملات دیکھنے کے لیے یہاں پر عالیان اور ارمان موجود ہیں۔کہتے ہی عارض زین کے پیچھے بیٹھا تھا۔

عارض کے بیٹھتے ہی زین نے بائیک سٹارٹ کی تھی وہ جانتا تھا کہ عارض نے اگر ایک بار جانے کا بولا ہے تو اسے دنیا کی کوئی بھی طاقت جانے سے نہیں روک سکتی تھی۔

کچھ ہی منٹوں میں ہواؤں سے باتیں کرتے زین نے بائیک اس ڈھابے والے کے پاس روکی تھی۔

زین نے جاتے ہی اس کا گریبان پکڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ملایا تھا تم نے چائے میں جس کی وجہ سے ایک لڑکی موت کے منہ میں چلی گئی۔

زین دھاڑا تھا۔

غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔

سر میں نے چائے میں ایسا کچھ نہیں ڈالا تھا وہ آدمی زین سے اپنا گریبان چھوڑاتے بولا تھا۔

You mad---

تم کہہ رہے ہو تم نے چائے میں کچھ نہیں ڈالا تو وہ لڑکی موت کے منہ میں کیسے چلی گئی---

زین کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

سر آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی---

میں ایسا کیوں کروں گا۔

میرے ساتھ بکواس نہیں کرو اور بتاؤ کیا ملایا تھا تم نے چائے میں۔

زین نے ایک دم اس کا گریبان جنونی انداز میں کھینچا تھا۔

زین چھوڑو عارض فوراً ان دونوں کے درمیان آیا تھا۔

اس نے بہت مشکل سے وہ سارا معاملہ سنبھالا تھا ورنہ زین اس شخص کو مارنے پر تلا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے زین کا بازو کھینچتے ہوئے اسے اپنے پیچھے بائیک پر بیٹھایا تھا اور پھر کچھ دیر بعد ایک جگہ پر بائیک روکی اور اس سے اترا۔

عارض کے اترتے ہی زین بھی نیچے اترا تھا۔

زین یہ سب کیا پاگل پن تھا۔

عارض نے اسے گھورا تھا۔

عارض تم اسے پاگل پن کہہ رہے ہو۔۔۔زین نے اپنی سرخ انگارا ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

اس لڑکی کو میں نے اپنے ان ہاتھوں سے زہر والی چائے دی اور اس نے خاموشی سے پی بھی لی۔

عارض تم نہیں سمجھ سکتے میں اس وقت کس اذیت سے گزر رہا ہوں۔

مسٹر زین العابدین اپنی بیوی کو کوما کی حالت میں کھو دینے کی اذیت میں پورا ایک ماہ تڑپا ہوں اور تم کہہ رہے ہو میں اذیت کو سمجھ نہیں سکتا۔عارض نے زین کا بازو دبوچا تھا۔

ہاں تم نہیں سمجھ سکتے کیونکہ تم نے خود اپنی بیوی کو موت کے منہ میں نہیں دھکیلا تھا۔

عارض کا دل کیا تھا اس وقت وہ زین کو رکھ کر دو لگائے تاکہ وہ اپنے ہواسوں میں واپس آئے۔

وہ لڑکی جو ہسپتال میں پڑی ہے ناں عارض وہ مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ان بے قدرے لوگوں نے اس لڑکی کو اس کی جن گلاسز اور حجاب کی وجہ سے رد کیا ہے ناں مجھے اس کی ان دونوں چیزوں سے بے انتہا عشق ہے۔

عارض حیران سا کھڑا زین کو دیکھ رہا تھا۔

تم کیا بات کر رہے ہو زین۔

میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے زہرہ ناصر سے عشق ہے۔

زین۔۔۔!

میری نظروں میں چھپی محبت کو تم اور عالیان بہت ہی پہلے جان گئے تھے عارض تو پھر اب حیران کیوں ہو رہے ہو۔

زین نے واقعی عارض کو لاجواب کر دیا تھا۔

وہ صحیح کہہ رہا تھا وہ دونوں خود بھی تو اسی راہ کے مسافر تھے پھر وہ کیسے ناں زین کی آنکھوں میں زری کے لیے موجود محبت کو پہچانتے۔۔۔

وہ الگ بات تھی انہوں نے زین کے خود اطراف کرنے تک اس بات کا اس سے کبھی بھی ذکر نہیں کرنا تھا۔

چلو ہسپتال واپس چلیں۔

Posted On Kitab Nagri

زین خاموشی سے کھڑے عارض کو دیکھتے بولا تھا۔

اگلے کچھ ہی منٹوں میں وہ دونوں ہسپتال کے باہر موجود تھے۔

آپ کی پیشنٹ اب پہلے سے کافی بہتر ہیں ہم ان کو روم میں شفٹ کر رہے ہیں پھر آپ سب ان سے مل سکتے ہیں۔

ڈاکٹر زری کو ہوش کب تک آئے گا۔

دیکھیں ہم نے انہیں سکون آوار ادویات دے کر سلایا ہے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں انہیں ہوش آجائے گا۔

اتنے میں زین اور عارض بھی وہاں آگئے تھے۔

ڈاکٹر کیا کہہ رہے تھے۔۔۔؟

ان سب کے قریب آتے ہی زین نے سوال کیا تھا۔

جس پر عالیان نے اسے ساری بات بتائی تھی۔

تم دونوں کہاں گئے ہوئے تھے۔۔۔؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اپنی بات کے آخر میں عالیان نے سوال کیا تھا۔

کہیں نہیں مجھے ایک کام تھا وہاں گئے تھے۔

اچھا عالیان نے آنکھیں چھوٹی کر کے انہیں گھورا تھا۔

اس سے پہلے عارض کچھ کہتا اس کا فون رنگ ہوا تھا۔

اس نے فون نکال کر دیکھا تھا۔رانم صاحبہ اسے کال کر رہیں تھیں۔

عارض نے ایک نظر حیام کی جانب دیکھا تھا اور پھر ایک جانب چلا گیا تھا۔

پانچ منٹ بعد جب کال پر بات کر کے فارغ ہوا تو حیام اس کے پاس گئی تھی۔

کیا ہوا عارض خالہ کیا کہہ رہیں تھیں۔۔۔؟

آپ کا پوچھ رہیں تھیں۔۔۔

وہ کافی دیر سے آپ کو کال کر رہیں تھیں مگر شاید آپ کا فون سائلنٹ پر ہے۔

عارض کے کہنے پر حیام نے بیگ سے اپنا فون نکال کر دیکھا تھا۔

جس پر کچھ رانم وحید کی اور کچھ سیمار کی کالز تھی۔

اپنا فون تھامے حیام ایک جانب بڑھی تھی اور سیمار کو فون کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دوسری ہی بیل پر فون اٹھالیا گیا تھا۔

ہیلو حیام زری کو کیا ہوا ہے۔۔۔؟ سیمار نے پریشانی سے سوال کیا تھا۔

سیمار وہ بالکل ٹھیک ہے۔

میری اس سے بات کرواؤ۔۔۔

وہ کسی طور مطمئن نہیں تھی۔

سیمار زری میرے گھر پر ہے اور اس وقت وہ سو رہی ہے اور دو دن وہ میرے گھر ہی رکے گی۔

کیوں۔۔۔؟ اسے حیرانی ہوئی تھی۔

سیمار اس وقت وہ بہت ڈسٹرب ہے اسے ایک پر سکون جگہ اور ماحول کی ضرورت ہے۔

وہ وہاں رہے گی تو ہر چیز کو مزید خود پر سوار کرے گی۔

اچھا۔۔۔! سیمار مطمئن تو نہیں ہوئی تھی مگر اچھا بول دیا تھا۔

سیمار کی کال بند کر کے اس نے رانم وحید کو فون ملایا تھا۔

پانچ منٹ ان سے بات کر کے جب وہ مڑی تو پیچھے عارض کھڑا تھا۔

اسے دیکھ کر حیام مسکرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کب آئے۔۔۔؟

جب آپ زری کی بہن سے کہہ رہیں تھی کہ وہ دو دن آپ کے گھر رہے گی۔

میں نے ٹھیک کیا ناں عارض۔۔۔!حیام نے اسے دیکھتے سوال کیا تھا۔

جی ٹھیک کیا۔۔۔!وہ وہاں جائیں گی تو مزید خود کو پریشان کریں گی۔

کچھ دیر بات کرنے کے بعد وہ سب کے پاس چلے گئے تھے۔

ان سب کو وہاں بیٹھے کافی وقت ہو گیا تھا جب ڈاکٹر نے انہیں زری کے ہوش میں آنے کی خبر دی تھی۔

حیام نور اور افشی بھاگتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئیں تھیں جبکہ سب لڑکے ابھی باہر ہی تھے۔

ان سب کے اندر آنے پر زری نے گردن موڑ کر ان کی جانب دیکھا تھا۔

ان تینوں کی نگاہوں میں شکوہ تھا جو زری نے بخوبی محسوس کیا تھا۔

کیسی ہو زری۔۔۔؟حیام نے زری کے پاس بیڈ پر بیٹھتے سوال کیا تھا۔

ٹھیک۔۔۔؟

افشاں اس کے پیروں کے قریب بیٹھ چکی تھی جبکہ نور بیڈ کے پاس ہی پڑی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک کیا ہوتا ہے۔۔۔ نور نے اسے گھورا تھا مگر زری نے کوئی جواب نہیں دیا تھا بس خالی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

یہ پکڑو سینڈوچ کھاؤ۔۔۔ افشاں نے اپنے ہاتھ میں پکڑا سینڈوچ اس کی جانب بڑھایا تھا جسے وہ خاموشی سے تھام گئی تھی۔

زری جلدی کھالو پھر میں تمھیں چائے دیتی ہوں تم اچھا محسوس کرو گی۔

حیام اس کے ہاتھ سے سینڈوچ لے کر کھولتے بولی تھی۔

چائے کے نام پر نور کی آنکھوں کے سامنے گاڑی والا سارا منظر گھوما تھا۔

آج یہ جو بھی ہوا ہے یہ سب اس چائے کی ہی وجہ سے ہوا ہے نور اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

مگر نور کی بات پر زری کے چہرے پر ایک سایہ لہرایا تھا مگر بولی کچھ نہیں تھی۔

کتنی بار میں نے تم دونوں کو منا کیا ہے کہ چائے سے مت اتنا عشق کیا کرو کہ وہ تم لوگوں کو لے ڈوبے۔۔۔ نور زری اور حیام کی جانب دیکھتی بولی تھی۔

مگر نہیں میری سنتا کون ہے۔

دیکھ لو آج اسی چائے کی وجہ سے یہ اس حال کو پہنچ گئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

زری ابھی بھی خاموش رہی تھی جبکہ حیام نے اسے گھورا تھا۔

حیام کی گھوریوں کو اگنور کرتے نور نے زری کے بیگ سے اس کا فون نکالا تھا۔

جب ایک سفید پڑیا نور کے قدموں میں آگری تھی۔

یہ پکڑو زری اپنے گھر والوں سے بات کرلو کب سے تم سے بات کرنے کو ترس رہے ہیں بچارے۔۔۔

اس سے پہلے نور اسے فون دیتی حیام نے فون تھاما تھا۔

یاد رہے زری تم دو دن میرے گھر رہو گی۔

اور تم ابھی بھی میرے گھر ہو اور سو کر اٹھی ہو۔۔۔حیام نے اسے سختی سے تاکید کی تھی۔

زری خاموشی سے بس اپنا فون تھام گئی تھی۔

اس نے ایک نظر فون کو دیکھا تھا جس پر سیمار کی لاتعداد کالز تھیں۔

اگلے ہی لمحے اس نے سیمار کو کال ملائی تھی۔

اس نے دوسری ہی بیل پر فون اٹھالیا تھا۔

ہیلو زری کیسی ہو۔۔۔؟ دوسری جانب سے اس کی فکر بھری آواز گونجی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں۔۔۔زری نے ان تینوں کو دیکھا تھا۔حیام نے اگلے ہی لمحے فون زری کے ہاتھ سے لے کر سپیکر پر ڈال دیا تھا۔

زری بولو کیسی ہو۔۔۔؟اس کی آواز میں پہلے سے زیادہ فکر آسموئی تھی۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔زری نے ہولے سے جواب دیا تھا۔

تم کہاں ہو اس وقت۔۔۔؟سیمار کی جانب سے دوسرا سوال آیا تھا۔

حیام کے گھر پر۔۔۔چار لفظ بول کر وہ ایک بار پھر چپ ہو گئی تھی۔

زری کون ہے۔۔۔؟نور نے ایسے بولا تھا جیسے وہ باہر ہو اور ابھی کمرے میں آئی ہو کہتے ہی وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی۔

سیمار تمھیں ہماری بات پر یقین نہیں ہے کیا کہ تمھاری بہن ہمارے پاس ہے۔

تم سب حیام کے گھر ہو۔۔۔؟سیمار نے سوال کیا تھا۔

تو اور کیا زری نے ہمارے بغیر اکیلی تھوڑی جانا تھا ہم سب دو دن حیام کے گھر رکیں گے۔

چلو صحیح ہے تم لوگ انجوائے کرو میں ماما کو بتادوں گی کہتے ہی اس نے فون بند کر دیا تھا۔

فون بند ہوتے ہی زری نے ان سب کو دیکھا تھا اور فون ایک جانب رکھ دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نور اپنی ٹانگیں کرسی پر کر کے بیٹھی ہوئی تھی جب وہ بولی لوگوں کا بی پی پریشانی سے ہائی ہو جاتا ہے اور میرا لو ہو رہا ہے۔

کہتے ہی نور نے ہاتھ میں تھامی پڑیا کھولنی شروع کی۔

وہ پڑیا کھول چکی تھی اس میں ایک پاؤڈر تھا۔

زری میں نے تمھارے بیگ سے نمک لیا ہے نور نے وہ پڑیا اس کے سامنے کی تھی۔

نور کے بتاتے ہی زری نے ہاتھ مار کو وہ پڑی ایک طرف پھینک دی تھی۔

نور حیرانی سے سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔

زری۔۔۔!افشی نے اسے پکارا تھا۔

یہ کیا بدتمیزی تھی زری۔۔۔حیام بھی فوراً بولی تھی جبکہ نور بس اسے تکے جا رہی تھی۔

وہ نمک نہیں تھا۔۔۔زری نے آرام سے جواب دیا تھا۔

پھر کیا تھا چینی تھی۔۔۔؟حیام غصے سے بولی تھی۔

نہیں۔۔۔!زری نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

پھر کیا تھا۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

میڈیسن۔۔۔!زری نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

کون سی میڈیسن۔۔۔؟حیام نے اسے گھورا تھا۔

ایک منٹ ایک منٹ زری تم نے کہیں گاڑی میں یہی میڈیسن تو نہیں لی تھی۔نور آنکھیں چھوٹی کرتی بولی تھی۔

ہاں۔۔۔!پھر سے ایک لفظی جواب آیا تھا۔

تم نے اس کی اوورڈوز تو نہیں لی تھی حیام کے ذہن میں کچھ کھٹکا تھا۔

ہاں۔۔۔!زری نے ان کی جانب دیکھے بغیر جواب دیا تھا۔

زری کیا کہہ رہی ہو۔۔۔افشی دھاڑی تھی۔

یعنی زری تم نے خود اپنے ساتھ۔۔۔نور نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔

ہاں میں نے ہی اپنے ساتھ یہ سب کیا ہے۔۔۔

میں نے جان بوجھ کر اوورڈوز لی تھی۔وہ چیخی تھی۔

کیوں کیا تم نے یہ سب۔۔۔!حیام دھاڑی تھی۔

نہیں رہنا مجھے اس دنیا میں ذلت کے بوجھ کے ساتھ۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تینوں جہاں تھیں وہیں پتھر کی ہو گئیں تھیں۔

کون سی ذلت کا بوجھ زری نور غصے سے بولی تھی۔ جبکہ زری کی آنکھوں میں آنسو بھرے تھے۔

اوہ اچھا تو تم اس کو ذلت کہہ رہی ہو جو ان دو کوڑی کے گھٹیا سوچ والے لوگوں نے تمھیں حجاب کہہ کر باتیں سنائیں تھی۔

زری نے سر اٹھا کر دھندلاتی نظر سے اپنے سامنے کھڑی غصے سے لال پڑتی حیام کو دیکھا تھا۔

ایسے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں۔۔۔

سیمار نے سب بتا دیا تھا۔

زری کے حیام کو یوں دیکھنے پر افشاں بولی تھی۔

اس نے تم لوگوں کو پوری بات نہیں بتائی۔ زری کی آنکھوں میں جمع آنسو اس کے رخساروں پر بہے تھے۔

میرے پاس کوئی اور حل نہیں تھا۔۔۔

میتھ کی سٹوڈنٹ ہو کر بھی تم یہ کہہ رہی ہو میرے پاس کوئی اور حل نہیں تھا۔

تمھیں معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ ہر چیز کا کوئی ناں کوئی حل موجود ہوتا ہے چاہے وہ کتنی ہی مشکل کیوں ناں ہو اس میں کتنی ہی رکاوٹیں کیوں ناں ہوں حیام نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم لوگوں کو نہیں معلوم ریجیکشن کا دکھ کیا ہوتا ہے۔۔۔وہ تینوں زری کی بات پر اپنے لب بھینچ کر رہ گئیں۔

تم لوگ نہیں جانتیں میرے کردار کی دھجیاں بکھیری گئیں ہیں۔

زری کی بات پر ان تینوں کے چہرے پر سرد تاثرات آئے تھے۔

جانتیں ہو انہوں نے کیا کہاں۔۔۔؟

کیا۔۔۔؟نور نے سختی سے پوچھا تھا۔

انہوں نے کہا زری بالکل بھی ویسی نہیں ہے جیسی اس کی ہمارے سامنے تعریفیں کی گئیں تھیں۔

ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہ بہت خوبصورت ہے اور یہ اس کے نین نقش تو دیکھیں کہاں سے خوبصورت نظر آتی ہے آپ کو یہ لڑکی۔

بالکل عام سی شکل وصورت ہے۔

مجھے اپنے بیٹے کے لیے خوبصورت سی بیوی چاہیے کوئی عام شکل والی نہیں جسے دیکھ کر گمان ہو کہ میں نے کسی بھی راہ چلتی کو اپنے بیٹے کی دلہن بنالیا ہے۔

ان تینوں نے بامشکل ضبط کیا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کہتیں ہیں کہ ہمیں ایسی لڑکی چاہئیے جو خود کو زمانے کے ساتھ چلائے ناں کہ اس کی طرح ہر وقت بی بی حاجن بن کر اوپر سے اپنے منہ سے بڑا چشمہ لگا کر رکھے۔

زری بری طرح روئی تھی۔

تمھارے منہ میں اس وقت زبان نہیں تھی کیا زری۔۔۔؟ حیام نے اسے گھورا تھا۔

صحیح کہہ رہی ہے حیام تم نے ان لوگوں کا منہ کیوں نہیں توڑا۔۔۔ افشی بھی غصے سے بولی تھی۔

زری نے ایک نظر ان دونوں کی جانب دیکھا۔

جو بھی تھا زری تم نے خود کو یوں نقصان کیوں پہنچایا۔۔۔ نور اسے دیکھتی بولی تھی۔

میں ڈپریشن کا شکار ہوتی جا رہی تھی کہ اب تو لوگ میری سانولی رنگت حجاب اور گلاسز کی وجہ سے میرے کردار کو بکھیرنے لگ گئے ہیں۔

اس لیے میں نے یہ سب کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

ان تینوں کا دل کیا تھا رکھ کر زری کو دو تین لگا دیں۔

بہت اچھا طریقہ سوچا ناں تم نے ایک میڈیسن کی اوور ڈوز لینے کا افشی دھاڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم ہی بتاؤ افشی اگر عالیان بھائی تمھاری پھوپھو والے حادثے کو وجہ بنا کر تم سے رشتہ ہی ناں جوڑتے تمھیں ایک کردار کی خراب لڑکی کے خاندان سے ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیتے تو تم کیا کرتیں۔

زری۔۔۔!حیام نے اسے تنبیہی نظروں سے گھورا تھا۔

تم بتاؤ حیام اگر تمھیں عارض بھائی اس حادثے کی وجہ سے خراب کردار کی لڑکی کہتے تم پر تہمتیں اور بہتان لگاتے اور تمھیں طلاق دینے کا فیصلہ کرتے تو تم کیا کرتی۔۔۔؟

حیام نے خود پر کیسے ضبط کیا تھا یہ بات وہی جانتی تھی۔

زری۔۔۔!اس بار نور نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

اس وقت جو تم کر رہی ہو ناں اسے کسی کے کردار کی دھجیاں اڑانا کہتے ہیں نا کہ اس کو جوان بیچ سوچ والوں نے کیا تھا۔

اگر عالیان میرے ساتھ ایسے کرتے تو خدا کی قسم میں زندگی میں کبھی بھی اس شخص کی شکل دیکھنا پسند ناں کرتی اور اس سے جتنی بھی شدید محبت کرتی ہوتی ناں پھر میں اس سے اتنی ہی شدید نفرت کرتی۔۔۔افشاں ایک ایک لفظ چبا کر بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مس زہرہ ناصر اگر میرے شوہر یعنی عارض احمد وہاب نے ایسا کچھ بھی کیا ہوتا تو میں ان کا نام و نشان اس دنیا سے مٹانے میں ایک لمحہ ناں لگاتی اور پھر ان کے ساتھ وہ سلوک کرتی کہ یہ دنیا یاد رکھتی کہ اپنی پاک دامن بیوی پر تہمتیں اور بہتان لگانے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

حیام کے لہجے میں ایسا سرد پن تھا جو اس کی بات سنتے ہر وجود کو سن کر گیا تھا۔

کیوں زری تم نے اس بات کا بھی خیال نہیں کیا کہ ہم لوگ تم سے کتنی محبت کرتے ہیں۔

تم ان کے منہ پر ایک کرارا سا جواب دیتی اور ان کو کہتیں کہ وہ ہوتے کون ہیں اللہ کی بنائی ہوئی مخلوق میں نقص نکالنے والے۔

حیام افشی اور نور کے جانے کے بعد ارمان عالیان اور عارض بھی کمرے کی جانب بڑھے تھے مگر زین ان کے ساتھ نہیں آیا تھا۔

چند قدم آگے جا کر عارض نے مڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا تھا۔

زین تم نے نہیں جانا کیا۔۔۔؟ عارض کے پوچھتے ہی اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

میں اتنے بڑے حادثے کے بعد زری کا سامنا نہیں کر پاؤں گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زین اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر بینچ پر بیٹھ گیا تھا۔

وہ تینوں الٹے قدم اس کے پاس آکر بیٹھے تھے اور اسے سمجھایا تھا۔

کافی دیر بعد وہ زری کے پاس جانے کے لیے مانا تھا۔

زری کے کمرے کے سامنے رک کر عارض نے ہینڈل پر ہاتھ رکھا تھا اس سے پہلے وہ اسے گھوماتا اندر سے آنے والی آوازوں پر وہ رک گیا۔

حیام زری پر غصے سے چلا رہی تھی۔

اس کے بعد زری کی سب باتیں سن کر وہ سب حیران ہوئے تھے۔

عارض نے ایک نظر زین کو دیکھا تھا جس کا چہرہ غصے سے ایسے سرخ پڑ رہا تھا جیسے کسی نے اس کی توہین کی ہو۔

وہ چاروں باہر ایک خاموش تماشائی کی طرح کھڑے تھے اور اندر وہ تینوں اس پر غصہ ہو رہیں تھی۔

پھر یہ انکشاف کہ زری نے خود ہی ایک میڈیسن کی اوور ڈوز لی تھی ان کو منجمد کر گیا تھا۔

وہ سب بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے ان میں سے کسی نے بھی ایک لفظ بھی کہنے کی ہمت نہیں کی تھی یاں شاید ان میں اتنی سکت باقی نہیں رہی تھی۔

پھر زری کی بات نے عالیان کا دماغ ہی گھوما دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے لگا تھا شاید اس کا دماغ اپنے ٹھکانے پر نہیں ہے۔

زین نے زخمی نظروں سے عالیان کو دیکھا تھا۔

زری اسے جو تکلیف دے گئی تھی وہ دے گئی تھی اب وہ اپنے الفاظ سے عالیان کو تکلیف دے رہی تھی۔

عارض نے عالیان اور زین دونوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کے ان کو ریلیکس رہنے کا اشارہ کیا تھا مگر زری کی اگلی بات پر اس کا ہی پارہ چڑھ گیا تھا۔

اس نے ہینڈل کو گھمانے کے لیے اس پر ہاتھ رکھا تھا جب زین نے عارض کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے روکا تھا۔

عارض کی آنکھیں سرخ انگارہ ہونے لگ گئی تھی مگر وہ بامشکل قابو کیے کھڑا رہا تھا۔

اگر عالیان میرے ساتھ ایسے کرتے تو خدا کی قسم میں زندگی میں کبھی بھی اس شخص کی شکل دیکھنا پسند ناں کرتی اور اس سے جتنی بھی شدید محبت کرتی ہوتی ناں پھر میں اس سے اتنی ہی شدید نفرت کرتی۔

افشاں کے جواب پر عالیان کی آنکھوں میں بے یقینی ابھری تھی۔

کیا یہ وہی لڑکی کہہ رہی ہے جس نے کچھ عرصہ پہلے میری خاطر اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اب کی بار ارمان نے عالیان کو ایسے دیکھا تھا جیسے کہہ رہا ہو بھائی سوچ لے ابھی وقت ہے کچھ نہیں بگڑا تیری ایک غلطی پر وہ لڑکی تیرا برا حشر کر دے گی۔

مس زہرہ ناصر اگر میرے شوہر یعنی عارض احمد وہاب نے ایسا کچھ بھی کیا ہوتا تو میں ان کا نام ونشان اس دنیا سے مٹانے میں ایک لمحہ ناں لگاتی اور پھر ان کے ساتھ وہ سلوک کرتی کہ یہ دنیا یاد رکھتی کہ اپنی پاک دامن بیوی پر تہمتیں اور بہتان لگانے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

اگلے ہی لمحے ان سب نے عارض کی جانب دیکھا تھا جس کی آنکھوں میں کوئی حیرت نہیں تھی چہرے پر نرم مسکراہٹ آکر معدوم ہوئی تھی۔

وہ جانتا تھا کہ اس کی بیوی ایسا کر گزرنے میں ایک لمحہ ناں لگاتی۔

عارض تیرا کچھ نہیں ہو سکتا اب تو بہت برا پھنس چکا ہے۔ارمان نے عارض کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا جس پر عارض نے اسے گھورا تھا۔

افشاں اور حیام کے بعد نور کی آواز ابھری تھی۔

اسی لمحے وہ چاروں خود کو کمپوز کرتے اندر داخل ہوئے تھے۔

ان چاروں کے چہرے پر اس بات کی زرہ بھی رمق نہیں تھی کہ وہ ان سب کی ساری باتیں سن چکے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

زین نے اندر آتے ہی زری کی جانب دیکھا تھا ان دونوں کی نظروں کا تصادم ہوا تھا۔

زری کی روئی روئی آنکھوں سے زین نظریں چرا گیا تھا اسے اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا۔

اس کے دل میں ایک خلش پیدا ہوئی تھی۔

زری آپ نے ایسا کیوں کیا۔۔۔؟

اس نے خود سے ہی سوال کیا تھا۔

دوسری جانب جب زری نے اس کی بکھری حالت دیکھی تھی وہ سمجھ گئی تھی یہ سب اس کی وجہ سے ہے۔

زری کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔

وہ جانتی تھی زین نے اس کا زمہ دار خود کو ٹھہرایا ہوگا۔

مجھے معاف کر دیں زین۔۔۔زری اپنے دل میں ہی بولی تھی۔

کیسی ہو زری۔۔۔؟عارض نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھا تھا۔

ٹھیک ہوں بھائی۔۔۔!زری نے سر جھکا کر جواب دیا تھا۔

کچھ ہی دیر میں ارمان اور عالیان وہاں کا ماحول بدل چکے تھے۔

منظر بدل چکا تھا وہاں موجود سب لوگ ہنسی مزاق کر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ارمان نے اپنی حرکتوں سے سب کو ہنسنے پر مجبور کر دیا تھا وہاں ایک شخص بالکل خاموشی سے بیٹھا تھا وہ زری تھی۔

اسے اس سارے وقت میں صرف ارمان ہی بار بار مخاطب کر رہا تھا جبکہ اس کے علاوہ عارض اور عالیان نے اسے مخاطب کیا تھا۔

مگر پھر کچھ ہی وقت کے بعد وہ تینوں بھی اپنی ناراضگی بھلائے زری سے بات کرنا شروع ہو گئیں تھیں۔

وہ تینوں زری سے باتیں کر رہیں تھیں۔۔۔

حیام اس کے پاس بیڈ پر التی پالتی مار کر بیٹھی تھی جبکہ ایک طرف نور تو دوسری طرف افشی بیٹھی تھی۔

عارض اور عالیان صوفے پر بیٹھے تھے جبکہ زین اور ارمان وہاں موجود ایک اور چھوٹے سے بیڈ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

عارض بھائی۔۔۔! افشی نے عارض کو مخاطب کیا تھا۔

www.kitabnagri.com

جی افشی۔۔۔

عارض اپنا فون پاکٹ میں رکھتا اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

آپ کو نہیں لگتا حیام موٹی ہو رہی ہے۔

اس کی بات پر عارض مسکرایا تھا۔

ہو تو رہی ہیں۔ مگر مجھے پھر بھی بہت پیاری لگتی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

حیام زرہ تم ایک اور بات بتاؤ آج کل کون سی کریم لگا رہی ہو جو اتنی پیاری ہوتی جا رہی ہوں۔

نور نے اس کے چہرے پر اپنی انگلی پھیری تھی۔

خدا کا خوف کرو لڑکی میں کوئی کریم وریم نہیں لگاتی۔۔۔

پھر اس خوبصورتی کا راز کیا ہے۔۔۔؟ حیام نے گھور کر نور کی جانب دیکھا تھا۔

پتا نہیں۔۔ حیام اپنا رخ پھیر گئی تھی۔

آپ دونوں میری بیگم کو تنگ مت کریں۔

جی جی بھائی۔۔ آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔

ویسے مجھے آپ سب کو ایک بات بتانی ہے۔ عارض ایک نظر سب پر ڈال کر بولا تھا۔

جی عارض صاحب آپ بھی کوئی دھماکا کر دیں پہلے صدموں سے ہم ابھی باہر نکلے نہیں ہیں آپ ایک اور صدمہ دے دیں۔

زین اپنا فون ایک جانب رکھتا بولا تھا۔

زین کے اس لہجے کے پیچھے زری کو بہت کچھ محسوس ہوا تھا۔

وہ بھولے سے بھی اس کی جانب نہیں دیکھ رہا تھا۔

زین کی بات پر عارض کا قہقہہ گونجا تھا۔

ویسے ہے تو ایک دھماکا ہی۔۔۔ عارض حیام کو دیکھ کر بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کہیں تم بھابھی کو رخصت تو نہیں کرنے لگے۔

دیکھو اگر تم ایسا کرنے والے ہو تو میں اپنی بہن کا بھائی ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گا۔زین اپنے سینے پر ہاتھ رکھتا بولا تھا۔

پہلے میری بہن کی پڑھائی پوری ہو گی۔۔۔زین حیام کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا تھا۔

اپنی بیوی کو رخصت کروانے کے لیے مجھے اس کے گدھے بھائی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

عارض نے اٹھ کر اسے حیام کے سامنے سے پیچھے کیا تھا۔

میں سب کے لیے کچھ لے کر آتی ہوں۔حیام وہاں سے اٹھنے لگی تھی جب افشی نے اسے تھام کر واپس بیٹھایا۔

عارض بھائی کی بات تو سن کر جاؤ وہ کیا کہنے والے ہیں۔

نہیں تم لوگ سنو میں آتی ہوں۔۔۔

مجھے معلوم ہے یہ کون سا دھماکا کرنے والے ہیں اگلی لائین وہ بڑبڑائی تھی۔

پھر بھی تم نہیں جاؤ گی۔۔۔نور نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا۔

میں نے سب کو بتانا تھا کہ عالیان اور افشاں کے نکاح سے پہلے میرا اور حیام کا ولیمہ ہے۔

سب نے حیرانی سے عارض اور حیام کو دیکھا تھا۔

اس سے پہلے وہ لوگ کچھ پوچھتے زین ایک بار پھر اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

واہ یہ اچھا طریقہ ہے پہلے بارہ سال بعد ہمیں بتایا کہ میرا نکاح ہو گیا ہوا ہے اور اب کہہ رہا ہے کہ عالیان کے نکاح سے پہلے ولیمہ ہے آجانا۔

نہیں کیا یہ سب مزاق چل رہا ہے۔زین پھٹ ہی پڑا تھا۔

اب ایک دن آکر کہے گا سنو بھائیوں میں باپ بننے والا ہوں۔۔۔زین کچھ اور بھی بولنے والا تھا جب وہ رکا۔۔۔

ایک منٹ ایک منٹ۔۔!کیا مطلب ولیمہ ہے۔

رخصتی کب ہوئی۔۔۔؟زین حیران ہوا تھا۔

حیام نے اپنی آنکھیں زور سے بند کی تھیں۔

وہ ہو گئی جب ہونی تھی۔

عارض کندھے اچکا کر بولا تھا۔

عارض کی بات پر سب حیرت میں تھے جبکہ نور افشی اور زری حیام کو گھور رہی تھی۔

اور ہاں ایک اور بات زین۔

عارض نے زین کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

میں باپ بننے والا ہوں۔۔۔عارض اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔

حیام کا دل کیا تھا وہ اس وقت وہاں سے غائب ہو جائے۔

Posted On Kitab Nagri

کیا۔۔۔!!زین اچھل پڑا تھا۔

کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔؟

ہل ول تو نہیں گئے یا کوئی سستا نشہ کرنے لگ گئے ہو۔۔۔عالیان بھی اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

نہیں۔۔۔!عارض کو غصہ آیا تھا۔

پھر تم باپ کیسے بننے والے ہو۔۔۔؟اب کی بار ارمان نے اپنا حصہ ڈالا تھا۔

جیسے سب بنتے ہیں میں بھی ویسے ہی بننے والا ہوں۔

عارض کا ان کی عقل پر ماتم کرنے کو دل کیا تھا۔

رخصتی کب کروائی تم نے۔۔۔وہ تینوں لڑکیوں کی موجودگی کا خیال کیے بغیر اس پر چڑھ دوڑے تھے۔

ایک ماہ پہلے۔۔۔ان تینوں کو اپنی جانب آتا دیکھ عارض بولا تھا۔

اور ہمیں اب بتا رہا ہے جب باپ بننے والا ہے۔

وہ تینوں اس کے سر پر پہنچ چکے تھے۔

اب بھی نہ بتاتا اگر میری بیوی یہ حکم نامہ جاری نہ کرتی۔

عارض نے ساری بات حیام پر ڈال دی تھی۔

ایک منٹ آپ سب اپنی لڑائی بعد میں لڑنا پہلے ہم اس حیام کی بچی سے سارے حساب پورے کر لیں۔

بتایا کیوں نہیں ہمیں۔۔۔نور اور افشی اس کی جانب لپکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ان دونوں میاں بیوی کی جان اس وقت اپنے دوستوں کے ہاتھوں کافی خطرے میں تھی۔

آہ ہ ہ۔۔۔ حیام چیختی ہوئی بیڈ سے اٹھی تھی اور پورے کمرے میں ننگے پاؤں ان سے بچنے کے لیے ادھر سے ادھر بھاگ اور چھلانگیں لگا رہی تھی۔

ہسپتال کا وہ کمرہ اس وقت کسی جنگ کا منظر پیش کر رہا تھا۔

حیام آرام سے۔۔۔!

عارض اس کی افشی اور نور سے حفاظتی بچاؤ کی پھرتیاں دیکھ کر بولا تھا۔

عارض بچائیں مجھے۔۔۔ حیام چلائی تھی۔

اتنے میں زری نے اپنے پیچھے پڑا تکیہ اٹھا کر حیام کو مارا تھا جو عارض بڑی مہارت سے پکڑ گیا تھا اور پھر عارض صوفے سے چھوٹے بیڈ پر چھلانگ لگاتی حیام کی جانب بڑھا اور اسے کمر سے تھام کر اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔

کیا ہو گیا ہے آپ سب کو۔۔۔؟ عارض کے انداز سے غصہ صاف ظاہر تھا۔

نور اور افشی جہاں تھیں وہی رک گئیں تھیں۔

ہم نے کچھ بھی اس لیے نہیں بتایا تاکہ کوئی سکینڈل نہ کریئٹ ہو جائے اگر اتنی بڑی خبر نہ ہوتے تو شاید ابھی بھی نہ بتاتے۔

خاص طور پر تب تک جب تک میں یونیورسٹی میں پڑھا رہا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

اور حیام آگر آپ نے آئندہ ایسے الٹے کام کیے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

وہ حیام کو صوفے پر بیٹھا چکا تھا۔

آپ اپنے ساتھ ساتھ اس ننھی جان کو بھی خطرے میں ڈالیں گی۔

عارض نے حیام کے شوز اس کے سامنے رکھے تھے۔

واہ یہاں کوئی ہمارے ساتھ سیٹ ہونے کو تیار نہیں ہے اور یہ کمینا ایک بچے کا باپ بننے والا ہے۔۔ زین کے الگ ہی دکھ تھے۔

زری نے گھور کر زین کی اوور ایکٹنگ کو دیکھا تھا۔

عارض نے ہاتھ پکڑ کر حیام کو اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔

ہم گھر جا رہے ہیں تم تینوں بھی میری بہنوں کو گھر چھوڑ کر اپنے اپنے گھر دفع ہو جانا۔

مگر عارض میں مما کی طرف جانا چاہتی ہوں۔۔۔

اور یہ سب میرے ساتھ وہاں جائیں گی۔

بالکل بھی نہیں آپ میرے ساتھ گھر چلیں گی۔

حیام نے خفا خفا سا عارض کو گھورا تھا۔

حیام کے ایسے دیکھنے پر اس نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔

ٹھیک ہے چلی جائیں بس تب تک جب تک زری ٹھیک نہیں ہو جاتیں۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے اپنے ہتھیار ڈال دیے تھے۔

میں ڈاکٹر سے مل کر آتا ہوں۔۔۔زین کہتا ہی کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

میں بھی آیا۔۔۔ارمان بھی اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

افشاں کے فون پر فرحت چوہدری کی کال آئی تھی۔

تو وہ کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

اس کے جانے کے کچھ دیر بعد عالیان بھی اس کے پیچھے گیا تھا۔

فرحت چوہدری سے بات کر کے جیسے ہی افشاں مڑی تھی اس کے پیچھے عالیان کھڑا تھا۔

افشی نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

مگر وہ سنجیدہ تھا۔

کیا ہوا عالیان۔۔۔؟افشاں نے فکر سے سوال کیا تھا۔

اگر میں واقعی آپ کو ایرہ پھوپھو کی وجہ سے انکار کر دیتا تو آپ میری شکل کبھی ناں دیکھتیں اور مجھ سے نفرت کرتیں۔

افشاں حیران ہوئی تھی کیا اس نے ان کی سب باتیں سن لیں تھیں۔

عالیان کیا آپ نے سب کچھ۔۔۔افشی کا سوال ابھی پورا نہیں ہوا تھا تو عالیان نے اس کی بات کاٹی تھی۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہم نے کون سی بات کہاں سے سنی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

یعنی آپ سب نے سب کچھ سن لیا۔

جی۔۔۔عالیان نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

وہ زین اور زری کا اور آپ چاروں کا معاملہ ہے آپ بہتر جانتیں ہیں اس کو کیسے ہینڈل کرنا ہے۔

جی۔۔۔افشی نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

عالیان۔۔۔!اگلے ہی لمحے اس نے پھر سے عالیان کو مخاطب کیا تھا۔

ہمم۔۔۔!عالیان نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

میں زری کے الفاظ پر آپ سے معافی مانگتی ہوں اس کا مقصد آپ کو یا عارض بھائی کو ہرٹ کرنا نہیں تھا۔

افشی وہ ہماری بہن ہے ہمیں معلوم ہے وہ اس وقت کس کیفیت سے گزر رہی ہے آپ پریشان نہیں ہوں۔

عالیان کی بات پر افشی صرف مسکرادی تھی۔

ویسے میں سوچ رہا تھا کہ۔۔۔

کیا۔۔۔؟افشان نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں اس وقت شرارت ناچ رہی تھی۔

اگر ہمارا ابھی نکاح ہوا ہوتا تو میں بھی آپ کو رخصت کروا کر لے جاتا اور۔۔۔

ابھی وہ اور بھی کچھ بولنے والا تھا جب افشاں نے اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر چپ کروایا تھا۔

پتا نہیں آپ اتنے بے شرم کیوں ہیں۔۔۔افشاں سرخ ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم---

اپنی بات کے آخر پر اس نے افشاں کو دیکھ کر آنکھ دبائی تھی جس پر وہ سٹپٹا گئی تھی۔

آپ کو واقعی شرم نہیں آتی وہ اپنے آپ کو سنبھالتی واپس زری کے کمرے میں آئی تھی۔

جبکہ اس کے جاتے ہی عالیان کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

ڈاکٹر نے اگلے دن زری کو ہسپتال سے چھٹی دی تھی وہ سب اس وقت حیام کے گھر پر موجود تھیں۔

زری لیٹی ہوئی تھی جبکہ افشی اور نور اس کی الماری میں سر دیے ہوئے تھیں۔

کیا کر رہی ہو تم دونوں---؟

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے اپنے نم بال سلجھاتے حیام نے ان سے پوچھا تھا۔

ہمارا ارادہ مزید دو دن تمھارے گھر رکنے کا ہے۔

تو رک جاؤ میں نے کب منا کیا ہے--- حیام نے شیشے سے ہی بیڈ پر لیٹی زری کو دیکھ کر نور کو جواب دیا تھا۔

اچھا حیام تمھارے پاس کوئی مہندی گرین اور ریلو میں ڈریس ہے---؟

نہیں کیوں کیا ہوا---؟

کیوں نہیں ہے--- افشاں نے الماری سے سر نکال کر اسے دیکھا تھا۔

تم لوگوں نے کیا کرنا ہے---

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں افشاں نے نور کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

حیام تم یہ بتاؤ عارض بھائی اور نے سب کو بتائے بغیر رخصتی کا فیصلہ کیوں کیا۔

نور اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے باہر آئی تھی۔

انہوں نے ہی کروائی تھی زبردستی حیام بڑبڑائی تھی۔

سب گھر والوں کو معلوم تھا حیام نے بات بنائی تھی۔

میں نے گھر والوں کی نہیں ہماری بات کی ہے۔۔۔نور کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اچھا چھوڑو ان سب باتوں کو میں سوچ رہی ہوں ہم سب شاپنگ پر چلیں کیوں افشاں۔۔۔؟

ہاں چلتے ہیں تمھاری الماری دیکھ کر ویسے ہی لگ رہا ہے اس کی بہت ضرورت ہے۔

اور ہاں آج ہم جتنی بھی شاپنگ کریں گے تم ہمیں نہیں روکو گی اور سارا بل بھی تم پے کرو گی آخر کار ایک بزنس ویمین ہو۔۔۔افشاں نے اسے دیکھتے کہا تھا۔

جو حکم آپ کا۔۔۔حیام نے مسکرا کر اپنا فون اٹھایا تھا اور ایک نمبر پر کال ملائی تھی۔

دوسری جانب سے فوراً فون اٹھالیا گیا تھا۔

اسلام علیکم عارض۔۔۔!

واعلیکم السلام۔۔۔!زہے نصیب آج آپ نے ہمیں صبح صبح یاد فرمایا۔

ایکچیولی عارض مجھے شاپنگ پر جانا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

تو چلی جائیں اس میں مشکل کیا ہے۔۔۔؟

میری گاڑی اور کریڈٹ کارڈز گھر پڑا ہوئے ہیں۔

اہو اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے میں ڈرائیور کے ہاتھ اپنی گاڑی اور کریڈٹ کارڈ بھجوا دیتا ہو۔

مگر آپ کا کیوں مجھے بہت ساری شاپنگ کرنی اور کروانی بھی ہے میں اپنے ہی کارڈ سے کروں گی۔

حیام چلتی چلتی بالکونی میں داخل ہوئی تھی۔

تو کوئی بات نہیں مجھ سمیت میری ہر چیز آپ کی ہی ہے۔

اچھا جی۔۔۔عارض کی بات پر حیام کھکھلائی تھی۔

جی۔۔۔

اچھا سنیں عارض نے اسے مخاطب کیا تھا۔

جی فرمائیں۔۔۔!

ہنستی ہوئی پیاری لگتی ہیں ہنستی رہا کریں۔

عارض کی آنکھوں کے سامنے حیام کا عکس آیا تھا۔

شکریہ۔۔۔

گھر کب تک آئیں گی ہمارا کمرہ آپ کی خوشبو کو مس کر رہا ہے۔

اچھا جی اور آپ۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

میں بھی مس کر رہا ہوں ناں۔۔۔عارض بچوں والے انداز میں بولا تھا۔

جبکہ اس نے اندر آتے ایمپلائے کو ہاتھ کے اشارے سے سخت تاثرات لیے باہر جانے کا بولا تھا۔

جب تک آپ کی بہنیں نہیں جاتیں میں واپس نہیں آ سکتی حیام نے مڑ کر ان تینوں کی جانب دیکھا تھا جو ایک دوسرے سے کسی بات پر بحث کر رہیں تھیں۔

ایسے تو مت کریں۔۔۔دوسری جانب سے عارض کی آواز ابھری تھی۔

عارض میں تیار ہونے جا رہی ہوں۔

اوکے مگر مال ڈرائیور کے ساتھ ہی جائے گا۔

اور کچھ مسٹر کھڑوس۔۔۔؟ حیام نے اس سے سوال کیا تھا۔

نہیں بس وہ مسکرایا تھا ساتھ ہی اس نے اپنے ٹیبل پر پڑی بیل دبائی تھی۔

فوراً سحر اندر آئی تھی۔

اپنا خیال رکھیے گا زندگی اور ہمارے بے بی کا بھی۔

جی۔۔۔آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا۔

اللہ حافظ۔۔۔عارض نے کہتے ہی سحر کے سامنے اپنی گاڑی کی چابی رکھی تھی۔

اللہ حافظ عارض۔۔۔کہتے ہی حیام نے فون بند کر دیا تھا۔

یہ چابی کاشف کو دیں اور انہیں کہیں کہ حیام کے گھر چلے جائیں اور ان کو شاپنگ پر لے جائیں۔

Posted On Kitab Nagri

جی سر۔۔۔ سحر نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

وہ جانے لگی تھی جب عارض نے اسے روکا یہ کارڈ اسے کہیں کہ حیام کو دے دیں۔ عارض نے اپنا کریڈٹ کارڈ سحر کے سامنے رکھا تھا۔

جی سر۔۔۔

میں جاؤں۔۔۔؟

جی جاؤ۔۔۔ عارض کے کہتے ہی وہ آفس سے باہر نکل آئی تھی۔

اگلے آدھے گھنٹے میں ڈرائیور ان کے پاس موجود تھا۔

وہ سب شاپنگ کے لیے نکل گئی تھی۔

انہوں نے حیام کی ایک بات بھی سنے بغیر ڈھیر ساری اپنے اور اس کے لیے شاپنگ کی تھی۔

شاپنگ کے بعد وہ چاروں پالر گئی تھیں۔

انہوں نے حیام کے اور اپنے ہاتھوں پر بہت ہی خوبصورت مہندی لگوائی تھی۔

حیام ابھی مزید کچھ کام کروا رہی تھی جب اس کا فون بجا تھا۔

افشاں فون دیکھو کس کا فون ہے۔

عارض بھائی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

یار سن لو کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔حیام کے چہرے پر ماسک لگا ہوا تھا وہ اپنی آنکھیں نہیں کھول سکتی تھی اس لیے اس نے افشاں کو فون سننے کا بولا تھا۔

افشاں نے کال اٹینڈ کر کے فون کان سے لگایا تھا۔

ہو سکے تو آ جاؤ تھوڑی دیر نظر کے سامنے

تیرے دیدار کو ہم بڑے بے قرار بیٹھے ہیں

دوسری جانب سے عارض کی آواز ابھری تھی۔

وہ شاید اس وقت کافی فرصت سے بیٹھا تھا۔

عارض بھائی میں ہوں افشی۔۔۔

افشی کی آواز پر وہ ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔

حیام کہاں ہیں۔۔۔؟

وہ ٹھیک ہیں۔۔۔؟ عارض نے فوراً سوال کیا تھا۔

جی وہ ٹھیک ہے اس وقت وہ رات کے فنکشن کے لیے تیار ہو رہی ہے۔

کون سا فنکشن۔۔۔؟ عارض حیران ہوا تھا۔

آپ نے تو رخصتی کروالی مگر ہمارے کچھ ارمان ہیں۔۔۔

ان کو پورا کرنے کے لیے ہم نے ایک چھوٹا سا مہندی کا فنکشن رکھا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ارے واہ۔۔۔

اور عارض بھائی کل پرنس چارمنگ بن کر اپنی پرنسیس کو لینے آئے گا ورنہ ہم نے اپنی ہیرے جیسی دوست آپ کو نہیں دینی۔

وہ تو میری ہی ہے پھر کیسے نہیں دینی میں اپنی ملکہ کو اٹھا کر لے جاؤں گا۔

اچھا جی ہمارے ہوتے آپ ایسا کچھ نہیں کر سکتے۔

سالی پلس ہونے والی بھابھی صاحبہ کر تو میں بہت کچھ سکتا ہوں ابھی آپ کو اس کا اندازہ نہیں ہے۔

افشاں نے ایک نظر مسکرا کر حیام کی جانب دیکھا تھا۔

دیکھتے ہیں بہنوئی صاحب۔۔۔

میری ملکہ کو اچھا سا تیار کیجیے گا۔۔۔

تاکہ آپ غش کھا کر گر جائیں۔۔۔افشی شرارت سے بولی تھی۔

اس کا فیصلہ تو بیگم صاحبہ کو دیکھ کر ہی کیا جائے گا۔

ان چاروں کے واپس آنے تک گل اور ہارون بالکونی کو کافی خوبصورت سا سجا چکے تھے۔

اس وقت حیام نے مہندی رنگ کا پیروں تک آتا خوبصورت فراک پہنا تھا اور وہ پھولوں کے زیورات سے سجی سہج سہج کر سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یار اس سب کی کیا ضرورت تھی ہو گئی ہوئی ہے میری شادی۔۔۔حیام جھنجھلائی سی بولی تھی۔

چپ کر کے چلو تم اس کے پیچھے اپنے پیروں تک آتے پیلے رنگ کے فراک سنبھالتے وہ تینوں بولیں تھیں۔

حیام آپی۔۔۔!نور زری اور افشی کی ہی طرح کا ڈریس پہنے گل بھاگتی ہوئی حیام سے آکر لگی تھی۔

آپی آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔

شکریہ گل حیام نے گل کو نرمی سے خود سے دور کیا تھا۔

ہارون کہاں ہے۔۔۔؟

بہن کی اپنے بھائی کے لیے محبت جاگی تھی۔

وہ کہہ رہے تھے کچھ کام ہے ابھی آتے ہیں۔

حیام کا ہاتھ تھام کر اسے اوپر چڑھنے میں مدد کرتے وہ بولی تھی۔

اچھا چلو ٹھیک ہے۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تم اسے فون کر کے کہو آپی کہہ رہی ہے جلدی آئے۔۔۔

جی آپی۔۔۔!

حیام اپنے کمرے میں جاکر ابھی بیٹھی ہی تھی جب ایمان بیگم وہاں آئیں تھیں۔انہوں نے حیام کو دیکھ کر

اس کی نظر اتاری تھی اور اس کا صدقہ نکالا تھا۔

وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔

چلو بچوں آپ سب انجوائے کرو کھانا باہر سے آڈر کر لینا۔

جی آنٹی۔۔۔ایمان بیگم کے کہتے ہی افشاں بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یار نور مجھے کچھ کھانے کے لیے لادو بہت بھوک لگی ہے۔

ایک تو تمھیں ہر دو گھنٹے بعد بھوک لگ جاتی ہے۔

نور نے سجی سنوری حیام کو ایک لگائی تھی۔

میں کیا کروں لگتا ہے میری اولاد اپنی خالہ پر چلی گئی ہے۔

بکو مت لاتی ہوں کچھ۔۔۔ کہتے ہی نور باہر نکل گئی تھی۔

حیام کچھ کھا کر ان سب کے ساتھ بالکونی کی جانب بڑھی تھی۔

حیام کو پھولوں سے سجے جھولے پر بیٹھا کر ان سب نے ڈیک ان کیا تھا۔

اس سے پہلے نور اسے اپنے فون کے ساتھ اٹیچ کرتی وہ کسی اور کے فون سے اٹیچ ہو گیا تھا۔

نور اسے اوف کر کے اون کرنے ہی لگی تھی جب اس پر ایک گانے کی دھن بجی تھی۔

حیام اپنے ہاتھوں پر لگے مہندی کے ڈیزائن کو دیکھ رہی تھی اس کے ہاتھوں پر مہندی کا رنگ کافی گہرا آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بیری سہیلی میری پوچھے مجھے

کتنا ساجن تیرا چاہے تجھے

وہ سب چونکی تھی کیونکہ کہ یہ وہ گانا نہیں تھا جو انہوں نے لگانا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

بیری سہیلی میری پوچھے مجھے

کتنا ساجن تیرا اچاہے تجھے

Posted On Kitab Nagri

نور یہ کون سا گانا لگایا ہے۔۔۔زری اسے گھورتے بولی تھی۔

مجھے نہیں معلوم میں نے نہیں لگایا۔

ہو وو نینوں میں میرے۔۔۔

گانے کے ساتھ گنگناتا عارض باہر آیا تھا۔اس نے سفید کرتا شلوار پر مہندی رنگ کی واسکٹ پہنی ہوئی تھی۔

نینوں میں میرے چہرہ تیرا

عارض چلتا چلتا حیام کے سامنے جا رکا تھا۔حیام یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی جو بہت ہی پیارا لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تیرے ہاتھوں میں لالی

میرے نام کی مہندی

عارض نے حیام کے مہندی سے سجھے ہاتھ تھام کر اپنے سامنے کیے تھے۔

اسی لمحے ڈیک بند ہوا تھا۔

ارمان ہارون زین اور عالیان ہارون کے کمرے سے نکل کر باہر آئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

سب لڑکیاں انہیں اور ان کی تیاری کو حیرانی سے دیکھ رہیں تھیں۔

ان سب نے وائٹ کرتا پاجامہ کے ساتھ پیلے دوپٹے گلے میں ڈالے ہوئے تھے۔

آپ سب یہاں کیسے۔۔۔؟

افشاں عالیان کو گھورتے ہوئے بولی تھی۔

آپ سب نے ہماری بہن پلس بھابھی کی مہندی کا فنکشن رکھا ہے تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم ناں آئیں۔

عالیان کی نظر ہنوز افشی پر تھی۔

جی آپ سب بن بلائے مہمان ہیں جیجو نمبر ٹو۔۔۔نورا سے دیکھ کر بولی تھی۔

ہارون یہ سب آپ نے کیا ہے ناں۔۔۔

جی بالکل بیگم صاحبہ یہ کام آپ کے مجازی خدا کے علاوہ اور کون کر سکتا ہے۔۔؟ کہتے ہی ہارون نے اپنا دوپٹہ درست کیا تھا۔

اسی مجازی خدا کو ہیل سے ماروں گی میں۔

یہ بات اس نے دل میں بولی تھی زبان سے نکال کر اس نے اپنی شامت نہیں لانی تھی۔

ان سب کو لڑائی میں مصروف پا کر عارض نے نرمی سے حیام کے ہاتھوں کو چوم کر اپنی محبت سے معطر کر دیا تھا۔

حیام کے چہرے پر حیا کے رنگ بکھر گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے محویت سے ان رنگوں کو دیکھا تھا۔

چلو بھئی لڑنا بند کرو اور ابٹن وغیرہ لاؤ میں سب سے پہلے اپنی دلہن کو لگاؤں گا۔

عارض ان سب کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

ابھی نہیں پہلے ڈانس کریں گے ہم سب نور حیام اور عارض کے سامنے آتی بولی تھی۔

ٹھیک ہے پھر سونگ ہم بتائیں گے۔

ارمان بھی ان کے سامنے آیا تھا۔

فنکشن لڑکیوں کا ہے تو ہم ہی فیصلہ کریں گے۔

تو ہم بھی دولہے والے ہیں ہمیں وی آئی پی پروٹوکول ملنا چاہیے۔۔۔اس بار زین بولا تھا۔

یہ بھی بولیں بن بلائے دولہے والے۔۔۔افشاں بھی میدان میں آئی تھی۔

چلیں بن بلائے ہی مگر ہیں تو دولہے والے ناں۔۔۔عالیان بھی سب کے درمیان آیا تھا۔

دیکھیں لڑائی ختم کریں اور کس گانے پر ڈانس پرفامنس ہو گی یہ ہمارے دلہا اور دلہن بتائیں گے۔

اوکے یہ ٹھیک ہے۔۔۔ہارون بھی ان کے درمیان آیا تھا۔

چلو بھئی بنو رانی بتاؤ کون سا گانا لگایا جائے۔افشاں حیام کے قریب آئی تھی۔

میں کیا بتاؤں خود ہی جو مرضی لگالو۔

اوہو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا کوئی ایلفابیٹ بتاؤ ہم گانا خود سوچ لیں گے۔

ہمم۔۔۔!حیام سوچ میں پڑ گئی تھی۔

C

حیام نے کافی سوچ کر جواب دیا تھا۔

اوکے ڈن نور فوراً بولی تھی۔

اب آپ لوگوں کی باری لاڑے والوں۔

اوکے۔۔۔!کہتے ہی عارض نے ہارون کو اپنے پاس بلایا تھا۔

اور اس کے کان میں گانے کا نام بتایا تھا۔

ہماری طرف سے بھی ڈن۔

اوکے تو پہلے ہماری باری مگر ڈانس سب مل کر ہی کریں گے مزا آئے گا۔

ڈن۔۔۔

اپنی فراک سنبھالتے نور نے اپنے فون سے گانا چلایا تھا۔

گانے کی دھن بج رہی تھی۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نینا لڑائے تو کیوں ستائے

میں صدقے جاؤں تیرے

میری گلی کے روز ہی پھیرے

Posted On Kitab Nagri

گانے کے بولوں کے مطابق سب سے پہلے افشاں نے ڈانس شروع کیا تھا وہ عالیان کی جانب دیکھتے سٹیپس لے رہی تھی۔

جو کہنا ہے وہ نہ بتائے
میں واری جاؤں تیرے
روکے یونہی کیوں راہ میں گھیرے

اب گل نے ہارون کو تھوڑا سا پیچھے کو دھکیلا تھا جو اس کے سامنے کھڑا تھا اور پھر افشاں کے ساتھ جا کھڑی ہوئی تھی۔

تیری گلی میں چاند کو دیکھے سارا زمانہ
چوری سے میں بھی دیکھ لوں
تو برا کیوں منانا

عالیان چاند کی جانب اشارہ کرتے گنگناتا ہوا افشاں کے گرد گھوما تھا۔

چھوڑو یار تکرار زرا پیار سے ملو

Posted On Kitab Nagri

گھڑی پیار والی پیار سے گزار کے ملو

ارمان نے عالیان اور نور نے افشاں کو ایک جانب کیا تھا۔

چھلاوا ہے چھلاوا

کبھی آئے کبھی جائے

پیار وہ بھلا ہے جو سمجھ ناں آئے

چھلاوا ہے چھلاوا

کبھی آئے کبھی جائے

وہ سب ایک جیسے ڈانس سٹیپس لے رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پیار وہ بھلا ہے جو سمجھ ناں آئے

آوے تے میں یار ڈھولنا

تینوں اک وار بولنا

توہی میرا پیار ڈھولنا

اہو تینوں بولنا

Posted On Kitab Nagri

ارمان اور نور ایک جانب ہو گئے تھے ہارون گل افشی اور عالیان ڈانس کر رہے تھے۔

اب گانے کی دھن بج رہی تھی۔

ہواؤں میں اڑے کیوں اداؤں کی سواری

ہمارے ہی لیے تو ہے ساری یہ تیاری

عالیان ایک بار پھر افشاں کے گرد گھوما تھا اور اس نے پرفیکٹ کا اشارہ کر کے اسے آنکھ ماری تھی۔

جس پر افشی جھینپ گئی تھی۔

ہواؤں میں اڑے کیوں اداؤں کی سواری

ہمارے ہی لیے تو ہے ساری یہ تیاری

اب کی بار ہارون گل کے قریب آیا تھا اور اسے کندھا مار کر اس کی تیاری کو سراہا تھا۔

بنا ہی مطلب کے ہے خوش فہمی

نکل ہی جائے گی یہ غلط فہمی

عالیان کے قریب آ کر افشاں نے اس کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر اسے تھوڑا پیچھے کو دھکیلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سونگ پر سٹیپ لیتے پھر نکل جانے کا اشارہ کیا تھا۔

بڑے آئے ہیں دیکھو تو بن ٹھن کے
اڑے گے سارے ہوش ابھی ان کے

گل نے ہارون کے گلے میں پہنا دوپٹہ تھوڑا اپنی جانب کھینچا تھا اور پھر وہی اس کے چہرے پر ڈال کر اس کے بنائے بال خراب کر دیے تھے۔

چھوڑو یار تکرار زرا پیار سے ملو
گھڑی پیار والی پیار سے گزار کے ملو

وہ چاروں وہاں سے پیچھے ہو گئے تھے اب نور ارمان زین اور زری سامنے آئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

چھلاوا ہے چھلاوا

کبھی آئے کبھی جائے

پیار وہ بھلا ہے جو سمجھ ناں آئے

چھلاوا ہے چھلاوا

کبھی آئے کبھی جائے

پیار وہ بھلا ہے جو سمجھ ناں آئے

وہ چاروں سونگ کے مطابق ڈانس کر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جو سنگ ہیں تمھارے انہیں تو پہچانو
قدر اپنوں کی ہوتی ہے کیا یہ جانو
زین گنگناتے ہوئے زری کی جانب دیکھتے اس کے مقابل آ کھڑا ہوا تھا۔

جو سنگ ہیں تمھارے انہیں تو پہچانو
قدر اپنوں کی ہوتی ہے کیا یہ جانو
وہ گنگناتے ہوئے زری کے گرد گھومتے پیچھے کی جانب چلا گیا تھا۔
جبکہ نور اور ارمان اپنے اپنے سٹیپس لے رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دیکھا ہے ملتا ہے یہاں دھوکا
دیکھیں گے جب آئے گا کوئی موقع
اب زری نے گنگناتے ہوئے زین کی جانب دیکھا تھا۔
ان دونوں کی نظروں کا ایک دوسرے سے تصادم ہوا تھا۔
کیا ناں تھا دونوں کی آنکھوں میں۔

Posted On Kitab Nagri

ایک کی آنکھیں شکوے اور غصے سے بھری تھیں تو دوسرے کی شکست اور بے بسی سے۔

ایسے ہی کیسے مان لیں باتیں ساری

یونہی تو نہیں ہوتی ہے دلداری

نور نے اپنا ہاتھ ارمان سے چھڑوایا تھا جو اس نے ڈانس کے دوران تھاما تھا۔

چھوڑو یار تکرار زرا پیار سے ملو

گھڑی پیار والی پیار سے گزار کے ملو

ان چاروں کے درمیان افشی عالیان گل اور ہارون بھی آ گئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

چھلاوا ہے چھلاوا

کبھی آئے کبھی جائے

پیار وہ بھلا ہے جو سمجھ ناں آئے

چھلاوا ہے چھلاوا

کبھی آئے کبھی جائے

پیار وہ بھلا ہے جو سمجھ ناں آئے

وہ آٹھوں ایک دوسرے کو تنگ کرتے ڈانس کر رہے تھے۔

جبکہ حیام اور عارض جھولے پر ایک دوسرے کے سنگ بیٹھے مسکرا کر ان کو دیکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

گانا ختم ہوا تھا۔

چلو بھئی برائیڈ میٹس اب دولہے والوں کا چھاجانا دیکھو۔۔۔عالیان کے کہتے ہی ہارون نے سونگ لگایا تھا۔

گانے کی دھن بج رہی تھی جب عارض اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور حیام کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

دو نین ستارے ہے چاند سا مکھڑا

کیا کہنا اس کا۔۔۔ آفرین۔۔۔!

حیام نے اپنی نظریں اٹھا کر عارض کی جانب دیکھا تھا۔

حیام کے دیکھتے ہی عارض گنگناتے پیچھے کی جانب بڑھا تھا۔

دعوت میں جیسے ہو شاہی ٹکڑا

اس کے جیسی ناں کوئی نازلیں

وہ ڈانس کے سٹیپس لے رہا تھا۔

سب لڑکیاں حیام کے پاس گئی تھیں۔

گل اور افشی اس کے ایک ایک جانب بیٹھ گئیں تھیں جبکہ نور اور زری اس کے پیچھے کھڑی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

شاہی جوڑا پہن کے آئی ہے جو بن ٹھن کے

وہی تو میری سویٹ ہارٹ ہے

شرمائی سی بغل میں جو بیٹھی ہے دلہن کے

وہی تو میری سویٹ ہارٹ ہے

اب عالیان افشاں کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے گنگناتا ڈانس کر رہا تھا۔

شاہی جوڑا پہن کے آئی ہے جو بن ٹھن کے

وہی تو میری سویٹ ہارٹ ہے

شرمائی سی بغل میں جو بیٹھی ہے دلہن کے

وہی تو میری سویٹ ہارٹ ہے

عالیان کی ہی طرح ہارون بھی گنگناتا ڈانس کرتا ان کے درمیان آیا تھا جبکہ اس کی نگاہوں کا مرکز گل راعنا تھی۔

کیسے میں کہوں شکریہ اس کا مجھ پہ احسان ہے

ناچیزوں کی بستی میں وہ جو بن کے آئی مہمان ہے

Posted On Kitab Nagri

یہ لائینز زین گنگناتا ہوا جھولے کی جانب بڑھا تھا۔

کیسے میں کہوں شکریہ اس کا مجھ پہ احسان ہے

ناچیزوں کی بستی میں وہ جو بن کے آئی مہمان ہے

اور پھر جھولے کے پیچھے سے چلتا سب لڑکوں کے درمیان آکھڑا ہوا تھا اور انہیں کی طرح ڈانس کر رہا تھا۔

لگتا ہے شادی گھر میں

اس کے آنے سے جیسے

چل کے آئی ہے خوش قسمتی

آگے بڑھ کر عالیان نے افشاں کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔

عالیان کی اس حرکت پر افشی نے اسے گھورا تھا۔

ساری محفل کی وہ جان بنی ہے

کیا کہنا اس کا۔۔۔آفریں۔۔۔!

افشاں نے واپس آتے زری کو بھی اپنے ساتھ کھنچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سب ایک ساتھ ڈانس کر رہے تھے۔

مفلس کے دل کا ارمان بنی ہے

اس کے جیسی ناں کوئی نازلیں

ارمان نے اپنا ہاتھ نور کی جانب بڑھایا تھا جو وہ نرمی سے تھام گئی تھی۔

ارمان اسے سب کے گھیرے میں لایا تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

شاہی جوڑا پہن کے آئی ہے جو بن ٹھن کے

وہی تو میری سویٹ ہارٹ ہے

اب عارض نے اپنا ہاتھ بڑھا کر نرمی سے حیام کو اس کی جگہ سے اٹھایا تھا اور سب کے درمیان لایا تھا۔

شرامائی سی بغل میں جو بیٹھی ہے دلہن کے

وہی تو میری سویٹ ہارٹ ہے

گل جھولے پر بیٹھی ان سب کو دیکھ رہی تھی جب ہارون نے اسے بھی سب کے گھیرے میں شامل کیا تھا۔

www.kitabnagri.com

شاہی جوڑا پہن کے آئی ہے جو بن ٹھن کے

وہی تو میری سویٹ ہارٹ ہے

شرمائی سی بغل میں جو بیٹھی ہے دلہن کے

وہی تو میری سویٹ ہارٹ ہے

Posted On Kitab Nagri

وہ سب ناچتے گاتے ان یادگار لمحات کا بھرپور لطف اٹھا رہے تھے۔

آسمان سے تکتا چاند بھی ان سب کی ابدی خوشیوں کی دعا کرتے اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔

اور آسمان پر بیٹھی وہ ذات اپنے قلم سے ان سب کی قسمت کا فیصلہ کرنے میں مصروف تھی۔

کیا ان خوشیوں کو پا لینے کے بعد بھی ان کی زندگی میں کچھ ایسا تھا جو ان سب کی زندگیوں کو بدل سکتا تھا۔

اگر ایسا تھا تو ان کی قسمت کا فیصلہ اسی رات ہو گیا تھا۔

اور شاید اس ذات نے بھی وہ سب ان کی قسمت میں لکھ کر اپنا قلم توڑ دیا تھا۔

اب ان کی کوئی دعا ان کی اس تقدیر کو نہیں بدل سکتی تھی۔

وہ سب تھک ہار کر ایک جانب بیٹھ گئے تھے۔

حیام بھابھی۔۔۔! ارمان جھولے پر بیٹھی حیام کو دیکھ رہا تھا۔

ہم سب نے آپ کے لیے اتنی پیاری پیاری ڈانس فرفامنسز دی ہیں آپ ہمیں کچھ سنا ہی دیں۔

نہیں ہمیں نہیں سنائیں بلکہ ہمارے دوست کے لیے کچھ سنا دیں۔

عالیان نے جھولے پر بیٹھے عارض کی ٹانگوں پر اپنے بازو رکھ کر اس پر اپنی ٹھوڑی ٹکائی تھی۔

او کے میں سناتی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

کہتے ہی حیام تھوڑا آگے کی جانب ہو کر بیٹھی تھی۔

عارض نے مسکرا کر حیام کی جانب دیکھا تھا۔

جانِ تمنا جانِ ادا تجھے جیسا ہے سوچا پایا وہی

سورج کی کرنوں سا اک چہرہ دیکھا ہے تم سا میں نے نہیں

حیام نے گانا شروع کیا تھا سب محویت سے اسے دیکھ رہے تھے۔

میری محبت کا ہر لمحہ تمجھ میں ہی گم سا گیا

ناں میں ہوں عاشق ناں میں دیوانی کہہ دو مجھے جو پیا

تیرا میرا ہے پیار امر تو چاہے تو قدموں میں سر رکھ دوں

تیرا میرا ہے پیار امر تو چاہے تو قدموں میں سر رکھ دوں

اب اس کے ساتھ ساتھ افشاں نے بھی گانا شروع کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

یہ جیون کیا اگر مانگے تو میری جان نظر کر دوں

نورِ جہاں اور نورِ محبت دونوں جڑے تجھ سے پیا

پاگل یا جوگی مجھ کو کہو تم ہاں میرا عشق سب سے جدا

تیری ہی خاطر لوں سو جنم میں چاہے ہو جو بھی بھلا

ناں میں ہوں عاشق ناں میں دیوانی کہہ دو مجھے جو پیا

تیرا میرا ہے پیار امر تو چاہے تو قدموں میں سر رکھ دوں

یہ جیون کیا اگر مانگے تو میری جان نظر کر دوں

جب سے ملا تو دل کو لگا ہے میرے لیے ہی تو ہے بنا

لوٹا ہے دل کو تیری وفا نے یہ کیسا مجھ پہ جادو کیا

میری دعا میں میری سزا میں ہوتا ہے نام تیرا

ناں میں ہوں عاشق ناں میں دیوانی کہہ دو مجھے جو پیا

تیرا میرا ہے پیار امر تو چاہے تو قدموں میں سر رکھ دوں

یہ جیون کیا اگر مانگے تو میری جان نظر کر دوں

Posted On Kitab Nagri

چہرہ ہے اس کا ماہِ کمل سا نظریں ہیں اس کی مجھ پہ فدا

حیام نے عارض کی جانب دیکھا تھا جو پہلے ہی آنکھوں میں محبت کا سمندر سمائے اسے دیکھ رہا تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

بارش کی بوندیں لہریں گھٹائیں دیتیں ہیں مجھ کو تیری صدا

بزم یاراں میں ہر داستان میں سوچوں میں تو ہی رہا

ناں میں ہوں عاشق ناں میں دیوانی کہہ دو مجھے جو پیا

تیرا میرا ہے پیار امر تو چاہے تو قدموں میں سر رکھ دوں

یہ جیون کیا اگر مانگے تو میری جان نظر کر دوں

دھڑکن یہ میری تجھ سے جڑی ہے تجھ میں ہی بستا میرا جہاں

منت دعا اور ٹوٹا ستارہ سب میں ہی مانگا تجھ کو پیا

گنگناتی حیام کو بہت کچھ یاد آیا تھا اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

کھو کے میں خود کو پاؤں گی میں تجھ کو کر لوں گی خود کو فنا

حیام کی آنکھوں میں جمع ہوئے آنسو اس کی رخساروں پر بہے تھے جن کو اس نے مسکراتے ہوئے صاف کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ہاں میں ہوں عاشق تیری دیوانی کہہ دو مجھے جو پیا

تیرا میرا ہے پیار امر تو چاہے تو قدموں میں سر رکھ دوں

یہ جیون کیا اگر مانگے تو میری جان نظر کر دوں

Posted On Kitab Nagri

جب سے ہے دیکھی تیری محبت بڑھنے لگی ہیں بے تابیاں

بننے لگی ہوں کچھ خواب میں بھی

مجھ پہ تو ایسا قابض ہوا کرتی ہوں خود کو تیرے حوالے

حیام عارض کو دیکھتے مسکرائی تھی جس پر اس نے اپنا سر خم کیا تھا۔

مجھ کو بھی پیار ہوا ناں میں ہوں عاشق

ناں میں دیوانی کہہ دو مجھے جو پیا جیون سنگ تیرے بسر کرلوں

یہ جیون کیا اگر مانگے تو میری جان نظر کر لوں

تیرا میرا ہے پیار امر---

حیام کے گانا ختم کرتے ہی سب لڑکوں نے سیٹیاں بجائیں تھیں۔

جبکہ حیام اور عارض ابھی تک مسکراہٹ لیے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

چلو بھی اب رسمیں شروع کرو اور سب سے پہلے میں اپنی بیگم کو ابٹن لگاؤں گا۔

چند ہی لمحوں بعد عارض بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کیا بات ہوئی بھائی۔۔۔!میز پر ابٹن رکھتے ہوئے گل منہ بنا کر بولی تھی۔

ایک لڑکی پر سب سے پہلا حق کس کا ہوتا ہے۔۔۔؟

کس کا۔۔۔؟عارض کے سوال پر سب نے الٹا سوال کیا تھا۔

اس کے شوہر کا اور کس کا عارض کندھے اچکا کر بے نیازی سے بولا تھا۔

عارض بھائی۔۔۔!اس کے اپنے مطلب کی بات کہنے پر نور دانت پیس پر بولی تھی۔

ان سب کو اگنور کر کے عارض نے اپنے ہاتھ میں تھوڑی سے ابٹن لی تھی اور اپنے چہرے پر لگائی تھی۔

عارض بھائی آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ سب سے پہلے حیام کو لگائیں گے مگر یہاں تو آپ نے خود کو ہی لگالی افشاں اپنی آنکھیں گھوماتی بولی تھی۔

پریشان کیوں ہو رہی ہیں پیاری بہنا ابھی آپ کی دوست کو بھی لگا دیتے ہیں مگر آپ سب اپنی آنکھیں بند کریں۔

کیوں کیوں۔۔۔؟وہ سب ایک ساتھ چیخے تھے۔

چلو بند کرو سب اپنی آنکھیں عارض کے دھونس جما کر کہنے پر سب نے اپنی آنکھوں کے سامنے ہاتھ رکھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

سب پر ایک نظر ڈل کر عارض تھوڑا سا حیام کے قریب ہوا تھا اور اس کے چہرے کے ساتھ چہرہ مس کیا تھا۔

ساری ابٹن حیام کے چہرے پر لگ گئی تھی عارض کی اس حرکت پر وہ سمٹی تھی اور چہرے پر حیا کے رنگ نمایاں ہوئے تھے۔

اہو۔۔۔!سب نے ہوٹنگ کی تھی اور سیٹیاں بجائیں تھی۔

پھر سب لڑکیوں نے باری باری حیام کو ابٹن لگائی تھی سوائے زری کے وہ ایک جانب جا کر بیٹھ گئی تھی۔

عارض کے فون پر کسی کی کال آئی تو وہ سننے کے لیے اٹھ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

اس کو جاتا دیکھ کر زین کے دماغ میں شرارت ابھری تھی۔

وہ اپنے دونوں ہاتھ ابٹن سے بھر کر عارض کے پیچھے لپکا تھا اور پیچھے سے ساری ابٹن اس نے عارض کے منہ پر مل دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

What the hell...!

کان سے فون ہٹا کر وہ چیخا تھا مگر جیسے ہی اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا تھا وہ دانت پیس کر رہ گیا تھا۔

اس کے پیچھے زین کھڑا اپنے دانتوں کی نمائش کر رہا تھا۔

اپنا فون بند کر کے عارض اس کی جانب بڑھا تھا مگر اس سے پہلے اس نے اپنے ہاتھ ابٹن سے بھرے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اب منظر کچھ یوں تھا کہ زین پوری بالکونی میں ادھر سے ادھر بھاگ رہا تھا اور عارض اس کے پیچھے پیچھے تھا۔

اس سے پہلے وہ زین کے منہ پر ساری ابٹن

ملتا اس کے سامنے عالیان آیا تھا اور وہ ساری ابٹن اس کے منہ پر لگی تھی۔

عالیان پکڑا اس کمینے کو عارض چیخا تھا۔

عالیان نے بھی اپنے ہاتھ ابٹن سے بھرے تھے جو زین کی بجائے ارمان کے منہ پر لگے تھے۔

منظر یہ تھا کہ زین عالیان ارمان اور عارض ساری بالکونی میں بھاگ رہے تھے۔

وہ تینوں زین تک پہنچ چکے تھے مگر اس سے پہلے وہ اس کے منہ پر ابٹن لگاتے زین نے اپنے پاس کھڑے ہارون کو اپنے سامنے کر دیا تھا جس کی وجہ سے سارا ابٹن اس کے منہ پر آن لگا تھا۔

بھائی۔۔۔!ہارون چیخا تھا کیونکہ ابٹن صرف اس کے منہ پر ہی نہیں سر اور کپڑوں پر بھی لگ چکا تھا۔

کمینے انسان کب تک بچے گا۔۔۔

سب لڑکیوں سے ان کی حالت پر اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو رہا تھا۔

وہ قہقہے لگا کر ہنس رہی تھی سوائے زری کے جو پورے فنکشن میں ایک بار بھی نہیں مسکرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اب وہ چاروں زین کے پیچھے تھے کچھ ہی دیر میں انہوں نے زین کو پکڑ کر زمین پر پٹخا تھا اور اس پر ساری ابٹن مل دی تھی اور پھر اس کر اپنے مکوں کی برسات کی تھی۔

کچھ ہی دیر بعد زمین پر گرے زین کو چھوڑ کر وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

عارض نے اس کے سامنے اپنا ہاتھ کیا تھا جسے وہ تھام کر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور پھر ان پانچوں کے قہقہے ہوا میں بلند ہوئے تھے۔ وہ سب ہنستے ہی جا رہے تھے۔

انہوں نے کتنے ہی یادگار لمحات اپنی یادوں کی سنہری کتاب پر لکھے تھے۔

زری ان سب کو سنجیدگی سے دیکھ رہی تھی۔

زری کیا تم مجھے ابٹن نہیں لگاؤ گی۔۔۔؟ حیام نے ایک نظر اس کی جانب دیکھ کر سوال کیا تھا۔

ابھی نہیں بعد میں۔۔۔!

وہ وہاں سے اٹھ کر جانے لگی تھی جب حیام نے ایک بار پھر اسے مخاطب کیا تھا۔ مگر وہ خاموش ہی رہی تھی۔

بھابھی جب کسی کا دل اور دماغ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت رکھنا بند کر دے تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دینا چاہیئے۔۔۔ زین اپنے منہ پر سے ٹشو کی مدد سے ابٹن صاف کرتے زری کو دیکھے بغیر بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین کے الفاظ نے اسے بری طرح توڑا تھا وہ بھاگتی ہوئی حیام کے کمرے میں گئی تھی اور وہاں جا کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔

زری کے جاتے ہی حیام اس کے پیچھے گئی تھی۔ دس منٹ بعد وہ زری کو سمجھا بجھا کر باہر لائی تھی۔

سب نے ایک نظر روئی روئی زری کی جانب دیکھا تھا مگر وہ خاموشی سے سب کے درمیان آ بیٹھی تھی۔

نور نے ابٹن والا باؤل زری کے سامنے کیا تھا مگر اس کا بیلنس بھگرنے کی وجہ سے ابٹن زری کے کپڑوں پر گرا تھا۔

ارے واہ واہ۔۔۔!نور خوشی سے اچھلی تھی۔

زری نے گھور کر نور کو دیکھا تھا۔

مگر وہ اسے اگنور کر گئی تھی۔

حیام کے بعد افشی اور افشی کے بعد ہماری زری بنو رانی بنے گی وہ چہکی تھی۔

شٹ اپ نور۔۔۔زری ایک دم کھڑی ہوتی دھاڑی تھی۔

مجھ اب یا کبھی بھی شادی نہیں کرنی۔

مگر زری۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیامگرزری ہاں---؟وہ چیخی تھی۔

یہ جو مرد ذات ہے ناں یہ ایک خوبصورت لڑکی کو شادی کے لیے پسند کرتے ہیں مجھ جیسی سانولی چشمے اور حجاب والی لڑکی ان کو کبھی پسند نہیں آسکتی۔

زری کی بات پر سب ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

You know what...

مرد بس دو ہی چیزیں دیکھتا ہے پیسا اور حسن اور پتا ہے وہ انہیں دونوں چیزوں کا پجاری ہوتا ہے۔

سب لڑکے حیرت میں کھڑے زری کو دیکھ رہے تھے---

زری کے الفاظ ان کو پتھر کا کر گئے تھے۔

زری ہم آپ کو ایسے لگتے ہیں---؟عارض اس کے سامنے آتا بے یقینی کے عالم میں بولا تھا۔

بھائی میں نے آپ کو اور عالیان بھائی یا ہارون کو نہیں بولا---

زری کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی مگر وہ یہ بات بھول گئی تھی کہ اس وقت اس کے سامنے بھی پانچ مرد موجود ہیں---

تو کیا آپ ہمیں مردوں میں شامل نہیں کرتیں---؟اس بار عالیان نے سخت تیور لیے اسے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایسی بات نہیں ہے بھائی۔۔۔!

آپ تو وہ مرد ہیں جن کے لیے محبت سب سے اہم ہوتی ہے زری تھوڑی نرم پڑی تھی۔

تم درست کہہ رہی ہو یہ سب محبت کو اہمیت دیتے ہیں مگر زری جب مرد محبت کرتا ہے ناں تو وہ اوپری بناؤ سنگھار کو نہیں دیکھتا وہ یہ نہیں دیکھتا کہ لڑکی کا رنگ روپ اور نسل خاندان کیا حیام چلتی چلتی اس کے قریب آئی تھی۔

اس نے زری کو اس کی کہی بات کا احساس دلانا چاہا تھا۔

جس میں وہ کامیاب بھی رہی تھی زری اپنی بات پر شرمندہ ہوئی تھی۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا حیام۔۔۔

پھر کیا مطلب تھا آپ کا مس زہرہ ناصر۔۔۔

زین غصے سے بھرا زری کے سامنے آیا تھا۔

ہم۔۔۔!

کیا آپ ہمیں مردوں میں شامل نہیں کرتی۔۔۔

یاں آپ ہمیں بھی حسن اور دولت کا پجاری سمجھتیں ہیں زین دھاڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زری نے آج تک کبھی زین کو غصے میں نہیں دیکھا تھا اور آج تو اس کا جلال شاید ساتویں آسمان پر تھا۔

زین۔۔۔!ارمان نے اسے تھوڑا پیچھے کو کھینچا تھا مگر وہ اس کا ہاتھ جھٹکتے واپس زری کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

مجھے نہیں معلوم میں نے بس اپنے بھائیوں کو اپنی بہنوں سے بے لوث اور بے غرض محبت کرتے دیکھا ہے۔

ہاں تو پھر آپ کے ساتھ جو ہوا کیا آپ اس کی وجہ سے ہم سب مردوں کو حسن اور دولت کا پجاری کہیں گی۔

نہیں مس زہرہ سب مرد ایک سے نہیں ہوتے یہ بات آپ نے خود بھی مانی ہے۔

اگر آپ کے بھائی محبتوں کے امین ہیں تو دنیا میں بہت سے اور مرد بھی محبتوں کے امیں ہیں۔۔

کسی ایک لڑکے نے بھی زین کو روکنے کی کوشش نہیں کی تھی وہ جتنا دو دن سے خود کو قابو کیے ہوئے تھا زری نے اس کے اشتعال کو ہوا دے دی تھی اور اب سارا لاوا جوالا موکھی سے باہر آ رہا تھا۔

زین۔۔۔!حیام نے اسے روکنا چاہا تھا جب عارض نے اسے پیچھے کر کے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

www.kitabnagri.comYou know what Miss Zahra...

زین پھنکارا تھا۔

زری نے اسے نظر اٹھا کر دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی وہ اس کی شعلہ برساتی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جس بات کو آپ نے اپنے اوپر سوار کیا ہوا ہے ناں اگر اس وقت ہی اس بات پر ایکشن لیتیں تو آج آپ کا یہ ری ایکشن ناں ہوتا۔

اور وہ زایان اسحاق جس نے آپ کو ریجیک کیا تھا۔۔۔

زری نے ایک نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا اس لڑکے کا نام تو وہ بھی نہیں جانتی تھی تو زین کیسے۔۔۔؟

زری کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔

اس نے آپ کو ریجیک نہیں کیا تھا بلکہ صرف اپنی محبت بچائی تھی۔

اس کہ والدہ کو آپ پسند تھیں۔۔۔

مگر اس لڑکے کو کوئی اور پسند تھی جس کی وجہ سے اپنے بیٹے پر پردہ ڈالنے کے لیے انہوں نے آپ کے لیے ان الفاظ کا استعمال کیا تھا۔

میں نہیں مانتی۔۔۔

آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔زری منمنائی تھی۔

آپ مجھے کوئی ایک بات بتا دیں زری میں آپ سے جھوٹ کیوں بولوں گا۔زین کا غصہ پہلے سے کچھ کم ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں معلوم آپ مجھ سے جھوٹ کیوں بولیں گے۔

اس لمحے زری کے دل اور اس کی زبان نے ایک دوسرے کا ساتھ نہیں دیا تھا۔

دل کہہ رہا تھا وہ جھوٹ نہیں بولے گا مگر زبان اس بات سے انکاری تھی۔

زری کے کہتے ہی زین نے اسے دونوں کندھوں سے تھاما تھا۔

میرے پاس آپ سے جھوٹ بولنے کی کوئی وجہ نہیں ہے زری۔۔۔

زین اس کی آنکھوں میں دیکھتا نرم پڑا تھا۔

وہی آنکھیں تو تھیں جو اسے ہمیشہ بے بس کر دیتیں تھی اور اب بھی وہ انہیں کے ہاتھوں بے بس ہوا تھا۔

مجھے نہیں معلوم آپ مجھ سے جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔زری نے اپنی نظریں چرائیں تھیں۔

میں کیا تب سے بکواس کر رہا ہوں۔۔۔؟زین کو غصہ ایک بار پھر عود کر آیا تھا۔

یو ناؤ واٹ آپ کے ساتھ بہت اچھا ہوا جو بھی ہوا۔

اینف زین۔۔۔!عارض نے اسے پیچھے کو کیا تھا۔

اب ایک لفظ بھی مت بولنا۔۔۔عارض نے اسے آنکھوں سے تنبیہ بھی کی تھی۔

زین کی بات پر زری کی آنکھوں سے بے شمار آنسو اپنا بند توڑ کر بہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

زین نے ایک نظر زری کی جانب دیکھا تھا اور اس کے قریب آیا تھا۔

رونا بند کریں آپ کمزور نہیں ہیں پھر کیوں خود کو کمزور ثابت کر تیں ہیں۔۔۔؟

زین کے لہجے میں سختی نہیں تھی مگر نرمی بھی نہیں تھی۔

زین نے ایک نظر آنسو صاف کرتی زری کو دیکھا تو جو بار بار اپنے آنسو صاف کر رہی تھی مگر پھر بھی آنسو آنکھوں کی باڑ توڑ کر باہر نکل رہے تھے۔

اس لمحے زین اپنی شکست قبول کر چکا تھا وہ اپنی زندگی میں ہر ایک کو جواب دینے اور اس سے لڑنے کی صلاحیت رکھتا تھا مگر سوائے اس لڑکی اور اس کی آنکھوں سے جو اس کے دل میں گھر کر چکیں تھیں۔

زین نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔

اچھا ہوا اس نے آپ کو چھوڑ دیا ورنہ خامخواہ ہی وہ میرے ہاتھوں مارا جاتا۔

زری نے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

کیونکہ میں آپ کو کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

زین نے یہ بات اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہی تھی اور پھر اس کی سرخ ہوتی آنکھوں سے اپنی نظریں چرا کر وہاں سے ہارون کے کمرے میں چلا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زری حیران سی اس کی پشت کو دیکھ رہی تھی۔

عارض اور عالیان مسکرائے تھے جاتے جاتے وہ زری سے اپنے دل کی بات کہہ گیا تھا۔

کچھ دیر بعد جب وہ باہر آیا تو خاموشی سے ایک جانب بیٹھ گیا تھا اس نے ایک نظر بھی اٹھا کر زری کی جانب نہیں دیکھا تھا۔

عارض ایک جانب کھڑا زین کو دیکھ رہا تھا جب عالیان اس کے قریب آیا تھا۔

یہ بندہ بھی عجیب ہی ہے۔۔۔

ہاں بہت زیادہ عارض نے بھی اس کی تائید کی تھی۔

ویسے میں نے دنیا میں پہلا شخص دیکھا ہے جو اپنی محبوبہ سے اظہار محبت کرنے کے بعد اسے اگنور کر رہا ہے۔

وہ دونوں زین کو دیکھتے باتیں کر رہے تھے۔

لمحے سرکتے جا رہے تھے اور لمحات کے صفحات بھرتے جا رہے تھے۔

اگلے دن شام کو رخصتی تھی۔

ان کو یونیورسٹی میں کوئی کام تھا اس لیے زین عالیان اور ارمان اور عارض یونیورسٹی گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

زین اور عالیان کلاس میں موجود تھے جبکہ انہوں نے ارمان کو بھی وہاں بلالیا تھا۔

اس وقت ان تینوں کی وہاں موجودگی کسی آنے والے دھماکے کی نشاندہی تھی۔

عارض یار کتنی دیر میں آرہاہے۔

زین نے اسے کال کی تھی۔

اگلے پانچ منٹ میں تم لوگوں کے پاس ہوں گا۔

چل آجاجلدی۔۔۔کہتے ہی زین نے فون بند کر دیا تھا۔

بوائز آر یو ریڈی۔۔۔!زین ایک دم چیخا تھا۔

یس۔۔۔!ایک دم کلاس میں آواز گونجی تھی۔

عارض جیسے ہی کلاس میں آیا تھا اس پر سب نے سنو سپرے کی برسات کر دی تھی۔

کلاس کا پورا فلور اس وقت ایسا منظر پیش کر رہا تھا جیسے وہاں برف گری ہوں اتنے میں زین نے گانا چلایا تھا۔

ویرہ چاکلیٹ بوائے ہے کڑیوں دا جوائے

میٹھی باتیں کر کے ساری کڑیاں لے گیا

Posted On Kitab Nagri

زین عارض پر ابھی بھی سنو سپرے کر رہا تھا ساتھ ساتھ کلاس میں موجود لڑکیوں کی جانب اس نے اشارہ کیا تھا جبکہ عارض پہلے والا سارا سپرے منہ سے صاف کر چکا تھا۔

ویرا و نیلا اینڈ موقع جب ملا

ہونٹوں پہ دے کے فلیور سالا چمی لے گیا

زین نے اس کی بیرڈ سے تھوڑی کو پکڑ کر ہلایا تھا جو اس نے ابھی صبح ہی تراشی تھی۔

او و بھائی تیری جوانی دی اینڈ ہو گئی

او و تیری ساری دیوانی ساڈی فرینڈ ہو گئی

عارض کے گرد ایک چکر لگا کہ زین سب لڑکیوں کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔

اوے ڈی جے نو بلوا دو بلوا دو بلوا دو

اوے ڈی جے نو بلوا دو ساڈے ویر دی ویڈنگ ہے

Posted On Kitab Nagri

اب عالیان اسے دیکھتا گنگناتے ہوئے ڈیکس بجا رہا تھا۔

بوتلیں کھلوا دو ساڈے ویر دی ویڈنگ ہے

اوئے ٹویٹر پہ ہے ٹرینڈنگ ساڈے ویر دی ویڈنگ ہے

اب کی بار ارمان نے بھی اس پر ایک سنو سپرے کی ایک بوتل خالی کی تھی۔

لونگ ٹایم سے ہے پینڈنگ ساڈے ویر دی ویڈنگ ہے

وہ تینوں عارض کے قریب آتے بھنگڑا ڈال رہے تھے جبکہ عارض انہیں گھور رہا تھا۔

ان سب کے اس تماشے کے ختم ہونے کے بعد عارض نے سب سے مبارکباد وصول کی تھی ساتھ ساتھ وہ زین ارمان اور عالیان کو گھور گھور کر بھی دیکھ رہا تھا۔

یہ سب کیا نوٹنکی تھی۔

کلاس سے باہر نکلتے ہی عارض نے ان تینوں کو مکا مارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی اب تو شادی شدہ ہو جائے گا ہم نہیں چاہتے کسی بھی لڑکی کی نظر تیرے اوپر ہو ویسے ان سب کی شکلیں دیکھنے والیں تھی تمھاری شادی کا سن کر عالیان نے قہقہہ لگایا تھا جبکہ عارض نے اسے گھورا تھا۔

شکر کرا بھی ہم نے یہ نہیں بتایا کہ تم ایک بچے کے باپ بننے والے ہو زین نے آنکھیں گھمائی تھیں۔

خبر دار کسی کو بتایا تو۔۔۔عارض نے زین کو مکا مارا تھا۔

جلدی کام کرو اور نکلو مجھے گھر جا کر دوبارہ فریش ہونا پڑے گا عارض منہ بنا کر اپنے کپڑوں کو دیکھتا بولا تھا۔

شام کو وہ سب ایک بار پھر حیام کے گھر موجود تھے۔

حیام اپنے کمرے میں تیار سی کھڑی اپنا عکس آئینے میں دیکھ رہی تھی۔

اس کی دوستوں نے اسے ایک دلہن کی طرح ہی سجایا تھا۔۔۔

وہ برائیڈل فراک پہنے سر پر دوپٹہ سلیقے سے سجائے ہوئے کھڑی تھی۔

اتنے میں ہی نور اپنے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھامے اندر آئی تھی۔

چلو بھئی بنو رانی کھانا کھالو یاں اپنے شوہر محترم کے ساتھ کھاؤ گی۔

ن نہیں۔۔۔رکھ دو میں کھالیتی ہوں بلکہ تم چاروں بھی آجاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

ہم سب تو کھاچکیں ہیں۔۔۔نور کی گوہر افشانی پر اس نے اپنے دانت پیسے تھے۔

مجال ہے تم لوگوں زرہ سا بھی دوست کا احساس ہو مگر نہیں تم لوگوں کو اس سے کیا وہ منہ پھلائے کھانا کھاتے بول رہی تھی۔

کچھ ہی دیر بعد رخصتی کا شور مچا تھا تو وہ چاروں حیام کو لے کر نیچے آئیں تھیں۔

عارض کو کب سے زین عالیان ارمان اور ہارون گھیرے بیٹھے تھے اور اسے حیام کے پاس جانے کا موقع نہیں ملا تھا۔

عارض نے ایک نظر اپنے سامنے سیڑھیاں اترتی حیام کو دیکھا تھا۔

اسے اپنی الفاظ یاد آئے تھے۔

میری ملکہ کو اچھا سا تیار کیجیے گا۔

اگلے ہی لمحے اس کے کانوں میں افشی کی آواز گونجی تھی۔

تاکہ آپ غش کھا کر گر جائیں۔۔۔

اس وقت واقعی ایسی ہی حالت ہوتی اگر وہ بیٹھا نا ہو تا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ ہی دیر کی نوک جھونک کے بعد وہ سب حیام کو دروازے تک لے کر آئے تھے جب نور نے اسے دھمکا جڑا تھا۔

تمھاری رخصتی ہے رونا نہیں آرہا تو بندہ جھوٹ موٹ کا ڈرامہ ہی کرلیتا ہے۔۔۔

مجھے جتنا رونا تھا میں اپنی پہلی رخصتی پر روچکی ہوں حیام نے اسے گھورا تھا۔

مگر کچھ ہی پل بعد گاڑی میں بیٹھتے اس کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے۔

کچھ ہی دور جا کر عارض نے گاڑی روکی تھی اور اپنا رخ حیام کی جانب کیا تھا جو سوں سوں کرتی ٹیشو سے اپنی ناک رگڑ رہی تھی۔

زندگی کیا ہوا ہے۔۔؟

کچھ نہیں بس رونا آگیا تھا۔۔! عارض نے اسے بغور دیکھا تھا جیسے اس کے لہجے کی سچائی جاننا چاہ رہا ہوں۔

اگر مما بابا کی جدائی پر رو رہی ہیں تو آئی پرامس ہم ہر ویکینڈ آیا کریں گے۔۔۔

نہیں عارض ان سے تو میں ایک ماہ پہلے ہی جدا ہوگئی تھی۔

پھر کیا ہوا ہے۔۔؟ عارض نے اس کی گود میں پڑا مہندی اور چوڑیوں سے سجا ہاتھ تھاما تھا۔

کچھ نہیں عارض مجھے خود نہیں سمجھ آرہا۔۔۔ حیام منہ بناتی بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کو لگا یہ شاید اس کی حالت کے پیش نظر ہے اس لیے اس نے حیام کا ہاتھ تھامے ہی دوبارہ گاڑی سٹارٹ کی۔

عارض ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔! پانچ منٹ بعد جب اس نے راستوں پر دھیان دیا تو وہ اس سے پوچھے بغیر ناہ رہ سکی۔

ہم ہمارے گھر جا رہے ہیں۔۔۔عارض نے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی تھی۔

حیام نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ آنکھیں موندے بیک سے ٹیک لگا گئی تھی۔

کچھ ہی دیر بعد گاڑی مین گیٹ سے اندر داخل ہوئی تھی۔

لاؤنج میں داخل ہو کر حیام چونکی تھی حیرت سے اس کا منہ کھل گیا تھا۔

عارض یہ سب۔۔۔؟ حیام اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔

ارے بیگم صاحبہ جب دلہن کو گھر لاتے ہیں تو گھر کو بھی تو اس دلہن کے شایانِ شان سجانا چاہے ناں۔۔۔

عارض کی بات پر وہ مسکرا دی تھی۔

آپ روم میں جا کر فریش ہو جائیں میں کافی لے کر آتا ہوں۔

حیام سیڑھیوں کی جانب بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہر سیڑھی پر گلاب کے تازہ پھولوں کی پتیاں بکھری ہوئی تھی وہ قدم قدم چلتی روم تک آئی تھی۔

مگر روم کا دروازہ کھولتے ہی حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہو گئی تھی پورا کمرہ پھولوں اور موم بتیوں سے سجا ہوا تھا۔

گلاب کے پھولوں کی خوشبو اپنے اندر اتارتی وہ بیڈ پر جا بیٹھی تھی۔

اپنے پیروں کو ہیلز سے آزاد کرتے اس نے انہیں بغور دیکھا تھا جو ہلکے ہلکے سوجے ہوئے تھے یہ شاید ہیلز پہننے کی وجہ سے تھا۔

اپنے پیروں کو ہلکا ہلکا دباتے وہ اپنے پیچھے تکیہ درست کرتے ٹیک لگا گئی تھی۔

عارض جب کمرے میں آیا تھا اس نے حیام کو سوتا ہوا پایا تھا۔

اسے وہ پھولوں کے درمیان سوتا ہوا ایک پھول ہی لگی تھی۔

عارض قدم قدم چلتا بیڈ کے دوسری جانب آبیٹھا تھا۔

وہ بغور حیام کا جائزہ لے رہا تھا۔

سب سی پہلے عارض نے حیام کے ماتھے پر آئے بال ہٹائے تھے۔

خم دار گھنی پلکیں جن کے سائے میں گہری کالی آنکھوں کا بسیرا تھا جو کلام کرتیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی مغرور ناک جس پر جب غصہ آتا تھا تو وہ بپھری شیرنی بن جاتی تھی۔

عارض ہولے سے مسکرایا تھا۔

اس کے گلاب کی پنکھڑی کی مانند ہونٹ جو اس وقت لال لپسٹک سے سجے ہوئے تھے۔

ان سے ہوتی عارض کی نظر اس کے ٹھوری کے تل پر آرکی تھی۔

حیام کے چہرے پر جہاں بس عارض کی محبت کے رنگ بکھرے ہوتے تھے وہاں اب ممتا کا نور بھی تھا۔

بے شک حیام بہت خوبصورت تھی مگر عارض کی محبت اور ممتا کے نور نے اسے مزید خوبصورت بنا دیا تھا۔

عارض اسے دیکھتا خود بھی نیند کی وادیوں میں ڈوب گیا تھا جبکہ سائیڈ ٹیبل پر رکھی ان دونوں کی کافی ٹھنڈی ہو چکی تھی۔

عارض اور حیام کے جانے کے بعد وہ سب لاونج میں موجود تھے۔

عالیان تم زری کو گھر چھوڑ دینا میں جا رہا ہوں کہتے ہی زین بغیر اس کی بات سنے وہاں سے چلا گیا تھا۔

زین۔۔۔!

زین۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

عالیان اسے پیچھے سے آوازیں ہی دیتا رہ گیا تھا مگر وہ جا چکا تھا۔

عالیان نے افسوس سے سر جھٹکا تھا اور پھر افشاں اور زری کو لیے وہاں سے نکلا تھا۔

البتہ نورا ابھی تھوڑا گل کے ساتھ مصروف تھی تو ارمان ادھر ہی تھا۔

ایک گھنٹے بعد جب وہ فارغ ہو کر آئی تو ارمان اسے گھر چھوڑنے گیا تھا۔

ارمان نے گاڑی نور کے گھر کے سامنے روکی تھی ابھی وہ باہر نکلنے ہی لگی تھی جب ارمان نے اسے پکارا تھا اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ بھی تھام لیا تھا۔

جی۔۔۔؟

وہ۔۔۔

ہمم۔۔۔۔!

وہ میں نے۔۔۔

ارمان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اپنی بات کیسے کرے۔

جی بولیں ارمان۔۔۔۔نور دروازہ چھوڑ کر اس کی جانب گھومی تھی۔

وہ میں نے پوچھنا تھا۔۔۔ارمان ایک بار پھر خاموش ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نور جھنجھلائی تھی۔

ارمان آپ میں بولنا ہے یاں میں جاؤں۔

نہیں نہیں بتاتا ہوں۔۔۔

وہ میں نے پوچھنا تھا کہ کیا آپ کی ہاتھوں کی لکیروں میں میرا نام ہے۔۔۔؟

نور منہ کھولے اس کی بات پر اسے دیکھ رہی تھی مگر اگلے ہی لمحے وہ اپنی حیرت پر قابو پا چکی تھی۔

آپ میرا ہاتھ چھوڑیں میں دیکھ کر بتاتی ہوں۔

سو سوری۔۔۔!ارمان نے فوراًاس کا ہاتھ چھوڑا تھا۔

نور نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں کے سامنے کیے تھے پھر ایک نظر ارمان کو دیکھا تھا۔

سوری نہیں ہے۔۔۔نور مسکرا کر بولی تھی۔

نور کی بات پر ارمان کا منہ کھل گیا تھا۔

وہ باہر نکلنے لگی تھی جب ارمان نے دوبارہ اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

نور اس کی جانب گھومی تھی اور اسے گھور کر دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ کے ہاتھوں کی لکیروں میں میرا نام نہیں ہے تو کوئی بات نہیں۔۔۔ارمان نے نور کا ہاتھ اپنے سامنے کیا تھا۔

نور آنکھیں جھپکائے بغیر اسے دیکھ رہی تھی۔

میں آپ کی لکیروں میں اپنا نام خود لکھ دیتا ہوں۔

ارمان نے کہتے ہی ڈیش بورڈ پر پڑا اپنا پین اٹھایا تھا۔

ارمان جاوید مغل۔۔۔

ارمان نے اپنا نام نور کے ہاتھ پر لکھ دیا تھا۔

ارمان کی حرکت پر نور کے چہرے پر مسکراہٹ آکر معدوم ہوئی تھی اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دروازہ بند کرتے ہی نور نے شیشہ بجایا تھا۔

ارمان نے شیشا نیچے کیا تھا۔

میں نے پوچھنا تھا کہ آپ کو گھر پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا۔

آدھا گھنٹہ ارمان نے اسے جواب دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے کہتے ہی نور پلٹ کر چلی گئی تھی اور ارمان اس کی پشت کو دیکھتا رہ گیا تھا۔

اگلے آدھے گھنٹے بعد ارمان اپنے گھر میں موجود تھا وہ ابھی اپنے کمرے کا دروازا کھول کر اندر داخل ہی ہوا تھا

جب اس کا فون بجا تھا۔

نور اسے فون کر رہی تھی ارمان نے فوراً کال اٹھائی تھی۔

اس کا دل بہت تیزی سے دھڑکا تھا۔

اسلام علیکم نور۔۔۔!سب خیریت تھی۔۔۔؟

واعلیکم السلام مسٹر ارمان حوصلہ رکھیں نور کے لہجے میں شرارت تھی۔

جی جی بولیں۔۔۔!

وہ میں نے سوچا کہ اس سے پہلے میرے ہاتھوں کی لکیروں سے آپ کا لکھا نام مٹ جائے۔۔۔

جی۔۔۔؟ارمان کو تجسس ہوا تھا وہ کیا بولنے والی ہے۔

تو میں نے سوچا کہ میں آپ کو بتا دوں میں ساری زندگی کے لیے آپ کا نام اپنے ہاتھوں کی لکیروں میں بسانے

کے لیے تیار ہو۔۔۔

ارمان کا منہ کھل گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا سچ میں۔۔۔؟ وہ ایک دم چیخا تھا جبکہ دوسری جانب موجود نور مسکرا کر فون بند کر گئی تھی۔

نور کے فون بند کرتے ہی اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ اچھلے ناچے گائے خوشی منائے۔

اگلے دن جب حیام کی آنکھ کھلی تھی تو اس نے خود کو عروسی لباس میں پایا تھا۔

ایک لمحے کو اس نے سارا منظر سمجھنے کی کوشش کی تھی اور پھر یاد آنے پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

حیام نے گردن موڑ کر اپنے ساتھ والی جگہ کو دیکھا تھا عارض ویسے ہی بلیک ڈنر سوٹ میں اس کے قریب سویا ہوا تھا البتہ اس کا کوٹ اس کمرے موجود صوفے کی زینت بنا ہوا تھا۔

حیام اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اٹھی تھی اور الماری سے اپنے کپڑے نکال کر واشروم میں گم ہوئی تھی۔

پندرہ منٹ بعد جب وہ باہر آئی تھی تو عارض ابھی بھی نیند کے مزے لے رہا تھا۔

اس نے عارض کو ہلایا تھا مگر وہ ہلا تک نہیں تھا۔

حیام نے اپنے گیلے بالوں سے پانی اس کے منہ پر جھٹکا تھا۔

عارض ہڑبڑا کر اٹھا تھا جبکہ پورے کمرے میں حیام کی کھلکھلاہٹ گونجی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے اسے جھٹکا دے کر بیڈ پر گرایا تھا مگر ساتھ ہی بہت احتیاط سے اس کی کمر میں اپنا بازو ڈالا تھا تا کہ زور کا جھٹکا ناں لگے۔

ہائے اللہ۔۔۔حیام چیخی تھی۔

جبکہ عارض حیام کی میچی ہوئی آنکھوں کو شرارت لیے دیکھ رہا تھا۔

اگلے ہی لمحے حیام نے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں۔

عارض کو مسکراتا دیکھ وہ اس کے سینے پر مکا مارتے اٹھ بیٹھی تھی۔

عارض کا جاندار قہقہہ پورے کمرے میں گونجا تھا۔

چلیں اٹھیں یونیورسٹی کے لیے تیار ہوں۔حیام کے کہنے پر عارض نے اسے گھورا تھا۔

شادی کی پہلی صبح بیوی کہیں گھومنے جانے کی فرمائش کرتی ہے اور ایک آپ ہیں کہ آج بھی یونیورسٹی جانے کا بول رہی ہیں۔

وہ منہ بناتے بولا تھا۔

حیام نے اسے گھور کر دیکھا تھا ساتھ ہی سلیقے اسے اپنا دوپٹہ پھیلا کر باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

مگر کچھ ہی دیر بعد واپس آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض ناشتہ بنانے کا سامان کچن میں نہیں ہے۔

وہ جو واشروم میں جا رہا تھا رکا تھا۔

یونیورسٹی جانے سے پہلے زین عالیان اور ارمان نور افشی اور زری کے ساتھ ناشتہ لے آئیں گے۔

اوکے۔۔۔کہتے ہی وہ بیڈ پر جا بیٹھی تھی۔

تقریباً سات بجے کے قریب وہ سب عارض کے گھر موجود تھے۔

زری اور افشی سب کے لیے کھانا نکال کر لائیں تھیں۔

ایک دوسرے سے ہلکی پھلکی باتیں کرتے ان سب نے ناشتہ کیا تھا۔

اور پھر وہ سب یونیورسٹی جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

رکو میں بھی اپنا حجاب لے کر آئی۔۔۔

کیا مطلب تم کہاں۔۔۔؟افشی نے اسے گھورا تھا۔

یونیورسٹی اور کہاں۔۔۔حیام نے اپنی آنکھیں گھومائی تھیں۔

چپ کر کے گھر بیٹھو جب تک تمھارے ہاتھوں سے مہندی نہیں اتر جاتی ناں یونیورسٹی میں اپنی شکل مت دیکھانا۔

Posted On Kitab Nagri

دفع ہو جاؤ تم تینوں حیام انہیں گھور کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

ان سب کے جانے کے بعد جب عارض کمرے میں آیا تو وہ منہ پھولا کر بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

کیا بات ہے زندگی ایسے کیوں بیٹھیں ہیں۔۔۔؟

مجھے یونیورسٹی جانا ہے۔۔۔وہ اسی طرح بولی تھی۔

تو میں لے چلتا ہوں ناں۔۔۔؟

سچ۔۔۔!حیام ایک دم خوش ہوئی تھی۔

مچ۔۔۔!عارض بھی مسکرایا تھا۔

اگلے آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں یونیورسٹی میں موجود تھے۔

عارض آپ کلاس میں جائیں میں ابھی آتی ہوں کہتے ہی اس نے اپنی ہاتھ میں تھامی بکس عارض کو پکڑائی تھیں۔

اسے دیکھ کر کندھے اچکاتا عارض کلاس کی جانب بڑھ گیا تھا جبکہ وہ دس منٹ بعد آئی تھی۔

May I come in Sir...!

حیام کو کافی سانس چڑھا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے گھور کر حیام کو دیکھا تھا۔

حیام آپی اب تو سر مت کہیں۔۔۔!

کلاس میں بی بی اے کی سٹوڈنٹ کی آواز گونجی تھی۔

میں سر کہوں یاں نام لوں آپ لوگوں کو کوئی اعتراض ہے۔۔۔؟وہ سب کا منہ بند کروا گئی تھی۔

عارض دلکشی سے مسکرایا تھا جبکہ ان میں تین نفوس ایسے بھی تھے جو اسے گھور کر دیکھ رہے تھے۔

ابھی حیام جا کر اپنی جگہ پر بیٹھتی تین نفوس بھاگتے ہوئے کلاس کے دروازے پر آکر رکے تھے۔

لاڑے صاحب۔۔۔!

میرا مطلب سر ہم اندر آجائیں۔۔۔؟زین کے لاڑے کہنے پر ارمان اور عالیان دونوں نے ہی اسے کہنی ماری تھی مگر ان کی نظریں اپنی اپنی حسیناؤں کو ڈھونڈ رہی تھیں جو ان کو جلد ہی لال بھبو کے چہرے کے ساتھ بیٹھیں نظر آگئیں تھیں۔

عارض نے ان تینوں کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

سر وہ ہم نیو ایڈمیشن ہیں۔۔۔

سیمسٹر کے لاسٹ میں عارض نے ان کو گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سر وہ ایکچولی پہلا سیمسٹر ابھی ابھی کلیر کیا ہے دو دن میں تیاری کر کے تو فوراً بھاگے چلے آئے سمیسٹر ٹو میں۔

بیٹھیں۔۔۔!عارض نے بے دلی سے ان کو بیٹھنے کی اجازت دی تھی۔

اب وہ ان تینوں کو یوں باہر نہیں نکال سکتا تھا۔

عارض نے ان کو اگنور کرتے ہوئے حیام کی بکس اس کے ڈیکس پر رکھیں تھیں۔

سر یہ آپ کی سسٹر ہیں۔۔۔!زین اپنے دانتوں کی نمائش کرتا بولا تھا جبکہ عارض نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

ہیلو سسٹر۔۔۔!زین نے ہاتھ ہلا کر اسے ہیلو بولا تھا۔

جس پر حیام نے بھی اسے گھورا تھا۔

عارض واپس ڈائیس پر جا کر کھڑا ہو گیا تھا جب زین ایک بار پھر کھڑا ہوا تھا۔

سر آپ ہمارا انٹرو نہیں لیں گے۔۔۔زین بالکل معصوم سی شکل بنا کر بولا تھا۔

جی دیں۔۔۔اس نے بامشکل خود پر کنٹرول کیا ہوا تھا ورنہ وہ سب کے سامنے اس کی درگت بنانا چاہتا تھا۔

سر میرا نام زین العابدین ہے اور اپنے ماں باپ کا اکلوتا پیارا اور معصوم سا بچا ہوں۔

اور یہ سر۔۔۔!زین نے ارمان کو مکا مار کر کھڑے ہونے کا اشارہ کیا تھا جس پر وہ کھڑا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سر یہ ارمان جاوید مغل ہے اس پر جب ہمیں غصہ ہوتا ہے ہم اسے الو کا پٹھا بھی کہہ دیتے ہیں سر ویسے آپ بھی کہہ سکتے ہیں یہ برا نہیں مانے گا۔

عارض سینے پر ہاتھ باندھے مسلسل اسے گھور رہا تھا۔

جبکہ کلاس مسلسل ان تینوں کو دیکھ رہی تھی۔

اب زین نے عالیان کو کھڑا ہونے کا اشارہ کیا تھا۔

اور سر یہ ہے محمد عالیان خالد اور ہمارے ناکام ہیکر بھی سوائے ایک بار کے اس کی ہیکنگ نے ہمیں کوئی فاعدہ نہیں دیا اور سر آپ کو پتا ہے کچھ عرصے بعد اس کا نکاح ہے۔

ویسے یہ ارمان بھی قربان ہو چکا ہے۔

زین اپنی ہی دھن میں بولتا جا رہا تھا۔

سر جی یہ بھی مر مٹا ہے وہ الگ بات ہے ابھی تھوڑی اونچ نیچ چل رہی ہے۔

اب کی بار عالیان زین کو مکا رسید کرتے بولا تھا۔

میرے خیال سے اتنا انٹرو کافی ہے بیٹھ جاؤ تینوں۔۔۔!عارض نے دانت کچکچائے تھے۔

اور کہتے ہی وہ بک تھامے بورڈ کی جانب گھوما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سر آپ ہمارے فیوچر کے پلینز نہیں پوچھیں گے۔

میرے خیال سے زین میں سن چکا ہوں کہ آپ کے کیا پلینز ہیں عالیان کا نکاح ہونے والا ہے اور ارمان بھی قربان ہو چکا ہے اور آپ کی اونچ نیچ چل رہی ہے۔

سر وہ تو عالیان نے بتایا تھا ناں مگر میرا تو نہیں سنا آپ نے۔

بولیں۔۔۔؟ عارض نے اسے گھورا تھا۔

سر میں یہاں سے نکلنے کے بعد سب سے پہلے یہاں سے جانے کا سوگ مناؤں گا۔

وہ کیوں۔۔۔؟ اب کی بار عارض حیران ہوا تھا۔

سر اس لیے ناں کہ یونیورسٹی میری مزید خدمت نہیں کر پائے گی۔۔۔ وہ اس وقت معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے بولا تھا۔

پھر۔۔۔؟ عارض نے سوال کیا تھا۔

پھر میں جشن مناؤں گا اس نے سکون سے جواب دیا تھا۔

اس کی وجہ۔۔۔؟ عارض نے اس سے ایک بار پھر سوال کیا تھا۔

کیونکہ مجھے اس قید سے آزادی مل جائے گی ناں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار میں مار لے۔

اس کے بعد سر میں اپنی ڈگری کو استعمال میں لاؤں گا۔

وہ کیسے۔۔۔؟ سرجی ہوا لے کر کیونکہ تب تک تو گرمیاں آچکی ہوں گی ناں اور پاکستان میں بجلی بھی بہت جاتی ہے۔

عارض کا دل کیا تھا کہ وہ زین دھکے دے کر کلاس سے باہر نکال دے۔

ساری کلاس منہ کھولے زین کے پلینز سن رہی تھی۔

سر میں یہاں رکوں گا نہیں پھر میں اپنے باپ اور دوستوں کا خوب سارا پیسا اڑاؤں گا۔

ویسے میرا ایک دوست ہے وہ کروڑں کے بزنس کا اکلوتا مالک ہے۔

نہیں اب اس کی بیوی بھی آدھی مالک ہے۔ عالیان نے اسے ٹھونکا دیا تھا۔

چلو کوئی نہیں بھابھی سے نہیں لیں گے۔

اس کے بعد میں اپنا بزنس بھی کروں گا جس کے لیے میرے باپ کا پیسہ کام آئے گا اور دوست کے اثر و رسوخ آخر وہ کب کام آئے گا۔

اور پتا ہے سر میں کون سا بزنس کروں گا۔

Posted On Kitab Nagri

کون سا۔۔؟غصے سے بھرے عارض نے اس سے سوال کیا تھا۔

سر یہ برتنا تو پانڈے کا بزنس کرنا چاہتا ہے ارمان نے کھڑے ہوتے کہا تھا جبکہ پوری کلاس کا قہقہہ بے اختیار تھا مگر عارض غصے سے لال ہو رہا تھا۔

نہیں سر۔۔!زین ایک دم بولا تھا۔

میں میر تج حال کھولوں گا پھر اپنے دوستوں کو کہوں گا وہاں اپنی اور اپنے بہن بھائیوں کی اور رشتہ داروں کی شادیاں کروائیں۔۔ وہ سوچتے بولا تھا اور پھر ایک دم سیدھا ہوا سر ایک دوست تو کمینا دغا دے گیا شادی کروالی اس نے۔۔۔

زین وہ دروازا نظر آرہا ہے عارض نے دروازے کی جانب اشارہ کیا تھا۔

جی سر۔۔زین نے زور زور سے سر ہلایا تھا۔

تو دفع ہو جاؤ وہاں سے۔۔عارض دھاڑا تھا۔

سر۔۔!آپ ایک سٹوڈنٹ کے ساتھ ایسے نہیں کر سکتے۔۔۔

کمینے انسان میں تیرے ساتھ اس سے بھی برا کر سکتا ہوں۔

سب سٹوڈنٹس عارض کی بدلتی ٹون پر حیران ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے عارض اس تک پہنچتا وہ باہر کی جانب بھاگا تھا۔

تم دونوں بھی دفع ہو۔۔۔عارض ارمان اور عالیان پر بھی دھاڑا تھا جس پر وہ بھی باہر کی جانب بھاگے تھے۔

عارض نے ایک گہرا سانس لیا تھا ان کے جانے کے بعد۔

اسی لمحے زین سر کھجاتا واپس اندر آیا تھا۔

عارض نے اسے گھورا تھا۔۔۔

اب ایسے ناں دیکھ بیگ لینے آیا ہوں۔

زین اپنا بیگ لے کر باہر کی جانب بڑھا تھا۔

پھر دروازے سے سر اندر کر کے زین نے پہلے حیام پھر نور اور افشی کی جانب دیکھا تھا۔

بائے بھابیوں۔۔۔!زین دو انگلیاں ماتھے تک لے جاتے ہوا میں بلند کر گیا تھا۔

عارض نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

عارض ابھی کتاب کھول ہی رہا تھا جب وہ دوبارہ واپس آیا تھا۔

عارض نے اب کی بار آئی بروا چکائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بچوں پریشان نہیں ہونا ہم تینوں آپ کے اس کھڑوس سر کے دوست ہیں کہتے ہی زین ہاتھ ہوا میں بلند کر کے بائے کا اشارہ کرتا باہر کی جانب بھاگا تھا یقیناً عارض نے اب کتاب اس کے سر پر دے مارنی تھی۔

ان کے جاتے ہی عارض نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔

لیکچرز کے بعد وہ سب گراؤنڈ میں بیٹھے ہوئے تھے۔

افشاں حیام کو گھور گھور کر دیکھ رہی تھی جس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ اسے اگنور کیے مزے سے اپنے بسکٹ کھانے میں مصروف تھی۔

دو دن تم سے گھر نہیں بیٹھا جاتا ناں لڑکی شرم کر لو ہاتھوں کی مہندی تو اتر جانے دیتی۔۔۔

ابھی نئی نویلی دلہن ہو منہ اٹھا کر یونیورسٹی آ گئی ہو۔

تم لوگ یہ کیوں بھول رہے ہو کہ میری رخصتی ایک ماہ پہلے ہوئی تھی۔

افشاں نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

تم لوگوں کو آج کون سا دورہ پڑا تھا منہ اٹھا کر میری کلاس میں آ کر یہ سب تماشا لگانے کا۔ افشاں کے خاموش ہوتے ہی عارض بولا تھا۔

بس کرنے کو کچھ نہیں تھا سوچا تجھے ہی تنگ کر لیتے ہیں زین نے کندھے اچکائے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی ستانشہ تو نہیں کر کے آئے تھے۔

ناشتہ تو ہم نے تمھارے گھر سے کیا تھا۔

اس سے پہلے زین کوئی جواب دیتا عالیان بولا تھا۔

جب میں کھانے کے برتن رکھ رہی تھی تو ڈائینگ کے پاس آپ کھڑے تھے عالیان آپ نے تو نہیں کچھ کیا تھا۔

شرم کرو لڑکی اپنے ہونے والے مجازی خدا کی عزت کیا کرو۔

زین کی بات پر افشی نے اسے گھورا تھا۔

کیا معلوم آپ نے ہی کچھ ملایا ہو اور زیادہ ملا دیا ہو جس سے آپ تینوں تھوڑے سے کھسک گئے تھے آج۔

اپنے فون میں مصروف زری بولی تھی۔

ہر شخص آپ کی طرح نہیں ہوتا جو اوورڈوز لے کر خود کی جان کو خطرے میں ڈال دے۔

ہنسی مزاق والا ماحول یکدم سنجیدہ ہوا تھا۔

چلو اٹھو تم دونوں گھر چلو کافی ٹائم ہو رہا ہے تم لوگوں کی امیاں انتظار کر رہی ہوں گی۔ افشاں نور اور زری کو دیکھتی بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زین آپ مجھے گھر چھوڑ دیں گے اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی زری زین کو دیکھ کر بولی تھی۔

اچھا عارض میں آفس جا رہا ہوں ایک میٹنگ ہے وہ اٹینگ کرنی ہے۔

اوکے خریت سے جانا۔۔۔عارض کی بات پر وہ سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

زین کے جانے کے بعد نور اور زری بھی وہاں سے چلی گئیں تھیں۔

افشی آئیں میں آپ کو چھوڑ دوں۔۔۔ان سب کے جاتے ہی عالیان بولا تھا۔

نہیں میں خود چلی جاؤں گی کہتے ہی افشاں بھی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔

حیام اور عارض اس وقت گاڑی میں موجود تھے۔

ڈرائیونگ کرتے عارض ایک نظر حیام پر بھی ڈال رہا تھا مگر وہ کسی سوچ میں گم باہر دیکھنے میں مصروف تھی۔

کیا سوچ رہیں ہیں حیام۔۔۔؟عارض نے اس کی جانب دیکھتے بولا تھا۔

عارض زین بھائی زری سے محبت کرتے ہیں تو وہ پھر اسے اگنور کیوں کر رہے ہیں۔

حیام عارض کی جانب گھومی تھی۔

وہ بس اس وقت تھوڑا ٹوٹا ہوا ہے فکر مت کریں جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا۔

ان کو سمجھنا چاہیے نا وہ زری کے ساتھ ایسا رویہ ناں رکھیں اس وقت زری بھی تو ٹوٹی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام جب کسی بھی جگہ پر عورت گرتی ہے ناں تو چوٹ اس سے محبت کرنے والے مرد کو بھی لگتی ہے اگر عورت تڑپ رہی ہوتی ہے ناں تو اسے دیکھ دیکھ کر اس کا مرد بھی تڑپتا ہے۔

مگر پھر بھی آپ ان سے بات کریں اگر آپ نہیں کریں گے تو پھر میں زین سے بات کروں گی۔

اوکے میں اسے سمجھاؤں گا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

ان دونوں کا باقی کا سفر خاموشی کی نظر ہو گیا تھا۔

ابھی وہ دونوں گھر میں داخل ہی ہوئے تھے جب لاونج سے کسی کی باتوں کی آواز آ رہی تھی۔

گھر میں کسی نے آنا تھا۔۔۔؟ حیام نے عارض سے سوال کیا تھا۔

معلوم نہیں عارض نے کندھے اچکائے تھے۔

حیام۔۔۔! ان کے مزید قریب آنے پر شامہ اس کے گلے لگی تھی۔

عارض ایک نظر اس کی جانب دیکھ کر رانم وحید سے مل کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

مگر اگلے ہی لمحے سیڑھیوں پر رکا تھا اور مڑ کر اس نے حیام کو دیکھا تھا۔

حیام روم میں آئیں۔۔۔ کہتے ہی عارض اوپر کی جانب بڑھ گیا تھا جبکہ شامہ اسے جاتا دیکھتی رہی تھی۔

آؤ شامہ بیٹھو رانم وحید نے پیار سے اسے اپنے پاس بلایا تھا۔

ماشاءاللہ آنی حیام پہلے سے کافی ہیلدی ہو گئی ہے۔

ہاں بیٹا امید سے ہے ناں اس سے بھی کافی فرق پڑا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شامہ کے گلے میں گلٹی ابھری تھی۔

دس منٹ بعد حیام واپس نیچے آئی تھی اس کا چہرہ سرخ تھا اور یہ بات شامہ نے نوٹ کی تھی۔

خالہ جان کھانا بنا ہوا ہے یاں میں بنا دوں۔۔۔؟

نہیں بیٹا کھانا بنا ہوا ہے آپ اور عارض کھالو ہم سب کھا چکے ہیں۔

اوکے کہتے ہی وہ دوبارہ سیڑھیوں کے پاس گئی تھی۔

عارض۔۔۔!

عارض۔۔۔!

حیام عارض کو آوازیں دے رہی تھی دو منٹ میں ہی وہ نمودار ہوا تھا۔

جی مسز عارض وہ ریلنگ سے جھانکتا بولا تھا۔

کب سے آوازیں دے رہی ہوں آپ کو۔۔۔

معافی جناب۔۔۔! عارض اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتا بولا تھا۔

فوراً نیچے آئیں آکر کھانا کھائیں۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

جو حکم۔۔۔! کہتے ہی عارض دو دو سیڑھیاں پھلانگتا نیچے آیا تھا۔

شامہ کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ دونوں کچن میں داخل ہوئے تھے۔

حیام کھانا گرم کر رہی تھی جبکہ عارض سب چیزیں میز پر سیٹ کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ شخص جو کبھی اٹھ کر پانی کا گلاس تک نہیں پیتا تھا آج وہ کیسے اپنی بیوی کی محبت میں اس کے ساتھ کیچن میں کھڑا کام کر رہا تھا۔

کھانا کھا کر حیام کافی بنانے لگ گئی تھی جبکہ عارض کمرے میں چلا گیا تھا۔

بظاہر وہ رانم وحید کے ساتھ بات چیت کر رہی تھی مگر اس کا سارا دھیان عارض کی جانب تھا۔

آج بھی اس کے دل میں اس شخص کی محبت موجود تھے وہ کم نہیں ہوئی تھی بلکہ کسی ناصور کی طرح اس کے وجود میں پھیلتی جارہی تھی۔

آنی میں کچھ دیر ریسٹ کرلوں۔۔۔؟ عارض کو اوپر جاتا دیکھ وہ رانم وحید سے بولی تھی۔

ہاں بیٹا جاؤ۔۔۔! شامہ کو کہتے وہ بھی وہاں سے اٹھ گئیں تھیں۔

اوپر جا کر وہ عارض کے کمرے کے کھلے دروازے کے سامنے جا کر رکی تھی۔

اندر عارض دوسری جانب منہ کیے کھڑا تھا۔

وہ قدم قدم چلتی اندر کی جانب بڑھی تھی۔

کسی احساس کے تحت عارض مڑا تھا تو اس نے اپنے سامنے شامہ کو پایا تھا۔

عارض کی شرٹ کے بٹن کھلے تھے شامہ کی نگاہیں اس کے سینے پر آ ٹکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے دانت پیس کر فوراً بٹن بند کیے تھے۔

وہ لڑکی حیام نہیں تھی جو اس کی شرٹ کے کھلے دو بٹنوں کو دیکھ کر بھی اسے بند کرنے کا کہتی تھی۔

اس وقت اس کے سامنے کھڑی وہ مغربی لڑکی تھی۔

جہاں ہر دوسرا انسان لباس کے ہوتے ہوئے بھی بے لباس گھومتا تھا۔

کوئی کام تھا شامہ۔۔۔؟ عارض کے تاثرات پتھریلے تھے۔

عارض مجھے آپ کا نام چاہیے تھا۔

شامہ ہوش میں تو ہو کیا بول رہی ہوں عارض دو قدم پیچھے ہوا تھا۔

پلیز عارض میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں مجھے لگا تھا میں پاکستان سے چلی جاؤں گی تو آپ کی محبت کو اپنے دل سے نکالنے میں کامیاب رہوں گی۔

مگر مجھ سے نہیں ہو رہا عارض۔۔۔ کہتے ہی اس نے عارض کی شرٹ کا کالر دبوچا تھا۔

شامہ۔۔۔! عارض نے اس کو خود سے دور جھٹکا تھا۔

عارض میرے ساتھ ایسے مت کریں میں مر جاؤں گی۔

شامہ۔۔۔! عارض کا ہاتھ ہوا میں بلند ہوا تھا مگر وہ خود پر قابو کر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں شادی شدہ ہوں مگر شاید تم نہیں جانتی کہ اب ہماری زندگی مکمل ہونے والی ہے۔

میں اور حیام والدین بننے والے ہیں۔

جانتی ہوں۔۔۔!اس نے سر جھکا کر بولا تھا۔

پھر اس بکواس کا مطلب۔۔۔؟وہ دھاڑا تھا۔

یہ بکواس نہیں ہے سچ ہے میں واقعی آپ سے بے انتہا۔۔۔

شٹ اپ شامہ۔۔۔!ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب عارض دھاڑا تھا۔

عارض کے تاثرات دیکھ کر اس کا حلق خشک ہوا تھا۔

اس سے پہلے حیام کمرے میں آتی اور اس کی کوئی فضول بات سنتی عارض نے اسے بازو سے پکڑ کر کمرے سے باہر نکالا تھا اور اس کے منہ پر دروازہ بند کر دیا تھا اور پھر ایک گہرا سانس لے کر واشروم کی جانب بڑھ گیا تھا۔

وقت گزرتا جارہا تھا آج حیام اور عارض کا ولیمہ اور افشاں اور عالیان کا نکاح تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس سارے عرصے میں شمامہ کئی بار عارض سے اپنی محبت کا اظہار کر چکی تھی مگر عارض کا ہمیشہ ہی کافی سخت رد عمل ہوتا تھا۔

پہلے افشاں اور عالیان کا نکاح ہوا تھا اس کے بعد حیام کو سٹیج پر لا کر بیٹھا یا گیا تھا۔

وہاں موجود لوگوں میں صرف ایک ہی انسان تھا جو محبت کی آگ میں سلگ رہا تھا۔

شمامہ حیام کو عارض سے دور نہیں کرنا چاہتی تھی بس اپنی محبت کو حاصل کرنا چاہتی تھی۔

فنکشن کے بعد وہ سب حال کے باہر موجود تھے۔

عارض مسکرا کر دروازہ کھول رہا تھا اور حیام قدم قدم اس کی جانب بڑھ رہی تھی۔

ان دونوں کی زندگیوں کا یہ ایک یادگار دن تھا۔

ایک دوسرے کے سنگ بہت سی خوشیاں سمیٹے وہ اپنی منزل کی جانب گامزن ہوئے تھے۔

حیام اور عارض کے نکلتے ہی زین زری کو چھوڑنے چلا گیا تھا جبکہ ارمان نور کو اور عالیان افشی کو۔۔۔

زین گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ زری خاموشی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

پھر ایک دم وہ زین کی جانب گھومی تھی۔

زین کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔۔۔باہر کی جانب دیکھتے زین نے جواب دیا تھا۔

زین پھر آپ مجھ سے ٹھیک سے بات کیوں نہیں کرتے۔۔۔؟

آپ کو نہیں معلوم کیوں نہیں کرتا۔۔۔؟

زین نے ایک جانب گاڑی روکی تھی۔

ززززین ن ن۔۔۔!زری اٹکتے ہوئے بولی تھی۔

آپ کو مرنے کے لیے بس چائے ہی ملی تھی۔۔۔۔وہ ایک دم دھاڑا تھا۔

آپ نے کسی ایک کے بارے میں نہیں سوچا۔۔۔؟

زری نے خالی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

آپ کو وہ چائے میں نے دی تھی زری۔۔۔آپ سوچ بھی نہیں سکتی میں کس اذیت میں گزارا ہوں۔۔۔زین نے اپنا سر تھاما تھا۔

آپ خود بتائیں زین میں کیا کروں۔۔۔؟زری پسماندہ سی آواز میں بولی تھی۔

زری ایک چھوٹی سی بات پر آپ نے یہ سب کیا۔۔۔؟اس کا لہجہ قدرے نرم تھا۔

چھوٹی سی بات نہیں تھی یہ زین۔۔۔!زری کی آنکھوں میں نمی اتری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے میرے کردار کی دھجیاں---

شٹ اپ زری---!زین کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے تھے۔

کردار کی دھجیاں وہ تھی جو آپ نے حیام بھابھی یا افشی بھابھی کو کہہ کر اڑائی تھی مگر ان کا ظرف بہت بڑا ہے نہیں بلکہ ان کے ظرف سے زیادہ ان کی آپ سے محبت بڑی ہے---

زری ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

زری چائے دو محبت کرنے والوں کو جوڑتی ہے---

میں جو اسی چائے کے زریعے آپ سے جڑنا چاہتا تھا---

میری قسمت---!زین تلخی سے ہنسا تھا۔

زری کی آنکھوں سے آنسوں اس کے گالوں پر بہے تھے۔

اگر واقعی اس ایک کپ چائے کی وجہ سے آپ مجھ سے دور ہو جاتی تو میں مر جاتا زری---

زین ن--!زری نے تڑپ کر اسے پکارا تھا۔

آپ کی یہ جو گلاسز ہیں جن سے لوگ آپ کے مطابق نفرت کرتے ہیں ناں زین نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ان سے مجھے عشق ہے---

مجھے ان کے پیچھے چھپی ان آنکھوں سے عشق ہے---

زین العابدین کو آپ اسی طرح اچھی لگتیں ہیں۔

مگر سب---زری نے اپنے گالوں سے آنسو صاف کیے تھے۔

آپ کو سب سے نہیں ہم سے مطلب ہونا چاہیے ہم آپ کے بارے میں کیا سوچتے ہیں ناں کہ لوگ---

زین ایک بار پھر اس کی نم آنکھوں میں جھانکتا بولا تھا۔

ہم سب کو آپ بہت عزیز ہیں آئیندہ کبھی خود کو نقصان مت پہنچائیے گا۔

یہاں کوئی خاص اور عام نہیں ہوتا اور خاص انسان کو دیکھنے والی نظر بناتی ہے اور میری نظروں میں آپ بہت خاص ہیں زری---

زین نے نرمی سے اس کے آنسوں صاف کیے تھے۔

وہ کب ان میں آنسوؤں کو برداشت کر سکتا تھا۔

کیا آپ واقعی مجھ سے محبت کرتے ہیں---زری نے اس کی جانب دیکھ کر پوچھا تھا۔

نہیں میرے پڑوس میں ایک لڑکی رہتی ہے اس سے کرتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

زری نے نم آنکھوں اور سرخ ہوتی ناک سے اسے گھورا تھا۔

اس عام سے لڑکی کے ساتھ آپ اپنی ساری زندگی گزار لیں گے۔۔۔؟زری نے زین سے سوال کیا تھا۔

ہمیشہ۔۔۔!زین نے مسکرا کر یک لفظی جواب دیا تھا جس پر زری بھی مسکرا دی تھی۔

زین آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی تھی زری نے اس سے سوال کیا تھا۔

محبت۔۔!

مجھے آپ سے محبت ہونے سے پہلے آپ کی عادت ہوئی تھی اور پھر وہ کب محبت میں بدل گئی معلوم ہی نہیں ہوا۔

جانتی ہیں جب آپ کے لیے احمد بلال کا رشتہ آیا تھا تب مجھے اچھا نہیں لگا تھا۔

میرا دل کیا تھا کہ آپ کو کہوں کہ اس رشتے سے منع کر دیں میں آپ کو کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔

شاید۔۔۔!زری نے کندھے اچکائے تھے۔

شاید نہیں زری یقیناً۔۔۔زین کے لہجے نے اسے بہت کچھ باور کروا دیا تھا۔

باقی کا ان کا سفر ہنسی خوشی طے ہوا تھا دلوں کی عداوتیں مٹ گئی تھی اور محبت کی کونپلیں اپنی پوری شان اور خوبصورتی سے پھوٹی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

ارمان۔۔۔!نور نے ارمان کو مخاطب کیا تھا۔

جی نور۔۔۔؟اس نے ایک نظر نور کی جانب دیکھا تھا جو اس کی گاڑی میں موجود ساونڈ سسٹم کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی۔

آپ کو پتا ہے۔۔۔نور نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔

مجھے کیسے پتا ہو گا جب تک آپ بتائیں گی نہیں ویسے بھی میرے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو چکی ہے۔۔۔

ارمان نور کو دیکھ کر شرارت سے بولا تھا۔

وہ کیوں۔۔۔؟نور نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائی تھیں۔

کیوں ارمان جاوید مغل کی ہر سوچ نور العین سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہو جاتی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

افف ارمان۔۔۔!

وہ جھنپی تھی جبکہ گاڑی میں ارمن کا قہقہہ گونجا تھا۔

پلیز تنگ مت کریں اور سنیں ناں۔۔۔

جی جناب آپ حکم کریں بندہ حاضر ہے۔اس کے لہجے میں اب بھی شرارت تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایک ہوتا ہے پہلی نظر کا عشق---

جو مجھے بالکل بھی آپ سے نہیں ہوا تھا اپنا ہاتھ ہلا ہلا کر نور اپنی ہی دھن میں بول رہی تھی۔

ارمان نے ایک سنجیدہ نظر اس پر ڈالی تھی۔

میں شروع شروع میں آپ سے بہت چڑ جاتی تھی مگر---

مگر پھر پتا نہیں کون سی چیز تھی جس کی وجہ سے میں آپ کی جانب اٹریکٹ ہوتی چلی گئی۔

ارمان نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا۔

مجھے ایک بات تو بتائیں---!اب نور پورا اس کی جانب گھومی تھی۔

آپ سو پوچھیں---ارمان نے اسی سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔

آپ میں واقعی کوئی اٹریکٹیو بات ہے یاں پھر---نور نے اپنی بات آدھی چھوڑ دی تھی۔

یاں پھر---؟ کہتے ہی ارمان نے اسے گھورا تھا۔

یاں پھر آپ نے مجھ سے بدلہ لینے کے لیے مجھ پر کوئی جادو وادو کروایا تھا۔

ارمان کو اپنا سر چکراتا محسوس ہوا تھا نور کی اس بات پر۔

Posted On Kitab Nagri

اگر جادو ہی کروانا ہوتا ناں تو پہلی ملاقات والے دن ہی آپ پر جادو کروا کر آپ کو اپنے قدموں میں گرا چکا ہوتا۔۔۔ارمان سنجیدہ سا بولا تھا۔

اچھا جی اور آپ کو لگتا ہے میں گر جاتی۔۔۔نور کی کھکھلاہٹ گونجی تھی۔

ویسے نور آپ نے میرے ساتھ جو جو بھی کیا ہے ناں کبھی کسی نے مذاق میں بھی وہ نہیں کیا میرے ساتھ۔۔۔

یہ میرا اسویگ ہے۔۔۔!نور اپنی گردن اکڑا کر بولی تھی۔

جی جی بالکل آپ کی انہیں اداؤں پر تو مر مٹے ہیں ہم۔۔۔نور کی جانب دیکھ کر مسکراتے ارمان بولا تھا۔

انہی چھوٹی چھوٹی شرارت بھری باتوں میں ان کا سفر تمام ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ولیمے کے بعد حیام دو دن حیات ہاؤس میں رکی تھی۔

ابھی عارض اسے لے کے گھر پہنچا تھا۔اس نے گاڑی مین گیٹ کے سامنے روکی تھی۔

اتنے میں شامہ بھی کہیں جانے کے لیے گیٹ کھول کر باہر نکلی تھی۔

ارے شامہ کہیں جا رہی ہو۔۔۔؟گاڑی سے باہر نکلتے ہی حیام نے اس سے پوچھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں وہ۔۔۔

اسے دوران شامہ کی نظر ایک منظر پر آکر رکی تھی۔

وہ فوراً بھاگتی ہوئی حیام کی جانب بڑھی تھی اس نے پانچ قدم کا فاصلہ دو قدم میں تہہ کیا تھا اور حیام کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔

اس لمحے وہ جانتی تھی وہ کیا کرنے جا رہی ہے اور یہ بھی جانتی تھی کہ عارض احمد وہاب کبھی اس کا نہیں ہو گا وہ اپنی آخری سانس تک حیام کا ساتھ نبھائے گا۔

جیسے ہی وہ حیام کے سامنے کھڑی ہوئی تھی وہاں فائیر کی آواز گونجی تھی۔

اگلے ہی لمحے شامہ اپنے پورے قد کے ساتھ زمین بوس ہوئی تھی۔

شامہ۔۔۔!

اس وقت شامہ کے سفید کپڑے اس کے خون سے رنگ چکے تھے۔

شامہ۔۔۔! حیام گھٹنوں کے بل اس کے پاس بیٹھی تھی اور فوراً اس کا سر تھاما تھا۔ عارض بھی اس کے پاس آیا تھا۔

وہ بے یقین نظروں سے شامہ دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض گاڑی میں ڈالیں اسے دیکھ کیا رہے ہیں۔

شامہ نے ایک نظر حیام کو دیکھا تھا اور پھر عارض کو وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کتنے مکمل تھے۔

اب تو ان کا دامن بھی اولاد کی خوشی سے بھرنے والا تھا۔

ان کی زندگیوں میں شامہ قاسم کی کوئی بھی جگہ ناں تھی۔

عارض فوراً اسے اٹھانے کے لیے جھکا تھا۔

محبت کا حق ادا ہوا۔۔۔ شامہ عارض کی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔

ایک لمحے کو دونوں کی آنکھوں کا تصادم ہوا تھا۔

ایک کی آنکھیں محبت کے جذبات سے بھریں تھی تو دوسرے کی ہر جذبے سے خالی۔

خاموش رہو شامہ۔۔۔!حیام نے اسے سختی سے ڈپٹا تھا اور پھر۔۔۔

پھر ایک سسکی کی دیر تھی شامہ قاسم کا وجود عارض احمد وہاب کی بازوں میں ساکت ہوا تھا۔

آنکھیں کھلی تھیں جن سے وہ عارض کو دیکھ رہی تھی سینے پر رکھا ہاتھ نیچے ڈھلک گیا تھا۔

شامہ۔۔۔!عارض اور حیام ایک ساتھ بولے تھے مگر وہ وجود ہر فکر سے آزاد تھا۔

شامہ نے اپنی محبت کی محبت کو اپنی جان دے کر حیات بخشی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

خوشگواریت کاماحول سوگواریئیت میں بدل گیا تھا۔

شامہ کے ساکت وجود کو گھر لایا گیا تھا۔

پھر اس کا کفن دفن کر کے اس کی ڈیڈ باڈی کو امریکہ بھیجا گیا تھا اس کے والدین کے پاس۔۔۔

وقت گزرتا جا رہا تھا۔

عارض نے پتا چلا لیا تھا کہ وہ گولی کس نے چلائی تھی۔

یہ ثنا ذیشان کا ہی کام تھا۔

اس نے اپنے کسی ملازم کو کہہ کر ایک پروفیشنل شوٹر حایر کروایا تھا اور اسے حیام کو مارنے کا ٹارگٹ دیا تھا مگر افسوس اس میں الٹا وہ خود ہی پھنسی تھی۔

وقت کے ساتھ ساتھ حیام چڑچڑی ہوتی جا رہی تھی آج بھی وہ لاونج میں بیٹھی برے برے منہ بناتی فروٹس کھا رہی تھی۔

خالہ مجھ سے نہیں کھائے جا رہے۔۔۔! حیام منہ بناتے بولی تھی۔

حیام اب پیٹو گی مجھ سے چپ کر کے کھاؤ رانم وحید نے اس کے سر پر چپت لگائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

خالہ ۔۔۔! حیام نے دوہائی دی تھی۔

چپ کر کے اسے ختم کرو حیام کو تنبیہہ کر تیں وہ کچن میں چلی گئیں تھیں۔

تین بجے کے قریب عارض گھر آیا تو حیام کمرے میں منہ پھولا کر بیٹھی ہوئی تھی۔

کیا بات ہے زندگی منہ کیوں پھولا یا ہوا ہے ۔۔۔؟ عارض ابھی فریش ہو کر آیا تھا جب حیام اس کی طرف سے اپنا رخ موڑ گئی تھی۔

آپ کی یونیورسٹی ختم ہو گئی ہے تو اب آپ اپنا سارا وقت بزنس کو دیتے ہیں صبح کو گئے شام کو آتے ہیں میں سارا دن گھر میں بور ہو جاتی ہوں اوپر سے میرے سارے ناولز بھی بابا کے گھر پڑے ہیں اس کا مزید منہ پھولا تھا۔

تو میری زندگی سارا دن مما گھر ہوتیں ہیں ان سے باتیں کیا کریں ناں ۔۔۔!

کرتی ہوں ناں اب ان کے ساتھ شرارتیں تو نہیں کر سکتی ناں میں ان کو کہتی ہوں خالہ مجھے چنا چاٹ یا گول گپے کھانے ہیں تو وہ مجھے ڈانٹ دیتیں ہیں ۔۔۔

عارض کو اس کے انداز پر ہنسی آئی تھی مگر وہ کنٹرول کر گیا تھا وہ اپنی شامت بالکل بھی نہیں بلوانا چاہتا تھا۔

اچھا ہم ایک کام کرتے ہیں کل آپ کی مما کی طرف چلتے ہیں اور وہاں سے آپ کے سب ناولز لے آئیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں ناں آج ہی چلتے ہیں۔۔۔وہ خود سے ایک دم کھڑی ہوئی تھی۔

آج نہیں ناں حیام کل چلیں گے۔۔۔کہتے ہی عارض سٹڈی روم میں گم ہوا تھا۔

حیام اس کے پیچھے سٹڈی روم میں گئی تھی مگر اس نے دروازے کی آواز سنتے ہی ایک دیوار کے سامنے پر دے برابر کیے تھے۔

آپ مت جائیں میں خود ہی جارہی ہوں۔اس وقت وہ ضد میں آگئی تھی۔

وہ ضدی بچی کی طرح بس اپنی بات منوانا چاہتی تھی۔

حیام پلیز ناں زندگی کل چلیں گے۔۔۔میں آپ سے ناراض ہوں اور میں جارہی ہوں ماما کے گھر۔۔۔

حیام۔۔۔!عارض نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی مگر وہ کہاں رکنے والی تھی۔

ارے حیام بیٹا۔۔۔!حیام قدم قدم چلتی لاونج میں داخل ہوئی تھی تو ایمان بیگم خوشی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔

اسلام علیکم مما۔۔۔!حیام ان کے گلے لگی تھی۔

آپی۔۔۔!کچن سے نکلتی گل بھی چیخی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے گلے مل کر حیام جب دور ہوئی تو بولی۔

مما میں اپنے روم میں جا رہی ہوں اور گل میری پیاری بہن مجھے ایک کپ چائے بنا دو۔

خبر دار گل۔۔۔! ایمان بیگم نے اسے ٹوکا تھا۔

مما۔۔۔گل کچھ کہنے والی تھی جب ایمان بیگم ں و لیں۔

حیام کو فریش جوس بنا کر اس کے کمرے میں دے کر آؤ۔

مما پہلے خالہ اور اب آپ بھی۔۔۔اس نے برا سا منہ بنایا تھا۔

رات کے گیارہ بج رہے تھے۔

حیام اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی جب باہر سے ہارون کے بولنے کی آواز آئی تھی وہ شاید کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔

وہ اسے اگنور کر کے اپنی جگہ پر لیٹی رہی تھی۔

پھر ایک دم اس نے اپنے کمرے کا بالکونی والی طرف کا دروازہ کھلنے کی آواز سنی تھی۔

گل پلیز یار مجھے ابھی بہت نیند آ رہی ہے کل بات کریں گے۔

اسی لمحے وہ دروازہ بند ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حیام نے رخ موڑ کر دیکھا تھا مگر اس کی آنکھیں حیرت سے کھلیں تھیں۔

آپ۔۔۔؟وہ حیران ہی تو تھی اسے اپنے سامنے دیکھ کر۔

کیوں میں یہاں نہیں آسکتا کیا۔

وہ ایک نظر میں اس کا جائزہ لیتے بولا تھا۔

جائیں مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔حیام نروٹے انداز میں بولی تھی۔

مگر میں تو آپ کو لینے آیا ہوں۔

میں نہیں جاؤں گی سمجھے آپ۔۔۔

اپنا کمفرٹر ایک جانب پھینک کر وہ بیڈ پر ہی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

اس نے کمفرٹر اس انداز میں پھینکا تھا کہ وہ آدھا زمین پر بچھے کارپیٹ کو سلامی پیش کر رہا تھا۔

مگر میں تو آپ کو لے کر جاؤں گا۔۔۔عارض نے اس کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

ادھر ہی رہیں۔۔۔حیام نے ایک تکیہ اٹھا کر اسے مارا تھا۔

بالکل بھی نہیں۔۔۔عارض مزید قریب آیا تھا۔

حیام نے دوسرا تکیہ بھی اسے اٹھا کر مارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چپ چاپ نیچے اتریں اور چلیں میرے ساتھ نہیں تو۔۔۔عارض بھی اس کے مقابل جا کھڑا ہوا تھا۔

نہیں تو کیا۔۔۔؟حیام بھی اس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔

نہیں تو اٹھا کر لے جاؤں گا آپ کو اور یہ بھی لحاظ نہیں کروں گا کہ اگر کسی نے دیکھ لیا تو کیا سوچے گا۔

عارض۔۔۔!حیام دبا دبا چلائی تھی۔

اس دوران بیڈ کی ساری چادر بھی اکٹھی ہو گئی تھی۔

دھمکی دے رہیں ہیں آپ مجھے۔۔۔حیام نے اسے گھورا تھا۔

بالکل بھی نہیں زندگی۔۔۔عارض کے لہجے میں شرارت آسموئی تھی۔

چلیں میرے ساتھ عارض بیڈ سے نیچے اترا تھا۔

بالکل بھی نہیں جاؤں گی۔

نہیں جاؤں گی کی بچی۔۔۔ پیچھے مڑ کر عارض نے اسے اپنی کمر پر اٹھا لیا تھا۔

عارض۔۔۔!وہ دبا دبا چلائی تھی۔

عارض نے احتیاط سے اسے نیچے اتارا تھا۔

چلیں گی اب میرے ساتھ۔۔۔عارض نے اس سے سوال کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی نہیں صبح چلیں گے۔۔۔

اوکے پھر آئیں سیٹینگ ایریا میں چلتے ہیں۔عارض اس کا ہاتھ تھام کر کمرے سے باہر نکلا تھا۔

کھانا کھایا تھا آپ نے حیام کو اپنے پاس بیٹھاتے عارض نے سوال کیا تھا۔

جی مگر اب دوبارہ بھوک لگ رہی ہے۔

پیزا کھائیں گی۔۔۔؟عارض نے اس سے سوال کیا تھا۔

سچ۔۔۔!حیام خوش ہوئی تھی۔

مچ۔۔۔!عارض نے آنکھوں میں محبت لیے اپنی پاگل سی بیوی کو دیکھا تھا۔

پھر ہارون اور گل کے لیے بھی منگوائیں اور ساتھ میں۔۔۔حیام کا فرمائیشی پروگرام شروع ہو چکا تھا۔

دن کے دس بج چکے تھے گل ہارون اور حیام میں سے کوئی بھی اٹھ کر نیچے نہیں آیا تھا۔

ایمان بیگم اوپر کی جانب بڑھیں تھیں۔انہوں نے سب سے پہلے حیام کے کمرے کا ہینڈل گھومایا تھا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر ان کی جان پر بنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

کمفرٹر اور تکیے زمین بوس تھے اور بیڈ کی چادر اپنی حالت پر ماتم کر رہی تھی۔

وہ فوراً ہارون کے کمرے کی جانب بڑھی تھیں۔

وہاں بھی کوئی نہیں تھا مگر سب سلیقے سے سیٹ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور اسی طرح کا حال گل کے کمرے کا بھی تھا۔

وہ واپس نیچے کی جانب جانے لگیں تھی جب رکیں تھیں۔

سیٹینگ ایریا کے پردے برابر تھے۔

ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ فوراً اس جانب بڑھیں تھی اور پردا ہٹایا تھا۔

اگلے ہی لمحے ان کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

وہ چاروں دنیا سے بے خبر وہاں سو رہے تھے۔

حیام عارض کے بازو پر سر رکھے سو رہی تھی جبکہ اس کا ہاتھ عارض کے سینے پر دھرا ہوا تھا۔

ان کے دوسری طرف ہارون اور گل تھے۔

گل ہارون کے پیٹ کو تکیہ سمجھ کر سر رکھے سو رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عارض۔۔۔!

حیام۔۔۔!

گل۔۔۔!

ہارون۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

ایمان بیگم نے ان چاروں کو باری باری آواز دی تھی۔

ان کے آواز دینے پر وہ سب ہلے بھی نہیں تھے۔

عارض ایمان بیگم نے پیار سے اس کے بال سہلاتے اسے آواز دی تھی۔

ان کے آواز دینے اور بال سہلانے سے وہ ایک دم اٹھا تھا۔

عارض نے فوراً حیام کے سر کے نیچے سے اپنا بازو نکالا تھا اور اسے خود سے دور کیا تھا۔

اس اچانک افتاد پر حیام کا ہاتھ ہارون کے منہ پر لگا تھا اور سر زمین پر۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو عارض کون سی چڑیل دیکھ لی ہے آپ نے۔۔۔

حیام اٹھیں۔۔۔!عارض نے اسے ہلایا تھا جس پر وہ کسمسائی تھی۔

عارض نے اسے دوبارہ سے ہلایا تھا مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔

تیسری بار جب عارض نے اسے ہلایا تھا اس نے غصے سے اس کی جانب منہ کیا تھا۔

کیا ہے سونے۔۔۔ مگر ایمان بیگم کو دیکھ کر اس کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے تھے۔

وہ فوراً اٹھ بیٹھی تھی۔

حیام کا ہاتھ منہ پر پڑنے پر ہارون نے اس کا ہاتھ پیچھے کو پھینکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہارون اٹھ جاؤ۔۔۔ایمان بیگم نے اسے آواز دی تھی۔

جبکہ اس دوران گل بھی اٹھ گئی تھی اور وہ جی بھر کر حیام کی طرح شرمندہ ہوئی تھی۔

ہارون اٹھ جائیں۔۔۔گل نے ہارون کو اٹھایا تھا۔

ہائے مسز ہارون احمد آج کیسے آپ کی آواز میں چاشنی گھل گئی اگے پیچھے تو آپ جب آتیں ہیں آپ میں سے لاوا ابل رہا ہوتا ہے۔

ایمان بیگم نے اپنی ہنسی چھپائی تھی جبکہ گل جی بھر کے شرمندہ ہوئی تھی۔

حیام نے جھک کر اسے ایک لگائی تھی جبکہ عارض نے اسے ایک جھٹکے کے ساتھ اٹھا کر کھڑا کر دیا تھا۔

ہارون ایک دم ہڑبڑایا تھا۔

ایمان بیگم نے ان چاروں کو دیکھا تھا جن کے چہروں پر شرمندگی صاف ظاہر تھی۔

خالہ جان میں چلتا ہوں آفس سے لیٹ ہو جاؤں گا۔۔۔کہتے ہی عارض نے باہر کا رخ کیا تھا۔

حیام نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

خبردار ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو ان کی غصے بھری آواز پر عارض تھوک نگل کر وہی کھڑا ہو گیا تھا۔

مما میں ناشتہ بناتیں ہوں آؤ گل چلیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

خبر دار یہاں سے ہلیں تو۔۔۔

وہ دونوں جہاں تھیں وہیں رک گئیں تھی۔

مما پھر میں جاؤں۔۔۔؟ہارون نے معصومیت سے پوچھا تھا۔

کیوں بیٹا جی آپ ملک کے پرائم منسٹر ہیں۔۔۔؟ایمان بیگم نے اسے گھورا تھا۔

اب ان چاروں کو ان کی ڈانٹ سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔

یہاں کیوں سوئے ہوئے تھے سب ایمان بیگم کی جانب سے پہلا سوال آیا تھا۔

وہ مما ہم پارٹی کر رہے تھے پتا ہی نہیں چلا کب یہی لڑک۔۔۔

میرا مطلب سو گئے۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ایمان بیگم کی گھوری پر اس نے اپنا لفظ درست کیا تھا۔

چلو پارٹی کی۔۔۔ اس کے بعد میری بیٹی اور بہو سے اتنا نہیں ہوا اپنے اپنے شوہروں کو کمرے میں لے جائیں۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مگر نہیں مہارانیاں تو ایسے اپنے شوہروں پر لدی سو رہیں تھیں جیسے پھولوں کی سیج پر سو رہی ہوں۔

وہ مما۔۔۔اب ایسے تو نہ کہیں حیام کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

اور بیٹا جی آپ کیا کہہ رہے تھے روز گل جب اٹھانے آتی ہے تو اس میں سے لاوا نکل رہا ہوتا ہے۔

ہارون کا منہ کھل گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مما۔۔۔!میں نے ایسا کب کہا۔

ایک لگا کر بتاؤں کب کہا کے بچے۔

ایمان بیگم کی بات پر ہارون نے اپنے کان کھجائے تھے۔

ان کو خاصا شرمندہ کرنے کے بعد ایمان بیگم ان کو دس منٹ میں فریش ہو کر نیچے آنے کا کہہ کر وہاں سے چلی گئیں تھیں۔

اگلے کچھ ماہ وقت پر لگا کر اڑا تھا۔

اس وقت سب ہسپتال کے کوریڈور میں موجود تھے۔

عارض ادھر سے ادھر بار بار چکر لگا رہا تھا۔

عارض تمھارے اس طرح چکر کاٹنے سے ڈاکٹر جلدی باہر تو نہیں آجائے گی۔

عارض کی پریشانی دیکھ کر عیشل بولے بغیر نہیں رہ سکی تھی۔

آپی مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔عارض اس کے پاس بیٹھتا بولا تھا۔

کچھ بھی نہیں ہو گا عارض۔۔۔!عیشل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کے کان میں حیام کے کچھ دن پہلے کہے جانے والے الفاظ گونجے تھے۔

عارض اگر بچے کی پیدائش کے دوران مجھے کچھ ہو گیا تو آپ کیا کریں گے۔۔۔؟

حیام۔۔۔!عارض نے اسے سختی سے ٹوکا تھا۔

کچھ بھی نہیں ہو گا آپ کو۔۔۔ سمجھیں آپ اور اب ایسی کوئی بھی فضول بات مت کریئے گا۔

منظر ہوا میں تحلیل ہوا تھا اتنے میں ڈاکٹر باہر آئی تھی۔

عارض فوراً اٹھ کر ڈاکٹر کی جانب بڑھا تھا۔

مبارک ہو اللہ نے آپ کو دو رحمتوں سے نوازا ہے۔

ڈاکٹر کی بات پر سب کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی مگر عارض کے چہرے پر خوشی کی رمق کے ساتھ ساتھ فکر بھی تھی۔

ڈاکٹر میری وائف۔۔۔؟عارض نے سوال کیا تھا۔

وہ بالکل ٹھیک ہیں الحمدللہ کچھ دیر بعد آپ سب ان سے مل سکتے ہیں۔

عارض کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔۔

اس کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو رب کا شکر ادا کرنے میں مصروف تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ ہی دیر بعد نرسیز دونوں بچیوں کو باہر لے کر آئیں تھیں مگر عارض نے ایک نظر بھی ان کو نہیں دیکھا تھا وہ پہلے حیام سے ملنا چاہتا تھا۔

جب انہیں حیام سے ملنے کی اجازت ملی تھی تو وہ سب سے پہلے اس سے ملنے گیا تھا۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر حیام نے گردن موڑ کر اس جانب دیکھا تھا اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

عارض قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا تھا اور اس کے سر پر پیار کیا تھا۔

کیسی ہیں آپ زندگی۔۔۔؟ عارض نے اسے دیکھتے ہی سوال کیا تھا۔

الحمدللہ۔۔۔ یہ الفاظ تھے جو اس کی زبان سے ادا ہوئے تھے اور ساتھ ہی اس کی آنکھ سے ایک موتی ٹوٹا تھا۔

عارض کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ اس نے کس بات پر الحمدللہ بولا ہے اپنے ٹھیک ہونے پر یا بیٹیوں کی پیدائش پر۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عارض ہمارا بچا۔۔۔ حیام نے اٹھنے کے کوشش کی تھی جب عارض نے اسے کندھوں سے تھام کر لیٹے رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

عارض نے ایک بار پھر اس کا ماتھا چوما تھا۔

ہمارے دونوں بچے بالکل ٹھیک ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

حیام حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی مگر وہ اس کے قریب ہی بیٹھ گیا تھا۔

دونوں بچے۔۔۔؟ حیام کے سوال پر وہ مسکرایا تھا۔

جی اللہ نے ہمیں دو رحمتوں سے نوازا ہے۔

عارض کی بات پر حیام کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا تھا۔

درد تو نہیں ہو رہا آپ کو۔۔۔؟ عارض نے بیٹھتے ہی اس کا ڈرپ لگا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔

نہیں اب درد نہیں ہو رہا مگر پہلے تھا جب آپ میرے پاس نہیں تھے۔

اتنے میں دروازہ کھولا تھا۔

افشاں نور زری عالیان ارمان اور زین اندر آئے تھے۔

ایک بچی افشاں کے ہاتھ میں تھے تو دوسری ارمان کے نور اور زری کے ہاتھ میں فروٹس اور کھانے پینے کی مختلف چیزیں تھیں جبکہ عالیان اور زین کے ہاتھ میں پھول تھے۔

بھابھی یہ میں خاص طور پر آپ کے لیے بنوا کر لایا ہوں۔ زین اندر آتے ہی بولا تھا۔

شکریہ زین۔۔۔! زین نے پھول ایک جانب پڑے میز پر رکھ دیے تھے۔

یہ بتا اپنے پیسوں سے لایا ہے یا کسی کی دکان سے چوری کیے ہیں۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

استغفر اللہ عارض میں ایسا لگتا ہوں تجھے۔۔۔زین کو افسوس ہوا تھا۔

اب میں کیا کہوں عارض نے آنکھیں گھوامائیں تھیں۔

بھابھی لگتا ہے عارض کو یہ بچے نہیں چاہے تھے اس نے تو ابھی تک بچوں کی شکل بھی نہیں دیکھی۔

ارمان نے ایک بچی حیام کو تھمائی تھی۔

نہیں میں پہلے ان بچوں کی ماما سے ملنا چاہتا تھا۔

عارض حیام کی جانب دیکھتا بولا تھا جس نے افشاں کے ہاتھ سے دوسری بچی کو لیا تھا۔

وہ دونوں اپنے وجود کے ٹکڑوں کو محبت سے دیکھ رہے تھے۔

کچھ یاد آنے پر حیام نے عارض کی جانب دیکھا تھا۔

آپ کی وش پوری ہو گئی عارض۔

حیام کی بات پر وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔

شکریہ حیام میری زندگی کو مکمل کرنے کا۔۔۔

اہمم اہمم۔۔۔!عالیان نے اپنا گلا صاف کیا تھا۔

بھائی ابھی ہم سب یہی موجود ہیں ابھی زرہ اپنے جزبات کو کنٹرول میں رکھو۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے عالیان کو گھورا تھا۔

بھابھی میری پیاری بھانجی مجھے دیں۔۔۔زین نے حیام کے ہاتھ سے بچی کو تھاما تھا۔

کمینے انسان بھانجی نہیں بھتیجی ہے تیری۔۔۔عارض فوراً بولا تھا۔

نہیں حیام میری بہن ہے اس لیے میری بھانجی ہوئی۔

ویسے عارض بچوں کے نام سوچیں ہیں تو نے۔

نہیں عارض نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

اوکے پھر میں نام بتاتا ہوں۔

زین صوفے پر بیٹھتے بولا تھا۔

بالکل بھی نہیں میں نہیں چاہتا میری بچی تجھ جیسے نوٹنکی پر جائے۔

اوکے پھر ہم رکھ لیتے ہیں۔

اب کی بار زری نے عارض کے ہاتھ سے بچی تھامی تھی۔

ویسے تم بھی کسی ڈرامے سے کم نہیں ہو زری حیام نے اسے گھورا تھا۔

عارض بھائی یہ مجھے آپ کے جیسی لگ رہی ہے۔نور نے زری کے ہاتھ میں تھامی بچی کو دیکھ کر کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور یہ مجھے بھابھی جیسی۔۔۔زین بھی فوراً بولا تھا۔

ہاں تو ہماری ہی اولاد ہے ہم پر ہی جائے گی ناں۔۔۔

ویسے عارض ان میں سے بڑی کون سے والی ہے۔۔۔؟زین نے اس سے سوال کیا تھا۔

یہی جو تمھارے ہاتھ میں ہے۔

ہم ان کے نام رکھتے ہیں۔۔۔زین پرجوش سا بولا تھا۔

ساتھ ہی عارض نے زین کے ہاتھ سے بچی کو لیا تھا۔

میری پیاری بیٹی بالکل ایک کلی کہ طرح عارض نے اس کے دونوں گال چومے تھے۔

جس پر اس نے اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھیں کھول کر مسکراہٹ لیے اپنے بابا کو دیکھا تھا۔

میں ہمیشہ سے اپنی بیٹی کا نام عمائیہ رکھنا چاہتا تھا عمائیہ مطلب پھول۔۔۔

عارض نے ایک نظر حیام کی جانب دیکھا تھا۔

حیام اس کے دیکھنے پر مسکرا دی تھی اور عارض اس مسکراہٹ میں چھپی اجازت کو سمجھ گیا تھا۔

عارض نے اس کے کان میں اذان دینا شروع کی تھی اور پھر اس کو عمائیہ احمد وہاب کا نام دیا تھا۔

پھر اس نے وہ بچی حیام کو تھمائی تھی اور دوسری کو اٹھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا نام آپ بتائیں حیام۔۔۔عارض نے حیام کی جانب دیکھا تھا۔

انائیہ۔۔۔!حیام نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

عارض نے اس کے کان میں بھی اذان دی تھی اور اسے انائیہ احمد وہاب کا نام دیا تھا۔اور پھر اس کے دونوں گال باری باری چومے تھے۔

اس نے فوراً آنکھیں کھول کر عارض کے منہ کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا تھا جیسے اسے اپنے بابا کی یہ حرکت کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی۔

سب لوگ حیام سے باری باری ملے تھے۔اس کا کمرہ پھولوں سے بھر گیا تھا۔

ہارون عمائیہ کو تھامے صوفے پر بیٹھا تھا اس کے ساتھ ہی گل انائیہ کو تھامے بیٹھی تھی۔

گل یہ دیکھیں یہ بلکل میرے جیسی ہے ناں۔

ہارون۔۔۔!گل نے اس کو پکارا تھا۔

جی۔۔۔؟ہارون نے گردن موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

آپ کو زیادہ خوش فہمیاں نہیں ہیں۔۔۔گل نے اسے گھورا تھا۔

ان بچوں نے اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر آپ پر ہی تو جانا تھا ناں۔

Posted On Kitab Nagri

ہارون کا حیرت سے منہ کھل گیا تھا۔

اکلوتا ماموں ہوں مجھ پر بھی جاسکتی ہیں۔

استغفر اللہ ہم ایک ہی مصیبت کو جھیل سکتے ہیں میری معصوم اولاد کو خود پر ناں بھیجو اس سے پہلے گل کچھ بولتی عارض بولا تھا۔

باری باری یونہی سب کے ملنے کا سلسلہ شروع ہی رہا تھا۔

دن کا آغاز ایک روشن صبح سے ہوا تھا۔ حیام نے ایک نظر اپنے ساتھ لیٹے تینوں وجودوں پر ڈالی تھی وہ تینوں دنیا سے بے خبر گہری نیند میں سوئے ہوئے تھے۔

عارض کا بازو اس کے سر کے نیچے تھا اور اس کے ساتھ عمائیہ سوئی ہوئی تھی اور عمائیہ کے انائیہ سوئی ہوئی تھی۔

حیام نے انائیہ کی طرف تکیہ رکھا تھا اور فریش ہونے چلی گئی تھی۔

جب وہ فریش ہو کر آئی تھی تب تک عمائیہ اٹھ چکی تھی وہ عارض کا ناک کسی چوسنی کی طرح چوس رہی تھی اور وہ دنیا سے بے خبر سو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے فوراً اپنا فون تھام کر ان کی تصویر بنائی تھی اور پھر انسٹا گرام پر پوسٹ کی تھی۔

Little fairies with Baba

اور یہ کیپشن ڈالا تھا۔

پوسٹ کرنے کے دس منٹ بعد ہی زین کا کومنٹ آیا تھا۔

لگتا ہے ہماری شہزادی کو ایک جن کی ناک پسند آگئی ہے۔۔۔

ساتھ ہی ہستا ہوا ایموجی تھا۔

جی کیونکہ اس کا واسطہ ابھی اپنے ڈرامہ کنگ چاچو سے جو نہیں پڑا۔۔۔حیام نے فوراً رپلائی کیا تھا۔

بھابھی۔۔۔!اس کا فوراً کومینٹ آیا تھا۔

ایک ہستا ہوا ایموجی سینڈ کر کے حیام اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی۔

کیونکہ آج نور زری افشی ارمان عالیان اور زین نے ان کے گھر آنا تھا۔

ابھی کچھ ہی دن پہلے وہ دونوں اپنی بیٹیوں کے ساتھ اس گھر میں شفٹ ہوئے تھے جو حیام کے نام تھا اب ان کا ارادہ اسی گھر میں رہنے کا تھا۔

تین بجے کا وقت تھا سب لڑکے لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ سب لڑکیاں اوپر حیام کے کمرے میں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سب بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ عمائیہ اور انائیہ دونوں ہی سو رہی تھیں۔

تمھیں پتا ہے ہم سب پاکستان میں رہتے ہیں۔۔۔زری پر سوچ انداز میں بولی تھی۔

ہاں ہم سب کو پتا ہے کہ ہم سب پاکستان میں ہی رہتے ہیں زری۔۔۔حیام نے اپنی آنکھیں گھومائیں تھیں۔

یہاں پر لڑکیاں بیس اکیس سال انتظار کرتیں ہیں پتا ہے کس چیز کا۔۔۔حیام کو اگنور کر کے زری بولی تھی۔

کس چیز کا نور اور حیام نے تجسس سے پوچھا تھا۔

پتا نہیں اب یہ نمونی کون سا شگوفہ چھوڑنے والی ہے۔

افشی نے بس سوچا تھا کیونکہ کہہ کر کے اپنی شامت نہیں بلوانی تھی۔

زری ابھی کچھ بولنے والی تھی جب حیام نے اسے ٹوکا۔

ویسے زری ایک بات تو بتاؤ۔۔۔؟

کیا ان لڑکیوں میں ہم بھی شامل ہیں۔۔۔؟

تم لوگوں کا تو پتا نہیں میں تو شامل ہوں۔۔۔زری نے اپنے کندھے اچکائے تھے۔

تو میں کہاں تھی۔۔۔؟زری نے سوچنے کی بھرپور ایکٹنگ کی تھی۔

لڑکیاں بیس اکیس سال انتظار کرتیں ہیں۔۔۔نور بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم توچپ کروزری نے اسے ایک لگائی تھی۔

کب سے ہم تمھیں ہی سن کم برداشت زیادہ کررہے ہیں۔افشاں چڑھ کر بولی تھی۔

میری جان تم میں ابھی کہاں ہے حوصلہ مجھے برداشت کرنے کا۔

زری اس کی گردن میں اپنے بازوڈال کر کندھے پر سر رکھ گئی تھی۔

ہاں ہاں میرے بھائی کا حوصلہ ہو گا جو تمھیں ساری زندگی برداشت کرے گا۔۔۔

ہائے مجھے تو ابھی سے سوچ سوچ کر ہی زین پر ترس آرہا ہے۔حیام تھوڑا دکھی ہوتے بولی تھی۔

پہلے مجھے یہ بتاؤ زین کی شکل ہے کہ اس پر ترس کھایا جائے۔۔۔زری نے اپنی آنکھیں گھومائیں تھی۔

کیوں اب کیا خطا سرزد کردی میرے بھائی نے۔۔۔؟نور کب پیچھے رہنے والوں میں سے تھی۔

وہ پوری دنیا کو اپنے اشاروں پر نچانے والا بندہ ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کررہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اہمم اہمم کوئی یہ بھول رہاہے کہ ان کی پوری دنیااسی پر آکر ختم ہوتی ہے۔۔۔حیام شرارت سے بولی تھی۔

مطلب ہمارابھائی تمھیں اپنے اشاروں پر چلائے گا۔۔۔اب کی بار افشی بولی تھی۔

اور اس بات پر وہ دونوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر کھکھلائیں تھیں۔

مسز عالیان کیا آپ کو ایسا لگتاہے کہ میں ایساہونے دوں گی۔

کیوں تم کون سی ایسی توپ ہو جس کو دیکھ کر وہ بھیگی بلی بن جائے گے۔۔۔؟

حیام نے آئی بروا چکائی تھی۔حیام کی اس بات پر سب کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے بیویوں کے سامنے شوہر بھیگی بلی ہی ہوتے ہیں اتنا کہہ کر حیام کھکھلائی تھی۔

حیام تم ہمیں اپنا مت بتاؤ ہمیں پہلے ہی معلوم ہیں عارض بھائی تم پر دل و جان سے فدا ہیں۔

زری کی بات پر اب کی بار نور اور افشی کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

ویسے ہمیں حیام سے ٹریننگ لینی چاہیے اس نے کیسے عارض بھائی کو اپنے قابو میں کیا ہوا ہے۔

نور کی بات پر حیام نے اسے ایک چپت لگائی تھی۔

تم لوگ میری بات ہی نہیں سننا چاہتے زری منہ بنا کر بولی تھی۔

لڑکی کم کیا کرو یہ ڈرامے۔۔۔حیام نے اسے گھورا تھا۔

ایک دن تم لوگ مجھے اور میرے انہی ڈراموں کو بہت مس کرو گئی۔

زری سیریس انداز میں بولی تھی۔

کیوں تم کہاں دفع ہو رہی ہو۔۔۔؟افشی نے اسے گھورا تھا۔

ابھی تو کہیں نہیں جا رہی مگر کیا پتا زندگی ہے کچھ بھی ممکن ہے یہاں۔۔۔زری کا انداز اب بھی سیریس تھا۔

اوہو میری جان ہم تو مزاق کر رہے تھے تم تو سیریس ہی ہو گئی ہو۔۔۔نور نے پیار سے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھااب مسکے لگانابند کرواور میری بات سنو۔۔۔

جی جی محترمہ سنائیں ہم توکب سے سننے کو بے تاب بیٹھے ہیں عمائیہ تواپنی گود میں لیتے حیام بولی تھی۔

ہم لڑکیاں بیس اکیس سال انتظار کرتیں ہیں کہ ہم ہماری شادی ہو اور ہم ناردرن ایریاز میں گھومنے جائیں اپنے ان کے ساتھ۔۔۔زری تھوڑاشرماتے بولی تھی۔

اوہہ تو میڈم اس لیے شادی کرناچاہتیں ہیں تاکہ ناردرن ایریاز گھوم سکیں۔۔۔

حیام عمائیہ کو تھپکتے شرارت سے بولی تھی۔

نہیں میں چاہتی ہوں کہ ہم سب ساتھ جائیں۔۔۔زری پرجوش سی بولی تھی۔

کیاخیال ہے ہم سب چلیں۔۔۔؟زری نے فوراًان سے سوال کیاتھا۔

خداکاخوف کرولڑکی۔۔۔

میری معصوم ننھی جانوں پررحم کھاؤمیں توبالکل راضی نہیں ہوں۔ایسے ہی تمھارے انجوائے کے چکروں میں میری اولادبیمار ہوجائے گی۔

حیام نے اپنی دونوں بیٹیوں کو محبت سے دیکھاتھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چاروں اپنی باتوں میں مصروف تھیں جب کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تھی اور عارض دروازہ کھول کر اندر آیا تھا۔

میں اندر آسکتا ہوں اچھی لڑکیوں۔۔۔

آپ کا ہی کمرہ ہے عارض بھائی آپ اجازت کیوں لے رہیں ہیں۔۔۔ کہتے ہی افشی بیڈ سے اٹھی تھی۔

ارے بیٹھی رہیں میں بس پوچھنے آیا تھا کہ آج کھانے کا کیا سین ہے۔۔۔

کیا مطلب کیا سین حیام نے اسے گھورا تھا۔

ارے مطلب پیاری بیگم صاحبہ پیٹ میں چوہے بھوک سے مر جائیں گے ان کا کوئی علاج ہی کر دیں کہتے ہی عارض صوفے پر جا بیٹھا تھا۔

ویسے عارض بھائی میں ایک بات سوچ رہی تھی۔۔۔اس سے پہلے حیام کچھ کہتی زری بولی تھی۔

ارے واہ آج تو میری بہن نے سوچا ہے کچھ اچھا ہی سوچا ہو گا۔۔۔ اپنی ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتے عارض بولا تھا۔

جی میں یہ سوچ رہی تھی کہ آج کھانا بنانے کے لیے لیڈیز اویلیبل نہیں ہیں آج آپ سب کھانا بنائیں گے۔۔۔

ہم۔۔۔؟ دروازے سے اندر آتا زین بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی آپ ہی۔۔۔زری بھی اسے دیکھتے بولی تھی۔

سوچ لیں زری۔۔۔!زین اسے دیکھتے عارض کے ساتھ جا بیٹھا تھا۔

کیوں میرے سوچنے پر کون سا الہ دین کا جن حاضر ہو جائے گا وہ اپنے چہرے کے زاویے بنا کر بولی تھی۔

زری جب ایک موجود ہو تو دوسرے کی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔۔۔نور اسے شرارت سے دیکھتے بولی تھی۔

ایک موجود ہو۔۔۔؟زری نے ایک نظر سب کی جانب دیکھا تھا۔

ذرا مجھے بتانا میرے پاس کون سا الہ دین کا جن موجود ہے۔۔۔زری نے اسے گھورا تھا۔

تمھیں نہیں معلوم۔۔۔؟حیام نے اس سے حیرت سے پوچھا تھا۔

نہیں۔۔۔!اب کی بار زری تو ڑا پریشان ہوئی تھی اس کے پاس ایسا کون سا جن ہے جس کو وہ نہیں جانتی۔۔۔

اگر میرے پاس کوئی جن ہوتا تو اس وقت اسے معلوم ہوتا مجھے کیا چاہیے۔۔۔

خود کو کمپوز کرتے زری دکھی انداز میں بولی تھی۔

ارے کیا چاہیے میری بہن کو۔۔۔؟دروازے سے اندر آتا عالیان بولا تھا۔

گول گپے۔۔۔زری پر جوش سی بولی تھی۔

اوہ تو گول گپے چاہیے میری پیاری بہنا کو۔۔۔ارمان بھی اندر آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی وہ بھی چار پلیٹیں۔۔۔ایک میری ایک نور کی ایک حیام کی اور ایک افشاں کی اور پھر۔۔۔زری نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔

میں اپنے الہ دین کے جن سے کہوں گی کہ ان کی پلیٹیں بھی میرے پاس لے آئے۔۔۔

زری کی بات پر نور افشی اور حیام نے اسے گھور کر دیکھا تھا جبکہ لڑکوں کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

ہائے کتنا مزہ آئے گا ناں ایک تو گول گپے اور دوسرا دوستوں سے چھینے ہوئے۔۔۔

زری اپنے نیک خیلات کا اظہار ان سب پر کر رہی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

آپ فکر مت کریں زری میں کھانے کے بعد آڈر کر دوں گا پھر دل بھر کے کھا لیجیے گا۔۔۔عارض مسکراتا ہوا بولا تھا۔

سچ۔۔۔!زری اچلی تھی۔

جی۔۔۔عارض نے مسکرا کر تھا جواب دیا تھا۔

تھینک یو عارض بھائی آپ کتنے اچھے ہیں۔۔۔

کم اچھلو لڑکی میرے بچے سو رہے ہیں۔۔۔حیام نے اسے چپت لگائی تھی۔

کافی دیر وہ سب بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے جب عارض بولا تھا۔

اگلے ماہ میں اور حیام دونوں عمائیہ اور انائیہ کے ساتھ کچھ عرصہ کے لیے امریکہ جا رہے ہیں۔

کیوں سب خیریت ہے۔۔؟سب سے پہلے عالیان نے سوال کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بس وہاں کی برانچ کے کچھ معاملات دیکھنے ہیں۔کب تک واپسی ہو گی۔۔؟اس بار زین نے سوال کیا تھا۔

کچھ کہہ نہیں سکتے کتنا وقت لگ جائے گا مگر جلد از جلد آنے کی کوشش کریں گے۔

مگر حیام کی سٹڈی۔۔۔اب افشی کی جانب سے سوال آیا تھا۔

میں ان کا وہاں ٹرانسفر کروادوں گا اس معاملے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

اوکے۔۔۔!زری نے دکھی ہو کر جواب دیا تھا۔

ارے پگلی ابھی تھوڑی جارہی ہوں۔۔۔

حیام نے اس کو چپت لگائی تھی۔

مگر جاتو رہی ہوناں۔۔۔زری فوراًاس کے گلے لگی تھی۔

وہ اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسوان سے چھپانا چاہتی تھی جس میں وہ کامیاب بھی رہی تھی۔

دیکھتے ہی دیکھتے ایک ماہ کا وقت بھی گزر گیا تھا۔

حیام اور عارض نے ان دونوں ننھی پریوں کے ساتھ امریکہ کی سرزمین پر قدم رکھا تھا۔

اس وقت وہاں کا موسم کافی خوشگوار تھا۔

اپنے فلیٹ کا دروازا کھولتے ہی اس نے سارا سامان اندر رکھا تھا اور پھر حیام کو سارا فلیٹ دیکھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر کچھ دیر بعد وہ دونوں فریش ہو کر آفس کے لیے نکلے تھے۔

عارض نے گاڑی ایک شاندار بیلڈنگ کے سامنے روکی تھی۔

اگلے ہی لمحے وہ گاڑی سے باہر نکلا تھا۔

عارض بلو تھری پیس میں انتہائی ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

کئی نگاہیں اس کی جانب اٹھیں تھیں مگر وہ سب کو اگنور کر کے اپنے کوٹ کا بٹن بند کرتا گھوم کر دوسری جانب آیا تھا اور حیام کے لیے گاڑی کا دروازا کھولا تھا۔

حیام نے اپنا جوگرز والا پاؤں باہر نکالا تھا۔ اس نے جینز پر کریم کلر کی گھٹنوں تک آتی فراک پہنی تھی ساتھ ہی بلو کلر کا حجاب لیا تھا اور آنکھوں پر بلیک سن گلاسز لگائیں تھی اس کا چہرہ ہر عارضی چیز سے پاک تھا اور بس میک اپ کے نام پر ایک پنک لپسٹک لگائی ہوئی تھی۔

حیام نے مسکرا کر عارض کی جانب دیکھتے دروازہ بند کیا تھا اور پھر بیک سیٹ پر سیٹ کی گئی دونوں بے بی کیریئر میں سے اس نے عمائیہ کو نکال کر حیام کو پکڑایا تھا اور پھر خود انائیہ کو تھامے حیام کی ہمراہی میں اندر کی جانب بڑھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آفس میں داخل ہوتے ہی سب نے مسکرا کر کھڑے ہوتے ان کو سلام کیا تھا مگر وہ سب اپنے باس کے ساتھ ایک لڑکی اور دو بچوں کو دیکھ کر حیران ہوئے تھے۔

حیام عارض کی ہمراہی میں چلتی اس کے آفس میں داخل ہوئی تھی۔

ان کے پیچھے مختلف چہم گویاں شروع ہو گئیں تھی۔

عارض اپنی سربراہی کرسی پر بیٹھا تھا جب ناک کر کے ایک لڑکا اندر آیا تھا۔

سر وہاب یہ فائیلز۔۔۔!

عارض نے اس کو وہ فائیلز رکھنے کا اشارہ کیا تھا جسے رکھتے ہی وہ باہر نکل گیا تھا۔

حیام بہت مزے سے صوفے پر بیٹھی سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

کبھی کوئی آرہا تھا تو کبھی کوئی۔۔۔

وہ سب عارض کو سارے کام کی ڈیٹلیز دے رہے تھے اور وہ سنجیدہ سا سب کو سن رہا تھا اور ان کو ہدایات دے رہا تھا۔

کتنا ہی وقت اسی طرح گزر گیا تھا اس نے تھکے ہوئے انداز میں کرسی کی پست سے ٹیک لگائی تھی اور گردن گھوما کر مسکراتے ہوئے حیام کی جانب دیکھا تھا جو لیپ ٹاپ گود میں رکھے کام کرنے میں مصروف تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے قریب ہی اس کی پریاں سو رہیں تھیں۔

بے اختیار عارض کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

آپ کچھ لیں گی۔۔۔؟ عارض نے حیام سے سوال کیا تھا۔

ہمم کافی۔۔۔!کام میں مصروف حیام نے مختصر سا جواب دیا تھا۔

آپ ایک کام کریں عارض۔۔۔ حیام کا انداز ابھی بھی مصروف تھا۔

کیا زندگی۔۔۔؟ عارض نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

آپ پہلے ان سب کو جا کر بتائیں میں آپ کی کیا لگتی ہوں۔

سب لوگ مجھے اور میری بیٹیوں کو گھور گھور کر دیکھ رہے ہیں کب سے۔۔۔

ایک بات تو بتائیں۔۔۔ عارض نے اس سے سوال کیا تھا۔

ہمم پوچھیں۔۔۔؟ حیام نے اسے دیکھے بغیر سوال کیا تھا۔

آپ کو کس بات کا دکھ ہو رہا ہے کہ وہ آپ کو گھور کر دیکھ رہے ہیں یاں ہماری بیٹیوں کو۔۔۔

میں اپنے اوپر سب برداشت کرلوں گی مگر اپنی اولاد پر نہیں۔۔۔ وہ عارض کی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔

اور میں اپنی جان سے بڑھ کر آپ دونوں کی حفاظت کروں گا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض اپنی جگہ سے اٹھ کر صوفے کے سامنے آرکا تھا۔

اور پھر جھک کر عمائیہ اور انائیہ دونوں کو پیار کیا تھا۔

پھر عارض حیام کے ساتھ جا بیٹھا تھا۔۔۔

ویسے یہاں بیوی کو انٹروڈیوس کروانے کا طریقہ بہت الگ ہے۔

وہ کیا۔۔۔؟حیام نے اسے گھورا تھا۔

آپ ناں یہ لینز مت لگایا کریں مجھے آپ کی آنکھوں کا کلر بہت پسند ہے بلکہ اگر لینز آپ کو لگانے ہی ہیں میں آپ کو کلر لیس بنوا دیتا ہوں۔۔۔عارض اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔ جبکہ وہ اپنی پہلے والی بات کو گول کر گیا تھا۔

ہمم جیسے آپ کی مرضی۔۔۔!ایک نظر اس کو دیکھ کر حیام واپس لیپ ٹاپ پر کام کرنے لگ گئی تھی۔

کیا ہوا ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔؟عارض نے اس کے گرد بازوں کا حصار قائم کیا تھا۔

نہیں عارض بس کام کر رہی ہوں۔

یہی بات میری طرف دیکھ کر کہیں۔

عارض میں بس تھک گئی ہوں۔۔۔اب کی بار حیام نے عارض کی جانب دیکھ کر بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ نے جھوٹ بولنا کب سیکھا حیام۔۔۔!

وہ واقعی اسے لاجواب کر گیا تھا۔

مجھے ان چڑیلوں کی یاد آرہی ہے عارض۔۔۔!اب کی بار واقعی حیام نے سچ بولا تھا ساتھ ہی اس نے عارض کے کندھے پر سر رکھ دیا تھا۔

کافی پیں گی آپ۔۔۔؟عارض نے فوراً بات بدلی تھی۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی آپ سے فرمائش کی تھی میں نے۔۔حیام نے اپنی آنکھیں گھومائی تھیں۔

اوکے میں ابھی آڈر دیتا ہوں۔۔۔ پھر ہم گھر چلیں گے مگر اس سے پہلے میں آپ کا سب سے انٹرورڈکشن کرواؤں گا۔

بہت جلدی خیال آگیا ہے۔

حیام چڑ کر بولی تھی۔

کچھ ہی دیر میں ان کی کافی آگئی تھی۔

پھر اپنے کہے کے مطابق عارض نے اس کا سب سے انٹرورڈکشن کروایا تھا۔

سب نے ان کو مبارکباد پیش کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت وہ دونوں واپس اسی کیبن میں موجود تھیں۔

جب آفس کا دروازہ کھلا تھا۔

What a pleasant surprise Mr Wahab...!

جیسیکا اندر داخل ہوتی فوراً عارض کے گلے لگی تھی۔

عارض نے ایک نظر حیام کی جانب دیکھا تھا۔

جو اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

Jessica meet my wife...

عارض نے اسے خود سے الگ کرتے حیام کی جانب اشارہ کیا تھا۔

Ohh Mrs Wahab...

جیسیکا فوراً حیام کے گلے لگی تھی اور اس کے دونوں گال چومے تھے۔

You are such a beautiful lady...

وہ حیام کی جانب دیکھتے بولی تھی۔

Thanks...

Posted On Kitab Nagri

حیام پھیکا سا مسکرائی تھی۔

مسٹر وہاب یہ تمھارے بچے ہیں۔۔۔؟ جیسیکا کارٹ میں لیٹی عمائیہ اور انائیہ کی جانب بڑھی تھی اور پھر ان کو پیار کیا تھا۔

ہاں یہ میری بیٹیاں ہیں۔۔۔! عارض مسکرا کر بولا تھا۔

They are as beautiful as you both...

جیسیکا نے خوشدلی سے تعریف کی تھی۔

تھینکس جیسیکا۔۔۔ عارض مسکرایا تھا۔

کافی دیر وہ ان دونوں کے ساتھ بیٹھی باتیں کرتی رہی تھی۔

یونہی وقت گزرتا گیا تھا۔

سیکنڈ منٹوں میں بدلے تھے اور منٹ گھنٹوں میں۔۔۔

گھنٹے دنوں میں بدلے تھے اور دن مہینوں میں۔۔۔

پھر مہینے سالوں میں بدل گئے تھے۔۔۔

دو سال بعد

Posted On Kitab Nagri

حیام کی تعلیم جیسے ہی وہاں ختم ہوئی تھی وہ دونوں اپنی بیٹیوں کے ساتھ پاکستان واپس آ گئے تھے۔

وقت کسی کے لیے نہیں رکتا وہ گزر جاتا ہے اور گزرے ہوئے لمحات کبھی واپس نہیں آتے بس یاد بن کر ہمیشہ کے لیے فنا ہو جاتے ہیں۔

یہ دو سال بھی اسی طرح گزر گئے تھے۔

ان سالوں میں حیام ہر اس لمحے کو محسوس نہیں کر پائی تھی جس کا اس نے بے صبری سے انتظار کیا تھا۔

اس کی دوستوں کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی میں وہ شامل نہیں تھی۔

ان دو سالوں میں حیام اور عارض کی غیر موجودگی میں افشاں عالیان زین اور زری کی شادی ہو گئی تھی ساتھ ہی نور اور ارمان کا نکاح ہو گیا تھا۔

مگر وہ وقت کو واپس نہیں لا سکتی تھی وہ گزر گیا تھا ہمیشہ کے لیے۔۔۔

پاکستان آکر عمائیہ اور انائیہ نے افشی زری نور ارمان زین اور عالیان کی شکل میں خالہ اور چاچو جیسے خوبصورت رشتے دیکھے تھے وہ دونوں ان چھ کے بہت قریب ہو گئیں تھیں۔

جبکہ عمائیہ کو عالیان اور انائیہ کو زین کی چمچی کہا جاتا تھا۔

وہ دونوں ان کے خلاف ایک بھی لفظ نہیں سنتیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں بھی اپنے ماں باپ کی طرح ان سب کے دلوں پر راج کرتیں تھیں۔

ممامیلا یہ ڈیش بی لکیں۔۔۔

(ممامیرا یہ ڈریس بھی رکھیں)

دوسال کی عمائیہ اپنا ایک چھوٹا ساسوٹ تھام کے حیام کے پاس آئی تھی۔

مماکی جان اتنے سارے رکھ لیے ہیں اس کو رہنے دو میرا بچہ۔۔۔

اوکے مماوہ آرام سے بات مان گئی تھی۔

مما یہ دیکیں (دیکھیں) بابانے دیا ہے۔۔

انائیہ اپنے ہاتھ میں آئیس کریم کا باول تھامے کمرے میں آئے تھی۔

میلا کاں ہے نائیہ۔۔۔؟

(میرا کہاں ہے انائیہ۔۔۔؟)

عمائیہ اپنی چھوٹی بہن کو دیکھتی بولی تھی۔

یہ رہا میری پیاری سی پرنسس کا۔۔۔کمرے میں داخل ہوتے عارض نے اس کے سامنے باؤل کیا تھا۔

تھینک یو بابا۔۔۔عمائیہ نے پیار سے اس کا گال چوما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لو یو بابا کی جان اس نے عمائیہ کو اپنی گود میں اٹھایا تھا۔

وہ بالکل اپنی ماں کی کاپی تھی اور عادات میں بھی اسی پر تھی۔

جب کسی سے محبت کرنے پر آتی تو بے لوث کرتی تھی اور ضد پر اڑ جانے پر اس کا کوئی ثانی نہیں ہوتا تھا وہ اپنی ماں ہی کی طرح حساس اور بیک وقت بہادر بھی تھی۔

حیام اکثر اس کی ضد پر جھنجھلا کر کہتی تھی معلوم نہیں کس پر چلی گئی ہے۔

تو عارض بہت ہی پیار سے مسکرا کر کہتا تھا زندگی آپ پر ہی گئی ہے۔

اور حیام اس بات پر مزید چڑ جاتی تھی۔

عارض میں نے ساری پیکنگ کر لی ہے ان سے پوچھیں وہ کب تک آ رہے ہیں۔

آ جائیں گے ناں زندگی کچھ وقت تو میرے ساتھ گزار لیں سکون سے۔۔ عارض نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنے پاس بٹھایا تھا۔

شرم کریں عارض بچیاں یہاں ہی ہیں حیام سرخ ہوئی تھی۔

تو ان کو ابھی بھیج دیتا ہوں عارض حیام کو دیکھ کر آنکھ ونک کرتا بولا تھا۔

باز آ جائیں حیام نے اپنا بازو کھینچا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اتنے میں عارض کا فون بجا تھا۔

عارض نے فوراً فون اپنے سامنے کیا تھا۔

گدھا کالنگ۔۔۔!

شادی ہو گئی ہے اب اس کی مگر ہے ابھی بھی گدھا ہی۔۔۔

بول۔۔۔؟ فون اٹھاتے ہی عارض غصے سے بولا تھا۔

کمینے انسان تین سال ہو گئے ہیں شادی کو مگر ابھی تک تجھے اتنا نہیں معلوم ہوا کہ رومینس بچوں کے سامنے نہیں کرتے اور یہ بھی کہ پہلے دروازہ بند کرتے ہیں۔

زین کی بات پر عارض نے دانت کچکچائے تھے۔

گدھے کہاں ہے تو۔۔۔؟ عارض نے سوال کیا تھا۔

دو منٹ پہلے تیرے کمرے کے باہر تھا اب شریف انسان کی طرح لاونج میں ہوں۔

میں آتا ہوں اور تیری گردن دبوچتا ہوں۔۔۔ عارض غصے سے بولا تھا۔

ناں بھئی ابھی نئی نئی شادی ہوئی ہے میری۔۔۔ زین فوراً بولا تھا۔

کمینے انسان اب چھ ماہ ہو چکے ہیں۔۔۔ کہتے ہی عارض کمرے سے باہر نکلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کے لاؤنج میں داخل ہونے تک ارمان عالیان افشی اور نور بھی آگئے تھے۔

ہاں جی بھئی لو برڈز کیسے ہو دونوں۔۔۔زین نور اور ارمان کی جانب دیکھ کر بولا تھا۔

کمینے انسان اب ہمارا نکاح ہو گیا ہوا ہے۔۔۔

ہاں تو۔۔۔زین فوراً بولا تھا۔

پہلے تو مجھ سے بچ جا کہتے ہی عارض اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

پورے لاونج میں زین آگے آگے تھا اور عارض پیچھے پیچھے۔

یار دیکھ میں تیرا سب سے معصوم دوست ہوں۔۔۔

دیکھ میرے ساتھ ایسا ناں کر۔۔۔

میری ابھی ابھی شادی ہوئی ہے۔۔۔

یار قسم سے تیرے جیسا ظالم دوست میں نے آج تک نہیں دیکھا۔۔۔

زین بھاگتے بھاگتے دوہائیاں دے رہا تھا مگر اس کی کسی بھی دوہائی کی پرواہ کیے بغیر عارض نے اسے صوفے پر پٹھکا تھا اور اس پر مکوں کی برسات کی تھی۔

ہائے زری بچالیں اپنے شوہر کو۔۔۔زین زری کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ وہ کام لپیٹ کر ان دونوں کو اگنور کرتی اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

میری پیاری بیوی میں اس کے ہاتھوں لگ گیا تو آپ بیوہ ہو جائیں گی۔

عارض بھائی میرے شوہر سے اپنی بہن کے بھی سارے بدلے لے لیں۔۔۔

زری کے کہتے ہی عارض کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

دیکھ لے کمینے تیری بیوی نے بھی تجھے ہری جھنڈی دیکھا دی ہے۔

زری کے بعد نور اور افشی بھی حیام کے پاس چلیں گئیں تھی جبکہ سب لڑکے لاونج میں ہی موجود تھے۔

آنے والا وقت ان سب کی زندگیاں بدل کر رکھ دینے والا تھا۔

وہ آٹھوں اس بات سے بے خبر اپنی زندگی کا بھرپور لطف اٹھا رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ سب پچھلے دو گھنٹے سے سفر کر رہے تھے۔

ایک گاڑی میں حیام عارض عمائیہ اور انائیہ تھے۔

دوسری میں عالیان اور افشاں جبکہ تیسری میں زین اور زری۔

Posted On Kitab Nagri

چوتھی میں نور اور ارمان تھے۔

بابا مجھے چاچو کے پاس جانا ہے۔

عمائیہ تھوڑا سا آگے ہوتے عارض کو دیکھتے بولی تھی۔

کون سے چاچو کے پاس۔۔۔؟ عارض نے گاڑی موڑتے اس سے سوال کیا تھا۔

عالیان چاچو۔۔۔!

بابا مجھے بھی زین چاچو پاس جانا ہے۔

انائیہ بھی بولی تھی۔

عارض نے بیک مرر سے اپنی دونوں بیٹیوں کو دیکھا تھا جو اس سے اپنے چاچوں کے پاس جانے کی فرمائش کر رہیں تھی۔

نہیں میرا بچا آپ دونوں یہی رہو ناں ماما بابا کے پاس۔۔۔

عارض نے انہیں پیار سے سمجھایا تھا۔

نو بابا چاچو پاس جانا ہے۔۔۔ انائیہ منہ بناتے بولی تھی۔

یس بابا نائیہ از رائیٹ چاچو پاس جانا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میری شہزادیوں بابا اپنی پرنسیسز کے بغیر اداس ہو جائیں گے۔

عارض نے انہیں پھر ٹالا تھا۔

بابا آپ کے پاس ماما ہیں ناں آپ داس (اداس) نہیں ہوں گے۔ عمائیہ اپنے سینے پر بازو باندھے بولی تھی۔

اس وقت وہ عارض کو بالکل حیام کی کاپی ہی لگی تھی۔

مگر میں ماما سے زیادہ اپنی بیٹیوں سے پیار کرتا ہوں ناں اس لیے آپ سے اداس ہو جاؤں گا۔

ڈونٹ لائے بابا آپ روز آفس جانے سے پہلے اور آ کر ماما کو یہاں کس کرتے ہیں ہمیں نہیں کرتے۔۔۔ انائیہ اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھتے بولی تھی جبکہ حیام نے اپنے دانت پیسے تھے۔

بالکل آپ ہی کی طرح بے شرم ہے یہ۔۔۔ حیام نے منہ پھلائے دوہائی دی تھی۔

افففف۔۔۔ عارض اس کی بات پر جھنجھلایا تھا۔

اوکے میں ان کو کہتا ہوں۔۔۔ ایک گہری سانس لیتے عارض نے زین عالیان اور ارمان کو کانفرنس کال پر لیا تھا۔

جو ان تینوں نے جلد ہی اٹھالی تھی۔

زین عالیان۔۔۔! عارض نے ان دونوں کو مخاطب کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں کیا ہوا۔۔؟وہ دونوں ایک ساتھ بولے تھے۔

کمینوں تم لوگوں نے میری اولاد پر کیا پڑھ کر پھونکا ہے جو اس وقت وہ دونوں تم دونوں کے پاس آنے کے لیے مری جارہیں ہیں۔

ارے واہ میری شیرنی اتنی جلدی اپنے چاچو کی بات مان لی۔۔۔زین کی آواز گاڑی میں گونجی تھی۔

کیا مطلب۔۔۔!عارض حیران ہوا تھا۔

میں نے بس ان سے اتنا کہا تھا کہ جب بھی ماما اور بابا پاس ہوں تو ان کو اکیلا چھوڑ کر میرے پاس آجایا کرو۔۔۔

اس بکواس کا مطلب۔۔۔؟عارض بولا تھا۔

اس بکواس کا یہ مطلب ہے کہ تم ہمیں پھر سے ایک پیارے سے بے بی کا چاچو بناؤ۔۔۔

اسی لیے تو تمھیں پرسنل سپیس دینا چاہتا ہوں۔

عارض نے ایک نظر حیام کی جانب دیکھا تھا جو لال بھبوکا چہرہ لیے بیٹھی ہوئی تھی۔

ہماری پرسنل سپیس کو چھوڑو اپنی پرسنل سپیس کی فکر کرو تم۔۔۔عارض نے زین کو لتاڑا تھا۔

اس بار میری اور حیام کی باری ہے خالہ اور تایا بننے کی۔۔۔

ہاں ہاں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے عارض میں بھی تایا بننا چاہتا ہوں یار۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سب دوست اپنی اپنی بیویوں کے سامنے اس وقت بے شرمی پر اترے ہوئے تھے۔

سوری جناب میری بھابھی افشاں عالیان کے رن مرید صاحب۔۔۔ میرے خیال میں آپ کی شادی مجھ سے پہلے ہوئی تھی اس لیے اب آپ کی باری ہے ہمیں چاچو بنانے کی۔

کمینوں مجھ کنوارے کا کیا قصور ہے۔۔۔ اس سے پہلے عالیان زین کو کوئی جواب دیتا ارمان بولا تھا۔

ایک دوست دو بچوں کا باپ بن کر بیٹھا ہے اور باقی دو پلین کر رہے ہیں۔۔۔

ہائے میں بچارا کنوارا کہاں جاؤں۔۔۔ ارمان کو صدمہ ہی تو لگا تھا۔

مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے مسٹر ارمان جاوید مغل صاحب آپ بھی نکاح یافتہ ہیں۔۔۔ زین پر سوچ انداز میں بولا تھا۔

وہ زین کو ٹکا کر جواب دینے ہی والا تھا مگر نور کی وہاں موجودگی پر خاموش ہو گیا۔۔۔

تم تینوں نے کیا اپنے منہ میں دہی جمائی ہوئی ہے۔۔۔

تینوں گاڑیوں میں حیام کی سپیکر سے آتی آواز گونجی تھی۔

تم لوگ اپنے اپنے شوہروں کے منہ نہیں بند کروا سکتیں۔۔۔ وہ دوبارہ بولی تھی۔

ہم ان کے منہ نہیں لگتے۔۔۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

افشاں تپی تپی بولی تھی۔

ویسے مسز عالیان آپ ہمارے ہی منہ لگتی ہیں۔۔۔عالیان شوخی سے بولا تھا جبکہ اس کی بات پر افشاں کا پارہ چڑھا تھا اور سب کی دبی دبی ہنسی سپیکر پر گونجی تھی۔

عالیان۔۔۔!افشاں دبا دبا چلائی تھی۔

خالہ آپ نے چاچو کو کچھ نہیں کہنا ورنہ میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔

سپیکر پر عمائیہ کی خفگی بھری آواز گونجی تھی۔

یہ الگ چچیاں پالی ہوئی ہیں انہوں نے۔۔۔ان کے چاچوں کو کچھ کہہ دو تو وکالت شروع کر دیتیں ہیں افشاں غصے سے بولی تھی۔

افشاں آپ میری بیٹی سے جیلس ہو رہیں ہیں۔۔۔؟عارض کو صدمہ ہی لگا تھا۔

خبر دار تم نے میری بیٹیوں کو کچھ کہا تو منہ توڑ دوں گی تمھارا۔۔۔حیام کی ممتا جاگی تھی اور وہ غصے سے بولی تھی۔

بس۔۔۔

اس ہٹلر کی کمی تھی۔۔۔افشاں فون کو گھور کر بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض بھائی آپ تو معلوم نہیں کیسے اسے تین سالوں سے برداشت کر رہے ہیں۔۔۔ اس کے لہجے میں ناراضگی صاف ظاہر تھی۔

میں تو ان کو بس اپنی بیٹیوں کی وجہ سے برداشت کر رہا ہوں۔۔۔ عارض تھوڑا شرارت سے بولا تھا۔

عارض کی بات پر حیام نے اسے گھورا تھا۔

جائیں اب اپنی بیٹیوں کے پاس ہی رہیے گا مجھ سے بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

وہ خفا ہی تو ہو گئی تھی۔

لبین (زندگی) آپ شاید بھول رہیں ہیں ہماری بیٹیوں کی پیدائش پر میں ان کو اپنی گود میں اٹھانے سے پہلے آپ کی تکلیف محسوس کرتے آپ سے ملا تھا ساتھ ہی عارض نے ایک نظر حیام کو دیکھا تھا۔

بس بس باقی کا رومینس بعد میں کرنا۔۔۔ سپیکر پر ارمان کی آواز گونجی تھی جس پر عارض نے اپنے دانت پیسے تھے جبکہ حیام اپنا رخ پھیر گئی تھی یہ ابھی بھی خفگی کا اظہار تھا۔

ہماری لڑکیاں پہلے ہمیں دے دو بعد میں جو مرضی کرنا۔۔۔ اب کی بار عالیان کی آواز گونجی تھی۔

اسی لئے میں اس کمینے کی اولاد کو کہتا ہوں کہ ان میاں بیوی کو تھوڑی پرسنل سپیس دے دیا کریں ورنہ یہ کمینہ تو کہیں بھی شروع ہو جاتا ہے۔۔۔ زین اپنی ہنسی دباتے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں اپنی اولاد میں تم لوگوں کے حوالے کر دوں جیسے تم لوگوں نے تو اپنی اپنی بیویوں کے ساتھ بیٹھ کر محفل میلاد کروانی ہے۔۔۔عارض تپ ہی گیا تھا۔

افشاں زہرہ آپ دونوں سے اپنے اپنے شوہر نہیں سنبھالے جاتے لگام ڈالیں ان کو۔

ہم کوئی گھوڑے ہیں کہ لگام ڈالو ان کو زین چڑھ کر بولا تھا۔

گھوڑے تو نہیں مگر تم گدھے ضرور ہو عارض کی بات پر سب نے بامشکل اپنی ہنسی چھپائی تھی۔

گدھا ہوں یا گھوڑا یا انسان اپنی بیوی کے پیار سے کہنے پر لگام بھی ڈلوالوں گا۔

تجھ جیسے گدھے سے ایسی ہی امید کی جاسکتی ہے سپیکر سے اب عالیان کی آواز گونجی تھی۔

بابا۔۔۔!ان کی بحث ابھی جاری تھی جب انائیہ نے عارض کو پکارا تھا۔

جی بابا کی جان۔۔۔!عارض اسے محبت سے دیکھتا بولا تھا۔

مجھے چاچو پاس جانا ہے۔۔۔

چاچو کی شہزادی میں ابھی گاڑی روک رہا ہوں آجاؤ میرے پاس۔۔۔اس سے پہلے عارض کوئی جواب دیتا زین بولا تھا۔

اگلے دومنٹ میں انائیہ اور عمائیہ زین اور عالیان کی گاڑی میں موجود تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کے جانے کے بعد گاڑی میں مکمل خاموشی ہو گئی تھی۔

حیام نے ایک نظر مڑ کر اس جگہ کو دیکھا تھا جہاں کچھ دیر پہلے وہ دونوں بیٹھیں ہوئیں تھیں۔

پھر سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر گہرا سانس لیا تھا۔

ان دونوں کے بغیر ہماری زندگیاں ادھوری ہیں زندگی۔۔۔عارض نے ایک نظر حیام کی جانب دیکھا تھا۔

عارض ابھی کل کی ہی بات لگتی ہے وہ دونوں ننھی سی پریاں میرے ہاتھوں میں تھیں اور دیکھتے ہی دیکھتے دو سال بھی گزر گئے۔۔۔وہ ونڈ سکرین سے باہر دیکھتے بولی تھی۔

ان دو سالوں میں کیا کچھ ہو گیا ہے آپ مجھ سے پوچھیں۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔؟ حیام نے ایک دم اپنا چہرہ اس کی جانب پھیرا تھا۔

کیا نہیں بہت کچھ ہوا ہے مسز عارض احمد وہاب عارض نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی حیام پر ڈالی تھی۔

آپ نے میرا امیج پورے آفس کے سامنے بدل ڈالا ہے۔۔۔

اگلے ہی لمحے حیام کی آنکھوں کے سامنے کچھ عرصہ پہلے کا منظر گھوما تھا۔

عارض آفس میں بیٹھا کچھ فائلز سٹڈی کر رہا تھا جبکہ حیام لیپ ٹاپ پر اپنی اسائنمنٹ بنا کر اب فارغ بیٹھی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض۔۔۔!حیام نے اس کی جانب دیکھ کر اسے پکارا تھا۔

جی زندگی۔۔۔!وہ مصروف سا بولا تھا۔

ہم کہیں باہر چلیں لنچ پر۔۔۔؟حیام اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

زندگی کل چلیں گے۔۔۔

نہیں مجھے آج ہی جانا ہے۔۔۔

حیام قدم قدم چلتی اس کے قریب آئی تھی۔

پلیز زندگی یہ فائیل بہت ایمپورٹنٹ ہے۔عارض نے اسے نرمی سے سمجھایا تھا۔

جو مرضی کریں اور جو دل میں آئے وہ کریں وہ منہ پھولا کر واپس اپنی جگہ جا بیٹھی تھی۔

کچھ دیر بعد حیام کی آنکھوں میں شرارت ابھری تھی۔

وہ قدم قدم چلتی عارض کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔

عارض نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا اور آئی بروا چکائی تھی۔

جس پر حیام نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا تھا اور پھر عارض کو کچھ سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے سامنے پڑی فائیل اٹھا کر حیام باہر کی جانب دوڑ لگائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حیام جانتی تھی کہ عارض اس کے پیچھے باہر نہیں آئے گا۔

وہ اپنی اور حیام کی پرسنل زندگی کو بس آفس کے اس کمرے تک ہی محدود رکھتا تھا اور اس کمرے سے باہر سب کے لیے وہ دونوں ان کے باس تھے جن کو کام کے معاملے میں کسی پر رحم نہیں آتا تھا۔

حیام کافی سنجیدہ سی کمرے سے باہر نکلی تھی اس کا رخ اس کمرے کی جانب تھا جہاں عارض نے عمائیہ اور انائیہ کے لیے چھوٹا سا پلے ایریا بنوایا تھا۔

مگر اپنی سوچ کے برعکس عارض کو اپنے پیچھے آتے دیکھ کر اس کی جان ہوا ہوئی تھی کیونکہ اگر وہ اس کے پیچھے آیا تھا تو اب اس کی خیر نہیں تھی۔

حیام نے ایک دم دوڑ لگائی تھی۔

سارے ایمپلائز نے حیام کو بھاگتے دیکھا تھا۔

اس کے پیچھے عارض بھی تیزی سے بڑھا تھا۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ حیام سارے آفس میں آگے آگے بھاگ رہی تھی اور عارض اس کے پیچھے تھا۔

وہ بار بار اسے فائیل دینے کا بول رہا تھا حیام اور عارض اُردو میں بات کر رہے تھے اس لیے کسی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ سب ہونکوں کی طرح منہ کھولے ان دونوں کو ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتا دیکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

بھاگتے بھاگتے وہ دونوں جب قدرے گیلی جگہ پر پہنچے تو حیام کا پاؤں پھسلا تھا عارض اس کو سنبھالنے کے لیے فوراً آگے بڑھا تھا مگر وہ بھی بری طرح پھسل کر گرا تھا۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ عارض زمین پر گرا ہوا تھا اور حیام اس کے اوپر گری ہوئی تھی۔

آہ۔۔۔! عارض ایک دم چیخا تھا۔

اپنے دونوں باس کو یوں زمین پر گرتا دیکھ کر سب نے اپنی دبی ہنسی چھپانے کے لیے چہرے جھکا لیے تھے۔

جبکہ وہ دونوں شرمندہ شرمندہ سے اٹھ کر اپنے آفس کی جانب بڑھ گئے تھے۔

آفس میں داخل ہوتے ہی ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا اور پھر بے ساختہ ان کے قہقہے ہوا میں بلند ہوئے تھے۔

اس دن پھر حیام نے اپنی بوریت دور کرنے کی خاطر عارض کو خاصا خوار کروایا تھا۔

اور پھر حیام کو بار بار زچ کر کے عارض نے بھی اپنا حساب برابر کیا تھا۔

حال

اس دن کا سارا الزام میرے سر مت ڈالیں آپ نے بھی مجھے تنگ کر کے اپنا حساب برابر کر لیا تھا۔

نو گھنٹے کی لمبی مسافت کے بعد وہ سب لوگ مالم جبّہ کی حدود میں داخل ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہاں جا کر انہوں نے چار کمرے بک کروائے تھے۔

بھائی چار کمرے کیوں۔۔۔؟ نور نے عالیان اور عارض سے سوال کیا تھا۔

دونوں نے مڑ کر نور کی جانب دیکھا تھا۔

سب ایک ایک کمرے میں رہیں گے ناں۔۔۔ عارض نے پیار سے اس کی جانب دیکھتے جواب دیا تھا۔

مگر میں اور ارمان ایک روم میں کیسے۔۔۔؟ نور نے بیچاروں والی شکل بنا کر عارض کو دیکھا تھا جس پر اس نے بامشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی۔

کیوں مسز میں آپ کو کھا جاؤں گا جو آپ میرے ساتھ نہیں رہ سکتیں۔۔۔ ارمان اسے گھورتا بولا تھا۔

نہیں مگر ہماری ابھی شادی نہیں ہوئی ناں۔۔۔ نور نے اسے معصومیت سے کہا تھا۔

آہ میری قسمت۔۔۔ ارمان نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔

مس نور العین صاحبہ میں آپ کا شوہر ہوں شاید آپ بھول رہی ہیں۔

ارمان اسے دیکھتا قدرے نرمی سے بولا تھا۔

جی مگر۔۔۔ نور ابھی بول ہی رہی تھی جب ارمان نے اس کی بات کاٹی تھی۔

جی مگر ابھی رخصتی نہیں ہوئی یہی ناں۔۔۔ ارمان فوراً بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ارمان کی بات پر نور نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

تو مس نورالعین ارمان جاوید مغل صاحبہ محرم ہوں میں آپ کا۔۔۔

ارمان ایک ایک لفظ چبا کر بولا تھا جبکہ نور منہ پھولا کر لابی میں موجود صوفوں میں سے ایک پر جا بیٹھی تھی۔

وہ سب اپنے کمروں میں سامان رکھ کر کھانا کھانے چلے گئے تھے۔

پھر واپس آکر وہ سب اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے کی غرض سے ایک بار پھر موجود تھے۔

نور کمرے میں موجود تھی اور ارمان کسی سے فون پر بات کرنے کے لیے بالکونی والی جانب گیا تھا۔

ارمان جیسے ہی کمرے میں آیا تھا نور اسے گھور گھور کر دیکھ رہی تھی۔

ایک نظر نور کی جانب ڈال کر ارمان صوفے پر جا بیٹھا تھا۔

نور ابھی تک اسے گھور رہی تھی۔

نور ادھر آئیں اپنا فون پاکٹ میں ڈال کر ارمان نے اسے اپنے پاس بلایا تھا۔

جو کہنا ہے وہیں سے کہیں۔۔۔ نور ابھی بھی ویسے ہی بیٹھی رہی تھی۔

یار نور ادھر آئیں پھر بتاتا ہوں۔۔۔

نور اسی طرح ارمان کو گھورتے اس کے ساتھ صوفے پر جا بیٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے بیٹھتے ہی ارمان صوفے سے اٹھا تھا اور دو قدم پیچھے کی جانب بڑھا تھا۔

وہ میں کہہ رہا تھا کہ۔۔۔رک رک کے کہتے ارمان نے ایک ہی جست میں بیڈ پر چھلانگ لگائی تھی اور پھیل کر لیٹ گیا تھا۔

میں بیڈ پر سوؤں گا۔۔۔نور ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔

جب اسے سارا معاملہ سمجھ آیا تو وہ آگ بگولہ ہوئی صوفے سے اٹھی تھی اور اس کے سر پر پہنچی تھی۔

اٹھیں یہاں سے میں بیڈ پر سوؤں گی۔۔۔

اگر آپ بیڈ پر سوئیں گی تو میں کہاں سوؤں گا۔۔۔؟ارمان نے کہنی کے بل ہوتے نور سے سوال کیا تھا۔

صوفے پر۔۔۔نور نے سکون سے جواب دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ارمان نے ایک نظر صوفے کو دیکھا تھا اور پھر اٹھ کر بیٹھا تھا۔

آپ کو لگتا ہے میں چھ فٹ کا نوجوان وہاں پورا آؤں گا۔۔۔؟

آپ تو چار فٹ کی چھوٹی سی ہیں پوری بھی آجائیں گی۔

ارمان نے لاپرواہی سے اپنے شانے اچکائے تھے جبکہ نور کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا تھا۔

ارمان اٹھیں یہاں سے میں نے بس کہہ دیا ناں کہ یہاں میں سوؤں گی تو مطلب میں سوؤں گی۔

ویسے اس کا بھی حل ہے میرے پاس۔۔۔ ارمان اٹھ کر اس کے سامنے آیا تھا۔

کیا۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے نور نے اسے گھورا تھا۔

میں سوچ رہا تھا کہ ارمان ایک قدم اس کی جانب بڑھا تھا جبکہ نور ایک قدم پیچھے ہوئی تھی۔

نور کے پیچھے ہونے پر ارمان نے اسے بازو سے تھام کر اپنے قریب کیا تھا۔

کہ ہم دونوں ایک ہی بیڈ پر سو سکتے ہیں ساتھ ہی تھوڑا جھک کر اس نے نور کے گال پر پیار کیا تھا۔

نور نے فوراً اسے پیچھے کو دھکا دینا چاہا تھا مگر ارمان کی گرفت مضبوط تھی۔

اوکے تو میں سوچ رہی تھی۔۔۔نور تھوڑے پر سوچ انداز میں بولی تھی۔

کیا۔۔۔؟نور کو چھوڑ کر ارمان نے اپنے سینے پر ہاتھ باندھے تھے۔

کہ۔۔۔نور ارمان سے ایک قدم دور ہوئی تھی۔

کہ میں صوفے پر نہیں بیڈ پر ہی سوؤں گی۔ ارمان کو صوفے کی جانب دھکیلتی نور فوراً بیڈ پر کود کر کمبل تان کر لیٹ گئی تھی۔

ارمان حیرت سے اسے دیکھتا رہا تھا اور پھر اس نے نور کو بیڈ سے کمبل سمیت ہی اٹھا کر اسے صوفے پر پٹھکا تھا۔

ہائے اللہ میری کمر۔۔۔نور نے دوہائی دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈھلتی رات کے ساتھ وہ دونوں صوفے اور بیڈ پر سونے کے لیے لڑ رہے تھے۔

آخر کار جیت نور کی ہوئی تھی اور وہ بڑے مزے سے بیڈ پر پھیل سوئی تھی۔

کچھ دیر تو ارمان صبر کر کے صوفے پر لیٹ گیا تھا مگر وہ چار فٹ کا صوفہ اس کے سونے کے لیے کافی غیر آرام ده تھا۔\

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

آخر میں ہر چیز پر لعنت بھیجتے وہ بیڈ پر دوسری جانب جالیٹا تھا اور اپنے اور نور کے درمیان اس نے ایک تکیہ سیٹ کیا تھا۔

صبح تک اس تکیے پر بڑے مزے سے مسز ارمان جاوید مغل براجمان تھیں اور اس کا ایک ہاتھ ارمان کے سینے پر دھرا ہوا تھا۔

نور نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولی تھی مگر اپنے اتنے قریب ارمان کو سویا پا کر وہ ہڑبڑا کر اٹھی تھی اور اسے دھکا دے کر بیڈ سے نیچے پھینکا تھا۔

اس اچانک افتاد پر وہ حیران سا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا پھر بیڈ پر بیٹھی نور پر اس کی نظر گئی تھی۔

وہ اپنی نیند زدہ آنکھوں سے خود کو گھورتی نور کو دیکھ رہا تھا پھر اسے فراموش کیے واپس بیڈ پر کمبل تان کر لیٹ گیا تھا۔

آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔؟

نور اسے ابھی بھی گھور رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مسز کر تو میں بہت کچھ سکتا ہوں اگر آپ مجھے سونے نہیں دیں گی۔

ارمان نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا۔

کیا کریں گے آپ۔۔۔؟

بہت کچھ۔۔۔ارمان نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

بہت کچھ ہونہہ۔۔۔نور منہ بناتی بیڈ سے اٹھنے لگی تھی جب ارمان نے اس کی بازو تھامی تھی۔

کہاں۔۔۔؟ارمان نے اس سے پوچھا تھا۔

جہنم میں وہ چڑھ کر بولی تھی۔

اوکے مگر اس سے بہتر یہی جگہ ہے آرام سے دوبارہ سو جائیں۔

نور اسے گھورتی واپس لیٹ گئی تھی مگر اس نے اپنا رخ دوسری جانب کر لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حیام کی آنکھ دس بجے کے قریب کھلی تھی۔

حیام نے روز کی طرح آج بھی رخ موڑ کر اپنے دوسری جانب دیکھا تھا حیام کے ساتھ انائیہ سوئی ہوئی تھی اور عمائیہ اپنے چھوٹے چھوٹے بازو عارض پر پھیلائے سوئی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے اپنا فون تھام کر اپنی حسب عادت کی جانے والی حرکت کے مطابق عارض اور عمائیہ کی تصویر کھینچی تھی۔

حیام جب بھی اسے کہتی تھی آپ انائیہ سے زیادہ عمائیہ سے محبت کرتے ہی تو عارض کہتا تھا انائیہ میں میرے جیسی عادتیں ہیں وہ میری بیٹی نہیں میرا بیٹا ہے مگر عمائیہ آپ کی کاپی ہے اور مجھے اس سے اسی طرح بے لوث محبت ہے جس طرح آپ سے ہے۔

حیام کے لب مسکرائے تھے۔

کلک کی آواز کے ساتھ فلیش لائٹ چمکی تھی عارض اور عمائیہ کی تصویر کیپچر ہوئی تھی۔

آپ باز نہیں آئیں گی کبھی بھی۔۔۔عارض نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھول کر اسے گھورا تھا اور حیام نفی میں سر ہلاتے کھلائی تھی۔

عارض نے آگے بڑھ کر اس کی پیشانی پر پیار کیا تھا اور پھر انائیہ اور عمائیہ کے گال چومتا واپس لیٹا تھا۔

انائیہ نے ہمیشہ کی طرح آج بھی عارض کی داڑھی چبنے پر منہ کے زاویے بنائے تھے جبکہ عمائیہ مسکرائی تھی۔

اپنی زندگی کے سب سے قیمتی رشتوں کو دیکھتے عارض مسکرا رہا تھا۔

حیام کی آنکھوں کے سامنے ایک منظر گھوما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام نے امریکہ میں جس یونیورسٹی میں اڈمیشن لیا تھا اس وقت کافی سٹوڈنٹس آڈیٹوریم میں موجود تھے۔

ان میں سے ایک حیام کا بیچ بھی تھا۔

حیام نے وہاں جا کر کسی سے بھی کام سے زیادہ بات چیت نہیں کی تھی سب جانتے تھے کہ وہ میریڈ ہے اور اس کی دو جڑواں بیٹیاں ہیں۔

حیام اکثر ان دونوں کو اپنے ساتھ یونیورسٹی لے آیا کرتی تھی۔

آج بھی وہ دونوں اس کے ساتھ یونیورسٹی آئیں ہوئیں تھی۔

یونیورسٹی میں انہوں نے کسی ینگ بزنس مین کو بلایا ہوا تھا کہ وہ اپنی کامیابی کا سفر ان سب کو بتائے اور ان کے اندر بھی بلندیوں کو چھونے کا جزبہ پیدا ہو۔

حیام نے ایک کرسی پر عمائیہ اور انائیہ کو بیٹھایا تھا اور دوسرے پر خود بیٹھی تھی۔

وہاں سے گزرنے والے سب لوگ ان دونوں ننھی پریوں کو پیار کر کے گزر رہے تھے جس پر عمائیہ سب کو مسکرا کر دیکھتی تھی اور انائیہ سب کو منہ بنا کر۔

بہت سے لوگوں نے حیام سے اس کے شوہر کے بارے میں جاننا چاہا تھا مگر وہ ہمیشہ ہے کوئی کہہ کر بات ٹال دیا کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیام اپنافون استعمال کررہی تھی جب ہال میں یک دم اندھیرا ہوا تھا۔

ان سب کا حیام پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

پھر اگلے ہی لمحے پورے ہال میں ایک آواز گونجی تھی۔

ہیلو گائیز۔۔۔!

اس آواز کو تو حیام لاکھوں میں بھی پہچانتی تھی۔

حیام نے سر اٹھا کر سٹیج کی جانب دیکھا تھا جہاں عارض ایک صوفے پر پوری شان سے براجمان تھا۔

رسمی گفتگو کے بعد سٹیج پر موجود ہوسٹ نے بولا شروع کیا تھا۔

پورا ہال روشنی سے بھر گیا تھا۔

حیام یک ٹک عارض کو دیکھ رہی تھی وہی عارض کی بے تاب نگائیں بھی حیام کو ہی تلاش کررہیں تھی جو اسے تھوڑی ہی محنت کے بعد نظر آگئی تھی۔

ایک لمحے کو دونوں کی نگاہوں کا تصادم ہوا تھا اس کے لبوں پر مسکراہٹ آکر معدوم ہوئی تھی مگر حیام کی حیرت میں کمی نہیں ہوئی تھی۔

عارض جب سے آیا تھا سیریس سا بیٹھا تھا جب ایک لڑکی نے اس سے سوال کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سر آپ مسکراتے نہیں ہیں۔۔۔؟

عارض نے ایک نظر اس سوال کرنے والی کی جانب دیکھا تھا۔

میں مسکراتا ہوں مگر کچھ خاص لوگوں کے لیے۔۔۔عارض نے بے اختیار حیام کی جانب دیکھا تھا۔

اس کے بعد سوال و جواب کے درمیان عارض سب کو اپنی کامیابی کے واقعات بتا رہا تھا۔

میری کامیابیوں کے پیچھے جہاں میری ماں کی دعائیں ہیں وہیں ساتھ ساتھ ایک اور شخص کی بھی محنت ہے جو ہر طرح کے حالات میں میرے ساتھ رہا ہے۔

سر کہیں یہ آپ کا بزنس پارٹنر تو نہیں جس کے بارے میں سب جاننا چاہتے ہیں۔

اس سے پہلے عارض جواب دیتا ایک اور شخص بولا سر سنا ہے کہ وہ پارٹنر آپ کی گرل فرینڈ ہے اور اس سے آپ کی اولاد بھی ہے۔

حیام نے اپنی مٹھیاں سختی سے بند کیں تھیں۔

میں جانتا ہوں کہ آپ سب اس پارٹنر کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں مگر میں آپ سب کو اس کی یا اپنی کردار کشی کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔۔۔

عارض کے لہجے کا سرد پن سب نے محسوس کیا تھا اور سب کے درمیان بیٹھی حیام مسکرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مما بابا پاس ۔۔۔ انائیہ نے حیام کا بازو ہلایا تھا۔

اوکے ابھی چلتے ہیں حیام نے اسے بہلایا تھا اور پھر عارض کی جانب دیکھا تھا جو نیوی بلو ڈریس کوٹ میں بے حد ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

حیام نے اپنا فون تھام کر اس کی تصویر لینا چاہی تھی مگر اس کے آگے بیٹھے سٹوڈنٹس کے سر بار بار درمیان میں آرہے تھے۔

عارض کب سے اس کو اپنی تصویر لینے کی کوشش میں دیکھ رہا تھا۔

جو سٹوڈنٹ عارض سے سوال کر رہا تھا عارض نے اسے اپنے ہاتھ کے اشارے سے روکا تھا اور پھر اپنا مائیک منہ کے قریب کیا تھا۔

All students please down your heads.

سب نے عارض کی جانب دیکھا تھا اور پھر اپنے اپنے سر جھکا دیے تھے۔

حیام نے فوراً اس کی ایک تصویر کلک کی تھی۔

آپ میں سے کافی لوگو کے سروں کی وجہ سے میری وائف کو تصویر لینے میں مشکل ہو رہی تھی۔

سب نے مڑ کر عارض احمد وہاب کی بیوی کو ڈھونڈنا چاہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسی لمحے انائیہ اور عمائیہ کی نظر عارض پر پڑی تھی۔

بابا۔۔!وہ دونوں عارض کو دیکھتے ہی اپنی کرسیوں سے اتریں تھیں۔

نو۔۔!حیام نے ان دونوں کو روکا تھا۔

مگر وہ دونوں اپنی ماں کو اگنور کر چکیں تھیں۔

حیام نے سختی سے آنکھیں بند کر کے کھولیں تھیں۔

سب حیام کی جانب دیکھ رہے تھے۔

وہاں موجود سب سٹوڈنٹس نے عارض کو اپنی جگہ سے اٹھتے دیکھا تھا وہ سٹیج سے نیچے اترا تھا۔

پھر وہاں موجود ہر شخص نے حیران نظروں سے اس مغرور شہزادے کو اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنے دونوں بازو پھیلاتے دیکھا تھا۔

اگلے ہی لمحے دو ننھی پریاں اس کی بازوؤں کے حصار میں آسمائیں تھیں۔

عارض نے ان دونوں کے گال چومے تھے اور ان کو اٹھاتا واپس سٹیج پر چڑھا تھا۔

آپ سب نے پوچھا تھا ناں کہ میرا بزنس پارٹنر کون ہے تو وہ میری بیوی حیام احمد عارض ہے۔۔۔

عارض حیام کو دیکھتے مسکرا کر بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔

Come Leben...

عارض نے اسے اپنے پاس بلایا تھا۔

اس لمحے عارض کی دلکش مسکراہٹ سب نے دیکھی تھی جو صرف اس کی فیملی کے لیے ہی تھی۔

سب نے بھرپور تالیوں میں حیام کا استقبال کیا تھا اور عارض نے حیام کا ہاتھ تھامتے سٹیج پر چڑھنے میں مدد کی تھی۔

سب اس پچیس سالہ مرد کو اپنی بیوی اور بیٹیوں کے ہمراہ دیکھ کر تالیاں بجا رہے تھے۔

وہ منظر ہوا میں تحلیل ہوا تھا حیام ہولے سے مسکرائی تھی۔

دو بجے کے قریب وہ سب کھانا کھا کر حیام اور عارض کے کمرے میں موجود تھے۔

ویسے باہر کا موسم کتنا اچھا ہے ناں۔

زری کھڑکی کے باہر ہوتی برفباری کو دیکھتے بولی تھی۔

ہاں بہت اچھا ہے۔۔۔نور نے بھی اس کی تائید کی تھی۔

ایسے موسم میں باہر گھومنے میں بہت مزا آتا ہے تو پھر کیا خیال ہے باہر چلیں زری پرجوش سی بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دماغ خراب ہو گیا ہے تمھارا زری باہر کتنی برف پڑ رہی ہے اور تمھیں گھومنے کی پڑی ہوئی ہے۔

حیام انائیہ اور عمائیہ کو پیرا شوٹ کی جیکٹس پہناتے بولی تھی۔

حیام کی بات سن کر زری خاموش ہو گئی تھی۔

اور پھر خاموشی سے بیڈ سے نیچے اتری تھی۔

او کے سب آرام کرو میں اپنے روم میں جا رہی ہوں۔

حیام اور افشی نے اسے گھور کر دیکھا تھا اپنی بے فضول ضد پر وہ منہ بنا کر وہاں سے گئی تھی۔

زری کے کمرے سے نکلتے ہی نور اس کے پیچھے آئی تھی۔

زری اپنے کمرے کا دروازا کھول کر اندر جانے ہی والی تھی جب نور ہانپتی اس تک پہنچی تھی اور زری کو اپنے حصار میں لیا تھا۔

میری جان تم جانا چاہتی ہو تو ہم دونوں چلتے ہیں ان سب کو دفع کرو۔

نور کے کہتے ہی وہ دونوں باہر کی جانب بڑھیں تھیں۔

نور اور زری ایک دوسرے کے بازوں میں بازو ڈالے سڑک کے کنارے پر چل رہیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت وہ دونوں ٹوم اینڈ جیری کی طرح ہی لگ رہیں تھیں اور تھا بھی تو ایسا ہی وہ اپنے گروپ کی ٹوم اینڈ جیری تھیں۔

نور یہ دیکھوں ہم یہ والا پوز بناتے ہیں ایک جگہ رک کر زری نے نور کو ایک تصویر دیکھائی تھی۔

اوکے مگر کیمرہ کہاں سیٹ کرنا ہے۔

ادھر آؤ۔۔ زری نور کا ہاتھ تھام کر ایک جانب لے گئی تھی۔

یار حیام اور افشی کو پتا چل گیا کہ ہم اپنے کمروں میں نہیں ہیں تو وہ بار بار فون کریں گی۔ نور نے پریشانی سے اسے دیکھا تھا۔

ہم ایسا کرتے ہیں اپنا فون ڈونوٹ ڈسٹرب پر لگا دیتے ہیں۔

زری نے آسان سا حل بتایا تھا۔

اوکے۔۔ ان دونوں نے اپنے فون ڈونوٹ ڈسٹرب پر لگا دیے تھے اور اب وہ بڑے مزے سے ایک پتھر پر اپنا فون سیٹ کر رہی تھی۔

فون سیٹ کرنے کے بعد ہی وہ دونوں روڈ پر نیچے پنجوں کے بل بیٹھ گئیں تھیں۔

زری اور نور نے ایک دوسرے کی جانب اپنا چہرہ کیا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور ان دونوں کا ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھ میں تھا۔

پوز کیپچر ہونے میں تین سیکنڈ باقی تھے جب کوئی ان کے سروں پر پہنچا تھا۔

میں دیکھتی ہوں ان دونوں کو انائیہ اور عمائیہ کو جرابیں اور جوتے پہنا کر حیام کھڑے ہوتے بولی تھی۔

نہیں بھابھی آپ رکیں میں دیکھتا ہوں۔۔۔زین حیام کو روکتے بولا تھا اور پھر اپنے جوتے پہننے لگ گیا تھا۔

زین کے جاتے ہی حیام عارض کے پاس صوفے پر جا کر بیٹھی تھی۔

دیکھ لیں عارض آپ کی لاڈلی بہن ناراض ہو گئی ہے باہر اتنی برف پڑ رہی ہے اور میڈم کو گھومنے جانا ہے۔

معلوم نہیں اسے کیوں اتنی تصویریں لینے کا شوق ہے۔افشی بھی افسوس سے بولی تھی۔

زری کو تصویریں لینے کا اتنا شوق نہیں ہے بھابھی جتنا ان کو مومینٹس کیپچر کرنے کا شوق ہے۔وہ کہتیں ہیں انسان رہے ناں رہے مگر یادیں رہنی چاہیے۔

زین حیام اور افشاں کی جانب دیکھتا بولا تھا اور پھر فوراً باہر کی جانب بھاگا تھا۔

مگر اگلے دو منٹ میں وہ واپس آیا تھا۔

بھابھی وہ۔۔۔زین کی سانس پھولی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیاہوازین۔۔۔افشاں اور حیام دونوں ہی اسے دیکھتے کھڑی ہوئیں تھیں۔

زری اپنے کمرے میں نہیں ہے۔۔زین اپنی سانسوں کو بحال کرتا بولا تھا۔

نور کے روم میں ہو گی وہ۔۔۔حیام فوراًبولی تھی۔

نہیں وہاں بھی نہیں ہیں۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھاہوا دنیاتک پہنچاناچاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کررہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

نور بھابھی کے پیچھے گئیں تھیں ناں تم نے ان سے پوچھنا تھا۔

ارمان زین کے قریب آتا بولا تھا۔

نور بھی نہیں ہیں اپنے کمرے میں یار۔۔۔

وہ دونوں چلیں گئیں۔۔۔

زین تھوڑا پریشان سا بولا تھا۔

What....?

افشی اور حیام ایک ساتھ چیخیں تھیں۔

کہتے ہی وہ دونوں بیڈ سے اتر کر باہر کی جانب بڑھیں تھیں جب عارض اور عالیان نے آگے بڑھ کر ان دونوں کو تھاما تھا۔

کیا۔۔؟ حیام نے عارض کو غصے سے گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رک جائیں ہمیں نہیں معلوم وہ کہاں گئیں ہے ایسے ان کو ڈھونڈنا مشکل ہو گا کہتے ہی عارض زین کی جانب گھوما تھا۔

زین تم زری کو فون کرو۔۔۔عارض نے آسان ساحل پیش کیا تھا۔

جس پر زین نے فوراًاسے کال ملائی تھی۔بیل مسلسل جا رہی تھی مگر وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی۔

زین نے اسے دوبارہ کال ملائی تھی۔

ایک بار۔۔۔

دو بار۔۔۔

تین بار۔۔۔

مگر ہر بار ہی اس نے کال نہیں اٹھائی تھی۔

ڈیم۔۔۔!زین غصے سے چیخا تھا ساتھ ہی اس نے دروازے کو زور سے پاؤں مارا تھا۔

ریلیکس زین میں نور کو فون کرتا ہوں کہتے ہی ارمان نے نور کو کال ملائی تھی اس نے بھی فون نہیں اٹھایا تھا۔

مجھے لگتا ہے وہ دونوں باہر نکل گئیں ہیں ابھی زیادہ دور نہیں گئی ہوں گی میں ان کو دیکھتا ہوں کہتے ہی زین ایک بار پھر زری کو کال کرتے باہر کی جانب بڑھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رکو میں بھی آتا ہوں تمھارے ساتھ ارمان فوراً اس کے پیچھے لپکا تھا۔

جس قدر غصے سے وہ دونوں کمرے سے باہر نکلے تھے عارض بھی ان کے پیچھے آیا تھا۔

وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے نور اور زری کو ڈھونڈ رہے تھے۔

چلتے چلتے وہ تینوں روڈ سائیڈ کی جانب آئے تھے۔

امید ہے وہ دونوں زیادہ دور نہیں گئیں ہوں گی۔

زری میڈم ایک بار کہیں نکل جائیں تو پھر ہر چیز دیکھتی ہوئی مومنٹس کیپچر کرتی ہوئی جاتی ہے۔

ہاں اور نور کا بھی یہی حال ہے وہ تو زری کا پورا پورا ساتھ دے گی۔

عارض خاموشی سے ان کے پیچھے چل رہا تھا۔

وہ جانتا تھا اس کی ان دونوں بہنوں سے کسی بھی قسم کی توقع کی جا سکتی ہے۔

چلتے چلتے ان کی نظر ایک منظر پر آکر رکی تھی۔

دو لڑکیاں زمین پر بیٹھ رہی تھیں۔

اور ایک نے دوسری کا ہاتھ تھاما تھا۔

نور زری۔۔۔!ارمان اور زین فوراً اس جانب بھاگے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

زین نے فوراً جا کر زری کا ہاتھ تھاما تھا جس پر زری نے مڑ کر اسے دیکھا تھا اور ارمان نور پر جھکا اسے دیکھ رہا تھا

جبکہ نور زین اور زری کو دیکھ رہی تھی۔

اسی لمحے وہ چاروں تصویر میں قید ہوئے تھے۔

زین ن ن ن۔۔۔!زری ایک دم چیخی تھی۔

جبکہ اس نے غصے سے اپنا ہاتھ اس سے چھڑوایا تھا اور سیدھی کھڑی ہوئی تھی۔

آپ نے ہماری تصریر خراب کر دی ہے۔

وہ غصے سے بولی تھی جبکہ زین حیران سا اسے دیکھ رہا تھا۔

سب نے بے اختیار اس جانب دیکھا تھا جہاں زری نے اپنا فون سیٹ کیا ہوا تھا۔

زری آپ کو تصویر کی پڑی ہوئی ہے اور یہاں ہماری جان نکل گئی تھی۔۔۔زین کو صدمہ ہی تو لگا تھا۔

کیوں آئیں تھیں آپ دونوں یہاں۔۔۔!زین ان دونوں کو غصے سے دیکھتا بولا تھا۔

جن آنکھوں میں پہلے فکر تھی اب انہیں آنکھوں میں زری اور نور کے لیے غصہ تھا۔

اگر آپ سب اتنی پیاری جگہ پر صرف کمروں میں بند رہنے کے لیے آئے ہیں تو

Sorry to say

Posted On Kitab Nagri

میں ایسا ہرگز بھی نہیں کروں گی اور کسی کا بھی انتظار کیے بغیر اکیلی ہی سب کچھ دیکھنے نکل جاؤں گی۔

زری۔۔۔زین نے حیرت سے زری کو دیکھا تھا جس پر اس نے کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔

آپ تو کہتیں ہیں کہ اکیلے انجوائے نہیں ہوتا تو اب کیا ہو گیا ہے۔۔۔زین نے اب اسے گھورا تھا۔

میں اکیلی کب ہوں گی میرے ساتھ میرا ٹوم ہو گاناں زری نے نور کو اپنے حصار میں لیا تھا۔

جی بالکل میں اپنی جان کو خود دنیا کا ایک ایک کونا دیکھا سکتی ہوں ہمیں آپ کی ضرورت نہیں ہے مسٹر زین العابدین۔۔۔

ہائے میں سدقے جاواں۔۔۔کہتے ہی زری نے فوراً نور کو گلے لگایا تھا۔

ان کے پیچھے کھڑا عارض اپنی ہنسی کنٹرول کر رہا تھا۔

بند کریں دونوں اپنے ڈرامے۔۔۔زین ایک دم غصے سے بولا تھا جس پر وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوئیں تھیں۔

ساتھ ہی اس نے اپنی پاکٹ سے فون نکال کر عالیان کو وہاں آنے کا بولا تھا۔

اگلے کچھ ہی منٹوں میں عالیان افشی حیام انائیہ اور عمائیہ سب ان کے پاس موجود تھیں۔

سب سے پہلے حیام ان کے گلے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پھر الگ ہوتے ہی اس نے زری کو کمر پر ایک لگائی تھی۔

ہم میں سے شاید کوئی تھا جو کہتا تھا کہ ہم سب اکھٹے مزے کریں گے اور ہر لمحے کا لطف اٹھائیں گے۔۔۔ حیام نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا تھا۔

ہاں جی میں نے یہ بات کہی ہے اور مجھے یاد بھی ہے مگر تم نے اور افشی نے اب دوبارہ کوئی ڈرامہ کیا ناں تو قسم سے یار میں تم دونوں کو یہیں چھوڑ جاؤں گی۔

آپ سب کا گھومنے کا ارادہ ہے یاں سب نے یہی رہنا ہے۔۔۔ ارمان چاروں کو دیکھ کر بولا تھا۔

چلیں ہم تو کب سے انتظار کر رہے ہیں کہتے ہی زری آگے کی جانب بڑھی تھی۔

جبکہ عارض اور عالیان انائیہ اور عمائیہ کو اٹھائے ان کے پیچھے بڑھے تھے۔

وہ سب اوپر کی جانب بڑھ رہے تھے۔

ان کو چلتے چلتے آدھا گھنٹہ ہی گزرا تھا جب زری آلتی پالتی مار کر نیچے بیٹھ گئی تھی۔

کیا ہوا۔۔۔؟ اسے دیکھتے حیام نے سوال کیا تھا۔

کچھ نہیں میں تھک گئی ہوں اب میں اور اوپر نہیں چڑھ سکتی۔

زری کی بات سن کر حیام نے اپنی آنکھیں گھومائی تھیں اور اس کی جانب بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یار میں اور نہیں چل سکتی۔۔۔

اتنا میرا وزن نہیں ہے جتنا ان کا ہے۔۔۔زری اپنی پیراشوٹ کی جیکٹ تھامتے بولی تھی۔

تمھیں ہی اس موسم میں باہر آکر گھومنے کا شوق تھا۔

چلو اب اٹھو یہاں سے۔

حیام نے اپنا ہاتھ نیچے بیٹھی زری کی جانب بڑھایا تھا مگر اگلے ہی لمحے زری نے حیام کا بازو کھینچ کر اسے اپنے ساتھ نیچے بیٹھا لیا تھا۔

افشی۔۔۔!

نور۔۔۔!

حیام کو بیٹھاتے ہی زری نے ان دونوں کو آواز دی تھی جب وہ دونوں ان کی جانب متوجہ ہوئیں تھی۔

نور اور افشی نے حیام اور زری کو نیچے بیٹھے دیکھ کر گھورا تھا پھر ان کے قریب آئیں تھی۔

اس بار حیام اور زری دونوں نے نور اور افشاں کو اپنے ساتھ بیٹھا لیا تھا۔

پھر ان چاروں کے مشترکہ قہقہے ہوا میں بلند ہوئے تھے۔

ان سب سے کچھ فاصلے پر کھڑے چاروں لڑکے اپنی اپنی بیگمات کو گھور رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ان کی ہنسی کو جب بریک لگی تو زری نے زین کو آواز دی تھی۔

مسٹر زین العابدین۔۔۔!

جی۔۔۔!

زین نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

آپ نے میری اور نور کی پک خراب کی تھی ناں اب چلیں ہم چاروں کی ویسی ہی پکچر لیں۔

میں۔۔۔زین کو صدمہ لگا تھا۔

جی آپ ہی۔۔۔کہتے ہی زری نے اپنا فون اس کی جانب بڑھایا تھا۔

جسے زین نے آرام تھام لیا تھا۔

تم ہمارے بغیر تصاویر لے رہی تھی۔۔۔حیام نے اسے ایک تھپڑ رسید کیا تھا۔

جی بالکل بھابھی اسے لیے میں نے ان کی تصویر خراب کی تھی ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ یہ تصویر لیں اور اس میں

میری پیاری بھابھی ناں ہوں۔

زین کی بات پر زری نے اسے گھورا تھا جبکہ حیام کھکھلائی تھی۔

چل پتا ہے مجھے اتنا رہتا نہیں تو بھابھی کا لاڈلا۔۔۔عارض منہ کے زاویے بنا کر بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جس پر زین نے اسے مکار سید کیا تھا۔

تو اپنی بیوی کے معاملے میں ہمیشہ جل ککڑا ہی رہا کر۔

زین نے عارض کو چھیڑا تھا جسے وہ اگنور کر گیا تھا۔

زری کے بتاتے ہی چاروں نے ایک پوز بنایا تھا اور زین کیمرا سیٹ کر کے ان کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

زری کی ایک تصویر خراب کرنے کی زین کو یہ سزا ملی تھی کہ وہ پچھلے بیس منٹ سے کھڑا ان سب کی تصویریں بنا رہا تھا۔

وہ چاروں کافی دیر سے تصویریں بنوا رہیں تھی جب انائیہ زری کو دیکھ کر تھوڑا سا غصے سے بولی تھی۔

آلہ (خالہ) میں اور مائیہ (عمائیہ) بھی ہیں۔

ارے میری شہزادیوں آجاؤ کہتے ہی زری نے اپنے دونوں بازو پھلائے تھے جس پر وہ دونوں بھاگتی ہوئی اس کے بازوں کے حصار میں آئیں تھیں۔

زین نے یہ لمحہ بھی کیمرے کی آنکھ میں قید کیا تھا۔

دیکھیں گائیز یہ ہمارے گروپ کا وہ لڑکا ہے جو سب کی ٹانگیں کھینچتا تھا اور آج کیسے جورو کا غلام بن کر اس کی اور اس کی دوستوں کی تصویریں بنا رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ارمان نے جھنجھلائے ہوئے زین کو دیکھ کر اپنا کیمرہ اون کر کے اس کی ویڈیو بنائی تھی جس پر سب کا قہقہہ بلند ہوا تھا جبکہ زین نے ارمان کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد جب تصاویر کا سلسلہ ختم ہوا تو وہ سب آگے کی جانب بڑھے تھے۔

وہ سب اس وقت ایک جگہ پر کھڑے تھے جب انائیہ کی نظر چیر لفٹ پر گئی تھی۔

بابا۔۔۔!انائیہ نے عارض کا بازو ہلایا تھا۔

جی۔۔۔!عارض اس کے سامنے ایک گٹنے کے بل بیٹھا تھا۔

بابا میں نے وہ جھولے لینے ہیں۔

انائیہ نے چیر لفٹ کی جانب اشارہ کیا تھا۔

عارض نے مڑ کر اس جانب دیکھا تھا۔

بیٹا ہم اسے بعد میں لیں گے آج نہیں۔۔۔

نو بابا ٹوڈے۔۔۔انائیہ نے اپنی چھوٹی سی ناک پھولائی تھی۔

بابا کی جان ابھی نہیں ناں عارض نے اسے پیار سے سمجھایا تھا۔

نائیہ زد(ضد) نہیں کرتے۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عمائیہ نے انائیہ کو سمجھایا تھا۔

Don't talk...

انائیہ نے اس کے منہ پر انگلی رکھی تھی۔

You don't know

میں کون ہوں۔۔۔!انائیہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی کمر پر رکھا تھا۔

کون۔۔۔؟عمائیہ نے بھی اسے گھورتے سوال کیا تھا۔

میں انائیہ احمد وہاب ہوں۔۔۔عارض احمد وہاب کی بیٹی۔۔۔

انائیہ کی اس بات پر سب نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

یہ آپ نے کہاں سے سیکھا ہے انائیہ۔۔۔؟عارض نے اس کارخ اپنی جانب کرتے سوال کیا تھا۔

ماما سے سنا تھا۔۔۔انائیہ نے معصومیت سے جواب دیا تھا۔

کیا۔۔۔؟عارض نے ایک نظر حیام کو پھر انائیہ کو دیکھا تھا۔

ماما کہہ رہی تھی۔۔۔سب نے غور سے اس چھوٹی آفت کی جانب دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں حیام احمد عارض ہوں عارض احمد وہاب کی بیوی تو میں انائیہ احمد وہاب ہوئی ناں عارض احمد وہاب کی بیٹی۔۔۔انائیہ نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائی تھیں۔

جبکہ انائیہ کی بات پر سب نے بامشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔

حیام نے ایک نظر عارض کی جانب دیکھا تھا۔

بابا مجھے وہ جھولا لینا ہے۔۔۔وہ ضدی انداز میں بولی تھی۔

اب کی بار عارض نے حیام کی جانب دیکھا تھا جس پر اس نے کندھے اچکا دیے تھے۔

آپ کی ہی بیٹی ہے آپ پر ہی گئی ہے۔۔۔حیام کی بات پر عارض نے اسے گھورا تھا اور انائیہ کو اٹھالیا تھا۔

آؤ میں اپنی بیٹی کو جھولے لے کر دیتا ہوں۔

عارض کے پیچھے سب چیر لفٹ کی جانب بڑھے تھے۔

بابا میں زین چاچو کے ساتھ بیٹھوں گی۔

انائیہ عارض کی گود سے اترتی بولی تھی۔

اور میں لیان (عالیان) چاچو کے ساتھ۔عمائیہ بھی فوراً بولی تھی۔

اوکے۔۔۔عارض کے کہتے ہی وہ دونوں زین اور عالیان کی جانب بڑھیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

چیر لفٹ کے ذریعے وہ سب ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ پر گئے تھے۔

وہاں بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے ایک پہاڑ سے دوسرے پر جانے لے لیے پیدل رستے کو ترجیح دی تھی۔

ان سب نے کافی دیر وہاں کے مناظر کا لطف اٹھایا تھا۔

ان سب نے جب واپسی کا ارادہ کیا تو زری سب سے پہلے چیر لفٹ کی جانب بڑھی تھی۔

زری۔۔۔!حیام نے اسے آواز دی تھی جس پر زری نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔

کیا خیال ہے ہم یہاں سے واپس چلیں ویسے بھی تمھیں پہاڑوں پر پیدل چلنے کا بہت شوق ہے ناں۔۔۔

زری نے ایک نظر اس جگہ کی جانب دیکھا تھا جو دو پہاڑوں کو ملا رہا تھا۔

اس رستے پر برف ہی برف تھی اور کچھ لوگ سنبھل سنبھل کر پاؤں رکھتے اوپر کی جانب آ رہے تھے۔

مجھے پہاڑ چڑھنے کا بہت شوق ہے مگر مرنے کا نہیں۔۔۔

ابھی میں نے اپنی چھوٹی سی زندگی میں دیکھا ہی کیا ہے۔۔۔زری منہ بنا کر بولی تھی۔

زری کی بات پر سب کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اگلے دن موسم بہت زیادہ خراب تھا پچھلے دن کی نسبت زیادہ برف باری ہو رہی تھی۔

سب لوگ حیام اور عارض کے کمرے میں موجود تھے۔

انائیہ اور عمائیہ دونوں اس وقت سو رہیں تھیں۔

حیام افشی نور اور زری باتیں کرنے میں مصروف تھیں جبکہ سب لڑکے ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے میں مصروف تھے گاہے بگاہے وہ ایک نظر اپنی زوجات پر بھی ڈال لیتے تھے۔

جو اپنے باہر نہ جانے کی پابندی پر ان سب سے منہ بنا کر بیٹھی ہوئیں تھیں۔

یار میں بور ہو رہی ہوں۔۔۔ حیام منہ پھولا کر بولی تھی۔

ویسے حیرانی کی بات ہے ایک عدد شوہر دو بیٹیوں تین دوستوں اور تین بھائیوں کے ہوتے ہوئے آپ بور ہو رہیں ہیں۔۔۔ عارض حیام کو دیکھتا بولا تھا۔

عارض کی بات پر حیام نے اپنی آنکھیں گھومائیں تھیں۔

عارض بھائی۔۔۔!زری عارض کو دیکھتے بولی تھی۔

جی۔۔۔؟ عارض زری کو دیکھتے بولا تھا۔

آپ حیام سے کتنی محبت کرتے ہیں۔۔۔؟ زری پر سوچ انداز میں بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میری محبت الفاظ کی محتاج تھوڑی ہے۔عارض نے اپنے کندھے اچکائے تھے۔

یعنی بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔زری پر جوش سی بولی تھی اور زین کے ساتھ ہی صوفے پر جا بیٹھی تھی۔

ہمم۔۔۔!عارض نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

اگر اسے بھابھی سے محبت ناں ہوتی تو یہ آج دو بچوں کا باپ ناں ہوتا۔

زین نے زری کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

حد ہے۔۔۔زری نے اسے گھورا تھا۔

عارض بھائی آپ حیام سے محبت کرتے ہیں اس بات کو ثابت کریں۔

زری کی آنکھوں میں اس وقت واضح چمک تھی۔

تین سال بعد بھی اس بات کو ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ مجھے اپنی بیوی سے محبت ہے۔۔۔عارض بڑبڑایا تھا۔

جی کیا کرنا ہو گا مجھے۔۔۔اپنا فون پینٹ کی پاکٹ میں ڈالتا عارض بولا تھا۔

زری خوشی سے اٹھی تھی اور الماری سے ایک کالے رنگ کا دوپٹہ نکال کر زین کو پکڑایا تھا۔

زین یہ عارض بھائی کی آنکھوں پر باندھ دیں۔۔۔میرے بھائی خاصے لمبے ہیں ورنہ میں خود باندھ دیتی۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں۔۔۔؟عارض حیران ہوا تھا۔

وہ اس لیے میرے بھائی کہ آپ کو بغیر دیکھے حیام کو پہچاننا ہو گا۔

اوکے یہ تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔عارض نے چٹکی بجائی تھی۔

ہمارے ہوتے یہ آپ کے بائیں ہاتھ کا کھیل نہیں رہے گا پیارے بھائی زری نے ناک چڑھائی تھی۔

اوکے دیکھتے ہیں۔۔۔عارض کے کہتے ہی زین نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھنے کے آگے بڑھا تھا۔

ویسے میری بہن اگر کہتی تو یہ بھائی اس کے سامنے اپنا سر جھکا لیتا۔

عارض کی بات پر زری کھلکھلائی تھی۔

میرا بھائی بس میری دوست کے سامنے سر جھکاتا اچھا لگتا ہے۔

زری ایک ادا سے بولی تھی۔

زری کی بات پر عارض اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنا سر تھوڑا سا خم کر گیا تھا۔

اس کے بعد زین نے عارض کی آنکھوں پر پٹی باندھی تھی۔

چاروں لڑکیاں ایک لائن میں کھڑی ہوئیں تھیں۔

سب سے پہلے نور کھڑی تھی پھر افشی پھر زری اور آخر میں حیام تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے اپنے سینے پر اس جگہ ہاتھ رکھا تھا جہاں تک حیام آتی تھی پھر اس نے اپنا وہی ہاتھ اسی سیدھ میں سامنے کے جانب پھیرا تھا۔

وہ سمجھ گیا تھا منے کھڑی لڑکی نور یا زری میں سے کوئی ایک ہے اس لیے وہ آگے بڑھ گیا تھا۔

جیسے ہی عارض آگے کی جانب آیا تھا زری فوراً بولی تھی بھائی آپ کو یہ بھی بتانا ہے کہ آپ کے سامنے کون کھڑا ہے۔

ایک لمحے کو عارض مسکرایا تھا۔

زری کی آواز اسے دائیں جانب سے آئی تھی یعنی سب سے آگے نور کھڑی تھی۔

سب سے آگے میری چلبلی بہن نور کھڑی تھی۔

عارض کے صحیح جواب پر زری کا منہ کھل گیا تھا۔

اب عارض افشاں کے سامنے کھڑا تھا اس نے ہاتھ کی مدد سے ہائیٹ دیکھتی تھی وہ حیام کے جتنی ہی تھی اس سے پہلے عارض اسے چھوتا اسے پیچھے سے کسی نے پاؤں مارا تھا۔

وہ سمجھ گیا تھا یہ پاؤں مارنے والا شخص عالیان ہو گا اور اس کے سامنے کھڑی لڑکی افشاں۔

افشی۔۔۔!عارض ایک لفظ کہتا آگے کی جانب بڑھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب کی بار عارض زری کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھتا بولا تھا یہ میری نٹ کھٹ سی پیاری سی چھوٹی سی بہن زری ہے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

بھائی۔۔۔!زری منہ پھولا کر بولی تھی۔

جبکہ عارض مسکرا کر آگے بڑھا تھا اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی۔

عارض آگے آیا تھا اسی لمحے زری نے فوراً حیام کو پیچھے کیا تھا اور ارمان کو اس کی جگہ کھڑا کیا تھا۔

عارض نے ہاتھ سے حیام کو محسوس کرنا چاہا تھا مگر دوسری طرف کوئی اور موجود تھا عارض نے ارمان کی گردن میں اپنا بازو ڈالا تھا اور اس کے کان کو ہاتھ سے محسوس کرتا اس کے قریب ہوا تھا۔

سب اپنی ہنسی دبائے کھڑے تھے۔

کمینے پن میں تو میرے دوستوں نے پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے پھر ارمان کا سینا تھپتھپا تا آگے کی جانب بڑھا تھا۔

زری ایک بار پھر حیام کو وہاں سے ہٹاتی خود اپنے تھوڑے سے پاؤں اونچے کر کے اس کی جگہ پر کھڑی ہوئی تھی جبکہ زین نے اسے اٹھا کر اتنا اونچا کیا تھا کہ وہ حیام نے قد کے برابر آگئی تھی۔

زری نے زین کی جانب دیکھا تھا جس پر زین نے اسے آنکھ ماری تھی۔

حیام ہستے ہوئی عارض کے پیچھے جا کھڑی ہوئی تھی۔

عارض نے اپنے ہاتھ ہی مدد سے جب حیام کا سر ٹٹولا تھا تو اس کا ہاتھ زری کے سر پر گیا تھا۔

عارض دلکشی سے مسکرایا تھا یہ میری وہ بہن ہے جس کا قد ابھی لمبا ہوا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

زری کا ایک بار پھر منہ پھول گیا تھا۔

ویسے۔۔۔

کہتے ہی عارض ایک دم گھوما تھا اور اس نے حیام کو کمر سے پکڑ کر اپنے حصار میں لیا تھا۔

اس اچانک افتاد پر حیام ہکا بکا رہ گئی تھی۔

مسز عارض احمد وہاب آپ شاید بھول رہیں ہیں میں آپ کو آپ کی خوشبو سے پہچان لیتا ہوں اور واللہ آج تو آپ کا وجود میری خوشبو میں لپٹا ہوا ہے کہتے ساتھ ہی عارض نے اپنی آنکھوں سے دوپٹہ اتار کر حیام کو دیکھا تھا۔ جس کا رنگ سرخ ہوا تھا۔

عارض کے سامنے ہونے کی وجہ سے کوئی بھی حیام کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

عارض کی بات پر سب لڑکوں نے ہوٹنگ کی تھی اور ساتھ ہی انہوں نے اپنی اپنی بیگمات کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیے تھے۔

عارض کا پہلا جملہ تو سب نے سنا تھا کہ وہ حیام کو اس کی خوشبو سے پہچانتا ہے مگر اس کا دوسرا جملہ کسی نے بھی نہیں سنا تھا۔

بس میرے بھائی باقی کا رومینس ہمارے جانے کے بعد کر لینا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زین عارض کو دیکھتا بولا تھا جس پر حیام کو چھوڑتے عارض نے گھور کر زین کو دیکھا تھا۔

جس پر زین نے عارض کو آنکھ ماری تھی اور پھر وہ ہنس دیا تھا۔

وقت گزرتا جارہا تھا دو دن شدید برفباری کے باعث وہ سب کہیں نہیں گئے تھے۔

آج کا موسم خوشگوار تھا تو انہوں نے باہر جانے کا پلین کیا تھا۔

وہ سب اس وقت ایک جھیل کے کنارے پر موجود تھے جب انائیہ اور عمائیہ زین اور عالیان سے جھیل کے پاس جانے کی ضد کرنے لگ گئی تھی۔

جبکہ عارض اور ارمان سب کے لیے سینڈوچ تیار کر رہے تھے جبکہ حیام ان کو سارا سامان تیار کر کے دے رہی تھی۔

افشی وہاں کے نظاروں کو اپنے کیمرے میں کیپچر کر رہی تھی۔

جھیل کے کنارے بیٹھی نور نے مڑ کر افشی کو دیکھا تھا۔

ایک تو یہ قدرتی نظاروں کی دیوانی لڑکی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

افشی مانا یہ سب نظارے بہت خوبصورت ہیں مگر ان خوبصورت نظاروں کے ساتھ ہم خوبصورت لڑکیوں کی بھی تصاویر لے لو۔۔۔نور وہی پر بیٹھی بیٹھی بولی تھی۔

ارمان نے گردن موڑ کر اپنی بیوی کو دیکھا تھا جو اب تک پچاس سے زیادہ تصاویر لے چکی تھی مگر ابھی بھی اسے ان کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔

جو حکم جناب کا۔۔۔کہتے ہی افشاں اپنا فون تھامے نور کی جانب بڑھی تھی۔

وہ ابھی تصویر لے ہی رہی تھی جب حیام ان کے قریب آئی تھی اور تصاویر خراب کر دی تھی۔

تم میرے بغیر تصاویر کیسے لے سکتی ہو نور۔۔۔حیام اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے بولی تھی جبکہ اگلے ہی لمحے نور نے حیام کو اپنے پاس بیٹھایا تھا جو ایک بڑے سے پتھر پر بیٹھی ہوئی تھی پھر ان کے ناں ختم ہونے والے پوز شروع ہو چکے تھے۔

افشی جب نور اور حیام کو تصویر دیکھانے ان کے پاس آئی تھی تو اس نے زری کی جانب دیکھا تو جو جھیل میں اپنے پاؤں ڈالے بیٹھی تھی۔

ویسے حیام عجیب بات نہیں ہے آج زری تصویروں کا سن کر بھی نہیں آئی۔

اچھا میں بلا کر لاتی ہوں اسے کہتے ہی حیام اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زری آجاؤ تصویر لے لو ہمارے ساتھ اتنے پیارے پیارے نظارے ہیں یہاں۔

اتنی دیر میں نور بھی اس قریب آگئی تھی۔

زری نے ایک نظر دونوں کی جانب دیکھا تھا اور پھر ان دونوں کے ہاتھ تھام کر ان کو اپنے پاس بیٹھالیا تھا۔

بہت غلط بات ہے میرے بغیر تم لوگ یہاں بیٹھی ہوں افشی نور کے ساتھ بیٹھتی بولی تھی۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ زری کے دائیں جانب حیام تھی اور اس کے بائیں جانب نور اور افشاں تھیں۔

ان سب کے پاؤں پانی میں تھے جبکہ زری نے حیام کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنا سر نور کے کندھے پر رکھ دیا تھا۔

اور اس کی نگاہ جھیل کے شفاف پانی پر تھی۔

زری۔۔۔!زری کو دیکھتے حیام نے اسے آواز دی تھی۔

ہمم۔۔۔حیام کی جانب دیکھے بغیر وہ بولی تھی۔

تم کیا سوچ رہی ہو۔۔۔؟

مجھے معلوم ہے اب یہ سوچ رہی ہے کہ کیمرہ ایسی کون سی جگہ پر سیٹ کیا جائے کہ یہاں بیٹھے ہم چاروں اپنی تصویر لے سکیں۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے زری اگر ہم یہاں کہیں بھی اپنا کیمرہ سیٹ کریں گے وہ پانی مین ڈوب جائے گا۔

زری نے ایک نظر افشاں کی جانب دیکھا تھا۔

مسز عالیان ضروری نہیں ہوتا کہ ہر لمحے کو تصویر میں قید کیا جائے۔

کچھ لمحات ایسے ہوتے ہیں جن کو بس محسوس کیا جا سکتا ہے۔

یہ سب الفاظ زہرہ زین العابدین کے ہیں۔۔۔؟ افشاں نے تصدیق چاہی تھی۔

جی بلکل یہ الفاظ میرے ہی ہیں۔

بعض اوقات کچھ لمحات تو محسوس کرنا بہت خوبصورت ہوتا ہے۔

اسی بات پر حیام نور اور افشی کی نوک جھونک شروع ہو گئی تھی۔

اس دوران زری خاموش سے پانی کی لہروں کی دوجہ سے اٹھتے شور کو سن رہی تھی۔

کافی دیر جب زری ایسے ہی بیٹھی رہی تھی تو ان تینوں کو تشویش ہونے لگی تھی۔

نور حیام افشی آنکھوں ہی آنکھوں کے اشاروں سے ایک دوسرے سے پوچھا تھا کہ زری کو کیا ہوا ہے۔

مگر ان تینوں کو ہی اس بارے میں کچھ علم نہیں تھا۔

زری تمھیں کیا ہوا ہے۔۔۔حیام نے پاؤں جھولتی سامنے کا منظر دیکھتی زری سے پوچھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہمم۔۔۔!زری اسی نظارے کو دیکھ رہی تھی۔

زری۔۔۔!اب کی بار حیام نے اسے ہلایا تھا۔

کیابات ہی حیام۔۔۔؟زری کی نظر ابھی بھی وہیں تھی۔

کیاہوا ہے تمھیں۔۔۔؟حیام نے اپنا سوال دہرایا تھا۔

کچھ نہیں۔۔۔اس کے پاؤں رکے تھے۔

زری نے اب گردن موڑ کر حیام کو دیکھا تھا۔

اگر میں مر گئی تو تم لوگ کیا کرو گے۔

زری کی بات پر حیام کی تیوری چڑھی تھی۔

یہ کس قسم میں فضول بات ہے زری۔۔۔حیام کافی سختی سے بولی۔

چلو فضول ہی سہی مگر بتاؤ تو تم لوگ کیا کرو گی۔

اسی لمحے ہم بھی تمھارے ساتھ مر جائیں گے۔۔۔حیام زری کو دیکھتے بولی تھی۔

زری جہاں تم نہیں ہو گی وہاں ہم کیا کریں گے۔نور کی آنکھوں میں پھیلتی اداسی کو زری نے باخوبی دیکھا تھا۔

ان دونوں کی بات پر زری نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا اور نور اگر میں نہیں ہوں گی تو میرے بعد تم لوگوں کی زندگی میں کوئی اور آ جائے گا۔

زری کوئی بھی شخص کسی کی بھی اہمیت کو ختم نہیں کر سکتا۔

حیام نے اپنا رخ اس کی جانب کیا تھا۔

میں دو سال کے لیے امریکہ میں تھی کیا میری کمی جو تم لوگوں کی زندگیوں میں تھی وہ کسی نے پوری کی۔۔۔

نہیں زری اس خلا کو میں ہی بس بھر سکتی تھی اور میں نے ہی بھرا ہے۔

زری بس اس کی جانب دیکھ رہی تھی بولی کچھ نہیں تھی۔

یہاں مرنے مرانے کی باتیں ہو رہیں ہیں تو زری جاتے زری ہمارے لیے ایک بھلے کا کام کر کے جانا افشاں نے ماحول کو بدلنا چاہا تھا۔

کیا۔۔۔؟ اب زری اس کی جانب مڑی تھی۔

ہمارے لیے بریانی کا انتظام ضرور کر کے جانا روتے روتے اگر ہمیں بھوک لگ جائے گی ہم سے کم سب کھا پی لر اپنی قوت تو بحال کر لیں گے افشی شرارت سے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور ہاں زری میں لیگ پیس ضرور لوں گی تمھیں پتا ہے ناں مجھے کتنا پسند ہے نور کے لہجے میں بھی واضح شرارت تھی۔

ان کی اس بات پر زری بھی مسکرا دی تھی۔

جب کہ حیام ان سب کو گھورتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔

اس وقت زری جھیل کے کنارے ایک بڑے سے پتھر پر بیٹھی ہوئی تھی۔

نور اور افشی اس کے پاس ہی بیٹھیں ہوئی تھیں وہ دونوں باری باری اپنے پاس پڑے پتھر اٹھا کر جھیل میں پھینک رہیں تھیں اور زری ان کو خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔

اسی لمحے حیام ان کے پاس سینڈوچ لے کر آئی تھی اور نور کو تھوڑا سائیڈ پر کھسکا کر خود زری کے ساتھ بیٹھ گئی تھی جس پر نور نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

زری تم آج اتنی خاموش کیوں ہو یار۔۔۔؟

زری نے گردن گھوما کر حیام کو دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھو اگر تم ابھی بھی وہی فضول باتیں سوچ رہی ہو ناں تو میں نے اب تمھیں دو لگا دینی ہے۔

اب میں کچھ دیر خاموش بھی نہیں رہ سکتی کیا۔۔۔؟زری نے حیام کے ہاتھ میں تھامی پلیٹ سے ایک سینڈوچ لیا تھا۔

جب میں فضول اور بہت بولتی ہوں تب بھی تم لوگوں کو اچھی نہیں لگتی اگر اب خاموش ہوں تو پھر بھی اچھی نہیں لگ رہی۔

زری سینڈوچ کی بائیٹ لیتے بولی تھی۔

تم خاموش بالکل بھی اچھی نہیں لگتی ہو زری۔۔۔حیام اسے دیکھتے بولی تھی۔

ہاں حیام ٹھیک کہہ رہی ہے اور اب تو۔۔۔نور نے اپنی بات ادھوری چھوڑ کر سینڈوچ کھایا تھا۔

اب تو۔۔۔؟زری نور کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

میڈم پہلے آپ صرف زہرہ ناصر تھیں۔۔۔

آپ تب خاموش نہیں ہوتیں تھیں اب تو آپ زہرہ زین العابدین ہیں۔۔۔نور زری کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

یہ تو میرے بھائی کی توہین ہوئی ناں۔۔۔نور کی بات پر زری نے اسے گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تو ہین کیسے۔۔۔؟زری اپنے آپ کو سوال کرنے سے نہیں روک پائی تھی۔

وہ ہمارا ہنستا مسکراتا کھیلتا کودتا پیارا سا ہیرو جیسا بھائی اور یہ بات اس کی بیوی کو ہر گز زیب نہیں دیتی کہ وہ خاموش رہے۔

حیام زری کی جانب دیکھتے شرارت سے بولی تھی۔

حیام مانا ہمارا بھائی ہیرو جیسا ہے مگر ہماری دوست بھی کسی ہیروئن سے کم تھوڑی ہے۔

ارے واہ یہ کیا ناں تم نے دوستی کا حق ادا زری کھلاتے ہوئے نور کو گلے لگا کر بولی تھی۔

جس پر نور نے بھی فوراً اسے گلے لگایا تھا۔

جناب اگر آپ کا حکم ہو تو محبت کا فرض بھی ادا کر دیا جائے۔

زری نے مڑ کر اپنی پیچھے کھڑے زین کو دیکھا کم اور گھورا زیادہ تھا۔

ہائے بیگم آپ اتنے پیار سے دیکھیں گی تو بندہ بشر آپ کے لیے اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

پیاری لڑکیوں اور ایک عدد زوجہ محترمہ صاحبہ اگر آپ سب نے کچھ اور کھانا ہے تو بتا دیں عارض ان چاروں کے سامنے آتا بولا تھا۔

حیام نے ایک نظر عارض کی جانب دیکھا تھا وہ جانتا تھا حیام اس وقت کس چیز کی فرمائش کرے گی۔

Posted On Kitab Nagri

ایک کپ چائے کی۔۔۔ان تین سالوں میں وہ حیام کو بہت اچھی طرح جان کر چکا تھا۔

ابھی افشاں نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا جب عالیان بولا تھا۔

جی مسز آپ کا جواب میں جانتا ہوں آپ کہیں گی عالیان میرے لیے کچھ بھی لے آئیں۔

کیوں مسز عالیان خالد۔۔۔؟ عالیان نے ایک ابرو اچکا کر افشی سی پوچھا تھا جس پر وہ مسکرا دی تھی۔

میری بیگم صاحبہ آپ بھی بتا دیں آپ کیا کھائیں گی زین بھی زری کے سامنے آتا بولا تھا۔

اس وقت میرا دل کر رہا ہے کہ۔۔۔زری ایک لمحے کو رکی تھی۔

کہ۔۔۔زین تجسس سے بولا تھا۔

وہ تیرے ہاتھ کی سنہری سی دلنشیں چائے

اور وہ تیرا پاس آ کہ دھیمے سے کہنا لیجیے

زری ایک گہری سرد آہ بھرتی بولی تھی۔

زری کی بات پر زین کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے۔

بالکل بھی نہیں۔۔۔زین فوراً بولا تھا۔

زری کے چائے والے واقعے کے بعد زین اسے بہت کم چائے پینے دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین کی بات پر زری کا منہ بن گیا تھا۔

زین آپ ہر بار ایسے ہی کرتے ہیں۔۔۔ کہتے ہی زری نے ایک نظر عالیان اور عارض کو دیکھا تھا۔

ہم پلائیں گے اپنی بہن کو چائے بتاؤ کہاں پینی ہے۔۔۔ عالیان زری کو دیکھتا بولا تھا جس پر زری کی خوشی دیکھنے والی تھی۔

ہائے عالیان بھائی چائے ہو اور محبوب کے ہاتھوں کی تھمائی ہو اور ہو بھی ڈھابے کی اُفف۔۔۔

میری پیاری بہن آپ کو محبوب کے ہاتھوں کی تو نہیں مگر بھائیوں کے ہاتھوں کی تھمائی ہوئی مل جائے گی کہتے ہی عالیان نے زری کے سامنے اپنا ہاتھ کیا تھا جسے تھام کر زری اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

حیام مسکرا کر زری کو عالیان کے ساتھ جاتا دیکھ رہی تھی جب عارض نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا تھا۔

آپ پریشان نہیں ہوں آپ کو آپ کے شوہر کے ہاتھوں سے ہی چائے ملے گی۔۔۔

عارض کی بات پر حیام مسکرا کر عارض کا ہاتھ تھامتے اٹھی تھی۔

عارض اور حیام بھی عالیان اور زری کے پیچھے بڑھے تھے جب زین بھاگتا ہوا عالیان اور زری کے پاس پہنچا تھا۔

ایک منٹ۔۔۔! زین نے ان دونوں کو روکا تھا۔

زری آپ چائے اسی شرط پر پیئیں گی کہ ہم سب ساتھ میں چائے پیئیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے۔۔۔زری کی خوشی دگنی ہوئی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

چلیں آئیں پھر چلتے ہیں۔۔۔زین نے اپنا ہاتھ زری کی جانب بڑھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں آج میں اپنے بھائیوں کے ساتھ جاؤں گی کہتے ہی زری عالیان اور عارض کے درمیان میں آئی تھی اور دونوں کا ایک ایک بازو تھاما تھا۔

شوہر کی محبت کی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے محترمہ کو۔۔۔زین نے دوہائی دی تھی۔

ابھی تیری محبت سے زیادہ ہماری بہن کی چائے ضروری ہے۔

عارض زین کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

خود تو کمینے تو نے محبت میں ڈبل پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے اور ہمیں ایم فل بھی نہیں کرنے دے رہا۔۔زین نے اسے گھورا تھا جبکہ عارض کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

اگلے کچھ ہی دیر میں وہ سب ایک ڈھابے پر موجود تھے۔

چند ہی منٹوں میں ان سب کے سامنے ان کے چائے کے کپ موجود تھے۔

اس سے پہلے زری اپنا کپ تھامتی زین نے اس کے سامنے پڑا کپ اٹھایا تھا اور اپنے لبوں سے لگایا تھا۔

زری حیرت سے زین کو دیکھ رہی تھی۔

باہر کی چائے آپ اسی شرط پر پیئیں گی کہ اسے پہلے میں ٹیسٹ کیا کروں گا۔

زری پہلے تو حیرت سے اسے دیکھتی رہی تھی اور پھر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ہمیں تو چائے سے اتنی محبت ہے کہ ہم محبوب کی جوٹھی چائے بھی آنکھیں بند کر کے پی جائیں

ایک ادا سے کہتے زری نے اپنا کپ اٹھایا تھا۔

ایک منٹ زری۔۔۔حیام کے پکارنے پر زری نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

پہلے ایک بات بتاؤ یہاں تعریف کس کی کر رہی ہو زین بھائی کہ چائے کی۔۔۔؟

اپنے محبوب کی جوٹھی چائے کی۔۔۔زری چائے کے کپ کے کنارے پر اپنی انگلی پھیرتی بولی تھی۔

اہووو۔۔۔سب نے ایک ساتھ ہوٹنگ کی تھی۔

مس نور العین کیا آپ بھی محبوب کی جوٹھی چائے پینا چاہیں گی ارمان نے نور کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

مجھے نہ چائے کا شوق ہے ناں محبوب کا نور ارمان کو گھورتے ہوئے بولی تھی۔

ہائے میری پھوٹی قسمت ارمان نے دوہائی دی تھی جبکہ ارمان کی اس دوہائی پر نور نے اپنا پاؤں زور سے ارمان کے پاؤں پر مارا تھا۔

ارمان اپنے ڈرامے بند کریں۔۔۔نور غصے سے بولی تھی۔ ہم لوگ ایک وقت میں ایک ہی ڈرامے کو سنبھال سکتے ہیں اسی لمحے نور کی نگاہیں زری کی جانب اٹھیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اگر میں نے زری کو بتا دیا ناں کہ آپ اسے ڈرامہ کہہ رہیں تھی تو انہوں نے آپ کے ساتھ ایک نیا ڈرامہ شروع کر لینا ہے۔

نور نے کھا جانے والی نظروں سے ارمان کو دیکھا تھا۔

ہائے کسی دن آپ کی یہ پیار بھری نگاہیں ہمیں مار ڈالیں گی۔

ارمان نے نور کے گال پر چٹکی بھری تھی۔

آگے کا سارا وقت ان سب کی نوک جھونک کی نظر ہوا تھا۔

ان کے لاہور واپس جانے میں ایک ہی دن باقی تھا۔

سب اپنے اپنے کمروں میں موجود تھے عارض کسی سے بات کرنے کے لیے باہر گیا ہوا تھا جبکہ عمائیہ اور انائیہ سو چکیں تھیں۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی عارض نے ایک نظر اپنی منہ پھولا کر بیٹھی بیوی کو دیکھا تھا نجانے اب اس سے ایسی کیا خطا سرزد ہو گئی تھی جو وہ منہ بنا کر بیٹھی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے اپنا فون سائیڈ ٹیبل پر رکھتے جھک کر انائیہ اور عمائیہ کو پیار کیا تھا اور دوسری جانب آکر حیام کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا تھا۔

کیا ہوا زندگی آپ منہ کیوں پھولا کر بیٹھیں ہیں۔۔؟

عارض نے حیام کی ناک دبائی تھی جس پر اس نے اپنا رخ پھیر لیا تھا۔

کیا بات ہے حیام عارض پریشانی سے اٹھ بیٹھا تھا۔

عارض آپ نے مجھے منہ دکھائی کا تحفہ نہیں دیا تھا۔

عارض حیام حیران ہوا تھا کیونکہ آج حیام کو شادی کے تین سال بعد منہ دیکھائی کا تحفہ یاد آیا تھا۔

آپ کو پتا ہے۔۔۔ حیام کے اتنا کہنے پر ہی وہ سکون سے اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا تھا وہ جانتا تھا کی اب حیام اسے ساری بات بتائے گی۔

آج جب میں افشی کے کمرے میں تھی تو میں اس کی جیولری دیکھ رہی تھی۔

اس کے ایک ائیر رنگز بہت خوبصورت تھے اور میں نے اسے کہاں تھا کہ وہ انہیں پہنے۔

جانتے ہیں اس نے کیا کہا۔۔۔

عارض نے ایک نظر حیام کی جانب دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا۔۔۔؟وہ حیام کے بالوں کی لٹ کو اپنی انگلی پر گھومانا شروع ہو گیا تھا۔

اس نے بتایا تھا کہ وہ ائیر رنگز اسے بہت پسند ہیں کیونکہ عالیان نے وہ اسے منہ دیکھائی

میں دیئے تھے۔

عارض نے ایک گہری سانس لی تھی۔

عارض آپ نے مجھے کچھ بھی نہیں دیا تھا منہ دیکھائی میں۔

اوکے تو پھر میں اب دے دیتا ہوں آپ کو مگر۔۔۔

عارض کی بات پر حیام خوش ہوئی تھی پر اس کے مگر کہنے پر ٹھٹھکی تھی۔

آپ کو مجھ سے دوبارہ شادی کرنی ہوگی کہتے ہی عارض نے اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا تھا۔

حیام نے پاس پڑا کشن اٹھا کر عارض کے پیٹ پر مارا تھا بھاڑ میں گئی منہ دیکھائی میں نہیں دوبارہ شادی کرنے

والی۔

دو بیٹیوں کے بعد آپ کو دوبارہ شادی کرنے کی سوجھ رہی ہے اب اپنے بارے میں نہیں اپنی بیٹیوں کے

بارے میں سوچیں۔۔۔

پہلے ہی آپ مجھ سے تین بار شادی کر چکے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو اسلام میں چار شادیاں جائیز ہیں اور میں چاروں آپ سے ہی کرنا چاہتا ہوں عارض نے حیام کو دیکھ کر آنکھ ونک کی تھی۔

جس پر حیام نے ایک بار پھر کشن اسے مارا تھا۔

مجھے ناں آپ سے بات ہی نہیں کرنی۔

اپنی گود سے عارض کا سر ہٹا کر حیام کروٹ بدل کر لیٹ گئی تھی۔

اگلی صبح جب حیام کی آنکھ کھلی تھی عارض کمرے میں نہیں تھا۔

بد تمیز، کھڑوس عارض کو مختلف القابات سے نوازتی حیام اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

وہ واشروم میں فریش ہونے کے لیے گئی تھی۔

اس کے باہر آنے تک بھی عارض کمرے میں نہیں آیا تھا۔

اتنی صبح صبح کہاں چلے گئے ہیں۔۔۔؟

خود سے ہی سوال کرتے حیام نے اپنے کپڑے نکالے تھے۔

آج ان سب کا مالم جبہ میں آخری دن تھا کل انہیں نے لاہور کے لیے نکل جانا تھا۔

حیام تیار ہو کر ابھی باہر آئی ہی تھی جب اس کے کمرے کا دروازا ناک ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے سر کو ڈھانپتے اس نے دروازہ کھولا تھا۔

سامنے ایک آدمی ہاتھ میں کالے گلابوں کا بکے لے کر کھڑا تھا۔

باجی یہ تمھارے سائیں نے دیا ہے۔

حیام نے اس سے پھول تھامے تھے جب اس نے حیام کو ایک اور ڈبی اور پرچی بھی تھمائی تھی۔

دروازہ بند کرتے حیام بیڈ پر آ بیٹھی تھی اور ان گلابوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا تھا۔

وہ اصل کالے گلاب نہیں تھے ان کو سپرے کر کے کالا بنایا گیا تھا۔

حیام نے ڈبی ایک جانب رکھتے وہ پرچی کھولی تھی۔

اس کی ایک ایک تحریر پڑھ کر حیام کے تاثرات خوشگوار سے خوشگوار ہوتے گئے تھے۔

آخر میں اس نے وہ ڈبی کھولی تھی۔

اس سے پہلے وہ اس میں موجود چیز کو باہر نکالتی کمرے کا دروازا کھول کر عارض اندر داخل ہوا تھا۔

حیام کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر اس کے وجود میں سکون کی ایک لہر اتری تھی۔

کیسا لگا تحفہ ۔۔۔؟ عارض نے حیام سے سوال کیا تھا۔

حیام نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا صرف مسکرا کر اس کی جانب دیکھتی رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

منہ دیکھائی کا تحفہ شوہر خود اپنی بیوی کو پہناتا ہے تو سوچا خود جا کر اپنی بیگم کو پہنا دوں۔

حیام کے قریب آتے عارض نے اس سے ڈبی تھامی تھی اور پھر اس کے پیچھے بیٹھ کر ڈبی میں سے خوبصورت پینڈنٹ نکالا تھا۔

حیام کے بال پیچھے کرتے عارض نے اسے وہ پہنایا تھا۔

ویسے میں سوچ رہا تھا کہ انائیہ اور عمائیہ کے بھی اتنی ہی لمبے بال ہونے چاہیے۔

بالکل بھی نہیں ابھی وہ دونوں بہت چھوٹی ہیں۔

حیام عارض کی جانب گھومی تھی۔

عارض کی نظر حیام کے گلے میں موجود پینڈنٹ پر گئی تھی جس میں ہیرو کو جڑ کر چاند بنایا گیا تھا اور اس پر ایک پری بیٹھی ہوئی تھی اور اسکے ہاتھ میں ایک ستارا تھا۔

آپ جانتی ہیں حیام۔۔۔! عارض نے حیام کی آنکھوں میں دیکھا جس کی آنکھوں میں خوشی کی ایک چمک تھی۔

کیا۔۔۔؟ حیام نے اپنا سر عارض کے سینے پر ٹکایا تھا جس پر عارض نے اس کے گرد اپنا حصار باندھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عورت اس دُنیا کی واحد ہستی ہے جس پر دنیا کی سات ہزار ایک سو سترہ زبانوں میں سات ہزار ایک سو سترہ کتابیں لکھیں گئیں ہیں۔

حیام نے سر اٹھا کر عارض کی جانب دیکھا تھا جو پہلے ہی اسے دیکھ رہا تھا۔

ہر کتاب میں عورت کو ایک الگ انداز اور ایک الگ محبت کے ساتھ لکھا گیا ہے مگر ان سب کتابوں میں صرف ایک لفظ مشترک ہے عارض ایک لمحے کو خاموش ہوا تھا۔

کیا۔۔۔؟ حیام نے اس سے سوال کیا تھا اور وہ یہی تو چاہتا تھا کہ حیام اس سے سوال کرے۔

عارض نے تھوڑا سا جھک کر اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے جس پر حیام اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی۔

واجب المحبت۔۔۔! عارض اپنی تھوڑی اس کے سر پر رکھتا بولا تھا۔

حد ہے ارمان اس طرح چیزیں کون پھیلاتا ہے نور کمرے سے چیزیں سمیٹ رہی تھی ساتھ ساتھ وہ ارمان کو کوس رہی تھی جو اپنی چیزیں جہاں مرضی رکھ دیتا تھا۔

مگر وہ روز کی طرح اپنے کان لپیٹے واشروم میں گھس گیا تھا۔

نور غصے سے لال ہوتی ساری چیزیں سمیٹ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ابھی چیزیں سمیٹ کر فارغ ہو کر بیٹھی ہی تھی جب ارمان نے واشروم سے ہی نور کو ٹاول دینے کی آواز لگائی تھی۔

اففف آپ اپنی چیزیں پوری کیوں نہیں لے کر جاتے نور پیر پٹکتے اٹھی تھی اور ٹاول تھام کر واشروم کا دروازہ نوک کیا تھا۔

اگلے ہی لمحے کلک کی آواز سے دروازہ کھلا تھا اور نور نے اپنا ٹاول والا بازو اندر کیا تھا جب ارمان نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اندر ہی کھینچ لیا تھا۔

ارمان کی اس حرکت پر نور نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کی تھیں جبکہ ارمان اس کا سرخ چہرہ دیکھتے مسکرا رہا تھا۔

مسز۔۔۔!ارمان نے اس کی کمر کے گرد اپنے بازو حمائل کر کے نور کو تھوڑا اپنے قریب کیا تھا۔

جس پر ارمان کے نم بالوں سے چند قطرے نور کے چہرے پر گرے تھے۔

ارمان مجھے جانے دیں نور سختی سے آنکھیں بند کیے ہوئے ہی خود کو چھڑواتے بولی تھی۔

ویسے مسز ارمان جاوید مغل۔۔۔!

ارمان نے نور کے بال پیچھے کیے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ارمان۔۔۔!پلیز جانیں دیں نور نے سختی سے اپنی مٹھیاں بند کیں تھیں۔

نجانے آج ارمان کو کون سی شرارت سوجھی تھی جو اس نے یہ حرکت کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں اپنے کپڑوں میں موجود ہوں آپ اپنی آنکھیں کھول سکتیں ہیں۔

نور نے لرزتی پلکیں اٹھا کر ارمان کی جانب دیکھا تھا جو بلو پینٹ اور بلیک شرٹ میں موجود تھا۔

بہت بد تمیز ہیں آپ نور نے اسے پیچھے کو دھکا دیا تھا جس پر ارمان ہلا تک نہیں تھا۔

آپ کو کیا لگا تھا کہ میں فلموں یا ڈراموں کی طرح ۔۔۔ارمان اپنی بات ادھوری چھوڑ گیا تھا۔

مگر ارمان کی بات کا مطلب سمجھتے نور سرخ ہوئی تھی اور ٹاول اس کے منہ پر اچھالتی ایک بار پھر اسے پیچھے کو دھکا دیتی باہر کی جانب بھاگی تھی۔

سب لوگ اس وقت کھانا کھا کر باہر نکلے تھے جب زین اپنے سن گلاسز آنکھوں پر ٹکاتے بولا۔

آج ہم پاکستانی ہونے کا ثبوت دیں گے۔

تا کہ کل کو ہم اپنی اولادوں کو بتا سکیں کہ ہم دیسی پاکستانی ہیں۔

اوکے مگر کیا کرنا ہو گا۔۔۔سب سے پہلے نور بولی تھی۔

کچھ خاص نہیں بس۔۔۔زین انہیں بتاتا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین کی بات سن کر نور زری ارمان عالیان کی آنکھیں چمکیں تھیں جبکہ حیام اور افشی نے گھور کر اس کو دیکھا تھا۔

بھابھی نمبر ون اینڈ ٹو میں جانتا ہوں آپ کا دیور بہت پیارا ہے پلیز ایسے مت دیکھیں۔

زین نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھے تھے۔

اگلے کچھ ہی وقت میں وہ سب چار باغ میں موجود تھے۔

چار باغ میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے ان سب نے

I ❤ Malam Jabba

کے بورڈ کے سامنے کھڑے ہو کر ڈھیر ساری تصاویر لیں تھیں۔

اور پھر باری باری سب نے سولو فوٹو شوٹ بھی کروایا تھا۔

اس وقت وہاں پر ہلکے ہلکے بادلوں کا بھی راج تھا جو اس ماحول کو مزید پر کشش بنا رہے تھے۔

چلو لڑکیوں اور لڑکوں اپنے پلین کو انجام دینے کا وقت آگیا ہے۔

وہ سب زین کی بتائی بات پر عمل کرنے کے لیے تیار تھے۔

سب سے پہلے عالیان اور زین کی باری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان ہاتھ میں پھول تھامے ایک لڑکی کی جانب بڑھا تھا۔

ایکسکیوزمی۔۔۔!

اس نے فون پر بات کرتی لڑکی کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا اور اسے پھول دیا تھا۔

وہ لڑکی عالیان کی اس حرکت پر اسے غصے میں تھپڑ مارنے ہی والی تھی جب وہ بولا تھا۔

یہ پھول میری طرف سے نہیں ہے اس چاکلیٹ بوائے نے دیا ہے۔

عالیان نے زین کی جانب اشارہ کیا تھا جو ہاتھ میں چاکلیٹ تھامے کھڑا تھا۔

وہ لڑکی عالیان سے پھول پکڑ کر چلتی چلتی زین کے قریب آئی تھی۔

Sorry but I can't accept your flower.

وہ زین کو پھول تھما کر دوسری جانب بڑھ گئی تھی زین اور عالیان اس لڑکی کو جاتا دیکھ رہے تھے جب وہ اپنی ہیل کا بیلنس بھگڑنے پر نیچے گری تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کمینے انسان تیری نظروں نے اس حسینہ کو۔۔۔ بولتے بولتے ارمان کی نظر نور پر گئی تھی جو کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ارمان نے تھوک نگلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرا مطلب تھا اس بہن کو نیچے گرا دیا۔

That's like my man.

نور نے ارمان کے کندھے پر تھپکی دی تھی۔

کچھ لمحے بعد منظر پھر وہی تھا۔

عالیان پھول تھامے ایک لڑکی کی جانب بڑھا تھا اور اسے پھول دیا تھا۔

یہ اس چاکلیٹ بوائے نے دیا ہے۔

عالیان نے تھپڑ پڑنے کے ڈر سے تیز تیز زین کی جانب اشارہ کرتے بولا تھا۔

وہ لڑکی عالیان سے پھول تھامے زین کی جانب بڑھی تھی۔

اوو ہیلو مسٹر وہ بالکل زین کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔

مانا کہ آپ ہینڈسم ہیں اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ آپ ٹھرکی پنے پر آجائیں۔

اس لڑکی کی بات پر زین کا منہ کھل گیا تھا۔

اور دوسری بات یہ کہ مجھے ایک ہینڈسم بھائی کی ضرورت تھی وہ مجھے مل گیا اس لڑکی نے زین کی بازو پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میڈم میں آپ کا کوئی بھائی وائی نہیں ہوں۔

آپ کے پیچھے پہلے ہی میری بہنیں کھڑئیں ہیں وہ کھا جائیں گی آپ کو۔

زین نے اس لڑکی کے پیچھے کھڑی حیام نور اور افشی کی جانب اشارہ کیا تھا۔

اس لڑکی نے زین کے اشارے پر مڑ کر دیکھا تھا اور پھر ان کے قریب گئی تھی۔

زین حیران ہوا تھا۔

زین بھی اس لڑکی کے پیچھے ان تک آیا تھا۔

ہائے میرا نام عزہ ہے۔

عزہ نے سب کو باری باری گلے لگایا تھا۔

زری حیام افشی اور نور اس لڑکی کی اس حرکت پر حیران ہوئیں تھیں۔

اب ہم ان کی پانچ بہنیں ہو گئیں ہیں۔

زین۔۔۔!زری زین کو دیکھ کر حیرانگی سے بولی تھی۔

اوہ تو میرے بھائی کا نام زین ہے۔

زین بھائی اتنی پیاری پیاری لڑکیوں کو آپ نے اپنی بہن بنا رکھا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو اپنے لیے ایک پیاری سی لڑکی ڈھونڈنی چاہیے تھی۔

زین کچھ بولنے والا تھا عزہ دوبارہ بولی تھی۔

چلیں کوئی نہیں میں ہی آپ کے لیے ڈھونڈ دیتی ہوں بلکہ آپ کی بہنوں میں سے ہی کسی ایک کو اپنی بھابھی بنا لیتے ہیں۔

سب سے پہلے عزہ حیام کی جانب بڑھی تھی۔

پریٹی گرل آپ کا کیا نام ہے۔

حیام۔۔۔!حیام نے اپنا نام بتایا تھا۔

خبر دار لڑکی سوچنا بھی مت یہ میری ایک اکلوتی بیوی اور میری دو بیٹیوں کی ماں ہے۔

عارض نے حیام کو اپنی جانب کھینچ کر اپنے حصار میں لیا تھا۔

عزہ حیران ہوئی تھی۔

کیا واقعی آپ کی دو بیٹیاں ہیں۔۔۔

حیام نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ چلیں کوئی بات نہیں۔۔ عزہ سر جھٹک کر نور کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔

بیوٹیفل کیا آپ میری بھابھی بنیں گی۔

Posted On Kitab Nagri

My name is Noor ul Ain

سوری یہ تو بالکل بھی نہیں بن سکتیں۔۔۔

ارمان نے نور کے کندھوں پر اپنا بازو پھیلایا تھا۔

آپ۔۔۔؟عزہ نے سوالیہ نظروں سے ارمان کو دیکھا تھا۔

انہوں نے اپنا غلط تعارف کروایا ہے۔۔۔

مطلب ارمان کی بات پر عزہ چونکی تھی۔

مطلب یہ کہ یہ نور العین صاحبہ جو ہیں یہ مسز ارمان جاوید مغل ہیں۔

اوہ سوری۔۔۔!

عزہ شرمندہ شرمندہ سی افشی کی جانب بڑھی تھی۔

سوری میں بھی میریڈ ہوں۔۔۔افشاں کندھے اچکاتے بولی تھی۔

افشی کی بات پر عالیان مسکرایا تھا۔

اوہ تو وہ جنہوں نے پھول دیا تھا وہ آپ کے ہزبینڈ ہیں۔

افشاں نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ بجھے دل کے ساتھ آگے بڑھی تھی۔

آپ کا بھی کوئی سین ہے تو بتا دیں۔

اب وہ زری کے سامنے کھڑی تھی۔

نہیں میرا کوئی سین نہیں ہے۔۔۔زری مسکراہٹ لیے بولی تھی۔

بس پھر آپ ہوں گی میرے بھائی کی دلہن پلیز انکار مت کیجئے گا۔۔۔عزہ چہکی تھی۔

زین عزہ کی بات سن کر زری کا ہاتھ تھام کر کھڑا ہوا تھا۔

My newly made sister...

She is already the love of my life, my better half Zahra Zain ul Abideen.

واقعی۔۔۔!

وہ خوش ہوئی تھی اور زری نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

جس پر عزہ زری کے ساتھ جا کھڑی ہوئی تھی۔

بھابھی بھائی پر نظر رکھا کریں اتنی آزادی اچھی نہیں ہوتی۔

جی بالکل اب تو نظر رکھنی ہی پڑے گی۔زری نے زین کے کان کھینچے تھے اور سب کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ عزہ ان سب سے خوش دلی سے مل کر وہاں سے چلی گئی تھی۔

بس بہت ہو گئے پرینکس اب نہیں کرنا کوئی۔

پرینک میں نے اس لیا کیا تھا کہ میں جان سکوں میرے کتنے دیوانے ہیں یہاں مگر یہاں تو میری بیوی کے ہی دیوانے نکلے۔

زین منہ بنا کر بولا تھا۔

زین کی بات پر سب کا قہقہہ ایک بار پھر بلند ہوا تھا۔

اچھا بس ایک لاسٹ۔۔۔زری نے اسے اکسایا تھا جس پر وہ بامشکل مانا تھا۔

اوکے بٹ لاسٹ۔۔۔!زین ایک انگلی بلند کرتا بولا تھا۔

یس لاسٹ۔۔۔!زری اس کی انگلی تھامتے بولی تھی۔

اوکے۔۔۔کہتے ہی زین اور عالیان ایک جانب بڑھے تھے۔

اب دیکھنا یہ تھا کہ ان کے اس پرینک کا انجام کیا ہونا تھا۔

ایکسکیوز می پریٹی گرل۔۔۔!عالیان ایک لڑکی کی جانب بڑھا تھا۔

جی۔۔۔؟اس لڑکی نے اپنے فون سے سر اٹھا کر عالیان کو دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ آپ کے لیے اس چاکلیٹ بوائے نے دیا ہے۔

عالیان نے زین کی جانب اشارہ کیا تھا۔

زین نے اس لڑکی کی جانب دلفریب مسکراہٹ اچھالی تھی۔

وہ لڑکی عالیان کے ہاتھ سے پھول تھام کر زین کی جانب بڑھی تھی۔

Hey Chocolate Boy...!

اس لڑکی نے زین کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا تھا۔

زین نے اس لڑکی کا ہاتھ اپنی جانب بڑھا دیکھ کر اپنا ہاتھ بھی تھوڑا سا بلند کیا تھا۔

اس سے پہلے وہ لڑکی ہاتھ تھامتی زین وہ ہاتھ اپنے بالوں تک لے گیا تھا اور ان میں پھیرا تھا۔

Ohh Attitude Man...!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زین نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا تھا۔

Really your smile is gorgeous and your smile killed my heart

وہ لڑکی ایک ادا سے بولی تھی۔

Thanks...!

Posted On Kitab Nagri

اپنی آنکھوں پر سن گلاسز لگاتے زین بولا تھا۔

ویسے۔۔۔وہ لڑکی ایک قدم زین کے قریب آئی تھی اور اس کے سینے پر ہاتھ رکھنے لگی تھی جب وہ ایک قدم پیچھے ہوا تھا۔

کاش یہاں میری مسز ہوتی اور وہ یہ سب دیکھتی۔

میں اس کے لیے چاند تارے بھی توڑ لاتا۔

زین نے ایک سرد آہ بھری تھی۔

تو میں بن جاتی ہوں مسز وہ لڑکی اس کے گلے لگنے کی کوشش کر رہی تھی۔

یہ منظر دیکھ کر زری کے تن بدن میں آگ لگی تھی۔

وہ زین کی جانب بڑھی تھی جب سب نے اسے روک دیا تھا۔

زین اس لڑکی کو خود سے دور کیا تھا مگر وہ زبردستی اس کے گلے کا ہار بن رہی تھی۔

زری کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس لڑکی کی جان لے لے۔

زین اسے دور جھٹکتا اس جانب بھاگا تھا جہاں سب کھڑے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے میں اپنی مسز کے لیے کسی چاند سے کم نہیں ہوں اور جہاں تک بات ہے تاروں کی تو وہ میں اور میری بیوی مل کر توڑ لیں گے۔

وہ لڑکی حیران ہوئی تھی۔

زین زری کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تھا جو اس لڑکی کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کچا چبا جائے گی۔

زری کے خطرناک تاثرات دیکھ اس لڑکی کو وہاں سے جانے میں ہی اپنی عافیت لگی تھی۔

زری مسلسل زین کو گھور رہی تھی۔

مگر وہ کمال بے نیازی سے وہاں ڈھیٹ بنا کھڑا رہا تھا۔

آپ کے ارد گرد اچھے دوستوں کا ہونا آپ کی زندگی میں آنے والا وقت بتاتا ہے کون کتنا مخلص ہے۔

دوستی اور محبت کے رشتے زندگی کو معنی بھرا بناتے ہیں۔

یہ رشتے انسان کو ایک دوسرے کی حالت سمجھنے اور ان کی خواہشات اور خوشیوں میں شریک ہونے کی اہلیت دیتے ہیں۔

دوستی بھی محبت کی طرح دل عزیز رشتہ ہے۔

جس طرح محبت کے بغیر زندگی نامکمل ہے اسی طرح دوستوں کے بغیر زندگی کی ہر خوشی نامکمل ہوتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

عارض بھائی اب آپ کی اور میری باری۔۔۔

زین کو منہ بنا کر دیکھتے زری عارض بازو تھامتے بولی تھی۔

اوکے مگر کرنا کیا ہے۔۔۔؟ عارض نے زری کی جانب دیکھ کر پوچھا تھا۔

جس پر زری نے اسے اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا تھا۔

عارض جب اس کے ہمقدم ہوا تھا زری نے اپنے ارادے اس کے گوش گزار کیے تھے۔

جس پر وہ اس چھوٹی سی آفت کی پڑیا کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔

کمینے تجھے صحیح تیری ٹکر کی ملی ہے عارض دل ہی دل میں زین سے مخاطب تھا۔

وہ دونوں ایک جگہ جا کر رکے تھے۔

جہاں پر دور کھڑے باقی سب ان کو آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔

زری نے نظریں گھوما کر ادھر ادھر دیکھا تھا اسے کچھ ہی فاصلے پر ایک بینچ پر بیٹھے دو نفوس نظر آئے تھے۔

زری چمکتی آنکھوں سے ان کی جانب بڑھی تھی۔

ایکسکیوز می۔۔۔! زری نے ان کو اپنی جانب متوجہ کروایا تھا۔

عارض بھی اس لمحے زری کے پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یس۔۔۔؟وہ لڑکا اپنے سامنے ایک لڑکی کو کھڑا دیکھ کر بولا تھا۔

You both brother and sister are looking gorgeous...

زری خوشدلی سے بولی تھی۔

ایکسکیوز می۔۔۔۔مس۔۔۔!

پہلی بات تو یہ کہ ہم دونوں بہن بھائی نہیں ہیں ہم کپل ہیں اور دوسری بات یہ کہ اگر آپ دونوں بہن بھائی ہیں تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے آپ کسی کو بھی بہن بھائی بنا دیں۔۔۔وہ لڑکا جل کر بولا تھا۔

زری نے ایک نظر عارض کی جانب دیکھا تھا۔

توبہ کریں آپ کو کس اینگل سے یہ میرے بھائی لگتے ہیں زری اپنے ہاتھ اپنی کمر پر ٹکا کر بولی تھی۔

تو کیا آپ دونوں کپل ہیں۔۔۔؟اب کی بار وہ لڑکی بولی تھی۔

استغفر اللہ۔۔۔!زری نے باقاعدہ اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا۔

شرم نہیں آتی آپ کو کسی کو ایسے کہتے ہوئے۔۔۔کیا ڈرامائی انداز تھا زری کا۔

اگر بہن بھائی نہیں ہیں آپ دونوں اور کپل بھی نہیں ہیں تو ہیں کون آپ۔۔۔؟اس لڑکے نے زری کو غصے سے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زری نے فوراً عارض کا بازو تھام کر اسے آگے کی جانب کھینچا تھا۔

جس پر اس لڑکے کی مزید تیوری چڑھی تھی۔

یہ میرے برادران لا ہیں۔۔۔

زری کی بات پر عارض کو اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو رہا تھا مگر وہ اپنی ہی دھن میں لگی ہوئی تھی۔

ویسے مس برادر اور برادران لا میں کیا فرق ہے۔۔۔؟ دونوں رشتوں سے تو یہ آپ کے بھائی ہی ہوئے ناں

وہ لڑکی اپنی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتی پر سوچ انداز میں بولی تھی۔

بہت زیادہ فرق ہے۔۔۔

برادر میں سات لفظ ہوتے ہیں جبکہ برادران لا میں بارہ۔۔۔

اور سات کبھی بارہ کے برابر ہوتا ہے بھلا۔۔۔ اپنی بات کہتے ہی زری نے عارض کی جانب دیکھا تھا جو اس کی

اس نرالی منتک پر اش اش کر اٹھا تھا۔

That's like my mathematician sister...

عارض اور زری ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسے تھے۔

اس کپل نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پاگل ہیں دونوں چلیں یہاں سے۔۔۔

وہ لڑکی اس لڑکے کو دیکھتی بولی تھی۔

وہ دونوں اٹھ کر وہاں سے جانے لگے تھے جب زری بھاگ کر ان کے سامنے آئی تھی۔

ایک منٹ ایک منٹ۔۔۔!زری کے کہنے

پر اس لڑکے نے آئی برو اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

وہ ایکچیولی میں نے آپ سے پوچھنا تھا۔۔۔!زری ایک لمحے کو رکی تھی۔

کیا۔۔؟اب کی بار لڑکی بولی تھی۔

آپ نے ان کا ٹیڈی بئیر تو نہیں لیا۔۔۔؟زری نے معصومیت سے بھرپور انداز میں عارض کی جانب اشارہ کرتے پوچھا تھا۔

ہم کیوں لیں گے ان کا ٹیڈی۔۔۔؟وہ لڑکا تھوڑا غصے سے بولا تھا۔

وہ میں نے سوچا شاید سسٹر آپ سے ناراض ہوں گی تو آپ نے ان کو منانے کے لیے میرے بہنوئی کا ٹیڈی بئیر چرالیا ہو۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپ کی سالی سائیکو ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لڑکا زری کو غصے سے دیکھ کر عارض سے مخاطب ہوا تھا۔

ایکچیولی۔۔۔عارض کچھ بولنے والا تھا جب زری نے اس کی بات کاٹی۔

مجھے یاد آیا۔۔۔!زری ایک دم بولی تھی۔

ان کا جو ٹیڈی ہے وہ پڑھا لکھا ہے اس نے گریجویشن کی ہوئی ہے۔۔۔

اس کپل نے حیرت سے پہلے زری کو اور پھر ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

ان کو اب زری کی دماغی حالت پر کوئی شبہ نہیں رہا تھا۔

اور پتا ہے۔۔۔زری نے اس لڑکی کی جانب دیکھا تھا۔

ہم سب اسے سائیکو جی آر کہتے ہیں۔

ویسے بھائی آپ بھی دیکھنے سے پڑھے لکھے ہی لگ رہے ہیں آپ بتادیں ان کا ٹیڈی اور ہماری سائیکو جی آر کہاں ہے۔

مس کیا مطلب میں دیکھنے سے پڑھا لکھا لگتا ہوں۔۔۔؟

میں پڑھا لکھا ہوں۔۔۔اس لڑکے نے ایک ایک لفظ چبا کر بولا تھا۔

اور ہم نے ان کا ٹیڈی یا آپ کی سائیکو جی آر نہیں دیکھی۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھا برادران لا آپ نے ٹیڈی بھابھی کو زیادہ ہی چھوٹ دے رکھی ہے جب دیکھو منہ پھولا کر غائیب ہو جاتی ہے۔

زری اس لڑکے کی بات کو سرے سے اگنور کرتی عارض کی جانب گھوم کر کمر پر ہاتھ رکھتی بولی تھی۔

کیاواقعی اس ہینڈ سم نے ایک ٹیڈی سے شادی کرر کھی ہے۔۔؟اس لڑکی نے یہ سوال کیوں کیا تھا شاید وہ یہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

عارض کو ہینڈ سم کہنے پر اس لڑکے نے لڑکی کو گھورا تھا۔

بیگم آپ نے کبھی ہمیں تو ہینڈ سم نہیں بولا۔۔۔وہ لڑکا شاید اس لڑکی سے خفا ہو گیا تھا۔

ہاں ناں۔۔۔زری فوراً بولی تھی۔

وہ ہماری سائیکو ٹیڈی بئیر۔۔۔ہماری بھابھی ہے۔۔۔

معلوم نہیں میرے بھائی نے اسے کیسے جھیلا ہے۔۔۔زری کا انداز فل ڈرامائی تھا۔

دیکھیے مسٹر۔۔۔وہ لڑکا عارض کی جانب گھوما تھا۔

یہ آپ کی بہن یا سالی واٹ ایور جو بھی لگتیں ہیں لگتا ہے ان کو رشتے بدلنے کا بہت شوق ہے۔

اگر آپ ان کے بہنوئی ہیں تو آپ کی مسز ان کی بھابھی کیسے ہوئی۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

کہیں یہ ایک سائیکو پیشنٹ تو نہیں۔۔۔؟

ابھی وہ لڑکا کچھ اور کہتا زری نے اس کی بات کاٹی تھی۔

اووہیلو۔۔۔ہمارے پاس بس ایک ہی سائیکو ہے اور وہ ان کا بئیر ہے۔۔۔

زری ایک منٹ۔۔۔عارض نے اسے روکا تھا۔

بھائی بس یہ سب فن کے لیے تھا یہ کوئی سائیکو پیشنٹ نہیں ہیں اور یہ میری بہن اور سالی دونوں ہی ہیں کیونکہ ان کی دوست میری بیوی ہے اور یہ میری منہ بولی بہن۔۔۔کہتے ہی عارض نے زری کے سر پر چپت لگائی تھی۔

اوہہ۔۔۔!وہ کپل ایک ساتھ بولا تھا۔

اور وہ دیکھیں زری نے ایک جانب اشارہ کیا تھا۔

زری کے اشارہ کرتے ہی اس کپل نے اس جانب دیکھا تھا۔

وہ جو بلیک جیکٹ میں خوبصورت سی لڑکی کھڑی ہے ناں وہ ہماری سائیکو جی آر اور ان کی ٹیڈی ہے۔

اور وہ جو اس کے ساتھ چھوٹی سی پیاری سی دو شہزادیاں کھڑیں ہیں وہ میرے بھائی کی بے بی بئیر ز ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اوہہ---! ویسے تو آپ میریڈ بھی نہیں لگتے مگر سن کر اچھا لگا آپ کی دو پیاری سی بیٹیاں ہیں--- وہ لڑکی خوش دلی سے بولی تھی جبکہ لڑکے نے اسے گھورا تھا اور عارض کا مدھم سا قہقہہ گونجا تھا۔

پھر اگلے ہی لمحے وہ زری کا بازو تھامے سب کے پاس موجود تھا۔

ویسے ایک بات ہے---عارض حیام کے پہلو میں کھڑے ہوتے بولا تھا۔

کیا---؟ سب ایک ساتھ بولے تھے۔

یہ دونوں میاں بیوی ڈرامے نہیں بلکہ پوری چلتی پھرتی فلم ہیں۔

میں سوچتا تھا کہ ہمارے پاس بس زین ہی ڈرامہ کنگ ہے مگر ہماری بہن تو سیاپا کوئین ہے---

اللہ اس لڑکی نے تو رشتوں کو ایسا بدلہ کہ سامنے والے کا سر ہی چکرا کر رہ گیا۔

عارض کے ساتھ باقی سب کا قہقہہ بھی بلند ہوا تھا جبکہ زری نے منہ بنا کر عارض کو دیکھا تھا۔

زین اور زری کے پرینکس کے بعد وہ سب ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔

حیام پر سوچ انداز میں بیٹھی ایک ہی نقطے پر نظریں جمائے ہوئے تھی۔

کیا بات ہے حیام آپ پریشان ہیں---؟

عارض نے حیام کو دیکھ کر سوال کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔۔۔!حیام نے سکون سے جواب دیا تھا۔

عارض بھائی حیام سوچ رہی ہے اب یہ کون سا پرینک کرے لوگوں کے ساتھ۔۔۔زری حیام کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

نہیں میں کوئی پرینک نہیں کرنا چاہتی بلکہ ایک ریلیٹی چیک کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

وہ کیسے۔۔۔؟افشی اس کی جانب گھومی تھی۔

حیام نے ایک نظر سب کی جانب دیکھا تھا۔

ارمان کیا آپ اس میں میری مدد کریں گے۔۔۔؟

حیام نے افشی کے سوال کا جواب دینے کی بجائے ارمان سے سوال کیا تھا۔

کیوں نہیں بھابھی۔۔۔!مگر کرنا کیا ہے۔۔۔

ارمان کے پوچھنے پر حیام نے اسے ساری بات بتائی تھی جو بھی اس کے دماغ میں چل رہی تھی۔

اوکے ڈن۔۔۔!حیام کی بات سن کر ارمان فوراً بولا تھا۔

اگلے چند ہی لمحوں میں منظر یوں تھا کہ حیام اور ارمان ایک بینچ پر بیٹھے باتوں میں مصروف تھے اور ان کے درمیان میں انائیہ اور عمائیہ بیٹھی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اسی لمحے حیام کا فون بجا تھا اور وہ اٹھ کر ایک جانب فون سننے کے لیے چلی گئی تھی۔

پانچ منٹ بعد جب وہ واپس آئی تھی تو اپنے فون میں مصروف ارمان نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

کیا ہوا۔۔۔؟ ارمان مصروف سے انداز میں بولا تھا۔

آفس سے کال تھی۔۔۔۔حیام نے اپنی بات بیان کی تھی۔

تو۔۔۔؟ ارمان کا لہجہ روکھائی لیے ہوئے تھا۔

ہمیں واپس لاہور جانا ہو گا۔۔۔ ارمان نے فون سے سر اٹھا کر کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا تھا اور ایک دم کھڑا ہوا تھا۔

ہر بار کی طرح اس بار کا بھی پلین آپ کی وجہ سے خراب ہو گیا ناں۔۔۔؟ ارمان کافی درشتی سے بولا تھا۔

ارمان۔۔۔! حیام نے اسے پکارا تھا۔

ہزار بار بولا ہے آپ کو کہ آفس چھوڑ دیں اور بچیوں پر دھیان دیں۔۔۔۔

مگر آپ کسی کی سنتیں کب ہیں۔۔۔

اردگرد موجود سب لوگ مڑ کر ان کو دیکھ رہے تھے۔

مگر وہ سب کو فراموش کیے اپنے کام میں مصروف تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جب میں اچھاخاصا کماتا ہوں تو آپ کو کیا ضرورت ہے کمانے کی---

آرام سے گھر بیٹھیں--- یہاں ہم کچھ دیر سکون کرنے کے لیے آئے تھے مگر آپ کہیں سکون لینے دیں یہ کیسے ممکن ہے---

ارمان حیام پر چیخ رہا تھا جبکہ حیام سر جھکائے اس کی سب باتیں سن رہی تھی۔

دور کھڑی نور ارمان کو یوں حیام پر چلاتا دیکھ اس کی جانب بڑھی تھی جب عارض نے نور کا بازو تھام کر اسے روک دیا تھا۔

عارض بھائی ارمان حیام کے ساتھ زیادہ روڈ ہو رہے ہیں۔

کوئی بات نہیں آپ یہیں رکیں---

نور نے مسکین سی شکل بنا کر عارض کو دیکھا تھا جس پر وہ اسے اگنور کر گیا تھا اور اپنا سارا دھیان حیام اور ارمان کی جانب لگا گیا تھا۔

بس ہو گئی ہے اب میری تین سال ہو گئے ہیں مجھے یہ سب دیکھتے ہوئے--- ارمان نے اپنا فون پینٹ کی پاکٹ میں ڈالا تھا اور لمبے لمبے قدم لیتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ارمان کے جاتے ہی حیام گرنے والے انداز میں بینچ پر بیٹھی تھی اس کے چہرے پر اس وقت واضح اداسی سب دیکھ رہے تھے مگر سب اپنی اپنی جگہوں پر خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے۔

مما۔۔۔!عمائیہ نے حیام کا بازو ہلایا تھا جس پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

جی ماما کا بیٹا۔۔۔!حیام نے اس کے بال ٹھیک کرتے سوال کیا تھا۔

بابا۔۔۔!

میرے بیٹے کو بابا کے پاس جانا ہے۔۔۔؟

حیام کی بات پر عمائیہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

اوکے آؤ چلیں۔۔۔حیام ان دونوں کا ہاتھ تھام کر وہاں سے اٹھ گئی تھی۔

جب وہاں سے کسی قسم کا کوئی ریسپانس نہیں ملا تھا تب ارمان اور حیام ایک اور جگہ گئے تھے اور یہی سب کیا تھا۔

حیام وہاں بھی پہلے کی طرح اداس سی بیٹھی تھی جب ایک درمیانی عمر کی عورت اٹھ کر حیام کے پاس آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹا تمھارا شوہر ٹھیک کہتا ہے تم اس پر اور اپنے بچوں پر دھیان دو پیسا کمانے سے تمھاری ان کے دل میں جگہ تھوڑی بننے گی وہ تو تب بنے گی جب تم ان کے ساتھ وقت گزارو گی۔۔۔

حیام نے ایک نظر اٹھا کر اس عورت کو دیکھا تھا۔

آنٹی کیا عورت کی خود کی کوئی پہچان نہیں ہوتی۔۔۔؟

کیوں ہمارا معاشرہ اتنا تنگ نظر ہے۔۔؟

اگر کوئی عورت اپنی خود کی پہچان بنانا چاہے اپنے لیے کمانا شروع کرے تو یہ معاشرہ اس کے معاملے میں تنگ نظر ہو جاتا ہے۔۔۔؟ ایسا کیوں۔۔۔؟

یہ اس معاشرے کا دستور ہے بیٹی۔۔۔ایک عورت حیام کی جانب دیکھتی بولی تھی۔

عورت بس اپنے گھر اور بچوں اور شوہر کو دیکھتی اچھی لگتی ہے اور وہی اس کی پہچان ہوتی ہے۔

عورت کی ذات بس اس کے بچوں اور شوہر پر آکر ختم ہو جاتی ہے بیٹی تم بھی اپنے شوہر اور بچوں پر توجہ دو۔

جیسا وہ کہتا ہے کر لو نوکری کو چھوڑ دو۔۔۔ پہلی عورت حیام کو سمجھانے والے انداز میں بولی تھی۔

ہمارے معاشرے میں عورت کی ذات کو اتنا بے مول کیوں سمجھا جاتا ہے حیام اس عورت کی جانب دیکھتے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو کس نے کہا عورت کی ذات بے مول ہوتی ہے---

کہتے ہی عارض نے اپنا ہاتھ حیام کے سامنے پھیلایا تھا۔

حیام نے مسکرا کر عارض کو دیکھا تھا اور اس کا ہاتھ تھامتے کھڑی ہوئی تھی۔

عورت کو بے مول بس وہ سمجھتے ہیں جو ان پر اپنی مردانگی کا رعوب ڈالتے ہیں اور میرے لیے آپ بے مول نہیں واجب المحبت ہیں۔

آنٹی آپ کو کس نے کہاں عورت کی اپنی کوئی ذات نہیں ہوتی---

یہ معاشرہ عورت کو یا اس کی ذات کو اتنا کم تر کیوں سمجھتا ہے---؟

لڑکے اس معاشرے میں عورت کا یوں گھر سے باہر نکلنا اور نوکری کرنا اچھا نہیں سمجھا جاتا اور خاص کر غیر مردوں سے ملنا جلنا۔

ایک عورت عارض کو کن اکھیوں سے دیکھتے بولی تھی۔

عارض نے مسکرا کر اس عورت کو دیکھتے اپنا سر جھٹکا تھا۔

آنٹی یہ معاشرہ بھی تو ہم ہی بناتے ہیں---؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اور جس طرح ایک مرد کو اپنی پہچان بنانے کا حق ہے اس طرح اگر عورت اس قابل ہے کہ وہ اپنی پہچان بنا سکے تو اسے بھی اس بات کا پورا حق ہے کہ وہ اپنی پہچان بنائے۔

And for me...

A girl with dreams in her eyes and responsibilities is more beautiful than a girl with just makeup.

And I am very proud of you My Girl.

She is a Gorgeous Mom Beautiful Wife and Successful Business Woman

امید ہے آنٹی آپ کو آپ کے ہر سوال کا جواب مل گیا ہو گا۔۔۔عارض مسکرایا تھا۔

آنٹی ہماری مائیں بہنیں بیویاں اور بیٹیاں اپنی پہچان نہیں بنا سکتیں یہ بات غلط ہے ہمیں اپنی سوچ کو بدلنا چاہیے۔

بالکل آنٹی یہ ایک ریئلٹی چیک تھا۔

ہمارے معاشرے میں عورت کی ذات کے بارے میں کیا رائے رکھی جاتی ہے۔

ارمان عارض کے دوسری جانب آ کر کھڑا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور آپ ان کو میری بیوی سمجھ رہیں تھی یہ میری بہن ہیں۔

اور میرے دوست نے بالکل ٹھیک کہا ہے ہمیں اپنی سوچ کو بدلنا چاہیے تب ہی ہم اس معاشرے کو بدل سکیں گے۔

اپنی بات ان عورتوں سے کہہ کر وہ تینوں وہاں رکے نہیں تھے بلکہ سب کے پاس چلے گئے تھے۔

ان کا سارا دن اسی طرح ایک دوسرے کے سنگ شرارتیں کرتے گزرا تھا۔

اپنی زندگی کو انہوں نے بہت سے خوبصورت لمحات میں جیا تھا۔

رات کے تقریباً بارہ بج رہے تھے سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے کی غرض سے موجود تھے مگر وہی زین اور زری ایک دوسرے کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔

زری اب سو جائیں بہت وقت ہو گیا ہے کل سفر بھی کرنا ہے۔۔۔زین نے اپنے کندھے پر رکھے زری کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرتے کہا تھا۔

زین مجھے نیند نہیں آ رہی۔۔۔زری منہ بنا کر بولی تھی۔

آپ سونے کی کوشش کریں گی تو آجائے گی ناں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

زین نے ہولے سے اس کا سر تھپکا تھا۔

زین مجھے نیند نہیں آرہی۔۔۔اب کی بار زری اپنی بات پر زور دیتے بولی تھی۔

او کے پھر اب کیا کیا جائے۔۔۔؟

ہم باہر کھلی ہوا میں چلتے ہیں ناں۔۔۔

زری نے زین کے کندھے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

اس وقت۔۔۔؟زین نے گھڑی کی جانب دیکھتے سوال کیا تھا۔

جی۔۔۔!

او کے آجائیں۔۔۔!زین کے کہتے ہی زری اچھل کر اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

زین نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔

اگلے چند ہی لمحوں میں وہ دونوں ہوٹل کے باہر والی سڑک پر پیدل چل رہے تھے۔

زری۔۔۔!

چلتے چلتے زین نے اسے مخاطب کیا تھا۔

جی۔۔۔؟زری نے ایک نظر اس کی جانب دیکھ کر جواب دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے آپ نے کبھی مجھ سے اظہار محبت نہیں کیا۔۔۔؟

زین میں نے کیا تو تھا۔۔۔

ایک نہیں تین تین بار۔۔۔!زری کی بات پر زین سوچ ماییں پڑ گیا تھا۔

پھر میں اس وقت سو رہا ہوں گا۔۔ آپ نے میرے جاگتے میں کبھی نہیں کیا۔۔۔!زین کافی دیر سوچنے کے بعد بولا تھا۔

زین جب میں نے تین بار قبول ہے بولا تھا تب آپ کی محبت میرے دل میں ایسی پختہ ہوئی تھی جسے کوئی نہیں نکال سکتا۔۔۔

ہمم۔۔۔!زین ابھی بھی سوچ میں ہی تھا۔

زری نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا تھا۔

کیا آپ کو اس سے پہلے مجھ سے محبت نہیں ہوئی تھی۔۔۔؟زین اب کی بار زری کے سامنے آیا تھا۔

نہیں ہمارے نکاح سے پہلے والی محبت کو میں کسی خاطے میں نہیں لاتی۔۔۔زری سفاکیت سے بولی تھی۔

زین کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا تھا جسے زری نے بھی محسوس کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مسٹر زین العابدین میرے نزدیک نکاح کے بندھن میں بندھی محبت ہی سب سے پاکیزہ اور قابل قبول ہے زری کے الفاظ میں واضح سچائی تھی جس سے زین بھی باخوبی واقف تھا۔

آپ کی بات اپنی جگہ ٹھیک ہے مگر آپ اس طرح ایک محبت کرنے والے انسان کی تزلیل نہیں کر سکتیں۔

زین میں انسان ہوں فرشتہ نہیں۔۔۔

سب کو میرے نظریے پسند نہیں آتے۔

اچھا مجھے ایک بات بتائیں۔۔۔!

اس سے پہلے ان دونوں میں اس بات پر بحث ہوتی زری نے خود ہی بات بدلی تھی۔

میں کیسی لڑکی ہوں۔۔۔؟

زری کی بات پر زین نے اسے گھورا تھا اور پھر آنکھوں ہی آنکھوں میں سوال کیا تھا کہ بھلا یہ کیسا سوال ہوا۔۔؟

بتائیں ناں زین۔۔۔!زری بضد ہوئی تھی۔

ٹیسٹ کر کے بتاؤں۔۔۔؟زین شرارت سے بولا تھا۔

زین کی بات پر زری جھینپ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شرم کریں زین مجھے آپ سے ایسی امید نہیں تھی۔

زری اپنی نظریں زین سے چراتے بولی تھی۔

جی آپ کو اپنے چاہنے والے سے نہیں رکھنی چاہیے مگر ایک شوہر سے لازمی رکھنی چاہیے۔

زین کا انداز اب بھی شرارت لیے ہوئے تھا۔

According to my wife I am her husband not lover

زین زری کو آنکھ مارتا اس سے چند انچ کے فاصلے پر آرکا تھا۔

اب حق تو بنتا ہے۔۔۔!زین مزید اس کے قریب ہوا تھا۔

زین کی بات پر زری نے زور سے اپنی آنکھیں بند کیں تھیں۔

زری کی بند آنکھیں دیکھ کر زین مسکرایا تھا اور پھر اس کے گالوں کو محبت سے چومتا پیچھے ہوا تھا۔

زری نے فوراً اپنی آنکھیں کھولیں تھیں اور زین کو دیکھا تھا۔

زین پہلے ہی آنکھوں میں محبت لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں آپ کا یہ انداز بھی دیکھوں گی

زری اپنی نظریں جھکائے بولی تھی جبکہ اس کے چہرے پر حیا کے پھیلے رنگ زین واضح دیکھ سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ سب کو ہنستے مسکراتے اچھے لگتے ہیں۔

اور اس وقت میں چاہوں گا کہ میں اپنی بیوی کو خوش کروں۔۔۔زین نے نرمی سے زری کا ہاتھ تھاما تھا۔

میں ویسے بھی بہت خوش ہوں آپ کے ساتھ آپ کو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر آپ ہمیں کر دیں۔۔۔!زین زری کو دیکھتے ایک بار پھر شرارت سے بولا تھا۔

زری نے زین کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکال کر خود اس کے ہاتھ تھامے تھے۔

میرے اندر کی ویرانی کو ختم کرنے والے شہزادے آپ کی شہزادی آپ کے لیے اپنا سر پھر جھکا دے گی۔

نہیں مجھے میری شہزادی کا سر جھکا ہوا نہیں بلکہ ہمیشہ فخر سے بلند چاہیے ہر مقام پر۔۔۔

اگر میری شہزادی کا سر جھکے کا تو اس کا تاج نیچے گر کر اپنی قدر و قیمت کھو دے گا۔

زین کی باتوں پر زری نے آنکھیں میں نمی لیے اسے دیکھا تھا۔

آپ کو معلوم ہے زین میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔

زری نے زین کے گلے لگ کر اپنی آنکھوں کی نمی چھپائی تھی مگر وہ دیکھ چکا تھا۔

زین نے نرمی سے اس کی کمر کے گرد اپنا حصار قائم کیا تھا۔

زین کبھی کبھی اظہار محبت کے لیے الفاظ کم پڑ جاتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

میرے لیے ہمارا ایک دوسرے کے ساتھ ہونا ہی کافی ہے۔

مجھے ایسے مرد نہیں پسند جو محبت میں چاند تارے توڑ لانے کی باتیں کرتیں ہیں یا جو عورت کے قدموں میں جھکتے ہیں یا عورت کے پیچھے پیچھے پھرتے ہیں۔

مجھے نہیں لگتا کہ عورت کی محبت میں ایک مرد کی پر وقار شخصیت کو رن مریدی کا خطاب دیا جائے۔

زری کی بات پر زین ہولے سے مسکرایا تھا۔اس کی بیوی کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

مسز زین العابدین آپ جسے رن مریدی کہہ رہی ہیں ناں وہ مرد کی محبت ہوتی ہے۔

مرد جب اپنی پسندیدہ عورت سے عشق کر بیٹھتا ہے تو اس کے لیے اپنی جان بھی وار سکتا ہے۔

لیکن میری جان۔۔۔! آپ کو کسی کو بھی یہ سب کہنے کا حق نہیں ہے ایک مرد اپنے پسندیدہ عورت کے لیے اس کے قدموں میں بھی بیٹھنا بھی قبول کر سکتا ہے۔

آپ کے ہر نظریے کو سمجھنے کے لیے میں موجود ہوں آپ مجھے بلا جھجک بتایا کریں۔

زین جانتی ہوں مجھے کسی کے بھی بارے میں بھی ایسا کہنے کا حق نہیں ہے مگر میں نے اپنا نظریہ صرف آپ کو بتایا ہے۔

زری زین کی گردن سے اپنے بازو نکال کر اس سے ایک قدم دور ہو کر کھڑی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کے لیے میں اور میرے لیے بس آپ بہت اہم ہیں۔

ویسے مسز عشق تو میں بھی آپ سے کرتا ہوں ہوں اور اگر آپ کے لیے مجھے رن مریدی کا خطاب بھی ملے تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا بلکہ دل و جان سے قبول ہو گا۔

زین اگر آپ کی وجہ سے مجھے کہیں شر مندہ ہونا پڑا تو میں آپ کو چھوڑوں گی نہیں۔۔۔زری نے زین کو گھورا تھا۔

اسی طرح اپنے باتوں میں مصروف ان دونوں نے اپنے قدم واپس ہوٹل کی جانب بڑھائے تھے۔

نور بڑے مزے سے اپنے اور ارمان کے درمیان تکیوں کی دیوار بنائے سوئی ہوئی تھی۔

ان تکیوں پر اپنی ٹھوڑی ٹکائے ارمان نور کو دیکھ رہا تھا۔

ارمان نے نرمی سے اس کے چہرے پر آئے بال پیچھے کیے تھے۔

کل کی صبح کے بعد میری ہر صبح آپ کے بغیر ہو گی۔

نجانے مجھے اور کتنا وقت آپ کو اپنے قریب سوتا دیکھنے کے لیے انتظار کرنا پڑے گا۔

ارمان آہستہ آواز میں بول رہا تھا کہ نور کی نیند خراب ناں ہو۔

Posted On Kitab Nagri

ارمان نے آہستگی سے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے اور پیچھے ہو کر لیٹ گیا تھا۔

آج بھی نور روز کی طرح اپنی بنائی گئی تکیوں کی دیوار پر لدی سو رہی تھی اور اس کا ایک ہاتھ ارمان کے سینے پر دھرا تھا۔

وہ ساری رات ارمان نے جاگتے اور نور سے دور رہنے کے خیال میں گزاری تھی۔

مگر صبح تک وہ ایک فیصلہ کر چکا تھا وہ نور کی رخصتی کا تھا۔

حیام اور عارض اپنے کمرے میں موجود تھے۔ انائیہ اور عمائیہ سو چکیں تھیں جبکہ حیام اپنے فون پر آج کی تصاویر دیکھ رہی تھی اور عارض فون پر بات کرتا کسی پر دھاڑ رہا تھا۔

حیام اپنا فون ایک جانب رکھتے عارض کو دیکھنے لگ گئی تھی۔

اسی لمحے اس کی آنکھوں میں ایک منظر گھوما تھا۔

عارض نے ایک فائیل کو فائینل کر کے اس پر اپنے دستخط کرتے ایک ایمپلائے کے ہاتھ حیام کے آفس میں بھجوایا تھا مگر آخر پر سٹیکی نوٹ پر کچھ لکھ کر اس نے اس فائیل پر چپکایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اس فائیل کو بند کرتے عارض کے تاثرات پل میں سپارٹ ہوئے تھے یہ بات اس ایمپلائے نے باخوبی دیکھی تھی۔

اگلے پانچ منٹ میں مس حیام کے علاؤہ اس پروجیکٹ کی پوری ٹیم مجھے میرے آفس میں چاہیے اور یہ فائیل مس حیام کو جا کر دیں۔

یس سر۔۔۔! کہتے ہی وہ ایمپلائے فائیل اٹھائے باہر کی جانب بڑھا تھا۔

اگلے پانچ منٹ میں حیام کے آفس میں وہ فائیل چھوڑ کر سب کے ساتھ عارض کے آفس میں موجود تھا۔

اپنے آفس میں سب کی موجودگی دیکھ عارض اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

اس نے اپنا کوٹ اتار کر کرسی کی پشت پر ڈالا تھا اور اپنی شرٹ کے بازو موڑے تھے۔

سب ایمپلائز نے تھوک نگلا تھا وہ سمجھ چکے تھے اب ان کی خیر نہیں ہے۔

آپ سب مجھے ایک بات بتائیں آپ سب کو کیا لگتا ہے کمپنی میں پیسا حرام کا آتا ہے۔۔۔؟ عارض ایک دم دھاڑا تھا۔

اور پھر وہ جو ان پر دھاڑنا شروع ہوا تھا سب ایمپلائز کو اپنی خیریت مشکل ہی لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اگر اس آفس میں بس میں اور مس حیام کام کرنے آتے ہیں تو ہم نے آپ سب کو کس لیے رکھا ہوا ہے۔۔۔؟

لاپرواہی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔

آپ سب کی ایک غلطی کی وجہ سے مجھے دو کروڑ کا نقصان ہوا ہے۔

اس بپھرے شیر کو اس وقت کوئی خاموش نہیں کروا سکتا تھا۔

عارض نے غصے سے ایک فائیل ٹیبل پر پٹکی تھی۔

اسی لمحے آفس کا دروازہ کھلا تھا اور قدموں کی چاپ پورے کمرے میں گونجی تھی۔

یہ سب کیا تھا مسٹر عارض احمد وہاب۔۔۔؟

حیام نے عارض کی ٹیبل پر ایک فائیل پٹکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا تھا۔۔۔؟ عارض حیران ہوا تھا۔

وہی جو آپ نے اس میں۔۔۔ کہتے کہتے حیام گھومی تھی۔

اپنے دوسری جانب سب ایمپلائز کو کھڑا دیکھ کر وہ بولتے رکی تھی۔

وہی جو آپ نے اس میں غلطیاں کیں ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

کتنی بار کہا ہے آفس کا کام اسی جانب دھیان لگا کر کیا کریں مگر مجال ہے آپ کو میری بات سمجھ آ جائے۔

وہ جو کچھ دیر پہلے سب پر دھاڑ رہا تھا اب اپنی بیوی کے سامنے خاموشی سے کھڑا اس کی سن رہا تھا۔

ہمارے بپھرے شیر کا شکار بس اس کی شیرنی ہی کر سکتی ہے۔۔۔!

عارض کی جانب دیکھتے ایک ایمپلائے بولا تھا سب ایمپلائز اپنی دبی ہنسی چھپانے کے لیے سر جھکا گئے تھے۔

اس وقت عارض کچھ بولنا چاہ رہا تھا مگر حیام اس کی سنے بغیر اپنی ہی کہے جا رہی تھی۔

وہ جو سب کے لیے سخت اور سفاک تھا اپنی بیوی سے کسی بھی طرح سے سختی نہیں کر پاتا تھا۔

عارض نے حیام کی سنتے سنتے گردن گھما کر سب ایمپلائز کی جانب دیکھا تھا۔

وہ سب سر جھکائے اپنی ہنسی روک رہے تھے۔

Get out of here....

عارض ایک دم چیخا تھا۔

مسٹر عارض احمد وہاب آپ مجھے یہاں سے جانے کے لیے کہہ رہے ہیں حیام کے لہجے میں پہلے سے زیادہ غصہ اور سختی تھی۔

ارے نہیں۔۔۔ مگر عارض کی سنے بغیر حیام نے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عارض نے فوراً حیام کو بازو سے پکڑ کر روکا تھا اور اپنی جانب کھینچا تھا جس پر وہ بری طرح اس سے ٹکرائی تھی۔

عارض کی اس حرکت پر حیام نے اسے گھورا تھا جبکہ سب ایمپلائز ایک ایک کر کے باہر نکل گئے تھے۔

میں نے ایسا بھی کیا کہہ دیا تھا جو آپ اتنا غصہ ہو گئی تھیں۔۔۔؟

سب کے باہر جاتے ہی عارض نے حیام سے سوال کیا تھا۔

آپ کو کتنی بار کہا ہے ہماری پرسنل لائف آفس سے باہر ہونی چاہیے۔۔۔

ہاں تو آفس کے باہر ہی لنچ کے لیے پوچھا تھا۔

عارض نے حیام کی کمر کے گرد اپنے بازو باندھے ہوئے تھے۔

عارض چھوڑیں مجھے۔۔۔حیام نے عارض کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنا چاہا تھا مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوا تھا بلکہ اس کو مزید خود میں بھینچا تھا۔

عارض چھوڑیں مجھے اور بھی بہت کام ہیں۔

خدا کی قسم آپ کے گلے لگ کر جو سکون ملتا ہے وہ دنیا کی کسی دوسری چیز سے حاصل نہیں ہوتا زندگی کہتے ہی

عارض نے اس کے سر پر اپنی تھوڑی ٹکائی تھی اور حیام اس کی گردن کے گرد بازو حمائل کر گئی تھی۔

مطلب پھر لنچ پر چلیں۔۔۔؟عارض حیام کو دیکھتے شرارت سے پوچھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کبھی باز نہیں آئیں گے ناں۔۔۔

حیام نے اسے گھورا تھا۔

کبھی نہیں۔۔۔دونوں کی ہنسی آفس میں گونجی تھی۔

سوچ لیں۔۔۔!حیام نے اپنی ٹانگ تھوڑی سی اونچی کی تھی اور اسے چھوٹا ساریوالور نکال کر عارض کے سینے پر تانا تھا۔

ثناشامہ کی موت کے بعد بھی دو سے تین بار حیام پر حملہ کرنے کی غلطی کر چکی تھی۔

اس لیے عارض نے اسے خاص تور پر شوٹنگ کی ٹریننگ دلوائی تھی اور ایک چھوٹا ساریوالور ہمیشہ اس کے پاس ہوتا تھا۔

جس کی آنکھوں اتنی قاتل ہوں اسے کسی کو مارنے کے لیے بندوق کی گولی گی کیا ضرورت ہے۔۔۔؟عارض نے اس کے سر کو چوما تھا اور حیام کے ہاتھ سے ریوالور لیا تھا۔

جبکہ اس کی بات پر حیام اپنی پلکوں کی جھالر جھکا گئی تھی۔

یہ سارا منظر ہوا میں تحلیل ہوا تھا اور حیام مسکرا کر انائیہ اور عمائیہ پر کمبل درست کرتی سونے کے لیے لیٹ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

خوبصورت دن کا آغاز ایک روشن صبح سے ہوا تھا۔

وہ سب مالم جبہ سے نکلنے کی تیاری کر رہے تھے۔

حیام سارا سامان پیک کرنے کے بعد اب انائیہ اور عمائیہ کو تیار کر رہی تھی۔

اسی لمحے عارض کا فون بجا تھا۔

اپنے فون پر جگمگاتے نام کو دیکھ کر عارض کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

اس نے فوراً فون اٹھایا تھا۔

اسلام و علیکم سالے صاحب کیسے مزاج ہیں آپ کے۔۔۔؟

واعلیکم السلام بھائی میں ٹھیک ہوں آپی کہاں ہیں۔۔۔؟

ہارون کی پریشان سی آواز ابھری تھی۔

کیوں کیا ہوا سب خیریت ہے۔عارض نے اس سے سوال کیا تھا۔

نہیں بھائی آپ پلیز آپی سے بات کروائیں ناں گل کی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔

کیا ہوا ہے گل کی طبیعت کو۔۔۔؟عارض نے پریشانی سے سوال کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی مجھے نہیں سمجھ آرہی آپ آپی کو فون دیں۔

سالے صاحب ڈاکٹر آپ ہیں اور خدمات میری بیوی کی لے رہے ہیں۔۔۔؟

عارض نے سکرین پر نظر آتے ہارون کو گھورا تھا۔

یار بھائی۔۔۔؟ہارون دبا دبا چیخا تھا جبکہ اس نے مڑ کر اپنے پیچھے بیڈ پر بیٹھتی گل کو دیکھا تھا۔

اچھا لو بات کرو۔۔۔عارض نے اپنا فون حیام کی جانب موڑا تھا۔

آپی۔۔۔!ہارون نے اسے دیکھا تھا۔

کیا ہے۔۔۔؟ جھنجھلائی سی حیام بولی تھی۔

یار آپی گل کی طبیعت نہیں ٹھیک کیا کروں۔۔۔؟ہارون اس کی جانب دیکھتا بولا تھا۔

تو کیا میں ڈاکٹر ہوں جو مجھے بتا رہے ہو۔۔۔جا کر مما سے بات کرو۔

حیام نے انائیہ کی جیکٹ کی زپ بند کرتے جواب دیا تھا۔

مما سے کیسے بات کروں سمجھ نہیں آرہا۔۔۔ہارون منہ بنا کر بولا تھا۔

ہارون۔۔۔!حیام کو تپ چڑھی تھی جا کر مما سے بات کرو میں یہاں بیٹھی کیا کر سکتی ہوں۔

آپی مگر آپ حل تو بتا سکتیں ہیں۔۔۔ہارون حیام کو دیکھا بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میری بیوی کوئی ڈاکٹر ہے جو وہ حل بتا سکتی ہیں۔

مگر وہ بھی بتا سکتیں ہیں ناں بھائی۔۔۔ہارون کا دل گیا تھا وہ اپنے اس بہنوئی کی زبان کو کچھ دیر اس کے منہ میں سی دے۔

بولو کیا ہوا ہے گل کو۔۔۔

اپنے کاموں میں مصروف حیام نے رک کر پہلے ہارون کو گھورا تھا اور پھر سوال کیا تھا۔

آپی وہ۔۔۔

وہ۔۔۔

ہارون کو اب سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ حیام کو کیسے بتائے یا اس سے کیسے بات کرے۔

مجھے معلوم تھا آپ سے کچھ نہیں ہو گا ہارون۔۔۔ گل نے ہارون کو گھور کر اس کے ہاتھ سے فون تھاما تھا۔

اسلام و علیکم آپی۔۔۔ گل نے حیام سے سلام کیا تھا۔

واعلیکم اسلام۔۔۔ کیا ہوا ہے گل۔

وہ آپی۔۔۔ گل نے ایک نظر حیام کو اور پھر مڑ کر ہارون کو دیکھا تھا۔

جبکہ حیام کو اب غصہ آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے میں فون بند کر دوں اپنے منہ سے کچھ بول لو دونوں اتنا کام پڑا ہوا تھا مگر یہ دونوں اسے تنگ کرنے پر تلے ہوئے تھے۔

آپ خالہ بننے والی ہیں۔۔۔ گل نے ایک گہرا سانس لے کر بولا تھا۔

ایک لمحے کو حیام کے کام کرتے ہاتھ رکے تھے۔

اس نے فوراً عارض کے ہاتھ سے فون تھاما تھا۔

ایک منٹ ایک منٹ کیا سچ میں۔۔۔ حیام کی خوشی دیکھنے والی تھی جبکہ گل نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

سالے صاحب آپ کو اتنی بھی کیا جلدی تھی میری بہن کی پڑھائی تو پوری ہو جانے دیتے۔ عارض حیام کے ساتھ بیٹھتا بولا تھا جبکہ عارض کی بات پر ہارون نے اپنے دانت پیسے تھے۔

بہنوئی صاحب جلدی تو آپ نے بھی دیکھائی تھی ہارون تپا سا بولا تھا۔

جبکہ عارض کا قہقہہ بلند ہوا تھا اور حیام نے اسے گھورا تھا۔

خیر وہ تو وقت ہی کچھ۔۔۔ عارض بولتے بولتے رکا تھا کیونکہ حیام نے اس کے پاؤں پر اپنا پاؤں زور سے مارا تھا اور ساتھ ہی اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

گل ایک بار تم جا کر مما سے بات کرو میں ذرا اپنے شوہر محترم کو دیکھ لوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

حیام کافی غصے سے بولی تھی۔ دوسری طرف سے گل نے فون بند کر دیا تھا۔

حیام وہ۔۔۔

کیا وہ۔۔۔؟ حیام غصے سے بولی تھی۔

اس لمحے اس کی حیات خونخوار شیرنی بنے اس کا شکار کرنے کو تیار تھی۔

حیام عارض کی جانب بڑھی تھی جب اس نے باہر کی جانب دوڑ لگائی تھی۔

لویو زندگی۔۔۔! حیام کی جانب دیکھ کر آنکھ ونک کرتا وہ باہر نکل گیا تھا جبکہ حیام تلملائی تھی۔

وہ سب ناشتہ کر کے ہوٹل سے نکلے تھے۔

ہوٹل کے باہر کھڑے وہ سب تصاویر بنانے میں مصروف تھے۔

ان سب نے بہت سے لمحات کو اپنے کیمرے کی آنکھ میں قید کیا تھا۔

زری کے چہرے اور آنکھوں کی چمک اس کی خوشی کا صاف پتا دے رہی تھی۔

سب نے ایک دوسرے کے ساتھ تصاویر بنا کر سولو پکچرز لیں تھیں۔

تقریباً بارہ بجے کے قریب وہ سب واپس لاہور کی جانب روانہ ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مالم جبہ سے نکلتے نکلتے انہوں نے بہت سے مقامات پر رک کر تصاویر لیں تھیں۔

ابھی بھی وہ سب ایک جگہ پر رکے ہوئے تھے۔

وہ تقریباً مالم جبہ سے کچھ ہی کلو میٹر دور آئے تھے۔

جب سب نے کچھ فاصلے سے ایک دوسرے کے آگے پیچھے اپنی اپنی گاڑیاں روکیں تھیں۔

سب سے آگے ارمان کی گاڑی تھی اس کے پیچھے عارض کی گاڑی تھی۔

عارض کے پیچھے عالیان کی گاڑی تھی جبکہ سب سے پیچھے زین کی گاڑی تھی۔

وہ رستہ بل دار تھا اور اسی بل دار رستے پر وہ سب کھڑے ہو کر برف سے ڈھکے پہاڑوں کے خوبصورت مناظر کے ساتھ تصاویر لے رہے تھے۔

زین کتنا پیارا ویو ہے ناں۔۔۔

زری زین کے کندھے پر سر رکھتی بولی تھی۔

جی بہت خوبصورت ہے۔

زین دل سے مسکرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زین میرا دل چاہتا ہے میں اپنی عمر کا ایک حصہ یہاں گزاروں اس جگہ کی خوبصورتی کو اپنی روح تک محسوس کروں۔

زری اسی انداز میں زین کے کندھے پر سر رکھے بول رہی تھی۔

زین اس کی باتوں پر مسکرا دیا تھا۔

کیا خیال ہے زین ہم یہاں ہی اپنا ایک گھر نا لے لیں۔۔۔زری پر جوش سی بولی تھی جبکہ زین نے اسے گھورا تھا۔

پلیز زین۔۔۔!زری نے اس کی جانب دیکھتے محبت بھری آنکھوں سے کہا تھا۔

ان آنکھوں کی چاہت وہ کب ٹال سکتا تھا۔

اوکے۔۔۔وہ ایک گہرا سانس لیتا بولا تھا۔

زین نے ایک نظر زری کو اور پھر نظر گھوما کر سب کو دیکھا تھا وہ سب کتنے مکمل اور خوش تھے۔

زین کی نظر انائیہ اور عمائیہ پر گئی تھی وہ دنوں کتنی پیاری شہزادیاں تھیں جو ان سب کے دلوں پر راج کرتیں تھیں۔

اس لمحے زین کے دل میں بھی خواہش اٹھی تھی کہ اللہ اس کو جلدی اولاد کی نعمت سے نوازے۔

Posted On Kitab Nagri

زین اپنی آنکھوں میں اولاد کی حسرت اور زری کے لیے چاہت لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

مسٹر زین اپنا باقی کارومینس گھر جا کر کرلیجیے گا عالیان زین کو دیکھتا شرارت سے بولا تھا جبکہ زری تو جھینپ گئی تھی۔

وہ چاروں دوست بے حد بے شرم تھے اس بات کا زری نے اپنے دل میں اعتراف کیا تھا۔

تم لوگ کوگ چلو میں اور زری بیس منٹ میں تم سب کو جوائن کرتے ہیں۔

زین زری کا ہاتھ تھامتے بولا تھا۔

اوہو۔۔۔ارمان اسے دیکھتا بولا تھا جبکہ زین نے اسے گھورا تھا۔

انجوائے جگر۔۔۔!عارض نے اسے دیکھتے ہی آنکھ ماری تھی۔

کمینہ۔۔۔!زین بڑبڑایا تھا اور اپنے دانت کچکچائے تھے جبکہ اس کا دل اس وقت عارض کو کچا چبا جانے کا کر رہا تھا۔

وہ سب زین اور زری کو وہاں چھوڑ کر اپنی اپنی گاڑیوں کی جانب بڑھے اور زن سے بھگا لے گئے تھے۔

زین اور زری آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے گاڑی کی جانب آرہے تھے۔

زین۔۔۔!زری نے نرمی سے اس کا نام لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی جان زین۔۔۔!زین نے بھی اسی محبت سے جواب دیا تھا۔

زین میں نے اپنی زندگی میں جس شخص سے بے انتہا محبت کی ہے وہ صرف اور صرف آپ کی ذات ہے۔

میں جانتی ہوں کہ میں نے شادی سے پہلے آپ کو بہت تکلیف میں مبتلا کیا تھا۔

میں واقعی اس بات پر نادم ہوں۔

میری دوستوں میں میری جان بستی ہے انہوں نے ہر برے وقت میں میرا ساتھ دیا ہے۔

مجھے ہر موڑ پر سنبھالا ہے وہ تینوں میرے لیے بہت قیمتی ہیں ان کی آنکھ میں ایک آنسو بھی مجھے تڑپا جاتا ہے۔

وہ صرف میری دوستیں نہیں ہیں وہ میری بہنیں ہیں۔

اور پھر عارض بھائی ارمان بھائی اور عالیان بھائی نے مجھے سگے بھائیوں سے بڑھ کر چاہا ہے ان کے ساتھ رہتے رہتے مجھے کبھی احساس ہی نہیں ہوا میرا کوئی سگا بھائی نہیں۔

زری آج زین کو اپنے دل کی تمام باتیں بتا رہی تھی۔

نجانے کیوں اس لمحے وہ زین سے زندگی بھر کی باتیں کر لینا چاہتی تھی۔

زری کی باتوں کو سنتا زین مسکرا رہا تھا اس کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ تھی۔

وہ مکمل تھا اس کی محبت اس کی بیوی کی حیثیت سے اس کے ہم قدم چل رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں گاڑی کے قریب پہنچ چکے تھے۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی زین نے بیک مرر سیٹ کیا تھا۔

زری۔۔۔!زری کی سیٹ بیلٹ لگاتے زین اس کی جانب متوجہ تھا۔

I am honored to have you in my life...

Thank you so much for completing my life and fulfilling it with love and happiness...

زین کی بات پر زری مسکرائی تھی۔

ابھی تو آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے جس سے آپ خود کو مزید مکمل محسوس کریں گے۔

زری کے یہ الفاظ سنتے ہی زین اس کی جانب مڑا تھا۔

اور پھر صرف ایک لمحے کی دیر تھی ایک تیز رفتار گاڑی پیچھے سے آکر ان کی گاڑی کو ٹکرائی تھی اور ان کی گاڑی کھائی کی جانب کھسکی تھی۔

لمحے میں منظر بدلا تھا اس وقت ان کی آدھی گاڑی کھائی کی جانب جھکی ہوئی تھی۔

گاڑی کا وہ حصہ جس جانب زری تھی وہ کھائی کی جانب تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ان قریب تھا کہ گاڑی کھائی میں گر جاتی اور ایک لمحہ لگتا اور سب ختم ہو جاتا۔

جیسے ہی زری نے تھوڑا ہلنا چاہا تھا گاڑی مزید کھائی کی جانب کھسکی تھی۔

زری ہلنا مت زین فوراً بولا تھا مگر گاڑی آہستا آہستا سرک رہی تھی۔

زین۔۔۔!زری نے اسے پکارا تھا۔

زری ابھی کچھ نہیں زین نے اپنی سیٹ بیلٹ کھولتے اپنی جانب کا دروازا کھولا تھا اور باہر نکلنے کی کوشش کی تھی مگر وہ زری کا ہاتھ تھامنا نہیں بھولا تھا۔

زری باہر آنے کی کوشش کرو میرے ساتھ۔۔۔زین ہمت سے بولا تھا جبکہ آنکھوں میں سب کچھ کھو دینے کا خوف واضح تھا۔

ابھی تو اس کی زندگی مکمل ہوئی تھی۔

کیا سب اتنی جلدی ختم ہو جائے گا۔

زری میرا ہاتھ مت چھوڑیے گا۔

نہیں زین پہلے آپ یہاں سے باہر نکلنے کی کوشش کریں۔

ہم ایک ساتھ ہی باہر نکلیں گے زری۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پلیز زین۔۔۔

زری کی بات مانتے ہوئے زین، زری کا ہاتھ چھوڑ کر باہر نکلا تھا۔

اس کے نکلتے ہی گاڑی تھوڑا اور کھسکی تھی۔

زری۔۔۔زین نے تڑپ کر اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

اتنے میں زری اپنی سیٹ بیلٹ کھول چکی تھی۔

صرف ایک جھٹکے کی دیر تھی اور گاڑی کھائی میں جا گرتی۔

زین مسلسل زری کو باہر نِکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

زین۔۔۔!زری نے اس کی جانب دیکھا تھا مگر اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔

زری اپنی سیٹ سے اس وقت ڈرائیونگ سیٹ کی جانب آگئی تھی مگر اس وقت اس کی قسمت نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا۔

زری کا دوپٹہ اور فراک گاڑی کے دروازے میں پھنسا ہوا تھا۔

اگر زری اس کو نکالنے کی کوشش کرتی تو گاڑی کو جھٹکا لگتا اور وہ کھائی میں جا گرتی اور دوسری صورت دروازہ کھولنے کی تھی اس میں بھی وہ گر جاتی۔

Posted On Kitab Nagri

ہمارا ساتھ شاید یہی تک تھا مگر جتنا بھی تھا کمال تھا۔۔۔زری کی آنکھوں سے آنسوں بہے تھے۔

زری فضول مت بولیں اور باہر نکلنے کی کوشش کریں زری اس وقت ڈرائیونگ سیٹ پر تھی۔

زین۔۔۔!ساتھ ساتھ زری اپنے فراک اور دوپٹے کو بھی نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

شاید کچھ ہو جائے اور وہ بچ جائے۔

زری میں کچھ بھی فضول سننے کے موڈ میں نہیں ہوں باہر نکالیں اپنی ٹانگیں۔

زین مجھے اور اس ننھی جان کو معاف کر دینا۔۔۔زری نے اپنا ایک ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھا تھا۔

زین کی حیرت کی کوئی انتہا نہیں تھی۔

یعنی اس کی بیوی اسے اولاد کی خوشی سنا رہی تھی جس کی خواہش اس کے دل میں جاگی تھی۔

زین اس جہاں میں تو نہیں مگر اگلے جہاں میں ہماری خوشیاں ضرور مکمل ہوں گی۔

زری نے زین کو دھکا دیا تھا نجانے زری میں اتنی جان کہاں سے آگئی تھی۔

زین لڑکھڑا کر پیچھے ہوا تھا اس کا پاؤں ایک پتھر پر آیا تھا جس کی وجہ سے اس کا بیلنس بگڑا تھا اور وہ نیچے گرا تھا۔

اسی لمحے زین کی گاڑی کھائی میں جا گری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زین کی سانسیں رکھیں تھیں۔۔۔

آنکھیں خوف سے پھیلیں تھیں۔

ایک لمحہ۔۔۔۔

بس ایک لمحہ اور سب تباہ ہو گیا تھا۔

زری اس سے دور ہو گئی تھی اس کی اولاد جس کی خوشی کو اس نے ابھی محسوس بھی نہیں کیا تھا وہ اس سے چھن گئی تھی۔

زری۔۔۔!زین ایک دم چیختا اٹھا تھا۔

وہ ہزیانی انداز میں اس جانب بھاگا تھا مگر روڈ کے بل سے آتی گاڑی نے اسے ٹکر ماری تھی اور وہ دور جا گرا تھا۔

زری۔۔۔!اپنی بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس نے بس یہی ایک نام پکارا تھا۔

زین کے سر سے فون کا فوارہ پھوٹا تھا جو اپنے لال رنگ سے پوری روڈ کو رنگ رہا تھا۔

بیس منٹ کے سفر کے بعد حیام نے عارض کی جانب اپنا رخ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔

عارض نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا۔

کہیں میں پھر سے بابا تو نہیں بننے والا وہ شرارت سے بولا تھا۔

حیام نے اسے گھورا تھا جبکہ بولی کچھ نہیں تھی۔

آپ زین کو فون کریں پوچھیں وہ دونوں نکلیں ہیں یاں نہیں۔۔۔

یہ ناانصافی ہے شوہر آپ کے ساتھ بیٹھا ہے اور آپ کو دوست اور بھائی کی فکر پڑی ہوئی ہے۔

عارض۔۔۔!حیام نے اسے گھورا تھا۔

حیام کے گھورنے پر عارض نے ہنستے ہوئے زین کو کال ملائی تھی۔

دوسری بیل پر فون اٹھالیا گیا تھا۔

کمینے انسان نکلا ہے تو یا ابھی نہیں تیری بہن نے پوچھ پوچھ کر حلق خشک کیا ہوا ہے۔

مگر دوسری جانب سے اسے جو خبر ملی تھی عارض نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی تھی۔

عارض دھیان سے۔۔۔حیام ایک دم بولی تھی۔

عارض کے ایک جھٹکے سے گاڑی روکنے پر ارمان اور عالیان نے بھی گاڑی روکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے وہ دونوں باہر نکلتے انہوں نے عارض کو گاڑی موڑتے دیکھا تھا۔

عارض کے پیچھے انہوں نے بھی اپنی گاڑیاں موڑی تھیں۔

وہ بیس منٹ کا فاصلہ عارض نے سات سے آٹھ منٹ میں طہ کیا تھا۔

اپنی گاڑی ایک جانب پارک کرتے وہ فوراً باہر نکلا تھا۔

حیام اس سے سارے راستے پوچھتی آئی تھی کہ کیا ہوا ہے مگر وہ خاموش رہا تھا۔

حیام کو اپنے اردگرد خطرہ محسوس ہوا تھا۔

عارض لوگوں کے ہجوم کو چیرتا زین تک پہنچا تھا۔

زین۔۔۔وہ ایک دم چیخا تھا۔

اس نے اردگرد دیکھا تھا مگر زری کہیں نہیں تھی اور اس کی گاڑی بھی نہیں تھی۔۔۔ارمان اور عالیان بھی اس تک پہنچ چکے تھے۔

زین وہ دونوں چیخے تھے جبکہ ارمان نے فوراً ایمبولینس کو کال ملائی تھی۔

ان کے آتے ہی سب زین سے دور ہو گئے تھے۔

یہاں ان کی بیوی بھی تھی۔۔۔حیام فوراً لوگوں کے پاس آتی بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ان کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے مگر اس وقت ان کے پاس اور کوئی نہیں تھا۔

اس آدمی کی بات پر سب کے پیروں کے نیچے سے زمین نکلی تھی۔

ایسا کیسے وہ سکتا ہے وہ ان کے ساتھ تھی۔

حیام ایک دم چیخی تھی۔

ہم نے ان کے ساتھ کسی کو نہیں دیکھا یہ اکیلے تھے۔

ہماری دوست کہاں ہے۔۔۔نور ایک دم پھاڑ کھانے والے انداز میں آگے بڑھی تھی۔

مگر افشاں نے اس کا بازو تھام لیا تھا۔

افشاں چھوڑو مجھے نور غرائی تھی۔

نور سکون سے بات کرو۔

افشاں یہاں پر زری موجود نہیں ہے تم سمجھ رہی ہو یہاں زری نہیں ہے۔

کہتے ہی حیام بل کھاتی روڈ کے کنارے پر جا کھڑی ہوئی تھی۔

عارض ارمان اور عالیان زین کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے۔

حیام نے ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا اور نیچے کی جانب دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نیچے دیکھتے ہی حیام کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا۔

زری۔۔۔!وہ چیخی تھی۔

حیام کی چیخنے پر سب اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے اور بھاگ کر اس کے قریب آئے تھے۔

ان سب کی حالت بھی حیام جیسی ہی تھی۔میں دیکھتا ہوں۔۔۔عالیان فوراً اپنی گاڑی کی جانب بھاگا تھا۔

زین کی گاڑی تین روڈز سے بل کھاتے چوتھی روڑ پر گری ہوئی تھی۔

یہ شکر تھا کہ اس کی گاڑی میں آگ نہیں لگی تھی۔

زری کے زندہ ہونے کے چانسز تھے۔

کسی کی ایک سنے بغیر عالیان گاڑی زن سے بھگا لے گیا تھا جبکہ افشاں زبردستی اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی تھی۔

ریسکیو ٹیم آگئی تھی انہوں نے زین کو فوراً فرسٹ ایڈ دی تھی اور اسے ہسپتال لے کر گئے تھے۔

ایمبولینس کے پیچھے عارض اور ارمان کی گاڑیاں تھیں۔

عالیان جیسے ہی اس جگہ پر پہنچا تھا اس نے سب سے پہلے گاڑی دیکھی تھی اس میں کوئی بھی نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان نے ارد گرد کے لوگوں سے سوال کیا تھا مگر کسی کو بھی زری کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔

دو گھنٹے کی کوشش کے باوجود بھی وہ دونوں زری کو ڈھونڈنے میں ناکام رہے تھے۔

انہوں نے ہر روڈ پر جا کر زری کے متعلق پوچھا تھا مگر ان کو کچھ بھی معلوم نہیں ہوا تھا۔

صبح تک وہ سب کتنے خوش تھے اور اب کیسے ان سب کی زندگیوں میں اندھیرا چھا گیا تھا۔ افشان نے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھام لیا تھا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

جافی دیر کوشش کرنے کے بعد وہ دونوں قریب کے پولیس اسٹیشن میں رپورٹ درج کروانے گئے تھے۔

پولیس نے زری کو ڈھونڈنے کا کہا تھا۔ www.kitabnagri.com

وہ دونوں تھوڑا پُر سکون ہوتے ہسپتال کی جانب بڑھے تھے۔

ہسپتال میں زین کا مکمل علاج کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر نے 48 گھنٹے بہت سیریس بتائے تھے۔

اگر زین کو اس دوران ہوش نہیں آتا تو وہ کوما میں چلا جائے گا ڈاکٹر نے گویا ان سب کے سروں پر آسمان گرا دیا تھا۔

وہ سب پسمردہ ہو گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ایک طرف زین تھا تو دوسری طرف زری کی فکر۔۔۔

اس واقعے کو 48 گھنٹے ہونے والے تھے۔

وہ سب پریشانی سے کوریڈور میں موجود تھے کیونکہ ڈاکٹرز اندر زین کا معائیہ کر رہے تھے۔

آدھے گھنٹے کے معائینے کے بعد جب ڈاکٹر باہر نکلا تو عارض عالیان اور ارمان فوراً اس جانب بڑھے تھے۔

وہ سب ڈاکٹر کو ایک امید سے دیکھ رہے تھے۔

ڈاکٹر نے بے بسی سے ان سب کے چہروں کی جانب دیکھا تھا۔

وہ سب ان دو دنوں میں جس طرح ہلکان ہو رہے تھے اس ہسپتال کے پورے سٹاف نے دیکھا تھا۔

عارض نے اپنا ہر وسائل استعمال کر کے زمین آسمان ایک کیا ہوا تھا کی زین ٹھیک ہو جائے۔

زین کی کنڈیشن ایسی نہیں تھی کہ اسے لاہور لے کر جایا جا سکے اس لیے عارض نے اسلام آباد سے بیسٹ ڈاکٹرز کی ٹیم کو زین کے لیے بلایا تھا۔ www.kitabnagri.com

سر۔۔۔! ڈاکٹر ان سب کو جو بتانے والا تھا وہ خود نہیں جانتا تھا اس بات پر وہ سب کس طرح کاری ایکٹ کریں گے۔

کیا بات ہے۔۔۔؟ عارض کے چہرے پر حد درجہ سختی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سر وہ آپ کے پیشنٹ کوما میں جا چکے ہیں۔۔۔

ڈاکٹر کے بس یہ کہنے کی دیر تھی عارض کے قدم لڑکھڑائے تھے۔

عالیان اور ارمان نے بہت مشکل سے خود کو سنبھالا تھا۔

ہیلو سر۔۔۔!ایک پولیس آفیسر عالیان کے قریب آیا تھا۔

کیا رپورٹ ہے۔۔۔۔؟وہ تھکے ہارے انسان کی طرح پوچھ رہا تھا۔

سر ہم نے ہر ممکن کوشش کی ہے مگر ان کا کہیں بھی کچھ معلوم نہیں ہوا ان کی باڈی بھی ہمیں نہیں ملی۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ ارمان غرایا تھا جبکہ عارض خالی خالی نظروں سے آفیسر کو دیکھ رہا تھا۔

سر اسی رات سے برف باری بھی بہت شدید ہو رہی ہے ہو سکتا ہے ان کی باڈی نیچے کہیں برف میں دھنس گئی ہو۔ www.kitabnagri.com

اور ہمیں لگتا ہے ایسا ہی ہوا ہے اس لیے ان کی باڈی کو ڈھونڈنا بھی بہت مشکل کام ہے۔

Sir we are closing the case by declaration of her death...!

وہ سب کے سب بہت بری طرح ٹوٹ کر بکھرے تھے۔

اس آفیسر کی بات سن کر حیام کو پورے قد سے نیچے گری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

افشاں اور نور بینچ پر ڈھ گئی تھی۔

حیام۔۔۔!خود کو سنبھالتے عارض فوراً اس کی جانب بڑھا تھا۔

عارض کے بعد ڈاکٹر بھی حیام کی جانب آیا تھا۔

مما۔۔۔!انائیہ اور عمائیہ دونوں بھی اس کی جانب بڑھیں تھیں جب افشاں اور نور نے ان دونوں کو پکڑا تھا۔

اس وقت حیام کا معائنہ کیا جارہا تھا۔

اسی لمحے ایک لیڈی ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

پلیز آپ سب کچھ دیر باہر جا کر انتظار کریں۔

سب خاموشی سے باہر نکل گئے تھے۔

پہلے دوست اور بہن اب اس کی بیوی۔۔۔یقیناً اس لمحے کوئی عارض سے اس کے دل کا حال پوچھتا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیتا۔ www.kitabnagri.com

عارض آجاؤ باہر۔۔۔عالیان نے اس کا بازو تھاما تھا۔

تم جاؤ۔۔۔عارض نے مختصر سا جواب دیا تھا۔

عارض کی بات سن کر عالیان بھی باہر نکل گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سر پلیز آپ بھی باہر انتظار کریں وہ ڈاکٹر ایک بار پھر بولی تھی۔

عارض نے سر اٹھا کر ڈاکٹر کی جانب دیکھا تھا۔

اس لمحے عارض کی نظروں میں جو خالی پن تھا اسے دیکھنے کے بعد وہ کچھ نہیں بولی تھی۔

حیام کا مکمل چیک اپ کرنے کے بعد ڈاکٹر نے اسے ڈرپ لگائی تھی۔

پھر وہ قدم قدم چلتی عارض کے قریب آئی تھی جو پریشان نظروں سے حیام کو دیکھ رہا تھا۔

سر آپ ان کا بہت خیال رکھیں۔۔۔

ان کی ڈائیٹ پروپر کروائیں۔

وہ ایسے حالات میں اپنا بالکل خیال نہیں رکھیں گی میں جانتا ہوں ان کو۔۔۔ عارض ایک گہرا سانس لیتا بولا تھا۔ www.kitabnagri.com

اس طرح بے بی پر برا اثر پڑے گا۔۔۔ وہ ڈاکٹر سکون سے بولی تھی۔

جبکہ عارض نے حیرت سے ڈاکٹر کو دیکھا تھا۔

She is conceiving...

ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں بولتی باہر آ گئی تھی جبکہ عارض قدم قدم چلتا حیام کے قریب آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عارض کی حالت ایسی تھی جیسے وہ ابھی رو دے گا۔

اس کا دل اتنے غم میں تھا کہ وہ اپنی اولاد کی خوشی بھی محسوس نہیں کر پا رہا تھا۔

حیام۔۔۔!عارض نے نرمی سے اسے پکارا تھا۔

مگر وہ ہوش میں ہوتی تو جواب دیتی ناں۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں اپنی بہن کے مرنے پر روؤں یا دوست کے کوما میں ہونے پر افسوس کروں یا اپنی اولاد پر خوش ہوں۔ www.kitabnagri.com

حیام کے بازو کے قریب سر رکھتے عارض نے اس کا بازو تھاما تھا۔

اسی لمحے کمرے کا دروازا کھولا تھا۔

انائیہ اور عمائیہ بھاگتی ہوئی اندر داخل ہوئیں تھیں۔

ان کے پیچھے افشاں اور نور بھی تھیں۔

مما۔۔۔!حیام کو پکارتی وہ دونوں اس کے نرم بازوں کے حصار میں چھپ جانا چاہتیں تھیں۔

مگر وہ ابھی ان دونوں کو اپنے حصار میں لینے کے قابل نہیں تھیں۔

بابا۔۔۔!عمائیہ عارض کے پاس آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارض نے اس کو اٹھا کر اپنی گود میں لیا تھا۔

جی بابا کی شہزادی۔۔۔

بابا مما کو کیا ہوا ہے۔۔۔

مما تھک گئیں تھیں ناں اس لیے وہ کچھ دیر کے لیے سو رہیں ہیں۔

بابا میں مما کو اٹھا دوں۔

انائیہ عارض کو دیکھتے بولی تھی۔

بالکل بھی نہیں مما کو کچھ دیر سونے دو میری جان۔

اس سے پہلے عارض کوئی جواب دیتا افشی بولی تھی۔

اور کہتے ہی اس نے انائیہ کو اپنی گود میں اٹھا لیا تھا۔

عارض بھائی ڈاکٹر نے کیا کہا ہے۔۔۔؟ نور پریشانی سے بولی تھی۔

خدا نے ایک بار پھر ہمیں اولاد کی نعمت سے نوازا ہے۔

عارض حیام کا ہاتھ ایک بار پھر تھامتے بولا تھا۔

نور اور افشاں خاموش ہو گئیں تھیں ان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ عارض سے کیا کہیں۔

Posted On Kitab Nagri

آپ انائیہ اور عمائیہ کو کچھ دیر کے لیے باہر لے جائیں۔

عارض نے عمائیہ کو اپنی گود سے اتارا تھا جسے لے کر وہ باہر کی جانب بڑھ گئیں تھیں۔

عارض ایک بار افشی اور نور کی شکلوں کی جانب دیکھ لیتا تو وہ جان جاتا ان دونوں کو یہاں لانے سے پہلے نور اور افشی کتنا روئیں تھیں۔ www.kitabnagri.com

ان سے اپنی دوست کی موت کا صدمابرداشت نہیں ہوا تھا۔

ان دونوں کے باہر جاتے ہی عارض واپس حیام کے بازو کے پاس اپنا سر ٹکا گیا تھا۔

جانتی ہیں حیام۔۔۔!

سب سے خطرناک نشہ انسانی نشہ ہے

کسی کی آواز کا نشہ۔۔۔

باتوں کا نشہ۔۔۔

ساتھ کا نشہ۔۔۔

اور جب یہ ساتھ نہیں ملتا ناں

تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے ہمارے جسم کا کوئی ٹکڑا کھینچ لیا ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عارض ایک لمحے کو رکا تھا۔

اور پھر اس ٹکڑے کا زخم ناسور بن کر پورے جسم میں پھیلنا شروع ہو جاتا ہے۔

اور ہم لمحہ بہ لمحہ کسی لاغر وجود کی طرح ختم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

اور آخر میں سب برداشت کرتے کرتے ایک وقت آتا ہے کہ ہمارا وہ لاغر وجود ان محرومیوں سے آزاد ہو کر

دور منو مٹی تلے جاسوتا ہے۔ www.kitabnagri.com

زری اور زین کا دکھ ہم سب کو یونہی منو مٹی تلے اتار دے گا۔

عارض کو حیام کے پاس بیٹھے بیٹھے دو گھنٹے گزر چکے تھے۔

وہ اسی طرح حیام کا ہاتھ تھامے اس کے بازو کے پاس اپنا سر ٹکائے بیٹھا ہوا تھا۔

اسی لمحے حیام کو ہوش آیا تھا۔ www.kitabnagri.com

اس نے نظر گھما کر ادھر ادھر دیکھا تھا اور پھر سارا معاملہ سمجھنے کی کوشش کی تھی۔

جیسے ہی اسے سب یاد آیا تھا وہ ایک دم اٹھ بیٹھی تھی۔

حیام۔۔۔!اس کے یوں اچانک اٹھنے پر عارض نے اسے پکارا تھا۔

بیٹھتے ہی حیام کی آنکھوں سے بے شمار آنسو بہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا تھا۔

عارض اسے مسلسل خاموش کروانے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ روئے جا رہی تھی۔

اسی لمحے افشاں اور نور کمرے میں آئیں تھیں۔

حیام کو روتا دیکھ وہ دونوں فوراً اس کے قریب آئیں تھی۔

افشی نے فوراً اسے گلے سے لگایا تھا۔

افشاں کے گلے لگ کر اس نے ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا تھا۔

ان تینوں کو وہاں اکیلا چھوڑ کر عارض کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

وہ چاہتا تھا وہ تینوں اپنا دل ہلکا کر لیں۔ www.kitabnagri.com

مگر زری کی موت کی صورت ان کو جو غم ملا تھا وہ کسی طور کم نہیں ہونے والا تھا۔

کافی دیر وہ تینوں ایک دوسرے کے گلے لگی روتیں رہیں تھیں۔

حیام نور افشی کی ان دو دنوں میں حالت ایسی ہو گئی تھی جیسے وہ صدیوں سے بیمار ہوں۔

ان تینوں کا رو رو کر برا حال تھا۔

ان کے لیے زری کی موت کو قبول کرنا بہت مشکل تھا۔

Posted On Kitab Nagri

صبح سے شام ہو چکی تھی وہ تینوں ابھی تک رو رہی تھی۔

ان کی آنکھوں سے آنسوں رک ہی نہیں رہے تھے۔

وہ تینوں مسلسل زری کو سوچ رہیں تھیں۔اس کے ساتھ گزارے لمحات یاد کر رہیں تھیں۔

کبھی وہ زری کی باتیں شروع کر دیتیں اور پھر باتیں کرتے کرتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیتیں۔

ایسا نہیں ہوتا کہ کسی کے جانے سے زندگی رک جاتی ہے یا ہم مر جاتے ہیں۔

نہیں۔۔۔!

بس اتنا ہوتا ہے جب اس کا نام سنو تو دل کی دھڑکن ایک لمحے کو ٹھہر سی جاتی ہے،جب بے تحاشا ہنستے ہوئے اچانک اس کی یاد آتی ہے تو ہنسی تھم جاتی ہے اور ایک پر ملال مسکراہٹ اس کی جگہ لے لیتی ہے۔

دنیا بھر کی مصروفیات سے جب فرصت ملے تو ایک یاد چپکے سے ذہن کے دریچے میں آ بیٹھتی ہے اور آنکھوں کو نم کر جاتی ہے۔ www.kitabnagri.com

جب کسی کو دیکھو تو ہر کسی میں اس کا عکس ڈھونڈنے کی عادت سی ہو جاتی ہے۔

زندگی نہیں رکتی،بس جذبات تھم جاتے ہیں۔۔۔!!

عارض ارمان اور عالیان کا بھی بہت برا حال تھا ایک جانب دوست کوما میں تھا اور بہن۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تینوں تو اپنی بیویوں کی طرح رو بھی نہیں سکے تھے۔

اگلے دن کا سورج چڑھتے ہی عارض نے زین کو لاہور لے جانے کے انتظامات کیے تھے۔

لاہور جا کر انہوں نے اسے ہسپتال میں ایڈمٹ کروایا تھا تاکہ اس کا پورا دھیان رکھا جا سکے۔

زین اور زری کے گھر والوں پر ان ساتھ پیش آنے والے اس حادثے کی خبر کہر بن کر ٹوٹی تھی۔

ان کا ہنستا کھیلتا گھر تباہ ہو گیا تھا۔ www.kitabnagri.com

عابد ہاؤس جہاں ہر وقت زین کی شرارتیں اور اس کی آواز گونجتی تھی وہ ویران ہو گیا تھا۔

اس گھر میں زری کے آنے سے جو رونق ہوئی تھی وہ بھی جا چکی تھی۔

وہ دونوں اپنے پیچھے گہری اداسی اور ویرانوں کو چھوڑ گئے تھے۔

لاہور لاتے ہی زین کو ہسپتال منتقل کیا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جہاں اس کا مکمل علاج کیا جا رہا تھا۔

وہ سب لوگ اپنے اپنی جگہ مصروف ہونے کی کوشش کر رہے تھے مگر زری کو بھول کر آگے بڑھ جانا مشکل ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں مسلسل سسکیوں کی آوازیں گونج رہیں تھی۔

وہ اس کے پاس بیٹھا اسے اپنے سینے سے لگائے تسلی دے رہا تھا۔

وہ کبھی اس کے آنسو صاف کر رہا تھا تو کبھی اسے حوصلہ دے رہا تھا۔

نور پلیز چپ کر جاؤ۔۔۔ ارمان اس کی کمر سلہا رہا تھا۔

زری کے بعد نور کی بہت بری حالت تھی سب کے لیے اسے سنبھالنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

وہ کسی ایک کی نہیں سنتی تھی۔

اور بہت چڑچڑی سی رہنے لگی تھی۔

بات بات پر روتی تھی۔

ایسے حالات میں ارمان سب سے بات کر کے اسے اپنے گھر لے آیا تھا۔

اب ہر وقت وہ ارمان کی نظروں کے سامنے ہوتی تھی۔

ارمان اسے بہت پیار سے سنبھالتا تھا۔

ابھی وہ ارمان کے کمرے میں ایک کونے پر بیٹھی ہوئی تھی۔

اس کے ہاتھ میں ان چاروں کی تصویر تھی جس میں سب کھڑیں مسکرا رہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس تصویر کو دیکھتے نور نے ایک دم رونا شروع کر دیا تھا۔

ارمان۔۔۔!

ارمان۔۔۔!نور روتے روتے ارمان کو چیختی بلا رہی تھی۔

کیا ہوا ہے نور۔۔۔؟ارمان نے اسے نرمی سے تھاما تھا اور اس کے پیروں کے پاس بیٹھا تھا۔

ارمان مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔

میں مر جاؤں گی ارمان۔۔۔نور بری طرح روتے چیخی تھی۔

ارمان میں مر جاؤں گی۔۔۔!نور مسلسل رو رہی تھی۔

ارمان نے فوراً نور کو اٹھایا تھا اور اپنے ساتھ ہسپتال لے کر گیا تھا۔

ڈاکٹر میری وائف کو کیا ہوا ہے۔۔۔؟

دیکھیں یہ اس وقت شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہیں ان کا خیال رکھیں ان کی ڈائیٹ پروپر کروائیں ورنہ ان کی

صحت پر بہت برا اثر پڑے گا۔ www.kitabnagri.com

ڈاکٹر سے تفصیلی بات کرنے کے بعد ارمان نور کو گھر لے آیا تھا۔

وہ اس کا ہر ممکن خیال رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر نور کے لیے خود کو سنبھال پانا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

وہ ارمان کے پاس بیٹھ کر کئی گھنٹے زری کی باتیں کرتی اور ارمان اس کی ہر بات سنتا۔

زری کی بات کرتے کبھی وہ بری طرح رو دیتی تو کبھی بری طرح ہنس دیتی۔

ارمان کو کبھی کبھی نور کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا تھا۔

وقت جیسے اس کے لیے تھم گیا تھا۔

جس کی آنکھوں میں کٹی تھیں صدیاں

اس نے صدیوں کی جدائی دی ہے۔

ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ www.kitabnagri.com

وہ تینوں روز اس کے اٹھنے کی امید لیے اس سے ملتے تھے۔

مگر ڈاکٹرز جس طرح کی اس کی کنڈیشن بتا رہے تھے وہ زین کی جانب سے بہت مایوس ہو چکے تھے۔

ڈاکٹرز کے مطابق اس نے جینے کی امید چھوڑ دی تھی۔

اس حادثے والے دن اصل میں کیا ہوا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاید اس نے اپنے سامنے زری کو گاڑی سمیت کھائی میں گرتے دیکھا تھا۔

شاید وہ اسی لیے ٹھیک نہیں ہونا چاہتا تھا کیونکہ وہ زری کی موت کو قبول کر چکا تھا۔

مگر مرنے والوں کے ساتھ مرا تو نہیں جاتا اسی بات کا ان سب کو دکھ تھا ان کا دوست اپنی بیوی کے ساتھ ہی اپنی موت کو قبول کر چکا تھا وہ ان کے لیے بھی نہیں جینا چاہتا تھا۔

وہ اپنی ہر ممکن کوشش کر چکے تھے زین کو زندگی کی جانب لانے کی۔

مگر وہ خود ہی اپنی ہر امید توڑے بیٹھا تھا۔

آج بھی حیام نور افشی عارض عالیان ارمان سب ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے مگر سب کی زبانوں پر کفل لگا ہوا تھا۔ www.kitabnagri.com

ان میں سے کسی ایک میں بھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ کچھ کہہ پاتے ان سب کا درد ایک سا تھا۔

زری کو کھو دینے کے غم نے ان سب کو ویران کر دیا تھا۔

وہ تو ان سب سے بچھڑ گئی تھی مگر اس کی یادیں۔۔۔

اس کی باتیں۔۔۔

اس کی ہنسی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی شرارتیں۔۔۔

سب زندہ تھیں وہ تو چلی گئی تھی مگر ان سب کے زندگی میں خلا چھوڑ گئی تھی۔

جو کبھی پورا نہیں ہو سکتا تھا۔

بچھ۔۔۔ڑ جائیں گے ہم لیکن

ہماری یاد کے ج۔۔۔گنو

تمہاری شب کے دام۔۔۔ن میں

ست۔۔۔ارہ بن کہ چمکیں گے

تمہیں بے چ۔۔۔ین رکھیں گے

بہت مص۔۔۔روف رہنے کے

بہانے ت۔۔۔م بناؤ گے

بہت کوش۔۔۔ش کرو گے تم

کہ اب موس۔۔۔م جو بدلیں تو

ہماری ی۔۔۔اد نہ آئے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مگـــــر۔!!!

ایســـانہیں ہو گا۔

کہیں جو ســـرد موسم میں

دسمـــبر کی ہواؤں میں

تمہارے دن کے گـــوشـــوں میں

جمـــی ہیں برف کی طرح

وہ یادیں کیسے پگھلـــیں گی

کبھی گـــــرمیوں کی

تپتـــی سرخ گھڑیوں میں

میرے مـــاضی کو سوچو گے

تو آنکھیں بھیـــگ جائیں گی

کئی سالـــوں کی گم گشتہ

ہمـــاری یاد آئے گی

Posted On Kitab Nagri

بچھــــڑ جاؤ مگر سن لو

ہمارے درمیـــــان ایسی

کوئی توبـــــات ہو گی

جسے تم یـــــاد رکھو گے

مجھے تم یـــــاد رکھو گے۔

اہہ زری۔۔۔! کہتے ہی عارض نے زین کا ہاتھ تھاما تھا۔

جس پر عارض نے واضح زین کے ہاتھ میں حرکت محسوس کی تھی۔

زین۔۔۔!عارض نے اسے فوراً پکارا تھا اور اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

کیا بات ہے عارض۔۔۔؟ وہ سب اس کی جانب دیکھ رہے تھے جبکہ حیام نے اس سے سوال کیا تھا۔

زین۔۔۔! www.kitabnagri.com

عارض نے زین کے مشینوں میں جکڑے وجود کی جانب اشارہ کیا تھا۔

کیا ہوا۔۔۔؟ اب کی بار عالیان بولا تھا۔

ادھر آؤ جلدی۔۔۔عارض نے سب کو قریب بلایا تھا جس پر سب اس کے پاس آئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

زری کے بارے میں کچھ بھی بولو۔۔۔عارض ایک دم بولا تھا۔

کیا۔۔۔؟حیام نے سوال کیا تھا۔

کچھ بھی۔۔۔

زین زری کو ہوش آگیا ہے۔۔۔

وہ آپ کو بولا رہی ہے۔۔۔

افشاں کے بولتے ہی عارض نے زین کے ہاتھ کی جانب اشارہ کیا تھا۔

جس میں ہوتی واضع حرکت سب نے دیکھی تھی۔

زین۔۔۔!اس سب نے اسے لاتعداد آوازیں دیں تھیں مگر اس نے کسی پر بھی ریسپانس نہیں دیا تھا۔

زری کو بلائیں عارض۔۔۔!

حیام زین کی جانب دیکھتی بولی تھی۔

زین نے فوراًاس پر ریسپانس کیا تھا۔

اسی لمحے ڈاکٹر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔

عارض نے ڈاکٹر سے بات کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زین کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ڈاکٹر ان سب کے پاس آیا تھا۔

میں پورے ایک ہفتے سے ان کی کنڈیشن کو مسلسل خراب ہوتے دیکھ رہا تھا۔

مگر آج ان کی حالت میں پوائنٹ فائیو پرسنٹ ایمپرومنٹ آئی ہے۔

کیا سچ میں۔۔۔!وہ سب خوشی سے زین کی جانب بڑھے تھے اس کی حالت کی اتنی سی بہتری پر ہی وہ سب بہت خوش تھے۔ www.kitabnagri.com

انشاءاللہ ہمارا بھائی بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔

سب ایک ساتھ انشاءاللہ بولے تھے۔

وہ ڈاکٹر مسکرا کر سر ہلاتے وہاں سے باہر نکل آیا تھا۔

وہ پچھلے ایک ہفتے سے ان چھ کو اس ایک لڑکے کے لیے خوار ہوتے دیکھ رہے تھے۔

ڈاکٹر نے حیام افشی اور نور کو اس کمرے میں بیٹھ کر بلک بلک کر روتے دیکھا تھا۔

وہ ڈاکٹر یہ بات جان گیا تھا بستر پر پڑا وہ شخص ان کی محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

دو ماہ گزر چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

زری کی جدائی جتنی نور حیام کے لیے مشکل تھی اتنی ہی افشاں کے لیے بھی مشکل وقت لائی تھی مگر وہ حیام کی طرح جلد ہی خود کو سنبھال گئی تھی۔ www.kitabnagri.com

اس وقت وہ اپنے کمرے میں موجود تھی۔

افشی اپنے سامنے رکھی زری کی تصویر کو دیکھ رہی تھی اور اداسی سے ہنس دی تھی۔

وہ لڑکی جو سب کو اپنی شرارتوں سے مسکرانے پر مجبور کر دیتی تھی آج وہ سب کی مسکراہٹیں چھین گئی تھی۔

زری کی تصویر پر نرمی سے ہاتھ پھیرتی وہ بیڈ تک جا ہی رہی تھی جب افشاں کو بری طرح چکر آیا تھا اس سے پہلے وہ گرتی عالیان نے اسے سنبھالا تھا۔

عالیان نے فوراً اسے بیٹھا کر پانی کا گلاس تھمایا تھا۔

جسے وہ آرام سے تھام گئی تھی۔

افشاں کی طبیعت زیادہ خراب ہونے کے باعث عالیان اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا تھا جہاں ڈاکٹر نے عالیان اور افشاں کو والدین بننے کی خوشخبری سنائی تھی۔

زری کو کتنا شوق تھا کہ وہ ہم سب کے بچے دیکھے ان سب کو اپنی گود میں اٹھائے ان کو کھیلائے۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی افشاں عالیان سے بولی تھی اور پھر اداسی سے مسکرا دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی یہ مسکراہٹ کس قدر درد لیے ہوئے تھی یہ بات عالیان بہت اچھے سے جانتا تھا۔

یہ زِندگی کا دستور بھی عجیب ہے یارو

ٹوٹے ہوئے دِل سے بھی ہنسنا پڑتا ہے

نور ارمان حیام اور عارض ہسپتال میں موجود عالیان اور افشی کا انتظار کر رہے تھے۔

ان کو انتظار کرتے آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا۔

ارمان عالیان کو فون کر اور پوچھ کہاں ہے وہ۔۔۔عارض جھنجھلا کر بولا تھا۔

اس سے پہلے ارمان عالیان کو فون کرتا دروازہ کھلا تھا۔

پورے کمرے میں قدموں کی آواز گونجی تھی۔

اسلام و علیکم۔۔۔! www.kitabnagri.com

وہ ایک نرم میٹھی آواز تھی۔

سب نے سر اٹھا کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔

زین۔۔۔!سب نے فوراً زین کی جانب دیکھا تھا جس کے جسم میں تھوڑی سی حرکت ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زین آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔

سب کے چہروں پر واضح حیرت تھی۔ www.kitabnagri.com

میں زندہ ہوں آپ نے مجھے مرا ہوا کیسے تصور کر لیا وہ آواز بالکل زین کے قریب تھی۔

زری۔۔۔!حیام ایک دم بولی تھی۔

یہ سب کیا تھا عالیان اور افشاں۔۔۔!حیام ان کے سامنے آتی بولی تھی۔

زری کی آواز۔۔۔عالیان سکون سے بولا تھا۔

مگر کیسے۔۔۔؟اب نور بھی اس کے مقابل آئی تھی۔

زین کو ہم نہیں زری ٹھیک کر سکتی ہے۔۔۔

تو میں اپنے دوست کی زندگی کے لیے زری کو لے آیا ہوں۔

یہ سب۔۔۔عارض نے کچھ بولنا چاہا تھا۔

عارض باہر جا کر بات کرتے ہیں۔

ابھی زری کو زین سے باتیں کرنے دو۔

Posted On Kitab Nagri

اتنا کہہ کر عالیان اپنے ہاتھ میں تھامی ڈیوائس ایک جانب رکھ کر ان سب کو باہر آنے کا اشارہ کر کے باہر نکل گیا تھا۔ www.kitabnagri.com

سب اس کے پیچھے پیچھے باہر نکل گئے تھے۔

عارض سب سے آخر پر باہر آیا تھا۔

ہاں اب بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔؟

میں پچھلے دو ماہ سے اس پر کام کر رہا تھا۔

زری کی وائسز سے اس کے ہر لفظ کو لے کر ان کو جوڑ کر میں نے اس کی آواز بنائی ہے۔

میں نے اپنے دوست کی زندگی کے لیے یہ سب کیا ہے۔

عالیان کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔

ارمان اور عارض نے فوراً اسے گلے سے لگایا تھا۔

پھر وہ سب اندر کی جانب بڑھے تھے جہاں سپیکر پر زری کی آواز گونج رہی تھی مگر زین اسی طرح سو رہا تھا۔

اپنے دل میں سب نے بے اختیار اس کے ٹھیک ہو جانے کی دعا کی تھی۔

ہسپتال سے واپسی پر حیام گاڑی میں بالکل خاموش بیٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی سوچوں میں اس لمحے صرف اور صرف زری تھی۔

کاش کہ زری تم ہمیں ایسے چھوڑ کر ناں گئی ہوتی۔۔۔

عارض۔۔۔!حیام نے اسے پکارا تھا۔

میرا دل کبھی کبھی کہتا ہے کہ زری زندہ ہے۔

حیام ہمارے لیے زری آج بھی زندہ ہے۔

اس کی یادیں۔۔۔

اس کی باتیں۔۔۔

اس کی شرارتیں۔۔۔

سب ہمارے لیے زندہ ہے۔

عارض میں زری کے گھر جانا چاہتی ہوں۔

عارض نے خاموشی سے گاڑی زین اور زری کے گھر کی جانب موڑ دی تھی۔

پھر چند ہی لمحوں بعد اس نے ایک خوبصورت گھر کے باہر گاڑی روکی تھی۔

زین اور زری کا گھر۔۔۔عارض نے ایک نظر اپنی شان سے کھڑے اس گھر کو دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جس کے مکینوں کو وقت کی کھیل نے تباہ کیا تھا۔

عارض کے ہارن دینے پر گارڈ نے دروازہ کھولا تھا۔

حیام کو لیے عارض اندر کی جانب بڑھا تھا۔

زین اور زری کے کمرے کا دروازا کھولتے ہی ان کی خوشبو ہر طرف پھیل گئی تھی۔

اس کمرے میں قدم رکھنا حیام کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا۔

اپنا داہنا پاؤں اندر رکھتے رکھتے اس نے باہر نکالا اور الٹے قدموں گاڑی کی جانب بھاگی تھی۔

دروازہ بند کر کے عارض بھی اس کے پیچھے گیا تھا۔

گاڑی میں بیٹھی حیام پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

اپنی جانب سے گاڑی میں بیٹھتے عارض نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

یادوں کا ایک سمندر زری کے کمرے میں داخل ہوتے حیام کے اندر طوفاں برپا کر گیا تھا۔

حیام کو چپ کروانے کی ناکام کوشش کے بعد عارض نے گاڑی کا رخ اپنے گھر کی جانب کیا تھا۔

حیام کے لیے زیادہ رونا اچھا نہیں تھا مگر وہ جانتا تھا اسے زری سے کس قدر محبت تھی۔

رات کا پہلا پہر شروع ہو چکا تھا۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حیام کی تکلیف کسی طور کم نہیں ہو رہی تھی ابھی تک وہ زری کو یاد کرتے رو رہی تھی۔

حیام۔۔۔!عارض نے نرمی سے حیام کو پکارا تھا۔ www.kitabnagri.com

عارض کی آواز پر بھی حیام نے اپنا رخ اس کی جانب نہیں کیا تھا۔

وہ ویسے ہی کروٹ کے بل لیٹی رہی تھی۔

عارض نے حیام کو کسی قسم کا رسپانس ناں دیتے دیکھ اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی ٹکائی تھی۔

زندگی۔۔۔!عارض نے اسے پکارا تھا۔

حیام نے اپنی آنکھیں بند کیں تھیں اس کی آنکھوں کی باڑ توڑ کر ایک بار پھر بہت سے آنسو بہے تھے۔

عارض نے نرمی سے اس کے آنسوں کو صاف کیا تھا۔

حیام اپنا رخ عارض کی جانب موڑ کر رو دی تھی۔

عارض نے بہت نرمی سے اسے سنبھالا تھا اور حیام کے ماتھے پر نرمی سے اپنا لمس چھوڑا تھا۔

حیام ہم صرف زری کے ہمیں چھوڑ جانے پر صبر کر سکتے ہیں۔

ہم اس کو واپس نہیں لا سکتے مگر اس کے لیے دعا تو کر سکتے ہیں ناں۔

ہم زین کا خیال رکھیں گے جتنا ممکن ہو گا اسے زندگی کی جانب لائیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

حیام روتے روتے سر ہلا گئی تھی۔

مگر صبر اسے ابھی بھی نہیں آیا تھا اس کے دل کا بوجھ کم نہیں ہوا تھا۔

پر عارض کو اپنے قریب پا کر وہ اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی۔

عارض نے نرمی سے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

ان سب کو زری کا غم بھلانے کے لیے ایک دوسرے کی ضرورت تھی۔

وہ ایک دوسرے کی ڈھال تھے۔

زین اور زری کی کمی ان کی زندگیوں میں کوئی بھی پوری نہیں کر سکتا تھا ان کو اس غم کے ساتھ ہی اپنی زندگیوں کو گزارنا تھا۔ www.kitabnagri.com

ان کا اولین مقصد زین کو زندگی کی جانب واپس لانا تھا جس کو سب باخوبی انجام دے رہے تھے۔

ان دو ماہ میں اس نے صرف اور صرف پانچ فیصد ہی ایمپروومنٹ شو کی تھی۔

وہ سب اس کی صحت کے لیے پہلے دن کی ہی طرح کوششیں اور دعا کر رہے تھے۔

یہ دنیا ہے---

یہاں پل پل جلنا پڑتا ہے

Posted On Kitab Nagri

ہر رنگ میں ڈھلنا پڑتا ہے

ہر موڑ پہ ٹھوکر لگتی ہے

ہر حال میں چلنا پڑتا ہے

جنت کو پانے کی خاطر

کڑوے لہجوں کو سہنا پڑتا ہے

کبھی خود کو کھونا پڑتا ہے

کبھی چھپ کے رونا پڑتا ہے

کبھی مر کے جینا پڑتا ہے

کبھی جی کے مرنا پڑتا ہے

یہ دنیا ہے

یہاں ہر زخم سہنا پڑتا ہے

ختم شد

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595